بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہذب اللغات

جلد چہاردہم

و ہ ی

مؤلفہ

بابائے ادب محقق عصر ادیب اعظم

(پدم شری) السید محمد میرزا صاحب مہذب لکھنوی مرحوم و مغفور

(فاضل وممتاز الافاضل و دبیر کامل)

سید احمد میرزا مجرب ایم اے

قیمت مبلغ

منیجر محافظ اردو بکڈپو۔ نیا محل منصور نگر لکھنؤ۔۳ (یو۔پی)

تاریخ اشاعت ۱۵/اپریل ۸۹ء

مطبوعہ: بھارت آفسیٹ پریس۔ کوچہ قاسم جان۔ دہلی۔۶

मुहज़्ज़बुल लुग़ात

MOHAZZABUL LUGHAT

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و

مہذب اللغات جلد چہاردہم ۱۴

وَقت ٹالنا: موقع ٹالنا۔ وقت گزارنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جان دی ہم نے آخرش شبِ ہجر
آج آیا ہے وقت ٹال کے خواب — راسخ

وُقت ٹلنا: گھڑی ٹلنا، کسی کام کے وقت میں تغیّر و تبدّل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع: تاخیر نہ ہووے گی نہ وہ وقت ٹلے گا — انیس

وقت جاکر نہیں آتا: جو ساعت گزر جاتی ہے پھر نہیں آتی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہتے ہیں ہم نہ پاؤ گے پھر
آتا نہیں دیکھو وقت جاکر — جلال

قول فیصل۔ اسی جگہ "گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں" بھی مستعمل ہے۔ جیسے جائیے جائیے ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا کھائیے۔ دیکھئے بھیرویں کا لطف جاتا ہے۔ گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا ہے (فسانۂ آزاد)

وقت جانا: وقت ضائع ہونا۔ وقت برباد ہونا اُردو صرف، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ قبلہ و کعبہ۔ (بیگم صاحب سے) اب آپ سمجھا دیں وقت جاتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اپنے اصلی معنوں میں فصیح و رائج ہے بمعنی۔ وقت گزر جانا۔ وقت جاتا رہنا۔ وقت نہ رہنا۔ جیسے مولوی صاحب ذرا گھڑی دیکھ کے بتائیے کہ صبح کی نماز کا وقت گیا کہ ہے۔

اسی جگہ وقت چلا جانا بھی مستعمل ہے۔

وقت جھُٹ پٹا ہونا: دونوں وقت ملنے کا وقت ہونا، سرِ شام ہونا، اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

یار آنکلا تو تھا صورت دکھاتا میں کسے
جھُٹ پٹا سا وقت تھا شمس و قمر کوئی نہ تھا — آتش

قول فیصل۔ زیادہ تر جھُٹ پٹا وقت ہونا زبانوں پر ہے۔

رات دن زلف و رخِ یار پہ رُونا ٹھہرا
جھُٹ پٹا وقت ہوا پر نہ یہ دریا ٹھہرا — شاد لکھنوی

وقتِ دعا: (باضافت) دعا کا وقت، دعا مانگنے کا وقت، دعا کا محل اور موقع۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

وقتِ دعا ہے ترک کرو شور و شین کو
اللہ صبر دے مرے بے کس حسینؑ کو — تعشق

وقت دیکھنا: زمانہ دیکھنا، دور دیکھنا۔ اُردو صرف فصیح رائج۔

محل صرف۔ کیا بتاؤں یہ وقت بھی دیکھنا میری قسمت میں لکھا تھا۔

وقت دیکھنا: گھڑی دیکھنا کہ کیا بجا ہے۔ اُردو صرف، فصیح رائج۔

وقت دینا: ملاقات وغیرہ کے لیے دن تاریخ اور وقت کا تعیّن کرنا۔ اُردو صرف، فصیح رائج۔

محل صرف۔ صدر جمہوریہ ہند کے پرسنل سکریٹری نے جو تمھیں پانچ منٹ کا وقت دیا ہے تم صدر جمہوریہ ہند کی خدمت میں اپنی پوری بات کہنے کی کوشش کرنا۔

وقت سہانا ہونا: اچھا وقت ہونا۔ اچھا موسم ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ سہانا سہانا وقتِ زوال
لُطفِ گلشن سے ہر شجر ہے نہال — شوق

وقت صرف کرنا: وقت خرچ کرنا۔ کسی کام میں وقت دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ گلزارِ نسیم کے دیباچے میں مسٹر چکبست نے رِند، صبا وغیرہ شعراء کے کلام سے نسیم کے کلام کے مقابلہ میں فضول وقت صرف کیا ہے (مباحثۂ گلزارِ نسیم)

وقت ضائع کرنا: بیکار شغلوں میں وقت بسر کرنا۔ وقت برباد کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ انھیں کھیل کود کی باتوں میں اپنا

وقت ضائع کرتے ہیں (سیر کہسار)

وَقتِ ضرورت ۔ (باضافت)۔ ضرورت کے وقت، بوقت ضرورت۔ وقت آنے پر فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس جگہ "بوقت ضرورت" بھی بولتے ہیں جیسے رسید لکھدی کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آوے۔

وَقتِ ضرورت چو نماند گریز
دَست بگیرد سَر شمشیر تیز ۔ ضرورت کے وقت جب بھاگ بھی نہیں سکتے تو ہاتھ تیز تلوار کا قبضہ پکڑ لیتا ہے یعنی جب آدمی مجبور ہو جاتا ہے تو مارنے مرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وقتِ عزیز ۔ قیمتی وقت، بیش قیمت وقت، مراد زندگی۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

غیرتِ یوسف ہے یہ وقتِ عزیز
میر اس کو رائگاں کھوتا ہے کیا میرؔ

وَقت غارت کرنا ۔ وقت ضائع کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ بلا وجہ اپنا وقت غارت کر رہے ہو۔ بڑی دیر سے کنچے کھیل رہے ہو۔ جاؤ پڑھو لکھو۔

وقت غارت ہونا ۔ وقت برباد ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اُن کے انتظار میں میرا وقت بہت غارت ہوا ہے۔ اب میں جا رہا ہوں۔ اُن سے کہہ دیجیے گا کہ وہ ہم سے گھر پر مل لیں بہت ضروری کام ہے۔

وقتِ فرصت ۔ (باضافت) فرصت کا وقت، جب موقع اور مہلت ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ وقت فرصت ہوا کھایئے۔ کتب خانے جایئے۔ جلسۂ تہذیب جایئے کتب مفید کا مطالعہ کیجیے (فسانۂ آزاد)

وقتِ فضیلت ۔ (باضافت) وہ وقت جب نماز کا پڑھنا افضل ہو۔ کسی بھی نماز کا اوّل وقت۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

خدا کی یاد جوانی میں غافلو کر لو
دگرنہ وقتِ فضیلت تمام ہوتا ہے آتشؔ

قول فیصل۔ فضیلت کا وقت بھی بولتے ہیں

وقت قریب آنا ۔ کسی کام کا وقت نزدیک آنا۔ کسی کام کا موقع اور محل آنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ گاڑی کا وقت قریب آ رہا ہے اب اسٹیشن روانہ ہو۔

قول فیصل۔ وقت موت آنا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

عاجز جو طبیب آ گیا ہے
اب وقت قریب آ گیا ہے داغؔ

وقت کا ۔ عہد کا، زمانے کا۔ دَور کا، اردو صرف فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اپنے کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں جیسے گاما پہلوان بھی اپنے وقت کا رستم ہے۔

وقت کا پابند ۔ پابند اوقات، اپنے وقت کا ضبط رکھنے والا، معینہ اوقات پر کام انجام دینے والا۔ تمام امور میں وقت کی پابندی کا خیال رکھنے والا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

وقت کا تقاضا ۔ تقاضائے وقت، موقع اور محل کی مناسبت، حالات اور محل کا مُقتضا اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس جگہ تقاضائے وقت مقتضائے وقت، وقت کا مقتضا وغیرہ بھی کہتے ہیں۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

مل چلو تم ہر کس و ناکس سے رندؔ
کیجیے جو وقت کا ہو مقتضا رندؔ

وقت کاٹنا ۔ وقت گذارنا۔ وقت بسر کرنا۔ دن پورے کرنا۔ غم غلط کرنا۔ دل بہلانا۔ دفع الوقتی کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

وقت کاٹے نہ کٹنا ۔ کسی کے انتظار میں بے چین رہنا۔ دل نہ لگنا۔ اُردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بھئی میں روزہ تو رکھتی ہوں مگر خدا جانتا ہے ۲ بجے کے بعد سے وقت کاٹے نہیں کٹتا۔ جی چاہتا ہے روزہ توڑ ڈالو۔

وقت کا رُونا بے وقت کی ہنسی سے اچھا ہے ۔ ہر بات اپنے اپنے موقع پر زیب دیتی ہے۔ اردو مقولہ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

وقت کا قضا ہونا ۔ وقت کا گزرنا۔ وقت بیتنا، موقع نکل جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے مری بندگی خاص یہی اے قاتل
قتل میں دیر نہ کر وقت قضا ہوتا ہے ذکی دہلوی

قول فیصل۔ عام طور سے نماز کا وقت قضا ہونا بولتے ہیں۔

وَقت کو غنیمت جانیئے ۔ موقع کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔ جو وقت ہے وہ بہت بیش قیمت ہے۔ جو موقع ہاتھ آیا خالی نہ جانا چاہیے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وقت کو غنیمت جانیے۔ آپ کے
باپ زندہ ہیں۔ جتنا پڑھنا لکھنا ہو پڑھ لکھ لیجیے
بعد میں سر پہ ہاتھ رکھ کے روئیے گا۔
وقت کھونا۔ وقت ضائع کرنا۔ وقت رائگاں
کرنا۔ وقت برباد کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج

اخلاصِ دل سے چاہیے سجدہ نماز میں
بے فائدہ ہے ورنہ جو یوں وقت کھوئیے — میر

قول فیصل:۔ وقت رائگاں کرنا بھی فصیح و
رائج ہے۔ میر نے وقت رائگاں کھونا بھی کہا ہے
جو متروک ہے۔

غیرت یوسف ہے یہ وقتِ عزیز
میر اس کو رائگاں کھوتا ہے کیا — میر

وقت کی آواز۔ صدائے وقت، آوازِ وقت،
وقت کا تقاضا۔ زبان حال۔ اُردو صفت،
فصیح، رائج۔

وقت کی ہر آواز ظفر
میرے دل کی دھڑکن ہے — ظفر

وقت کی بات۔ زمانے کی بُرائی، تقدیر کا بگاڑ،
شدنی امر، اُردو صرف، فصیح، رائج۔

وقت کی بات ہے پابند رسن ہے زینبؓ
ورنہ عباسؑ سے بھائی کی بہن ہے زینبؓ — لاعلم

وقت کے بادشاہ ہیں:۔ بے فکری اور بے غمی
کے ساتھ بسر اوقات کرتے ہیں۔ بے فکری اور بے غمی
کے ساتھ اوقات بسر کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں
اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

وقت کے بادشاہ ہیں درویش
ان کا چھوٹا سا یہ نہ قد دیکھو — انشاء

قول فیصل۔ زیادہ تر یہ محاورہ اپنے کی قید کے
ساتھ (اپنے وقت کے بادشاہ ہیں) بولتے ہیں اور
اپنی نسبت بھی کہتے ہیں۔

اس کے کوچے کی خاک راہ ہیں ہم
وقت کے اپنے بادشاہ ہیں ہم — نکہت

وقت کی بدھیا:۔ (بدھیا بکسر اول و تشدید دوم) زمانے کی خرابی۔ وقت کی ناسازگاری۔ اُردو
صرف، دیہاتیوں کی زبان۔
محل صرف۔ بیٹے نے باپ کے خلاف فوجداری
میں مقدمہ چلا دیا یہ وقت کی بدھیا ہے۔ اسی
کا نام دُنیا ہے۔
وقت کی بربادی۔ وقت کا رائگاں ہونا۔
وقت کا خراب ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ دن دن بھر گھر میں بیٹھ کے
دوستوں کے ساتھ کیرم کھیلتے ہو اس میں وقت
کی بربادی نہیں ہے تو کیا ہے۔؟
وقت کی بلہاری ہے:۔ وقت کی بات ہے،
زمانے کی بُرائی ہے۔ اُردو صرف۔ عوام اور عورتوں
کی زبان۔
محل صرف۔ میاں یہ وقت کی بلہاری ہے کہ
کل جو پیر جاتے تھے۔ آج وہ برابری کرتے ہیں۔
وقت کی چیز:۔ وقت کا راگ، موسم یا رُت کی
راگنی۔ اُردو صرف، موسیقاروں کی اصطلاح
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل: بالعموم مستعمل نہیں۔
وقت کی خوبی ہے:۔ (طنزاً) زمانے کی بُرائی
ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ میاں یہ وقت کی خوبی ہے کہ کل تک
جو سر اُٹھا کے بات نہیں کر سکتے تھے آج وہ منہ
چڑھتے ہیں۔
قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ انھیں معنی میں
وقت کی خرابی ہے بھی بولتے ہیں۔
وقت کی رفتار۔ زمانے کی رفتار، اُردو صرف،
فصیح، رائج۔

حُر پکار اٹھے فخر ہے مجھ کو کہ ہوں اس کا غلام
قبضۂ قدرت میں جس کے وقت کی رفتار ہے — لاعلم

وقت کے ساتھ چلنا:۔ زمانے کے موافق چلنا۔
اُردو صرف۔ عوام کی زبان۔
محل صرف۔ میاں آپ پُرانے خیالات چھوڑیے
لڑکیوں کو اسکول میں پڑھوائیے وقت کے ساتھ
چلئے ورنہ پچھتائیے گا۔
قول فیصل۔ ساتھ ساتھ بہ تکرار بھی بولتے ہیں۔
وقت کے موافق۔ وقت کی مناسبت سے۔
اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اُن کی آرائش بھی ہوتی ہے موافق وقت کے
دن کو مُنہ دھویا گیا گیسو سنوارے رات کو
رشید لکھنوی

قول فیصل۔ انھیں معنی میں "وقت کی مناسبت"
بھی بولتے ہیں۔
وقت کے وقت:۔ عین وقت پر۔ بر وقت
عین ضرورت پر۔ اُردو صرف، تابع فعل۔
قلیل الاستعمال۔

جا نہ اظہار محبت پہ ہوسناکوں کے
وقت کے وقت یہ سب منہ کو چھپا بیٹھینگے — میر

محل صرف۔ یہ پرچہ میر اان کو دکھا دینا جس کام
کو کرتے ہیں پہلے اس کا بند و بست کرتے ہیں۔ آپ کو
وقت کے وقت یاد آیا۔ (انشائے سرور)
قول فیصل۔ اسی جگہ عام طور سے عین موقع پر،
عین وقت پر بولتے ہیں۔
وقت گانٹھنا:۔ سماں باندھنا، وقت کے موافق

کام کرنا۔ اُردو فعل، متعدی۔ دہلی کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

وقت گُزارنا:۔ وقت کاٹنا، وقت بسر کرنا۔ وقت گزاری کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم نے اپنی عمر کا سارا وقت لہو و لعب میں گزارا۔ اب تو نماز روزہ کی طرف دھیان دو اور خدا کی عبادت کر ڈالو۔

قول فیصل۔ گزار دینا بھی بولتے ہیں جیسے تم نے سارا وقت تو باتوں میں گزار دیا اب ٹرھو گے کس وقت۔

وقت گُزاری:۔ وقت گزارنا۔ وقت بسر کرنا۔ وقت کاٹنا۔ دفع الوقتی کرنا۔ اُردو مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شام کو وقت گزاری کو دو گھنٹے کلب چلے جاتے ہیں۔

قول فیصل۔ کرنا کے ساتھ صرف ہے۔ جیسے

غمِ جاناں میں فقط گریہ وزاری کرنا
ہاتھ پر ہاتھ دھرے وقت گزاری کرنا   لاعلم

وقت گُزر جاتا ہے لیکن بات رہ جاتی ہے:۔ مصیبت کا وقت ہمیشہ نہیں رہتا لیکن دوست دشمن کی پہچان ہو جاتی ہے۔ جب کوئی مصیبت یا پریشانی میں کسی کا ساتھ نہ دے تو اس محل پر کہتے ہیں۔ کسی کا کوئی کام نہیں رُکتا نہ کرنے والے کی بات دل کو لگ جاتی ہے۔ اُردو مثل۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تین دن سے میں فاقے سے تھی بھائی جان سے دس روپے مانگے تو صاف انکار کر بیٹھیں خیر وہی مثل ہے کہ وقت الخ

قول فیصل۔ کبھی کبھی بغیر 'لیکن' کے بھی بول دیتے ہیں یعنی وقت گزر جاتا ہے بات رہ جاتی ہے۔

وَقت گُزر جانا:۔ وقت جاتا رہنا۔ موقع ٹل جانا۔ وقت چلا جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ایک دن نشہ جوانی کا اُتر جائے گا
بات رہ جائیگی یہ وقت گذر جائے گا   بجر

غیر کا قصہ شبِ وصل میں کیوں لے بیٹھے
باتوں باتوں میں یونہی وقت گزر جائے گا   داغ

وقت گزرنا:۔ وقت بیتنا، وقت کٹنا۔ وقت جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم نے کڑی فراقِ صنم کی بھی جھیل لی
کیا سخت تھا وہ وقت جو لے دل گزر گیا
والاجاہ عاشق

وقت گنوانا:۔ (بنون غنہ) وقت ضائع کرنا۔ وقت بیکار کاموں میں صرف کرنا۔ تضیعِ اوقات کرنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کرتے کیا پیتے اگر مے نہ عشا سے تا صبح
وقت فرصت کا یہ کس طرح گنوایا جاتا   حالی

وقت لینا:۔ کسی ضروری کام کے لیے کسی سے تھوڑا وقت لینا۔ اُردو صرف۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مجھے آپ سے ایک بہت ضروری کام ہے تھوڑا سا وقت لوں گا۔

قول فیصل۔ کسی بڑے آدمی سے ملنے کے لیے وقت مقرر کرانا کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

وقتِ مشکل:۔ مشکل کے وقت، مصیبت کے وقت، بوقت مصیبت۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

علیؑ علیؑ کہہ مگر غلو میں کہیں نصیری نہ بن کے جینا
علیؑ علیؑ کہہ کہ وقت مشکل عمل مجرب ہے جانبری کا
محشر لکھنوی

وقت ملنا:۔ موقع ملنا۔ موقع ہاتھ آنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال

ابرِ شبِ فرقت ہے بندھے آنسوؤں کا تار
اس طرح کا وقت اے مژہ تر نہ ملے گا   رشک

قول فیصل۔ فرصت ملنا، مہلت ملنا کے معنوں میں فصیح و رائج ہے جیسے اگر وقت ملا تو امین آباد سے واپسی پر آپ کے گھر ہوتا جاؤں گا۔

وقتِ مناسب پر:۔ مناسب وقت پر، محل اور موقع کی مناسبت سے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہر چیز وقتِ مناسب پر ٹھیک ہوتی ہے۔ (توبۃ النصوح)

وقتِ نازک:۔ (باضافت) خطرناک اور اندیشہ ناک وقت۔ ایسا وقت جس میں عزت بچانی مشکل ہو۔ خراب وقت۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ "نازک وقت" بھی بولتے ہیں آنا، آجانا، لگنا۔ لگا ہونا، ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

وقت نازک ہونا:۔ زمانہ ایسا ہونا جس میں احتیاط کرنا چاہیے۔ ایسا وقت ہونا جس میں حالت ناقابلِ اطمینان ہو۔ خراب اور بُرا وقت ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

وقت ناوقت:۔ وقت بے وقت۔ کبھی کبھی اُردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ زیادہ تر وقت بے وقت زبانوں پر ہے۔

وقتِ نزع:۔ نزع کے وقت، وقت مرگ، وقت آخر۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایک بڈھے آشام نے وقت نزع اپنے احباب کو وصیت کی کہ یارو ہم پر اتنا احسان کرو کہ کہیں سے بادا آدم کے وقت کا پرانا دھرانا

سڑا گلا کفن لا رکھو (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ نزع کا وقت بھی بولتے ہیں۔

نزع کا وقت ہے بیٹھے رہیے
آپ اٹھے تو قیامت ہوگی صفی لکھنوی

وُقت نکالنا :۔ موقع حاصل کرنا۔ فرصت نکالنا
موقع بہم پہونچانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا وقت نکالا ہے رنجش کا بھی ظالم نے
جب خوب سنورتا ہے تب مجھ سے بگڑتا ہے آمیر

وقت نکالنا :۲ وقت گزارنا۔ وقت گزاری کرنا۔
وقت ٹالنا۔ (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے اس جگہ وقت نکال دینا زبانوں پر ہے۔

وقت نکالنا :۳ ضرورت نکالنا، اپنی ضرورت پوری کرنا جیسے اَب تو وقت نکال لو پھر کی پھر دیکھی جائیگی
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ "کام نکالنا" "ضرورت پوری کرنا" بولتے ہیں۔

وقت نکالنا :۴ مصیبت کا وقت ٹالنا (نوراللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ وقت کاٹنا، کاٹ دینا زبانوں پر ہے جیسے خدا یہ وقت کاٹ ہی دے گا۔

وقت نکل جاتا ہے بات رَہ جاتی ہے :۔ کسی کا کام نہیں رُکتا۔ البتہ مصیبت کے وقت جو کام نہ آئے اس کی بدسلوکی یاد رہ جاتی ہے۔ اُردو مثل۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی جگہ وقت نہیں رہتا بات رہ جاتی ہے بھی زبانوں پر ہے۔

وقت نکل جانا :۔ موقع ہاتھ سے جاتا رہنا۔ وقت جاتا رہنا۔ محل نہ رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع جرأتِ شوق پھر کہاں وقت ہی جب نکل گیا (داغ)

وقتِ نماز :۔ (باضافت) نماز کا وقت۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

اب گذر جاتا ہے یہ کہتا ہوا وقتِ نماز
ہائے بندوں کو نہیں معبود کا ڈر آجکل مؤلف

وقتِ واپسیں :۔ اخیر وقت۔ نزع کے وقت۔ مرتے دم۔ مرتے وقت۔ فارسی ترکیب۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

مَیں وقتِ واپسیں انھیں دیکھوں کہ جان دوں
تھوڑا سا وقت کام بہت کیا کرے کوئی
جاوید لکھنوی

کہاں طاقت کہ دیکھیں آنکھ بھر کر دم ہے آنکھوں میں
اُسے گر ہم نے وقت واپسیں دیکھا تو کیا دیکھا
ظفر دہلوی

وقت وقت کا راگ اچھا ہوتا ہے :۔ ہر چیز اپنے موقع اور محل پر اچھی ہوتی ہے۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر بے وقت کی راگنی اچھی نہیں ہوتی۔ یا وقت وقت کی راگنی اچھی ہوتی ہے بھی بولتے ہیں۔

وقت وقت کی راگنی :۔ (کنایۃً) موقع موقع کا کام۔ مؤنث۔ جیسا موقع ویسا برتاؤ۔ دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

وقت ہاتھ سے جانا :۔ موقع نکل جانا۔ کسی کام کا وقت چلا جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ وقت ہاتھ سے جو گیا پھر ملوگے ہاتھ
دُنیا ہے خواب بیٹھے ہو تم کس خیال میں بحر

قول فیصل :۔ وقت ہاتھ سے جاتا رہنا بھی بولتے ہیں۔

وقت ہاتھ سے نہ دینا :۔ موقع نہ کھونا۔ موقع نہ جانے دینا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

وقت ہونا :۱ کسی بات کا وقت ہونا۔ موقع ہونا۔ محل ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مسیح بن کر دماغ پہونچا فلک پہ لیکن نہ کام آئے
ہزار فریاد کی کسی نے کہ وقت ہے بندہ پروری کا
محشر لکھنوی

وقت ہونا :۲ مدّت باقی ہونا، بہت عرصہ ہونا۔ تاخیر ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ابھی امتحان میں چھ ماہ کا وقت ہے۔ خوب محنت کر ڈالو فرسٹ ڈویژن پاس ہو جاؤگے۔

قول فیصل۔ فرصت ہونا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے اگر وقت ہو تو کچھ دیر کے لئے رک جاؤ کھانا کھا کے چلے جانا۔

وَقتی :۔ (بالفتح وسکون دوم) فی الوقت، وقتی طور پر، عارضی طور پر۔ وقت کے ساتھ۔ فارسی صفت مؤنث، فصیح، رائج۔

پہلوئے گل میں جگہ پائی وہ وقتی ہی سہی
ہم سے اچھے تو مقدر میں یہی خار ہوئے لاعلم

قول فیصل۔ وقتی ضرورت، وقتی لڑائی، وقتی جھگڑا، وقتی طور پر، وقتی طور سے وغیرہ کی صورتوں سے بھی رائج ہے۔

وقتی طرح :۔ وہ مصرع طرح جو عین موقع پر دیا جائے۔ وہ مشاعرہ جس میں معینہ وقت میں طرحی غزل پڑھی جائے۔ فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اُستاد ۱۸ ذی الحجہ کو صبح کو جائے یہیں پہنچے گا اور جس طرح غزل لاتے ہیں لائیے گا وقتی طرح آپ کو در مولانا کو دوں گا سامنے غزل کہیے گا۔ (دورِ شاعری حصّہ اوّل)

وقتی مشاعرہ :۔ وہ مشاعرہ جس میں کم از کم ایک گھنٹہ

پہلے طرح دی جائے۔ شعراء وقت معینہ کے اندر شعر کہیں اس کے بعد مشاعرہ ہو۔ فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

وَقر:۔ (بالفتح بروزن فقر) عظمت، بڑائی۔ قدر و منزلت۔ عزت، آبرو۔ عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کافرستان ہے خال و خط و زلف
وَقر کیا ہے دل مسلماں کا — میر

قول فیصل:۔ عزت نہ ہونا کے معنوں میں "بے وقری" زبانوں پر ہے۔

وَقر اٹھ جانا:۔ وقعت جاتی رہنا۔ عزت باقی نہ رہنا۔ اردو محاورہ، دلی کی زبان۔

محل صرف۔ اور جہاں زیادہ ناموافقت ہوئی عورتوں کا وَقر بالکل اٹھ گیا۔ (مراۃ العروس)

وَقر پانا:۔ عزت حاصل کرنا۔ درجہ حاصل کرنا۔ رتبہ پانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

وَقر جانا:۔ عزت جانا، بات نہ رہنا۔ اردو محاورہ۔ دلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

وَقر کھونا:۔ عزت گنوانا۔ بات کھونا۔ اردو محاورہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

وَقر ہونا:۔ عزت و وقعت ہونا، قدر و قیمت ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

بے کیمیا گران محبت میں قدر خاک
پر وَقر کچھ نہیں ہے دل بے گداز کا — میر

وَقِس علیٰ ہٰذا:۔ (بفتح اول و کسر دوم) اور اسی پر اور باتوں کو بھی قیاس کرو۔ اور سب باتیں اسی سے ملتی جلتی ہیں۔ عربی جملہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ بچوں کو زیور پہنانا گالی ہے۔ وقس علی ہذا اب کوئی ان حضرات سے اتنا پوچھے کہ جو رسم دادا کے وقت سے چلی آتی ہے۔ اس کو کیونکر مٹائے۔ (فسانۂ آزاد)

وَقعت:۔ (بفتح اول و سوم بروزن کثرت) مجازاً اعتبار، عزت، ساکھ، وثوق کلام باعزت حیثیت۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

تری بزم میں اب ہے ذلت ہماری
نہ عزت ہماری نہ وقعت ہماری — مسرور

قول فیصل:۔ ہونا، نہ رہنا وغیرہ کے ساتھ صرف ہے۔ جیسے نسیم کی جو وقعت شعرائے لکھنؤ کے زمرہ میں تھی اس کا اندازہ مندرجۂ ذیل واقعہ سے ہو سکتا ہے (مباحثۂ گلزار نسیم)

دربدر پھرنے میں وقعت نہیں رہتی اے دل
آبرو سے تجھے رہنا ہے تو مسکن کو نہ چھوڑ
جلیل

وقعت کے لغوی معنی عربی میں سختی، آسیب، زور، لڑائی، بلندی کے ہیں۔ مگر ان معنی میں اردو میں مستعمل نہیں۔

اس لفظ کا استعمال مختلف ترکیبوں سے ہے جیسے کم وقعت، بے وقعت، باوقعت وغیرہ جیسے "دنیا کی تمام چیزوں پر اداسی چھا گئی اب جس چیز کو دیکھتا ہے۔ ہیچ اور بے وقعت نظر آتی ہے۔ (توبۃ النصوح)

"امید ہے کسی آئندہ موقع پر حضرت شرر اس باوقعت پرچے کا نام بتلادیں گے۔ (مباحثۂ گلزار نسیم)

وقعت دینا:۔ اہمیت دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ گلزار نسیم کی تصنیف کے متعلق ان بے معنی گپوں کو وقعت دینا فضول تھا۔ (مباحثۂ گلزار نسیم)

وُقعت رکھنا:۔ قدر و قیمت رکھنا، اہمیت رکھنا حیثیت رکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ گزشتہ دور میں جو کہ شاعر لکھ گئے، کہہ گئے وہ الہام کی وقعت رکھتا ہے۔ (مباحثۂ گلزار نسیم)

وقعت کم ہونا:۔ عزت گھٹنا۔ ساکھ گرنا۔ اعتبار کم ہونا، قدر و قیمت گھٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اودھ پنچ کی وقعت ان کلمات سے کم نہیں ہو سکتی جو کہ آپ نے اس کی شان میں استعمال کئے ہیں۔ (مباحثۂ گلزار نسیم)

وقعت کھونا:۔ بات کھونا، عزت یا اعتبار نہ رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تعمیر عالمگیری بڑی مسجد ہے اس کی یہ وقعت کھوئی ہے کہ اس کے صحن میں سیتا کی رسوئی ہے۔ (انشائے سرور)

وقعت کی نگاہ سے دیکھنا:۔ عزت کی نظر سے دیکھنا، نگاہ میں عزت ہونا۔ قدر کرنا۔ اعتبار اور بھروسہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جو اردو شاعری کی تاریخ سے واقف ہیں وہ مانا کہ اس موقع پر مصلحتاً زبان سے کچھ نہ کہیں گے مگر ایسے تصرفات وقعت کی نگاہ سے نہ دیکھیں گے۔ (مباحثۂ گلزار نسیم)

قول فیصل۔ نظر کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

وقعت گرانا:۔ اپنے کو بے وقعت کرنا، خود اپنی عزت کم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم نے ایسی غلط حرکتیں کر کے خود اپنی وقعت گرائی ہے۔

وُقعت ہونا :- عزت ہونا۔ اُردو محاورہ فصیح رائج۔

وقعت نہیں کلام کی ہیچ بھی کہو جو بات
منہ پھیر کر جواب میں کہتا ہے یار جھوٹ　　زکیؔ

وَقف [1] :- (بالفتح) ٹھہرنا، رُکنا، قرآن مجید پڑھنے میں کہیں کم کہیں زیادہ ٹھہرنا پڑتا ہے اس کو وقف کہتے ہیں۔ عربی مذکر۔ علم تجوید کی اصطلاح

محل صرف۔ وقف کی علامت بنی ہوئی ہے پھر بھی تم نہیں ٹھہرتے۔ تمہیں قرآن مجید دیکھ کے اور سمجھ کے پڑھنا چاہیے۔

قول فیصل :- اس کی جمع اوقاف ہے رموز و اوقاف مِلاکے بھی بولتے ہیں۔ مِلاکے پڑھنے کے معنوں میں وصل بولتے ہیں۔ کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

اس کی بہت سی قسمیں ہیں منجملہ ان کے وقفِ لازم، وقفِ مطلق، وقفِ جائز۔ وقفِ اضطراری وقفِ حُسن، وقفِ قبیح وغیرہ۔

وقف [2] :- وہ چیزیں یا جائداد جو رفاہ عام کے لئے خدا یا امام حسینؑ کے نام پر بذریعہ وقف نامہ وقف کر دی گئی ہوں۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

آہیں بھر بھر کے کہا اس نے کہ او خانہ خراب
جس پہ پرواز ہے تو وقف ہے وہ حُسن و شباب　　امیرؔ

محل صرف۔ وقف حسین آباد و شاہ نجف میں ایک ملازم کی جگہ خالی ہوئی ہے درخواست دیدو۔

قول فیصل۔ اس کی کئی قسمیں ہیں وقفِ خاص، وقفِ عام، وقف علی الاولاد وغیرہ۔ وقف میں مسجد، امام باڑہ، سرائے، مندر وغیرہ آتے ہیں۔

وقف کرنے والے کو واقف کہتے ہیں مؤنث کے لئے واقفہ ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔ وقف کی جائداد کے لیے جائداد موقوفہ کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔ اگر وقف شدہ جائداد نہیں ہے تو اس جگہ جائداد غیر موقوفہ یا غیر موقوفہ جائداد تعلیم یافتہ طبقہ کہتا ہے۔

وقف [3] :- منہمک۔ کسی کام میں مصروف و مشغول کسی کام کو اپنے اوپر موقوف کر لینا۔ اردو صفت فصیح، رائج۔

صبح سے لے کے شام تک شام سے لے کے صبح تک
صرف ہوں اشتیاق کا وقف ہوں انتظار کا
رشکؔ

وقف تسلیم و رضا چاہیے دل عاشق کا　　ساحرؔ
ساحر آسان نہیں بندۂ جاناں ہونا　　از ناتھ

وقف [4] :- حرف ساکن کے بعد حرف غیر متحرک ہونے کو بھی وقف کہتے ہیں جیسے پیار کی "رے" موقوف ہے۔　　(نور اللغات)

قول فیصل :- یہ نحو صرف کی اصطلاح ہے۔

وقف [5] :- نذر، بھینٹ۔ کسی کے لئے مخصوص۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کب تک آخر وقف ناکامی رہے
کام آجاؤ کسی ناکام کے　　آزادؔ

اے ہما کیا منہ ہے تیرا پوست کندہ مجھ سے سُن
استخواں میرے ہیں سب وقفِ سگاں کوئے درست　　عاشقؔ

وقفِ اولاد :- (با اضافت)۔ وہ شے جو اپنی اولاد کے لئے وقف کریں اور جس میں دوسرے کو دخل نہ ہو۔ فارسی ترکیب۔ صفت۔ متروک۔

بہر فردوس ہو آدم کو الم کاہے کو
وقف اولاد ہے وہ باغ تو غم کاہے کو　　میرؔ

قول فیصل :- عام طور سے وقف علی الاولاد کہتے ہیں۔

وقف بورڈ :- وہ ادارہ جو اوقاف کے انتظامی امور کی نگرانی کرے۔ حکومت کا وہ ادارہ جس کے متعلق اوقاف کا انتظام اور نگرانی ہے اور متولیوں کی تقرری بھی۔ اُردو مذکر، رائج۔

محل صرف :- تم وقف بورڈ میں ایک درخواست دے کے پھر آگے کام بڑھانا۔

قول فیصل :- ہندوستان کے بعض صوبوں میں سُنّی اور شیعہ اوقاف کے الگ الگ بورڈ ہیں۔ جو سُنّی وقف بورڈ اور شیعہ وقف بورڈ کہے جاتے ہیں۔

حکومت ہند نے چند ماہ قبل وقف کارپوریشن بھی قائم کر دیا ہے اس ادارہ کا کام اوقاف کو بہت کم شرح سود پر قرض دینا ہے۔

وقف کرنا [1] :- ٹھہرنا، رُکنا۔ قرآن مجید پڑھنے میں جہاں آیت کا نشان ہو وہاں یا جہاں وقف کرنے کی علامت بنی ہے اس جگہ ٹھہرنا۔ اُردو مصدر، علم تجوید کی اصطلاح۔

محل صرف :- تم ایک ہی سانس میں قرآن پڑھے جا رہے ہو نہ کہیں پر وقف کرتے ہو نہ سانس لیتے ہو۔

وقف کرنا [2] :- خدا کے نام پر عام لوگوں کے فائدے کے لئے کوئی چیز چھوڑ دینا۔ رفاہِ عام کے واسطے چھوڑنا۔ کسی چیز کے فوائد کو ہر شخص کے واسطے مُباح کرنا۔ وقف کر دینا۔ اُردو مصدر، فصیح رائج۔

محل صرف :- تم کو نہیں معلوم انہیں نے سال بھر پہلے ہی اپنی تمام جائداد وقف کی ہے۔

قول فیصل :- کر دینا کے ساتھ بھی صرف ہے جیسے انہوں نے اپنا مکان وقف کر دیا ہے۔

امام باڑہ اور جائداد وغیرہ امام حسینؑ کے نام پر بھی وقف کیا جاتا ہے تاکہ اس کے عزائے امام حسینؑ

کے تمام امور انجام پاتے رہیں اور واقف کو اس کا ثواب پہونچتا رہے۔

وَقف کرنا:۔ منحصر کرنا۔ موقوف کرنا۔ کسی کے لئے چھوڑ دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

حیات وقفِ غمِ روزگار کیوں کرتے
مَیں سوچتا ہوں کہ وہ مجھ سے پیار کیوں کرتے ظہور نظر

قول فیصل:۔ کر دینا کے ساتھ صرف زیادہ ہے۔

مہدئ دیں ہم نے اپنی زندگی
وقف کر دی ہے بنامِ انتظار لا اعلم

وقف نامہ:۔ تولیت نامہ۔ وہ دستاویز جو مال وقف کے بابت اس کے متولی کو لکھ کر دی جائے۔ وہ تحریر جس میں واقف شرائط وقف لکھے تاکہ اس کی زندگی میں اور اس کے بعد اس کے مطابق عمل ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وقف بورڈ سے وقف نامے کی ایک نقل نکلوالو تاکہ مقدمے میں آسانی رہے۔

وَقفَہ[1]:۔ (بفتح اول وسوم) ٹھہراؤ۔ جو عبارت کلام مجید پڑھنے میں کرتے ہیں۔ عربی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس جگہ وقف زبانوں پر ہے۔

وقفہ[2]:۔ فرصت، چھٹی، دم لینے کا وقت۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

وقفۂ موت بھی غنیمت ہے
کچھ تو فی الجملہ مل گیا آرام فانی

وقفہ[3]:۔ تھوڑی سی دیر۔ ڈھیل۔ مہلت۔ توقف دیر۔ تاخیر۔ تامل۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

مضطرب زیست کے ہاتھوں کہ نہ ہوں یوں لے مرگ
وقفہ جا نہیں ترے آنے میں جو ہم تھوڑا سا آسیر

زیست اک ماندگی کا وقفہ ہے
یعنی آگے چلیں گے دم لے کر میر

وقفہ نہ مِلنا:۔ وقت نہ ملنا، مہلت نہ ملنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع تلوار سے وقفہ نہ ملا چند نفس کا انیس

وَقف ہونا:۔ جائز ہونا، مباح ہونا، کسی کی مِلک نہ ہونا۔ وقف کیا جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ان کی تمام جائداد وقف ہے اس لئے اس کے بکنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔

وقف ہونا:۔ حصہ میں آنا، مخصوص ہونا۔ منحصر ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

صبر و توان و طاقت ہیں وقفِ کوئے الفت
لوٹے ہماری دولت حصہ ہے راہ زن کا جلال

وَقفی:۔ کوئی چیز یا جائداد جو رفاہ عام کے لئے خدا و رسولؐ یا امام حسینؑ کے نام پر بذریعہ وقف نامہ وقف کر دی جائے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ حکومت ہند نے تمام وقفی عبادت گاہوں وغیرہ کے لئے وقف کارپوریشن بنا دیا ہے جس کا مقصد وقف شدہ عمارتوں کی آمدنی بڑھانا ہے یہ وقف کارپوریشن بہت کم شرح سود پر قرضہ دیتا ہے۔

وَقِنا رَبّنا عَذابَ النّار:۔ اے ہمارے رب ہم کو دوزخ کی گرمی سے بچا (مجازاً) گرمی کی شدت سے پریشانی ظاہر کرنے کے لئے مستعمل ہے۔ عربی جملہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کہے فلک وَقِنا رَبّنا عَذابَ النّار
وہ دل جلا ہوں کرو جب شرر فشاں فریاد وزیر

وُقوع:۔ (بضم اوّل، واؤ معروف) واضح ہونا ظاہر ہونا۔ صادر ہونا۔ اظہار۔ صدور۔ عربی، فصیح، رائج۔

ع کہ ناگہاں شب عاشور کا وقوع ہوا مہذب لکھنوی

قول فیصل:۔ واقع ہونے کی جگہ کے معنی میں محلِ وُقوع کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

وُقوعِ جُرم:۔ ارتکاب جرم، کسی گناہ کا سرزد ہونا۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

وُقوع میں آنا:۔ ظہور میں آنا۔ ظاہر ہونا۔ واقع ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ باریابی کی حسرت جو وقوع میں آئی ہے۔ سراسر فلک کی کجی نصیب کی نارسائی ہے۔ (انشائے سرور)

وُقوعہ:۔ حادثہ۔ سانحہ۔ واردات۔ صدمہ۔ ہنگامہ۔ فسادات۔ اُردو مذکر۔ عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

لو مُنیر اس بُت کا بندہ ہو گیا
کیا قیامت کا وقوعہ ہو گیا مُنیر

قول فیصل:۔ "جائے وقوعہ" کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔ جیسے خبر ملتے ہی تمام افسران جائے وُقوعہ پر پہونچ گئے ہیں اور حادثے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔

وُقوف[1]:۔ (بضم اول وواؤ معروف) کھڑا ہونا۔ ٹھہرنا۔ جیسے وقوف عرفات۔ حاجیوں کا بمقام عرفات ٹھہرنا۔ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ قیام کرنا کے معنوں میں تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

وُقوف[2]:۔ جاننا، آگاہی، واقفیت، اطلاع، خبر۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وُقوف[3]:۔ شعور، سلیقہ، تمیز، لیاقت، تجربہ، مشق، استعداد عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محل صرف:۔ غرض قدرت کے خزانے انھیں معمولی چیزوں میں دبے پڑے ہیں جس قدر انسان اُن سے

وقوف وشعور حاصل کرتا ہے اس قدر فیض فائدہ اُٹھاتا ہے۔ (محمد اسمٰعیل کی چوتھی کتاب)

قول فیصل :۔ وقوف حاصل کرنا، وقوف ہونا یا نہ ہونا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

واعظ کو کیا ہے کشف و کرامات کا وقوف
ہے بے وقوف اس کو نہیں بات کا وقوف
اختر (شاہ اودھ)

نہیں اچھے بُرے کا ان کو وُقوف
کالے گورے پہ کچھ نہیں موقوف (فریب عشق)

وَقوف پکڑنا :۔ تمیز حاصل کرنا، سلیقہ سیکھنا، ہوش پکڑنا، لیاقت یا قابلیت بہم پہونچانا، عقل سیکھنا، شعور پکڑنا۔ اُردو، فعل متعدی۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

وَقِیعْ :۔ (بفتح اوّل یائے معروف) بلند۔ مجازاً ذی عزّت و ذی اعتبار۔ عربی صفت (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ "عربی میں ذی عزّت کے معنی میں نہیں آیا ہے۔ اُردو والوں نے وقعت سے صفت مشبّہ گڑھ لیا ہے۔" مولف تائید کرتا ہے۔

وَکالت۱ :۔ (بفتح اول و چہارم نیز بکسر اوّل) نیابت۔ مختاری۔ قائم مقامی۔ عربی مؤنث فصیح رائج

قول فیصل۔ عربی میں وکالت کے لغوی معنی ہیں بھروسہ۔ سپردگی۔ لیکن ان معنی میں اُردو میں رائج نہیں۔

وکالت۲ :۔ وکیل کا پیشہ۔ عربی مؤنث، رائج۔

محل صرف :۔ ان کو وکالت کرتے بیس برس ہوگئے لیکن ایک اپیل لکھنا نہ آئی۔

وکالت۳ :۔ کسی دوسرے کا کام کرنا۔ وکیل ہونا، ضامن ہونا۔ دوسرے شخص کی طرف سے پیروی کرنا عربی، مؤنث، فصیح، رائج

قول فیصل :۔ کسی کی جانبداری کرنا، کسی کی طرف سے بولنا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

نکالا ہے دل نے نیا اب یہ قصہ
کہ کرتا ہے مجھ سے وکالت تمہاری — اسیر

وَکالتاً :۔ وکیل کے ذریعہ، وکیل کی معرفت، از روئے وکالت۔ اصالۃً کا عکس۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وکالت پاس کرنا :۔ قانون کا امتحان پاس کرنا۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ اب تو ماشاء اللہ تمہارے لڑکے نے وکالت پاس کر لی ہے۔ اب خدا نے چاہا تو تمہاری پریشانی دور ہو جائے گی۔

وکالت کرنا۱ :۔ ایلچی گیری کرنا۔ وکالت کا کام کرنا۔ نیابتاً کوئی کام انجام دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

وَکالت کرنا۲ :۔ وکالت کا پیشہ اختیار کرنا۔ اُردو صرف، فصیح۔

محل صرف :۔ کیا تم نے اُن کو نوسکھیا سمجھ لیا ہے وہ ایک عرصے سے ہائیکورٹ میں وکالت کر رہے ہیں۔

وَکالت کرنا۳ :۔ کسی طرف سے پیروی کرنا۔ کسی کی حمایت اور ہمدردی میں بولنا۔ کسی کی طرف سے بولنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ وکالت کر رہا ہے ضامن رنگیں بیاں
گر مناسب ہو تو حضرت سن لیں اسکی داستاں — ظریف

محل صرف :۔ بھٹیاری جھک کر سلام کیا۔ مگر بندی نے کبھی سرکار کے دربار کی شکل تک نہ دیکھی نہیں۔ آپ وکالت کیجیے گا۔ (فسانۂ آزاد)

وکالت نامہ :۔ وہ سرکاری چھپا ہوا فارم جو مدعی مدعا علیہ کی طرف سے دستخطوں کے ساتھ ٹکٹ لگا کے عدالت میں داخل کیا جاتا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ میں اس مقدمے میں وکیل ہوں فارسی ترکیب، اُردو صرف۔ فصیح، رائج

قول فیصل :۔ اس کا صرف لگانا اور داخل کرنا کے ساتھ ہے۔ جیسے ہم نے تم سے کہا تھا کہ درخواست کے ساتھ ہمارا وکالت نامہ بھی لگا دینا ورنہ عدالت لے گی نہیں۔

وکالتہً :۔ وکیل کے ذریعے سے، وکیل کی معرفت۔ اصالتاً کی ضد۔ عربی، صفت (فرہنگ آصفیہ)

وِکِٹ :۔ (بکسر اوّل و دوم) لکڑی کا بنا ہوا اٹھائیس انچ جو چاروں طرف سے گول ہوتا ہے اور جس کا ایک سرا نکیلا ہوتا ہے اور جو کھیلتے وقت گاڑ دیا جاتا ہے۔ انگریزی مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ تم جب تک وکٹ گاڑو ہم پانی پی کر آتے ہیں۔

وِکٹ کیپر :۔ کرکٹ میں وکٹ کے پیچھے گیند کو کھڑے ہو کر روکنے والا انگریزی مذکر رائج

محل صرف :۔ ہندوستان میں اب تک سید مجتبٰی حسن کرمانی سے بہتر وکٹ کیپر پیدا نہیں ہوا

قول فیصل :۔ کرکٹ میں وکٹ کے پیچھے گیند کے روکنے کو وکٹ کیپنگ کہتے ہیں۔ وکٹ بنانا، وکٹ گرانا۔ وکٹ لینا وغیرہ اس کے مختلف صرف ہیں۔

وِکٹوریہ :۔ ملکۂ معظمہ قیصر ہند کا نام۔ ۲۴ مئی ۱۸۱۹ء میں پیدا ہوئیں اور ۲۰ جون ۱۸۳۷ء میں تخت نشین ہو کر ۲۰ جون ۱۸۸۷ء میں جشن

مَنایا اور ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو ستر برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ عام طور سے ملکہ وکٹوریہ کوئن وکٹوریہ زبانوں پر ہے۔

وکٹوریہ گاڑی:۔ فٹن جس میں ایک ہی گھوڑا جوتا جاتا ہے (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ اب نہ رواج ہے نہ کوئی بولتا ہے

وُکَلاء:۔ وکیل کی جمع۔ وکالت کا پیشہ کرنے والے، قانون داں، عربی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وُکَلاء اِدھر اُدھر بیٹھے مقدمے چکا رہے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اس کی اردو جمع وکیلوں ہے۔

وَکیل [۱]:۔ (بالفتح و یائے معروف) خدا کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک اسم، روزی دینے والا، کفالت کرنے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وَکیل [۲]:۔ وہ شخص جس پر بھروسہ کیا جائے، وہ شخص جس کے سپرد عاجز آدمی اپنا کام کردے، دلیر، عربی، صفت۔ (مصباح اللغات)

قول فیصل:۔ اصطلاح فقہ میں اعلم زمانہ کی نیابت کرنے والے کو وکیل کہتے ہیں جو شیعوں کی اصطلاح ہے جیسے "ہندوستان میں آقائے خمینی کے بہت سے وکیل ہیں"

یہ معنیٰ مندرجہ بالا معنیٰ سے متضاد ہیں۔

وکیل [۳]:۔ نکاح پڑھانے والا مولوی یا مجتہد چاہے لڑکے کی طرف سے ہو یا لڑکی کی طرف سے۔ عربی، صفت، مذکر، اصطلاح فقہ شیعہ۔

محل صرف:۔ قبلہ وکعبہ۔ (دلھن سے) نواب سنجر سطوت جو مرزا سلیمان سطوت کے لڑکے ہیں اُن سے تمھارا نکاح ہوگا تم اجازت دیتی ہو کہ مَیں تمہارا وکیل بنوں؟ تم نے مجھے اپنی طرف سے وکیل کیا؟ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ نکاح میں دو وکیل ہوتے ہیں ایک لڑکے کی طرف سے ایک لڑکی کی طرف سے لڑکے کی طرف والے وکیل کو اصطلاح فقہ میں وکیلِ ناکح اور لڑکی کی طرف والے کو وکیلِ منکوحہ کہتے ہیں۔ اس کا صرف بننا اور کرنا وغیرہ کے ساتھ ہے جیساکہ محلِ صرف سے ظاہر ہے۔

وکیل [۴]:۔ وہ شخص جس کا پیشہ وکالت ہو، مقدمات کی پیروی کرنے والا، قانون داں جو عدالت میں اپنے موکّل کی طرف سے جرح کرے۔ عربی لفظ، اصطلاح قانون۔

محل صرف:۔ اجی وکیلوں کو نہ پوچھو وکیل تین سو ساٹھ ہیں کس کے پاس لے چلیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ عربی میں وکیل کو 'محامی' کہتے ہیں۔

وکیل [۵]:۔ حمایت میں بولنے والا، کسی کی وکالت کرنے والا۔ عربی لفظ قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ جہاں تمھاری آواز کی رسائی نہیں وہاں تمھاری تحریر تمھارے مقاصد کی وکیل بن سکتی ہے۔ (مباحثۂ گلزار نسیم)

وکیلِ سرکار:۔ (باضافت) وہ وکیل جو گورنمنٹ کی طرف سے مقدمات فوجداری وغیرہ کی پیروی کرے۔ سرکاری وکیل۔ فارسی ترکیب صفت فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اسی جگہ سرکاری وکیل بھی کہتے ہیں

وکیل کرنا:۔ اپنا وکیل بنانا۔ قانونی طور پر اپنا قائم مقام کرنا۔ کسی مقدمہ میں کسی قانون داں کو وکیل بنانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

حضورِ یار مجھے عرضِ حال کرنا ہے
کرے قبول تو ناصح کو میں وکیل کروں ۔۔۔ امیر

وکیل مطلق یا عام:۔ مختار کُل، مختار عام، وہ کارندہ جسے پورا پورا ہر امر کا اختیار حاصل ہو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

وَگَرنہ:۔ (بفتح اوّل و دوم و چہارم) ورنہ کا مخفف، فارسی، قلیل الاستعمال۔

دکھایا کنجِ قفس مجھ کو آب و دانہ نے
وگرنہ دام کہاں میں کہاں صیاد کہاں ۔۔۔ رِند لکھنوی

وِلا:۔ (بکسر اوّل) محبّت۔ دوستی۔ اتحاد۔ الفت ارتباط۔ عربی مؤنث۔ فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اور مدح اہلبیتؑ رسالت کہ ولا ان کی ایمان کی دلیل ہے اور محبت ان کی ہر فرد بشر کو واجب باین حدیث جلیل ہے۔ (فسانۂ عجائب)

حُبِّ سبطین نبی حشر میں کام آئیگی
خلد میں انکی وِلا کھینچ کے لے جائیگی ۔۔۔ نفیس

قول فیصل:۔ عربی کے لغت مصباح اللغات کے بموجب عربی میں وَلاء بفتح اوّل و دوم ہے اور محبّت و دوستی کے علاوہ اس کے معنی نزدیکی، قرابت، مدد اور ملکیت کے بھی ہیں مگر ان معنیٰ کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔ اُردو میں بالکسر ہی مستعمل ہے۔

وُلات:۔ (بضم اوّل) والی کی جمع۔ بہت سے حاکم۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وِلادت:۔ (بکسر اوّل و فتح چہارم) بچّہ جننا وضع حمل۔ عربی مؤنث۔ فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ولادت کے وقت کی تکلیف میں یہ دَوا بڑی اکسیر ہے۔

وِلادت :۔ پیدائش۔ تولد۔ پیدا ہونا۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

وہ کہتے ہیں کہ کعبہ اور ولادت امر ناممکن
میں کہتا ہوں کہ دیکھ آؤ اگر چشم بصیرت ہے ۔ محشر لکھنوی

قول فیصل :۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ باب علم و حکمت سے ملیں کیونکر
میں کہتا ہوں چلو کعبے میں آج اسکی ولادت ہے
محشر لکھنوی

وِلا ہونا :۔ محبت ہونا، الفت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فیض پاتا ہے وہ دل جس میں وِلا ہوتی ہے
چشم کو اس کی زیارت سے جِلا ہوتی ہے
میر انیس

وِلایت :۔ (بالکسر) حکومت، امارت، سلطنت، وہ ممالک جن پر ایک حاکم قابض ہو۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تاکہ فروردی، ابارد، آب، ایلول، اودئیل
ماہ شمسی ہو مطابق ہر وِلایت میں مدام ذوق

قول فیصل :۔ عربی میں بالفتح (ولایت) بھی ہے۔

وَلایت :۔ کسی کام کی ذمہ داری۔ کفالت۔ عربی لفظ، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

وَلایت :۔ برطانیہ، انگلستان۔ اردو صفت، عربی لفظ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ آج کل اگرچہ ولایت سے ہندوستان تک فن جراحی کی دھوم ہے مگر حکیم غلام محمد خاں کے کمال کا کوئی ڈاکٹر نہیں پہونچا۔
(قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

قول فیصل :۔ برطانیہ کے علاوہ بھی غیر ملک کے معنی میں اس کا استعمال تھا۔

کہتا تھا کوئی ہے بُزِ کوہی نہیں ہے اسپ
کہتا تھا کوئی ہے گا ولایت کا یہ حمار سودا

وَلایت :۔ تقرب بندۂ نیک کا خدا کے ساتھ۔ قربت حق۔ جیسے صاحب ولایت۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

وَلایت :۔ ولی ہونا۔ سرپرست ہونا۔ مُربی ہونا۔ عربی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

وِلایت :۔ دوستی، یاری محبت، دوست ہونا۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

شجر بے یار ہو جاتے ہیں انکار وِلایت سے
نہ ہو جوشِ وِلا تو فصل میں بے اعتدالی ہے
محشر لکھنوی

قول فیصل :۔ حضرت علیؑ کو "شاہ وِلایت" "سلطان وِلایت" بھی کہتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں قیامت کا ہو کیونکر مرحلہ آساں
میں کہتا ہوں جو دل میں الفت شاہِ ولایت ہے ۔ محشر لکھنوی

مدہوش رہو حُبِ سلطان ولایت میں
اے نیند کے متوالو سونا جو ہو جنت میں ۔ محشر لکھنوی

وَلایت پانا :۔ ولایت کا درجہ حاصل کرنا۔ ولی ہونا۔ ولی کے مرتبہ کو پہونچنا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

وَلایت زاد :۔ وہ جس کی پیدائش ولایت یا ایران یا انگلستان میں ہوئی ہو۔ یورپین، یورپ کی پیدائش۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

وَلایت مآب :۔ (کنایۃً) حضرت علیؑ۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

شکر خدا کہ رشک کے دو ہیں شفیع حشر
پیغمبر خدا بھی وَلایت مآب بھی ۔ رشک

سینے پہ بیٹھتے ہی ولایت مآب نے
بازو پکڑ کے داب لیا بو تراب نے ۔ مؤلف

قول فیصل :۔ آپ ہی کو "شاہ ولایت" بھی کہتے ہیں۔

وَلایت مُطلَقہ :۔ وہ ولایت جو خصوصی ہو۔ عربی الفاظ۔ فارسی ترکیب۔ اصطلاح علمائے شیعہ

قول فیصل :۔ خدا قرآن میں فرماتا ہے کہ ولی تین ہیں۔ ایک میں۔ ایک محمدؐ اور ایک وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکواۃ دیتے ہیں۔ زکواۃ صرف علیؑ نے حالت رکوع میں دی ہے لہٰذا ولایت مطلقہ ان کی ذات سے مخصوص ہے اور انھیں کی نسلِ طاہرہ میں قیامت تک رہے گی۔

وَلایتہً :۔ از روئے ولایت، والی و وارث ہونے کی حیثیت سے۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

وَلایتی :۔ ولایت کا رہنے والا۔ پردیسی۔ اجنبی۔ غیر ملک کا۔ فارسی صفت، رائج۔

قول فیصل :۔ خاص طور سے انگلستان اور عام طور سے دوسرے ممالک کے بنے ہوئے سامان، بنی ہوئی چیزوں کے لئے بھی بولتے ہیں۔

انگلستان کا رہنے والا انگریز کے معنوں میں بھی کمی کے ساتھ ہے۔ جیسے میں نے دیکھا تو کوئی انیس برس کا سن اٹھتی جوانی کے دن اور ایسا کہ میں کیا کہوں، انگریزی کپڑے پہنا دو تو بالکل ولایتی معلوم ہونے لگے۔ (فسانۂ آزاد)

وَلایتی :۔ (کنایۃً) بولی نہ سمجھنے والا۔ وحشی جنگلی۔ ناتجربہ کار۔ انجان۔ ناواقف (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے ان معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے۔

وَلایتی :۔ شمشیر۔ تلوار۔ اُردو۔ مؤنث۔ قلیل الاستعمال

ہاتھ میں اک ولایتی عریاں
منھ میں کف دونوں آنکھیں خون فشاں — قلق

وَلایتی اَنار :۔ ایک قسم کا بیدانہ، بڑے قسم کا انار جو بہت شیریں اور سفید ہوتا ہے۔ اُردو مرف، رائج۔

وِلایتی بِلّی :۔ ایک قسم کی پشم دار بلّی جو کابل سے آتی ہے اور نہایت خوبصورت ہوتی ہے۔ اُردو، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

وَلایتی بیگن :۔ ایک قسم کا سفید رنگ کا بیگن۔ اُردو مذکّر (نور اللّغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

وَلایتی پانی :۔ سوڈا واٹر۔ لیمن وغیرہ جو کل کے ذریعہ سے بوتلوں میں بھرا جاتا ہے۔ اُردو، مذکّر، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ اہل لکھنؤ سوڈا واٹر ہی بولتے ہیں۔

وِلایتی چوہا :۔ ایک قسم کا چوہا جو مثل خرگوش کے بالکل سفید ہوتا ہے۔ اُردو مذکّر، رائج۔

محل صرف :۔ پابند صوم و صلوٰۃ ہونے کے بعد تم نے ولایتی چوہے پالے ہیں۔ اس کے بجائے تمہیں کبوتر پالنا چاہیے ہیں جن کا پالنا ثواب بھی ہے۔

قول فیصل :۔ سورج مکھی شخص کو عوام مزاحاً ولایتی چوہا کہتے ہیں۔

وَلَدُ :۔ (بفتحتین) لڑکا۔ پسر۔ فرزند۔ عربی مذکّر، فصیح، رائج۔

تا شتر غمزہ قومی کی ہوں کامل تصویر
والدہ ناقہ لیلیٰ ہو یہ ہوں اس کے وَلَدُ — ظریف

قول فیصل۔ عام طور سے اِبنیت ظاہر کرنے کے لئے اس کا استعمال ہے۔ جیسے بدھو ولدِ بقاتی۔ جس کی ابنیت نہیں معلوم ہوتی اُس کو ولد نامعلوم بھی بول دیتے ہیں۔

وَلَدُ الحَرام :۔ حرامی۔ ناجائز بچہ۔ جو بلا نکاح کے پیدا ہو۔ عربی، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وَلَدُ الحَلال :۔ وہ جو حرامی نہ ہو۔ اصیل، اصل نسل کا جو جائز طور سے پیدا ہو۔ حلالی۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وَلَدُ الحَلالِ اَشبہُ مِنَ العَمّ والخال، حلالی بچہ زیادہ تر مشابہ ہوتا ہے، اپنے چچا اور ماموں سے۔ عربی مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وَلَدُ الحَیض :۔ وہ بچہ جس کا نطفہ حالتِ حیض میں قرار پائے۔ نطفۂ حیضی۔ (مجازاً) حرامی۔ عربی صفت، مذکّر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :۔ ایسے کو زیادہ تر "نطفۂ حیضی" کہتے ہیں۔

وَلَدُ الزِّنا :۔ حرام زادہ۔ حرام کا جنا۔ زنا زادہ۔ ناجائز بچہ۔ عربی صفت مذکّر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وَلَدُ الزِّنا :۔ برساتی کیڑے، جیسے پروانے، پتنگے، کیچوے، حشرات وغیرہ جو برسات میں پیدا ہو جاتے اور ستارۂ سہیل کے طلوع سے مر جاتے ہیں جس کو ملکِ یمن سے تعلّق ہو۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ولدِ نامعلوم :۔ وہ شخص جس کے باپ کا نام معلوم نہ ہو، فارسی ترکیب۔ مذکّر، رائج۔

قول فیصل :۔ سمن یا نوٹس وغیرہ میں اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہیں ہوتا ہے تو اس کا نام لکھ کے آگے لکھ دیتے ہیں ولدِ نامعلوم۔

وَلَدِیّت :۔ (بفتح اول و دوم و کسر سوم و تشدید چہارم مفتوح) باپ کا نام۔ اسم پدر۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ زبانوں پر وُلدِیت بسکون دوم بروزن مغفرت ہے جو صحیح نہیں۔

وَلندیزی گفتگو :۔ ڈینگ کی گفتگو۔ (نور اللّغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگِ اثر نے لکھا ہے "حضرت مؤلّف نے یہ وضاحت نہیں کی کہ ولندیزی کس زبان کا لفظ ہے۔ فیلن یا پلیٹس میں یہ لفظ درج نہیں۔ میں نے اپنے ایک محترم دوست سے استفسار کیا۔ ان کا ارشاد ہے کہ اس کا ماخذ فرانسیسی ہے ولندیز اس میں یائے نسبتی لگا کر ولندیزی بنا لیا گیا ہے۔ ہالینڈ کا فرانسیسی تلفظ اولاند ہے اسی سے لفظ اولاندیز بنا ہے جس کے کئی معنی ہیں، ہالینڈ کی رہنے والی عورت اردو میں لفظ ولندیز میں عورت کی تخصیص نہیں۔ اولاند اور اولاندیز دونوں الفاظ میں نون غنّہ ہے۔

حُسنِ اتفاق سے مجھے شیکسپیئر کی ڈکشنری دیکھنے کا موقع مل گیا۔ اس کا پورا اندراج نقل کئے دیتا ہوں۔

Past (پرتگالی) Walanda - n.
prap Halland (Hallis mls.
ولندی Walandi adj of Halland
ولندیز Walndaz - 6 - m. a men
of Halland

ولندیزی Walandez ni. L. a Woman of Halland

بجز ماخذ کے اختلاف کے فرانسیسی ہے یا پرتگالی ماحصل وہی ہے جو میرے محترم دوست نے متعین فرمایا ہے ہالینڈ سے منسوب۔

یہ امر پھر بھی معرض خفا میں رہا کہ ولندیزی کے معنی تعلّی ڈینگ وغیرہ کے کیونکر ہو گئے مثلاً گفتگو میں ولندیزی الفاظ لانا یعنی مشکل اور ثقیل الفاظ لانا۔ ولندیزی نام لمبا چوڑا شاندار نام اس مسئلے پر آکسفورڈ ڈکشنری روشنی ڈالتی ہے۔

ہالینڈ کے رہنے والوں کے مزاج کی Dutch خصوصیت یا جو اُن سے منسوب کی گئی اکثر بربنائے مضحکہ یا حقارت (۱۶۰۸ء)۔

غل بل Gebbrish (ایسی گفتگو جو سمجھ میں نہ آئے اور تیزی سے جلد جلد کی جائے ۱۷۹۰ء) شیکسپیر نے اپنے ایک ڈرامے (میں ڈچ ہوں I am Dutch man) استعمال کیا ہے یعنی اپنے ہوش میں نہیں ہوں۔ نشے میں ہوں۔ اردو کی وسعت اور وضع الفاظ ومحاورات کا سلیقہ اللہ اللہ۔

وَلوَلہ:۔ (بفتح اوّل وسوم وچہارم) جوش وخروش۔ امنگ۔ وفور شوق، جذبۂ عشق عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ وہ دھوم نہ وہ سامان، وہ ولولے نہ وہ ارمان۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ بڑھانا، بڑھنا کے ساتھ صرف ہے۔

تم اپنی اُٹھتی جوانی کی شوخیاں دیکھو
اُبھر اُبھر کے بڑھاتی ہیں ولولے دل کا　امیر

ع گھٹی دوری بڑھا جب ولولہ عشق محمد کا۔ جلال

اس کی اُردو جمع ولولے اور ولولوں ہے۔

جو ولولے تھے دعا گوئی کے گھٹ گئے
کیونکر میں جوڑوں ہاتھ مرے ہاتھ کٹ گئے　مؤلف

مستی کے ولولوں کا جوانی میں لطف ہے
پیری میں دھیان چاہیے قدِ خمیدہ کا　نسیم دہلوی

ولولہ اُٹھنا:۔ جوش پیدا ہونا، اُمنگ پیدا ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال

ولولہ آنا:۔ جوش آنا، جوش پیدا ہونا۔ اُردو صرف، قریب بہ متروک۔

رہ رہ کے اے جنوں ہمیں آتا ہے ولولہ
جاتے ہیں دوڑ دوڑ کے مجنوں کی گور پر　صبا

وَلولہ پیدا ہونا:۔ جوش پیدا ہونا۔ امنگ پیدا ہونا۔ جوش وخروش پیدا ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ مشاعرہ میں ایک ولولہ پیدا ہوا اور ساتھ ہی سودا کا مصرع گزرانا۔ (مقدمہ دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

ولولہ جاتا رہنا:۔ جوش نہ رہنا، امنگ نہ رہنا، جوشِ جذبات کا ٹھنڈا پڑ جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا مہذب بن کے بیٹھے ہیں یار جلیل
آج وہ جوشِ جنوں وہ ولولہ جاتا رہا　جلیل

قول فیصل:۔ ولولہ باقی نہ رہنا بھی زبانوں پر ہے۔

شرارتیں نگہِ شوق کی ہوئیں رخصت
رہا نہ ولولۂ آہِ نارسا باقی　اصغر گونڈوی

وَلے:۔ مگر، لیکن، اِلّا، پر۔ فارسی حرف استثناء متروک۔

شکست وفتح نصیبوں سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا　میر

قول فیصل:۔ اب عام طور سے مگر اور لیکن بولتے ہیں۔

ولی[1]:۔ (بفتح اول وکسر دوم) صاحب، آقا، مخدوم، مالک۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

شافع روز جزا ہے جگر وجان علیؑ
حق کے محبوب کا محبوب ولی ابن ولی　تعشق

ولی[2]:۔ وہ شخص جو بہ لحاظ میراث مُردے سے زیادہ قریبی رشتہ رکھتا ہو۔ عربی مذکر، علم فقہ کی اصطلاح

ولی[3]:۔ محافظ۔ نابالغ کی ذات اور جائداد کا نگراں۔ سرپرست، مربی۔ عربی مذکر۔ علم فقہ کی اصطلاح

محلِ صرف:۔ اُمۃ الزہرا کے باپ شادی سے پہلے انتقال کر چکے تھے اس لیے اُن کے سب سے بڑے بھائی نجم الدولہ نے بحیثیت ولی رسومات شادی انجام دیں۔ (بیگمات اودھ)

ولی[4]:۔ دوست، یار، مددگار۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

ع غل ہوا سیّد والا کا ولی جاتا ہے　انیس

ولی[5]:۔ محبوب الٰہی۔ مقرب خدا۔ بزرگ دین۔ وہ شخص جو خدا کی قربت اور نزدیکی رکھتا ہو۔ اللہ والا، زاہد، پارسا، پیر مرشد۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ ولی اللہ، اور ولی خدا کی ترکیبوں سے بھی مستعمل ہے۔

معتقد ہوں اے صبا میں اس ولی اللہ کا
شیر جس کے معجزے سے شیر قالی ہو گیا　صبا

اس کی عربی جمع اولیا ہے اور، اولیاء اللہ کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔ اور اس کی اُردو جمع ولیوں ہے۔

ولی:۔ اُردو کے پہلے صاحب دیوان شاعر کا تخلص

قول فیصل:۔ مختلف تذکرہ نویسوں نے ان کے سلسلہ میں مختلف باتیں لکھی ہیں۔ محمد حسین آزاد

آبِ حیات میں لکھتے ہیں۔ اس زمانے تک اُردو میں متفرق شعر ہوتے تھے ولی اللہ کی برکت نے اسے وہ زور بخشا کہ آج ہند کی شاعری نظم فارسی سے ایک قدم پیچھے نہیں۔ وَلی تمام بحریں فارسی کی اُردو میں لائے، شعر کو غزل اور غزل کو قافیے سے سجایا، ردیف دار دیوان بنایا، ساتھ اس کے رباعی، قطعہ، مخمس اور مثنوی کا بھی رستہ نکالا، انھیں ہندوستان کی نظم میں وہی رتبہ ہے جو انگریزی میں چاسر کو (چاسر ۱۳۲۸ء میں پیدا ہوا۔ سنہ ۱۴۰۰ء میں مرگیا اس وقت یہاں تغلقیہ خاندان کا دور ہوگا) اور فارسی میں رُودکی کو اور عربی میں مہلہل کو۔ وہ کسی کے شاگرد نہ تھے۔ ایسے وقت میں کہ ہماری زبان ایک طفلِ نو رفتار تھی جو انگلی کے سہارے بغیر چل نہ سکے بس جتنے قدم کہ آگے بڑھی انھیں کی پرورش کے سہارے سے بڑھی۔ اُردو زبان اس وقت سوائے ہندی دُہروں اور بھاشا کے مضامین کے اور کسی قابل نہ تھی۔ انہوں نے اس میں فارسی ترکیبیں اور فارسی مضامین کو بھی داخل کیا۔ ولی احمد آباد گجرات کے رہنے والے تھے اور شاہ وجیہہ الدین کے مشہور خاندان میں سے تھے.... ولی کی طبیعت میں بلند پروازی بھی معلوم ہوتی ہے جس عہد میں تھوڑا سفر بھی بڑی سیاحی کی قیمت رکھتا تھا اس میں یہ اپنے وطن سے ابو المعالی کے ساتھ دلی آئے یہاں شاہ سعد اللہ گلشن کے مرید ہوئے شاید ان سے شعر میں اصلاح لی ہو۔ ان کا دیوان اس عہد کے مشاعروں کی بولتی تصویر ہے کیونکہ اگر آج دریافت کرنا چاہیں کہ اس وقت کے امراء و شرفا کی کیا زبان تھی تو اس کی کیفیت سوا دیوان وَلی اور کوئی نہیں بتا سکتا۔

چونکہ نظم فارسی کی روح اس وقت اردو کے قالب میں آئی تھی اسی واسطے ہندی لفظوں کے ساتھ فارسی کی ترکیبیں اور "بر" اور "در" بلکہ بعض جگہ افعال فارسی بھی منھ میں کھٹکتے ہیں۔ وہ خود دکنی تھے اس لئے ان کے کلام میں بعض بعض الفاظ دکھنی بھی ہوتے ہیں۔

اتنا ثابت ہے کہ ان کا ابتدائے عہد شاید عالمگیر کا آخر زمانہ ہوگا اور وہ اپنے دیوان کے عہد محمدؐ شاہی میں دلّی پہونچے۔

باوجودیکہ اس کی زبان آج بالکل متروک ہے مگر دیوان ابتک ہر جگہ ملتا ہے اور بکتا ہے۔ اس میں علاوہ ردیف وار غزلوں کے رباعیاں، قطعے، دو تین مخمس، قصیدے، ایک مثنوی مختصر واقعۂ کربلا کے حال میں ایک شہر سُورت کے ذکر میں ہے۔ رسالۂ نور المعرفت تصوّف میں بھی لکھا ہے۔"

گلستان ہزار رنگ کے مؤلف تمہید کتاب میں تذکرۂ زبان اُردو کے تحت لکھتے ہیں کہ ان کے نام کے متعلق بھی اختلاف ہے بعض نے شمس الدّین اور بعض نے شمس ولی اللہ لکھا ہے قرین قیاس یہ ہے کہ ان کا نام ولی اللہ تھا اور لقب شمس یا شمس الدّین تھا اکثر تذکرہ نویسوں نے لکھا ہے جس میں میر بھی شامل ہیں کہ یہ اورنگ آباد میں پیدا ہوئے، مگر بعضوں کا خیال ہے کہ ان کا مولد احمد آباد ہے۔

وَلی کا دہلی آنا بھی ثابت ہے۔ قائمؔ کی تحقیق کے مطابق یہ ۱۷۰۱ء یعنی عالمگیر کے تخت نشینی کے چوالیسویں سال دہلی آئے تھے۔

وَلی کے اوائل کے اشعار کچھ اس طرح ہیں:

ترے بن مجھ کو اے ساجن یہ گھر اور بار کیا کرنا
اگر تو نا اچھے مجھ کو تو یہ سنسار کیا کرنا

بعد کے اشعار کی زبان بہت صاف ہے اور ان میں فارسی کی ترکیبیں غالب ہیں جیسے:

اے وَلی رہنے کو دُنیا میں مقام عاشق
کوچۂ زلف ہے یا گوشۂ تنہائی ہے

ظاہر ہے کہ اس طرح کا فرق از خود پیدا نہیں ہو سکتا میرے خیال میں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ کلام کی یہ شستگی دہلی کے اربابِ فن کے فیضِ صحبت کا نتیجہ تھا مگر حیرت اس بات پر ہے کہ خود دہلی میں وَلی سے قبل کسی قابلِ ذکر اردو شاعر کا پتہ نہیں چلتا۔

وفات:۔ وَلی کا سنہ وفات تذکرۂ شعرائے دکن میں ۱۱۵۵ھ م ۱۷۴۲ء لکھا ہے اور غالباً اسی بنا پر نیاز فتحپوری نے نگار جنوری ۱۹۳۵ء اور مسٹر رام بابو سکسینہ نے تاریخ ادب اُردو میں ان کا سنہ وصال ۱۱۵۵ھ ہی لکھا ہے۔ لیکن حکیم سید شمس اللہ قادری صاحب اردوئے قدیم میں فرماتے ہیں کہ انھوں نے دیوانِ وَلی کا ایک قلمی نسخہ دیکھا ہے جو ۵ جمادی الاوّل ۱۱۴۳ھ کو بمقام احمد آباد مرتّب ہوا ہے اس کے خاتمے پر لکھا ہے۔ "تمام شد دیوان وَلی رحمۃ اللہ علیہ" اس سے یہ بات متعین ہو جاتی ہے کہ ان کا انتقال ۱۱۴۳ھ مطابق ۱۷۳۲ء سے قبل ہو چکا تھا۔ قاضی عبد الودود صاحب نے راقم الحروف سے فرمایا کہ انہوں نے ایک قطعۂ تاریخ ایک قلمی نسخے میں دیکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وَلی کا انتقال ۱۱۱۹ھ مطابق ۱۷۰۷ء میں ہوا۔

عام طور سے ان کو وَلی دکنی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

ولی آدمی :- جس جگہ صاف صاف بے وقوف اور احمق کا لفظ کہنے سے بچتے ہیں وہاں آپ تو ولی آدمی ہیں کہہ کر مخاطب کی حماقت اور نادانی کا اظہار کرتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے مستعمل نہیں ہے۔

وَلے برندش :- (فارسی طفل بمکتب نمی رود ولے برندش کا ایک ٹکڑا ہے) مجبور کر کے کسی کام لینے کے لئے مستعمل ہے۔

(فقرہ) اور یہ بھی نہ سہی تو اب ولے برندش کا مضمون ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

وَلیِ حق :- (کنایۃً) حضرت علیؑ۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

ولیِ حق وہ کہ جس کا مولدُ حریم کعبہ ہوا رجب میں
شرف یہ حاصل ازل کے دن سے کسی کو جسکے سوا نہیں ہے
محشر لکھنوی

قول فیصل :- اسی جگہ ولیِ خدا بھی کہتے ہیں۔

وَلی را وَلی می شناسد :- ولی کو ولی ہی پہچانتا ہے۔ یعنی ہر شخص اپنے سے آدمی کو خوب پہچانتا ہے۔ جو جس ڈھنگ کا آدمی ہوتا ہے اُسے اسی ڈھنگ کا آدمی اچھی طرح پہچانتا ہے اور وہ اس کی اچھائی بُرائی کو جلد معلوم کر لیتا ہے جب کسی چالاک آدمی کی چالاکی کو دوسرا آدمی پہچان لے تو اس موقع پر یہ مثل بولی جاتی ہے۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- نواب صاحب۔ جی ہاں اکثر چوروں کا قاعدہ ہے۔

شہزادے :- گستاخی معاف۔ چوروں کے قاعلے سے حضور خوب واقف نکلے سچ ہے۔ ولی را ولی می شناسد (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- ایسی جگہ ولی را ولی خوب می شناسد بھی مستعمل ہے۔

ولی عہد :- (بے اضافت) وہ شخص جسے راجہ یا بادشاہ اپنی زندگی میں اپنی جگہ بیٹھنے کا اس طور پر حکم دے کہ میرے بعد یہ بادشاہ یعنی وارث تخت و سلطنت ہوگا۔ جانشین۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

خدا نے کیا مجھ کو عالم پناہ
ولیعہدے میں ہوا بادشاہ   اختر شاہ اودھ

قول فیصل :- اسی جگہ ولیعہد بہادر بھی بولتے ہیں۔ جیسے ولیعہد بہادر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ بھئی کبھی کبھی آکر تم ہماری غزل بنا جایا کرو۔ (مقدمہ دیوان ذوق)

تعلیم یافتہ طبقہ بہ اضافت بھی بولتا ہے۔

یہ ہے ولیِ عہد دوراں
اس کا ہو جہاں مطیع فرماں   اختر شاہ اودھ

ولی عہدی :- (بے اضافت) ولیعہد کا درجہ۔ ولی عہد سے منسوب۔ ولی عہد ہونا۔ فارسی مؤنث۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :- چنانچہ میر کاظم حسین کی وساطت سے یہ قلعہ میں پہونچے اور اکثر دربار ولیعہدی میں جانے لگے۔ (مقدمہ دیوان ذوق)

ولی عہدی :- ولیعہد کا زمانہ، دور ولی عہد۔ فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ولی عہدی ہی میں اپنے ذاتی شوق سے انہوں نے باپ کے منشا کے خلاف گویّوں اور ڈھاریوں کو اپنی صحبت میں رکھا (گزشتہ لکھنؤ)

قول فیصل :- دور اور زمانہ کے ساتھ عام طور سے کہتے ہیں۔

وَلیک :- (بیائے مجہول) حرف استثنا۔ ولیکن کا مخفف۔ فارسی، صفت، متروک۔

اٹھائے ہاتھ جہاں سے ولیک کیا امکاں
کہ بافراغ کرے کنج عافیت میں نشست   ذوق

قول فیصل :- اسی جگہ ولیکن بھی مستعمل تھا اور اُردو شعراء نے فارسی والوں کی تقلید کی ہے۔

داغ فراق ہے شب فرقت میں جلوہ گر
خورشید جلوہ گر ہے ولیکن سحر نہیں   ناسخ

اب ولے، ولیک اور ولیکن کی جگہ لیکن اور مگر مستعمل ہے۔

وَلی کو ولی ہی پہچانتا ہے :- ہر قسم کے آدمی کو اسی قسم کا آدمی پہچان سکتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنے طرح کے چالاک آدمی کی چالاکی تاڑ جائے اسکی نسبت بولتے ہیں۔

میں مجنوں کو مجنوں مجھے جانتا ہے
ولی کو ولی خوب پہچانتا ہے   شوق قدوائی (نور اللغات)

قول فیصل :- تعلیم یافتہ طبقہ ولی را ولی می شناسد کہتا ہے۔ شعر کی اور بات ہے اس کا اُردو ترجمہ "ولی کو ولی ہی پہچانتا ہے۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

وَلی کھنگر :- بناوٹی فقیر۔ دعوی دار ولایت۔ اردو صفت مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

کامل نہیں ایک اور ولی کھنگر لاکھ
بس دور کے ڈھول ہیں سہانے اے شوق   شوق لکھنوی

محل صرف :- پہلے کچھ دن تو لٹیا چور رہے مگر یہ تو گرتی بدھیا ہے چند ہی روز میں چوروں کے ولی کھنگر ہو گئے۔

قول فیصل :۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے ہر دو
معنی میں ولی کھنگر اور کھنگر لکھا ہے۔

ولی کھنگڑ :۔ (کنایتہً) حمایت کرنے والا۔ مددگار،
حامی۔ معاون۔ دستگیر، مربی۔
(فقرہ) آپ اور آپ کے ولی کھنگڑ میرا کیا کرسکتے ہیں۔
(نوراللغات)

قول فیصل :۔ صاحبِ فرہنگِ اثر لکھتے ہیں کہ
"لکھنؤ میں ولی کھنگر کہتے ہیں (بہ رائے مہملہ)۔"
مؤلف تائید کرتا ہے۔

ولی کے گھر شیطان :۔ نیک کے گھر میں بد۔
لائق کی اولاد نالائق۔ اچھوں کے برے۔ شریف
کے گھر میں نالائق، نیک کردار کی اولاد بدکردار،
نیک اور پارسا شخص کی ناہموار اور نالائق اولاد
کی نسبت یہ کلمہ کہا کرتے ہیں۔ اُردو مقولہ۔ عوام
اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ آپ کا جیسا عبادت گذار متقی و
پرہیزگار کے یہاں اگر ایسی ناکارہ اولاد ہوئی تو
کیا تعجب ہے۔ حضرت نوحؑ کے بیٹے نے بھی باپ
کے حکم کے خلاف کیا تھا۔ یہ تو وہی مقولہ ہے کہ
ولی کے گھر شیطان پیدا ہوا۔ آپ اس کا ذرا بھی
افسوس نہ کریں۔

ولیمہ :۔ (بفتح اوّل و یائے معروف و فتح چہارم)
ضیافت نکاح۔ دولھا کی طرف سے شادی کی دعوت۔
عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

ہوا ہے عقد اُسی دینِ حق کے بادی کا
ولیمہ آج ہے جنّت میں اس کی شادی کا (سردار لکھنوی)

قول فیصل :۔ زیادہ تر دعوتِ ولیمہ زبانوں پر
ہے موجودہ دور میں لڑکی والے بھی ولیمے کی رسم
ادا کرتے ہیں۔

وَلی نعمت :۔ (بلا اضافت) خداوند نعمت۔
پرورش کرنے والا۔ صاحب دولت، آقا، مالک،
فارسی ترکیب صفت۔ قلیل الاستعمال۔

کہا یہ باندھ کے ہاتھوں کو اے ولی نعمت
طمع سے بڑھ کے نہیں کوئی باعث ذلت عشق

ہائے ایسا غم نہیں اب تک ہوا
میرزا جی کا ولی نعمت ہوا (سودا)

قول فیصل :۔ موجودہ دور میں عام طور سے
بہ تشدید و بااضافت وَلیِّ نعمت زبانوں پر ہے۔

ولی نے کیا کام شیطان کا :۔ شریف نے
بدمعاشوں کی سی حرکت کی۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ صاحبِ گنجینۂ اقوال و امثال
نے "ولی ہو کر شیطان کا کام کیا" لکھا ہے۔ یہ عوام
کی زبان ہے۔

وَلِیّہ :۔ (بفتح اوّل و تشدید سوم مفتوح) ولی عورت۔
عربی مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

وَمَا تَوفِیقِی اِلّا بِاللہ :۔ اور مجھے توفیق نہیں
ہے مگر خدا ہی کی طرف سے۔ اس قول سے انسان
اپنی بے بسی اور مجبوری ظاہر کرتا ہے یعنی ہم کیا ہیں
کہ کچھ کر سکیں، ہاں اگر خدا توفیق دے گا تو کچھ
نہ کچھ کر سکیں گے۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل :۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے
اور تحریراً اس کا استعمال ہے۔

وَمَا عَلَینَا اِلّا البَلاغ :۔ اور ہم پر کچھ فرض نہیں
مگر بات پہنچا دینا، یعنی ہمارا فرض صرف کہدینا
ہے ماننے نہ ماننے کا آپ کو اختیار ہے۔ عربی جملہ۔
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :۔ یہ سورۂ یٰسین کی آیت کا ایک
ٹکڑا ہے۔

وِن آنا :۔ ایک نمبر پر آنا۔ پہلے نمبر پر رہنا۔
جیتنا۔ اردو صرف۔ ریس والوں کی اصطلاح۔

محل صرف :۔ کل کی ریس میں خاں صاحب
کا گھوڑا وِن آیا۔

وَن ٹو آل :۔ کُل کے کُل۔ از ابتدا تا انتہا،
شروع سے آخر تک، سب کے، ایک طرف سے
سب، اوپر سے لے کے نیچے تک۔ انگریزی صفت،
رائج۔

محل صرف :۔ ان کے گھر میں، وَن ٹو آل سبھی
لوگ بڑے مغرور ہیں۔

وَن ٹو تھری ہونا :۔ ایک دو تین ہونا۔ چلا جانا،
بھاگ جانا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ جاؤ یہاں سے وَن ٹو، تھری
ہو جاؤ۔

وند :۔ اسم کے ساتھ مل کر صنعتی معنی پیدا کرتا
ہے۔ والا، صاحب مند۔ جیسے خداوند۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ مرکبات ہی میں استعمال ہے۔

وو :۔ ضمیر غائب۔ وہ کی جمع۔ دے۔ ویسا۔
اُردو مذکر۔ متروک۔

کھود کر ہر طرف زمیں ڈھونڈا
گنج کا واں ملا یہ وو نہ ملا (ہشت گلزار)

قول فیصل :۔ اب اس جگہ وہ مستعمل ہے۔

ووٹ :۔ (بواؤ مجہول) رائے۔ انگریزی مذکر،
رائج۔

ع ووٹ لیتے ہیں وہ زبردستی تنیر

ووٹ پڑنا :۔ ووٹ ڈالے جانا۔ ووٹ دیے
جانا۔ اُردو صرف، رائج۔

محل صرف :۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے

حلقے میں لوگوں کو الکشن سے کوئی دلچسپی نہیں ہے صبح سے شام تک صرف دس فیصد ووٹ پڑے۔ تعجب ہے

ووٹ دینا :۔ الکشن میں کسی ایک امیدوار کو اپنا ووٹ دینا۔ اردو۔ رائج۔

محل صرف :۔ ہم نے تم سے کہا تھا کہ کانگریس (آئی) کے اُمیدوار کو ووٹ دینا اس لئے کہ وہی ایک مضبوط پارٹی ہے۔

قول فیصل :۔ ووٹ ملنا بھی زبانوں پر ہے۔

جیسے اس کا پتہ چلاؤ کہ جناب سید علی ظہیر صاحب کو دوسروں کے مقابل میں کتنے ووٹ ملے۔

ووٹ ڈالنا :۔ بیلٹ پیپر پر اپنے پسند کے امیدوار کے نشان پر مہر لگاکے اس کو بیلٹ بکس میں ڈالنا۔ اردو فعل متعدی، رائج۔

محل صرف :۔ جب ووٹ ڈالا کرو تو اس بات کا ضرور خیال رہے کہ ایک بیلٹ پیپر پر ایک ہی مہر لگے۔

ووٹر :۔ (بفتح سوم) ووٹ دینے والا۔ وہ جو ووٹ دینے کا مستحق ہو۔ انگریزی صفت۔ رائج۔

قول فیصل :۔ اسکی جمع ووٹران بھی ہے جو غیر فصیح ہے۔

ووٹنگ :۔ ووٹ دینا۔ ووٹ ڈالنا۔ ووٹ پڑنا۔ انگریزی۔ رائج۔

ووٹنگ لِسٹ :۔ ووٹروں کی فہرست، رائے دہندگان کے ناموں کی فہرست۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

محل صرف :۔ اب تمہیں سرکاری حساب سے ووٹ دینے کا حق ہے لہٰذا تم ووٹنگ لسٹ میں اپنا نام چڑھوا دو۔

وُوں :۔ اس طرح۔ ایسا۔ اردو صفت۔ متروک۔

کیا کیا دیکھا نہ رنگ ہم نے اے ذوقؔ
یوں بھی دیکھا جہاں میں ووں بھی دیکھا — ذوقؔ

ووُنسا :۔ وہی، وہ سا۔ اُردو۔ متروک۔

قول فیصل :۔ اب اس جگہ وہی، وہی سا، وہ سا ہی بولتے ہیں۔

ووں کا ووُنہیں :۔ جوں کا توں۔ ویسا ہی۔

(فقرہ) کھانا ووں کا ووُنہیں رکھا رہا کسی نے نہ کھایا۔ اب متروک ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب اس جگہ جوں کا توں، ویسے کا ویسا ہی زبانوں پر ہے۔

وونہیں :۔ فوراً۔ فی الفور۔ اسی وقت۔ اُردو متروک۔

مجھے یاد آگئی بس وونہیں اس کے قدّ و قامت کی
چمن میں دیکھ کر کل سرو کیا میں نے قیامت کی — آنندؔ

قول فیصل :۔ اب اس جگہ وہیں مستعمل ہے۔

وُوَئی :۔ کلمۂ تعجب، اردو عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :۔ اسی جگہ اے ووئی، ووئی بیوی، اے ووئی۔ بیوی بھی کہتی ہیں۔ اور تعجب اور حیرت کے محل پر ووئی مری میّا کہتی ہیں۔ اب اس کا املا اوئی رائج ہے۔

وہ :۔ (بالضم) ضمیر غائب۔ یہ کلمہ غائب یا بعید کے اشارے کے واسطے بولا جاتا ہے، اُردو، فصیح رائج۔

وہ دن گئے کدھر کہ ہمیں بھی فراغ تھا
یعنی کبھو تو اپنا بھی دل تھا دماغ تھا — دردؔ

قول فیصل :۔ تخصیص کے لیے بھی بولتے ہیں۔

وہ :۔ وہ لوگ، وہ اشخاص۔ اُردو، فصیح، رائج

وہ کون ہیں جنھیں توبہ کی مل گئی فرصت
ہمیں گناہ بھی کرنے کو زندگی کم ہے — آنند نرائن مُلّا

وہ :۔ کثرت ظاہر کرنے کے لیے اس قدر، اتنا۔ ایسی۔ اُردو، فصیح، رائج۔

یاں وہ لے دے ہوئی، آکر کہ الٰہی توبہ
ہم تو سمجھے تھے کہ محشر میں تماشا ہوگا — ریاضؔ خیرآبادی

وہ :۔ ایسا۔ اس قسم کا۔ اس طرح کا۔ اُردو فصیح، رائج۔

وہ اُٹھی ہوئی چین پشواز کی
وہ مسکی ہوئی چولی انداز کی — میر حسنؔ

وہ :۔ سبحان اللہ، واہ کیا کہنا۔ اُردو فصیح رائج۔

ع وہ آمد ایام شباب اور وہ جوانی۔ انیسؔ

وہ :۔ لوگوں کو متوجہ کرنے کے لیے۔ دیکھ لو کی جگہ۔ اُردو، فصیح، رائج۔

نہ کھینچی تھی ابھی کماں ان کی
بولے تیور وہ دل نشانہ ہوا — جلیلؔ

وہ نذر فتح نے دی اُن بلند ناموں کو
بہادروں نے وہ خالی کیا نیاموں کو — آنجؔ

وہ :۔ اس درجہ کا۔ اس حد تک۔ اُردو فصیح، رائج۔

مرنے بھی نہیں دیتے جینے بھی نہیں دیتے
احسان ترحّم وہ انداز عتاب ایسا — داغؔ

وہ :۔ ایسا، اس صفت کا، ثابت قدمی وشجاعت کے اظہار کے لیے۔ ایک کلمہ صفت کا ہے۔ اُردو فصیح، رائج۔

بہت زال دُنیا نے دیں بازیاں
میں وہ نوجواں ہوں کہ ہارا نہیں — انیسؔ

وہ :۔ اچھا اچھا، مانا۔ زاید حسن کلام کے لیے۔ اُردو فصیح، رائج۔

تمھیں تو وعدہ وفائی ضرور چاہیے تھی
چلو وہ ہم نے نہ وعدے کا اعتبار کیا — جلالؔ

وہ :۔ اسم اشارہ۔ اُردو فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ وہ سامنے کرسی رکھی ہے بیٹھتے کیوں نہیں۔

وہ :۔ وہ سی، وہ والی جس کا تذکرہ پہلے ہوچکا ہے۔ جو ذہن سامع میں پہلے سے ہے۔ اُردو فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اسے دیکھ کر والد نے افسوس کیا اور کہا اوہو۔ دیکھو جی، یہ وہ غزل ہے۔ (مقدمۂ دیوانِ ذوقؔ)

وہ :- پہلا سا۔ سابق کی حالت کا۔ پہلے جیسا۔ اُردو فصیح، رائج۔

تاثیر ہوئی ہے کس نظر کی
وہ آنکھ نہیں ہے نامہ بر کی — داغ

وہ :- بعض عورتیں شوہر کی طرف اشارہ کرنے کے واسطے استعمال کرتی ہیں۔

(فقرہ) اللہ رکھے اب وہ اچھے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی خاص زبان ہے۔ بیوی کے لیے بھی کہہ دیتے ہیں۔

جیسے۔ استاد کبھی کبھی کہو تمہاری وہ کیسی ہیں۔ وہ کہتا خوب۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

وہ :- جب ایسے واقعہ کا یاد دلانا مقصود ہو جس سے مخاطب ناواقف ہو۔

مر گیا پھوڑ کے سر غالبِ وحشی ہے ہے
بیٹھنا اس کا وہ آ کر تری دیوار کے پاس — غالب

سر پھوڑنا وہ غالب شوریدہ حال کا
یاد آ گیا مجھے تری دیوار دیکھ کر — غالب

(نور اللغات)

قول فیصل :- ان دونوں اشعار میں "وہ" زائد حُسنِ کلام کے لیے ہے۔

وَہّاب :- (بفتح اول و تشدید دوم) بہت بخشنے والا، مجازاً خدا۔ عربی صفت اسم مبالغہ، فصیح، رائج۔

وَہّابی :- (بفتح اول و تشدید دوم) عبدالوہاب کا پیرو فرقہ جو صوفیوں کا متقابل سمجھا جاتا ہے۔ عربی۔ رائج۔

جب خدا کے گھر پہ قابض ہو گیا ابنِ سعود
پھر تو سر چڑھنے لگے وہابیانِ لکھنؤ — ظریف لکھنوی

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔ کہ "عبدالوہاب نجدی کا پیرو جو بجز رسول مقبول کی تعظیم و تکریم میں خلل ڈالنا اور ان کا مزار مبارک اُکھاڑنا چاہا تھا بلکہ بہت سی مقدس اور متبرک عمارتیں ڈھا ڈالی تھیں۔

عام طور سے بلا تشدید یہ لفظ زبانوں پر ہے جو اُردو ہے اس کی جمع وہابیوں ہے۔

دلِ ستم زدہ بیتابیوں نے لوٹ لیا
ہمارے قبلہ کو وہابیوں نے لوٹ لیا — انشا

محمد بن عبدالوہاب ابتدا میں مدینہ کا ایک طالب علم تھا اور خانہ، ان بنی تیم سے تھا۔ اس کے اساتذہ میں شیخ محمد بن سلیمان کردی شافعی اور شیخ محمد حیات سندھی حنفی تھے یہ لوگ ابتدا ہی سے اس کے الحاد اور بے دینی کو اس کے بُشرے سے پہچانتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ خود بھی گمراہ ہوگا اور بہتوں کو گمراہ کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خود اس کا باپ عبدالوہاب عالم دیندار تھا۔ وہ بیٹے کے کفر والحاد کو محسوس کرتا تھا۔ اس طرح اس کا بھائی سلیمان ابن عبدالوہاب بھی اُس کی روش سے بدگمان تھا۔ بلکہ اس نے تو اس کی رد میں کتاب بھی لکھی ہے۔ ۱۱۱۱ھ میں پیدا ہوا تھا اور ۱۲۰۶ھ میں دُنیا سے رخصت ہوا۔ جب اُس نے اپنے نظریہ کو پھیلانا چاہا تو مدینہ سے مشرق کی طرف چلا گیا اور اُدھر اپنا جال بچھایا۔ ۱۱۴۳ھ سے کھلم کھلا دعوت دینی شروع کی ۱۱۵۰ھ سے اس کی شہرت نجد اور اس کے مضافات میں ہوئی حاکم درعیہ محمد بن سعود نے اس کی نصرت کی اور اپنے ملک کو وسیع بنانے کے لیے اس کو ذریعہ بنا لیا۔ غرضیکہ یکے بعد دیگرے قبائل اس کے مطیع ہوتے چلے گئے۔ جاہلوں کو یہ سمجھاتا تھا کہ میں تم کو توحید کی طرف بلاتا ہوں، شرک باللہ کو چھڑانا چاہتا ہوں۔ زیر آسمان جتنے ہیں سب مشرک ہو چکے ہیں جو کسی مشرک کو قتل کرے گا، اس کے لیے جنت ہے لوگ اسے نبی کی طرح ماننے لگے اور اس کے احکام پر عمل کرنے لگے، جب کسی کو قتل کرتے تو مقتول کے مال کا پانچواں حصہ محمد بن سعود کے پاس پہونچاتے تھے۔ ان لوگوں نے شریف مکہ (۱۱۴۶-۱۱۶۵) سے حج کی اجازت کے لیے چالیس نمائندوں کو بھیجا مناظرہ ہوا ان کا کفر ثابت ہو گیا کچھ قید ہوئے کچھ بھاگے اور محمد بن سعود کو بہت کھلا مگر سکوت کیا ۱۱۶۵ھ کے بعد جب مسعود کا بھائی مساعد شریف مکہ ہوا تو پھر اجازت طلب کی اس نے اجازت نہیں دی۔ جب ۱۱۸۴ھ میں وہ بھی مر گیا اور اس کا بھائی احمد شریف مکہ ہوا تو پھر بزم مناظرہ منعقد ہوئی۔ ثابت ہوا کہ یہ سب زندیق ہیں حج کی اجازت نہیں دی ۱۱۸۶ھ میں ان کا بھتیجا سرور بن مساعد بزور دستی شریف مکہ بن بیٹھا تو اس نے اجازت مانگنے پر یہ کہا کہ جیسے رافضیوں سے ٹیکس لیا جاتا ہے اسی طرح لیا جائے گا۔ مزید ایک سو عمارہ گھوڑے بھی لیے جائیں گے۔ یہ بات نجدیوں پر بہت گراں گزری کہ ہم کو رافضیوں کے مثل قرار دیا۔ ۱۲۰۳ھ میں سرور کے انتقال کے بعد اس کا بھائی غالب مکہ ہوا تو پھر ان لوگوں نے حج کی اجازت مانگی مگر اس نے اجازت نہیں دی بلکہ حملہ کرنے کی دھمکی دی۔ اور ۱۲۰۵ھ میں حملہ کر دیا اور ۱۲۲۰ھ تک برابر طرفین میں جنگ ہوتی رہی یہاں تک کہ نجدی غالب آ گئے اور مکہ پر قابض ہو گئے بلکہ دور دور تک اُن کی حکومت ہو گئی (جس کی تفصیل طولانی ہے) جزیرۃ العرب پر نیز عمان، بحرین، سقط وغیرہ پر ان کا قبضہ ہو گیا۔ ۱۲۱۷ھ میں جب طائف پر قبضہ کیا تو وہاں اس طرح قتل عام کیا کہ سوائے بوڑھوں کے بچوں تک کو

نہیں چھوڑا۔ ان کو ماؤں کی چھاتی پر ذبح کر دیا مال و دولت لوٹ لیا۔ اور عورتوں کو اسیر بنا لیا سنہ ۱۲۲۰ھ میں جب آخری بار مکہ کا محاصرہ کیا تو محصور لوگ مُردار اور کُتّوں تک کو غذا بنانے لگے۔ آخر شریف مکہ غالب نے مصالحت کر کے مکہ ان کے حوالے کر دیا۔ پھر سنہ ۱۲۲۶ھ میں سلطان محمود وزیر حکومت عثمانیہ حاکم مصر محمد علی پاشا کو نجدیوں کو مکہ سے نکال دینے کا حکم دیا غرضیکہ ظالموں کو انھوں نے حرمین سے نکال باہر کیا پھر نجد وغیرہ میں ان سے شدید جنگ کر کے ان کا قلع قمع کر دیا جس کی یہ تاریخ کہی گئی۔

(قطع دابر الخوارج) امیر محمد بن سعود کے مرنے کے بعد اس کی اولاد قائم مقام بنی اور محمد بن عبد الوہاب کے بعد اس کی اولاد قائم مقام بنی اور یہ دونوں خاندان وہی افعال شنیعہ کرتے رہے جو ان کے بزرگوں کا وطیرہ تھا۔ لوٹ مار قتل و غارت اور رفتہ رفتہ ممالک پر قبضہ ان کا منصوبہ تھا۔ جمعہ و جماعت کے سختی سے پابند تھے، برائیوں سے روکتے تھے، اس چیز نے عوام کو انکی طرف متوجہ کر دیا۔ غرضیکہ حرمین وغیرہ پر پھر ان کا قبضہ ہو گیا۔ جو پہلے حج کر چکے تھے اس کو باطل قرار دیا اور از سر نو حج کا حکم دیا۔ جو ان کے مسلک میں خوشی سے یا جبر سے داخل ہوتا تو اقرار شہادتین کے بعد اقرار لیتے تھے کہ پہلے وہ کافر تھا اب دائرہ اسلام میں آیا ہے۔ اگر کوئی انکار کرتا تو اسے قتل کر دیتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محمد بن عبد الوہاب نبوت کا مدعی تھا مگر صاف نہیں کہہ سکتا تھا۔ چنانچہ وہ مسلمہ کذاب وغیرہ (جھوٹے نبیوں) کا بڑا دلدادہ تھا۔ اپنے کو بظاہر یہ لوگ امام احمد بن حنبل کا پیرو کہتے تھے حالانکہ ان کے فتووں کے بھی مخالف تھے۔ نماز کے بعد دعا مانگنے کو بدعت کہتے تھے۔

چنانچہ حدیث بخاری "جب بدعتیں ظاہر ہوں اور عالم چپ رہے تو اس پر خدا کی لعنت ہو" کے مطابق چاروں مذہب کے علماء نے ان وہابیوں کے خلاف کتابیں لکھی ہیں۔ اور مختلف سوالات کر کے انکو مجوج و مغلوب کیا ہے۔ (تفصیل کا محل نہیں ہے) اس کے مؤلف نے بہت سی حدیثیں صحیح بخاری وغیرہ سے لکھی ہیں جو ان نجدیوں پر منطبق ہوتی ہیں، مثلاً فتنہ وہاں سے اُٹھے گا فتنہ وہاں سے اُٹھے گا اور حضرت نے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ یا مشرق سے کچھ لوگ اُبھریں گے جو قرآن تو پڑھتے ہوں گے مگر وہ ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ لوگ دین سے یوں نکل بھاگیں گے جیسے تیر چلہ کمان سے، اُن کی خاص پہچان تحلیق ہے (یعنی سر منڈانا) یہ ان کی خاص علامت تھی حتیٰ کہ عورتوں کا سر بھی منڈوا دیتے تھے، چنانچہ ایک عورت نے اس پر اس طرح حجت قائم کی اگر تم مردوں کی داڑھیاں منڈوانا شروع کر دو تو عورتوں کا بال بھی منڈوانا درست ہو گا۔ کیونکہ عورت کے سر کے بال کی وہی منزلت ہے جو مردوں کی داڑھی کی ہے تو وہ مبہوت ہو کر رہ گیا۔

علامہ سید علوی ابن احمد یا علوی نے اپنی کتاب جلاء الظلام میں یہ روایت عباس ابن عبد المطلب کی لکھی ہے کہ بارھویں صدی میں وادی بنی حنیفہ میں ایک شخص خروج کرے گا جو سانڈ کے انداز پر ہو گا اور وہ برابر اپنے موٹے ہونٹ چاٹے گا، اس کے زمانہ میں بکثرت ہرج مرج واقع ہو گا۔ وہ لوگ مسلمانوں کا مال حلال سمجھیں گے اور ان کو مال تجارت قرار دیں گے اور مسلمانوں کے خون کو حلال سمجھیں گے اور اُن کا خون کرنا فخر کی بات سمجھیں گے۔ الخ

غرضیکہ بنی سلیم و بنی حنیفہ کی کتب احادیث میں کافی باتیں تحریر ہیں۔ کچھ حضرات نے احتمال ظاہر کیا ہے کہ یہ شخص ذی الخویصرہ تمیمی (عہد حضرت علیؓ کا مشہور خارجی) کی نسل سے ہے۔ عبد العزیز بن محمد بن عبد الوہاب جو بعد میں اس گروہ کا رئیس بنا وہ بھی انھیں خوارج میں سے تھا۔ ان لوگوں کی شرارت کی انتہا یہ ہے کہ اگر کوئی کسی کو مولانا یا سیدنا کہے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔

(ماخوذ از رسالہ الواعظ فروری سنہ ۱۹۸۳ء)

وہّابیت :۔ وہابی ہونا۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

آ گئے وہّابیت کے جب یہاں خفیہ قدم
اور ان کو مل گئے کچھ قدردان لکھنؤ ظریف

وہ اپنے دم سے اچھا ہے :۔ نیک آدمی ہے۔ (فرہنگِ اثر)

قول فیصل :۔ اسی جگہ وہ اپنے دم سے غنیمت ہے۔ وہ اپنی ذات سے اچھا ہے وہ اپنی ذات سے ٹھیک ہے وغیرہ بھی بولتے ہیں۔

وَہّاج :۔ مبالغہ کا صیغہ۔ بہت چمکتا ہوا۔ عربی۔ صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

وہاں :۔ اُس طرح، اُسی طرح۔ اُسی صورت سے۔ اردو فصیح، رائج۔

جہاں وہ عیش کی راتیں گزر گئیں درویش
وہاں یہ رنج کے دن بھی گزر ہی جائیں گے درویش

وہاں :۔ کلمہ اشارہ ہے کسی جائے متعین کے لئے اُس جگہ اُس مقام پر۔ اُدھر اُس طرف۔ اُس کے یہاں۔ اردو فصیح، رائج۔

اہل ظاہر نہ کرو کوچۂ باطن کی تلاش
کچھ نہ پائیں گے وہاں رنج و مصیبت کے سوا حسرت موہانی

قول فیصل :۔ ایسی جگہ، ایسے مقام پر معنوں میں

بھی بولتے ہیں۔

رحم کرنا ہے تجھ پہ نادانی
وہاں مارے جہاں نہ ہو پانی — شوق

وہ آنکھیں نہیں رہیں:۔ وہ پہلا سا ربط و سلوک نہیں رہا، وہ پہلی محبت اور مروت نہیں رہی۔ اُردو محاورہ۔ قلیل الاستعمال۔

اب کچھ ہمارے حال پہ تم کو نظر نہیں
یعنی تمہاری ہم سے وہ آنکھیں نہیں رہیں — میر حسن

وہاں تک:۔ اس جگہ تک۔ اس مقام تک، جہاں بھیجا ہے وہاں تک، اُردو فصیح، رائج۔

پہونچے نہ وہاں تک یہ دعا مانگ رہا ہوں
قاصد کو ادھر بھیج کے دھیان آئے ہیں کیا کیا — جلال

وہاں تک گد گدائے جہاں تک دوسرا رُو نہ دے: وہاں تک ہنسائے جو رو نہ دے۔ حد سے زیادہ مزاق اچھا نہیں۔

ہنسی اتنی کافی ہے جتنی ناگوار نہ گذرے۔ مثل
(نور اللغات)

"وہاں تک ہنسائے جہاں تک رو نہ دے"
(محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ مختلف طریقوں سے عورتیں بولتی ہیں، وہاں تک ہنسائے جہاں تک انسان رو نہ دے۔ وہاں تک ہنسائے، جہاں تک کوئی رونے نہ لگے۔ وہاں تک گد گدائے جہاں تک ہنسی آئے۔

وہاں کی:۔ اس جگہ کی، اس مقام کی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اسی طرح گجرات اور دکن میں بھی وہاں کی مروجہ زبانوں میں فارسی اور عربی کی ملاوٹ جاری تھی۔ (تمہید گلستان ہزار رنگ)

وہاں گردن ماریئے جہاں پانی نہ ملے:۔ نہایت سخت اور سنگین سزا دینے کا کنایہ ہے۔ اُردو صرف عوام کی زبان۔

جو گلو تر ہو نہ آب تیغ ابرو سے تری — نکہت
ماریئے واں اسکی گردن جس جگہ پانی نہ ہو — دہلوی

قول فیصل:۔ گردن اس محاورے کا خاص جزو نہیں ہے بغیر 'گردن'، زیادہ مستعمل ہے۔ ماریئے کی جگہ باعتبار محل "ماروں" بھی ہے جیسے "تو گھر گھر فساد ڈلواتی ہے انشاء اللہ تجھ کو وہاں ماروں جہاں پانی نہ ملے۔" (مرأۃ العروس) 'نہ ملے'، کی جگہ 'نہ ہو' بھی مستعمل ہے۔

رحم کرنا ہے تجھ پہ نادانی
وہاں ماروں جہاں نہ ہو پانی — (بہار عشق)

'ماروں'، کی جگہ "مارے" بھی ہے یعنی اُسے وہاں مارے جہاں پانی نہ ملے۔ (فرہنگ آصفیہ)

وہاں گئے کو:۔ وہاں گئے ہوئے۔ اہل دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ وہاں کی خصوصیت نہیں ہے دوسری طرح بھی بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔ جیسے ان کو بمبئی گئے کو ایک سال ہو گیا ہے اور آج تک کوئی خط نہ بھیجا۔ اس جگہ گئے ہوئے زبانوں پر زیادہ ہے۔

وہ اور بات ہے:۔ وہ بات دوسری ہے، وہ بات اور ہے۔ اُردو فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کبھی دوسری تیسری رات ہوئی نہ ہوئی وہ اور بات ہے
(مقدمہ دیوان ذوق۔ مرتبہ آزاد)

وہ آنکھ نہیں:۔ وہ تیور نہیں۔ وہ انداز نہیں۔ وہ محبت نہیں، پہلی جیسی محبت نہیں۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ دن گذر گئے اب اور ہی زمانہ ہے
وہ آنکھ ہی نہیں وہ کب نگاہ کرتے ہیں — بحر

قول فیصل:۔ بہ صیغۂ جمع "وہ آنکھیں نہیں رہیں" بھی مستعمل و فصیح ہے۔

اب کچھ ہمارے حال پہ تم کو نظر نہیں
یعنی تمہاری ہم سے وہ آنکھیں نہیں رہیں — میر حسن

وَہَبْ:۔ (بالفتح) عطا۔ بخشش۔ سخاوت۔ خدا کی دین۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مومن تجھے تو وہب ہے مومن ہی وہ نہیں
جو معتقد نہیں تری طبع سلیم کا — مومن

وَہْب:۔ امام حسین علیہ السّلام کے ایک صحابی کا نام جو کربلا میں نصرتِ امام میں شہید ہوئے یہ کربلا میں ۱۷ دن کے بیاہے ہوئے آئے تھے۔ ماں اور زوجہ ساتھ تھیں۔ ان کے باپ کا نام عبداللہ کلبی اور ماں کا نام قمری تھا۔

وہ بات:۔ وہ مرتبہ۔ وہ شان۔ وہ حقیقت۔ اُردو فصیح، رائج۔

خلد میں بعد قیامت کے جو رونق ہوگی
آج وہ بات ہے حاصل مرے میخانے کو — جلیل

وہ بات:۔ وہ کام۔ ایسی بات، اُردو فصیح، رائج۔

کلام تلخ کجا اور کجا لبِ شیریں
وہ بات کیجیے جو حضور کے لائق — سحر

وہ بات:۔ اشارہ بہ طرف جماع و مباشرت۔ اردو مذکر۔ رائج۔

جب دن کو کہا ان سے کہ وہ بات نہ ہوگی — امیر
بولے کہ ٹھہر جا ابھی کیا رات نہ ہوگی — مینائی

تجھ سے رنگین سے کہیں ہو گئی شاید وہ بات — رنگین
ڈھل گیا ہے ترا ان روزوں میں جوبن کا — دہلوی

وہ بات :۔ وہ رسوخ۔ وہ عزت۔ وہ احترام وہ خاطرداری۔ وہ اثر۔ اردو فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جو بات حکومت میں تمہاری ہے وہ تمہارے بھائی کی نہیں ہے۔

وہ بات :۔ وہ کیفیت، وہ حالت، پہلے والی بات۔ اُردو فصیح، رائج۔

ایسا نہ ہو اب خون نہ باقی ہو جگر میں
دو روز سے وہ بات نہیں دیدۂ تر میں جلیل

وہ بات کہتے ہو کہ گدھے کو بھی ہنسی آئے :۔ یعنی سراسر نادانی کی بات کہتے ہو۔ (عام بازاری زبان)

قول فیصل :۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

وہ بال کھینچوں کہ جس کی جڑ دور ہو :۔ یعنی سارے چھپے چھپائے عیب ظاہر کر دوں کہ جس سے تمام عالم میں رُسوائی کا موجب اور ذلت و خواری کا باعث ہو۔ اردو محاورہ۔ دہلی کی زبان۔

تو جی میں سمجھ کچھ اپنے یہ بات کہ میں
کھینچوں گا وہ بال کہ جس کی جڑ ہو گی دوُ رنگین

وہ بخار آیا کہ گڑیا گُڑیا ٹوٹ گئی :۔ ایسا تیز بخار کہ انجر پنجر ڈھیلے ہو گئے (فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے

وہ بھی :۔ وہ، خاص طور سے وہ۔ اور وہ خود بھی۔ اُردو فصیح، رائج۔

بساط عجز میں تھا ایک دل یک قطرہ خوں وہ بھی
سو رہتا ہے بہ انداز چکیدن سرنگوں وہ بھی
غالب

وہ بھی دن ہو گا :۔ کوئی ایسا وقت بھی آئے گا۔ جب اپنا ارمان پورا ہو گا۔ جملہ تمنا۔ اُردو صرف فصیح، رائج۔

ہو گا کوئی دن وہ بھی الٰہی کہ کروں میں
سرنامۂ مکتوب عزیزانِ کہن چاک ناسخ

قول فیصل :۔ وہ دن بھی آئے گا بھی مستعمل ہے۔

وہ بھی کیا دن تھے :۔ کیا اچھا زمانہ تھا۔ اُردو رائج۔

ع۔ وہ بھی کیا دن تھے طبیعت جب کہیں آئی نہ تھی۔ لااعلم

وہ بھی نہ ہُوا :۔ وہ بات بھی نہ ہوئی۔ وہ مقصد بھی حاصل نہ ہوا۔ اُردو فصیح، رائج۔

ع ہم نے چاہا تھا کہ مر جائیں سُو وہ بھی نہ ہُوا غالب

وَہبی :۔ (بالفتح) بخشا ہوا، دیا ہوا کسبی کا عکس خدا کی طرف سے کسی امر کا دیا ہوا ملکہ۔ کسی صفت کا من جانب اللہ ہونا۔ قدرتی طور سے مِلا ہوا۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ گویا شاعری اس مابہ الامتیاز چیز کا نام ہے جو ادائے خاص رکھتی ہے اور وہ ہر شخص کا حصّہ نہیں اس لئے شاعری کو وَہبی کہا گیا ہے نہ کسبی۔ (مباحثہ گلزار نسیم)

طبع موزوں ایسی وہبی شے سے کوسوں دور ہے
شاعری جزو یست از پیغمبری مشہور ہے
ظریف

وہ پانی مُلتان بہہ گیا :۔ اب موقع جاتا رہا وہ بات گئی گذری ہوئی۔ کام کا وقت گزر گیا وہ بات اب کوسوں گئی۔ رات گئی بات گئی۔ اُردو محاورہ۔ دہلی کی زبان۔

پنجاب میں بھی وہ نہ رہی آب و تاب حسن
اے ذوق پانی اب تو وہ ملتان بہہ گیا ذوق

قول فیصل :۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے "وہ پانی ملتان گیا" لکھا ہے اور لکھتے ہیں اصل میں یہ ایک مشہور حکایت کی طرح تلمیح ہے جس کا قصّہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ جب گورکھ ناتھ بھگتی رید اس بھگتی کے پاس آیا تو اُس وقت تشنگی کے غلبے سے پانی مانگا۔ پھر دل میں سوچا کہ رید اس ذات کا چمار ہے اس کا پانی کیا پیوں اس خیال سے پانی تونبے میں بھروا لیا مگر پیا نہیں اور اِدھر اُدھر کی باتوں میں اس بات کو ٹال کر چلا گیا۔ وہاں سے کبیر صاحب کے پاس آکر بیٹھا۔ یہاں بھی باتوں میں مشغول رہا۔ اتفاق سے کبیر کی بیٹی کمالی نامی نے وہ پانی اُٹھا کر پی لیا جس کے پیتے ہی تینوں لوک آکاس لوک، مرت لوک، پتال لوک کا حال اس پر کھُل گیا۔ جس وقت گورکھ ناتھ پر یہ بات کھُلی کہ کمالی کو اتنا بڑا درجہ مل گیا تو اس وقت وہ اس پانی کے نہ پینے سے بہت ہی پچھتایا۔ آخرکار رید اس کے پاس دوبارہ آیا اور پھر پانی مانگا۔ رید اس اپنی بھگتی کے بل سے جان گیا تھا کہ گورکھ ناتھ نے اس وقت اپنے ابھمان یعنی غرور کے سبب پانی نہیں پیا اب اس کے واسطے پھر خواستگار ہے۔ اس عرصے میں کمالی کی سُسرال والے بنارس میں آئے اور اسے ملتان میں جہاں اس کی سسرال تھی لے گئے پس ریداس نے گورکھ ناتھ کی بدقسمتی پر یہ دوہا پڑھا۔

پیا: رے تھے جب پیا نہیں تب تم نے یہ ابھمان کیا
بھولا جوگی پھرے دوانہ وہ پانی ملتان گیا

کتب تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ریداس کبیر یہ تینوں رامانند کے چیلے تھے اور یہاں کمالی کبیر کی بیٹی لکھی ہے جس کی صحت میں کلام ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ کوئی نجومی کسی صاحبِ کمال درویش کے پاس اپنی مراد کے واسطے گیا چنانچہ درویش کو اس پر رحم آیا اور اس نے اپنا جھوٹا پانی پی جانے کو دیا اس نے گھِن کھا کر نہ پیا۔ اتفاق سے

وہیں ایک لڑکی بیٹھی کھیل رہی تھی جس کی نسبت مُلتان میں ٹھہری تھی فقیر نے اس کی طرف اشارہ کیا وہ غٹ غٹ پی گئی جس کے سبب سے وہ صاحب تاثیر ہوگئی اور یہ بات سُن کر پھر آیا اور وہی سوال کیا۔ میری مراد پوری کیجیے۔ درویش کے مُنہ سے یہ فقرہ نکلا جب سے یہ مثل مشہور ہوگئی

چت کر مانگے بہت کر دیا ترے من گلیان گیا
بھولا بجومی پھرے وہ پانی وہ پانی ملتان گیا

یعنی اب وہ بات جاتی رہی۔ جب تو گھر بیٹھے مراد پوری ہوتی تھی اب ملتان جا کر یہ کام بنے تو بنے۔ اصل میں ہندوستانیوں کے اعتقاد نے یہ گھڑت کرلی ہے۔

مولانا محمد حسین آزاد مقدمۂ دیوانِ ذوق میں لکھتے ہیں کہ وجہ اس کی یہ ہے کہ دریائے راوی جو لاہور کے نیچے بہتا ہے ملتان کی جانب سے چل کر پنجاب کے اور دریاؤں سے ملتا ہوا دریائے شور میں جا پڑتا ہے پھر اسے ادھر آنے کا موقع نہیں پس جب کسی امر فوت شدہ کے باب میں کہیں کہ اب وہ پانی ملتان بہہ گیا تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ دریا کے بہاؤ کی طرح اس کا موقع گزر گیا اب نہ ہو سکے گا۔"

وہ تو بڑے ہی بھلے مانس ہیں:۔ بڑے گرو گھنٹال۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

وہ تو کہیے:۔ حُسنِ اتفاق "غنیمت یہ ہے" کی جگہ۔ کہیے ایسا ہوگیا۔ اچھا ہوا۔ اُردو صرف۔ فصیح، رائج۔

وہ تو کہیے آپ کی الفت میں دل بہلا رہا
ورنہ دنیا چار دن رہنے کے بھی قابل تھی منتظر لکھنؤ

وہ تو ہم سمجھے ہی تھے:۔ پہلے سے معلوم تھا۔ اُردو صرف۔ فصیح رائج۔

محل صرف:۔ وہ تو ہم سمجھے ہی تھے، تم کیا ایسے بے وقوف ہو (امراؤ جان ادا)

قول فیصل:۔ وہ تو ہم سمجھے ہی تھے، وہ تو ہم پہلے سمجھ گئے تھے وغیرہ کی صورتوں سے بھی رائج ہے

وہ تو وہ:۔ ان کا تو کیا ذکر۔ ان کا کیا سوال۔ ان کو تو چھوڑ دیجیے۔ اُردو فصیح۔ رائج۔

وہ تو وہ تصویر بھی ان کی جلال
کہتی ہے تم بات کے قابل ہیں جلال

محل صرف:۔ خداوند آتش کی سی زبان کسی کو نصیب نہیں ہوئی، یہ روزمرّہ کہاں سے پائیے۔ وہ تو وہ ان کے تلمیذ سعید رشید صبا کی بول چال تو دیکھیے۔ (فسانۂ آزاد)

وہ تو ہوّا ہے:۔ یعنی نہایت ہیبت ناک اور خوفناک ہے اس سے ڈر لگتا ہے۔ نہایت بد مزاج ہے۔ کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔ اور یوں بھی بولتی ہیں کہ "کیا کوئی وہ ہوّا ہے"

وہ جانے اور اس کا ایمان جانے:۔ کسی معاملہ کو دوسرے کے ایمان اور نیت پر چھوڑ دینے کے لیے مستعمل ہے۔ اُردو مقولہ۔ رائج۔

قول فیصل:۔ بغیر اور کے بھی بولتے ہیں۔ "وہ جانے اور اس کا خدا جانے" بھی بولتے ہیں۔

وہ جانے اور اس کا کام جانے:۔ کام سے بری الذمّہ ہونے کے لئے کہتے ہیں۔ مجھ سے کوئی مطلب نہیں۔ اُردو مقولہ، رائج۔

قول فیصل:۔ بغیر اور کے بھی بولتے ہیں۔

وہ جو:۔ جیسی جس طرح کی۔ اُردو فصیح، رائج۔

دخل ہے اسکو بہت کچھ مرے تڑپانے میں
وہ جو لذّت ہے ترے نام کے دہرانے میں آرزو لکھنوی

وہ جو کہا ہے:۔ جب کوئی مقولہ یا مثل نقل کرتے ہیں تو اس طرح کہتے ہیں۔

وہ جو کہا ہے ناچ نہ آئے آنگن ٹیڑھا تمہارے اوپر صادق آتا ہے (رویائے صادقہ)

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ مختلف طریقوں سے بولتے ہیں جیسے وہ جو کہا گیا ہے، وہ جو مثل ہے۔ وہ جو مقولہ ہے۔

وہ ڈڑبہ ہی جل گیا:۔ وہ موقع ہی جاتا رہا۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

وہ دفتر گاؤ خورد ہوگیا:۔ جب کوئی امر قائم نہ رہے۔ اُس کے قائم نہ رہنے کی نسبت بولتے ہیں۔ کسی امر کے قائم نہ رہنے اور اس کے تمام ذرائع مٹ جانے پر کہتے ہیں۔ اُردو مقولہ۔ عوام کی زبان۔ تسہیل الامثال

قول فیصل:۔ اس جگہ وہ دفتر گاؤ خورد ہوا بھی کہتے ہیں یعنی وہ کارخانہ ہی جاتا رہا۔" دفتر گاؤ خورد کر دینا بھی بولتے ہیں: جیسے اگر وہ کار بیکاری تو بھی اس میں کوئی بات کام کی نکالیں اور اس دفتر ہی کو گاؤ خورد کریں جو کارنامۂ بیکاری ہے۔ (مباحثۂ گلزار نسیم)

وہ دل نہیں رہا:۔ وہ حوصلہ نہیں رہا۔ وہ شوق و ولولہ جاتا رہا۔ اردو محاورہ۔ فصیح۔ رائج۔

ع وہ دل نہیں رہا وہ طبیعت نہیں رہی لاعلم

وہ دن:۔ وہ وقت۔ وہ زمانہ۔ وہ بُرا زمانہ وہ بُرا وقت۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

پھر دن وہ خدا تمھیں دکھلائے
خالق نہ کرے کہ وہ گھڑی لائے اختر شاہ اودھ

وہ دن اور آج کا دن :۔ یعنی اس دن سے آج تک۔ جب سے ابتک۔ اس وقت سے آج تک۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ تمھارا یہ خیال غلط ہے کہ میں وہاں گئی تھی وہ دن اور آج کا دن میں نے اُس گھر کی دہلیز بھی نہیں نانگی۔

قولِ فیصل :۔ اسی جگہ "وہ دن اور آج کی گھڑی" بھی عورتیں بولتی ہیں۔

وہ دن بھی آئے :۔ وہ وقت بھی آئے جس کا انتظار ہے۔ وہ زمانہ آئے۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ خدا کرے وہ دن بھی آئے جب تم دولہا بنو اور چاند سی دلہن بیاہ کے گھر میں لاؤ۔

وہ دن بھی غنیمت تھے :۔ وہ زمانہ اچھا تھا۔ یعنی ایام سابق و گزشتہ نہایت غنیمت اور مغتنم تھے۔ اُردو صرف فصیح، رائج۔

وہ دن بھی غنیمت تھے کہ اغیار سے جرأت
چھپ چھپ کے وہ ملتا تھا مرا اسکو جو ڈر تھا جرأت

وہ دن ڈوبا کہ گھوڑی چڑھا کبا :۔ یعنی ہمیشہ اقبال کا زمانہ نہیں رہتا۔ ہندی کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

وہ دن کیا تھے :۔ کیا اچھا زمانہ تھا (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اس محاورے کی صورت یہ ہے "وہ بھی کیا دن تھے"۔

وہ دن گزر گئے کہ پسینہ گلاب تھا :۔ یعنی ہمارے اقبال کا زمانہ باقی نہیں رہا، پہلے ہمارے پسینے کو بھی گلاب سمجھا جاتا تھا۔ اب وہ بات کہاں۔
(انوار اللغات)

قولِ فیصل :۔ یہ عوام و [illegible] بان ہے۔ اور گزر گئے کی جگہ "ہوا ہوئے" زبانوں پر ہے۔

وہ دن گئے :۔ وہ زمانہ گیا۔ زمانہ ناموافق ہوگیا۔ وقت اور حالات بدل گئے اُردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ دن گئے کہ ربط تھا اس یار سے مجھے
جھانکے تھا آکے رخنۂ دیوار سے مجھے جرأت

وہ دن گئے کہ خلیل خاں فاختہ اُڑایا (یا مارا) کرتے تھے :۔ اقبال کا زمانہ گذر گیا اور بداقبالی سے پالا پڑا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اب صرف "خلیل خاں فاختہ اُڑا گئے" بولتے ہیں۔

وہ دن لد گئے :۔ وہ زمانہ ختم ہوگیا۔ وہ وقت نہیں رہا۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ کبھی بانک کا شوق، کبھی لکڑی کا ذوق۔ میاں وہ دن لد گئے۔ (فسانۂ آزاد)

وہ دن نہیں رہے :۔ وہ وقت نہیں رہا۔ وہ زمانہ نہیں رہا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قدر کمال کی تجھے امید ہے جلیل
وہ دن نہیں رہے وہ زمانہ نہیں رہا جلیل

وہ دن یاد کرو :۔ اپنی پچھلی حالت نہ بھولنے کی جگہ۔ وہ زمانہ یاد کرو۔ اردو صرف فصیح رائج

طوقِ منت کے گلے میں تھے وہ دن یاد کرو
تم پہ اُس عہد میں بھی چاک گریباں ہم تھے تعشق

وہ ڈوبیں منجدھار جن پر بھاری بوجھ :۔ وہی ڈوبتے ہیں جو بہت سا بار اپنے ذمہ لے لیتے ہیں۔ مثل (فرہنگ آثر)

قولِ فیصل :۔ عام طور سے مستعمل نہیں۔

وہ راہ تمہاری ہے تو یہ راہ ہماری :۔ بے پروائی ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔ اُردو محاورہ فصیح، رائج۔

کیا لطف کسی کو نہیں گر چاہ ہماری
وہ راہ تمہاری ہے تو یہ راہ ہماری انیس

وہ زمانہ کہاں گیا :۔ اچھا وقت گزر جانے کے واسطے بطور افسوس کہتے ہیں۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

راسخ کہاں گیا وہ زمانہ ہزار حیف
گردن میں دست یار تھے گردش میں جام تھا
راسخ

وہ شے ہے :۔ ایسی چیز ہے، ایسی لاجواب چیز ہے۔ ایسی موثر شے ہے۔ ایسی کارآمد چیز ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

حُبِّ حسینؑ ذوق وہ شے ہے کہ جس سے حُر
تھا گرچہ اشقیا میں سعیدوں میں مل گیا ذوق

وہ قصہ ہی گاؤ خورد ہوگیا :۔ وہ جھگڑا ہی مٹ گیا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

وہ کاٹا :۔ ایک کلمہ ہے جو پتنگ کاٹنے پر باآواز بلند کہتے ہیں۔ اُردو کنکوے بازوں کی زبان۔

وہ کام کرتے ہو :۔ اس قسم کے کام کرتے ہو۔ اس قسم کے افعال ہیں۔ ایسا کام کرتے ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع کام وہ کرتے ہو تم جسمیں کسی کا کام ہو آتش

وہ کچھ :۔ کنایہ ہے بہت کچھ کا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہم پر تمہارے عشق میں کیا کیا نہ ہوگیا
وہ کچھ ہوا کہ شہر میں افسانہ ہوگیا قدر

وہ کملی ہی نہیں جسمیں تل بندھتے تھے :۔ یعنی اب وہ چیز ہی نہیں رہی جس کے سبب لوگ رجوع

تھے۔ وہ حُسن ہی نہیں رہا جس پر کوئی عاشق ہو۔ اُردو مثل، دہلی کی زبان۔

پیری میں ہو کون عاشق موئے سفید
کُھلی وہ گئی کہ جس میں تل بندھتے تھے　　نکہت

قول فیصل:۔ بندھتے تھے کی جگہ باندھے تو بھی کہا ہے۔

دُنیا نے دیا ہے چھوڑ تجھ کو بدخو
عزت نہیں معروف تری یکسر ہو
رنگیں یہ سمجھ گیا کہ اب پاس ترے
کُھلی وہ نہیں کہ جس میں تل باندھے تو　　رنگین

وہ کودوں دے کے پڑھا ہے:۔ یعنی نوشت و خواند میں ناقابل ہے۔ نام کو پڑھا ہوا ہے۔
(گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل:۔ وہ کی خصوصیت نہیں تنہا کودوں دے کے پڑھا ہے عوام اور عورتیں بولتی ہیں۔

وہ کیا کسی کا خدا ہے:۔ یعنی اس سے کوئی نہیں ڈرتا۔

بلا سے جو دشمن ہوا ہے کسی کا
وہ کافر صنم کیا خدا ہے کسی کا　　داغ

(نور اللغات)
(گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

وہ کیا کہنے لگے:۔ وہ یہ کہنے لگے۔ انہوں نے کیا کہا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بوسہ مانگا جو دہن کا تو وہ کیا کہنے لگے
تو بھی مانند دہن اب کہیں ناپید ہوا　　ناسخ

وہ کیجیے:۔ وہ برتاؤ کیجیے۔ وہ کام کیجیے۔ ایسی زندگی بسر کیجیے۔ اُردو صرف فصیح، رائج۔

ع وہ کیجیے کہ یاد کریں دوست آشنا　　تعشق

وہ گھر میں اور جہاں تیو ہیں کلیو اکھاتی ہیں:۔ بے فیض سرکار یا بے فیض گھر۔
(عام بازاری زبان)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

وَہلہ:۔ (بفتح اول ہر چیز کا) باری۔ نوبت حملہ۔ دفعہ۔ عربی مذکر۔

(فقرہ) یہ وَہلہ بھی خالی گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

وہم:۔ (بالفتح) وسواس، گمان، شک، احتمال، خیال باطن۔ عربی صفت، فصیح رائج۔

وہم کو بھی ترا نشاں نہ ملا
نارسائی سے نارسائی ہے　　فانی بدایونی

قول فیصل:۔ اس کی عربی جمع اَوہام ہے۔ دماغ کی اس باطنی قوت کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جو فاسد خیالات پیدا کرتی ہے۔

وہم و قیاس اور وہم و گمان کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

وہم و قیاس کے سوا حاصل ہوش کچھ نہیں
فہم کی ابتدا ہے وہم عقل کی حد قیاس ہے　　فانی

یوں یاد آؤ گے ہمیں اصلا خبر نہ تھی
یوں بھول جاؤ گے ہمیں وہم و گماں نہ تھا　　آزاد انصاری

وہم و گمان میں نہ ہونا اور وہم و گمان میں بھی نہ ہونا کی صورت سے بھی مستعمل ہے۔ جیسے یہ بات تو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگی کہ ان کا نواب سنجر سطوت کے ساتھ نکاح ہوا۔ (فسانۂ آزاد)

طائر وہم و گمان کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

ایوان معرفت یہ تمہارا بلند ہے
تھک تھک گیا ہے طائر وہم و گمان خلق　　اسیر

وہم و خیال، وہم و خیال میں نہ ہونا، وہم و خیال میں بھی نہ ہونا کی صورتوں سے بھی مستعمل ہے۔

وہم و قیاس میں نہ ہونا، وہم و قیاس میں آنا بھی بولتے ہیں جیسے انسان کو دیکھ کر سکتہ ہو جائے کام ان کا وہم و قیاس میں نہ آئے۔ (فسانۂ عجائب)

وہم و خیال میں نہ آنا بھی مستعمل جیسے اس طرح کا دھرپت، خیال، ٹپہ گایا اور بنایا کہ کبھی کسی نائک کے وہم و خیال میں نہ آیا تھا (فسانۂ عجائب)

وہ مارا:۔ ایک کلمہ ہے جو نمایاں فتح حاصل ہونے پر کہتے ہیں۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کہا جبریل نے افراط شادی سے کہ وہ مارا
پکاری نصرت دیں بس بس اے بازوئے پیغمبر　　محشر لکھنوی

قول فیصل:۔ بعض مستند اساتذۂ لکھنؤ غیر فصیح سمجھتے ہوئے احتیاط کرتے ہیں۔

وہم بندھنا:۔ وسواس آنا۔ بُرے خیال آنا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

ہزاروں وہم بندھے ایک انکے وعدے سے
عجیب طرح کا ہے آج پیچ و تاب میں دل　　داغ

وہم رہنا:۔ گمان رہنا، خیال رہنا، شک رہنا۔ احتمال ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم
رہا یہ وہم کہ ہم ہیں سو وہ بھی کیا معلوم　　فانی

وہم سمانا:۔ دل میں شک آنا، بُرے خیال آنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کبھی حال اہل عدم سنا تو انھیں یہ وہم سما گیا
کرے بے نشاں کا تو ذکر کیا نہ رہے وہ اپنی کرے خوش　　داغ

وَہم کا پُتلا:۔ وہ جو سر تا پا وہم میں مبتلا ہو۔ دیہات والیوں کی خو بو میں اتنا اثر کر گئی تھی کہ

بس وہم کا پُتلا بن گئیں تھیں (بنات النعش)

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

وہم کا پلاؤ پکاتا ہے :۔ یعنی دل ہی دل میں بڑے بڑے خیالات باندھتا ہے۔

(گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں خیالی پلاؤ پکانا بولتی ہیں۔

وہم کرنا :۔ وسواس دل میں لانا اور شک کرنا۔ برا خیال دل میں لانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

وہم کی دوا تو حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں :۔ وہم کا کوئی علاج نہیں، وہم کی دوا بڑے سے بڑے حکیم کے پاس بھی نہیں۔ وہم کی دوا نہیں ہو سکتی۔ اُردو مقولہ، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آزاد :۔ ہم مر گئے تو حسن آرا کو ہی وفات کی اطلاع دو گے یا نہیں۔

خوجی : تم مرو گے کیا طاقت ؟

آزاد :۔ یہ بھی اختیاری امر ہے کچھ ؟

خوجی :۔ کیا مجال۔ مرنا ہوا ہنسی ٹھٹھا ہوا اور وہم کی دوا تو حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں۔

(فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ دہلی میں بحذف حکیم اور دوا کی جگہ دارو بولتے ہیں۔

مجھ میں کیا باقی ہے دیکھے ہے جو تو ان کے پاس
بدگماں وہم کی دارو نہیں لقمان کے پاس
ذوق

وہم گزرنا :۔ وسواس آنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

وہم اُن کو گذرتے جاتے ہیں
ہٹتے جاتے ہیں ڈرتے جاتے ہیں داغ

وہم لانا :۔ وہم کرنا۔ بُرے بُرے خیالات دل میں لانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

یاد آتی تھی جب وصیتِ یار
وہم لاتا تھا دل ہزار ہزار شوق

وہمناک :۔ صاحب وہم۔ فارسی صفت۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے بھی نہیں لکھا کہ دہلی کا صرف کہا جا سکے۔

وہم و گمان :۔ ہر دو مترادف۔ خیال، وسواس، شک، بُرے خیال۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

نیند آ گئی فسانۂ گیسوئے زلف سے
وہم و گمان خواب پریشاں نہیں رہا مومن

وہم ہونا :۔ شک ہونا، گمان ہونا، خیال ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زاہدِ سادہ لوح کو وہم تھا اشتباہ تھا صنمؔ
مصحف رخ سے حل ہوا مسئلہ جواز عشق کا گو مگو کی

قول فیصل :۔ کسی کی طرف سے دل میں برا خیال ہونا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے جیسے تم کو تو وہم ہے بیگم۔ اور وہم کی دوا حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں ہے۔ (میر کہسار)

وہمی :۔ وہ بات جو وہم سے منسوب ہو۔ خیالی قیاسی۔ موہوم۔ فارسی صفت۔ فصیح، رائج۔

وہمی :۔ وسواسی۔ وہ شخص جس کو وہم ہو۔ باطل پرست، وہم پرست، جادو ٹونے کو ماننے والا۔ شکّی، شکّی مزاج۔ فارسی مؤنث۔ فصیح، رائج۔

شہیدی سے بھی وہمی ہم نے کم دیکھے ہیں دنیا میں
ذرا تیوری بدلنے پر اُمیدیں قطع کر بیٹھے

وہمی بات :۔ موہوم بات۔

نظر آئے کمر اس بُت کی یہ ہے وہمی بات
ہم مگر باندھ کے مضمون کمر دیکھیں گے رشکؔ

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "وہمی بات مہمل فقرہ ہے۔ وہم کی بات بول چال میں ہے کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ وہم کی بات کے بجائے۔" مؤلف تائید کرتا ہے۔

وہ نہ رہنا :۔ پہلا جیسا نہ رہنا، حالات بدل جانے کی وجہ سے کسی میں تبدیلیاں آجانا۔ جو تھا وہ نہ رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اب کیا ملیں کسی سے کہاں جائیں اب نظام
ہم وہ نہیں رہے وہ طبیعت نہیں رہی
نظام رامپوری

وہ نہیں تو اُس کا بھائی :۔ ایک نہیں دوسرا سہی۔ یعنی ایک ہی پر کوئی کام موقوف نہیں ہے۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہماری چاہ تو یوسف پہ کچھ نہیں موقوف
جو وہ نہیں تو کوئی اور اُس کا بھائی ہو میرؔ

قول فیصل :۔ اسی جگہ وہ نہیں اُس کا بھائی سہی۔ اور دوسری ضمیروں آپ، تم وغیرہ کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

وَھُوَ المَطلُوب :۔ اور یہی مقصود ہے۔ اسی سے مطلب ہے۔ اور یہ مطلوب ہے۔ عربی ترکیب صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ مگر مطلوب ۱۲۹۶ھ ہے۔ یہ دونوں نقطے کہاں جائیں شاعر کہتا ہے "بے نقط"۔ دونوں نقطے اڑا دیجیے تو باقی کیا رہا ۱۲۹۶۔ دھو المطلوب (فسانۂ آزاد)

وہ وقت آگیا ہے :۔ وہ زمانہ ہے، ایسا خراب

زمانہ ہے۔ اتنا بدتر وقت آگیا ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اب وہ وقت آگیا ہے کہ بھائی بھائی کو بیٹا باپ کو نہیں پوچھتا ہے۔

قول فیصل:۔ اسی جگہ وہ وقت لگا ہے بھی زبانوں پر ہے۔

وہ وقت بھول گئے:۔ وہ زمانہ یاد نہیں۔ پچھلا زمانہ بھول گئے، اپنے ماضی کو فراموش کر دیا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وہ وقت بھول گئے کہ جو چار چار وقت فاقے کرنا پڑتے تھے اب تھوڑی سی دولت کیا ملی کہ کسی کو پہچانتے ہی نہیں۔

قول فیصل:۔ وہ دن بھول گئے، وہ زمانہ بھول گئے وغیرہ بھی بولتے ہیں۔

وہ وقت گیا:۔ وہ زمانہ گیا۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع گیا وہ وقت جسیں پوچھتے تھے اہل جوہر کو شعور

وہ وہ:۔ (کنایتہً) منتخب۔ ایسا ایسا۔ ایسی ایسی۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

لے گا بلبل سدرہ کو وجد لے جا نجاں برسوں
تری یکتائی کی وہ وہ کہوں کا داستاں برسوں شرفؔ

وَھُوَ ھٰذا:۔ اور وہ یہ ہے۔ عربی فقرہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ ایک شاعر غرا نے تاریخ شادی خاکی بطریق نذر پیشکش کی وھو ھذا۔ (فسانۂ آزاد)

وہ ہمیں ہیں:۔ ہمارا ہی جگر ہے۔ ہماری ہی یہ ہمت ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ ہمیں ہیں عشق سے لڑتے ہیں جو خم ٹھونک کر
ورنہ ناسخ اس قدر کس پہلواں میں زور ہے ناسخؔ

وُہی:۔ وہ خود، وہ ہی۔ خود وہ۔ اُردو فصیح، رائج۔

امید و ناامیدی کا بہم ہونا وہی جانے
کہ جس نے کشتیوں کو ڈوبتے دیکھا ہو ساحل سے
ثاقب لکھنوی

وُہی:۔ وہ ہی۔ خاص کر وہ۔ خصوصیت سے وہ۔ اُردو فصیح، رائج۔

مَیں فرشتوں سے بھی رتبے میں سوا
مَیں وہی اشرف مخلوق خدا (مرزا سودا)

قول فیصل:۔ ضرورتاً "وہ ہی" بھی کہتے ہیں۔

مٹادے آپ کو منظور اگر ہو نام ور ہونا
نشاں سے جو گذر جاتے ہیں وہ ہی نام کرتے ہیں رندؔ

قول فیصل:۔ صاحب سرمایہ زبان اُردو لکھتے ہیں کہ "بعضے جو اسے حرف اوّل کے کسرہ سے بولتے یا بعضے اس میں بعد واو اور قبل ہا ایک "ہے" اور لکھتے ہیں اور اسے تلفظ میں بھی لاتے ہیں مؤلف کے نزدیک غلطی پر ہیں۔"

مؤلف کے نزدیک بفتح اول و بضم اول دونوں طرح صحیح اور فصیح ہے۔

وُہی:۔ اسی طرح۔ مثل سابق۔ پہلے جیسی ہمیشہ کی طرح۔ اردو۔ فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وضو کرتے اور وہی ایک لوٹے پانی سے کلّیاں کر کے نماز پڑھتے۔
(مقدمۂ دیوان ذوق)

قول فیصل:۔ جب کوئی بات ہو جاتی ہے تو بطور طنز یہ مصرع زبانوں پر آتا ہے۔

ع وہی ہوا جو دل بیقرار کہتا تھا۔

وہی:۔ ویسا ہی، بالکل اس کا جیسا۔ اُردو فصیح، رائج۔

ع اس کا ڈورا جو تھا اس کا بھی وہی ڈورا ہے رشیدؔ

وہی اپنا جو اپنے کام آئے:۔ جس سے مطلب نکلے وہ یگانے کے برابر ہے۔ اگر غیر وقت پر کام آئے تو وہی اپنا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

وہی بات:۔ کنایہ ہے مجامعت سے۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

ہونے کو تو کیا اُن سے ملاقات نہ ہوگی
جس بات کی خواہش ہے وہی بات نہ ہوگی داغؔ

وہی بات:۔ کار معلومہ، کار مفہومہ۔ وہ بات جو پہلے سے مخاطب کے علم میں ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہی بات گھوڑے کی لات:۔ جب بچے کسی اپنے دوست کو کوئی بات یاد دلاتے ہیں تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں۔ اُردو مؤنث۔ اطفال کی زبان بے اصل بات کی نسبت بھی کہتے ہیں۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کے بچے وہی بات گدھے کی لات بولتے ہیں۔

وہی تو کہوں:۔ مجھے خود ہی یہ خیال آتا ہے اُردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ وہی تو کہوں نہ تو آپ کی صورت ان کی صورت سے ملتی ہے اور نہ ان کی وضع تو بالکل صاحب لوگوں کی سی ہے۔ (ابن الوقت)

قول فیصل:۔ اس محل پر "میں جبھی کہوں" بھی زبانوں پر ہے۔

وہی تین بیسی وہی ساٹھ، وہی من وہی چالیس سیر:۔ نتیجہ دونوں کا ایک ہی ہے چاہے یوں کہو اور چاہے ووں، بات ایک ہی ہے۔ (نور اللغات) (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

وہی ڈھاک کے تین پات :۔ اس جگہ کہتے ہیں جہاں معمولی مقررہ رقم سے زیادہ نہ ملے۔ اُردو منقول۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تربیت یافتہ علم سے آشنا آپ تو دون کی لیتے ہیں۔ اور یا انہمہ لن ترانی۔ وہی ڈھاک کے تین پات۔ (فسانۂ آزاد)

وہی راگ گانا :۔ کہی ہوئی بات بار بار کہنا۔ اردو صرف۔ رائج۔

قول فیصل :۔ گانا کی جگہ الاپنا بھی ہے۔

وہی کاسہ وہی آش :۔ حالتِ سابقہ میں تغیر نہ ہونے کے لئے مستعمل ہے۔ اُردو مثل، متروک۔

دل نہ رکھو گے جو قابو میں تو غم کھاؤ گے
پھر حریفوں وہی کاسہ ہے وہی آش تمھیں — رشک

وہی کرنا :۔ جو زبان سے کہنا کر دکھانا، جو طے کرنا وہ کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ان کے خدام بھی مرنے سے نہیں ڈرتے ہیں
صادق الوعد جو کہتے ہیں وہی کرتے ہیں — تعشق

وھیل :۔ (بکسر اول وہائے مخلوطی) ایک قسم کی بڑی مچھلی۔ انگریزی مؤنث۔ رائج۔

وہی مرغے کی ایک ٹانگ :۔ ہر پھر کے ایک ہی بات کہنا۔ گھڑی گھڑی کہی ہوئی بات کہنا۔ اُردو مثل عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تم کو کتنا سمجھایا کہ جو تم کہہ رہے ہو غلط ہے مگر تم اس کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کیے جا رہے ہو۔ ہر پھر کے وہی مرغے کی ایک ٹانگ۔

وہی میاں دربار کو وہی چھولھا جھونکنے کو :۔ اپنے کام اعلیٰ ادنیٰ سب طرح کے کرنا پڑتے ہیں (محاورات ہندوستان)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

وہیں :۔ (بفتح اول) اسی جگہ۔ اسی مقام پر۔ ٹھیک اسی جگہ، مخصوص جگہ کے لئے۔ اُردو، فصیح، رائج۔

بڑھاپے نیّر زہرا گھٹا سے کتی ہے
وہیں ہے چاند یہ بجلی جہاں چمکتی ہے — میر عشق

وہیں :۔ اسی وقت۔ فوراً۔ اسی ساعت، اُردو فصیح، رائج۔

پایا جو شاہدیں کا اشارا دلیر نے
تاکا وہیں سر ستم آرا دلیر نے — تعشق

وہیں سے :۔ اسی جگہ سے اسی مقام سے۔ اپنی جگہ سے۔ اُردو فصیح، رائج۔

محشر پہ ذرا اک نگہ لطف وہیں سے
ہر چند کہ تو پیش خدا ہے دم خیرات — محشر لکھنوی

وہیں کا ہو رہنا :۔ بہت دیر لگا دینا۔ جا کر بیٹھ رہنا۔ مر رہنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

یارانِ رفتگاں کا کسی سے کھلا نہ حال
وہ بھی ہوا وہیں کا جو لینے خبر گیا — لاعلم

قول فیصل :۔ "وہیں جم کے رہ گیا، وہیں مر رہا" بھی زبانوں پر ہے۔

وہیں کے وہیں :۔ اُسی جگہ، فوراً، وہیں سے۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ غریب ٹھوکر کھا کر گرا سب نے چاہا کہ اسپتال لے جائیں وہیں کے وہیں دل کی حرکت بند ہو گئی اور دنیا سے چلا گیا۔

وہی وہ :۔ انحصار کے لئے۔ صرف وہی، بس وہی۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اب وہی وہ آئینہ خانے میں آتے ہیں نظر
آئینہ کھوئے گئے وہ روئے روشن دیکھ کر — جلیل

وہی ہم وہی تم :۔ ہم تم ایک دوسرے کے قدیم واقف کار ہیں۔ جو تم ہو وہی ہم ہیں۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے : مقدر کا لکھا ٹلتا نہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ کبھی کبھی پورا شعر بھی پڑھ دیا جاتا ہے اور یہ بھی مفہوم ہوتا ہے کہ کسی کے لئے کچھ نہیں ہوتا جو کرتا ہے خدا کرتا ہے۔

مدعی لاکھ بُرا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے — مشہور

جب کوئی آدمی کسی کے ساتھ بُرائی کرتا ہے اور دوسرا اس کی آنچ سے محفوظ رہتا ہے تو اس وقت بھی یہ شعر پڑھتے ہیں۔

وہی ہوگا جو قسمت کا لکھا ہے :۔ نوشتۂ تقدیر پورا ہو کر رہتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ خدا تم کو دشمن بدبخت سے اپنی حمایت میں محفوظ رکھے۔ سلامت رہو ہمیں کسی کی پروا کیا ہے وہی ہوگا جو قسمت کا لکھا ہے۔ (انشائے سرور)

قول فیصل :۔ وہی ہوگا جو قسمت میں لکھا ہے۔ مقدر، تقدیر وغیرہ کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔

وہی ہونا :۔ حسبِ مقصود ہونا۔ دل کی خواہش کے مطابق ہونا۔ جو چاہنا وہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جمیل کو مگر ہی مبارک کہ اب تو سامان بھی وہی ہے
جو دل کی وحشت کا ہے تقاضا خرد کا میلان بھی وہی ہے — جمیل مظہری

وہی ہونا :۔ وہی ظاہر ہونا، وہی سامنے آنا۔ وہی عالمِ وجود میں آنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ہم کہتے تھے کہ پڑھو ورنہ فیل ہو جاؤ گے اور وہی ہوا کہ فیل ہو گئے۔

قول فیصل :۔ "دہی ہُوا نا" بھی مستعمل ہے جو خاص عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

وِے (بیائے مجہول) وہ والے، وہ سے، پہلے جیسے۔ وہ کی جمع۔ اردو صفت۔ جمع۔ متروک۔

اب تو افسردگی ہی ہے ہر آن
دے نہ ہم ہیں نہ وے زمانے ہیں — میر

وَیا :۔ اور یا۔ یا۔ اردو متروک۔

بعد مدت سو گیا ہوں چین سے
یہ جنازہ ہے و یا گہوارہ ہے — ناسخ

قول فیصل :۔ اب اس جگہ صرف "یا" زبانوں پر ہے۔

وی۔پی :۔ (V.P) وہ پارسل جس کے ساتھ فارم پر لکھی ہوئی قیمت وصول کر کے دیا جائے اور وہ رقم پارسل بھیجنے والے کو محکمۂ ڈاک پہنچا دے۔ انگریزی۔ مؤنث۔ رائج۔

قول فیصل :۔ یہ انگریزی میں ویلو۔ پے ایبل کا مخفف ہے VALUE PAYABLE ہے۔

وید :۔ (بیائے مجہول) ہندوؤں کی مقدس کتاب کا نام۔ سنسکرت۔ مذکر، رائج۔

وَید :۔ (بفتح اوّل) بید، حکیم، طبیب۔ ہندی طریقے سے علاج معالجہ کرنے والا۔ سنسکرت۔ مذکر۔ رائج۔

وَیدک :۔ علم طب، علم حکمت، علم ابدان۔ ہندی، اسم مذکر، رائج۔

ویران :۔ اجڑا ہوا۔ غیر آباد۔ تباہ۔ خراب۔ پامال۔ غیر مزروعہ۔ بنجر۔ افتادہ۔ سنسان۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

ہزاروں کوس محیط اس کے گرد عماں تھا
اداس تھا وہ جزیرہ کمال ویراں تھا — میر عشق

قول فیصل :۔ "کرنا" "ہونا" کے ساتھ صرف ہے۔ جیسے وبا کا جو حال لکھا تھا۔ سچ ہے محلے والے ویران ہو گئے۔ (انشائے سرور)

ویران :۔ (مجازاً) اداس، پریشان، پراگندہ۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

ویران جگہ :۔ سنسان مقام، غیر آباد جگہ۔ اُردو مؤنث۔ فصیح، رائج۔

ویران کرنا :۔ اُجاڑنا، برباد کرنا، پامال کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جائیں زندہ سے کہاں لے وحشت خانہ خراب
کر چکے تھے پہلے ہی رو رو کے ویراں گھر کو ہم — زکی

ویران کرنا :۔ پریشان کرنا، پراگندہ کرنا۔ اداس کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ویران کرنا :۔ بستے کو اجاڑنا، رہتے ہوئے کو اجاڑنا۔ جیسے گھر سے ویران کرنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ عوام اور عورتوں کی خاص زبان ہے۔

ویرانگی :۔ (بفتح پنجم) ویرانہ پن۔ سناٹا۔ غیر آباد ہونا۔ اداسی، فارسی صفت۔ مؤنث، فصیح، رائج۔

ویرانگی کی کوئی حد و انتہا نہیں
آواز دیجیے تو کوئی بولتا نہیں — مؤلف

قول فیصل :۔ برسنا کے ساتھ صرف ہے۔

ویرانہ :۔ (بیائے معروف فتح پنجم) جنگل۔ اجاڑ۔ غیر آباد جگہ۔ آبادی کا عکس۔ سناٹا۔ فارسی صفت۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

وہ دل ویرانہ ہے ایسے دل مضطر سے باز آئے — محشر

قول فیصل :۔ اس کی مغیرہ صورت ویرانے ہیں اور اس کی اردو جمع ویرانوں اور ویرانے ہے۔

اُجڑی ہوئی آنکھوں میں رونق ترے دم سے بھی
ویران ہے ہر بستی ویرانے کو کیا کہیے — فانی

آبادی بھی دیکھی ہے، ویرانے بھی دیکھے ہیں
جو اُجڑے اور پھر نہ بسے دل کی نرالی بستی ہے — فانی

ویرانہ برسنا :۔ اُداسی ٹپکنا، اداسی ظاہر ہونا، پریشانی نظر آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ویرانہ پن :۔ ویرانگی، سناٹا، اجاڑ ہونا، سنسان ہونا۔ اُردو ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

ابھی سے ویرانہ پن عیاں ہے، ابھی سے وحشت برس رہی ہے
ابھی تو سنتا ہوں کچھ دنوں تک بہار اے آسماں رہے گی
(شاد عظیم آبادی)

ویران ہونا :۔ اُجڑنا، تباہ و برباد ہونا، خراب ہونا۔ اُردو صرف۔ فصیح، رائج۔

گھر جو ویران ہوا اپنا تعجب کیا ہے
نالۂ درد سے تو شہر اُجڑ جاتے ہیں — زکی

ویران ہونا :۔ غیر آباد ہونا، سنسان ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ویران ہے میکدہ خم و ساغر اداس ہے
تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے — فیض احمد فیض

قول فیصل :۔ ہوجانا کے ساتھ بھی صرف ہے۔

یوں ہی گر روتا رہا غالب تو اے اہل جہاں
دیکھنا ان بستیوں کو تم کہ ویراں ہو گئیں — غالب

ویران ہونا :۔ پراگندہ اور پریشان ہونا۔ اداس ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ دل کے ساتھ ہی بولتے ہیں۔

ویرانہ ہوجانا :۔ ویرانی چھاجانا، تباہی آجانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع دنیا تمام اُجڑ گئی ویرانہ ہو گیا انیسؔ

ویرانی :۔ اُجاڑپن۔ غیر آباد ہونا۔ سناٹا۔ فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

دور گردوں میں کہاں ہے جائے آسائش امیرؔ
سیر کو آتی ہے ویرانی ہر اک تعمیر میں امیرؔ

قول فیصل :۔ ویرانی سی ویرانی بھی بولتے ہیں۔

کوئی ویرانی سی ویرانی ہے
دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا غالبؔ

اس کی اُردو جمع ویرانیوں اور ویرانیاں ہے۔

مبارک ہیں اس دل کی ویرانیاں
جو تیرے تصور سے آباد ہے علی اختر اختر

ویرانی :۔ بربادی۔ تباہی۔ خرابی۔ فارسی مؤنث فصیح، رائج۔

دل کی ویرانی کا کیا مذکور ہے
یہ نگر سو مرتبہ لوٹا گیا میرؔ

ویرانی :۔ پراگندگی۔ اداسی۔ فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

مثل گرد راہ ہوں میں راکب دوشِ نسیم
دوش پر اپنے لئے پھرتی ہے ویرانی مجھے
مصحفیؔ

ویرانے میں :۔ سناٹے میں، تنہائی میں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پکاریں کس کو ویرانے میں ہم گور غریباں کے
تمہیں ہو آنے والے یا امیر المومنیں آؤ
محشر لکھنوی

ویری گڈ :۔ بہت اچھا۔ بہت عمدہ۔ انگریزی رائج۔

قول فیصل :۔ اسی محل پر ویری نائس بھی بولتے ہیں جس کے معنی بہت اچھے ہیں۔

ویزا :۔ (بکسر اوّل ویائے معروف) دوسرے ملک میں جانے کے لیے اُس کے ملک کے سفیر کا مُدّت مقررہ کے ساتھ اجازت نامہ۔ انگریزی مذکر۔ رائج۔

قول فیصل :۔ قدیم زمانے میں اس لفظ کا رواج کم تھا کچھ عرصے سے بکثرت بولا جانے لگا۔ اس کا صرف ملنا اور دینا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

وَیسا :۔ (بالفتح ی) اُسی طرح کا۔ اس کے مانند۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

نہ جانے کیوں زمانہ ہنس رہا ہے میری حالت پر
جنوں میں جیسا ہونا چاہیے ویسا گریباں ہے
سراج لکھنوی

قول فیصل :۔ مؤنث کے لیے ویسی بولتے ہیں۔

ویسا :۔ مرضی کے مطابق۔ خواہش کے مطابق۔ حسب منشا۔ اردو عوام کی زبان۔

خموشی میری معنی خیز تھی اے آرزو کتنی
کہ جس نے جیسا چاہا ویسا افسانہ بنا ڈالا آرزو لکھنوی

قول فیصل :۔ عام طور سے جیسا کے ساتھ ہی بولتے ہیں جیسے جیسا ہم چاہتے تھے ویسا ہی گھر ہم کو مل گیا۔

ویسا کا ویسا۔ ویسے کا ویسا :۔ جوں کا توں جیسے کا تیسا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ زیادہ تر "ویسے کا ویسا ہی" زبانوں پر ہے۔ جیسے آپ جو حلوا دے گئے تھے وہ ویسے کا ویسا ہی رکھا ہے کسی نے کھایا ہی نہیں۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

ویسا کا ویسا۔ جیسے کا ویسا :۔ ہو بہو۔ بجنسہٖ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس جگہ بھی" ویسے کا ویسا ہی" بولتے ہیں۔

ویسا ہونا :۔ اس طرح کا ہونا۔ جیسا ہونا چاہیے اس طرح کا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جبکہ ممکن نہیں ویسا ہونا
کیا ضرورت ہے نکمّا ہونا مرزا رسوا

ویسا ہی :۔ اسی کے مانند۔ اسی طرح کا۔ بجنسہٖ جوں کا توں۔ بالکل ویسا۔ اردو صفت فصیح، رائج۔

رہنے کو جس طرح کا مقدر نے گھر دیا
دل بھی مرے کریم نے ویسا ہی کر دیا تعشق

ویسا ہی :۔ اتنا ہی زیادہ، اسی حد تک، اُردو۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اللہ مغفرت کرے کیا با انصاف طبیعت اور نیک دل لائے تھے۔ دیکھ لو ویسا ہی حسن قبول اللہ نے ان کے کلام کو دے دیا ہے۔
(مقدمہ دیوان ذوق) مرتبہ آزاد

ویسٹ :۔ (WEST) مغرب۔ مغربی۔ انگریزی مذکر۔ رائج۔

قول فیصل :۔ انگریزی داں طبقہ اس صورت سے بھی بولتا ہے۔ ایسٹ آر ویسٹ اُوَذ بھارت از بیسٹ۔

ویسٹ کوٹ :۔ ویسٹ کمر۔ کوٹ۔ انگرکھا۔ مؤنث واسکٹ۔ صدری۔ جاکٹ۔ مرزئی۔ انگریزی
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ زبانوں پر واسکٹ ہے۔

وَیسے :۔ اس طرح۔ یوں تو۔ اردو عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ ویسے رطب ویابس کہاں نہیں ہوتے، ہر شاعر تو شکسپیر نہیں ہو جاتا (تمہید گلستان ہزار رنگ)

ویسے :۔ مفت۔ یونہی۔ بے قیمت۔ بلا قیمت۔

اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ تم سے قیمت کا کیا سوال ہے یہ گھڑی تم ویسے ہی لے لو۔

قول فیصل :۔ اسی جگہ ایسے ہی بھی بولتے ہیں، یوں بھی بولتے ہیں۔ جیسے اگر اوّل سے میرا حساب کیجیے تو بہت کچھ روپے نکلیں گے ویسے آپ جو مناسب سمجھیں روپے دے دیں۔ ایسے کے ساتھ بھی ملا کے بولتی ہیں جس کے معنے پست طبقے کے ہوتے ہیں کسی کا شعر ہے۔

ایسے ویسے کیسے کیسے ہو گئے
کیسے کیسے ایسے ویسے ہو گئے — لا اعلم

ویسے تو :۔ یوں تو۔ اس طرح تو۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف :۔ ویسے تو کوئی بات نہیں تم سائکل لے جاؤ لیکن ذرا ٹھیک سے چلانا۔

ویسے کا ویسا :۔ جوں کا توں، ویسے ہی اسی طرح۔ اُردو عوام کی زبان۔

قول فیصل :۔ ویسے کا ویسا ہی بولتے ہیں۔

ویسے کا ویسا :۔ ہو بہو، من و عن، بعینہٖ۔ اُردو عورتوں کی زبان۔

ویسے ہی :۔ اسی طرح۔ اسی ڈھنگ پر۔ اسی حالت میں۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ویسے ہی :۔ مفت۔ بلا قیمت۔ یونہی۔ اردو عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :۔ اسی جگہ ایسے ہی بھی زبانوں پر ہے۔

ویسے ہی :۔ بغیر کسی خاص وجہ کے، بغیر کسی خاص کام کے۔ یونہی۔ بلا مقصد۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ کیا کوئی خاص کام ہے جو دو بجے دن میں آئے ہو۔ نہیں بس ویسے ہی چلا آیا۔

قول فیصل :۔ اسی جگہ ایسے ہی بھی مستعمل ہے۔

وَیش :۔ سوداگری کا پیشہ کرنے والا۔ تجارت کرنے والا فرقہ۔ بنئے، مہاجن۔ سنسکرت۔ مذکر۔ رائج۔

وَلفیر (WAFER) لفافہ جوڑنے کی ٹکیا۔ انگریزی۔ مذکر۔ متروک۔

خط بند کرو نگی میں لیے بیٹھی ہوں کب سے
الماری سے ابتک اری ولفیر نہ نکالا — جان صاحب

ویلز :۔ (بفتح اول و سوم) ایک قسم کا آسٹریلیائی بڑے قد اور چوڑی ٹاپوں کا گھوڑا۔ انگریزی۔ قلیل الاستعمال۔

ویلکم :۔ (WELCOME) (بیائے معدولہ و فتح چہارم) مرحبا۔ انگریزی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحبِ فرہنگِ اثر لکھتے ہیں کہ "اس کے معنی مرحبا نہیں بلکہ خوش آمدید ہیں۔ کسی کے خیر مقدم کے وقت کہتے ہیں۔" مؤلف تائید کرتا ہے۔

وَیلو :۔ (بالفتح) عزت، وقعت۔ انگریزی، رائج۔

قول فیصل :۔ اُردو میں مذکر اور مؤنث دونوں طرح سے زبانوں پر ہے نسبتاً مؤنث زبانوں پر زیادہ ہے۔

ہ :- ہائے مدوّرہ ۔ اُردو کا چونتیسواں[۳۴]، ہندی کا تینتیسواں[۳۳]، فارسی کا اکتیسواں[۳۱] اور عربی حروف تہجی کا ستائیسواں حرف۔ اس کو اردو میں ہے، ہندی، فارسی اور عربی میں 'ہا' کہتے ہیں۔ مؤنث۔ فصیح لکھ۔

قول فیصل :- حساب جمل میں اس حرف کے ۵ عدد مقرر کیے گئے ہیں اس کو ہائے مختفی نیز ہائے ہوز بھی کہتے ہیں۔ اس کی مختلف قسمیں ہیں۔

۱۔ فارسی ترکیبوں میں ہائے مختفی جمع کی حالت میں کتابت سے خارج ہو جاتی ہے۔ جیسے جامہ سے جامہا، خامہ سے خامہا، نامہ سے نامہا وغیرہ وغیرہ۔

۲۔ جس لفظ کے آخر میں ہائے مختفی ہوتی ہے اس میں یائے مصدری بڑھاتے ہیں تو حرف گاف (گ) کا بھی اضافہ کرتے ہیں جیسے بندہ سے بندگی، زندہ سے زندگی، خواجہ سے خواجگی وغیرہ۔

۳۔ اردو میں ہائے مختفی کے بعد جب حرف جار آتا ہے تو ہائے مختفی کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں جیسے فسانہ سے فسانے زمانہ سے زمانے۔

اس نے مجھ سے مرے فسانے کو
یوں سُنا جیسے کچھ سُنا ہی نہیں — لاأعلم

شعر بالا میں فسانے فسانہ کی مغیرہ صورت ہے۔

لیکن یہ تبدیلی جبھی ہو سکتی ہے جب فارسی ترکیب نہ ہو۔ ورنہ اصولاً درست نہ ہوگا جیسے نوک خامۂ، شمع و پروانۂ، نیرنگ زمانۂ وغیرہ۔ لیکن ایسا مرکب مرکب ہو جس کے دونوں جز و مل کے کلمہ واحد ہو گئے ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں جیسے مے خانہ سے میخانے، ہمسایہ سے ہمسایے۔ ذوقؔ کے شعر پر اعتراض ہوا کہ انھوں نے تنگیٔ زمانہ کی ہ کو ے بدل دیا ؎

کوسوں کی تنگیٔ زمانے کو
کہ نہیں جائے سر اٹھانے کو — ذوقؔ دہلوی

یہ حرف کلمات ہندی کے آخر میں مصدریت کا فائدہ دیتا ہے جیسے اونگھ، دیکھ ریکھ وغیرہ۔

۴۔ جمع کی صورت میں ہائے مختفی کو ے مجہول سے بدل لیتے ہیں جیسے زمانہ سے زمانے فسانہ سے فسانے ہائے مختفی کو اردو جمع بنانے کی صورت میں واؤ نون سے بھی بدل لیتے ہیں جیسے خامہ سے خاموں، پروانہ سے پروانوں وغیرہ۔

جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے کہ ہائے مختفی کی بہت سی قسمیں ہیں جن کا بیان صرف و نحو کی کتابوں میں بالتفصیل لکھا ہے مثلاً ہائے نسبتی، ہائے فاعلی، ہائے مفعولی، عاطفہ، تسمیہ، حالیہ، مقداریہ اور ہائے وقف جو کبھی تائے مصدری کے بدل میں کبھی تائے تانیث کے عوض اسمائے عربی کے آخر میں آتی ہے جیسے رحمت سے رحمہ، دولت سے دولہ، ملت سے ملہ، عاقل سے عاقلہ، جمیل سے جمیلہ، بالغ سے بالغہ وغیرہ۔

کبھی عربی میں ضمیر کے واسطے ھُو کا مخفف ہو کر آتی ہے دام اقبالہٗ، مد ظلہٗ، عم نوالہٗ، جل جلالہٗ، سلمہٗ، مجدہٗ، وغیرہ لیکن ایسی صورت میں ہ کے ساتھ واؤ لکھا نہیں جاتا مگر بصورت معروف پڑھا جاتا ہے جیسے مدظلہٗ کا تلفظ مدظلہو کرتے ہیں۔

کبھی تشبیہ و نسبت کے واسطے ا۔ن کے ساتھ آتی ہے۔ دوستانہ، محبوبانہ، حکیمانہ، دلبرانہ وغیرہ ناموں سے موسوم کیا ہے :۔

اوّل[۱] ہائے مروری، دوم[۲] دال فی جو عربی کی دال اور ف سے مرکب ہے، سوم[۳] مرغولی، چہارم[۴] رو حشمی، پنجم[۵] ہائے شوشہ، ششم[۶] ہائے مدوّر۔ جن کی مثال بالترتیب یہ ہے ھـھـ ہ ہ [۱-۲-۳-۴-۵-۶]۔ ہائے مروری کو اردو میں لٹکن والی اور ہائے مرغولی کو کہنی دار ہے بھی کہتے ہیں۔ کہنی دار ہے کے نیچے لٹکن بنانا درست نہیں ہے۔ لٹکن ہائے مروری کے لئے مخصوص ہے۔

جب یہ حرف کسی کلمہ کے اوّل وسط یا آخر میں آتا ہے اور خوب ظاہر کرکے پڑھا جاتا ہے تو ایسی ہ کو ہائے ظاہر کہتے ہیں جیسے ظاہر، منظر، اظہار، ظہور، مہر، مہرہ، قہر، قہار وغیرہ کی ہ۔ اسی ہے کو ہائے ظاہر، ہائے جلی، اور ہائے ملفوظی کہتے ہیں۔ ہراس، ہموار، ہرچند میں، گواہ، گناہ وغیرہ کی ہے بھی اسی قسم میں داخل ہے۔

اور اگر یہ حرف آخر میں آئے اور ظاہر نہ پڑھا جائے بلکہ حرکت ماقبل ہی پر کفایت کرے تو اسے ہائے مکتوبی، یا ہائے مختفی کے اسم سے موسوم کرتے ہیں۔

اور اسی کو کبھی کلمے کے آخر میں زائد بھی لاتے ہیں جیسے پشمینہ خانہ، زرینہ، بہانہ، فسانہ، پروانہ، گفتہ، ساختہ وغیرہ اس کا تلفظ حلقی حرفوں سے نسبت رکھتا ہے۔

یہ حرف ہندی میں اور عربی و فارسی میں اپنے اپنے محل پر کبھی اول میں، کبھی درمیان میں، کبھی آخر لفظ میں حرف ہائے ذیل سے بدل جاتا ہے۔ ا۔ ب۔ پ۔ ج۔ ح۔ خ۔ د۔ ر۔ س۔ غ۔ ف۔ ک۔ گ۔ ل۔ م۔ و۔ ی۔ ی

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

میرے نزدیک صاحب فرہنگ آصفیہ کا یہ کہنا کہ خانہ، زرینہ، بہانہ، فسانہ، پروانہ۔ گفتہ، ساختہ وغیرہ میں ہائے زائد ہے، درست نہیں اس لئے کہ خانہ (گھر) میں ہ مستقل ہے اور جزو لفظ ہے، زرینہ میں ہائے تانیث ہے یعنی زریں سے زرینہ بنایا ہے۔ اسی طرح بہانہ، فسانہ، پروانہ وغیرہ میں ہ جزو لفظ ہے گفتہ اور ساختہ میں ہائے مفعول ہے۔ البتہ پشمینہ میں ہائے زائد ہے یعنی پشمیں سے پشمینہ بنالیا گیا ہے۔

ہا :۔ چھوٹی ہے، ہائے ہوز۔ فارسی، مؤنث رائج

قول فیصل :۔ اس کو فارسی اس وجہ سے لکھا گیا کہ عربی رسم الخط میں اس کی مکتوبی صورت ھاً مع ہمزہ ہے۔

ہندی میں بھی ہا کو ہا کہتے ہیں (ہے) ہیں۔

ہا :۔ علامت جمع کسی اسم عربی یا فارسی کے آخر میں لاکے جمع بناتے ہیں۔ جیسے حرفہا، چمنہا وغیرہ

ہا :۔ عربی میں تانیث کی علامت ہے جیسے سلمہ سے سلّمہا، علیہ سے علیہا وغیرہ۔

ہا :۔ کلمہ تاسف و ممانعت۔ اُردو۔ عورتوں کی زبان

نہیں کہہ دوں گی جاکے کسی نے کہا
کہا دوسری نے یہ اس سے کہ ہا
(لذت عشق)

ہا :۔ بُری بات، ایسا نہیں کرتے۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

یوں کوئی آپ سے گزرتا ہے
ہا کوئی ایسا کام کرتا ہے
(انجم)

قول فیصل :۔ زیادہ تر بچوں کے لیے مستعمل ہے جیسے "ہا! ایسا نہ کرو بری بات"

ہا :۔ افسوس، حیف۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ ہا کتنا اچھا لڑکا تھا مگر بُری صحبت نے اس کو بگاڑ دیا۔

ہابی :۔ ہبہ کرنے والا۔ بلامعاوضہ دینے والا۔ عربی صیغہ اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :۔ اُردو میں عام طور سے اس لفظ کا استعمال نہیں ہے۔

ہابوڑا :۔ (واؤ مجہول) ایک لوٹ مار کرنے والی قوم کا نام۔ ہندی مذکر، (نور اللغات)

قول فیصل اہل لکھنؤ 'ہبوڑا' کہتے ہیں۔ یہ قوم اب بھی پائی جاتی ہے۔ یہ لوگ آبادی سے دور گروہ کی شکل میں جھونپڑیاں بناکے رہتے ہیں۔ ان کے مختلف پیشے ہیں کوئی بندر کا ناچ دکھاتا ہے، کوئی ریچھ کا ناچ دکھاتا ہے۔ یہ لوگ خرگوش اور سانپ وغیرہ کھاتے ہیں۔ ان کی عورتیں سینگی لگانے کا کام کرتی تھیں۔ شہر میں آکے آواز لگاتی تھیں "سینگیاں لگوالے لیو سینگیاں"۔

جن لوگوں کے جوڑوں وغیرہ میں درد اور تکلیف ہوتی تھی وہ سینگیاں لگواتے تھے مگر اب سینگیوں کا رواج بہت ہی کم ہوگیا ہے۔ اب تو ہبوڑوں کی عورتیں زیادہ تر بھیک مانگنے کا پیشہ کرتی ہیں اور بڑی کرخت آواز میں بھیک مانگتی اور جب تک سوال پورا نہیں ہوتا دروازے سے ٹلتی نہیں۔

یہ قوم عام طور سے جاہل ہوتی ہے۔ ان لوگوں کے کپڑوں سے بڑی بدبو آتی ہے۔

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ پورب میں بچوں کے ڈرانے کے واسطے بھی ہوا کے بجائے یہ لفظ زبان پر لاتے ہیں جیسے بہت شوخی نہ کر د ہبوڑا لے جائے گا۔ (جے پور میں لفظ ہابو بجائے ہوا جو اس لفظ سے ملتا ہوا ہے بولا جاتا ہے)

مؤلف مذکور کی پورب سے اگر لکھنؤ مراد ہے تو اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہ ہابوڑا بولا جاتا ہے نہ ہبوڑا۔

ہابیل :۔ حدیث معتبر میں ابوحمزہ ثمالی سے منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام نے فرمایا کہ جب خدا نے حضرت آدمؑ کی توبہ قبول فرمائی اس وقت آدمؑ نے حوّا سے مقاربت کی۔ ان دونوں میں مقاربت واقع نہیں ہوئی تھی مگر توبہ قبول ہونے کے بعد۔ جناب آدم و حوّا سے جو فرزند سب سے پہلے پیدا ہوا وہ ہابیل تھا۔ ہابیل کے بعد قابیل پیدا ہوا۔ ایک روایت میں

ہے کہ قابیل ہابیل سے بڑا تھا۔ بسند حسن آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ جب آدمؑ نے ہابیل سے وصیت کی اور ان کو اپنا وصی مقرر کیا تو قابیل نے حسد کے سبب ان کو قتل کر دیا۔

حدیث معتبر میں ہے کہ جب قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کے قتل کا ارادہ کیا تو اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کس طرح قتل کرے اس وقت ابلیس نے اس کے پاس آ کے کہا اپنے بھائی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دے۔ قابیل نے یہی کیا۔ بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے جب آدمؑ کے دونوں بیٹوں نے خدا کی بارگاہ میں قربانی پیش کی تو ہابیل کی قربانی قبول ہوئی اور قابیل کی قربانی رد کر دی گئی۔

بسند معتبر امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ہابیل گوسفندیں چراتے تھے اور قابیل زراعت کرتا تھا۔ جب دونوں بالغ ہوئے۔ آدمؑ نے دونوں سے کہا میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں خدا کی درگاہ میں قربانی پیش کرو شاید کہ حق تعالیٰ قبول کرے ہابیل نے اپنی گوسفندوں میں سے ایک فربہ اندام اور سب سے بہتر گوسفند قربانی کے واسطے لائے تاکہ حق تعالیٰ اور ان کے باپ ان سے راضی و خوشنود ہوں۔ اور قابیل خوشہ ہائے زبون و خراب سے جو خرمن میں پڑے تھے جنھیں گائے بیل بھی نہ کھا سکتے تھے ایک مٹھا باندھ کے قربانی کے لئے اٹھا لایا۔ کیونکہ اسے نہ خدا کی خوشنودی سے غرض تھی نہ باپ کی رضامندی سے کوئی واسطہ تھا۔ ہابیل کی قربانی قبول ہوئی اور قابیل کی قربانی رد کر دی گئی۔ شیطان قابیل کے پاس آیا اور کہا اگر ہابیل صاحب اولاد ہوگی تو اس کی اولاد ہمیشہ تیری اولاد پر فخر کرے گی اس لئے ان کے باپ کی قربانی قبول ہوئی لہذا ہابیل کو قتل کر دے تاکہ اس سے کوئی فرزند نہ پیدا ہو۔ قابیل نے شیطان کے بہکانے سے ہابیل کو قتل کیا۔ اس وقت خدا نے جبرئیل کو بھیجا اور انہوں نے ہابیل کو دفن کیا۔ قابیل نے کہا یَا وَیْلَتٰیٓ اَعَجَزْتُ اَنْ اَکُوْنَ هٰذَا الْغُرَابِ یعنی "کیا میں اس سے بھی عاجز تھا کہ اس کوّے کی طرح ہوں"۔ اس وقت آسمان سے ندا آئی کہ اے قابیل تو اپنے بھائی کو قتل کرنے کے سبب ملعون ہوا۔ جناب آدمؑ چالیس روز تک ہابیل کے غم میں روئے۔

ایک دوسری روایت معتبر میں امام زین العابدینؑ علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب آدم کے دونوں بیٹے اپنی اپنی قربانیاں خدا کی درگاہ میں پیش کرنے کے لیے لے گئے۔ ایک نے اپنی گوسفندوں میں سے بہترین گوسفند اور دوسرے نے خوشہ ہائے گندم سے بدترین خوشوں کا ایک دستہ قربانی کے لئے تجویز کیا تھا۔ ہابیل کی قربانی قبول ہوئی اور قابیل کی قربانی قبول نہ ہوئی۔ چنانچہ ابلیس کے بہکانے سے قابیل نے غضبناک ہو کر ہابیل کو قتل کیا۔ حیران تھا کہ لاش کو کیونکر چھپائے ۔ ناگاہ دو کوّے آپس میں لڑتے ہوئے آئے ۔ ایک نے دوسرے کو مار ڈالا پھر کلاغ زندہ نے اپنے پنجوں سے زمین کھود کر کلاغ مردہ کو دفن کیا۔ اس وقت قابیل نے بھی زمین کھود کر ہابیل کو دفن کیا۔ جبھی سے یہ طریقہ جاری ہوا کہ مردوں کو دفن کیا کریں۔ ہابیل کی تدفین کے بعد قابیل اپنے باپ حضرت آدمؑ کے پاس آیا آدمؑ نے جب ہابیل کو اس کے ساتھ نہ دیکھا تو فرمایا تو میرے فرزند ہابیل کو کہاں چھوڑ آیا؟ اس نے جواب دیا کیا آپ نے مجھ کو اس کا نگہبان مقرر کر بھیجا تھا؟ جناب آدمؑ کو شک ہوا کہ شاید اس نے ہابیل کو قتل کر دیا۔ آدمؑ نے قابیل سے کہا کہ تو مجھے وہاں لے چل جہاں تو نے اور ہابیل نے اپنی اپنی قربانی پیش کی تھی۔ جب وہاں پہونچے اور آدمؑ کو معلوم ہوا کہ ہابیل شہید ہو گئے تو آپ نے زمین پر لعنت کی کہ اس نے ہابیل کا خون کیوں قبول کیا۔ حق تعالیٰ نے حکم دیا کہ قابیل پر لعنت کرو اور قابیل کو بھی آسمان سے ندا آئی کہ قتل ہابیل کے کے سبب تو ملعون ہوا۔

چونکہ آدمؑ نے زمین پر خون ہابیل کو جذب کر لینے کے سبب لعنت کی تھی اس لئے پھر زمین نے کسی کا خون قبول نہیں کیا۔

ہابیل کے غم میں جب جناب آدمؑ کی بے تابی زیادہ ہوئی تو آپ نے خدا سے اپنے حال کی شکایت کی۔ اس وقت خدا نے ان پر وحی نازل فرمائی کہ اے آدمؑ میں تم کو ایک ایسا فرزند عطا کروں گا جو ہابیلؑ کا بدل ہوگا۔ پھر حوّا سے ایک پاک و پاکیزہ مبارک فرزند پیدا ہوا۔ ساتویں روز پھر وحی ہوئی اے آدمؑ یہ فرزند میری جانب سے ایک ہبہ یعنی بخشش ہے اس لئے اس کا نام ہبۃ اللہ رکھنا آدم نے بحکم وحی اس فرزند کا نام ہبۃ اللہ رکھا۔

بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ایک شامی نے حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے اس قول خدا کی تفسیر پوچھی جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ " وہ روز جس میں بھائی اپنے بھائی سے بھاگے گا" فرمایا وہ قابیل ہے جو اپنے بھائی ہابیل سے بھاگے گا۔ پھر اس نے روز چہارشنبہ کی نحوست کے متعلق پوچھا فرمایا۔ "جو چہارشنبہ (بدھ) آخر ماہ تحت الشعاع میں واقع ہو وہ

نحس ہے اس روز قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا۔ پھر اس نے پوچھا سب سے پہلے شعر کس نے کہا۔ فرمایا آدمؑ نے۔ عرض کی "ان اشعار کا مضمون کیا تھا؟" فرمایا جب آدم زمین پر آئے۔ زمین کو اور اس کی وسعت و ہوا کو دیکھا۔ پھر جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو آدمؑ نے چند شعر کہے جن کا مضمون یہ ہے کہ:۔

"تمام شہر ان چیزوں کے ساتھ جو ان میں تھے دگرگوں ہو گئے۔ پس زمین زشت و گرد آلود ہے اور ہر ایک رنگ اور ہر ایک مزہ متغیر ہو گیا اور بہ چہرۂ نمکین و خوبصورت کی بشاشت کم ہو گئی۔"

ابلیس لعین نے اس وقت اس کے جواب میں کہا کہ

"تم شہروں سے اور ان سے جو شہروں میں ساکن ہیں دور ہو جاؤ۔ بہشت کے مکان ہائے کشادہ میرے سبب تم پر تنگ ہو گئے تھے اور بہشت میں تم کو اور تمہاری زوجہ کو آزار دنیا سے راحت تھی اور تم قرار دولت میں مقیم تھے مگر تم میرے مکر و فریب سے چھوٹنے نہ پائے جب تک کہ وہ قیمت سود مند تمہارے ہاتھ سے نہیں نکل گئی اگر خدائے جبار کی رحمت تمہارے شامل حال نہ ہوتی بہشت سے بجز ایک دوست کے اور تمہارے ہاتھ میں باقی نہ رہتا اور اس میں تمہارا حصہ و بہرہ نہ ہوتا۔"

بسند معتبر آنحضرت سے منقول ہے کہ کسی ۔ نے حضرت رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ایک امر عظیم میں مشاہدہ کیا ہے۔ فرمایا کیا؟ عرض کیا میرے گھر میں ایک بیمار تھا لوگوں نے اس کے لئے مجھ سے کہا کہ چاہ احقاف کا پانی لاؤں جو صحرائے برہوت میں ہے اور بیمار اس سے شفا پاتے ہیں۔ میں ایک مشک اور کاسہ لے کے صحرائے برہوت کی طرف روانہ ہوا جب وہاں پہونچا اور وہ پانی کاسے میں لے کر مشک میں بھرنا چاہا۔ ناگاہ دیکھا کوئی چیز زنجیر کے مانند آسمان سے اتری اور آواز آئی کہ مجھ کو پانی پلا دو ورنہ ابھی ہلاک ہوتا ہوں۔ میں نے سر اٹھایا اور وہ کاسہ اس کی طرف اونچا کیا تاکہ اس کو پانی پلاؤں۔ اس وقت مجھ کو ایک شخص نظر آیا جس کی گردن میں زنجیر بندھی تھی جب اس کے قریب پہونچ کے اس کو پانی پلانا چاہا۔ وہ زنجیر اوپر کھنچی اور وہ شخص چشمہ آفتاب تک پہونچ گیا۔ جب میں پھر پانی بھرنے آیا وہ شخص پھر اترا اور کہتا تھا اَلعَطَشُ اَلعَطَشُ مجھ کو پانی دے ورنہ ابھی ہلاک ہوتا ہوں۔ میں نے پہلی دفعہ کی طرح اس کی طرف کاسہ اونچا کیا پھر وہ زنجیر کھنچی اور وہ شخص چشمۂ آفتاب تک پہونچ گیا۔ جب تین مرتبہ یہی ہوا تو میں نے مشک کا منہ باندھا اور اس کو پھر پانی نہ دیا۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا۔ وہ قابیل پسر آدمؑ ہے جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا تھا اور اس قول خدا کے معنی بھی یہی ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ؀

(ترجمہ) جو لوگ سوا خدا کے اور معبودوں کو پکارتے ہیں وہ معبود ان کی کسی چیز کی استجابت نہیں کرتے مگر اس شخص کے مانند جو اپنے ہاتھوں کو پانی کی طرف دراز کرنے والا ہو تاکہ وہ پانی اس کے منہ تک پہونچے مگر اس کے منہ میں وہ پانی نہیں پہونچ سکتا اور نہیں ہے کافروں کی دعا مگر گمراہی میں۔"

بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام منقول ہے قابیل پسر آدمؑ چشمۂ آفتاب میں اپنے سر کے بالوں سے لٹکا ہوا ہے۔ سردی اور گرمی کی فصل میں جس طرف آفتاب پھرتا ہے اس کو بھی پھیرتے ہیں۔ قیامت تک اس کا یہی حال رہے اور قیامت کے دن حق تعالیٰ اس کو آتش جہنم میں داخل کرے گا۔

سندہائے بسیار سے منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام ایک دن مسجد الحرام میں تشریف رکھتے تھے۔ طاؤس یمانی نے اپنے ایک رفیق سے کہا آؤ چلیں اور حضرتؑ سے ایک مسئلہ پوچھیں۔ نہ معلوم حضرتؑ اس کا جواب جانتے ہیں یا نہیں۔ جب حضرتؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے طاؤس نے سلام کے بعد پوچھا "آپ اس دن کو جانتے ہیں جس دن ثلث مردم ہلاک ہوئے۔ حضرتؑ نے فرمایا ثلث مردم نہیں بلکہ تو ربع مردم کہنا چاہتا تھا لیکن ثلث مردم غلطی سے کہا۔ طاؤس نے عرض کی فرمائیے یہ امر کب واقع ہوا۔ فرمایا جس دن دنیا میں آدمؑ حوا اور قابیل و ہابیل تھے۔ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اس وقت ربع مردم ہلاک ہوئے۔ طاؤس نے کہا آپ نے راست ارشاد فرمایا پھر طاؤس نے پوچھا آدمؑ کی نسل کس سے باقی رہی قاتل سے یا مقتول سے فرمایا ان دونوں سے نہیں بلکہ حضرت شیث پسر آدمؑ سے۔

مؤلف حیات القلوب فرماتے ہیں ممکن ہے کہ
ان کی بہنوں کا جوڑوں کے ساتھ پیدا ہوئی تھیں
اس کے پیشتر انتقال ہو چکا ہو اور قابیل نے ان
کے دفن کی کیفیت نہ دیکھی ہو یا بہنوں کا ان کے
ساتھ پیدا ہونا تقیہ کے سبب مذکور ہوا ہو یا حضرت
نے یہ جواب، سائل کے علم کے مطابق دیا ہو جیسا کہ
دوسری حدیث میں منقول ہے کہ طاؤس نے مسجد الحرام
میں کہا تھا کہ جو خون پہلے زمین پر گرا وہ ہابیل کا
خون تھا اور اس روز ربع مردم ہلاک ہوئے حضرت
امام زین العابدین علیہ السّلام نے فرمایا جیسا وہ
کہتا ہے اس طرح نہیں ہے بلکہ جو خون پہلے زمین
پر گرا وہ حوّا کا خون حیض تھا اور اس روز آدمیوں
کا چھٹا حصہ قتل ہوا۔ اس لئے کہ اس وقت آدمؑ
حوّا اور قابیل وہابیل اور ان کی دو بہنیں تھیں۔
(ماخوذ از شفاء الصدور والکروب ترجمہ اردو
جلد اول حیات القلوب ترجمہ سید مجتبیٰ حسین صاحب
مرحوم نور اللہ مرقدہٗ)

عشق میں اکثر بنی آدمؑ نے کیں خوں ریزیاں
مار ڈالا کس طرح قابیل نے ہابیل کو — عاشق

قول فیصل :۔ جب کوئی عزیز اپنے کسی عزیز کو
قتل کر دیتا ہے تو تعلیم یافتہ طبقہ افسوس کے
ساتھ کہتا ہے "قابیل ہابیل راکُشت" یعنی قابیل
نے ہابیل کو قتل کیا۔

ہاپو :۔ (واؤ معروف) افیون، افیم، ہپّو۔ زبان
ژند میں ہپتُون آیا ہے۔ اردو میں اسی سے خاص
بچوں کے کھلانے کی افیون کو ہاپو یا ہپّو کہنے لگے۔
مثلاً ماں اپنے بچے سے کہتی ہے بیٹا ہپّو تو کھالو۔
تمھیں مٹھائی دیں گے۔ یا۔ ہاپو کھا کر کھیلنا۔
اردو، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں ہاپو نہیں کہتیں ہپّو
ہی بولتی ہیں ممکن ہے دہلی میں دونوں صورتوں سے
رائج ہو۔

ہاتِف :۔ (بکسر سوم) غیب سے آواز دینے والا
جس کی آواز سُنائی دے اور وہ دکھائی نہ دے۔
سروش فرشتہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

آئی ہاتف کی ندا سوئیے خوب آجکی رات
یا علیؑ! آپ کی خاطر ہے یہ معراج کی رات — مؤلف

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "غیب
کی آواز" بھی اس کے معنی لکھے ہیں۔ لیکن عربی میں
ہتف کے یہ معنی ہیں ہاتف کے نہیں اور کسی عربی
لغت میں مؤلف مذکور کے لکھے ہوئے یہ معنی ہوں
بھی تو اردو میں بہر حال رائج نہیں۔
ہاتفِ غیب اور ہاتفِ غیبی کی ترکیب بکثرت
رائج ہے۔

دولتِ دیں سے نہ دامن مرا خالی ہے نہ جیب
بارک اللہ کی دیتا ہے ندا ہاتفِ غیب
انیس

قطعہ تاریخ کہنے والے شعرا تینوں صورتوں سے بہت
زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

ہاتفِ غیب زور سے چیخا
ان کی تاریخ اپنا تاریخا — ۱۲۰۲ھ

ناگاہ مجھ کو ہاتفِ غیبی نے دی صدا
اچھے قریب شاہ شہیداں گئے وزیر
میر مہدی شاگرد وزیر

ہاتھ ۱ :۔ دست، پنجہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

کہتا ہے جام دیکھ کے شیشے کو تنگ چشم
میں ہاتھ ہوں سخی کا یہ دل ہے بخیل کا
لطافت لکھنوی

حالِ دل یار کو لکھوں کیونکر
ہاتھ دل سے جُدا نہیں ہوتا — مومن دہلوی

قول فیصل :۔ بعض شعرا نے ہاتھ، ساتھ کا
قافیہ بات بھی نظم کیا ہے جو محتاط شعرا کے نزدیک
جائز نہیں۔

تم کو صحبت غیر سے دن رات ہے
دیکھو اپنی بات اپنے ہات ہے — داغ دہلوی

آج کل تیار اُن کا ہات ہے
دل اُڑا لینا بھی کوئی بات ہے — عزیز لکھنوی

محقق ہند میر عشق نے اپنے متروکات کے رسالے
میں خاص طور سے اس بات پر روشنی ڈالی ہے
کہ قافیہ کی یہ صورت جائز نہیں۔ میر عشق کے
نزدیک بات کا قافیہ صلوٰۃ (نماز) بھی نہیں
ہو سکتا اس لئے کہ صلوٰۃ اور بات کی مکتوبی صورت
یکساں نہیں یعنی صلوٰۃ کو صلات نہیں لکھا جاتا۔

ہاتھ ۲ :۔ ہاتھی کی سونڈ، خرطوم فیل۔ اردو، مذکر
فیل بانوں کی اصطلاح (نور اللغات)
قول فیصل :۔ ہو سکتا ہے کہیں بولتے ہوں لیکن
لکھنؤ میں عام طور سے ہاتھ ان معنی میں نہیں بولتے
صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی یہ معنی نہیں لکھے
جب کہ ان کی فرہنگ میں ہاتھ کے تیرہ معانی
درج ہیں۔

ہاتھ ۳ :۔ انگلیوں سمیت ہتھیلی، کف مع انگشتہا۔
اردو، فصیح، رائج۔

مہندی مَل کر ہے چوٹ مرجاں پر
ہاتھ لانا نگار کیا کہنا — صبا لکھنوی

ہاتھ ۴ :۔ کبھی داہنے ہاتھ کی انگلیوں سے بھی مراد
ہوتی ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔
ع رکھ نبض پر نہ ہاتھ کہا مان اے طبیب — ظفر

قول فیصل :۔ یہ معنی اس لئے لکھے گئے کہ طبیب نبض دیکھنے کی صورت میں انگلیوں اور انگوٹھے سے کام لیتا ہے۔

ہاتھ ۳ :۔ تقریباً آدھ گز کی لمبائی، ہاتھ کی درمیانی انگلی کے سرے سے کہنی تک کا حصّہ۔ اُردو، فصیح، رائج۔

قسمت کی خوبی دیکھئے ٹوٹی کہاں کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا — لا اعلم

قول فیصل :۔ ایک، دو، تین، چار وغیرہ اعداد کے ساتھ ہی بولتے ہیں تنہا مستعمل نہیں۔

اونچا ہو لاکھ تاڑ سے بھی سرو چار ہاتھ
رُتبہ بلند ہے ترے قد کا ہزار ہاتھ — آتش

ایک ہاتھ کی جگہ ہاتھ بھر بھی مستعمل ہے۔ جیسے ابھی گہرائی کم ہے ہاتھ بھر اور کھودو" یا جیسے ہاتھ بھر کی زبان، ہاتھ بھر کا کلیجہ وغیرہ۔

ہاتھ ۴ :۔ سہارے پر، بھروسے پر، مدد سے، رحم و کرم پر، اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

جو پانی پلانا تو پینا اُسے
غرض غیر کے ہاتھ جینا اُسے — میر حسن

ہاتھ ۵ :۔ ہاتھ سے، ہاتھوں سے۔ اُردو، فصیح، رائج۔

قتل کی فکر رہا کرتی ہے اعدا کو عبث
موت لکھی ہے ہماری اسی جلّاد کے ہاتھ — ناسخ

ہاتھ ۶ :۔ سبب سے، وجہ سے، بدولت، اُردو، مذکر، قریب بہ متروک۔

اس دل کے ہاتھ چین سے گزرا نہ ایک دن
پیری میں یاد کیا کروں عہد شباب کو — ناسخ

ہاتھ ۷ :۔ قبضۂ قدرت میں، اختیار میں، اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

شرم اپنے ہاتھ اٹھانے کی ہے اب خدا کے ہاتھ — جلال

ہاتھ ۸ :۔ حفاظت، حمایت، سرپرستی۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بندہ نواز یاد رکھئے جب تک ان کا ہاتھ ہمارے سر پر ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت ہم پر غالب نہیں آسکتی۔

ہاتھ ۹ :۔ حربہ، حملہ، چوٹ، وار تلوار وغیرہ کا۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

گھبرا گیا جو کھا کے وہ پابندِ جور ہاتھ
حضرت نے دی صدا کہ نہیں ایک اَور ہاتھ — تعشق

ہاتھ ۱۰ :۔ داؤں، بازی۔ اُردو، مذکر۔ چوسر، چیپی کھیلنے والوں کی اصطلاح۔

جب نظر کیجیے اس قرعہ کو ہے فال نبیؐ
یہ وہ چوپڑ ہے کہ ہر ہاتھ ہے پانچال نبیؐ — امیر

ہاتھ ۱۱ :۔ دستکار، کاریگر، کاریگری، مجازاً گوٹہ کناری بننے والے یا بننے والیاں، مثلاً کارخانہ کہتا ہے کہ آج کل ہاتھ کم ہو گئے ہیں اس سبب سے مال کم تیار ہوتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ہاتھ ۱۲ :۔ قدرت، طاقت، قوت، توانائی۔ دیکھنے کی قدرت۔

(فقرہ) خدا کے ہاتھ بڑے بڑے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس طرح کی کے ساتھ عوام اور دیہاتی بولتے ہیں۔

ہاتھ ۱۳ :۔ ذمّہ، سپرد، موقوف۔ اُردو، فصیح، رائج۔

باز آؤ تم جفا سے نہ ہرگز وفا سے ہم
انصاف لے تو ہے ہمارا خدا کے ہاتھ — ظہیر دہلوی

ہاتھ ۱۴ :۔ پاس کی جگہ۔ کے یہاں، اُردو، مذکر، دہلی کی زبان

کل چھڑا لیں گے یہ زاہد آج تو ساقی کے ہاتھ
رہن اک چلّو پہ ہم نے حوضِ کوثر رکھ دیا — داغ

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ 'ہاتھ' کے بجائے 'پاس' بولتے ہیں جیسے "بیوی کے کڑے کی جوڑی اندر پرشاد رستوگی کے پاس رہن ہے کوشش کر رہا ہوں کہ چھڑا لوں"۔

ہاتھ ۱۵ :۔ معرفت، بدست۔ اردو، فصیح، رائج۔

رقعہ چوری سے اسے بھیجا ہے انجان کے ہاتھ
کیسی رُسوائی ہے پڑ جائے جو دربان کے ہاتھ — ذوق

ہاتھ ۱۶ :۔ ذات خاص و دم قدم، وجود، ہستی، اُردو، دہلی کی زبان۔

جب دیکھو گلے میں ہیں عدو کے تری باہیں
زنجیر رہ ترے ہاتھ سے رہتا ہوں سدا میں — میر مجروح

ہاتھ ۱۷ :۔ مگدر کی جوڑی کا ہلانا۔ اردو، مذکر۔ ورزش کرنے والوں کی خاص اصطلاح۔

محل صرف :۔ میں وہی ہوں جو مگدر کے دس ہاتھ ہلا کے تھک جاتا تھا اب خدا کے فضل سے سو ہاتھ ہلا لیتا ہوں اور نہیں تھکتا۔

قول فیصل :۔ دونوں مگدروں کو بیک وقت گردش دینے کو ہاتھ ہلانا کہتے ہیں۔ اور ایک مگدر کو فرد کہتے ہیں، اور وہ فرد جو انتہائی وزنی ہو جو ہر ایک اٹھا نہ سکے اس کو اِکّا کہتے ہیں۔

ہاتھ ۱۸ :۔ لچھن، افعال، حرکت،

ایسے تنگ آئے ہاتھ سے دل کے
روئے ہم غیر سے گلے مل کے — داغ

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ 'ہاتھ سے' کے بجائے 'ہاتھوں' بولتے ہیں جیسے بڑے بھائی کے ہاتھوں میرا یہ نتیجہ ہوا کہ میری ساری جائداد تلف ہوگئی"۔ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

ہاتھ ۱۹ :۔ شادی کرنے میں ہاتھ مارنا (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ [۴۲] :- ہاتھ کی لکیریں۔

نکالے ہاتھ وہ پردہ نشیں نہ پردے سے — جرأت
ہزار بن کے نجومی کہوں دکھاؤ ہاتھ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اس کا صرف دیکھنا اور دکھانا کے ساتھ ہے۔

ہاتھا پائی :- دونوں ہاتھوں اور پاؤں کے ذریعے سے لڑائی، دھینگا مشتی، گتھم گتھا۔ اُردو فعل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

فائدہ کیا ہے ہاتھا پائی میں
اے لو موچ آگئی کلائی میں — نواب مرزا شوق

قول فیصل :- شعر میں "فائدہ کیا ہے ہاتھا پائی میں" کہا گیا ہے لیکن اب زیادہ تر میں کی جگہ 'سے' زبانوں پر ہے۔

ہاتھا پائی کرنا :- دھینگا مشتی کرنا، دست درازی کرنا، گتھم گتھا کرنا۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

حنا سے نہ تم ہاتھا پائی کرو
یہ نازک کلائی اُتر جائے گی — ظہیر دہلوی

ہاتھا پائی کی لینا :- لپا ڈگی پہ اُتر پڑنا، دھینگا مشتی پر آجانا۔ اردو محاورہ، متروک۔

دشت گردی کبھی کی جامہ دری
لی جو وحشت نے ہاتھا پائی کی — شاد (پیر ومرشد)

ہاتھا پائی ہونا :- دھینگا مشتی ہونا، لپا ڈگی ہونا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

بس حنا زور آزمائی ہو چکی
دلبروں سے ہاتھا پائی ہو چکی — میر ممنون

ہاتھ اُتارنا :- ہاتھ کا جوڑ سے الگ کر دینا، اُردو محاورہ، عوام کی زبان۔

زوروں پہ چڑھ چکا ہے ترا اُو نگار ہاتھ
مرجاں کرے کلائی تو اس کا اُتار ہاتھ — آند

ہاتھ اُتر جانا :- ہاتھ کی ہڈی کے جوڑ کا اپنی جگہ سے الگ ہو جانا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

بوجھ ڈالے نہ بہت دست دعا پر تاثیر
مجھ کو ڈر ہے کہ مرا ہاتھ اُتر جائے گا — داغ

قول فیصل :- اہل لکھنؤ زیادہ تر شانہ اُترجانا بولتے ہیں۔

ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر دُعائیں دینا :- آسمان کی طرف ہاتھ اونچا کر کر کے دعائیں دینا، بہت دعائیں دینا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ہاتھ اُٹھا بیٹھنا :- مار بیٹھنا۔ دست درازی کرنا۔ نوراللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے اس محل پر صرف ہاتھ اٹھانا بولتے ہیں۔ جیسے تم بڑے خراب آدمی ہو تم نے بڑے بھائی پر ہاتھ اٹھایا، (یعنی مارا)

ہاتھ اُٹھا بیٹھنا :- دست بردار ہو جانا، کچھ تعلق نہ رکھنا، باز آنا، عہد کر لینا۔ بالکل علٰحدگی اختیار کر لینا، اُردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

کہیں گے ہم کہ ہم کو چاہتے ہو
اگر تم ہاتھ اٹھا بیٹھے ستم سے — داغ

ہاتھ اُٹھا کر :- تابع فعل۔ ہاتھ اونچا کرکے، ہاتھ بڑھا کے اپنے ہاتھ سے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ 'کر' کی جگہ زیادہ تر 'کے' بولتے ہیں۔

ہاتھ اُٹھا کر دینا :- فعل متعدی۔ فقیروں کو کچھ دینا، درویش و محتاج کو کچھ دینا۔ اُردو فصیح، رائج۔

ہاتھ اٹھا کر دینا :- اپنی خوشی سے کوئی چیز دینا ہاتھ سے دینا، جیسے جب تک ہاتھ اٹھا کے نہ دو وہ اللہ کا بندہ کوڑی نہیں مانگتا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اس صورت سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ اُٹھا کر کوسنا :- آسمان کی طرف دونوں ہاتھوں کو بلند کرکے کسی کے حق میں بد دعا کرنا۔ اُردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

وقت پر جو چاہو کہہ لو دل سے کہتے ہو تم
ہاتھ اٹھا کر کوسنا دست دعا سے کم نہیں — قدر

قول فیصل :- ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر کوسنا بھی بولتے ہیں۔ جیسے تم بڑے بدنصیب ہو اپنی ماں کا خیال نہیں کرتے وہ تمہیں ہاتھ اٹھا اُٹھا کر کوستی ہیں 'کر' کی جگہ 'کے' زیادہ مستعمل ہے۔

ہاتھ اُٹھا کے دینا :- اپنی مرضی سے کسی کو کچھ دینا اپنی خوشی سے کوئی چیز کسی کو دینا۔ اُردو محاورہ عورتوں کی زبان۔

وہ داغ ہوں الفت کے کہ ہوں داغ جدائی
لے لیں گے جو دیدو گے ہمیں ہاتھ اٹھا کے — لا اعلم

ہاتھ اُٹھالینا :- ترک کر دینا۔ کچھ تعلق نہ رکھنا، کچھ غرض اور واسطہ نہ رکھنا۔ کوئی کام چھوڑ دینا، دست بردار ہو جانا۔ علٰحدگی اختیار کر لینا، اُردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

راز پوشی سے کبھی ہاتھ اٹھایا نہ گیا
نبض دکھلا کے مرض اپنا بتایا نہ گیا — بحر

اے داغ ہم نے ہاتھ دعا سے اُٹھا لیا
تقدیر کا ملے گا بغیر التجا کیے — داغ

ہاتھ اُٹھالینا :- کسی کی حمایت اور سرپرستی سے کنارہ کش ہو جانا۔ علٰحدگی اختیار کر لینا۔

دست بردار ہوجانا۔ اردو محاورہ، فصیح رائج۔

اے تیغ ناز ہاتھ جو تونے اُٹھالیا
لیتا نہیں کوئی مجھے اپنی پناہ میں — امیر

ہاتھ اُٹھالینا: مایوس ہو بیٹھنا، مایوس ہوجانا، ناامید ہوجانا۔ اُردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

ہاتھ اُٹھاتا ہے مری نبض کو یوں دیکھ طبیب
جیسے جینے سے کوئی ہاتھ اُٹھالیتا ہے — جرأت

ہاتھ اُٹھانا: ہاتھ اونچا کرنا۔ ہاتھ بلند کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تمہارے پاس مچان پر نمک کی شیشی رکھی ہے ذرا سا ہاتھ اٹھا کر کیوں نہیں اُتار لیتے۔

کھلی جو زلف ہاتھ بھی اونچا اٹھایئے
دل زلف میں نہیں تو مقرر بغل میں ہے — منیر الدین ضیا

ہاتھ اُٹھانا: نماز کے واسطے ہاتھ اونچا کرنا۔ نیت باندھنے کے واسطے کانوں پر ہاتھ رکھنا۔ دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

ہاتھ اُٹھانا: دست درازی کرنا، مارنے کو ہاتھ اٹھانا، مارنا، پیٹنا، زدوکوب کرنا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ عورتوں پر ہاتھ اٹھاتے تمہیں شرم نہیں آتی۔

میں اپنی جان نہ دیدوں اگر جبھی کہنا
عدو کے کہنے سے تو مجھ پہ ہاتھ اٹھا تو سہی — حیا

ہاتھ اُٹھانا: (کنایۃً)۔ سلام یا بندگی کے واسطے ہاتھ اونچا کرنا، ماتھے پر ہاتھ رکھنا۔ دو انگلیاں اٹھانا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ تم بالکل تہذیب سے دور ہو یہ نہیں ہوتا کہ اپنی نانی کو سلام کے لیے ہاتھ اٹھالو۔

ہاتھ اٹھا جور اور جفا سے جو
یہی گویا سلام ہے تیرا — یکرنگ

ہاتھ اُٹھانا: مایوس ہونا، اُمید منقطع ہونا۔ ناامید ہونا، ہاتھ دھو بیٹھنا، اردو محاورہ۔ قلیل الاستعمال۔

یہ کس کا رقص دیکھ آیا دلا تو
کہ بیٹھا زندگی سے ہاتھ اٹھا تو — مشتاق

قول فیصل:۔ اس محل پر زیادہ تر ہاتھ دھونا بولتے ہیں۔

ہاتھ اُٹھانا: کسی مقدس جگہ کی طرف قسم کھانے یا شاہد بنانے کے واسطے ہاتھ بڑھانا، آسمان یا مسجد وغیرہ کی طرف ہاتھ بڑھانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قتلِ عشاق سے باز آئیں گی کھاتی ہیں قسم
طاقِ ابرو کی طرف ہاتھ اُٹھا کر پلکیں — امیر

قول فیصل:۔ زیادہ تر ہاتھ اٹھا کے قسم کھانا بولتے ہیں جیسا کہ امیر کے شعر میں ہے۔

ہاتھ اُٹھانا: دعا یا بددعا کے لیے ہاتھ اونچا کرنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا ہاتھ اٹھاتے ہی نہ اٹھے گی قیامت
بس جان لو تم فیصلہ ہے اگلی دعا میں — داغ

ہاتھ اٹھاتے ہی ملا فی الفور مطلب باصواب
پھر گیا محروم کب سائل تری درگاہ کا — لطافت

ہاتھ اُٹھانا: (دعا کے لئے) دعا دینا، کسی کی بھلائی کے واسطے خدا کے سامنے ہاتھ اُٹھانا۔ اردو محاورہ فصیح، رائج۔

ہاتھ اٹھائے ہیں سبو ابر کرم کے واسطے — ریاض خیرآبادی

کہا میں نے اٹھا دو ہاتھ تم بھی میری مشکل پر
تو بولے ہم سے استدعا دعا کی مدعا سمجھے — نسیم دہلوی

ہاتھ اُٹھانا: کنایہ ہے فاتحہ پڑھنا۔ نیاز دینا۔ دعائے خیر کرنا، فاتحہ کے واسطے ہاتھ اونچا کرنا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

قاتل کبھی نہ تو نے اٹھائے ہزار حیف
آکر مزار کشتۂ تیغ نظر پہ ہاتھ — ذوق

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں تنہا ہاتھ اٹھانے کے یہ معنی نہیں لیتے فاتحے کے لئے ہاتھ اٹھانا بولتے ہیں۔

بعد مدت تھے مزار شہدا پر آئے
فاتحہ کے تو لیے ہاتھ اٹھاتے جاتے — صبا

ہاتھ اُٹھانا: دست بردار ہونا۔ کنارہ کش ہونا۔ باز آنا۔ چھوڑنا۔ سبکدوش ہونا۔ قطع تعلق کرنا۔ کسی کام سے علیحدگی اختیار کرنا۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

توبہ کرلی پیام سے میں نے
ہاتھ اٹھایا سلام سے میں نے — داغ دہلوی

پہلو تہی نہ عاشقِ خستہ سے کیجیے
بیمار سے نہ ہاتھ مسیحا اُٹھائیے — صبا لکھنوی

قول فیصل:۔ توبہ کرنا، کان پکڑنا بھی معنی ہوتے ہیں۔

اب کے گر جی بچے تو اے ناصح
ہاتھ اٹھائیں گے دل لگانے سے — جرأت

ہاتھ اُٹھانا: مارنے کا قصد کرنا۔ اور دھمکانے کے محل پر۔ اُردو صرف۔ فصیح رائج۔

ہاتھ اٹھایا وصل میں مجھ پر چلائی لات بھی
رفتہ رفتہ اب نکالے تم نے بالے ہاتھ پاؤں — ناسخ

ہاتھ اُٹھانا: وار کرنا۔ حربہ کرنا۔ حملہ کرنا۔ مارنے کو تیار ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

یار و اجل کا منہ ہے کیا مجھ پہ جو ہاتھ اٹھا سکے
ہوتی ہمارے قتل کو تیغ علم اُسی کی ہے — ظفر

ہاتھ اُٹھانا: بے پروا ہونا۔ بے خطر ہونا۔ اردو صرف

قریب بہ متروک۔

نہیں اُٹھنے کے قاتل کی گلی سے
کہ ہم بیٹھے ہیں سرسے ہاتھ اُٹھا کر — وزیر

ہاتھ اُٹھانا :- کسی کی تائید میں ہاتھ اونچا کرنا۔ کسی کی موافقت میں ہاتھ بلند کرنا۔ اُردو صرف فصیح، رائج۔

ساقی کے اعتماد کا جب آ گیا سوال
رندانِ تشنہ کام نے بھی ہاتھ اٹھا دیے — سید نواب آفسر

ہاتھ اُٹھانا :- ہاتھ ہٹانا۔ ہاتھ علٰحدہ کرنا۔ ہاتھ الگ کرنا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

ہر چند جانیں جاتی ہیں پر تیغِ جور سے
تم کو ہمارے سر کی سوں تم ہاتھ مت اُٹھاؤ — میر

ہاتھ اُٹھانا :- مارنے یا قتل کرنے کے لئے۔ اردو صرف فصیح رائج۔

اٹھا نہ ہاتھ جو قاتل پہ تھی یہ اس کی جہت
شک اس میں کیا ہے کہ رکھتے تھے دفع کی حاجت — اوج

ہاتھ اُٹھنا :- الگ ہونا۔ علٰحدہ ہونا۔ دست بردار ہونا (نور اللغات)

قول فیصل :- ان معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ اُٹھنا :- کسی سائل کو کچھ دینے کے محل پر۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

دادو دہش کو ہاتھ نہ جن کا اٹھا کبھی
شطرنج کے وزیر وہ بیشک امیر ہیں — شعور

ہاتھ اُٹھنا :- ہاتھ اونچا ہونا۔ ہاتھ بلند رہنا۔ اُردو صرف فصیح، رائج۔

اِدھر میں نے تواضع کی اُدھر تعظیم اس نے کی
جھکائی میں نے جب گردن تو اُٹھا ہاتھ قاتل کا — وزیر

ہاتھ اُٹھنا :- سوال کیا جانا۔ مانگنا۔ طالب ہونا۔ اُردو صرف قلیل الاستعمال۔

اس طرف اٹھتے نہیں ہاتھ جدھر سب کچھ ہے
اس طرف دوڑتے ہیں پاؤں جدھر کچھ بھی نہیں — بحر

ہاتھ اُٹھنا :- حملہ ہونا، حربہ کیا جانا، وار ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

تھے دور جو قاتل انھیں اس طرح پکارا
اب ہاتھ کسی پر نہیں اُٹھے گا ہمارا — انیس

ہاتھ اُٹھنا :- الگ ہونا، جدا ہونا، ہٹنا، سرکنا۔ علٰحدہ ہونا۔ اُردو صرف فصیح، رائج۔

رہا تجھ بن بہ عالم رات دل کی بیقراری کا
کہ دل پر سے نہ دم بھر عاشقِ بیدل کا ہاتھ اٹھا — ظفر

ہاتھ اُٹھنا :- ہاتھ پھیلنا۔ ہاتھ دراز ہونا۔ اُردو محاورہ فصیح، رائج۔

عطا منظور ہے اس کو دعا دستور ہے اسکا
اُدھر منعم کا ہاتھ اٹھا اِدھر سائل کا ہاتھ اٹھا — ظفر

ہاتھ اُٹھنا :- (کنایۃً) سلام کرنے کے محل پر۔ اُردو صرف، فصیح۔ رائج۔

ہاتھ اٹھتا تھا نہ جن کا اب وہ کرتے ہیں سلام
سر جھکایا اس زمانے نے ہر اک سرہنگ کا — عاشق

ہاتھا جوڑی :- ایک مشہور پودے کا نام (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- بالعموم زبانوں پر نہیں۔

ہاتھا چھانٹی :- بد معاملگی، دغابازی، امانت میں خیانت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھا چھانٹی :- خورد برد، غبن، تصرف بیجا۔ چوری (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھا چھانٹی کرنا :- بد معاملگی کرنا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ دغا کرنا۔ بد دیانتی کرنا۔ بے وفائی کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ اُدھار :- قرض۔ دستگرداں۔ اُردو مذکر عوام اور عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :- اس محل پر لکھنؤ کی عورتیں ہاتھ اُدھار زیادہ بولتی ہیں۔

ہاتھ اَدھورا پڑنا :- چھچھلتا ہوا ہاتھ پڑنا۔ بھرپور کا عکس، اُردو صرف عوام کی زبان۔

ہاتھ کب قاتل کا پورا پڑ گیا
نیم جانوں پر اُدھورا پڑ گیا — داغ دہلوی

ہاتھ اُڑانا :- ہاتھ کاٹنا۔ ہاتھ قطع کرنا۔ اُردو صرف فصیح رائج۔

صیاد پر اُڑاتا ہے بلبل کے نوچ کر
اے تیغِ شاخِ گُل تو، عوض لے اُڑا کے ہاتھ — وزیر

ہاتھ اُڑانا :- ہاتھ مارنا، ہاتھ سے ضرب لگانا۔ اُردو صرف غیر فصیح رائج۔

محل صرف :- ذکر پر جو غصہ آیا تو جھپٹ کر دو چار ہاتھ اُڑا دیئے وہ غریب رونے لگا۔

ہاتھ اُکھاڑنا :- (متعدی) ہاتھ کا جوڑ سے جدا کرنا۔ ہاتھ کا توڑنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف :- کلو پہلوان نے زہنی والے محمد حسین کا اندری چڑھا کے شانے سے ہاتھ اکھاڑ دیا۔

قول فیصل :- اس کا لازم ہاتھ اکھڑنا بھی بولتے ہیں۔

ہاتھ اُمیٹھنا :۔ ہاتھ کو مروڑنا۔ ہاتھ پکڑ کے گھمانا، اردو صرف عوالم کی زبان۔

محل صرف :۔ کمبخت بڑا بے رحم ہے سگے بھائی کا ہاتھ اس طرح امیٹھا کہ اس کا ہاتھ چھوٹا ہو گیا اور وہ رونے لگا۔

ہاتھ اوپر کے تلے ہو جانا :۔ مجرموں کے دونوں ہاتھ ملا کر باندھے جانا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

دامن کا خیال آتا ہے جب جیب دری میں
دیوانوں کے ہو جاتے ہیں اوپر کے تلے ہاتھ — آتش

قول فیصل :۔ اب یہ قریب بہ متروک ہے۔

ہاتھ اُوٹ لینا (فعل متعدی) ہاتھوں کا سایہ کر لینا، ہاتھ سامنے کر لینا، ہاتھ روک لینا، ہاتھ سپر کر لینا، ہاتھوں کی ڈھال بنا لینا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ اُوچھا پڑنا :۔ پورا وار نہ پڑنا۔ پورا ہاتھ نہ پڑنا۔ ہاتھ کی پوری گرفت نہ ہونا۔ ہلکا ہاتھ پڑنا اردو صرف فصیح، رائج۔

دہن زخم کیوں ہنسے نہ جلیل
ہاتھ اُوچھا پڑا ہے قاتل کا — جلیل

خلوت میں زلیخا سے چھٹا دامن یوسف
اوچھا جو ذرا ہاتھ پڑا بخت رسا کا — شاد دہلوی

ہاتھ اُونچا رہنا :۔ ہاتھ بلند رہنا، بول بالا رہنا۔ ہاتھ کا سخاوت کے قابل رہنا۔ اردو محاورہ دہلی کی زبان۔

دولت جو ترے پاس ہے رکھ یاد تو یہ بات
کھا تو بھی اور اللہ کی کر راہ میں خیرات
دینے سے بھی اس کے ترا اونچا رہے گا ہات
اور یاں بھی تری گزرے گی سو عشرت سے اوقات — نظیر اکبرآبادی

قول فیصل :۔ آسودہ حال ہونا کے معنی میں بھی بولی کی زبان ہے۔

ہاتھ اونچا کرنا :۔ ہاتھ بلند کرنا۔ (کنایۃً) دعا کرنا فریاد کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ خاص طور سے ان معنوں میں نہیں بولتے۔

ہاتھ اونچا ہونا :۔ (فعل لازم) دینے کے قابل ہونا، آسودہ حال ہونا، سخی ہونا، فیاض ہونا، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے اصلی معنی میں رائج ہے۔

ہاتھ آنا :۔ میسر ہونا، دستیاب ہونا، حاصل ہونا۔ فائدہ ہونا، ملنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہاتھ آئیں باغ حسن سے کلیاں چنی ہوئی
طور بیاں جدید ہے، باتیں سنی ہوئی — تعشق

مر جانے سے ہوگا فائدہ کیا
گھبرانے سے ہاتھ آئے گا کیا — اختر (شاہ اودھ)

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت آجانا بھی فصیح و رائج ہے۔

آتش رنگ حنا سے دست نازک جل گیا
معجزہ ہاتھ آ گیا تو دست موسیٰ ہو گیا — قدیر

ہاتھ آنا :۔ قبضہ ہونا۔ مسخر ہونا۔ قابو میں آنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ آنا :۔ ذہن میں آنا، دماغ میں آنا، سمجھ میں آنا۔ اردو محاورہ، فصیح رائج۔

محل صرف :۔ سید خدا کی پناہ عبارت لکھنے کا ڈھنگ کیا ہاتھ آیا ہے کہ تم نے سارے جہان کو سر پر اٹھایا ہے۔ (اردوئے معلیٰ غالب)

ہاتھ آنا :۔ چھو جانا۔ پکڑا جانا۔ جیسے بھاگنے میں ہاتھ آنا۔

تھا رات شب وصل میں کیا شور مچایا
ہاتھ آئے تو کانوں میں گلا مرغ سحر کا — نامعلوم
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہاتھ آنکھوں سے لگانا۔ کسی صناع یا دستکاری کی صناعی کی تعریف کے محل پر بولتے ہیں۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

ٹوٹی پڑتی ہے خلائق یار کی تصویر پر
ہاتھ آنکھوں سے لگایا چاہیے بہزاد کا — قدر بلگرامی

ہاتھ آنکھوں سے لگانا :۔ کمال تعظیم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ مولانا جو حج و زیارت سے واپس ہوئے تھے میں جو گیا تو لوگ ہاتھ آنکھوں سے لگا رہے تھے

ہاتھ باندھنا :۔ ہاتھوں کو اس طرح تلے اوپر رکھنا کہ سیدھے ہاتھ کے نیچے سے الٹے ہاتھ کی پشت پر گرفت رہے (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس طرح عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے،

ہاتھ باندھنا :۔ نماز یا تعظیم کے واسطے سینے پر ہاتھ رکھنا نماز کی نیت کر کے ہاتھوں کو باندھنا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ حضرات اہل سنت کا طریقہ ہے۔

ہاتھ باندھنا :۔ تعظیم کے واسطے سینے پر ہاتھ رکھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنی میں بھی عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ باندھنا :۔ دونوں ہاتھوں کو ملا کر کلائیوں کو باندھنا، کسی چیز سے ہاتھوں کو جکڑ دینا۔ ہاتھوں کی بندش کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہاتھ میرے یار کی زنجیر در سے باندھ دیں
اور زنجیریں نہ بنوائیں عبث بازار سے — ناسخ

قول فیصل :۔ مہندی لگانے کے بعد مٹھیاں باندھی جاتی ہیں، اس کو بھی ہاتھ باندھنا کہتے ہیں۔

خون اُس نے میرے دل کا کیا ہے یہ کون ہے
مہندی نے باندھے کیوں ہیں مرے دلربا کے ہاتھ — امیر

ہاتھ باندھنا :۔ ہاتھ جوڑنا، منت سماجت کرنا۔ خوشامد کرنا۔ دستِ ادب باندھنا۔ اردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

پاؤں پڑتا ہوں میں للّٰہ گلے سے لگ جا
ہاتھ باندھوں ترے آگے بُتِ پُرفن کبتک — صبا

ع ہاتھ باندھے ہوئے وہ مثل گنہ گار چلا — تعشق

ہاتھ باندھے کھڑے رہنا :۔ دست بستہ موجود رہنا، حکم کے انتظار میں اور انتہائی ادب کے ساتھ حاضر رہنا، اطاعت میں تیار کھڑے رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

میرے گھر ان دونوں اشکوں کی جھڑی رہتی ہے
ہاتھ باندھے ہوئے برسات کھڑی رہتی ہے — امیر

قول فیصل :۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے۔

قتل کر ڈالو ہمیں یا جرم الفت بخش دو
لو کھڑے ہیں ہاتھ باندھے ہم تمہارے سامنے — داغ

ہاتھ بٹانا :۔ کام بٹانا، آپس میں کام تقسیم کرنا، مل کر کام کرنا، کسی کے ساتھ کام میں شریک ہونا، اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

موت کا ہاتھ بٹانا تھا کسی دن چل کر
میں بھی ممنون ترا خنجر قاتل ہوتا — جلیل

قول فیصل :۔ انھیں معنی میں ہاتھ بٹالینا بھی بولتے ہیں۔

جیسے اشارے کی دیر ہے۔ ذرا لب ہلاؤ تو ہاتھ بٹاؤں۔" (فسانۂ آزاد)

ہاتھ بٹھانا :۔ ٹوٹے ہوئے ہاتھ کو درست کرنا۔ کھسکے ہوئے جوڑ کا اس کو اُس کی جگہ پر بٹھا دینا۔ اُردو محاورہ۔ فصیح۔ رائج۔

محل صرف :۔ نواب میرن صاحب مرحوم ہاتھ بٹھانے میں بہت بڑے مشاق تھے۔ اور کمال یہ تھا کہ کھسکی ہوئی ہڈی کو جوڑ سے ملا دیتے تھے۔

ہاتھ بچانا :۔ وار بچانا۔ مقابل کا وار اپنے اوپر پڑنے نہ دینا۔ چوٹ بچا جانا۔ اردو صرف بانک پٹا اور لکڑی لڑنے والوں کی اصطلاح۔

ہاتھ بڑھانا :۔ کوئی چیز لینے یا اٹھانے یا دینے کو ہاتھ آگے بڑھانا۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

خواہر کی سمت ہاتھ بڑھاتے ہیں یا نہیں
دیکھیں ہماری گود میں آتے ہیں یا نہیں — تعشق

ہاتھ بڑھانا :۔ اپنی حد سے تجاوز کرنا، معمول سے زیادہ لینا، (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ بڑھانا :۔ دخل بڑھانا۔ زیادہ مداخلت کرنا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ بڑھانا :۔ سوال کرنا۔ مانگنا۔ اُردو صرف فصیح، رائج۔

کسی کے سامنے کب ہاتھ بڑھنے دیتا ہوں
تجھی سے میں تو سر دست مانگ لیتا ہوں — میر عشق

قول فیصل :۔ کسی چیز کو طلب کرنا کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

غیرت نے دی صدا کہ نہ کھو آبرو ٹھہر
بہر طلب جو ہاتھ طمع نے بڑھا دیا — لطافت

ہاتھ بڑھنا :۔ کسی طرف ہاتھ کا رخ کیا جانا۔ کسی چیز کے چھونے یا لینے کے واسطے ہاتھ بڑھانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہاتھ آنکھوں سے لگائے دل و جاں ہاتھ بڑھا
پاؤں کو چوم کے اے طبع رواں آگے چل — قلق

ہاتھ بکنا :۔ کسی کے ہاتھ فروخت ہونا۔ کسی کا غلام بننا۔ کسی کے ہاتھ بیع ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح رائج۔

عاشقوں کو غلام سمجھے ہو
بک گئے ہیں وہ کیا تمہارے ہاتھ — داغ

قول فیصل :۔ کسی کے ساتھ ہاتھوں بکنا بھی زبانوں پر ہے۔

کس کے ہاتھوں بک گیا کس کے خریداروں میں ہو
کیا ہے کیوں مشہور سودائی میں بازاروں میں ہو — شوق

ہاتھ بلند کرنا :۔ (کنایتہً) خدا سے التجا کرنا۔ خدا سے مانگنے کے لیے ہاتھ اٹھانا۔ اُردو صرف۔ فصیح رائج۔

پائے طلب کو کاٹ کے بیٹھے ہیں ہم فقیر
کرتا ہے کون ہاتھ سوئے آسماں بلند — اسیر

ہاتھ بندھ جانا :۔ (کنایتہً) مجبور ہو جانا۔ ایسا کام جس کو بغیر انجام دیے نجات نہ مل سکے۔ ایسی بات جس سے جلد چھٹکارا نہ مل سکے۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ بہن میں کیا کروں میں نے لڑکی کی منگنی بھی کر دی، میرے ہاتھ بندھ گئے اب بغیر شادی کیے چارا نہیں۔

ہاتھ بندھوانا :۔ ہاتھوں میں مہندی لگا کے مٹھی باندھ کے اور پوروں پر مہندی لگا کے کپڑے سے کسی دوسرے سے مٹھیوں کو بندھوانا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

ہو گوارا رنج انھیں جن کو ہو آرائش پسند
ہاتھ بندھوائیں حسیں رنگ حنا کے واسطے — وزیر

ہاتھ بند ہونا :- ہاتھ تنگ ہونا، تنگ دست ہونا۔ روپیہ پیسہ پاس نہ ہونا، غریب ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ بند ہونا :- ہاتھ رکا ہوا ہونا، کسی کام میں مصروف ہونا، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ ایسے محل پر کہتے ہیں "ہاتھ خالی نہیں ہے"۔

ہاتھ بہ ہاتھ :- (تابع فعل) دست بدست، ہاتھوں ہاتھ۔ فوراً۔ جلدی۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

اگر وہ لے دل پُر اضطراب ہاتھ بہ ہاتھ
توساتھ جان بھی دوں میں شتاب ہاتھ بہ ہاتھ　ظفر

قول فیصل :- لکھنؤ کا تعلیم یافتہ طبقہ دست بدست بولتا ہے۔ اور اس محل پر اہل لکھنؤ ہاتھوں ہاتھ بھی بولتے ہیں۔

ہاتھ بھر :- ایک ہاتھ کے برابر۔ تقریباً آدھ گز۔ دو بالشت۔ بیچ کی انگلی سے کہنی تک۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سیر ہفت اقلیم اسکندر سے یہ ثابت ہوا
بیٹھ رہنے کو کہیں جا ہاتھ بھر ملتی نہیں　صبا

قول فیصل :- بر کے ساتھ بھی زبانوں پر ہے جیسے آنکھ بہت چشم پوشی سے خیرگی کرتی ہے۔ نگاہ ہاتھ بھر تیرگی کرتی ہے۔ (انشائے سرور)

ہاتھ بھر :- (کنایتہً) چھوٹا سا۔ بہت معمولی بہت اختصار۔ بہت مختصر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چالاک کیسے کیسے گرے اپنی گور میں
نالی نہ ہاتھ بھر کی یہ کوئی اُچک گیا　بحر

ہاتھ بھرا ہونا :- ہاتھ میں کسی چیز کا لگا ہونا۔ ہاتھ میں کسی ایسی چیز کا لگ جانا کہ ہاتھ دھونے کے قابل ہو جائے۔ اردو محاورہ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- لڑکی کے پیشاب سے میرا ہاتھ بھرا ہوا ہے غوطہ کر لوں۔

ہاتھ بھرا ہونا :- (کنایتہً) ہاتھ میں روپیہ پیسہ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ بھر پور پڑنا :- پورا وار پڑنا۔ ہاتھ پورا بیٹھنا، جما ہوا ہاتھ پڑنا۔ اردو صرف فصیح۔ رائج۔

محل صرف :- سُنا ہے کہ جب رستم کا حریف پر بھر پور ہاتھ پڑتا تھا تو دشمن کا کام اس کے ایک ہی وار میں تمام ہو جاتا تھا۔

ہاتھ بھر جانا :- ہاتھ تھک جانا۔ ہاتھ میں خون اُتر آنا۔ ہاتھ سُن ہو جانا۔ ہاتھ شل ہو جانا، ہاتھ بھاری ہو جانا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

ہاتھ بھر جانا :- ہاتھ سَن جانا، کسی چیز کا ہاتھ میں لگ جانا اس طرح کہ ہاتھ دھونے کی ضرورت ہو جائے۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہاتھ بھر کا دل ہو جانا :- دل بڑھ جانا۔ خوشی کی وجہ سے ہمت بڑھ جانا۔ دل کا انتہا سے زیادہ خوش ہو جانا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

ساقی جو آگیا تو ہوا ہاتھ بھر کا دل
کشتی شراب کی مرا پیمانہ ہوگیا　انجم

ہاتھ بھر کا کلیجا ہونا :- ہمت بڑھ جانا۔ دل بڑھ جانا، انتہائی خوشی ہونا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

مرحبا اے تیغ قاتل یہ خوشی دل کو ہوئی
ہاتھ بھر کا زخم کاری کا کلیجا ہو گیا　شاد لکھنوی

ہاتھ بھر کی زبان :- زبان دراز اور گستاخ بد زبان۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

شل خنجر لسان رکھتے ہیں
ہاتھ بھر کی زبان رکھتے ہیں　شاد

ہاتھ بھر کی زبان یا للّو ہونا :- فعل لازم زبان دراز ہونا۔ جواب میں گستاخ اور بے ادب ہونا۔

جیسے۔ یہ اماں باوا کی لاڈلی ہیں ان کی بھی ہاتھ بھر کی للّو نہ ہوگی تو کس کی ہوگی۔

(لغات النساء) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- یہ خاص عورتوں کی زبان ہے۔

ہاتھ بہکنا :- جہاں پر ہاتھ مارنا چاہیں وہاں نہ پڑنا۔ نشانہ خطا کرنا۔ اردو صرف غیر فصیح رائج۔

بہکا تمہارا ہاتھ ہمارا قصور کیا
خالی تمہیں نے وار کیا ہم نے کیا کیا　داغ

ہاتھ بیٹھنا :- ہاتھ جمنا۔ کاری زخم لگنا۔ وار پڑنا۔ تلوار کا بھرپور ہاتھ لگنا۔ خوب مشق ہونا۔ کسی کام پر ہاتھ کا مشاق ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دست و پا ہوتے ہیں ہر دار میں لاکھوں کے دو نیم
ہاتھ چورنگ پہ مشق اس نے جو کی بیٹھ گیا　شاد

ہاتھ بیٹھنا :- ہاتھ کے جوڑ کی ہڈی کا اپنی جگہ پر مکمل طور بیٹھ جانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف :- لکھنؤ کے مشہور کونگر ہاتھ بٹھانے میں بہت مشاق تھے اور ان کا تعلق کسگروں کی قوم سے تھا۔

ہاتھ بھیجنا :- کسی کے ذریعے بھیجنا، کسی کے وسیلے سے بھیجنا۔ کسی کو یہ کہہ کر کوئی چیز دینا کہ یہ فلاں شخص کو دے آؤ۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف :- میں نے ایک خط اپنے ملازم کے ہاتھ آپ کو بھیجا تھا آپ نے اس کا کوئی جواب

مجھ کو ابتک نہیں دیا۔

ہاتھ نیچے ہیں ذات نہیں نیچی :۔ یہ مقولہ خدمتگاروں کا ہے۔ یعنی تمہاری خدمت اور نوکری بجا لائیں گے۔ مگر بُرا بھلا اور گالی گلوج نہیں سُنیں گے۔

مثل ہے ہاتھ بیچا ہے نہیں کچھ ذات بیچی ہے جب
نہ سمجھے نرم کوئی میں بھی بیٹی ہوں کرائے کی — جانِ صاحب

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ہاتھ نیچے الخ کی جگہ ہاتھ بیچا الخ زبانوں پر ہے۔ یہ عورتوں اور عوام کی زبان ہے۔

ہاتھ پانی لینا :۔ طہارت کرنا۔ آبدست کرنا۔ پانی لینا، پاخانہ پھرنے کے بعد ہاتھ وغیرہ دھونا۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ہیں۔ اس محل پر عام طور سے آبدست بولتے ہیں۔

ہاتھ پاؤں باندھنا :۔ (کنایتہً) مجبور کر دینا۔ بے بس کرنا۔ ہاتھ پاؤں جکڑنا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

اپنے گیسوئے رسا سے یا رسی کی طرح
باندھتا ہے عاشقِ چاہِ ذقن کے ہاتھ پاؤں — صبا

ہاتھ پاؤں بچانا :۔ کسی ضرر سے اپنے ہاتھ پاؤں کو بچائے رکھنا۔ انتہائی عقلمندی اور سوجھ بوجھ سے کام لینا۔ کسی الزام یا بدنامی سے بچا رہنا۔ اپنے کو محفوظ رکھنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

ذبح کرتے ہیں یہی پامال کرتے ہیں یہی
پھر بچائے رکھتے ہیں یہ حسن والے ہاتھ پاؤں — داغ

ہاتھ پاؤں بچائیے۔ موذی کو تڑخائیے :۔ (کہاوت) حکمت عملی یا مکاری سے کام لینا چاہیے جس سے کچھ ضرر نہ پہنچے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحب خزینۃ الامثال نے 'موذی' کی جگہ 'موذیوں' اور تڑخائیے کی جگہ 'تڑ کائیے' لکھا ہے۔

ہاتھ پاؤں بیکار ہو جانا :۔ ضعف یا نقاہت سے ہاتھ پاؤں کا کام نہ دینا۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف :۔ قبلہ کیا کروں آپ کی خدمت میں نہیں حاضر ہو سکا ضعیفی کی وجہ سے ہاتھ پاؤں بیکار ہو گئے ہیں۔ معافی کا خواستگار ہوں۔

قول فیصل :۔ تعلیم یافتہ طبقہ عند الضرورت دست و پا بیکار ہو جانا بھی بولتا ہے۔

اب نہ وہ چاکِ گریباں ہے نہ وہ سامانِ دشت
ناتوانی سے ہمارے دست و پا بیکار ہیں — ناسخ

ہاتھ پاؤں پڑنا :۔ نہایت منت سماجت کرنا۔ ہاتھوں کو چومنا اور قدموں پر گرنا۔ اردو محاورہ دہلی کی زبان۔

یہ غضب بگڑا نہ آیا پھر درستی کا مزاج
ہم پڑے کتنے ہی اُس بیداد گر کے ہاتھ پاؤں — ظفر

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ پاؤں پڑنا بولتی ہیں۔

ہاتھ پاؤں پھُلا دینا :۔ گھبرا دینا۔ بدحواس کر دینا۔ ایسی باتیں کرنا کہ ہوش و حواس میں کسی قدر خلل ہو جائے اور گھبراہٹ پیدا ہو جائے۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ باجی تم مجھے لینے آئیں مگر تمہاری جلدی میرے ہاتھ پاؤں پھُلائے دے رہی ہے۔

ہاتھ پاؤں پھُول جانا :۔ ہاتھ پاؤں سوج جانا۔ چلنے پھرنے کی طاقت نہ رہنا۔ دست و پا کے اوپر ورم آجانا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ ہاتھ پاؤں سوج جانا اور ہاتھ پاؤں پہ ورم آنا یہ اہلِ لکھنؤ کی زبان ہے۔ ہاتھ پاؤں پھول جانا ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہاتھ پاؤں پھول جانا :۔ ایسی خوشی ہونا جو انسان پر بے حواسی کی کیفیت طاری کر دے اور گھبرا دے۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

تیرے آنے کی خبر دیتا ہے جب پیکِ صبا
کیا ہی اے گل پھول جاتے ہیں ہمارے ہاتھ پاؤں — ناسخ

قول فیصل :۔ خوشی سے ہاتھ پاؤں پھول جانا بھی مستعمل ہے۔

اسد خوشی سے مرے ہاتھ پاؤں پھول گئے
کہا جو اس نے مرے ہاتھ پاؤں داب تو دے — غالب

ہاتھ پاؤں پھولنا :۔ انتہائی مشکل اور مصیبت میں پھنس جانا۔ اردو محاورہ قلیل الاستعمال۔

یوں تو کوئی نہ درد و غم میں گرے
پھولے جاتے ہیں ہاتھ پاؤں مرے — شوق

ہاتھ پاؤں پھیلانا :۔ کام کا بڑھانا۔ کام کو طول دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

ہاتھ پاؤں پھیلانا :۔ ترقی کرنا۔

(فقرہ) مدینہ میں اسلام نے خوب ہاتھ پاؤں پھیلائے۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ پاؤں پھیلانا :۔ غلبہ کرنا۔ زبردست ہونا۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ پاؤں پیٹنا :۔ (کنایتہً) بے فائدہ کوشش کرنا۔ ایسی کوشش کرنا جس کا کوئی حاصل نہ ہو۔ اردو محاورہ۔ دہلی کی عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ عورتیں کتنے ہی ہاتھ پاؤں پیٹیں کتنا ہی غل غپاڑہ مچائیں وہ فرق مٹ نہیں سکتا۔

(رویائے صادقہ)

ہاتھ پاؤں توڑ ڈالنا :۔ ہاتھ پاؤں کو نکما کر دینا۔ ہاتھ پاؤں زخمی یا مجروح کر دینا۔ ہاتھ پاؤں کو کام کا نہ رکھنا۔ اُردو صرف، رائج۔

ضعف سے بیمار الفت کیا سنبھالے ہاتھ پاؤں
اس تپ اعضا شکن نے توڑ ڈالے ہاتھ پاؤں — داغ

ہاتھ پاؤں توڑنا :۔ حالتِ نزع میں ہونا۔ جانکنی کے عالم میں ہونا۔ اُردو صرف۔ قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ اسی بیہوشی میں اس کا سانس اُکھڑ گیا اور لگا ہاتھ پاؤں توڑنے۔ (توبۃ النصوح)

ہاتھ پاؤں توڑتا ہوں نزع میں
مشکل آساں ہو مری جلد آئیے — رند

ہاتھ پاؤں توڑنا :۔ ڈنڈ پیلنا۔ خوب ورزش کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگِ آصفیہ نے بیٹھکیاں لگانا اور کسرت کرنا بھی لکھے ہیں اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے اور بیٹھکیاں کی جگہ بیٹھکیں بولتے ہیں۔

ہاتھ پاؤں توڑنا :۔ خوب محنت کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ پاؤں توڑنا :۔ کاہلی سے کوئی کام نہ کرنا۔ (فقرہ) ہاتھ پاؤں توڑ کے اپاہج بن کے بیٹھ رہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے

ہاتھ پاؤں تھکانا :۔ دست و پا کو مضمحل کرنا۔ ہاتھ پاؤں کی سکت کم ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت گھٹ جانا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

دوڑنے دو اپنی رہ میں پٹینے دو سر مجھے
ذبح سے پہلے ہی یہ مجرم تھکا لے ہاتھ پاؤں — داغ

ہاتھ پاؤں تھکانا :۔ ناتواں کر دینا۔ چلنے پھرنے کے قابل نہ رکھنا۔ جیسے ان کے بڑھاپے نے ہاتھ پاؤں تھکا دیے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

ہاتھ پاؤں تھک جانا :۔ دست و پا کا شل ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں میں طاقت نہ رہنا۔ ہار جانا۔ دم نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

آیا کنارہ ہاتھ نہ دریائے عشق کا
اور تھک گئے شناور دریا کے ہاتھ پاؤں — ظفر

ہاتھ پاؤں تھک کر تختہ ہو جانا :۔ ہاتھ پاؤں شل ہو جانا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

ان کے مقتولوں کی قبریں اس قدر کھودی گئیں
تھک کے تختہ ہو گئے ہر گورکن کے ہاتھ پاؤں — صبا

ہاتھ پاؤں تھیلا کرنا :۔ کسی کو اتنا مارنا کہ بیکا ہو جائے۔ ہاتھ پاؤں کو ضرب شدید پہونچانا۔ اردو محاورہ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ خدا سمجھے ہمسائی کے لڑکے نے اپنے چھوٹے بھائی کو اتنا مارا کہ ہاتھ پاؤں تھیلا کر دیئے۔

ہاتھ پاؤں تیار رہنا :۔ ہاتھ پاؤں کا فربہ ہونا۔ ہاتھ پاؤں موٹے ہونا۔ اُردو صرف قلیل الاستعمال

کر دیا ہے فاقہ ایسا عشق کے آزار نے
بیش ازیں تیار تھے ناسخ ہمارے ہاتھ پاؤں — ناسخ

ہاتھ پاؤں ٹوٹنا :۔ ہاتھ پاؤں میں ایک قسم کا درد ہونا۔ جوڑوں میں میٹھا میٹھا درد ہونا۔ اعضا شکنی ہونا۔ اردو محاورہ۔ فصیح رائج۔

واقعے ہیں دست و پائے یار اغیار اے اسیر
کیوں نہ ٹوٹیں اب تپ غم سے ہمارے ہاتھ پاؤں — اسیر

قول فیصل :۔ جب بخار آنے کے قریب ہوتا ہے تو اس وقت بھی ہاتھ پاؤں ٹوٹنے لگتے ہیں جو بخار آنے کی علامت ہے۔

ہاتھ پاؤں ٹوٹنا :۔ ہاتھ پاؤں شکستہ ہونا۔ ہاتھ پاؤں کی ہڈیوں کا جوڑ سے علیحدہ ہونا یا ٹوٹ جانا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

سر پھوٹیں تیری راہ میں یا ٹوٹیں ہاتھ پاؤں
رکھتے نہیں خیال سر و پا کا دست مست — رشک

ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ جانا :۔ بیماری یا خوف سے ہاتھ پاؤں سرد ہو جانا۔ اردو محاورہ دہلی کی زبان

محل صرف : پھر تو ایسی بلکی کہ غش کھا کر گر پڑی۔ اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے۔ (محصنات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جانا ہے۔

ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونا :۔ ہاتھ پاؤں میں گرمی نہ رہنا۔ مرنے کا وقت قریب ہونا۔ غشی کا عالم ہونا۔ علامتِ مرگ کا ظاہر ہونا۔ اُردو صرف فصیح رائج۔

محل صرف :۔ خدا ہی جان بچائے گا تو بچے گی اب وہ وقت ہے کہ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے ہیں اور منکا ڈھل گیا ہے۔

قول فیصل :۔ تیز سردی کی وجہ سے بھی ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔

جان صاحب مجھ کو تم دبکا لو بالاپوش میں
مارے جاڑے کے ہیں ٹھنڈے میرے سارے ہاتھ پاؤں
(جان صاحب)

ہاتھ پاؤں جھوٹے پڑ جانا :۔ ہاتھ پاؤں کا بیکار ہو جانا کہ خواہش کے مطابق کام نہ کریں (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ پاؤں چلانا :۔ ہاتھ پاؤں کو حرکت دینا۔ کام میں لگا رہنا، محنت مشقت کرنا۔ اردو صرف۔ رائج۔

ہاتھ پاؤں چلنا :۔ (کنایتہً) ہاتھ پاؤں کا کار آمد ہونا

کام کاج کے قابل ہونا، ہاتھ پاؤں میں قوت ہونا۔ اُردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

نہ گریباں چھٹے نہ دامن دشت
جب تلک ہاتھ پاؤں چلتے ہیں — میر تقی عرش

ہاتھ پاؤں چَلنا :۔ ہاتھ پاؤں کا نچلا رہنا۔ نچلا نہ بیٹھنا۔ ایک نہ ایک چیز کو ہاتھ یا پاؤں سے چھیڑے جانا۔ اُردو صرف قلیل الاستعمال۔

آتی جاتی چوٹ بھی سچ ہے نظر آتی نہیں
آجکل چلتے ہیں کیا اس تیغ زن کے ہاتھ پاؤں — صبا

ہاتھ پاؤں چلنا :۔ پٹے بازی میں پھرتی کرنا۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ پاؤں چلنا :۔ کشتی یا شناوری میں تیزی کرنا۔

بحرِ غم پَیر کر نکلتے ہیں — شاد
کہ ابھی ہاتھ پاؤں چلتے ہیں — (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحبِ نور اللغات نے جو معنی لکھے ہیں وہ شعر سے ظاہر نہیں ہوتے شعر میں صرف یہ معنی نکلتے ہیں کہ ہمارے ہاتھ پاؤں میں قوت ہے اور ہمارے ہاتھ پاؤں کام کر رہے ہیں شل نہیں ہوئے ہیں۔

ہاتھ پاؤں چومنا :۔ ہاتھ پاؤں کو تعظیماً چومنا۔ نہایت تعظیم و تکریم کرنا۔ دست و پا کو بوسہ دینا۔ (کنایۃً) نہایت سراہنا۔ اُردو صرف فصیح رائج۔

شاہدِ مقصد تمھیں بے واسطہ مل جائے گا
اے صبا چوموں نہ شیخ و برہمن کے ہاتھ پاؤں — صبا

قول فیصل :۔ تنہا ہاتھوں کے ساتھ چومنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

روکا فرسِ فرات پہ غازی نے جھوم کے
الیاس و خضر ہٹ گئے ہاتھوں کو چوم کے — مؤلف

ہاتھ پاؤں چھٹا لینا یا چھڑا لینا :۔ (فعل متعدی) دست و پا کو کسی کے قابو یا بس سے نکال لینا۔ ہاتھ پاؤں کو دوسرے شخص سے چھڑا لینا۔

صدقے ایسی قید کے قربان اس زنجیر کے
وہ کہے یہ مجھ سے جب جائیں چھٹا لے ہاتھ پاؤں — داغ

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ دہلی چھٹا اور اہلِ لکھنؤ اس محل پر چھڑا لینا بولتے ہیں۔

ہاتھ پاؤں دابنا :۔ ہاتھ پاؤں دبانا۔ مٹھیاں بند کر کے ہلکے ہلکے ہاتھ پاؤں پر مارنا۔ ہاتھ پاؤں کا پنجوں سے دبانا۔ ہاتھ پاؤں میں مکیاں لگانا۔ اُردو صرف، رائج۔

فرہاد و قیس دابتے ہیں خادموں کی طرح
منزل میں عاشقی کی مرے مِل کے ہاتھ پاؤں — ظفر

ہاتھ پاؤں دُھلوانا :۔ ہاتھ پاؤں دھلانے کی خدمت لینا۔ بھرے ہوئے ہاتھ پاؤں کو دوسرے سے دھلوانا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

دُھلوا کے ہاتھ پاؤں کہا ہے دمِ سعید
ہے فتح تیرے نام مُبارک ہو تجھ کو عید — میر عشق

قول فیصل :۔ ہاتھ پاؤں دُھلانا بھی زبان پر ہے جو ہاتھ پاؤں دھونے کا متعدی ہے۔

خاکساری کا مزہ ہوتا جو اے خسرو تجھے
آبِ شیریں سے دُھلاتا کوہکن کے ہاتھ پاؤں — صبا

ہاتھ پاؤں دُھننا :۔ ہاتھ پاؤں کو کسی تکلیف یا سنسناہٹ کی وجہ سے اہلو پہلو حرکت دینا۔ ہاتھ پاؤں کو ہلکے ہلکے اٹھانا اور گرانا۔ اردو صرف متروک۔

گوشِ فریادِ قلب سُننے لگا
خود بخود ہاتھ پاؤں دھننے لگا — نواب مرزا شوق

قول فیصل :۔ اب صرف سر کے لیے اسکا استعمال ہے جیسے انتہائی تکلیف اور درد کی وجہ سے اپنا سر دُھننے لگا۔

ہاتھ پاؤں دُھونا :۔ دست و پا کی شست و شو کرنا۔ ہاتھ پاؤں کو پانی یا صابن وغیرہ سے دھونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آتشِ رنگِ حنا سے مچھلیاں جلنے لگیں
آپ نے دھوئے جو دریا کے کنارے ہاتھ پاؤں — ناسخ

قول فیصل :۔ ہاتھ پیر دھونا بھی بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

ہاتھ پاؤں ڈھیلے کرنا :۔ ہاتھ پاؤں کو نرم کرنا۔ ہاتھ پاؤں کی سختی کو دور کرنا۔ بے حس و حرکت کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

ہاتھ پاؤں رانگا رانگا ہو جانا :۔ ہاتھ پاؤں کا بے حس و حرکت ہونا۔ ہاتھ پاؤں میں قوت کی کمی ہو جانا۔ اُردو صرف عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ دھینگا مشتی نے اسے اور بھی مردہ کر دیا تھا سانس چڑھ رہی تھی طبیعت اکتائی ہوئی ہاتھ پاؤں رانگا رانگا ہوئے جاتے تھے۔

ہاتھ پاؤں رَہ جانا :۔ ہاتھ پاؤں کا بے حس و حرکت ہو جانا۔ دست و پا کے خون کی روانی کا ختم ہو جانا گٹھیا یا فالج وغیرہ کی وجہ سے ہاتھ پاؤں کا کام کا نہ رہنا۔ اُردو صرف عوام کی زبان۔

ہاتھ پاؤں سَرد ہونا :۔ بیماری میں انتہائی کمزوری کی وجہ سے دست و پا کا ٹھنڈا ہو جانا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

جان و دل مُبتلائے درد ہوئے
یک بیک ہاتھ پاؤں سرد ہوئے — شوق

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت ہاتھ پاؤں سرد ہو جانا بھی مستعمل ہے۔

گرمجوشی غیر سے کرتا ہے جو وہ بے وفا
سرد ہو جاتے ہیں غیرت سے ہمارے ہاتھ پاؤں — بسمل

ہاتھ پاؤں سنبھالنا[۱]:۔ ہاتھ پاؤں نکالنا۔ خوب موٹا اور قد آور ہونا۔ جوان اور تنومند ہونا۔ پر پرزے نکالنا۔ اُردو صرف دہلی کی زبان۔

نام خدا سنبھالے ہیں قاتل نے ہاتھ پاؤں
آئیں گے زیرِ خنجر برّاں نئے نئے — داغ

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ہاتھ پاؤں نکالنا بولتے ہیں۔

ہاتھ پاؤں سنبھالنا[۲]:۔ ہاتھ پاؤں قابو میں کرنا۔ ہاتھ پاؤں روکنا۔ ہاتھ پاؤں تھامنا۔ ہاتھ پاؤں کی روک تھام کرنا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

کر دیا ہے چور ہم کو نشۂ الفت نے داغ
اب بھلا کوئی سنبھلتے ہیں سنبھالے ہاتھ پاؤں — داغ

ہاتھ پاؤں سنسنانا :۔ ہاتھ پاؤں میں سنسنی پیدا ہونا۔ ایک قسم کی کمزوری پیدا ہونا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

ہاتھ اور پاؤں سنسناتے تھے
بے طرح کچھ خیال آتے تھے — عالم

ہاتھ پاؤں سے چھوٹنا :۔ جننے سے فراغت پانا۔ تندرستی کے ساتھ جن کر کھڑا ہو جانا۔ بخیریت بچہ جننا۔ جننے کی تکلیف اور صدمے سے نجات پانا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ دہلی کی زبان ہے اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ پاؤں شل ہو جانا :۔ ہاتھ پاؤں کا تھک جانا۔ ہاتھ پاؤں کا مضمحل ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہتکڑی بیڑی بڑی زوروں سے پہنائی مجھے
اے جنوں شل ہو گئے اہلِ وطن کے ہاتھ پاؤں — صبا

ہاتھ پاؤں کاٹنا :۔ ہاتھ اور پاؤں قلم کرنے کی سزا دینا۔

ہاتھ پاؤں کو لگائے تیرے یوں آ کر رقیب
کاٹنے واجب ہیں ایسے بے ہنر کے ہاتھ پاؤں — ظفر

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ پہلے دستور تھا کہ مجرم کا اوّل قصور میں ایک ہاتھ دوسرے میں دوسرا ہاتھ۔ مگر تیسرے میں دونوں ہاتھ پاؤں بھی قلم کر دیتے تھے۔ رنجیت سنگھ کے وقت تک بھی یہ سزا جاری تھی چنانچہ ابتک اس زمانے کے ایسے سزا یافتہ پائے جاتے ہیں (فرہنگ آصفیہ)
اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ پاؤں کا ہارنا :۔ ہاتھ پاؤں کا تھکنا دست و پا کا ضعف یا پیری۔ یا بیماری کے سبب کام نہ دینا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

ہے ضعیفی میں بھی ہم کو نوجوانی کا خیال
دل نہیں ہارا ہے ابتک گو کہ ہارے ہاتھ پاؤں — آغا

ہاتھ پاؤں کٹا لینا :۔ مجبور ہو جانا، بیکس اور ناچار ہو جانا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ بہنوئی کے کہنے پر تمام جائداد بہن کے نام لکھ دی ہاتھ پاؤں کٹا کے ایک ایک پیسے کو محتاج گھر میں بیٹھے ہیں۔

ہاتھ پاؤں کھیلے ہونا :۔ ہاتھ میں چستی ہونا۔ ہاتھ پاؤں میں زور ہونا، قوت و طاقت ہونا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہو گئے خم ٹھونک کر وہ یوں خزاں کے سامنے
کیا کھیلے ہیں جوانانِ چمن کے ہاتھ پاؤں — صبا

ہاتھ پاؤں کہنے میں نہ ہونا :۔ کمزوری کی وجہ سے ہاتھ پاؤں کا کام نہ دینا۔ بیماری یا پیری کی وجہ سے ہاتھ پاؤں قابو میں نہ ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

ع کہنے میں ہاتھ ہیں نہ تو مجھ خستہ تن کے پاؤں — آتش

ہاتھ پاؤں کی کاہلی اور منہ میں مونچھیں جائیں :۔ اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو انتہائی کاہلی اور سستی کی وجہ سے جو ضروری کام ہو اس کو انجام نہ دے۔ اُردو مثل عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ چھوٹا بھائی ایک تو شادی کا کام کرتے کرتے مرا جا رہا ہے اور تم بیٹھے بیٹھے برابر حکم جتا رہے ہو تمہاری تو وہی مثل ہے کہ ہاتھ پاؤں کی کاہلی اور منھ میں مونچھیں جائیں۔

قول فیصل :۔ صاحب خزینۃ الامثال نے "پاؤں" کی جگہ "پائے" لکھا ہے جو متروک ہے۔

ہاتھ پاؤں مارنا[۱]:۔ ہاتھ پاؤں چلانا۔ دست و پا کو حرکت کرنا۔ ہاتھ پاؤں ہلانا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ باجی تم کہاں چلی گئی تھیں بچہ آدھے گھنٹے سے رو رہا ہے اور گہجے پر پڑا ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔

ہاتھ پاؤں مارنا[۲]:۔ (کنایتہً) بیقرار ہونا۔ تڑپنا۔ لوٹنا۔ تلملانا۔ مضطرب ہونا۔ اُردو صرف۔ رائج۔

دیکھ پائے گورے گورے جو تمہارے ہاتھ پاؤں
زیست بھر مانندِ بسمل کیوں نہ مارے ہاتھ پاؤں — ناسخ

ہاتھ پاؤں مارنا[۳]:۔ انتہائی اپنے بچانے کی کوشش کرنا۔ دشمن سے بچنے کے لیے ہاتھ اور پاؤں سے کام لینا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

کر کے ننگا اس نے سر ڈھانکا زبردستی مرا جاں
کشتیاں لڑ لڑ کے میں نے لاکھ مارے ہاتھ پاؤں — صاحب

ہاتھ پاؤں مارنا[۴]:۔ نزع میں ہونا۔ جانکنی کے عالم میں۔ تکلیف سے ہاتھ پاؤں کو حرکت دینا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

نہ کیونکر ذبح میں ہم ہاتھ پاؤں ماریں اے قاتل
نہایت پیرنا مشکل ہے دریائے شہادت کا — لطافت

ہاتھ پاؤں مارنا :۔ تلاش و جستجو کرنا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

ناتوانی نے کیا اب تو ہمیں بے دست و پا
ہاتھ پاؤں مارتے تھے جب تلک تھے دست و پا — مصحفی

ہاتھ پاؤں مارنا :۔ جانفشانی کرنا۔ خون جگر کھانا، خوب محنت مشقت کرنا۔ جان توڑ کر کوئی کام کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بحر غم میں ایک آشنا کے لیے
میں نے کیا ہاتھ پاؤں مارے ہیں — رند

ہاتھ پاؤں مارنا :۔ تیرنا۔ شناوری کرنا۔ اُردو صرف، قریب بہ متروک۔

کشتی مے نے لگایا پار بیڑا ساقیا
مدتوں دریائے غم میں ہم نے مارے ہاتھ پاؤں — ناسخ

ہاتھ پاؤں میں سنسنی ہونا :۔ ہاتھ پاؤں میں سنسناہٹ ہونا جو ایک قسم کی کمزوری ہے۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ہاتھ پاؤں نکالنا :۔ (کنایۃً) ہاتھ پاؤں کی تیاری ہونا۔ جوان اور موٹا ہونا۔ جسم کا خوبصورتی کے ساتھ تیار ہونا۔ نہایت تنومند ہونا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

جب میں نے ہاتھ پاؤں نکالے شباب میں
اے عشق تو نے کر دیا بے دست و پا مجھے — بحر

ہاتھ پاؤں نکالنا :۔ خود رفتہ ہونا۔ آپے سے باہر ہونا۔ اردو صرف۔ متروک

پر ہاتھ پاؤں نشے میں نکالیے
دستار آفتاب کی بڑھ کر اچھالیے — امانت

ہاتھ پاؤں نکالنا :۔ حد سے بڑھ جانا۔ شرارت شروع کرنا۔ گستاخ ہونا۔ بے ادب ہونا۔ بر حرف خضا پر پُرزے نکالنا۔ اُردو صرف عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال

ہاتھ اٹھایا وصل میں مجھ پر چلائی لات بھی
رفتہ رفتہ اب نکالے تم نے بارے ہاتھ پاؤں — ناسخ

ہاتھ پاؤں ہارنا :۔ ہاتھ پاؤں میں طاقت نہ رہنا۔ ضعیفی یا پیری کی وجہ سے ہاتھ پاؤں میں دم کس نہ رہنا۔ اُردو صرف قریب بہ متروک۔

اے جنوں کچھ ناتوانی کے مناسب حکم پر
بیٹھنے سے دوڑنے سے اب تو ہارے ہاتھ پاؤں — ناسخ

ہاتھ پاؤں ہارنا :۔ جرأت نہ رہنا، ہمت ہار دینا۔ دل توڑ دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ پاؤں ہلانا :۔ ہاتھ پاؤں کو حرکت دینا۔ ہاتھ پاؤں کو چلانا۔ دست و پا کو جنبش دینا۔ اردو صرف۔ فصیح رائج۔

وحشت میں آگے میں نے ہلائے جو ہاتھ پاؤں
یا حافظ کا غل مری زنجیر سے ہوا — شرف

ہاتھ پاؤں ہلانا :۔ (کنایۃً) محنت کرنا۔ مشقت کرنا۔ دوڑ دھوپ کرنا۔ کوشش کرنا۔ سعی کرنا۔ جد و جہد کرنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

دنیا میں ہاتھ پاؤں ہلائے بہت رضا
قسمت سے ہم مگر کبھی سر بر نہ ہو سکے — رضا فرنگی محلی

قول فیصل :۔ پاؤں کی جگہ پیر بھی بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

جیسے :۔ وہ مال اب ان کے پچھلوں کے لئے رہ جائے کہ وہ اس سے عیش و آرام کریں اور گلچھرے اڑائیں۔ اس طرح دوسروں کو بغیر ہاتھ پیر ہلائے یوں ہی مل گیا۔ (ترجمہ نہج البلاغہ)

ہاتھ پاؤں ہلانا :۔ محنت مزدوری کرنا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

ہاتھ پاؤں کو ہلاتے ہیں تو پلتا ہے پیٹ
ایک کے واسطے ہیں چار کمانے والے — آغا

ہاتھ پاؤں ہونا :۔ کنایہ ہے شباب کا زمانہ قریب آنے سے۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

یہ کل کی بات ہے اے قدر بوٹا سا قد تھا
جو ہاتھ پاؤں ہوئے پائمال کرتے ہیں — قدر بلگرامی

ہاتھ پتھر تلے دبنا :۔ نہایت مشکل اور مصیبت میں پھنسنا۔ بے بس ہونا۔ مجبور ہونا۔ ناچار ہونا۔ اُردو صرف۔ قریب بہ متروک۔

عشق بتاں نہیں دست دعا کس طرح اٹھائیں
پتھر تلے ہے ہاتھ ہمارا دبا ہوا — شاد لکھنوی

قول فیصل :۔ ہاتھ پتھر تلے آنا بھی بولتے تھے۔

ع آگیا ہے اب تو میرا ہاتھ پتھر کے تلے — جرأت

ہاتھ پٹھے پر نہ رکھنے دینا :۔ شوخ اور چالاک ہونا۔ کسی بات پر کسی طرح راضی نہ ہونا۔ بہت تیزی ہونا۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

طائر رنگ پریدہ ہے وہ ہنگام خرام
ہاتھ پٹھے پر نہ رکھنے دے صبا کو بادپا — نکہت

قول فیصل :۔ پٹھے پر ہاتھ نہ رکھنے دینا۔ زبانوں پر ہے۔ جیسے صاحبزادے کا دماغ اب بہت اونچا ہو گیا ہے پٹھے پر ہاتھ رکھنے نہیں دیتے۔ وہ گھوڑا جو اپنی تیزی اور اپنے پھرتیلے پن سے سوار کو پٹھے پر ہاتھ رکھتے ہی قبل اس کے کہ کوئی سوار ہو دوڑنے لگتا ہے۔

اُسی سے یہ صرف بھی بنایا گیا ہے۔ اسی وجہ سے ایک قسم کی گویا مثل بھی بن گئی۔ جیسے ان کی وہی مثل ہے کہ پٹھے پر ہاتھ رکھنے نہیں دیتے۔

ہاتھ پر دھرا ہوا ہونا :۔ کسی چیز کا تیار اور موجود

رہنا۔ ہر وقت پاس رہنا۔ سر دست موجود رہنا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

چاہو جو چھینو دستِ حنا بستہ سے یہ دل مزاجان
ایسا سُو دل کسی کا دھرا ہاتھ پر نہیں طیش

ہاتھ پر سانپ کِھلانا :۔ جان جوکھوں کا کام کرنا۔ جان کو خطرے میں ڈالنا۔ خطرناک کام کرنا۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

کرتے ہیں زلف یار میں شانہ
سانپ کو ہاتھ پر کھلاتے ہیں رند

قول فیصل :۔ ہاتھ کی جگہ ہاتھوں بھی کہا ہے۔

اے بتو بال بنایا نہ کرو
سانپ ہاتھوں پہ کھلایا نہ کرو رند

ہاتھوں پر سرسوں جمانا :۔ کسی سخت اور مشکل کام کو فوراً انجام دینا۔ طلسم اور شعبدہ بازی کر دکھانا۔

نرگس چمن میں سرسوں جماتی ہے ہاتھ پر
ہے یہ بھی اپنے کارِ طلسمات میں جری نصیر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں زیادہ تر کسی کام کے جلدی انجام دینے کے محل پر ہتھیلی پر سرسوں جمانا بولتی ہیں۔ اور جن معنیٰ میں صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے اور محاورہ قائم کیا ہے یہ عام زبان نہیں

ہاتھ پر سُونا اُچھالنا :۔ کنایہ ہے کمال امن کا۔

مہر سے کہہ دو کہ اس کے دور میں قدر
ہاتھ میں سُونا اچھالے بے خطر بلگرامی
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب یہ قریب بہ متروک ہے۔

ہاتھ پر طوطا پالنا :۔ ہاتھ پر زخم یا پھوڑے پھنسی کے سبب کام کاج چھوڑ دینا۔ زخم اچھا نہ ہونے دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ کسی زخم وغیرہ کے علاج میں کوتاہی کرنا کے معنوں میں روگ کا طوطا پالنا عورتیں بولتی ہیں جیسی کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر کو دکھاؤ مہینہ بھر سے کیا روگ کا طوطا پالے ہو۔ اور خالی طوطا پالنا بھی اسی محل پر بول دیتی ہیں لیکن دیا شنکر نسیم نے زخم اچھا نہ ہونے دینا، زخم کھانا وغیرہ کے معنوں میں نظم کیا ہے جو اب مستعمل نہیں ہے

سبز رنگوں کے لئے گل تو نہیں کھائے نسیم
ہاتھ پر داغ ہیں کیا طوطے ہیں پالے تم نے نسیم

طوطا کا رسم الخط 'ط' سے ہے مگر اصولاً اس کا املا 'ت' سے ہونا چاہیے تھا۔

ہاتھ پر طوطا پالنا :۔ اپنا ہاتھ زخمی کر لینا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

ہاتھ پر قرآن رکھنا :۔ قرآن کی قسم کھانا۔ حلف اٹھانا۔ قرآن کی قسم لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ہاتھ کی خصوصیت نہیں۔ حلف کے محل پر یا قسم کے محل پر صرف قرآن اٹھانا بولتے ہیں۔ جیسے اگر تم نے نہیں چرایا ہے تو قرآن اٹھا لوگے۔ اسی جگہ قرآن پر ہاتھ رکھ کے کہنا بھی مستعمل ہے۔ جیسے قرآن پر ہاتھ رکھ کے کہہ دوگے کہ تم نے بھائی صاحب کو گالی نہیں دی ہے۔

قرآن پر ہاتھ رکھنا بھی ہے۔

واقعی صاحب نے میرا دل نہیں ہرگز لیا
ہاتھ تو رکھئے نہا دھو کر بھلا قرآن پر انشا

ہاتھ پر گرم پیسہ رکھنا :۔ پیسہ لال کر کے ہاتھ پر رکھ دیتے تھے یہ ایک قسم کی سزا تھی جو اگلے زمانے میں مجرموں کو دی جاتی تھی۔

اک گرم پیسہ رکھ دیا دستِ سوال پر قدر (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب یہ متروک ہے کیونکہ نہ اب اس قسم کی سزا دی جاتی ہے اور نہ کوئی بولتا ہے۔

ہاتھ پر گنگا جلی رکھنا :۔ سخت قسم کھانا۔ حلف اٹھانا۔ ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ہاتھ کی کوئی قید نہیں اہل ہنود حضرات قسم کھانے کے محل پر گنگا جل اور گنگا جلی اٹھانا بولتے ہیں۔ ہندوؤں کی زبان کی کوئی قید نہیں مسلمان بھی ہندو کے لئے یہی کہے گا کہ فلاں نے گنگا جلی اٹھائی یعنی بہت بڑی قسم کھائی۔

ہاتھ پر ناگ کِھلانا :۔ اپنی جان کو خطرے میں ڈالنا، جوکھوں کا کام کرنا۔ دہلی کا ایک قدیم لغت۔

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ پر ہاتھ دَھرے بیٹھے ہونا :۔ بالکل بیکار بیٹھے ہونا۔ کوئی کام نہ ہونا۔ بیکاری کے عالم میں ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

بازیٔ عشق ہرے بیٹھے ہیں
ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں عزیز لکھنوی

قول فیصل :۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھے ہونا بھی بولتے ہیں

جنھیں لگاتے تھے تیغیں وہ مر گئے شاید
کہ ہاتھ ہاتھ پہ رکھے اداس بیٹھے ہو تعشق

آتش نے ہاتھ کے اوپر ہاتھ دھرے بیٹھے ہونا بھی کہا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

دو دن سے پاؤں جو نہیں دبوائے یار نے
بیٹھے ہیں ہاتھ ہاتھ کے اوپر دھرے ہوئے آتش

ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا بھی زبانوں پر ہے جو عورتوں کی زبان ہے۔ جیسے بیگم نے کہا تو پھر کچھ تدبیر کرنا چاہیے خالی خولی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے سے کیونکر کام چلے گا۔ (بیگمات اودھ)

ہاتھ پر ہاتھ رکھنا :۔ ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ

رکھنا۔ ہاتھ سے ہاتھ کو مَس کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان

کچھ اس کے ہاتھ لگا کچھ ہمارے ہاتھ لگا
رکھا جو بام سے اس نے اُتر کے ہاتھ پہ ہاتھ ظفر

ہاتھ پر ہاتھ رکھنا :۔ قول دینا، قول و قرار کرنا۔ وعدہ واثق کرنا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

نہ اعتبار ہے قول و قرار کا جس کے
دلا نہ رکھیو پھر ایسے بشر کے ہاتھ پہ ہاتھ ظفر

ہاتھ پر ہاتھ رکھنا :۔ شرط لگانا، بازی بدنا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

ہزار طور کے لوگوں کو پھر گمان ہوئے
ظفر کے جبکہ رکھا نامہ بر نے ہاتھ پہ ہاتھ ظفر

ہاتھ پر ہاتھ مارنا :۔ قول دینا۔ شرط بدنا یا مضبوط اقرار کرنا کہ یہ کام ضرور کریں گے۔ اُردو محاورہ عوام کی زبان۔

دیکھیں کہ اب کے وعدے پہ آتے ہیں یا نہیں
رخصت ہوئے ہیں ہاتھ پہ وہ ہاتھ مار کے اسیر

قول فیصل :۔ قدیم زمانے میں اور اب بھی یہ طریقہ ہے کہ جب کوئی مستحکم اقرار کرتے ہیں تو ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہیں۔

ہاتھ پڑ جانا :۔ اتفاقیہ مل جانا۔ مفت یا بے کوشش ہاتھ آنا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عوام لکھنؤ اس جگہ ہاتھ لگ جانا بولتے ہیں یا ہاتھے چڑھنا کہتے ہیں۔

ہاتھ پڑنا :۔ چھینا جھپٹی ہونا۔ نوچا کھسوٹی ہونا۔ اس بات کی کوشش کرنا کہ چیز ہمیں کو ملے۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

ساقی کو صرفہ اور یہ ہے میکشوں کو پیاس
پڑتے ہیں ہاتھ جامِ مئے خوشگوار پر داغ

ہاتھ پڑنا :۔ ہاتھ کی ضرب لگنا۔ ہاتھ کا وار پڑنا۔ اُردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ ...... دو سو سولہ[۲۱۶] کس بھگوے کے سر پہ پڑیں۔ سر نہ ہوا طبلہ کہ جب دیکھیے ہاتھ پڑ رہا ہے (فسانۂ آزاد)

ہاتھ پڑنا :۔ داؤں پڑنا۔ حسب مراد پانسا پڑنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ پڑنا :۔ بس میں آنا۔ قابو میں آنا۔ پالے پڑنا۔ قبضے میں آنا۔ اُردو صرف عوام کی زبان۔

حوروں کے ہاتھ پڑ گئے جنّت میں ہم غریب
کیا آدمی کا بس ہو کہ اپنا مکاں نہ ہو داغ

قول فیصل :۔ عوام اور عورتیں اس جگہ پالے پڑنا زیادہ بولتی ہیں۔

ہاتھ پڑنا :۔ مٹھی میں آنا۔ گرفت میں آنا۔ کسی چیز کا ہاتھ میں آنا۔ اُردو صرف عوام کی زبان۔

جز حبیب نہ مال پر پڑا ہاتھ
جز سایہ نہ کوئی بھی لیا ساتھ (گلزارِ نسیم)

ہاتھ پڑنا :۔ مریض کا زیر علاج ہونا۔ مریض کی نبض دیکھنا کی جگہ۔ اُردو صرف قریب بہ متروک۔

تاکہ دستِ شفا عطا ہو جائے
ہاتھ جس پر پڑے شفا ہو جائے قدر۔ بلگرامی

ہاتھ پڑنا :۔ ہاتھ کا دفعتاً مس کرنا کسی چیز کو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ پسارنا :۔ مانگنے کے واسطے ہاتھ پھیلانا۔ مانگنا گدائی کرنا۔ دست سوال دراز کرنا۔ اُردو صرف قریب بہ متروک۔

ع جو ہے سو گدا کس کنے جا ہاتھ پسا ریں میر

ہاتھ پسارے جانا :۔ دُنیا سے خالی ہاتھ جانا۔ ہندوؤں کی زبان۔ مال جنھوں جمع کیا وہ ہاتھ پسارے جاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کے ہندو بھی اب نہیں بولتے۔

ہاتھ پکڑا دینا :۔ کسی کو کسی کی حفاظت میں دے دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس محل پر ہاتھ میں ہاتھ پکڑا دینا بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

ہاتھ پکڑا دینا :۔ شادی کر دینا۔ کسی عورت کی۔ (فقرہ) میری صلاح مانو تو آنکھ بند کر کے صادقہ کا ہاتھ پکڑا دو پھر ایسی جگہ نہیں ملے گی۔ (رویائے صادقہ) (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بہت کمی کے ساتھ عورتیں بول دیتی ہیں۔

ہاتھ پکڑ کے پہونچا پکڑنا :۔ تھوڑا سہارا پا کر زیادہ کا طالب ہونا۔ اُردو صرف عورتوں کی زبان۔

آنکھ ان کی پڑی جس پر دل چھین لیا اس کا شوقؔ
بس ہاتھ پکڑتے ہی پہونچا وہ پکڑتے ہیں قدا کی

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ محاورہ ہے ہاتھ پکڑتے ہی پہونچا پکڑنا شعر میں بھی یوں ہی ہے۔

ہاتھ پکڑنا :۔ ہاتھ تھامنا۔ ہاتھ میں ہاتھ لینا۔ دست گرفتن کا ترجمہ۔ اُردو صرف فصیح رائج۔

محل صرف :۔ میلے میں مجمع بہت ہے لڑکے کا ہاتھ پکڑ لو ایسا نہ ہو کہ کھو جائے۔

ہاتھ پکڑنا :۔ (کنایتہً) دستگیری کرنا۔ مدد کرنا۔ سہارا دینا۔ پناہ دینا، بچانا۔ حامی و مددگار ہونا۔ اُردو صرف قلیل الاستعمال۔

ع ڈبو دیتے ہیں اُس کو ہاتھ یہ جس کا پکڑتے ہیں آتش

ہاتھ پکڑنا :۔ کسی کام کرنے سے روکنا۔ کسی کام کرنے سے منع کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

سینے میں تپاں ہے دل جو مرا ہے کون پکڑتا ہاتھ ترا
تو عمر بھر اپنی زلف میں رکھے ہے جیل عبث میعاد عبث
قدر بلگرامی

ہاتھ پکڑنا :۔ کسی سے امداد کا وعدہ کرنا۔ کسی کو امید دلانا کہ ہم تمہاری مدد کریں گے۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

محل صرف :۔ کوتوال نے کہا بس اب ہاتھ پکڑنے کی لاج آپ کو کرنی ہوگی۔ (محصنات)

ہاتھ پکڑے دم نکلنا :۔ ہاتھ لگائے جاں نکلنا۔ نہایت نحیف و زار اور از حد ناتواں ہونا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

کوئی کیا نبض دیکھے، دستگیری کیا کرے قسمت
ترے بیمار غم کا ہاتھ پکڑے دم نکلتا ہے
داغ

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ ناک پکڑے دم نکلنا بھی اس معنی میں بولتے ہیں۔ لیکن اہل لکھنؤ کسی طرح نہیں بولتے۔

ہاتھ پورا پڑنا :۔ کامل وار پڑنا۔ پوری ضرب پڑنا۔ بھرپور وار پڑنا۔ اردو صرف۔ فصیح رائج۔

دوسرا پورا پڑا قاتل کا ہاتھ
سخت جانی کا مزہ جاتا رہا
داغ

ہاتھ پھلنا :۔ ہاتھوں میں آبلے یا پھپھولے پڑنا۔

مریض سوز محبت کی دیکھتا گر نبض
تو پھر طبیب کے بھی آبلوں سے پھلتے ہاتھ
ذوق
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ آبلوں سے یا چھالوں سے ہاتھ پھلنا بولتے ہیں تنہا ہاتھ پھلنا مستعمل نہیں۔ ذوق نے بھی یوں ہی کہا ہے۔

ہاتھ پہونچنا :۔ دسترس ہونا۔ رسائی ہونا۔ کسی بلندی تک ہاتھ کا پہونچنا۔ اردو صرف۔ رائج۔

محل صرف :۔ مچان بہت اونچا ہے وہاں تک تمہارا ہاتھ نہیں پہونچے گا کرسی پر کھڑے ہوکر گلاس اتار لو۔

ہاتھ پھٹنا :۔ ہاتھوں کی کھال میں شگاف پڑنا۔ جابجا سے کھال کا ادھڑ جانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ باجی دونوں وقت برتن مانجھنے سے میرے ہاتھ پھٹ گئے کوئی ایسی دوا بتاؤ کہ ٹھیک ہو جائیں۔

قول فیصل :۔ سخت سردی میں ہاتھ اور ہونٹ پھٹتے ہیں، جیسے تمہارے ہونٹ پھٹ گئے ہیں تھوڑی، ویسلین لگا لو۔

ہاتھ پھرنا :۔ ہاتھ کی ہتھیلی سے کسی چیز کا مس ہونا۔ ہاتھ کا کسی شے سے مس ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح رائج۔

چھیڑ سکتا ہے کوئی ابرو کو شانہ مثل زلف
ہاتھ پھر سکتا ہے تیغ تیز کی کب دھار پر
آتش

ہاتھ پھیرنا :۔ شفقت اور محبت سے بچوں کے سر پر یا جانور کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

تجھے اے قیس شاید چشم لیلیٰ یاد آئی ہے
کہ پھیرا ہاتھ کیسا پیار سے پشت غزالاں پر
قدر بلگرامی

ہاتھ پھیرنا :۔ لوٹنا۔ ٹھگنا۔ مونسنا۔ اردو صرف متروک۔

لحد میں تار کفن تک نہیں مرے بر میں
یہ تو نے دست جنوں ہاتھ خوب پھیرا ہے
شاد لکھنوی

قول فیصل :۔ اب اس محل پر ہاتھ صاف کرنا بولتے ہیں۔

ہاتھ پھیرنا :۔ مساس کرنا، بوس و کنار کرنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ پھیرنا :۔ گھوڑے کے بدن پر ہاتھ پھیرنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنی میں عام طور سے زبان پر نہیں ہے۔ بلکہ کوئی جسم بھی ہو اس پر ایک جگہ سے دوسری جگہ تک ہاتھ مس کرنا کے معنی میں بولتے ہیں۔

پھیرا جو ہاتھ ہو گئے عضو بدن درست
سب عضو تن درست ہوئے تھا وہ تندرست
آرزو لکھنوی

ہاتھ پھیلا کر مانگنا :۔ گڑگڑا کے مانگنا۔ دست سوال دراز کرنا۔ اردو صرف۔ رائج۔

خدا سے بھی کبھی مانگا نہ ہاتھ پھیلا کر
یہ ناپسند رہا شیوۂ سوال مجھے
راسخ

ہاتھ پھیلانا :۔ کسی چیز کے لینے کے لئے ہاتھ بڑھانا۔ اردو صرف قریب بہ متروک

ہاتھ پھیلا کے لیا اس نے جو میرا خط شوق
کھل گیا صورت آغوش تمنا کاغذ
قدر

ہوں وہ پیاسا اشک بھر کر اپنی آنکھوں میں پیوں
ہاتھ پھیلاؤں نہ میں آب بقا کے واسطے
وزیر

قول فیصل :۔ اب اس محل پر ہاتھ بڑھانا بولتے ہیں۔

ہاتھ پھیلانا :۔ (کنایتہ) دست سوال دراز کرنا۔ خیرات مانگنا۔ گدائی کرنا۔ ہاتھ پھیلا کے کچھ مانگنا۔ اردو صرف۔ فصیح رائج۔

اغنیا سے کیوں جھکیں ہم ہیں فقیر اللہ کے
ہاتھ پھیلانے کسی کے در پہ جاتے ہی نہیں
مؤدب

ہاتھ پھیلانا :- (کنایۃً) طمع کرنا (نور اللغات)
قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
ہاتھ پھیلانا :- ہاتھ کو پوری طرح دراز کرنا۔ اُردو صرف۔ فصیح، رائج۔

ع ہاتھ پھیلا کے لی جو انگڑائی　امیر

ہاتھ پھیلنا :- بطور خوشامد۔ ہاتھ بڑھانا۔ کسی چیز کی استدعا کرنا۔ اُردو صرف۔ فصیح رائج۔

بیٹھے جو پاؤں گنجِ قناعت میں کاٹ کر
کیوں روبروِ کریم کے پھیلیں گدا کے ہاتھ　امیر

ہاتھ پھینکنا :- ۱ ہاتھ چلانا۔ ہاتھوں کا وار کرنا۔ ہاتھوں کو گردش دینا۔ چکر دینا۔ (نور اللغات)
قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
ہاتھ پھینکنا :- ۲ ٹوٹنا۔ مُوسنا۔ کرنا۔ تلوار اور پٹے کے ہاتھ ہلانا۔　(نور اللغات)
قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
ہاتھ پھینکنا :- ۳ جلد جلد کھانا، بڑے بڑے نوالے اتار جانا۔ اُردو، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
ہاتھ پیر بنانا :- ورزش وغیرہ کر کے ہاتھ پیروں پر تیاری لانا۔ اُردو صرف عوام کی زبان۔
محل صرف :- جوانی کے دن ہیں ریاض کر کے جو ہاتھ پاؤں بنانا ہو بنا لو پھر ایسا موقع ہاتھ نہیں آئے گا۔
ہاتھ پیسنا :- ہاتھ ملنا۔ ایک ہاتھ کی ہتھیلی کو دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر رگڑنا۔ اُردو صرف قریب بہ متروک۔

دمِ رقص ہاتھوں کو اتنا نہ پیسو
کہیں یار دل پس نہ جائے کسی کا　امیر لکھنوی

ہاتھ پیلے کرنا :- (کنایۃً) غریبوں کی طرح بیاہ کرنا۔ اپنی گڑیا سنوار دینا۔ ہندوؤں کی زبان (نور اللغات)
قول فیصل :- ہندوؤں کی قید نہیں مسلمان عورتیں اور عوام کمی کے ساتھ کبھی کبھی ایسا بھی بول دیتے ہیں۔
جیسے کہو میاں کب تک ہاتھ پیلے کرنے کا ارادہ ہے یعنی کب تک شادی کرو گے۔
ہاتھ تکنا :- کسی کا محتاج ہونا۔ دست نگر ہونا۔
(نور اللغات)
قول فیصل :- اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے
ہاتھ تلنا :- مجرموں کی ایک قسم کی سزا جس میں روغن کو آگ پر خوب گرم کر کے مجرم کا ہاتھ اس میں ڈال دیتے تھے تاکہ جل جائے۔ اردو صرف متروک۔

کوئے قاتل میں یہ پکوان ہے یہ کھانا ہے
بھونتے دیکھے جگر ہاتھوں کو تلتے دیکھا　رشک

ہاتھ تلے :- ۱ ماتحت، نیچے، قبضے میں ۲ پاس، نزدیک۔　(اُردو کا ایک قدیم لغت)
قول فیصل :- اَب اس جگہ "ہاتھ کے نیچے" بولتے ہیں۔ جو عوام کی زبان ہے۔
ہاتھ تُلے ہونا :- ہاتھ جچا ہونا، کمی بیشی ہونا ہاتھ سے ٹھیک اندازہ ہونا۔ اُردو صرف عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔
محل صرف :- حضور ایسی افیون پلاؤں کہ قیامت تک پِنِیک رہے۔ دخل کیا بے کیف ہو جایئے۔ ہاتھ تلے ہوئے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)
ہاتھ تنگ ہونا :- روپیہ پیسہ پاس نہ ہونا۔ تنگدست ہونا۔ نادار ہونا۔ مفلس ہونا۔ اُردو فعل لازم۔ اُردو محاورہ دہلی کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)
ہاتھ توڑ دینا :- دوسرے کے ہاتھ کو شکستہ کر دینا۔ ہاتھ کو بیکار کرنا، اردو صرف۔ فصیح رائج۔

میری بیڑی کی طرح توڑ دے حدّاد کے ہاتھ
اے جنوں تجھ کو خدا نے دئے فولاد کے ہاتھ　ناسخ

ہاتھ توڑ توڑ کے کھانا :- مزیدار کھانا کھا کر ہاتھوں کو چاٹنا۔ لذیذ چیز کی تعریف کے لئے مستعمل ہے۔
(فقرہ) سبز خولائی ایسی پکتی ہے کہ ہاتھ توڑ توڑ کر کھایئے۔　(نور اللغات)
قول فیصل :- لکھنؤ کے عوام بالخصوص عورتیں اس جگہ انگلیاں چاٹ چاٹ کے کھانا بولتی ہیں
ہاتھ توڑنا :- ہاتھ بیکار کرنا۔ ہاتھ کو کام کا نہ رکھنا، اُردو صرف۔ فصیح رائج۔

پایا جو دسترس تو نیا رنگ لائے گا
دُزدِ حنا کے ہاتھ سرِ دست توڑیئے　رشک

ہاتھ تھامنا :- ۱ گرتے ہوئے کا ہاتھ پکڑنا۔ اس غرض سے ہاتھ پکڑنا کہ گرنے نہ پائے۔ اُردو صرف۔ فصیح، رائج۔

ہماری لغزشوں کی تجھکو اے زاہد خبر کیا ہے
فرشتے تھامتے ہیں ہاتھ جب ہم لڑکھڑاتے ہیں　امیر

ہاتھ تھامنا :- ۲ ہاتھ پکڑنا۔ ہاتھ میں ہاتھ لینا۔ اُردو صرف۔ فصیح رائج۔

تھام لیتا تھا کوئی ہاتھ سرِ راہ اگر
بغلیں تم جھانکنے لگتے تھے اِدھر اور اُدھر　امیر

ہاتھ تھرّانا :- ہاتھ کانپنا۔ ہاتھ کا بے قابو ہونا۔ اُردو صرف۔ فصیح رائج۔
محل صرف :- غضب کا سانحہ سنو۔ ہاتھ تھرّاتا ہے۔ لکھا نہیں جاتا ہے۔ (انشائے سرور)
ہاتھ تھرکانا :- ہاتھ مٹکانا۔ زنانوں کی طرح ہاتھوں کو چلانا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں

کی زبان۔

محل صرف:۔ تمھارا لڑکا بچپنے سے ہاتھ اور کولھے کو تھرکایا کرتا تھا ہم سمجھتے تھے کہ آگے بڑھ کر زنانہ ہوجائے گا۔

ہاتھ تہہ سنگ ہونا:۔ بے بس ہونا، مجبور ناچار ہونا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

تنگ دستوں کے فقط ہاتھ نہیں ہیں تہہ سنگ
صاحب دولت و اقبال بھی جینے سے ہیں تنگ اسیرؔ

ہاتھ تھک جانا:۔ ہاتھ کا مضمحل ہوجانا۔ ہاتھ میں اصلی زور باقی نہ رہ جانا، زیادہ کام کی وجہ سے ہاتھ میں طاقت نہ رہنا۔ اردو صرف فصیح۔ رائج۔

محل صرف:۔ باجی اب میں برتن نہیں مانجھ سکتی میرے ہاتھ تھک گئے اب کسی اور سے منجھوالو۔

ہاتھ تھکیں:۔ دیکھو ہاتھ ٹوٹیں۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتوں کی یہ زبان نہیں۔

ہاتھ تیار ہونا:۔ ہاتھ کو کسی کام کی مشق ہونا۔ تیغ زنی کی ایسی مشق ہونا جو حد کمال تک پہونچ جائے۔ اردو صرف فصیح رائج۔

کیا جانے کتنے دیکھے ہیں میدانِ کارزار
تیار ہاتھ ہیں کہ ہیں جعفر کے ورثہ دار تعشقؔ

آج کل تیار ان کا ہاتھ ہے
دل اُڑا دینا بھی کوئی بات ہے عزیز لکھنوی

ہاتھ ٹوٹ جانا:۔ ہاتھ کا شکستہ ہوجانا۔ ہاتھ کا بیکار ہوجانا۔ ہاتھ کا کام کا نہ رہنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

بیکاری جنوں کو ہے سر پیٹنے کا شغل
جب ہاتھ ٹوٹ جائیں تو پھر کیا کرے کوئی غالبؔ

ہاتھ ٹوٹیں:۔ ایک قسم کا کوسنا۔ بددعا کے محل پر۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ ایک پٹرے کی خاطر پہونچا دھڑ کے مُڑ دڑا اللہ کرے ہاتھ ٹوٹیں۔ (فسانۂ آزاد)

ہاتھ ٹھٹھرنا:۔ سخت سردی کی وجہ سے ہاتھ کا کما پوری طرح کام نہ کرنا۔ اصلی قوت باقی نہ رہنا۔ ہاتھ سُن ہوجانا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہاتھ ٹھڈی میں ڈالنا:۔ خوشامد کرنا۔

کبھی جو ہاتھ اس محبوب کی ٹھڈی میں ڈالا ہے
کہا ہے توڑ تو لوگے نہ تم سیب زنخداں کو ناسخؔ
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ کوئی خاص محاورہ نہیں ہے۔ ہاتھ محبت سے سر پر بھی رکھتے ہیں۔ دل بڑھانے کے لیے ہاتھ پیٹھ پر بھی رکھتے ہیں۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر ہاتھ ٹھڈی میں دینا بولتے ہیں جس کے معنی ہیں خوشامد و لجاجت کرنا۔

ہاتھ ٹھیرانا:۔ ہاتھ روکنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ ٹیک کے اُٹھنا:۔ ضعف یا بڑھاپے کے باعث ہاتھوں پر زور دے کر اُٹھنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

ہاتھ جڑنا:۔ وار کرنا۔ اردو محاورہ۔ قریب بہ متروک۔

میرے جسمِ پُرشکن پر جڑ کے تلواروں کے ہاتھ
ہنس کے فرمانے لگے اُتو یہ اُتو ہوگیا رشکؔ

ہاتھ جڑنا:۔ ہاتھ مارنا۔ ہاتھ سے وار کرنا۔ اُردو محاورہ عوام کی زبان۔

قول فیصل:۔ عوام لکھنؤ اسی محل پر ہاتھ رسید کرنا بھی بولتے ہیں۔

ہاتھ جگر پر رکھنا:۔ ہاتھ سے دل یا جگر کی بیقراری کو دبانا۔ نہایت اضطراب اور بیقراری کی علامت ظاہر کرنا۔ دل تھامنا، جگر تھامنا۔ اُردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

کھینچ کر آہ جو میں ہاتھ جگر پر رکھا
دامن اس نے بھی اُٹھا دیدۂ تر پر رکھا جراتؔ

ہاتھ جمنا:۔ ہاتھ بیٹھنا، مشق ہوجانا (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ عوام بول دیتے ہیں۔

ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوجانا:۔ دست بستہ کھڑا ہوجانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ کوئی محاورہ نہیں۔

ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوجانا:۔ سب کچھ خرچ کر ڈالنا۔ اہل دہلی کی زبان (نور اللغات)

ہاتھ جوڑ کر کہنا:۔ منت و سماجت سے کہنا۔ نہایت ادب اور تعظیم سے گزارش کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

پاؤں انھیں تو آنا کہوں ہاتھ جوڑ کر
کیا مل گیا تمھیں دلِ عشاق توڑ کر رشکؔ

ہاتھ جوڑنا:۔ (کنایۃً) منت و سماجت کرنا۔ التجا کرنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

میں ہاتھ جوڑتا ہوں ضرور آئیے گا آپ
واللہ رات بھر مجھے تڑپائے گا یہ دل بحرؔ

کم بخت مانتا ہی نہیں اس کو کیا کروں
میں جوڑتا ہوں ہاتھ بہت دل کے سامنے داغؔ

ہاتھ جوڑنا:۔ خوشامد کرنا۔ اردو محاورہ فصیح رائج

جو وہ روٹھے ہیں تو کس کس خوشامد سے منایا ہے
کبھی پاؤں پڑے ہیں ہم کبھی ہاتھوں کو جوڑا ہے زندؔ

ہاتھ جوڑے پاؤں پر ان کے گرا
پھر بھی وہ برہم ہی کے برہم رہے — داغ

ہاتھ جھاڑ اُٹھے:۔ سب کچھ جوئے میں ہار کر اٹھ کھڑے ہوئے مفلس اور نادار ہو گئے۔ اہلِ دہلی کی زبان۔

یوں قمارِ عشق سے ہم اٹھ چلے ہاتھ اپنے جھاڑ
گھر کو جاتا ہے جواری جس طرح ہارا ہوا — جرأت

ہاتھ جھاڑ بیٹھنا:۔ مفلس و تہیدست ہو جانا۔ بالکل نادار ہو جانا۔ ہاتھ خالی کر بیٹھنا۔ اُردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

پوچھتے ہو حال کیا میرا قمارِ عشق میں
جھاڑ بیٹھا ہاتھ میں نقد دل و دیں ہار کے — ظفر

ہاتھ جھاڑ کے اُٹھنا:۔ خالی ہاتھ اٹھنا۔ اُردو محاورہ، فصیح۔ رائج۔

مُٹھی میں دل نہ تھا جو اُٹھے ہاتھ جھاڑ کے
اُلجھا ہوا ہے زلف شکن در شکن میں کیا — داغ

ہاتھ جھاڑ کے جانا:۔ خالی ہاتھ جانا۔

اس چمن سے اے صبا جائے گا آخر ہاتھ جھاڑ
کب تلک غنچہ رہے گا مُشتِ زر باندھے ہوئے — ظفر

کہدو غنچے سے نہ پھولے مشتِ زر پر باغ میں
آخرش جانا ہے یاں سے ہاتھ بالکل جھاڑ کے — ظفر

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ جس طرح ظفر نے دونوں شعروں میں کہا ہے اس طرح عام زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ جھاڑ کے کھڑے ہو جانا:۱۔ اپنے پاس کچھ باقی نہ رکھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ جھاڑ کے کھڑے ہو جانا:۲۔ جوئے میں ہار کے کھڑے ہو جانا۔ جواریوں کی طرح خالی اُٹھنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ جھاڑنا:۱۔ ہاتھ مارنا، ہاتھ جڑنا۔ ضرب لگانا، وار کرنا۔ تلوار تیغہ یا سیف کا ہاتھ لگانا۔ اُردو محاورہ۔ متروک۔

زندگی سے ہوں میں بیٹھا اے ستمگر ہاتھ جھاڑ
دیر مت کر کھینچ کر تلوار مجھ پر ہاتھ جھاڑ — کرم

ہاتھ جھاڑنا:۲۔ تھپڑ لگانا۔ مارنا۔ پیٹنا (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ جھاڑنا:۳۔ ہاتھ جھٹکنا، ہاتھ کو جھٹکا دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کے جھاڑنا بولتے ہیں۔

ہاتھ جھاڑنا:۴۔ ہاتھ خالی کرنا، ہاتھ صاف کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ جھاڑنا:۵۔ دست بردار ہونا، چھوڑنا، مایوس ہونا، ہاتھ اٹھانا، ہاتھ دھونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ ان معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ جھاڑے بیٹھے ہونا:۔ خالی ہاتھ ہونا۔ اردو محاورہ۔ قریب بہ متروک۔

محل صرف:۔ ان کا تقاضا ہے کہ دو اور یہاں ہاتھ جھاڑے بیٹھے ہیں۔ (انشائے سرور)

ہاتھ جھٹکنا:۔ ہاتھ کو جھٹکا دینا کسی کے ہاتھ کو اپنے جسم سے جھٹکے کے ساتھ ہٹانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہاتھ سینے سے جھٹک دیتے ہیں وہ سوتے میں
رات کو روز سرک جاتی ہے دولت میری — امیر

ہاتھ جھلاتے آنا:۔ خالی ہاتھ آنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ یہ کہہ کے گئے تھے کہ میں بارہ ٹکے سے بکل روپیہ وصول کرکے لے آؤں گا اب جو دیکھا تو ہاتھ جھلاتے چلے آرہے ہیں۔

ہاتھ جُھلانا:۱۔ چلتے میں ہاتھ ہلانا۔ ہاتھوں کو ہلاتے ہوئے چلنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ باقی خالی ہاتھ جھلاتے اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔

ہاتھ جُھلانا:۔ خالی ہاتھ آنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ جُھلائی:۱۔ وہ روپیہ جو رہزن لوگ اپنی سرحد سے گزرنے کی بابت مسافروں سے لیتے ہیں۔ اہلِ لکھنؤ کی زبان۔ مؤنث۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ جُھلائی:۲۔ وہ نقدی جو زمیندار یا ملازمان سرکار راہ میں مسافروں سے لیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ مؤلف سرمایۂ زبان اُردو (جلال لکھنوی) نے بھی لکھا ہے۔ لیکن اب یہ متروک ہے۔

ہاتھ جھوٹا پڑنا:۱۔ وار خالی جانے سے ہاتھ پر صدمہ پہونچنا۔ وار خالی جانا۔ نشانے پر نہ بیٹھنا۔ اُردو محاورہ، عوام کی زبان۔

خون ناحق رنگ لایا ہے دمِ مشقِ ستم
ہاتھ جھوٹا پڑ گیا آخر مرے جلّاد کا — داغ

ہاتھ جھوٹا پڑنا:۲۔ لین دین کا وعدہ وفا نہ ہونا۔ حسب وعدہ روپیہ ادا نہ کرنا۔ ساکھ جانا، ساکھ نہ رہنا۔ بے اعتبار اور وعدہ خلاف ہونا۔

ع جان لی لے کر نذر دی یوں ہاتھ جھوٹا پڑ گیا — لا اعلم

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ جھوٹا کرنا:۔ کسی قدر کھانا۔ منہ جھٹالنا۔ اہلِ دہلی کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اس جگہ منھ جھٹلانا زبانوں پر ہے جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

ہاتھ جھوٹا کرنا :۔ ناکافی وار کرنا۔ ایسا وار کرنا جو کافی نہ ہو۔ اُردو محاورہ۔ قلیل الاستعمال۔

جاؤ بھی گردن نہ میری کٹ سکی
مفت اپنا ہاتھ بھی جھوٹا کیا — جلیل

ہاتھ جھوٹا ہونا :۔ کسی صدمہ سے بیکار ہو جانا۔ کنایہ ہے کسی چیز پر کوئی ضرب لگانے کے وقت ہاتھ پر صدمہ واقع ہونے سے اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

کیا لطافت ہے زخم میں کھاؤں
اور قاتل کا ہاتھ جھوٹا ہو — شاد لکھنوی

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت ہاتھ جھوٹا ہو جانا بھی مستعمل ہے۔

جوہر قاتل ہماری سخت جانی سے کھلے
ہاتھ جھوٹا ہو گیا بل پڑ گئے شمشیر میں — صبا

ہاتھ جھوٹا ہونا :۔ ہاتھ سُن ہو کر کام کے لائق نہ رہنا۔ ہاتھ کا کام سے جاتا رہنا۔ ہاتھ کا زور نہ رکھنا۔ اُردو صرف قلیل الاستعمال۔

رسائی ہوئی جبکہ دامن تک اس کے
ہوا ہاتھ اپنی رسائی کا جھوٹا — ذوق

ہاتھ جھوٹا ہونا :۔ قرض کا وعدہ پورا نہ کرنا۔ قرض لے کر حسب وعدہ نہ دینا۔ لینے کا منہ نہ رہنا۔ ساکھ نہ رہنا۔ جیسے جب ایک دفعہ ہاتھ جھوٹا ہو گیا پھر مانگنے کا منہ نہ رہا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ جھول پڑنا :۔ ہاتھ نکما ہو جانا۔ فالج یا ضرب کے سبب ہاتھ کا معطل ہو جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ جھول جانا :۔ ہڈی ٹوٹ جانے سے ہاتھ جوڑ سے الگ ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ازرق یہ دیکھ کر ہوا انگشت در دہاں
سمجھا جھول جھول گیا ہاتھ بے گماں — اوج

ہاتھ چاٹنا :۔ کوئی مزیدار چیز کھا کر ہاتھ چوسنا، مزا لینا، ہونٹ چاٹنا۔ نہایت مزیدار چیز کی تعریف میں کہتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس محل پر انگلیاں چاٹنا بولتے ہیں۔

ہاتھ چالاک :۔ تیز دست۔ پھرتیلا۔ چابکدست۔ تیز صفت۔ جلدی جلدی کام کرنے والا۔ دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہاتھ چالاک :۔ چور۔ اُچکا۔ وہ شخص جسے چوری کا لپکا ہو۔ ہاتھ مارنے والا۔ لکھنؤ میں اس جگہ دست چالاک ہے۔ (فرہنگ آصفیہ و نوراللغات)

قول فیصل : داغ نے ہاتھ کا چالاک بھی کہا ہے۔

وہ رفتہ رفتہ ہاتھ کے چالاک ہو گئے
رکھ رکھ کے ہاتھ میرے دل بیقرار پر — داغ

لکھنؤ میں ہاتھ چالاک تو بولتے ہیں مگر دست چالاک نہیں بولتے۔

ہاتھ چالاکی :۔ پھرتی۔ تیز دستی۔ چابک دستی۔ مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ ان معنیٰ میں مستعمل نہیں۔

ہاتھ چالاکی :۔ چوری کی عادت۔ چوری۔ اُردو مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ لاکھ سمجھاؤ اس لڑکے کی فطرت ہی خراب ہے۔ ہاتھ چالاکی کا عالم یہ ہے کہ جو چیز پاتا ہے اُٹھا لے جاتا ہے۔

ہاتھ چڑھا ہونا :۔ ہاتھ کا خوب رواں ہونا۔ خوب مشق ہونا۔ اُردو محاورہ، عوام کی زبان۔

ہاتھ چڑھنا :۔ دستیاب ہونا۔ ہاتھ لگنا۔ ملنا۔ ہاتھ پہونچنا۔ اردو محاورہ، متروک۔

چڑھا جب سے ہاتھ ان کے جعفر کا مال
وہ چلنے لگے مست ہاتھی کی چال — شوق قدوائی

ہاتھ چڑھنا :۔ ہاتھ کا خوب رواں ہونا۔ ہاتھ کا مشاق ہونا۔ جیسے ان کا ہاتھ آج کل خوب چڑھا ہوا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ عوام کی زبان ہے۔

ہاتھ چڑھنا :۔ قابو میں آنا۔ ڈھب پر چڑھنا۔ بس میں آجانا۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

ہاتھ چڑھ جائیو اے شیخ کسی کے نہ کہیں
لونڈے سب تیرے خریدار ہیں میخانے میں — میر

میری ان کی ہاتھا پائی دیکھنا
چڑھ گئے موقع پہ گر وہ اپنے ہاتھ — ظفر

ہاتھ چلانا :۔ دست درازی کرنا۔ مارنے کو ہاتھ بڑھانا۔ کسی کو ہاتھ سے یا کسی اور چیز سے مارنا۔ فقرہ۔ اری کمبخت تو ہاتھ چلائے جاتی ہے بھر دیتا ہوں میں بھی۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ ان معنیٰ میں خاص طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ چلانا :۔ چوری کرنا۔ چرانا۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ ان معنیٰ میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ چلانا :۔ ہاتھ گھسیڑنا، ہاتھ اندر کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ چلانا :۔ ہاتھ ہلائے جانا۔ ہاتھ کو حرکت دئے جانا۔ ہاتھ سے شرارت کرنا۔ ایک ایک چیز کو چھیڑے جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

ہاتھ چلانا :۔ ہاتھ سے جلدی جلدی کام کرنا۔ اُردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ تم جب سے آئی ہو مٹھو، ساسی بیٹھی ہو ذرا ہاتھ چلاؤ تو سب کام سمٹ جائے۔

ہاتھ چلانا ہٖ۔ ہاتھ ڈالنا۔ جیسے عورت کی چھاتی پر ہاتھ چلانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس محل پر ہاتھ ڈالنا بولتے ہیں۔

ہاتھ چلانا ہٖ۔ وار کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ خاص طور سے ان معنی میں زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ چلنا ہٖ۔ خاطر خواہ آمدنی ہونا۔ مقدرت اور تونگری ہونا۔ فارغ البالی ہونا۔

(فقرہ) اس زمانے میں ان کا ہاتھ خوب چلتا ہے۔ میرا قرض کیوں نہیں ادا کرتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بہت کم کے ساتھ عورتیں بول دیتی ہیں۔

ہاتھ چلنا ہٖ۔ بے دھڑک مارنے پر آمادہ ہوجانا۔ بے تامل مار بیٹھنا۔ اُردو محاورہ، عوام کی زبان۔

گالی کے سوا ہاتھ بھی چلتا ہے اب ان کا
ہر روز نئی ہوتی ہے بیداد کی صورت — امانت

ہاتھ چلنا ہٖ۔ ہاتھ کا مشاق ہونا۔ ہاتھ میں روانی ہونا۔ چیرنے پھاڑنے توڑنے پھوڑنے میں مشاق ہونا۔ اردو محاورہ۔ دہلی کی زبان۔

جنوں کے جیب دری پر ہیں خوب چلتے ہاتھ
سلوک سینہ سے بھی کچھ تو کرلے چلتے ہاتھ — ذوق

ہاتھ چلنا ہٖ۔ ہاتھ پڑنا۔ ہاتھ ڈالا جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہاتھ چلنا ہٖ۔ تلوار کا وار ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

خدا نے خیبر کی تلوار اس نے کھینچی تھی
قیامت آتی جو دو چار ہاتھ چل جاتے — شرف

یاں جھپ سے ہاتھ اس کی کلائی پہ چل گیا
دستِ نجس میں گرز نہ ٹھہرا نکل گیا — تعشق

ہاتھ چلنا ہٖ۔ چوری کی عادت ہونا، چوری کا لپکا ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ چلے نہ پیّاں بیٹھا دے گسیّاں:۔ خدائے تعالیٰ اپاہجوں کو گھر بیٹھے روزی پہونچاتا ہے۔ کام کاج ہو یا نہ ہو۔ مگر رزاق بھوکا نہیں رکھتا اور گھر بیٹھے دیتا ہے۔ کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ چمڑے کا نہ لگانا:۔ الگ نہ رہنا۔ اردو محاورہ۔ متروک۔

کس کے کہتے ہیں شب وصل وہ کس شوخی سے
ہاتھ چمڑے کا لگانا نہ خبردار مجھے — سحر

ہاتھ چمکانا ہٖ۔ عورتوں اور معشوقوں کا طعن و تشنیع کے لئے ہاتھ بلند کرکے انگلیوں کو خم کرنا۔ عورتوں کا ہاتھ نچا نچا کر باتیں کرنا۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان۔

کھول کے زلف کہا اژدر موسیٰ کیا ہے
ہاتھ چمکا کے وہ بولے ید بیضا کیا ہے — رشک

ہاتھ چمکانا ہٖ۔ فاحشہ عورتوں کا ہاتھ اٹھا کر باہم لڑنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ چمکانا ہٖ۔ غلاف سے نکال کر معرکۂ جنگ میں تلوار کو ہلانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنی کی کوئی خصوصیت نہیں۔

ہاتھ چومنا:۔ تعظیماً یا محبتاً۔ ہاتھوں کو بوسہ دینا۔ دست بوسی کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ہاتھ اس کے چوم لیتا ہوں تو کیا کہتا ہے وہ
ہیں لکیریں یا کوئی لکھی ہے آیت ہاتھ میں — ناسخ

ہوں جو واقف جزائے احساں سے
ہاتھ چومیں کریم سائل کے — امیر

ہاتھ چومنا ہٖ۔ کسی کی صناعی یا دستکاری کی داد دینے کے لئے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

پردہ چشم کو قرطاس خدا ساز کیا
چوم لوں ہاتھ میں اپنے عجب اعجاز کیا — محسن

میں ہاتھ چوم لوں ترے گرا کے شبیہ کش
دے کھینچ مجھ کو ان کو تو اغماض کی شبیہ — انشا

ہاتھ چھٹانا:۔ ہاتھ چھڑانا۔ اُردو، دہلی کی زبان۔

قول دیتے ہو عدو کو کہ گرے جاتے ہو
ہم تو جب جانیں کہ تم ہاتھ چھٹا لو جھٹ سے — راسخ

ہاتھ چھڑانا:۔ اپنے ہاتھ کو دوسرے کے قابو سے علیحدہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ موئے نے اس زور سے میری کلائی پکڑی کہ ہاتھ چھڑانا دشوار ہوگیا۔

ہاتھ چھوٹا ہوا۔ ہاتھ جس کو بیدھڑک مار بیٹھنے کی مشق ہو۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف: تمہارا ہاتھ چھوٹا ہوا طبیعت بڑھی ہوئی تم نے بڑھیا اور سوکن دونوں کو اٹھ کر پیٹ ڈالا۔ (محصنات)

قول فیصل: لکھنؤ میں اس جگہ ہتھ چھٹ زبانوں پر ہے۔

ہاتھ چھوڑنا:۔ ہاتھ مارنا۔ ضرب لگانا۔ جربہ کرنا۔ اُردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس نے چھری نکالی۔ بگڑ میں نے ایک ہاتھ چھوڑا ولایتی جھلجھلتی ہوئی پڑی۔ (فسانۂ آزاد)

ایک ہاتھ اور چھوڑ کہ قصہ ہی پاک ہو
مجھ کو گمانِ زیست گر اس نیم جاں میں ہے — مصحفی

قول فیصل :۔ تکمیلی صورت سے ہاتھ چھوڑ دینا بھی رائج و فصیح ہے۔

حُر نے اک ہاتھ لڑائی میں جدھر چھوڑ دیا
دل کو چھوڑا نہ سلامت نہ جگر چھوڑ دیا — تعشق

مَیں اور کروں دعویٰ حق مجھ سے نہ ہوگا
تم چھوڑ بھی دو ہاتھ کوئی سوچتے کیا ہو — داغ

تلوار کا ہاتھ چھوڑنا بھی بولتے ہیں۔

اغیار کے سر کٹ گئے مشتاق رہے ہم
تلوار کا ایک ہاتھ بھی جاناں نے نہ چھوڑا — لطافت

ہاتھ حمائل رکھنا :۔ دونوں ہاتھوں کے بیچ میں کسی چیز کو رکھنا اس طرح کہ ہاتھ اور گرد رہیں
ع گلے میں ہاتھ اس بت کے حمائل ہم بھی رکھتے ہیں — راسخ

قول فیصل :۔ ہاتھ گلے یا گردن میں حمائل رکھنا بولتے ہیں۔ تنہا ہاتھ حمائل رکھنا نہیں بولتے۔

ہاتھ حمائل کرنا :۔ گردن میں ہاتھ ڈالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ہاتھ گردن یا گلے میں حمائل کرنا ہے تنہا ہاتھ حمائل کرنا مہمل ہے جیسے "دونوں ہاتھ گردن میں حمائل کئے۔" (طلسم ہوشربا)

ہاتھ اس بُت کی گردن میں حمائل دیکھا
حوصلہ تنگ ترا اے کششِ دل دیکھا — صبا

ہاتھ حمائل ہونا :۔ لازم

کس منھ سے وصل کا کرے اقرار منھ کہاں
کس میں ہوں میرے ہاتھ حمائل کہیں نہیں — (نور اللغات)

قول فیصل :۔ کمر کے ساتھ کم گلے اور گردن کے ساتھ زیادہ ہے۔

ہاتھ حوالے ہونا :۔ سپرد ہونا۔ کوئی کام کسی کے حوالے ہونا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تم بیکار مجھ سے مانگ رہی ہو سب تو تمہاری خالہ اماں کے ہاتھ حوالے ہے۔ نہ میں کچھ دے سکتی ہوں اور نہ میں لے سکتی ہوں۔

ہاتھ خالی :۔ ہاتھ میں کچھ لئے بغیر۔ اردو، فصیح، رائج۔

جب ہاتھ خالی آیا وہ صیاد روئے ہم
کچھ ایسا تار اشک بڑھا رام ہو گیا — وزیر

ہاتھ خالی جانا [1]:۔ وار خالی جانا۔ نشانہ نہ بیٹھنا ہاتھ نہ پڑنا، تلوار نہ لگنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ ہاتھ کی جگہ وار زیادہ ہے (وار خالی جانا)

ہاتھ خالی جانا [2]:۔ پانسا نہ پڑنا۔ داؤں حسب مراد نہ پڑنا۔ چوسر پچیسی والوں کی اصطلاح۔

ہاتھ خالی جانا [3]:۔ تاش یا گنجفہ بانٹنے میں تصویر دار پتے کا نہ آنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ خالی دینا :۔ حریف کی ضرب کو اپنے اوپر نہ آنے دینا۔ وار خالی جانا۔ اردو محاورہ، کشتی گیروں اور تلواریوں کی اصطلاح۔

ہاتھ خالی رہنا :۔ روپیہ پیسہ نہ ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

دستِ شمشیر کے مانند نہیں عیب اگر
ہاتھ رہتے ہیں جوانمردوں کے اکثر خالی — ناسخ

قول فیصل :۔ اب ایسے محل پر کہتے ہیں ہاتھ پیسے سے خالی ہے۔

ہاتھ خالی نہ ہونا [1]:۔ ہاتھ رکا ہوا ہونا۔ ہاتھ میں کوئی کام ہونا۔ کام میں مشغول ہونا۔ فرصت نہ ہونا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ بیکار گھڑی گھڑی پکار رہے ہیں میں ابھی آ ہی نہیں سکتی میرا ہاتھ خالی نہیں برتن مانجھ رہی ہوں۔

ہاتھ خالی ہونا :۔ ہاتھ میں پیسہ نہ ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

یہ دلِ جُرا جُرا کے کسے اس نے دیدیئے
خالی ہیں دیکھنے میں تو دزدِ حنا کے ہاتھ — امیر

قول فیصل :۔ اب پیسے سے ہاتھ خالی ہونا زیادہ بولتے ہیں۔

ہاتھ خرچ سے تنگ ہونا :۔ خرچ پاس نہ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے نہیں بولتے۔

ہاتھ خشک ہو جانا :۔ ہاتھ کا سوکھ جانا۔ ایک عارضہ ہے جس سے ہاتھ خشک ہو کر بےحس و حرکت ہو جاتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل عنادل کا نہ گلچیں نہ ستمگر توڑے
ہاتھ ہوں خشک الٰہی جو گل تر توڑے — صبا

قول فیصل :۔ ناسخ نے دست خشک ہونا بھی کہا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

دیکھ کر آغاز خط اس گل کی آنکھیں تر ہوئیں
کیوں بنایا آئینہ دست سکندر خشک ہو — ناسخ

ہاتھ خون میں بھرنا :۔ قتل کرنا۔ مار ڈالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خونِ ناحق کر کے اک بے رحم کا
ہاتھ ناحق خون میں تم بھر چلے — امیر

ہاتھ دانتوں سے کاٹنا :۔ بہت پچھتانا۔ اپنی بیوقوفی کے غصے کو ہاتھ پر اُتارنا۔ گئی ہوئی چیز پر رنج و غصہ کرنا، نہایت افسوس کرنا۔ کوئی بات یا موقع کھو کر

اس کا رنج کرنا۔ اُردو صرف عوام کی زبان۔

دامن چھُڑا کے جب سے گیا ہے وہ بے وفا
دانتوں سے کاٹتا ہوں میں بے اختیار ہاتھ — آتش

ہاتھ دَراز کرنا :- ہاتھ بڑھانا۔ ہاتھ آگے کرنا۔ ہاتھ نکالنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پنجۂ مہر بھی لے اس کی بلائیں یکچند
ہاتھ پڑنے سے کرے گرچہ وہ مستور دراز — نصیر دہلوی

ہاتھ دراز کرنا :- ہاتھ پھیلانا، ہاتھ پسارنا۔ اُردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :- اب زیادہ تر ہاتھ پھیلانا اور ہاتھ بڑھانا ہے۔

ہاتھ دراز کرنا :- دست درازی کرنا، ہاتھ اُٹھانا، مارنا پیٹنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ہاتھ دراز ہونا :- بھیک مانگنے کے لئے۔ اردو محاورہ قلیل الاستعمال۔

نہیں پاؤں قابو میں مجھ مست کے
مگر ہاتھ ہے سُوئے ساقی دراز — شاد لکھنوی

قول فیصل :- عام طور سے اب ہاتھ پھیلانا یا بڑھانا بولتے ہیں۔

ہاتھ دَرد کرنا - ہاتھ میں درد ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- ارے یار ہاتھ درد کرنے لگا۔ خدا جانے ربڑ کی گھوڑی بنی ہے مردود کی یا اینٹ کی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- اب عام طور سے ہاتھ میں درد ہونا بولتے ہیں۔

ہاتھ دِکھانا :- نبض دکھانا۔ اُردو صرف دہلی کی زبان۔

بیمار چارہ گر کو کرے تو دکھا کے ہاتھ
چلتے ہوئے مسیح بھی تجھ سے ملا کے ہاتھ — ظہیر دہلوی

ہاتھ دکھانا :- نجومی کو ہاتھ کی لکیریں دکھا کے حالات قسمت معلوم کرنا، اردو صرف، رائج

ہاتھ دِکھلا کے یہ بولا وہ مسلماں زادہ
ہو گیا دست نگر اب تو برہمن اپنا — وزیر

ہاتھ دکھانا :- کسی کو اپنی دلاوری اور بہادری یا فنون سپہ گری دکھانے کے لئے بھی مستعمل ہے اردو صرف، فنون سپہ گری والوں کی اصطلاح قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- نواب چونک پڑے، شیر بچّہ سرہانے سے اٹھا پلنگ سے اٹھ بیترے بدل کر پھکیتی کے ہاتھ دکھانے لگا۔ (فسانۂ آزاد)

ہاتھ دُکھنا :- ہاتھ میں درد ہونا۔ اُردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

بال سر سے جو لپیٹے تو دُکھے یار کے ہاتھ
ایسی ہوتی ہے بھلا کوئی بھی دستار دراز — ناسخ

قول فیصل :- انھیں معنیٰ میں ہاتھ دکھ جانا بھی مستعمل ہے۔

سخت جانی کے سبب شرم سے میں کہتا ہوں
ہاتھ دُکھ جائیں گے قاتل کو اذیت ہو گی — صبا

ہاتھ دَوڑانا :- ہاتھ چلانا۔ ہاتھ کو جلدی جلدی رواں کرنا۔ کسی کام میں تیز دستی دکھانا۔ پکڑنے کی کوشش کرنا۔ ہاتھ بڑھانا، اردو صرف۔ قریب بہ متروک۔

جنوں نے ہجر کی شب ہاتھ دوڑایا ہے جب اپنا
کیا ہے چاک تا جیبِ سحر اپنے گریباں کا — ناسخ

الٰہی خیر ہو بیڈھب جنوں نے ہاتھ دوڑایا
کہ اک آفت ہے دلہن پر قیامت ہے گریباں پر — داغ

ہاتھ دوڑانا :- کسی طرف ہاتھ بڑھانا اعضائے محبوب کو مس کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- یہ عوام کی زبان ہے۔

ہاتھ دوڑانا :- (کنایۃً) کسی کا مال چرانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ دوڑانا :- کسی طرف ہاتھ بڑھنا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

کس کو تھا محشر میں خوفِ بازپُرس
ہاتھ دوڑا دامنِ دلدار پر — داغ

ہاتھ دھرنا :- ہاتھ رکھنا۔ کسی چیز پر ہاتھ رکھنا اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

خوف زنداں سے یہ ہے بزم میں زہاد کا حال
سب کے سب ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں دستاروں پر — داغ

تڑپ کے منھ سے کلیجا نکل پڑے نہ امیر
بہت جو درد اٹھے دل پہ ہاتھ دھر لینا — امیر

ہاتھ دھرنا :- کبھی کسی کی حمایت یا مدد کے لئے جیسے سر پہ ہاتھ دھرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- ہاتھ دھرنا ان معنیٰ میں سر کے ساتھ ہی بولتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

ہاتھ دھرنا :- کبھی کسی چیز یا مقدس کتاب پر ہاتھ رکھ کر قسم کھانے کے لئے جیسے قرآن پر ہاتھ دھرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اب ہاتھ رکھنا بولتے ہیں۔

ہاتھ دھرنا :- کبھی منع کرنے کے لئے یا خاموش کرنے کے لئے۔

خط دے کے دل میں تھا کہ زبانی بھی کچھ کہے
پر اس نے رکھ دیا دہنِ نامہ بر پہ ہاتھ — ذوق

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اصل محاورہ ہے منہ پر ہاتھ رکھنا۔ ذوقؔ نے بھی یہی کہا ہے۔

ہاتھ دھرنا :۔ ۵ کبھی کسی نذر یا تحفہ پر ہاتھ دھرتے ہیں قبولیت ظاہر کرنے کے لئے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب دھرنا کی جگہ رکھنا بولتے ہیں۔

ہاتھ دھروانا :۔ قسم کھلوانا۔ کسی متبرک یا عزیز چیز پر ہاتھ رکھوانا اسی کی قسم دلوانا فعل متعدی

بے اجازت کبھی چھوؤں گا نہ پاؤں
انھیں قدموں پہ ہاتھ دھر والے — قدر بلگرامی

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اب اس محل پر ہاتھ رکھوانا زبانوں پر ہے۔

ہاتھ دُھلانا :۔ کسی بزرگ یا آقا کے ہاتھوں پر پانی ڈالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رومال کھڑے ہو کے ہلانے میں شرف ہے
خادم کی طرح ہاتھ دُھلانے میں شرف ہے — انیسؔ

ہاتھ دُھلانا :۔ شادی کے روز ایک رسم کے طور پر دولھا یا دلھن کے ہاتھ پر پانی ڈالنا۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب عام طور سے اس رسم کا رواج نہیں

ہاتھ دُھلائی :۔ ہاتھ دُھلانے کا نیگ۔ ہاتھ دُھلانے کا انعام۔ جو دولھا سے لیا جاتا ہے۔ اُردو مؤنث۔ عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہاتھ دُھلوانا :۔ کسی سے اپنے ہاتھ پر پانی ڈلوانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہاتھ دُھو بیٹھنا :۔ نا امید ہو جانا۔ مایوس ہو جانا۔ کھو بیٹھنا۔ چھوڑ بیٹھنا۔ امید منقطع کر دینا۔ صبر کر بیٹھنا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی
دل جوش گریہ میں ہے ڈوبی ہوئی اسامی — غالبؔ

قول فیصل :۔ عارف دہلوی نے ہاتھ دھو کے بیٹھنا بھی کہا ہے۔

عارف گداز غم سے ہوئے جبکہ آب ہم
بیٹھے ہیں ہاتھ دھو کے تب امید بیم سے — عارفؔ دہلوی

ہاتھ دھو بیٹھنا :۔ قطع تعلق کر دینا۔ دست بردار ہو جانا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

چھک گئے ہیں آج اک ساغر سے ہم
ہاتھ دھو بیٹھے مئے کوثر سے ہم — داغؔ

ہاتھ دُھو چکنا :۔ بالکل امید چھوڑ دینا۔ آس توڑ بیٹھنا۔ بالکل مایوس اور نا اُمید ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

دھو چکا ہوں میں اپنی جان سے ہاتھ
آستیں وہ عبث چڑھاتے ہیں — رندؔ

ہاتھ دھو رکھو :۔ مایوس ہو جاؤ۔ اُردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ مولویوں کی طرف سے ہاتھ دھو رکھئے کیونکہ یہ مولوی ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے سے جھگڑتے ہیں۔ (رویائے صادقہ)

ہاتھ دُھو کے پیچھے پڑنا :۔ کسی ایک کام کے مُصر ہو جانا۔ کسی کام کے لئے یہ طے کر لینا کہ کر کے رہیں گے۔ اُردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

کیا پیچھے پڑی ہے ہاتھ دُھو کے
پھل پایا تخم عشق بو کے — آخرؔ (شاہ اودھ)

ہاتھ دھو کر پیچھے پڑنا :۔ درپے آزار ہونا۔ سر ہونا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

(دھو کر) بھاگوں کس سمت کو ٹوٹے ہوئے ہیں پائے گریز
ہاتھ دھو کر مرے پیچھے ہیں طرحدار پڑے — رندؔ

(دھوکے) ایسے بھیگے ہوئے بالوں سے حذر کرائے دل
کہ ترے پیچھے پڑی ہاتھ وہ کاکل دھوکے — (ظفرؔ)

قول فیصل :۔ کسی شخص کے پیچھے پڑنا کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے اماں اُس کے تو ہاتھ دھوکے پیچھے پڑ گئے اگر وہ نماز نہیں پڑھتا ہے تو نہ پڑھے۔

ہاتھ دھو لینا :۔ مایوس ہو جانا۔ اُردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

بہا کر خوں مرا مجھ سے یہ بولے
کہ لے جینے سے اپنے ہاتھ دھولے — جلیلؔ

ہاتھ دھونا :۔ پانی سے ہاتھ صاف کرنا، ہاتھ پاک کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ یہ بُری بات ہے تم بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانے کے لئے بیٹھ جاتے ہو۔

قول فیصل :۔ چکنائی وغیرہ چھڑانے کے لئے صابن اور بیسن وغیرہ سے بھی ہاتھ دھوتے ہیں۔

ہاتھ دھونا :۔ (کسی اسم کے ساتھ) مایوس ہونا۔ نا اُمید ہونا۔ آس توڑنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

مجھے دے کے دل جان کھونا پڑا ہے
غرض ہاتھ دونوں سے دھونا پڑا ہے — رندؔ لکھنوی

قول فیصل :۔ زندگی۔ دل۔ دُنیا، جہان۔ جان۔ دیکھنے۔ دامن۔ وصل وغیرہ کے ساتھ مستعمل ہے۔

(زندگی) پاؤں رکھتا ہے جو آتش کوچہ جلاد میں
زندگی سے ہاتھ دھو کر مرنے کے آمادہ ہو — آتشؔ لکھنوی

(دل) ہاتھ دھو دل سے یہی گرمی گر اندیشہ ہے
آبگینہ شدتِ صہبا سے پگھلا جائے ہے — غالبؔ

(دُنیا) ہاتھ دھوئیں گے جب کہ دُنیا سے
نہ ہمیں حاجت وضو ہوگی — امانتؔ لکھنوی

دونوں جہاں سے ہاتھ تراکشتہ ہوگیا (جہاں) — ممنونؔ
شکر خدا شہید نہ یہ بے وضو ہوا — دہلوی

کی شست و شو بدن کی جس دن بہت سی اس نے
(جان) دھوئے ہیں ہاتھ میں نے اس دن ہی اپنی جاں سے — میرؔ

کیا کروں گریہ سے جو کچھ چشم پرلے دل بنی
(دیکھنے) دیکھنے سے ہاتھ دھوئے یہ بڑی مشکل بنی — ظفرؔ

اشک خونیں کا یہی جوش ہے جرأت تو بس آہ
(دامن) ہاتھ دامن ہی سے دھو بیٹھیں گے دھوتے دھوتے — جرأتؔ

(وصل) محل صرف:۔ اپلیٹن کے وصل سے ہاتھ دھونا ہے، فراقِ یار میں عمر بھر رونا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ہاتھ دھونا ۱۲: (کسی اسم کے ساتھ) کنارہ کش ہونا، ترکِ تعلق کرنا، چھوڑ دینا۔ اُردو محاورہ۔ قریب بہ متروک۔

زاہد اگر تو زہد ریائی سے ہاتھ دھو
(زہد) ہوجائے تیرے نور سے ظرفِ وضو چراغ — بحرؔ

کروں جو ترکِ تعلق نمازِ شکر پڑھوں
(طمع) طمع سے ہاتھ جو دھوؤں وہی وضو ہوجائے — اسیرؔ

مے ناب سے ہاتھ دھویا جو تم نے
(مے) یہی زاہد کیا تمھارا وضو ہے — ناسخؔ

ہاتھ دیتے ہی پہنچا پکڑنا:۔ ذرا سا موقع پاتے ہی پورا قبضہ کرلینا۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ بس بس ذرا الگ رہیئے گا۔ چہ خوش ہاتھ دیتے ہی پہنچا پکڑ لیا۔ (فسانۂ آزاد)

ہاتھ دیدے مارنا:۔ اضطراب، غصہ یا نزع کی حالت میں ہاتھوں کو متواتر پٹکنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

ع ہاتھ دیدے مارتا ہوں جوز میں پر دشت میں — ناسخؔ

ہاتھ دیکھنا ۱:۔ نبض دیکھنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر نبض دیکھنا بولتے ہیں۔

ہاتھ دیکھنا ۲:۔ جوتشی یا نجومی کا ہاتھ کی لکیریں دیکھنا۔ آئندہ یا گذشتہ واقعات کا حال بتانے کے لئے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

شانے میں بیچ سے ان زلفوں کا جوبن دیکھے
پاؤں ہم چھو نہ سکیں ہاتھ برہمن دیکھے — وزیرؔ

ہاتھ دیکھنا ۳:۔ دستور ہے جب صبح سو کر اٹھتے ہیں تو پہلے اپنا ہاتھ دیکھ لیتے ہیں تاکہ پہلی نظر کسی منحوس یا بخیل آدمی پر نہ پڑے۔ اُردو صرف، قریب بہ متروک۔

حیا تو دیکھئے آئینہ سے بھی پردہ ہے
وہ اپنے ہاتھ ہی پہلے سحر کو دیکھتے ہیں — داغؔ

ہاتھ دیکھنا ۴:۔ (کنایۃً) دست نگر ہونا۔ کسی کے روپئے پیسے کا محتاج ہونا۔ کسی کی بخشش کا منتظر رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

حکم خدا سے قاسم و رزاقِ خلق ہیں
سب ہاتھ دیکھتے ہیں مرے دستگیر کا — انیسؔ

ہاتھ دینا ۱: غلے کو اوپر نیچے کر دینا۔ (دکانداروں کی اصطلاح) (نور اللغات)

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں ہاتھ پھیلانا۔ ہاتھ سے نیچے اوپر کرنا۔ مثلاً گیہوں یا مرچیں وغیرہ دھوپ میں ڈالیں گے تو کہیں گے کہ ان کو ہاتھ دیتے رہو جو سب طرف سے سوکھ جائیں۔

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے

ہاتھ دینا ۲:۔ کسی چیز کو قبول کرنا یا سیتلا کے دانوں کا مرجھا جانا۔ دہلی کے ہندوؤں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ دینا ۳:۔ سڑک پر ایک طرف سے دوسری طرف جانے کے لئے۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ تم نے ٹرانک پولیس کے ہاتھ دینے پر بھی موٹر نہیں روکا۔ نتیجہ اچھا نہیں ہے تمہارا چالان ہو جائے گا۔

ہاتھ دینا ۴:۔ کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر خفیہ طور پر گھوڑے کا معاملہ کرنا۔ چابکدستی کرنا۔ چالاکی کرنا۔ (چابک سوار کی اصطلاح) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ دینا ۵:۔ ہاتھ ڈالنا۔ چوتڑوں میں ہاتھ ڈالنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ محمد حسین پہلوان کو کلو پہلوان نے بغلی بٹھ کے اکھیڑ مار کر گرایا اور چوتڑوں میں ہاتھ دے کے اُلٹ دیا۔

قول فیصل:۔ چوتڑوں کی جگہ پر بازاری لوگ کانٹر میں ہاتھ دینا بھی بولتے ہیں۔

ہاتھ دینا ۶:۔ زبان دینا۔ عہد کرنا۔ قول دینا۔ قول و قرار کرنا۔ اُردو صرف دہلی کی زبان۔

جو قول کے پورے ہیں وہ کرتے ہیں تامّل
بے ساختہ دیتے نہیں اربابِ وفا ہاتھ — کفایتؔ

ہاتھ دینا ۷:۔ ہاتھ مارنا۔ ہاتھ سے مارنا۔ ہاتھ لگانا، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ میں نے ایک چاکی کا ہاتھ دیا اور جھٹ کمرے سے نکل دیوار پر چڑھ سرہانے کودا۔ (فسانۂ آزاد)

ہاتھ دینا ۸:۔ حوالے کرنا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ دو پیسے کفایت النساء کے ہاتھ

دے اور کہا محلّے کے تنبولاڑی سے پان لے آؤ۔
(مراۃ العروس)

ہاتھ دینا۔ ہاتھ سے ہاتھ ملانا، دوسرے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا، داد دینا، داد مانگنا، تعریف چاہنا، اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

دیکھ عقد ثریا ہمیں انگور کی سوجھی
لا ہاتھ ادھر دے کہ ہمیں دور کی سوجھی — نظیر اکبر آبادی

ہاتھ دینا۔ گل کرنا، بجھانا، ٹھنڈا کرنا۔ جیسے چراغ کو ہاتھ دینا۔ اُردو محاورہ دہلی کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

ہاتھ دینا۔ شرط لگانا، بازی لگانا (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ ڈالنا۔ کسی چیز میں یا پر ہاتھ ڈالنا۔ ہاتھ داخل کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہاتھ ڈالا ایں نے دامن پر تو بولے ناز سے
میرا دامن چھوڑ دے اپنا گریباں پھاڑ دے — امیر

ہاتھ ڈالنا۔ دخل دینا۔ کام میں پڑنا۔ کوئی کام اپنے ذمہ لینا۔ مداخلت کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مردے زندہ ہوں مگر بیمار عشق اچھے نہ ہوں
ڈالنا ہاتھ ان مریضوں پر مسیحا دیکھ کر — عاشق

شاہبازوں کا ہے یہ کام نہ ڈالو یہاں ہاتھ
دیکھو کہتا ہوں تمہیں اے مگسو جانے دو — میر حسن

ہاتھ ڈالنا۔ دست درازی کرنا۔ چھیڑنا۔ بے آبرو کرنا۔ دست اندازی کرنا۔ مداخلت بیجا کرنا۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

ہاتھ ڈالنا۔ اپنے قابو میں کرنے کے لئے۔ اردو صرف۔ قریب بہ متروک۔

انسان ہے پری ہے چھلاوہ ہے کیا ہے وہ
جب ہاتھ ہم نے یار پہ ڈالا نکل گیا — بحر

ہاتھ ڈالنا۔ لوٹنا۔ غارت کرنا (نور اللغات)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ ڈالنا۔ ہاتھ لگانا۔ مس کرنا۔ ہاتھ سے چھونا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

وہ بے نصیب و تہیدست ہوں ازل کا میں
کہ زر پہ ہاتھ جو ڈالوں تو جائے بن مٹی — معروف

ہاتھ ڈالنا۔ کسی کام کو شروع کرنا۔ لگانا۔
(نور اللغات)
قول فیصل:۔ ان معنیٰ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ ڈالنا۔ علاج شروع کرنا۔ علاج کو ہاتھ لگانا۔ معالج ہونا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان

بلکہ ہر دم یہ تیری نیت ہو
جسے ڈالوں میں ہاتھ صحت ہو — قدر بلگرامی

ہاتھ ڈالنا۔ پکڑنا۔ پکڑنے کا ارادہ کرنا۔ ہاتھ بڑھانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بلبل کے ذبح کرنے میں کیا فائدہ تجھے
صیاد ڈالتا ہے عبث مشت پر پہ ہاتھ — آغا دہلوی

فرہاد ہاتھ تیشہ پہ ٹک رہ کے ڈالتا
پتھر تلے کا ہاتھ ہے اپنا نکالتا — میر

ہاتھ ڈالنا۔ (ٹھوڑی کے ساتھ) خوشامد کرتے وقت ٹھوڑی میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔
فقرہ: میں تمہاری ٹھوڑی میں ہاتھ ڈالتا ہوں جانے دو معاف کرو (محصنات) (نور اللغات)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ ٹھوڑی کی جگہ ٹھڈی بولتے ہیں۔

ہاتھ رکھ لینا:۔ کنایہ ہے کسی کام کو کرتے کرتے اس کے موقوف کر دینے سے۔ (سرمایۂ زبان اُردو)
قول فیصل:۔ اب نہیں بولتے۔

ہاتھ رکھنا۔ ہاتھ دھرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
قول فیصل:۔ یہ دست نہادن کا ترجمہ ہے۔

ہاتھ رکھنا۔ ہاتھ سے کسی چیز کا منھ بند کرنا۔ روکنا، تھامنا۔ ہاتھ سے کسی چیز کا چھپانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہاتھ رکھنے میں اٹھا زخم گلو بردم حشر
مجھ سے ہوتا کہ میں جلاد کو رسوا کرتا — امیر

تا چند کرے گا رقم سوز دل آتش
رکھ ہاتھ نکلتا ہے دھواں مغز قلم سے — آتش

ہاتھ رکھنا۔ قسم کھانا۔ کسی عزیز شے پر ہاتھ رکھ کر اس کی سوگند کھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جھوٹ کہتے ہو کہ دل ان تری آنکھوں نے لیا
سچ ہے کیوں ہاتھ رکھوں کھاکے قسم آنکھوں پر — نصیر

ہاتھ رکھنا۔ مدد کرنا۔ سہارا دینا۔ سرپرستی کرنا۔ پشت پناہی کرنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ سر کے ساتھ اس کا استعمال کرتے ہیں یعنی سر پر ہاتھ رکھنا۔

ہاتھ رکھنا۔ ہاتھ سے چھونا۔ ہاتھ سے مس کرنا۔ ہاتھ لگانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

چلا نہ جائے گا خنجر سے دیکھ کے مرا حال
جو آپ ہاتھ نہ رکھیے گا چشم جوہر کا — تعشق

ہاتھ رکھنا۔ بچانا۔ محافظت کرنا۔ جیسے ایک آنکھ پھوٹتی ہے دوسری پر ہاتھ رکھتے ہیں۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اور عوام بولتے ہیں۔

ہاتھ رکھنا۔ ہاتھ کو کام سے معطل کرنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہاتھ رنگنا :۔ ہاتھوں میں مہندی لگانا۔ یا اور کسی چیز سے ہاتھوں کو رنگین کرنا۔ ہاتھوں کو رنگین یا آلودہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہاتھ رنگنا :۔ (کنایۃً) مال مارنا۔ رشوت لینا۔ مٹھی گرم کرنا۔ جیسے اس نوکری میں اس نے خوب ہاتھ رنگے۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ رنگین کرنا :۔ ہاتھوں کو رنگنا۔ ہاتھوں میں سرخی لگانا۔ ہاتھوں میں مہندی لگانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خونِ عاشق سے کرو رنگیں جو ہاتھ اے گلرخو
پھر کبھی ہرگز نہ تم رنگِ حنا کا نام لو — ظفر

ہاتھ رواں رہنا :۔ ہاتھ کا چلتا رہنا۔ ہاتھ کا تیز رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دست روسینۂ عشاق پہ مارا اکثر
تیغ سے بڑھ کے ترا ہاتھ رواں رہتا ہے — داغ

ہاتھ رواں کرنا :۔ کسی کام کی ہاتھ سے مشق کرنا۔ ہاتھ صاف کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم کو اردو لکھنے کی مشق ہوگئی ہے اب ہندی لکھنے میں بھی اپنا ہاتھ رواں کرلو۔

ہاتھ رواں ہونا :۔ کسی کام میں ہاتھ کا مشاق ہونا، خوب ہاتھ چلنا، ہاتھ میں صفائی آنا، ہاتھ صاف ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آستیں سے پونچھ لے بہتے ہوئے آنسو مرے
ہاتھ تیرا مجھ پہ اے قاتل رواں ہوجائے گا — داغ

ہاتھ روشن ہونا :۔ طبلہ بجنے میں بولوں کا بہت واضح طور سے کٹنا۔ اردو صرف۔ ڈھاڑیوں کی اصطلاح

محل صرف :۔ جہاں ڈھاڑیوں میں باکمال گزرے ہیں وہاں اتائیوں میں نواب دلارے صاحب کا جیسا ہاتھ روشن تھا دیکھنے میں نہیں آیا۔

ہاتھ روک کے خرچ کرنا :۔ کفایت شعاری سے پیسہ صرف کرنا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تم بہت بے دردی سے پیسہ صرف کرتے ہو پچھتاؤ گے جہاں تک ہوسکے ہاتھ روک کے خرچ کیا کرو۔

قول فیصل :۔ صرف کرنا کے ساتھ بھی اسی محل پر بولتے ہیں جیسے پیسہ بہت محنت سے حاصل ہوتا ہے لہٰذا ہاتھ روک کے صرف کیا کرو۔

ہاتھ روکنا :۔ کفایت شعاری کرنا۔ ہاتھ کو باز رکھنا۔ جزرسی کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لذتِ زخم سے محروم نہ رکھے قاتل
ہاتھ کو اپنے نہ خیرات سے انساں روکے — آتش

ہاتھ روکنا :۔ باز رہنا۔ دست کش ہونا۔ مانع ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہاتھ کیوں روک لیا اس نے دمِ ذبح جلیلؔ
شکر تھا لب پہ مرے شکوۂ بیداد نہ تھا — جلیل

روکے ہے میرے قتل سے قاتل کے ہاتھ کو
لپٹی ہوئی بغیر سبب آستیں نہیں — تعشق

قول فیصل :۔ اسی محل پر ہاتھ روک لینا بھی بولتے ہیں۔ جیسے بے وجہ فضول خرچی و اسراف بیجا ٹاٹ محل نے بھی اُن کی اعانت سے ہاتھ روک لیا۔ (بیگمات اودھ)

ہاتھ روکنا :۔ وار روکنا۔ وار بچانا۔ حربہ روکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ مرزا نے اتنے ہاتھ روکے تھے کہ سینے پر تلواروں کے نشان کی ہیکل بنگئی تھی (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

ہاتھ رہ جانا :۔ ہاتھ تھک جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مجھ سخت جاں کو ناز کہ یہ جور سہہ گیا
قاتل کو یہ گلہ کہ مرا ہاتھ رہ گیا — داغ

ہاتھ رہ جانا :۔ ہاتھ پر فالج گرنا، ہاتھ میں طاقت نہ رہنا۔ ہاتھ سوکھ جانا، ہاتھ شل ہوجانا، ہاتھ کا بیکار اور نکما ہوجانا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

ہاتھ رہنا :۔ کسی پر منحصر رہنا۔ کسی کے اختیار میں رہنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

اس بے وفا کے ہاتھ دیا دل کا فیصلہ
نامنصفوں سے طے ہو یہ جھگڑا ابھی اور ہر — داغ

گئے نہ ساتھ مگر ہر جگہ پہ ساتھ رہے
رموزِ پردۂ قدرت ہمارے ہاتھ رہے — اوج

ہاتھ زیرِ زنخداں رہنا :۔ (کنایۃً) سوچ میں رہنا۔

بندھ سکا ہم سے نہ مضموں اس دہانِ تنگ کا
ہاتھ اپنا فکر میں زیرِ زنخداں رہ گیا — ذوق (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے۔

ہاتھ سادھنا :۔ ہاتھ صاف کرنا۔ مشق کرنا۔ ہاتھ کو کسی کام کا خوگر بنانا۔ ہاتھ کو مشاق بنانا۔ ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ سادھنا :۔ ہاتھ درست کرنا، ہاتھ جانچنا۔ ہاتھ تولنا۔ جیسے ہاتھ سادھ کر مارو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ سانا :۔ ہاتھ بھرنا۔ ہاتھ آلودہ کرنا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

چھوٹے گی حشر تک نہ یہ مہندی لگی ہوئی
تم ہاتھ میرے خون میں کیوں سانتے نہیں — داغ

قول فیصل :۔ یہ لکھنؤ کے پست طبقے کی عورتوں کی زبان ہے۔

ہاتھ سر پر پھیرنا ۔ دستِ شفقت پھیرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ آتش نے دستِ شفقت بالائے سر پھیرنا کہا ہے۔

آرزو ہے پاؤں پر اس کے ہمارا سر ہو اور
دستِ شفقت پھیرے وہ شوکت نشانِ بالائے سر — آتش

ہاتھ سر پر دھر کے رونا :۔ سر پکڑ کے رونا۔ نہایت افسوس کرنا۔ سر پیٹنا۔

اے ذوق وقت نالے کے رکھ لے جگر پہ ہاتھ
ورنہ جگر کو روئے گا تو دھر کے سر پہ ہاتھ — ذوق

قاروں نے خاک صاف کیا مال و زر پہ ہاتھ
روتا ہوا عدم کو گیا رکھ کے سر پہ ہاتھ — آغا

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اب دھر کی جگہ رکھ ہی بولتے ہیں۔

منعم جو نہیں سلام لیتے
روئیں گے وہ سر پہ ہاتھ رکھ کے — شاد لکھنوی

ہاتھ سر پر رکھنا :۔ ۱ حمایت کرنا۔ کسی کا مربی بننا۔ مددگار ہونا۔ حمایتی بننا۔ پشت پناہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہاتھ سر پر رکھنا :۔ ۲ پیار کرنا۔ چمکارنا۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنوں کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔

ہاتھ سر پر رکھنا :۔ ۳ کسی کے سر کی قسم کھانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

میں اسی رشک سے مرتا ہوں کہ کل غیر نے واں
ہاتھ ہنگامِ قسم کیوں ترے سر پہ رکھا — مصحفی

ہاتھ سر پر رکھنا :۔ ۴ سلام کرنا۔ ماتھے پر ہاتھ رکھنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

ہاتھ سر سے اٹھانا :۔ زندگی سے ہاتھ دھونا۔ سر سلامت رہنے کی اُمید نہ رکھنا۔ جان سے ہاتھ اٹھانا۔ اُردو محاورہ، دلی کی زبان۔

جب تلک سر سے نہ ہاتھ اپنے اٹھاوے کوئی
دسترس پاؤں تلک اس کے نہ پاوے کوئی — معروف

ہاتھ سکیڑنا :۔ دیکھو ہاتھ سمیٹنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ سمیٹنا :۔ ہاتھ سکیڑنا۔ ہاتھ بند کرنا، ہاتھ تھامنا۔ دینے سے ہاتھ روکنا، دینا بند کرنا۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ ان معنی میں بھی خاص طور سے اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ سُن ہو جانا :۔ خون کی حرکت بند ہو جانا۔ ہاتھ کا کام نہ دے سکنا، ہاتھ بیکار اور ناکارہ ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ تم اپنی ماں کا علاج کسی اچھے ڈاکٹر کا کرو اُن کا داہنا ہاتھ دوسرے تیسرے سُن ہو جاتا ہے یہ اچھا نہیں ہے۔

ہاتھ سو جانا :۔ ہاتھ سُن ہو جانا۔ ہاتھ کا بے حرکت ہو جانا۔ ہاتھ کا خون رُک جانا۔ اُردو صرف قریب بہ متروک۔

آگے کسو کے کیا کروں دستِ طمع دراز
وہ ہاتھ سو گیا ہے سرہانے دھرے دھرے — میر

بازو پہ رکھ کے سر جو وہ کل رات سو گیا
آرام وہ ملا کہ مرا ہاتھ سو گیا — امیر

ہاتھ سے :۔ ۱ ذریعہ سے۔ معرفت۔ اُردو صرف۔ فصیح، رائج۔

موت کو اے دلِ حزیں اور بہانے ہیں بہت
آئے جو اسکے ہاتھ سے میری قضا کو کیا غرض — داغ

ہاتھ سے :۔ ۲ سبب سے۔ باعث۔ جیسے میں ان کے ہاتھ سے تنگ ہوں۔ تیرے ہاتھ سے زہر کھا کر مروں گی۔ عورتوں کی زبان۔

ہاتھ سے تیرے مروں کچھ کھا کر
ہر گھڑی جی میں یہ آجاتی ہے — رنگین دہلوی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ سے :۔ ۳ ذات سے۔ دم سے، دم قدم سے، اپنے وجود سے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

غیروں ہی کے ہاتھوں میں رہے دست نگاریں
کب ہم نے ترے ہاتھ سے آزار نہ پایا — میر

ہاتھ سے :۔ ۴ قابو سے۔ گرفت سے۔ پنجے سے۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

نہیں ملنے دیتی بتا کوئی ہے ہے
ترے ہاتھ سے اب کدھر جائے آتو — رنگین دہلوی

محلِ صرف :۔ امیر کے ہاتھ سے جس ملک میں لقا بھاگ کر جاتا ہے۔ وہاں کا بادشاہ اور رعایا سب اس کو اپنا خدا سمجھ کر اطاعت کرتے ہیں۔

(طلسم ہوشربا)

ہاتھ سے بے ہاتھ ہونا :۔ ہاتھوں سے نکل جانا بس میں نہ رہنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ باجی تم نے بہت کوشش کی کہ لڑکا تمہارا نیک چلن ہو جائے لیکن وہ ہاتھ سے بے ہاتھ ہو گیا۔

ہاتھ سے تنگ آنا :- کسی کے افعال سے تنگ ہونا۔ کسی کی ذات سے عاجز ہونا۔ اُردو صرف۔ فصیح، رائج۔

تمھارے ہاتھ سے تنگ آئے ہیں خوں اپنا کرتے ہیں
بہ مجبوری گلے کو کاٹتے ہیں تم پہ مرتے ہیں — رند

قول فیصل :- ہاتھ سے کی جگہ ہاتھوں اور ہاتھوں سے بھی ہے۔

ہاتھ سے توتے اُڑنا :- (کنایتہً) بے خود ہونا۔ بدحواس ہونا۔ گھبرا جانا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

ہاتھ سے مشاطہ کے توتے اُڑے
آئینہ بھی دیکھ کے حیراں ہوا — بحر

قول فیصل :- اب عورتیں ہاتھوں کے طوطے اُڑ جانا بولتی ہیں۔ توتے کا عام رسم الخط 'ط' سے ہے۔

ہاتھ سے جاتا رہنا :- قابو سے نکل جانا۔ بس میں نہ رہنا۔ قبضہ و تصرف سے باہر ہو جانا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

فصلِ گل میں ہاتھ سے جاتا رہا اپنا مزاج
جوشِ سودا باعثِ بے اعتدالی ہو گیا — صبا

رازِ خلوت تم نہ جلوت میں بیاں کرنا ظفر
ہاتھ سے جاتی رہے گی بات ہاتھ آئی ہوئی — ظفر

ہاتھ سے جاتا رہنا :- آپے سے باہر ہو جانا۔ خود رفتہ ہو جانا۔ آپے میں نہ رہنا۔ بے خود و بے اختیار ہو جانا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ع ہاتھ سے جاتا رہا دل دیکھ محبوباں کی چال — سودا

ہاتھ سے جاتا رہنا :- مر جانا۔ انتقال کر جانا۔ گزر جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں اس جگہ صرف بچوں کے لئے جاتا رہنا عورتیں بولتی ہیں۔

جیسے کل بچاری کا دو برس کا بچہ جاتا رہا۔ اچھا خاصہ تھا۔

ہاتھ سے جانا :- کھو جانا۔ جاتا رہنا۔ کسی چیز کا قابو سے نکل جانا۔ بس میں نہ رہنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

معشوق اور اس کے خریدار ہو گئے
اب داغ تیرے ہاتھ سے اے رشک مہ گیا — داغ

گھبراتے ہو کیوں بادہ کشی سے کہ جواں ہو
زاہد ابھی کچھ ہاتھ سے جنّت نہیں جاتی — رشک

ہاتھ سے جانا :- مر جانا۔ انتقال کر جانا۔ گزر جانا۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

زہر کھاتے ہیں طلب گار شہادت قاتل
ہاتھ سے تیرے ترے بے سر و پا جاتے ہیں — آتش

کرنی ہے کچھ دوا مرے دل کی تو کر طبیب
جاتا ہے ورنہ مفت یہ بیمار ہاتھ سے — مصحفی

ہاتھ سے جانے نہ دینا :- چھوڑ دینا۔ قابو سے نکلنے دینا۔ اُردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

دام میں لاکے مجھے ہاتھ سے جانے دے گا
جعلسازی کی یہ باتیں تری صیاد نہیں — امانت

ہاتھ سے چلنا :- ہاتھ سے جانے پر آمادہ ہونا۔ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

ہاتھ سے چھوٹنا :- ہاتھ سے گر جانا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

لیسے ہے دل کو مرے ہاتھ میں وہ بے پروا
میں ڈر رہا ہوں کہیں ہاتھ سے نہ چھوٹ پڑے — جدید

ہاتھ سے چھوڑنا :- ہاتھ کی گرفت میں نہ رکھنا، قابو سے نکالنا، ہاتھ سے جانے دینا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

شیشۂ توبہ شراب کو توڑ
دامنِ عیش کو نہ ہاتھ سے چھوڑ — ظفر

ہاتھ سے چھونا :- ہاتھ سے مس کرنا، ہاتھ لگانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تو ہاتھ سے چھوئے تو ابھی شمعِ بزم میں
رکھے اٹھا کے پاؤں سے گلگیر دوش پر — وزیر

ہاتھ سے دل پھسلنا :- کنایہ ہے فریفتہ ہونے سے اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

پہنچے زانو کے صفا کو نہ پری کا رخسار
پھسلے دل ہاتھ سے گر حور یہ دیکھے اسرار — امانت

ہاتھ سے دے بیٹھنا :- کھو بیٹھنا، گنوا دینا۔ ضائع کر دینا۔ قابو میں نہ رکھنا۔ اُردو محاورہ۔ دہلی کی زبان۔

ہاتھ سے دینا :- بخشنا۔ عطا کرنا۔ دینا۔ اُردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- کوئی شے اچھی چیز تھوڑی بہت جس کو مناسب سمجھو اپنے ہاتھ سے دے دیا کرو۔ (موتیوں کا ہار)

ہاتھ سے دینا :- چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ قبضہ چھوڑنا۔ جانے دینا۔ اردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

آدابِ امامت نہ مگر ہاتھ سے دینا
بھائی کا مرے نام سمجھ بوجھ کے لینا — دبیر

ہاتھ سے دینا :- کھونا۔ گنوانا۔ ضائع کرنا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

نہ دینا ہاتھ سے تم راستی کہ عالم میں
عصا ہے پیر کو اور سیف ہے جواں کے لئے — ذوق

دستِ حنائی اس کے مت دیکھ ہر دم لے دل
پھر ہاتھ سے تو اپنا صبر و قرار دے گا — نصیر

ہاتھ سے سر ڈال دینا یا چھوڑ دینا :- ڈھال کو ہاتھ سے چھوڑ دینا، ہار مان جانا۔ شکست قبول کرنا، عاجزی اختیار کرنا۔ مقابلے کے قابل نہ رہنا۔

مہ جبیں باندھ کے نکلا جو کمر آخر روز
مہر نے ہاتھ سے دی ڈال سپر آخر روز فراق (فرہنگِ آصفیہ)

قول فیصل :۔ عام بول چال میں سپر ڈال دینا یا ہتھیار ڈال دینا مستعمل ہے۔

ہاتھ سے سَلام لینا :۔ سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دینا۔

ہاتھ سے لے ترک جوشن پوش لے میرا سلام
کیا ہوئی دستانۂ آہن سے بھاری آستیں شعور (نوراللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ہاتھ سے کی قید نہیں عام طور سے سلام لینا زبان پر ہے۔

ہاتھ سے قلم رکھ دینا :۔ کنایہ ہے۔ لکھنے سے باز آنا۔ لکھنا ختم کرنا۔ اُردو صرف۔ فصیح، رائج۔

صانع نے ہاتھ سے قلم صنع رکھ دیا
اس حُسنِ لازوال کی تصویر کھینچ کر مصحفی

ہاتھ سے کام نکالنا :۔ کسی کام کا تجربہ یا واقفیت حاصل کرنا۔ کوئی کام کر کے دیکھ لینا۔ ۲ : کسی کے قبضے سے کوئی کام جدا کرنا۔ اردو فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ ان معنیٰ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ سے کام نکلنا :۔ کسی کام کا تجربہ ہونا۔ کوئی کام ہاتھوں سے کیا جانا۔ کوئی کام کر کے دیکھ لینا۔ اُردو محاورہ، عوام کی زبان۔

فرہاد کو آتی نہ کبھی سینہ خراشی
گر لاکھ برس ہاتھ سے یہ کام نکلتا داغ

ہاتھ سے کام نکلنا ۲ :۔ کسی کام کا قبضہ سے جانا۔ کوئی کام واپس لیا جانا۔ شلاً ٹھیکہ ہاتھ سے نکل جائے گا تو اسے بھی کہیں گے کہ فلاں کام ان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اب یہ قلیل الاستعمال ہے۔

ہاتھ سے کام نکلنا ۳ :۔ کسی کے ذریعے سے کوئی کام پورا ہونا۔ کسی وسیلہ سے کوئی کام بننا۔ جیسے یہ کام انھیں کے ہاتھ سے نکلے گا اور کے بس کا نہیں ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

ہاتھ سے کوڑی کے دو بیر بھی نہ کھانا۔ بڑی ناقدری کرنا۔ اُردو محاورہ۔ قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ یقین رکھو تمہارے ہاتھ سے کوڑی کے دو بیر بھی اب کوئی نہ کھائے گا۔ (اودھ پنچ)

ہاتھ سے کھو دینا ۱ :۔ اپنے قابو کا نہ رکھنا۔ ضائع کر دینا۔ کسی سے بگاڑ لینا، اپنے کام کا نہ رکھنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

کھو دیا ہاتھ سے انہیں مجروح
یونہی ہر روز التجا کر کے میر مجروح

قول فیصل :۔ ہاتھ کی جگہ ہاتھوں بھی ہے۔

ہاتھ سے کھونا :۔ ملتی ہوئی چیز کو نہ لینا۔

ساغرِ دل بیچتا آیا ہوں کھومت ہاتھ سے
چوکتا کیوں ہے یہ جنس دشگرداں چھوڑ کر ذوق

قول فیصل :۔ ہاتھ کی جگہ ہاتھوں بھی ہے۔

ہاتھ سے کھونا :۔ کسی چیز کا قابو سے نکل جانا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

کرتے ہیں ہمیشہ مرے مرنے پہ تاسف
کیا ہاتھ سے کھو کر مجھے پچتائے ہے معشوق شرف

ہاتھ سے نالاں ہونا :۔ ہاتھ سے تنگ ہونا۔ عاجز ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ ہاتھ کی جگہ ہاتھوں بھی ہے۔

جس درجہ ہیں جن و انس و حیواں
اس عشق کے ہاتھوں سے ہیں نالاں اختر شاہ اودھ

ہاتھ سے نکلنا (دیا)، ہاتھوں سے نکلنا :۔ قابو سے نکلنا۔

آخر یہ عرضِ حال ہے دشنام تو نہیں
ہاتھوں سے کیوں نکلنے لگا آپ کا مزاج داغ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ یہ محاورہ قریب بہ متروک ہے۔

ہاتھ سے نکلنا ۲ :۔ ہاتھ کو کسی کام کی مشق ہونا۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہاتھ سے نہ جانا :۔ اختیار میں رہنا۔ قبضے میں رہنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

شب کو مے خوب سی پی، صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی جلال

ہاتھ سے نہ جانے دینا :۔ قابو سے باہر نہ ہونے دینا، قبضے اور قابو میں رکھنا، تعلق نہ چھوڑنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

دل قیدِ تعلق سے چھڑانے نہیں دیتے
مجھ کو وہ مرے ہاتھ سے جانے نہیں دیتے انور دہلوی

ہاتھ سے نہ دینا :۔ قابو سے نہ نکلنے دینا۔ ہاتھ سے نہ چھوڑنا، ہاتھ سے نہ کھونا۔ اردو محاورہ۔ قلیل الاستعمال

ہمت کو نہ دیں ہاتھ سے لاغر بدنی میں
کانٹے کی طرح تھامے دامانِ محبت بحر

ایماں کو نہ دے ہاتھ سے غافل کہ پس از مرگ
آئے گا نہیں کام ترے اس کے سوا ہیچ ظفر دہلوی

ہاتھ سے وقت کھونا :۔ وقت برباد کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وقت کو ہاتھ سے کھوتا ہے غضب غفلت میں
موت سے کم نہیں کچھ نیند کا آنا شب وصل آتش

ہاتھ سے ہاتھ ملانا ۱ :۔ مصافحہ کرنا۔ باہم ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر تپاک ظاہر کرنا۔ دست بوسی کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ایسے محل پر مصافحہ کرنا بولتے ہیں۔

ہاتھ سے ہاتھ مِلانا ۲ :۔ کچھ نقدی دینا، روپیہ دینا، کچھ دینا، اُردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

یوں ہی دِل دے کے تمہیں کیا لیں گے
ہاتھ سے ہاتھ مِلا کر دیکھو — سید احمد دہلوی

ہاتھ سے ہاتھ مَلنا :۔ افسوس کرنا۔ بے حد پچھتانا۔ اُردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

سُن کے احوال مرا ناصحِ مشفق نے ذکی
ہاتھ سے ہاتھ ملے حیف سے سینہ کوٹا — ذکی دہلوی

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں صرف ہاتھ ملنا بولتے ہیں۔

ہاتھ سے ہاتھ مِلنا :۔ (بالکسر) مصافحہ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ مصافحہ کرنا بولتے ہیں۔

ہاتھ سیدھا مارنا :۔ جس میں لغزش اور کجی نہ ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ سیدھا نہ ہونا :۔ ہاتھ کے سیدھا کرنے میں تکلف محسوس ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

پڑا تھا غیر کی گردن میں کیا کچھ ہم سے تو کہیے
یہ کیسا درد ہے کیوں ہاتھ سیدھا ہو نہیں سکتا — داغ

ہاتھ شل ہونا :۔ ہاتھ کا زیادہ کام کرنے سے تھک کر یا اور کسی باعث کام کرنے کے لائق نہ رہنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

حسرتِ دِل نہیں دنیا میں نکلتی ناسخ
ہاتھ شل ہوتے میسّر جو گریباں ہوتا — ناسخ

ظالم کی اُنگلیاں ہوئیں بیکار ہاتھ شل
افعی کی شکل پڑ گئے نیزے میں لاکھ بل — تعشق

ہاتھ صاف کرنا ۱ :۔ مشق کرنا۔ ہاتھ سے کوئی کام نکالنا۔ ہاتھ رواں کرنا۔ اُردو محاورہ قلیل الاستعمال۔

کرتا ہے ہاتھ صاف وہ قاتل جوان دنوں
ہر روز کاٹنے اسے سر چار پانچ کے — ظفر

ہاتھ صاف کرنا ۲ :۔ خط سنوارنا۔ مشق کرنا۔ خط درست کرنا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

ہاتھ صاف کرنا ۳ :۔ ہاتھ دھونا۔ ہاتھ پاک کرنا۔ ہاتھ پونچھنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ کوئی خاص محاورہ نہیں ہے۔

ہاتھ صاف کرنا ۴ :۔ ہاتھ مارنا، قتل کرنا۔ ہلاک کرنا، ذبح کرنا۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

چھوڑا نہ دِل میں صبر نہ آرام نہ شکیب
تیرِ نگہ نے صاف کیا گھر کے گھر پہ ہاتھ — ذوق

کیا ہاتھ صاف اس نے پہلے مجھی پر
ظفر اس کی تیغ آزمائی کے قرباں — ظفر دہلوی

ہاتھ صاف کرنا ۵ :۔ لوٹنا، مال مارنا، غبن کرنا۔ اُردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ آصف الدولہ نے اپنی والدہ بہو بیگم سے کئی بار بہ حیلۂ متروکہ پدری لاکھوں روپے اینٹھے جب اُن سے بہت لے چکے تو اپنی دادی نواب بیگم پر بھی ہاتھ صاف کرنا چاہا (بیگمات اودھ)

ہاتھ صاف کرنا ۶ :۔ زک دینا۔ وار کرنا۔ بُرائی کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ صاف ۷ :۔ مارنا۔ زدوکوب کرنا۔ اُردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ اب سُنیے کہ جو ڈنڈیل لڑکا بانیِ شر تھا۔ اُس سے تو مولوی صاحب نہ بولے مگر دُبلے پتلے پر ہاتھ خوب صاف کیا۔ (فسانۂ آزاد)

ہاتھ صاف کرنا ۸ :۔ خرچ کرنا۔ اُڑانا۔ صرف میں لانا۔

قارون نے خاک صاف کیا مال و زر پہ ہاتھ
روتا ہوا عدم کو گیا رکھ کے سر پہ ہاتھ — آغا

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ طوقِ کمر ہونا :۔ ہاتھوں کا کمر کو حلقہ کئے رہنا۔ اُردو صرف، رائج۔

ہاتھ رہتے تھے جو ہر وقت ترے طوقِ کمر
ہیں وہی ہاتھ کہ جن ہاتھوں سے تھامے ہیں جگر — امیر

ہاتھ قبضے پر ڈالنا :۔ تلوار سونتنا، تلوار کھینچنا، قتل کرنے کا ارادہ کرنا، آمادۂ قتل ہونا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ع قبضے پہ ہاتھ ڈال دیا اس دلیر نے — مؤلف

ہاتھ قرآن پر رکھنا :۔ قسم کھانے کا ایک طریقہ ہے۔ قرآن پہ ہاتھ رکھ کر کچھ کہنا یا یقین دلانا تاکہ سُننے والا یا دیکھنے والا بات کا یقین کر لے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ازل سے عشق ہے دِل کو ترے رُخِ کتابی سے
اگر باور نہ ہو کہہ دوں میں رکھ کر ہاتھ قرآں پر — اسیر لکھنوی

ہاتھ قلم کرا ڈالنا :۔ (کنایۃً) ہاتھ کٹوا ڈالنا۔ اُردو محاورہ عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ وہ کبھی جو آئیں ہم ایک تدبیر بتائیں جو دوڑے نہ آئیں تو مونچھ مُنڈوا ڈالوں ہاتھ قلم کروا ڈالوں۔ (فسانۂ آزاد)

ہاتھ قلم ہونا :۔ ہاتھ کا جسم سے جدا ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

خوف ہے اُن کو یہاں تک تو ہم آغوشی کا
میری تصویر کے بھی ہاتھ قلم کرتے ہیں — داغ

سچ ہی سچ لکھا ہے قاصد خط پہ ہم نے یکقلم
جھوٹ ہو تو ہاتھ ابھی اپنے قلم کرتے ہیں ہم — ظفر

ہاتھ قلم ہونا :- ہاتھ کٹ جانا - ہاتھ قطع ہوجانا - ہاتھ اُڑنا - اُردو صرف، فصیح، رائج -

ہوں قلم ہاتھ اگر لکھنے کوئی خطِ غبار
صفحۂ دہر پہ کیا دخل جو ہو گردِ ملال — ذوق

قول فیصل :- اس کی تکمیلی صورت ہاتھ قلم ہوجانا بھی مستعمل ہے -

طُرفہ پیاسوں پہ ستم ہوگئے پانی کے لیے
ہاتھ سقّے کے قلم ہوگئے پانی کے لیے — تعشق

ہاتھ کا :- ہاتھ کا دیا ہوا - ہاتھ کا سِیا ہوا - ہاتھ کا بنایا ہوا - ہاتھ کا لکھا ہوا - اردو صرف - فصیح، رائج -

آپ کے ہاتھ کے پہنوں گی نہ کُرتے زنہار — دبیر

ہاتھ کاٹا جانا :- ہاتھ قلم ہونا - اردو صرف - فصیح، رائج -

پاؤں کو ان کے چُھوا میں نے تو ہنس کر بولے
کاٹے جاتے ہیں تو ایسے ہی گنہگار کے ہاتھ — آتش

ہاتھ کاٹ دینا [1] :- ہاتھ قلم کر دینا - اردو صرف، فصیح، رائج -

ہاتھ کاٹ دینا [2] :- بے اختیار کر دینا - اُردو محاورہ، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال -

ہاتھ کاٹ دینا [3] :- تحریری اقرار کر دینا، دستاویز لکھ دینا - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل : اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

ہاتھ کاٹ کاٹ کھانا :- جھنجھلانا، غصّے میں تلملانا، نہایت غصّہ ہونا - حسرت یا افسوس کرکے ہاتھ کاٹنا - اردو محاورہ، قریب بہ متروک -

تمہارے ہاتھ نہ آیا ہوں میں نہ آؤں گا
مری بلا سے جو تم کاٹ کاٹ کھاؤ ہاتھ — جرأت

ہاتھ کاٹ کر دے دینا :- دستاویز لکھ دینا - تمسک کر دینا، مچلکہ لکھ دینا، تحریری اقرار کر لینا - دہلی کی زبان - (فرہنگ آصفیہ)

ہاتھ کاٹنا [1] :- ہاتھ قلم کرنا - ہاتھ تراشنا - اردو محاورہ - فصیح، رائج -

مستی میں طلب گار تو ساقی سے ہے مے کا
کاٹوں گا میں کانپے گا جو ساغر کے تلے ہاتھ — آتش

رستم تمام عمر نہ تا گوش لا سکے
ہم ہاتھ کاٹتے ہیں جو چِلّا چڑھا سکے — تعشق

ہاتھ کاٹنا [2] :- افسوس کرنا - پچھتانا - تاسف کرنا - ہاتھ ملنا - اُردو محاورہ، دہلی کی زبان -

نصیر آساں نہیں دریائے الفت میں قدم رکھنا
شناور ہاتھ اپنے دوریٔ ساحل سے کاٹے ہے — نصیر

ہاتھ کاٹنا [3] :- کسی ہوئی چیز پر رنج اور غصّہ کرنا - نہایت غصّہ کی علامت ظاہر کرنا - اُردو صرف - فصیح، رائج -

ہاتھوں کو کبھی کاٹتا تھا طیش میں آکر
رہ جاتا تھا غصّہ سے کبھی ہونٹ چبا کر — انیس

ہاتھ کاٹنا [4] :- بطور قسم کے بھی مستعمل ہے - اردو صرف -

رکھ دیکھو اپنے سامنے یوسف کی بھی شبیہ
کاٹوں میں اپنے ہاتھ جو صورت ذرا ملے — زند

(نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ اس جگہ ہاتھ قلم کروا دینا بولتے ہیں -
جیسے " اگر یہ کام نہ کر سکوں گا تو میں اپنا ہاتھ قلم کرا دوں گا "

ہاتھ کاٹنا [5] :- پانی پر ہاتھ مارنا، پیرنا، پانی کاٹنا - جیسے پیراک پہلے شاگرد کو ہاتھ کاٹنا سکھاتا ہے - اُردو صرف - دہلی کی زبان - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہلِ لکھنؤ ایسے محل پر ہلّاجی کے ہاتھ لگانا بولتے ہیں -

ہاتھ کا چالاک ہونا :- ہاتھ چالاک ہونا - مشّاق ہونا - اُردو صرف، دہلی کی زبان -

وہ رفتہ رفتہ ہاتھ کے چالاک ہوگئے
رکھ رکھ کے ہاتھ میرے دلِ بیقرار پر — داغ

ہاتھ کا دیا :- دان پن - خیرات - سخاوت - بخشش - اردو صرف، عوام کی زبان -

ہاتھ کا دیا آڑے آئے :- خیرات مصیبت کے وقت کام آتی ہے اور بلاؤں کی روک تھام کرتی ہے - اُردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان -

ہاتھ کاری پڑنا :- وار بھرپور پڑنا - ضرب بھرپور لگنا - اُردو صرف، قلیل الاستعمال -

محل صرف :- اس نے بھرپور ہاتھ مارا انھوں نے بھی سینے پر روکا اور اُس کے بھی ہاتھ کی تعریف کی کہ نہایت کاری ہاتھ پڑا ہے - (قدیم ہنر و ہنرمندانِ اودھ)

ہاتھ کا سچا :- دیانت دار - معتبر - اعتبار والا - لین دین کا کھرا - اُردو صفت - مذکر - دہلی کی زبان -

ترے دستِ حنائی میں بھی ہے چور
کسی کو ہاتھ کا سچا نہ پایا — داغ

ہاتھ کا میل :- وہ میل جو ہاتھ سے اترے - (کنایۃً) بے اصل چیز - بے حقیقت چیز - ادنیٰ شے - اُردو مذکر - عوام اور عورتوں کی زبان -

میں اپنے ہاتھ کا سمجھے روپے پیسہ کو ہم
کام تھیلی سے نکالا کیئے دلّاک کا — سحر

ہاتھ کانپنا :- ہاتھ میں رعشہ ہونا - ہاتھ تھرانا - ہاتھ لرزنا - ڈر یا خوف سے ہاتھ قابو میں نہ رہنا - اردو محاورہ - فصیح، رائج -

قاصد کے ہاتھ کانپتے ہیں دے خط ان کو کیا
کچھ رعب کچھ اثر ہے مرے اضطراب کا — لطافت

ہاتھ کان سے ننگی :۔ وہ عورت جس کے پاس ہاتھوں اور کانوں کا زیور نہ ہو۔ اُردو مؤنث۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تمام مال و اسباب خاک میں ملا دیا۔ اور ایک ہی برس میں ہاتھ کان سے ننگی رہ گئی۔ (مراۃ العروس)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر ہاتھ گلے سے ننگی بولتی ہیں۔

ہاتھ کانوں پر رکھنا یا کان پر رکھنا :۔ بالکل لاعلمی ظاہر کرنا۔ ناآشنائی اور ناواقفی ظاہر کرنا۔ کسی کام کے نہ کرنے کا عہد کرنا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

الٰہی کان میں کیا اس صنم کے پھونک دیا
کہ ہاتھ رکھتے ہیں سب کان پر اذاں کے لئے — ذوقؔ

وہ بھی دن یاد ہیں رہتا تھا مری ران پہ ہاتھ
غیر جو کان لگے رکھتے ہو اب کان پہ ہاتھ
نکہتؔ دہلوی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ رکھنا کی جگہ دھرنا بھی بولتے تھے مگر اب قریب بہ متروک ہے۔

مرجائے دل و دیں لے کے مکرنے والے
ہاتھ کانوں پہ مرے نام سے دھرنے والے — داغؔ

لکھنؤ کی عورتیں پناہ مانگنا کے معنی میں بولتی ہیں۔

ہاتھ کانوں پر یا کان پر رکھنا :۔ بادشاہ دہلی کے دربار کا سلام جس میں ماتھے یا سینے کے بجائے کانوں پر ہاتھ رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت غالبؔ نے بھی اس قطعے میں اسی طرف اشارہ کیا ہے۔

گو ایک بادشاہ کے سب خانہ زاد ہیں
دربار دار لوگ بہم آشنا نہیں — غالبؔ
کانوں پہ ہاتھ دھرتے ہیں کرتے ہوئے سلام
اس سے ہے یہ مُراد کہ ہم آشنا نہیں (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اب متروک ہے۔

ہاتھ کانوں پر رکھنا :۔ پناہ مانگنا۔ اُردو محاورہ عوام اور عورتوں کی زبان۔

وہ عرضِ وصل سے رکھتے ہیں ہاتھ کانوں پر
اثر یہ خوب تری طرزِ گفتگو نے کیا — داغؔ

ہاتھ کٹا چکے :۔ تحریر دے کر مجبور ہونے کی جگہ۔ اُردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہم لکھ چکے ہیں آج انھیں حالِ دردِ دل
اب کیا کریں کہ ہاتھ تو پہلے کٹا چکے — رضاؔ

ہاتھ کٹ جانا :۔ ہاتھ میں زخم آجانا۔ اُردو صرف۔ رائج۔

ہاتھ کٹ جانا :۔ ہاتھ قلم ہو جانا۔ اُردو محاورہ فصیح، رائج۔

ہاتھ کٹ چکے ہیں :۔ مجبور ہو گئے تحریر دیکھ کر۔ تحریر دے بیٹھے ہیں، تحریر دے دی ہے۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہاتھ کٹنا :۔ ہاتھ قلم ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ان حسینوں کی ہے عجب سرکار
پاؤں چھونے پہ ہاتھ کٹتے ہیں — امیرؔ مینائی

ہاتھ کٹوانا :۔ ہاتھ کٹنا کا متعدی۔ قسم کے طور پر مستعمل ہے۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تیغ تم جس پر لگا بیٹھو قسم کھاتے ہیں ہم
گر رہے تسمہ لگا تو ہاتھ کٹواتے ہیں ہم — شادؔ لکھنوی

ٹانکنے چاک گریباں تو ہے ہر بار لگا
ہاتھ کٹواؤ جو ناصح رہے اک تار لگا — مومنؔ

قول فیصل :۔ اب زیادہ تر ہاتھ قلم کروانا بولتے ہیں۔

ہاتھ کٹے ہونا :۔ مجبور ہونا۔ بے بس ہونا کی جگہ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ تمام شاہی دفتر ان کے پاس ہے غرض سب کے ہاتھ کٹے ہوئے ہیں۔ (ابن الوقت)

ہاتھ کرنا :۔ حملہ کرنا۔ حربہ کرنا۔ وار کرنا۔ اردو محاورہ، متروک۔

صدمہ سے پائے رخش کے تھراتی ہے زمیں
نیزے کے کر رہا ہے کوئی شہسوار ہاتھ — رندؔ

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے انھیں معنوں میں ہاتھ دکھانا بھی لکھا ہے۔ وہ بھی زبان پر نہیں ہے۔

ہاتھ کشیدہ آسمان پر دیدہ :۔ جس کا ہاتھ کہیں اور ہو اور خیال کہیں اور۔ اس کی نسبت بولتے ہیں جو نہایت ہی شوخ چشم ہو۔ اردو محاورہ دہلی کی عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :۔ فرہنگ آصفیہ نے یہ مثل اس طرح لکھی ہے۔ "ہاتھ کشیدہ آسمان دیدہ" مولف موصوف نے اپنی دوسری فرہنگ لغات النسا میں بھی اسی طرح لکھا ہے۔ ان دونوں اندراجات سے معلوم ہوتا ہے۔ مولف نور اللغات نے پر کا اضافہ اپنی طرف سے کیا ہے۔ اصل وہی ہے جو صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا۔ یا ممکن ہے اہلِ لکھنؤ پر کے اضافے کے ساتھ بولتے ہوں لیکن اب تو رائج نہیں۔ صاحب خزینۃ الامثال نے بھی یہ مثل لکھی ہے مگر پر کے اضافہ کے ساتھ یہ نہیں لکھی۔

ہاتھ کمر پر رکھنا :۔ نہایت نزاکت ظاہر کرنا۔ کمر کی لاغری اور اپنا نازکپن جتانا۔ اظہارِ نزاکت کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ کمر پر رکھے پھرنا :۔ اکثر لوگ بے شغلی کی حالت میں کمر پر ہاتھ رکھے رہتے ہیں۔ کنایہ ہے

بے شغلی کی حالت میں پھرنے سے۔ اُردو محاورہ۔ قلیل الاستعمال۔

مستقل عاشق روانہ ہوتے ہیں سوئے عدم
ہاتھ رکھے پھرتے ہیں وہ بھی کمر پران دنوں — آتش

ہاتھ کمر میں ڈالنا:۔ کنایہ ہے لڑنے جھگڑنے سے۔ اُردو محاورہ۔ قلیل الاستعمال۔

معرکہ میں ہاتھ قاتل کی کمر میں ڈالئے
کھینچئے دامن سرِ میداں گریباں گیر کا — آتش

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے:۔ جو کچھ ظاہر و عیاں ہے اس کے بیان کرنے کی کیا ضرورت۔ جو چیز آنکھوں کے سامنے ہو اس کے دریافت کرنے کی ضرورت ہی کیا۔ اُردو مثل عورتوں کی زبان۔

جسم لاغر کو دیکھ عاشق کے
پوچھا حالت نزار سی کیا ہے
بولا انکار سے ہے کیا حاصل
ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے — عاشق

قول فیصل:۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے
پڑھے لکھے کو فارسی کیا ہے
بھی کہا جاتا ہے مگر اس کا استعمال بطور مزاح ہے۔ کبھی کبھی 'ہے' کو حذف کرکے بھی بول دیتے ہیں۔

ہاتھ کوڑی نہ بازار لیکھا:۔ مفلس کا کہیں اعتبار نہیں۔ بازار زردار کا ہے۔ اُردو کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ کو ہاتھ پہچانتا ہے:۔ جس سے کچھ لیتے ہیں اسی کو دیتے ہیں۔ جس سے قرض یا کچھ مستعار لیا جاتا ہے اسی کو دیا جاتا ہے۔ اُردو محاورہ۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف: مجھ سے واسطہ نہیں دکان سے تم لے جاتی ہو۔ ہاتھ کو ہاتھ پہچانتا ہے ہم تم کو جانتے ہیں۔ (مراۃ العروس)

قول فیصل:۔ صاحب خزینۃ الامثال نے "پہچانتا ہے" کی جگہ 'پہچانے' لکھا ہے۔

ہاتھ کو ہاتھ نہیں سجھائی دیتا:۔ بہت اندھیرا ہے۔ نہایت اندھیرا ہے۔ انتہائی تاریکی ہے۔ اُردو محاورہ عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ ایسا اندھیرا ہو گیا ہے کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل:۔ مصحفی نے ہاتھ کو ہاتھ نہ نظر آنا بھی کہا ہے جو اب متروک ہے۔

نظر آتا نہیں ہے ہاتھ کو ہاتھ
قیامت ہے شبِ ہجراں اندھیرا

ہاتھ کھانا:۔ تلوار کے وار کھانا۔ اردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

کیا چورنگ جب وہ سخت جاں ہو
پڑا خط بھی نہ لاکھوں ہاتھ کھاوے — شاد

تیور اگیا جو کھا کے وہ پابندِ جور ہاتھ
حضرت نے دی صدا کہ نہیں ایک اور ہاتھ — تعشق

ہاتھ کھجلانا:۔[1] ہاتھ میں خارش ہونا۔ ہاتھ میں کھجلی ہونا۔ اُردو صرف عوام کی زبان۔

ہاتھ کھجلانا:۔[2] ہاتھ کا نچلا نہ رہنا، ہاتھوں پر مار کھانے کو جی چاہنا، سزا کا طالب ہونا، پٹنے کو جی چاہنا، شامت آنا، مار کھانے کی باتیں کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہاتھ کھجلانا:۔[3] کسی کے مارنے پیٹنے کی خواہش ہونا۔ اُردو صرف عوام کی زبان۔

ہاتھ کھجلانا:۔[4] کچھ ملنے کی اُمید ہونا۔ خلاف اُمید ملنے کی اُمید ہونا۔ اُردو صرف عوام کی زبان۔

پاؤں بھولے راہ میں اس گل کا چہرہ دیکھ کر
ہاتھ کھجلانے لگے کُرتی میں کانٹا دیکھ کر — عاشق

ہاتھ کھلا ہونا:۔ فیاضی کی عادت ہونا۔ داد و دہش کے لئے ہاتھ مشاق ہونا۔

(نقرہ) ہاتھ کھلا ہوا ہے ادھر روپیہ آیا ادھر اُڑ گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

ہاتھ کھُل جانا:۔ بے باک ہو جانا۔ بے ادب ہو جانا۔ اُردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

ٹھوکرسے مرا سر نہ ہٹاؤ نہ ہٹاؤ
دیکھو کہیں کھُل جائیں نہ یاں ہاتھ ادب کے — امیر

ہاتھ کھُلنا:۔[1] ہاتھ کا کام دینے لگنا۔ ہاتھ کا تیزی دکھانے لگنا۔ اُردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

طولِ وغا سے تھا وہ مکدر یہ شادماں
کھُلتا تھا ان کا ہاتھ اُسے تیغ تھی گراں — تعشق

ہاتھ کھُلنا:۔[2] تنگی نہ رہنا۔ روپیہ پیسا ہاتھ میں آنا۔ کاروبار جاری ہونا۔ تہیدستی دور ہونا۔ دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہاتھ کھُلنا:۔[3] مارنے پیٹنے کی عادت پڑ جانا۔ ہاتھ چھوٹ جانا۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہاتھ کھولنا:۔[1] دست بستہ کو وا کرنا۔ بندھی ہوئی مٹھی کو کھولنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہاتھ کھولنا:۔[2] فضول خرچی کرنا۔ اسراف کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ کھولنا:۔[3] سخاوت کرنا، دریا دلی کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ کھینچ لینا :- باز آنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

فاقہ بہتر اہلِ دنیا کی قبولی ناقبول
ہاتھ دسترخوان سے کھا کھا کے قسمیں کھینچ لیں   بحر

ہاتھ کھینچنا ۱؎ :- باز آنا۔ دست بردار ہونا۔ ہاتھ اٹھانا۔ ترک کر دینا۔ کنارہ کش ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

رو چکا تقدیر کے رونے کو میں
اب تو ہاتھ اے کاتبِ تقدیر کھینچ   داغ

دست بردار نہ ہونا تھا نہیں عاشق سے
ہاتھ بیمار سے اے رشکِ مسیحا کھینچا   صبا

ہاتھ کھینچنا ۲؎ :- ہاتھ روک لینا کسی کام سے۔ اردو فصیح، رائج۔

خاک میں مل جائے گا خارِ بیاباں کی طرح
ہاتھ اپنا کاوشوں سے اے غریب آزار کھینچ   ناسخ

ہاتھ کھینچنا ۳؎ :- کنایہ ہے امورِ دنیوی کے ترک کر دینے سے۔ تارکِ دنیا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے سزاوار اہلِ دولت سے فقیروں کا غرور
ہاتھ کو جو کھینچ لے گا پاؤں کو پھیلائے گا   آتش

ہاتھ کھینچنا ۴؎ :- کچھ دیتے دیتے ہاتھ روک لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ڈھکا نہ بار بار مرے پاس لا کے ہاتھ
دے ڈال جام کھینچ نہ ساقی بڑھا کے ہاتھ   امیر

ہاتھ کی آئی بھی گئی :- قابو میں آئی ہوئی چیز گئی۔

(فقرہ) ہماری سرکار نے مقیاس الموسم کی رپورٹوں کو خفیہ کاغذات میں شامل کر کے راز کے بستہ میں باندھ لیا۔ چلیے بجز اس کے کہ ہاتھ کی آئی جانے پر ہم جیسوں میں سرنگوں ہوں اور کیا کر سکتے ہیں۔
(اودھ پنچ) (نور اللغات)

قول فیصل :- اب اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ کے اوپر ہاتھ دھرے بیٹھنا :- بیکار ہونا۔ اردو صرف۔ قریب بہ متروک۔

دو دن سے پاؤں جو نہیں دبوائے یار نے
بیٹھے ہیں ہاتھ ہاتھ کے اوپر دھرے ہوئے   آتش

قول فیصل :- عام طور سے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہونا بولتے ہیں۔

بازیِ عشق ہرے بیٹھے ہیں
ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں   عزیز

ہاتھ کی بات نہ ہونا :- کسی کے بس کا کوئی کام نہ ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہاتھ کے دو بیر نہ کھانا :- کسی سے نہایت نفرت کرنا۔ متنفر ہونا۔ بالکل خاطر میں نہ لانا۔ عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) جیسے میں تو اس کے ہاتھ کے دو بیر بھی نہ کھاؤں۔   (نور اللغات)

(فقرہ) بغیر لفظ 'دو' کی قید کے بھی مستعمل ہے زیادہ تر گھنونے آدمی کی نسبت بولتی تھیں۔

بھوک میں زندگی سے لاکھ ہو سیر
نہ کوئی کھائے اس کے ہاتھ کے بیر   عالم

اب قلیل الاستعمال ہے۔

ہاتھ کی پیٹھ دانتوں سے کاٹنا :- کسی چیز کے نہ ملنے پر حسرت اور افسوس کرنا۔   (نور اللغات)

قول فیصل :- صاحب سرمایۂ زبان اردو نے اس کا مفہوم لکھا ہے "جو چیز کہ ہاتھ سے جاتی رہی ہو اس پر رنج و غصہ کرنا"۔ اب کسی معنیٰ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ کی چٹھی :- کسی کو قلم کی لکھی ہوئی چٹھی۔
(نور اللغات)

قول فیصل :- اب چٹھی کی جگہ تحریر یا خط وغیرہ زبانوں پر ہے۔

ہاتھ کی چھڑی :- سبک لکڑی جو ہر وقت ہاتھ میں رہے۔ اردو، رائج۔

نرگس کی طرح پنجۂ مژگاں سے نہ چھوٹے
اے جان ترے ہاتھ کی پائے جو چھڑی آج   ناسخ

ہاتھ کی روٹی :- ہاتھ سے تیار کی ہوئی روٹی۔ توے پر پکائی ہوئی روٹی۔ مونث   (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہلِ لکھنؤ یوں بولتے ہیں "ہمیں ماما کے ہاتھ کی روٹی نہیں پسند ہے عالیہ بیگم کے ہاتھ کی روٹی اچھی ہوتی ہے"۔

ہاتھ کی صفائی :- وار کرنے میں ہاتھ کا مشاق ہونا۔

صفائی ہاتھ کی جب ہے کہ ہو دو ٹوک اے قاتل
لگی لپٹی نہ رہ جائے کوئی رگ میری گردن میں   جلیل

قول فیصل :- ہاتھ کی جگہ ہاتھوں بھی ہے۔

تھی مجھی پر اسے ہاتھوں کی صفائی منظور
سان پر لگ کے نہ پھر تیغ صفایاں آئی   بحر

ہاتھ کی صفائی دکھانا :- سپہ گری دکھانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

تنہا میں دکھاؤں انھیں ہاتھوں کی صفائی
یہ کہتے ہی رہوار کی باگ اس نے اٹھائی   انیس

ہاتھ کے طوطے اڑ جانا :- کوئی چیز دیکھ یا سن کر حواس باختہ ہو جانا۔ بے حواس اور بے خود ہو جانا۔ اردو محاورہ قلیل الاستعمال۔

صف مژگاں کے رخ انکھیا کی کرن سے مڑ جائیں
دیکھے چڑیا تو ترے ہاتھ کے طوطے اڑ جائیں   امانت

قول فیصل :- عورتیں ہاتھوں کے طوطے اڑ جانا زیادہ بولتی ہیں۔

عقل کے جال میں کب حسنِ خداداد آیا
اڑ گئے ہاتھوں کے طوطے جو وہ صیاد آیا   بحر

طوطا طوئے سے اور تے سے دونوں طرح سے رائج ہے۔

ہاتھ کی گھڑی :۔ وہ گھڑی جو کلائی پر باندھی جاتی ہے۔ اُردو رائج۔

محل صرف :۔ کل سے ہماری ہاتھ کی گھڑی غائب ہے پتہ نہیں کیا ہو گئی۔

ہاتھ کی لکیریں :۱؎ وہ گہرے خطوط جو ہتھیلی میں انسان کی ہوتے ہیں۔ علامات کفِ دست جن سے نجومی آئندہ و گزشتہ کی باتیں بتلاتے ہیں۔ اُردو صرف۔ فصیح، رائج۔

ہاتھ اس کے چوم لیتا ہوں تو کیا کہتا ہے وہ
ہیں لکیریں یا کوئی لکھی ہے آیت ہاتھ میں ناسخ

محل صرف :۔ میر صاحب دفعتی الوقتی کے لئے بسم اللہ خانم کے ہاتھ کی لکیریں دیکھنے لگے۔ (بیگمات اودھ)

ہاتھ کی لکیریں :۲؎ مجازاً خاندانی رشتہ، قرابت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل : اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ کی لکیریں :۳؎ پتھر کی لکیر، لازوال جیسے ننگ کا پیسہ تو ہاتھ کی لکیریں ہیں۔ فرہنگ آصفیہ

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ کی لکیریں مِٹنا :۔ قرابت یا رشتہ ٹوٹنا۔ ناممکن امر کا ظہور ہونا۔ محبت کا جاتا رہنا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

لکیریں ہاتھ کی مٹتی ہیں یارب کیا قیامت ہے
جو جانی دوست تھے وہ دشمن جاں ہوتے جاتے ہیں کیفی

ہاتھ کی لکیریں مٹتی نہیں :۔ اپنے کسی طرح غیر نہیں ہوسکتے۔ ناخن سے گوشت جدا نہیں ہوتا۔ اسی جگہ کہیں ہاتھ کی لکیریں مٹتی ہیں بھی مستعمل ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ بھی دہلی کی زبان ہے۔

ہاتھ کی مٹی :۔ (اسم یا ضمیر کے ساتھ) کسی کے ہاتھ سے دفن ہونا۔ اُردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

ع باپ کے ہاتھ کی مٹی مری قسمت میں نہیں دبیر

ہاتھ کی مچھلی :۔ کف دست کا گوشت۔ اردو صرف۔ قریب بہ متروک۔

صید دل کو کیونکہ چھوڑے جبکہ دکھلائے ہے تو
مچھلیاں دستِ حنائی ہیں مری جاں چھوڑ کر ذوق

سوکھ کر کانٹا ہوا دستِ جنوں
خار دار اب ہاتھ کی مچھلی ہوئی وزیر

قول فیصل :۔ اب بازو کی مچھلیاں زبانوں پر زیادہ ہے۔

ہاتھ کی ہاتھ کو خبر نہ ہونا :۔ کانوں کان خبر نہ ہونا۔ اُردو محاورہ۔ قلیل الاستعمال۔

اس نزاکت سے تول اُس نے دیا
ہاتھ کی ہاتھ کو خبر نہ ہوئی داغ

ہاتھ کے نیچے آجانا :۔ ہتھے چڑھ جانا۔ قابو میں آجانا۔ قبضہ ہو جانا۔ مداخلت ہو جانا۔ اُردو صرف۔ دہلی کی عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ جو میرے ہاتھ کے نیچے آجائے تو بہت جھینکتی ہے۔ (لغات النساء)

ہاتھ گاڑی :۔ پہاڑی بگھی جنھیں جھپانی لے کر چلتے ہیں۔ مؤنث (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ گردن میں حمائل کرنا :۔ گلے میں ہاتھ ڈالنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

صحبت تو اُس سے ہو گئی اخلاص کی مگر
گردن میں ہاتھ کر کے حمائل نہیں ملا لطافت

ہاتھ گردن میں ڈالنا :۔ گلے میں بانہیں ڈالنا اختلاط میں۔ اردو صرف، فصیح رائج

ہاتھ گردن میں جو ڈالوں تو یہ کہتا ہے وہ گل
یارب انساں کے گلے سے رہے یہ ہار جدا آتش

ہاتھ گرمانا :۔ ہاتھ میں تیزی آنا۔ ہاتھ میں پھرتی آنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ ...... دو سو سولہ کس بھگوے کے سر پر پڑیں۔ سر نہ ہوا طبلہ ہوا کہ جب دیکھئے ہاتھ پڑ رہا ہے اور سر راہ کس پر پڑیں۔ دروازے پر سسرال والوں نے دل لگی دل لگی میں ذرا ہاتھ گرمایا تھا۔ (فسانۂ آزاد)

ہاتھ گریبان تک جانا :۔ گریبان پھاڑ ڈالنا۔ گریبان چاک کرنا۔ جوشِ سودا اور غلبۂ وحشت کا ظہور پکڑنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہاتھ جانے لگا گریباں تک
چاک کے پھیلے پاؤں داماں تک میر

ہاتھ گلنا :۔ کمال سردی پہونچنے کا کنایہ۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

کیا برف ہو گیا ہے دم سرد سے بدن
دیکھی جو نبض ہاتھ طبیبوں کے گل گئے داغ

ہاتھ گلے میں ڈالنا :۔ پیار کرنے کا کنایہ۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

گلے میں ڈالے ہوئے شاہد قضا کے ہاتھ
یہ کرتی ہے دم و خم سے ہمیشہ بوس و کنار قدر

ہاتھ گلے میں ہونا :۔ ہاتھ اور گلے میں پہنے ہونا۔ اُردو صرف، عورتوں اور عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ اوسط اوقات والے شریف پہنتے ہوں اور زیور بھی اتنا پہنائے جو سبکے ہاتھ گلے میں ہو۔ (زمرّدیوں کا ہار)

ہاتھ گھسانا :۔ بے فائدہ محنت کرنا۔ لاحاصل کام کرنا۔ بے سود کام کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ گھسائی :۔ وہ محنت جس سے کچھ حاصل نہ ہو۔ مفت کی محنت مشقتِ لاحاصل۔ اُردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

اک شغل ہوا ہے کفِ افسوس کا ملنا
ہر وقت کی یہ ہاتھ گھسائی نہیں جاتی — صابر دہلوی

ہاتھ گھِس جانا :۔ کنایہ ہے ہاتھ سے کوئی کام بار بار کرنے سے۔

(فقرہ) لکھتے لکھتے ہاتھ گھس گئے تم نے ایک خط کا جواب نہ بھیجا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

ہاتھ گھِس جانا :۔ کچھ نقصان ہو جانا کی جگہ۔ بیشتر سلب کے ساتھ مستعمل ہے۔ دہلی کی عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ اتنا کام بُوا حسن آرا بیگم کا کردینگی تو ہاتھ گھس نہیں جائیں گے (بنات النعش)

ہاتھ گھِسنا :۔ بے فائدہ کام کرنا۔ لاحاصل کام کرنا۔ ایسا کام کرنا جس سے کچھ مطلب نہ نکلے ہاتھوں کو ناحق تکلیف دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ گھمانا :۔ ہاتھ کو چکر دینا۔ ہاتھ کو گردش دینا۔ اردو صرف، بانک پٹے والوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف :۔ پھکیت گتکہ لیے اکڑ رہے ہیں۔ گھائی اور چوٹ لڑ رہے ہیں۔ تمانچہ دکھایا اور ہاتھ گھمایا۔ یا باہرہ دیا۔ (فسانۂ آزاد)

ہاتھ گھنگھولنا :۔ پانی کے ظرف میں ہاتھ ڈال کر پانی کو حرکت دینا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ باجی تم دیر سے بیٹھی دیکھ رہی ہو اور اس سردی میں لڑکی پانی میں ہاتھ گھنگھول رہی ہے۔

ہاتھ گھنگھولنا :۔ ہاتھ داخل کرنا، ہاتھ گھسیڑنا۔ زبردستی کچھ حاصل کرنا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

محلِ صرف :۔ وہی خزانے تھے جو شیر شاہ، سلیم شاہ عدلی نے سالہا سال میں جمع کئے تھے۔ اور خدا جانے کن کن کلیجوں میں ہاتھ گھنگھولے تھے۔ (دربارِ اکبری)

ہاتھ لال کرنا :۔ (کنایتہً) الزام لینا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

تیغ کرتی ہے خون اے قاتل
مفت تو ہاتھ لال کرتا ہے — داغ

ہاتھ لانا :۔ کلمۂ تعریف۔ کسی خوشی کی بات پر بے تکلف دوست سے کہتے اور ہاتھ ملاتے ہیں۔ یعنی جو دل چاہتا تھا وہی ہوا۔ واہ واہ کیا کہنا۔ مرحبا شاباش۔ اُردو صرف قریب بہ متروک۔

منہدی مل کے ہے چوٹ مرجاں پر
ہاتھ لانا نگار کیا کہنا — صبا

قول فیصل :۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اپنے کام کی داد مانگنے پر بھی یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔ جیسے اسی بات پر ہاتھ تو لاؤ لیکن اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہاتھ لانا :۔ کوئی لطیفہ کہنے پر بھی داد طلب کرنے کے موقع پر مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

ہاتھ لانا :۔ ہاتھ ملانا۔ پہلوانوں کا۔ اُردو صرف۔ پہلوانوں کی اصطلاح۔ قلیل الاستعمال۔

راجہ اندر کے اکھاڑے کے ہیں ہم بھی پہلوان
ہاتھ لانا اے صنم دیکھیں تو کتنا زور ہے — سحر

ہاتھ لپک :۔ اُچکا۔ چور۔ ہندی صفت۔ (نور اللغات و فرہنگِ آصفیہ)

قول فیصل :۔ بقول صاحبِ فرہنگ اثر لکھنؤ میں ہاتھ لپکا کہتے ہیں۔ مگر یہ عورتوں کی زبان ہے۔

ہاتھ لپکانا :۔ ہاتھ بڑھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہاتھ لگانا :۔ چھونا۔ مس کرنا۔ ہاتھ پھیرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کیوں وصل کی شب ہاتھ لگانے نہیں دیتے
معشوق ہو یا کوئی امانت ہو کسی کی — داغ

ہاتھ وزیر اس کو لگا یا نہیں
مفت میں انگشت نما ہو گیا — وزیر

قول فیصل :۔ اس کی منفی صورت بھی رائج ہے۔ جیسے" خانم صاحب نے کسی کو حوض میں ہاتھ نہ لگانے دیا۔ (موتیوں کا ہار)

ہاتھ لگانا :۔ چھیڑنا۔ دست درازی کرنا۔ ہاتھ ڈالنا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

کبھی کہنا جو ہم کو ہاتھ لگائے
جس کو چاہے اسی کا حلوا کھائے — بہارِ عشق

زبانِ شکوہ ہے مہندی کا ہر پات
کہ خوباں نے لگائے ہیں مجھے ہات — غلام مصطفےٰ خاں یکرنگ

ہاتھ لگانا :۔ کندھا دینا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بڑا ہے دیر سے مٹی خراب ہوتی ہے
لگا دو ہاتھ جنازے کو پھر سنور لینا — امیر

قول فیصل :۔ عام طور سے اس محل پر کاندھا دینا بولتے ہیں۔

ہاتھ لگانا :۔ مدد کرنا، سہارا دینا، بوجھ اٹھوانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اٹھتا نہیں دل سے مرے بارِ غمِ فرقت
اے جانِ حزیں تو بھی ذرا ہاتھ لگانے — امیر

ہاتھ لگانا :۔ کام شروع کرنا۔ لگا لگانا جیسے

ہمارے کام کو کب سے ہاتھ لگاؤ گے۔ دہلی کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

ہاتھ لگانا :۶ ہاتھ مارنا۔ ضرب لگانا۔ وار کرنا۔ تلوار یا خنجر مارنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

کافر نے جو لگایا جنیؤ کا مجھ پر ہاتھ
وہ زخم تیغ غیرت زنار ہو گیا — شعور

نیم جاں کر کے مجھے سر پہ کھڑے ہو چکے
ہاتھ اٹھاتے بھی نہیں ہاتھ لگاتے بھی نہیں — امیر

ہاتھ لگانا :۷ بازی لگانا۔ شرط بدنا۔ جیسے آؤ کتنے کتنے ہاتھ لگاتے ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس محل پر بازی لگانا بولتے ہیں۔

ہاتھ لگانا :۸ قول دینا۔ پکا اقرار کرنا عہد و پیمان کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ لگانا :۹ پیرنے میں ہاتھ چلانا۔ ہاتھ مارنا۔ ملاحی کے ہاتھ لگانا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

مانند موج مٹ گئے ہم بحر عشق میں
پہونچے کسی طرح جو لگا کے کنارے ہاتھ — امیر

کب سعی سے اچھلتے ہیں ڈوبے ہوئے نصیب
دریا کے پار کب ہوئیں موجیں لگا کے ہاتھ — امیر

ہاتھ لگانا :۱۰ مارنا پیٹنا۔ تھپڑ جڑنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ میرے بچے کو ہاتھ لگایا تو تم ہی جانو گے۔

ہاتھ لگانا :۱۱ کسی غیر عورت سے کام لینا، مباشرت کرنا۔ جیسے میاں نے لونڈی کو ہاتھ لگایا اور وہ سر پر چڑھی، باندی کو ہاتھ لگایا اور وہ کام کاج سے گئی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہاتھ لگانا :۱۲ علاج کرنا طبیب کا۔

(فقرہ) بنارس میں حکیم احسان علی خاں کی دوا کو آیا تپ نے ہاتھ لگاتے ہی پاؤں پھیلایا۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

ہاتھ لگانا :۱۳ دست شفا پھیرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

ہاتھ لگائے کمہلانا :۔ نہایت نازک بدن ہونا۔ چھوئی موئی کی طرح نازک ہونا۔ نزاکت کی تعریف میں یہ محاورہ بولا جاتا ہے۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

ہاتھ لگائے میلا ہو :۔ کسی سفید اور آب دار چیز کی تعریف میں مستعمل ہے۔ نہایت لطیف اور پاکیزہ تن ہونا۔ اردو عورتوں کی زبان قریب بہ متروک۔

لو لگے کمہلائے جاتے ہو نزاکت ہائے رے
ہاتھ لگتے میلے ہوتے ہو لطافت ہائے رے — میر

اے یاسمن تو اس کے مقابل نہ ہو جس کا
میلا ہو بدن ہاتھ لگائے سے کسی کے — خیال

ہاتھ لگ جانا :۔ دستیاب ہو جانا، مل جانا۔ ہاتھ آجانا۔ بس میں آجانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

بس میں کر ان انگلیوں کی تو نہ پوروں کی حنا
ہاتھ لگ جائے تو دوں میں تجھ کو پوروں کی حنا — نصیر

ہاتھ لگنا :۱ چھو جانا مس ہونا۔ ہاتھ پھیرنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

مثل موسیٰ ہو مسیحا کو ید بیضا نصیب
ہاتھ لگ جائے اگر میرے تن محرور کا — ناسخ

ہاتھ لگنا :۔ ملنا۔ حاصل ہونا۔ ہاتھ آنا۔ دستیاب ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

انکی تو بن پڑی کہ لگی جان مفت ہاتھ
تیری گرہ میں کیا دل ناشاد رہ گیا — داغ

کیا وصف ید اللہ مجھے ہاتھ لگا ہے
اللہ کا بندہ ہے یہ بندوں کا خدا ہے — عشق

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت ہاتھ لگ جانا بھی ہے۔

جیسے صبح کو فراشنیاں باسی ہار پھول جو پھینکتی تھیں چاندی کے ڈھیر ان کے ہاتھ لگ جاتے تھے۔
(فسانۂ عبرت)

ہاتھ لگنا :۳ قابو چڑھنا بس میں آنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

خوش ہوا دل میں وہ شکار افگن
کہ مرے ہاتھ اک شکار لگا — ظفر

ہاتھ لگنا :۴ کام شروع ہونا۔ لگا لگنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ لگنا :۵ سہارا ملنا، مدد ملنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ لگنا :۶ تلوار کا ہاتھ پڑنا۔ ضرب لگنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ لگنا :۷ بازی بدنا۔ شرط ہونا جیسے دس دس روپے کا ہاتھ لگا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس محل پر شرط بدنا بولتے ہیں۔

ہاتھ لگنا :۸ حاصل ہونا۔ جوڑنے میں دہائیوں کا حاصل ہونا۔ علم حساب کی اصطلاح۔

محل صرف:- بیس کا صفر ہاتھ لگے دو۔
قول فیصل:- ہاتھ لگے کی جگہ اب حاصل آئے بولتے ہیں۔

ہاتھ لگی:- پرت دار پراٹھا، وہ روٹی جو پرتوں میں گھی لگا کے پکائی گئی ہو۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔
محل صرف:- تم نہ گھبراؤ دو چپاتیاں رکھی ہوئی ہیں۔ ہم ایک ہاتھ لگی ڈالے دیتے ہیں۔

ہاتھ لیا کانسا تو بھیک کا کیا سانسا:- جب گدائی اختیار کر لی تو مانگنے میں کیا شرم۔ اردو مثل عورتوں کی زبان۔

ہاتھ لینا:- تھامنا۔ روکنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہاتھ لینا مجھے غش آتا ہے
دل کہیں اور لئے جاتا ہے — محسن

ہاتھ مار کر بجھانا:- ہاتھ کی ہوا سے بجھانا۔ اردو صرف۔ قریب بہ متروک۔
محل صرف:- دوسرے دن میں استاد مرحوم کی خدمت میں گیا اور یہ ماجرا بیان کیا۔ فرمایا کہ شمع کو صبح ہوتے ہاتھ مار کر بجھا دیتے ہیں۔ (دیوان ذوق مرتبۂ آزاد)

ہاتھ مارنا:١- تلوار وغیرہ کا ہاتھ لگانا۔ ضرب لگانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کھینچ کر عشق جفا پیشہ نے شمشیر جفا
پہلے اک ہاتھ مجھی پر تھا ازل میں مارا — ذوق

رہوار پر سنبھل کے دوبارہ دلیر نے
پورا جما کے ہاتھ جو مارا دلیر نے — تعشق

ہاتھ مارنا:٢- جلد جلد نوالے کھانا۔ بڑے بڑے نوالے کھانا۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان۔

کھاتا ہے اس مزے سے غم عشق میرا دل
جیسے گرسنہ مارے ہے حلوائے تر پہ ہاتھ — ذوق

ہاتھ مارنا:٣- غبن کرنا۔ مال اڑانا۔ کسی کا مال چرا لینا۔ خیانت کرنا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

اے شمع دیکھ بزم فنا میں سنبھل کے بیٹھ
مارے گی دم میں صبح ترے تاج زر پہ ہاتھ — ذوق

قول فیصل:- عوام لکھنؤ بھی کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

ہاتھ مارنا:٤- شرط لگانا۔ شرط بدنا۔ کسی بات کے نہ کرنے کا عہد کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

کیوں یار سے بگڑ کے اٹھے ہاتھ مار کے
آخر کو وہ ہی کرنا پڑا اب تو ہار کے — سید احمد دہلوی

ہاتھ مارنا:٥- خوب رشوت لینا۔ دھڑا دھڑی سے رشوت کھانا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہاتھ مارنا:٦- قبضہ کر لینا۔ قابض ہو جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ مارنا:٧- قتل کرنا، ذبح کرنا، ہاتھ صاف کرنا۔ گردن اڑانا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:- اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہاتھ مارنا:٨- اقرار کرنا۔ قول دینا۔ اردو محاورہ۔ دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہاتھ مارنا:٩- دروازہ دھپ دھپانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

کھلے نہ باب اجابت تو کیا کرے کوئی
بہت دعا نے پکارا ہے ہاتھ مارے ہیں — داغ

ہاتھ مارنا:١٠- شناوری کرنا۔ پیرنا۔ ملاحی کرنا۔ ہاتھ لگانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میداں تو لے لیا ہے یہ صحرا بھی چھین لو
دو ہاتھ اور مار کے دریا بھی چھین لو — مودب

ہاتھ مارنا:١١- سینہ یا سر پہ ہاتھ مارنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سینوں پہ ہاتھ مار کے ناموس ہٹ گئے
بیتاب ہو کے شاہ پسر سے لپٹ گئے — تعشق

ہاتھ مارنا:١٢- کسی چیز کی تلاش کرنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ مارنا:١٣- قد مارنا۔ مقابل جب نیچے سے ہنس کے آئے تو ڈور کو گول کر کے کنکوے کو اوپر سے نیچے کھینچنا۔ اردو صرف کنکوا بازوں کی اصطلاح۔
محل صرف:- نواب ککن صاحب کا یہ کمال تھا کہ ہمیشہ اوپر کا پنچ لڑاتے تھے اور مقابل جب نیچے سے دوڑ کے آتا تھا تو ایسا ہاتھ مارتے تھے کہ مقابل کا کنکوا ہاتھوں اچھل جاتا تھا۔

ہاتھ مارنا:١٤- کشتی میں کسی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل:- یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے۔

ہاتھ مال نہ گات ماں میں دھنو نتی جات مال:- نہ میرے ہاتھ میں ہی ہنر ہے نہ بدن میں ہی جوہر میں تو اپنی اعلیٰ ذات کے سبب امیر ہوں۔ جب کوئی بے سلیقہ اپنی ذات پر گھمنڈ کرتا ہے تو طنزاً یہ کہاوت کہی جاتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ مروڑنا:- کسی کے ہاتھ کو پیچ دینا۔ ہاتھ کو بل دینا۔ ہاتھ موڑ دینا۔ اردو صرف۔ رائج۔
قول فیصل:- اس محل پر عورتیں گٹا مروڑنا بھی بولتی ہیں۔

ہاتھ ملانا:١- ملاقات کے وقت ہاتھ سے ہاتھ مس کرنا۔ مصافحہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:- خاتون بالغ خرد نے بکشادہ پیشانی ڈاکٹر سے ہاتھ ملایا۔ (فسانۂ آزاد)

عشق سے ہاتھ کیا ملاوے کوئی
یاں زبردستوں کے ہے کشتی پاک — میر

ہاتھ مِلانا:- ۴۔ پنجہ کشتی کرنا۔ پنجہ کرنا۔ ہاتھ سے ہاتھ پکڑ کر زور کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- ان معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ مِلانا:- ۵۔ کنایہ ہے ہمسری اور ہم خیالی کا۔ اردو محاورہ۔ دہلی کی زبان۔

ہاتھ ہم سے ملاؤ اے موسیٰ
عاشقِ روئے یار ہم بھی ہیں — داغ

ہاتھ مِلانا:- ۶۔ کچھ نقدی دینا، کچھ دینا، بوہنی کرانا۔ جیسے صبح ہی صبح ہاتھ ملاؤ۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

دل سی تم چیز لے گئے پھر بھی
ہاتھ تم نے نہیں ملایا حیف — سید دہلوی

ہاتھ مِلانا:- ۷۔ رخصت کے وقت اور وعدہ کی پختگی کے لئے بھی ہاتھ ملاتے ہیں۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

وعدۂ وصل اے جان کے خوش ہوجاؤں
وقتِ رخصت بھی اگر ہاتھ ملائے کوئی — داغ

ہاتھ مِلانا:- ۸۔ کشتی سے پہلے ہاتھ سے ہاتھ ملانا۔ لڑنے والے پہلوانوں کا کشتی میں داؤں شروع کرنے سے پہلے ہاتھ ملانا۔ اردو صرف۔ کشتی گیروں کی اصطلاح۔

محل صرف:- بھائی صاحب کلو نے کل کمال کر دیا اکھاڑے میں اُترتے ہی کانپورئیے سے ہاتھ مِلایا۔ ہاتھ ملاتے ہی بغلی بیٹھ کے ایسی اکھیڑ ماری کہ چاروں خانے چت گرا دیا۔

ہاتھ مِلانا:- ۹۔ دان پُن کرنا۔ خیر خیرات کرنا۔ بخشنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہاتھ ملاؤ:- ۱۔ کچھ دو، نقدی عنایت کرو، دلواؤ۔ اُردو صرف۔ دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہاتھ ملاؤ:- ۲۔ کشتی شروع کرو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- اس طرح عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ مَلتے پھرنا:- کفِ افسوس مَلتے پھرنا۔ افسوس کرتے پھرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- اس طرح اہلِ لکھنؤ عام طور سے نہیں بولتے۔

ہاتھ مَلتے رہنا یا رہ جانا:- افسوس کرتے رہنا، پچھتاتے رہنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

گردِ رہ نے میری اڑ کر اس کی آنکھیں بند کیں
ہاتھ ملتا ہی مسافر کے لئے رہزن رہا — آتش

ہاتھ مَل کر یا مَل مَل کر رہ جانا:- افسوس کرکے رہ جانا۔ پچھتا کر رہ جانا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

منفعل قاتل کو میری سرفروشی نے کیا
قتل کرنے کو گیا پر ہاتھ مل کر رہ گیا — قدر

خویش وبیگانہ کوئی جلئے نہ ساتھ
یک بیک رہ جائیں گے مَل مَل کے ہاتھ — مظہر جانجاناں

ہاتھ مَلنا:- ۱۔ (کنایۃً) رشک وحسد سے افسوس کرنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

ایک بیری پہ نہیں جتنے ہیں دشمن مدعی
ہاتھ مَلتے ہیں جب اسکے پاؤں سہلاتے ہیں ہم — شاد لکھنوی

کی مجھ کو ہاتھ ملنے کی تعلیم ورنہ کیوں
غیروں کو آکے بزم میں وہ عطر مل گیا — مومن

ہاتھ مَلنا:- ۲۔ حسرت میں ہونا۔ اُردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

خوب گو سے قدم مالکِ جنت کے لئے
ہاتھ مَلتے تھے سلیمان اِسی دولت کے لئے — تعشق

ہاتھ ملنا:- ۳۔ افسوس کرنا۔ پچتانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مرگِ دشمن پر کفِ افسوس تم ملتے تو ہو
پھر ملوگے ہاتھ جو رنگِ حنا جاتا رہا — امیر مینائی

مرغانِ باغ آتشِ گل نے جلا دیے
صیاد ہاتھ مَل کے چمن سے نکل گیا — آتش

ہاتھ مِلنا:- ۱۔ (بکسرِ اوّل) مصافحہ ہونا۔ دست بوسی ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- اس طرح عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ مِلنا:- ۲۔ نقدی مِلنا۔ بکری ہونا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ مِلنا:- ۳۔ پہلوان جب کشتی لڑنا شروع کرتے ہیں تو ایک دوسرے سے ہاتھ ملا کر زور آزمائی کرتے ہیں۔ پہلوانوں کا کشتی کے وقت داؤں کرنے سے پہلے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹنا۔ اردو صرف، پہلوانوں کی اصطلاح۔

عشق پُرزور حُسن زورشکن
رہ گئے آج ہاتھ مِل مِل کے — داغ

ہاتھ مَلوانا:- ہاتھ کی مالش کرانا، ہاتھ پر تیل کو ملوا کر اسے درست کرانا۔ اُردو صرف۔ رائج۔

ہاتھ مَلوانا:- ہاتھ مَلنا کا متعدی، افسوس کرانا۔ حسرت دلانا، اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہونٹ چبوائے گا یہ پان کا لاکھا تجھ کو
ہاتھ مَلوائے گی کیا کیا یہ حنا میرے بعد — بحر

ہاتھ مِلوانا:- مصافحہ کرانا، دست بوسی کرانا۔ ۲۔ کچھ نقدی دلوانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ منھ پر رکھ دینا:- (کنایۃً) بولنے نہ دینا

اُردو صرف، فصیح، رائج۔

رکھ دیا ہاتھ مرے منھ پہ بُتِ کافر نے
صبح اٹھتے نہ دیا نام خدا کا لے کر　　داغ

ہاتھ مُنھ دُھلانا :۔ خدمت گار کا کام کرنا۔ اُردو صرف، رائج۔

ہاتھ منھ ان کا دُھلایا غیر نے
ہاتھ اپنی جان سے دھوتے ہیں ہم　　داغ

قول فیصل :۔ خدمت گار کی کوئی قید نہیں ماں باپ بھی اپنے بچوں کے ہاتھ دُھلا دیتے ہیں۔

ہاتھ میں :۱ قبضے میں۔ اختیار میں۔ تصرف میں۔ جیسے یہ بات تمہارے ہاتھ میں ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر ہاتھ بولتے ہیں جیسے "ہم دونوں کا فیصلہ اب آپ ہی کے ہاتھ ہے"۔

ہاتھ میں :۲ ہاتھ کے اندر۔ مٹھی میں۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

مال اپنا ہے جو یوسف آگیا بازار میں　　آتش
ہے زر قیمت کمر میں ہاتھ میں بیعانہ آج　　لکھنوی

ہاتھ میں آنا :۱ حاصل ہونا۔ ہاتھ لگنا۔ ملنا، جیسے "غریب کو مار کر تمہارے ہاتھ میں کیا آیا"

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر یوں بولتے ہیں کہ تمہارے ہاتھ کیا آیا۔ یعنی تمہیں کیا ملا۔

ہاتھ میں آنا :۲ قبضہ میں آنا۔ قابو میں آنا۔ بس میں آنا

تمہارے ہاتھ نہ آیا ہوں میں نہ آؤں گا
مری بلا سے جو تم کاٹ کاٹ کھاؤ ہاتھ　　جرأت

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ شعر میں ہاتھ آنا ہے۔ ہاتھ میں آنا نہیں۔ بہر حال اہلِ لکھنؤ اس محل پر قبضے میں آنا بولتے ہیں۔

ہاتھ میں آنا :۳ دستیاب ہونا۔ بہم پہونچنا۔ (فقرہ) ہمارے ہاتھ میں روپیہ آجائے تو تمہیں دیں۔

(فرہنگِ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اب یہ قلیل الاستعمال ہے۔

ہاتھ میں پڑا ہونا۔ کوئی ہنر معلوم ہونا۔ کسی ہُنر کی مہارت ہونا۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ اگر کوئی ہنر ہاتھ میں پڑا ہوتا ہے تو ضرورت کے وقت کام آتا ہے　　(مراۃ العروس)

ہاتھ میں پڑجانا :۔ ہاتھ آجانا۔　　(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس طرح اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ میں تھامنا :۔ ہاتھ میں لینا۔ پکڑنا۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ میں تھمانا :۔ ہاتھ میں پکڑا دینا۔ عورتوں کی زبان۔　　(نور اللغات)

قول فیصل :۔ عورتوں کی خصوصیت نہیں عوام بھی کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

ہاتھ میں تلوار لئے پھرنا :۔ مارنے کو پھرنا۔ قتل کرنے کو پھرنا، قتل کے درپے رہنا، ذبح کرنے کی تلاش میں رہنا۔ اردو صرف، رائج۔

کردیا کیا ترے ابرو نے اشارہ ظالم
کہ قضا ہاتھ میں تلوار لئے پھرتی ہے　　ذوق

ہاتھ میں ٹھیکرا دینا :۔ بھیک منگوا دینا۔ گدائی کرانا۔　　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہاتھ میں ٹھیکرا لینا :۔ مفلس ہوجانا۔ بھیک مانگنا۔ گدائی کرنا، غریب و محتاج ہونا۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ میں ٹھیکرا ہونا :۔ بھیک مانگنے لگنا۔ کاسۂ گدائی ہاتھ میں لینا۔ بھیک مانگتے پھرنا۔ فقیر ہونا۔

(لطیفہ) مرزا اسد اللہ خاں غالب کو جہاں اور شوق تھا وہاں حقہ بھی بکثرت پیتے تھے۔ ایک مرتبہ حسب معمول تنگدست ہوئے۔ کئی مہینے تک چلم بردار کو تنخواہ نہ دے سکے وہ جس وقت چلم بھرنے آگ کے ٹھیکرے کے پاس گیا تو آپ ہی آپ بڑبڑانے لگا۔ جب چلم بھر کر لایا تو حضرت نے اس سے پوچھا کہ میاں آج تم ٹھیکرے سے کیا باتیں کر رہے تھے اس نے کہا کچھ نہیں یہ کہہ رہا تھا کہ آج چار مہینے ہوگئے تنخواہ نہیں ملی دیکھئے کیونکر کام چلتا ہے۔ مرزا نے پوچھا پھر بھئی ٹھیکرے نے اس کا جواب دیا چونکہ وہ ایک ایسے لائق کا ملازم دوسرے خود بھی طباع اور ذکی تھا عرض کیا کہ حضرت اس نے کہا کہ میں تیرے ہاتھ میں ہوں گا اور تو گلی گلی کی سیر کرتا طرح طرح کے لقمے کھاتا پھرے گا۔ مرزا صاحب کو یہ لطیفہ پسند آیا ایک دوست کے سامنے بیان فرما کر اسکی تنخواہ دلوادی)　　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ میں چڑھانا :۔ ہاتھ میں اتارنا، ہاتھ میں پہنانا۔ ہاتھ میں داخل کرنا۔ اُردو صرف، رائج۔

ہاتھ میں چڑھنا :۔ ہاتھ میں آنا، ہاتھ میں اترنا جیسے ہاتھ میں چوڑی چڑھنا۔ آستین چڑھنا۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ چکی کا پاٹ ہے :۔ کام کاج نہ کرنے کا عذر لنگ۔　　(فرہنگِ اثر)

قول فیصل :۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

ہاتھ میں دل رکھنا :۔ کسی کی ہر طرح دل جوئی کرنا۔ دلداری کرنا۔ ناز برداری کرنا، دل میلا نہ ہونے دینا۔ اردو صرف، رائج۔

غیر پر جو لطف تھا گرچہ وہ ہم پر کچھ نہ تھا
ہاتھ میں دل اس پہ بھی رکھا پر اس عیار نے — معروف

قول فیصل :۔ ہاتھ میں دل لیے رہنا بھی نواب مرزا شوق نے کہا ہے۔

جی لگے گا نہ ساتھ میں اس کا
دل لئے رہنا ہاتھ میں اس کا — نواب مرزا شوق

دل ہاتھ میں ہونا بھی بولتے ہیں جو فصیح رائج ہے۔

کیا ہے علم میں کام ہے یہ افتخار کا
دل اس کے ہاتھ میں ہے شہِ نامدار کا — تعشق

ہاتھ میں دل لینا :۔ دل خوش رکھنا، راضی رکھنا، دلجوئی کرنا، خاطر داری کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

دل ہاتھ میں اس کا لیا پر ہے یہ ظفر حال
جنبش میں رہے جیسے کہ ساغر کے تلے ہاتھ — ظفر

ہاتھ میں دل نہ ہونا :۔ دل قابو میں نہ ہونا۔ دل کا نہایت مضطرب اور بے قرار ہونا، دل دھڑکنا، اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ہاتھ سے تیرے یہ احوال ہے دلبر اپنا
دل نہیں ہاتھ میں اور ہاتھ ہے دل پر اپنا — ممنون دہلوی

ہاتھ میں دے روٹی اور سر پر مارے جوتی :۔ یعنی ایسا کم ظرف ہے کہ اگر اپنا احسان کرتا ہے تو بار بار گنے بغیر نہیں رہتا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے اپنی دوسری فرہنگ لغات النساء میں 'دے' کی جگہ 'دی' اور مارے کی جگہ 'ماری' لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

ہاتھ میں دینا :۔ ہاتھ میں پکڑانا۔ اردو صرف، رائج۔

ہاتھ میں رعشہ ہونا :۔ ہاتھ کا ضعیفی کی وجہ سے کانپنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میر بندے علی مرتعش شاہی زمانے کے خوشنویس تھے ہاتھ میں رعشہ تھا خط نسخ کے کامل استاد تھے۔ (قدیم ہنر و ہنرمندانِ اودھ)

ہاتھ میں رکھنا :۔ ۱ قابو میں رکھنا، بس میں رکھنا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہاتھ میں رکھنا :۔ ۲ پاس رکھنا، موجود رکھنا۔ مٹھی میں رکھنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ بھی دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ میں سمرنی اور بغل میں کترنی :۔ ظاہر میں پارسا باطن میں جیب کترا یعنی دغاباز، ظاہر کچھ باطن کچھ۔ اردو کہاوت۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ میں سنیچر آنا :۔ کمال تنگدستی کا زمانہ آنا، نہایت افلاس چھانا، ہاتھ میں پیسہ نہ ٹھہرنا۔ (نجومیوں کے اعتقاد کے موافق جس کسی کے طالع میں زحل ستارہ آجاتا ہے اس پر پرلے درجہ کی نحوست مفلسی اور سرگردانی طاری ہو جاتی ہے)۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔ وہ پاؤں میں سنیچر ہونا بولتے ہیں۔ جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

ہاتھ میں سنیچر ہونا :۔ کوئی شخص جب ہر چیز کو توڑ پھوڑ کر خراب کر دیا کرتا ہو تو کہتے ہیں اس کے ہاتھ میں سنیچر ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہاتھ میں قلم پکڑ کر رہ جانا :۔ لکھتے وقت حیرت سے سوچ میں پڑ جانا۔ حیران اور متحیر ہو جانا۔ لکھنے یا تصویر کھینچنے پر قادر نہ رہنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

اور تبدیلِ قوافی میں غزل لکھ اے ظفر
ہاتھ میں اپنے قلم کو کیوں پکڑ کر رہ گیا — ظفر

ہاتھ میں کام رہنا :۔ ہاتھ میں ہنر رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

لازم ہے آدمی کے لئے اک نہ اک ہنر
کیا عیب ہے رہے جو کوئی کام ہاتھ میں — صبا

قول فیصل :۔ زیادہ تر اس محل پر ہاتھ میں ہنر رہنا بولتے ہیں۔

ہاتھ میں کھجلی ہونا :۔ چپت مارنے کو دل چاہنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ ابھی ایک گشتی نکال چکا ہوں۔ اب آج پھر سر کھجلایا ہتھیاں چلچلانے لگیں۔ میرے ہاتھ میں کھجلی ہوتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ہاتھ میں گریبان ہونا :۔ (کنایۃً) کسی کے ظلم کا فریادی ہونا۔ ظالم پر قابو پانے کا کنایہ ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

باز پرس حشر کا بھی خوف لے ظالم ہے کچھ
ہو ہمارے ہاتھ میں تیرا گریباں تو سہی — شعور

ہاتھ میں لا دھر چاٹنا :۔ جو کچھ کمانا سو چٹورپن میں اڑا دینا، نہایت چٹورا مسرف ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ میں لانا :۔ بہم پہونچانا، حاصل کرنا۔ کمانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ میں لانا: ۱ قابو میں لانا۔ بس میں لانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ میں لانا: ۲ قبضہ کرنا، دخل بٹھانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہات میں لانا پات میں کھانا:۔ جو کما نا سو کھانا ایسا مفلس اور قلانچ ہونا کہ گھر میں برتن تک نہ رہنا، نہایت بد سلیقہ اور پھوہڑ ہونا۔ محنت سے پیدا کرنا اور غریبانہ طور پر پتّل میں کھانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ میں لگائے لئے چلا جانا:۔ آنکھ بچا کے چُرالے جانا۔ اُردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ تسلا حوض کی مُنڈیر پر رکھا ہے اُٹھا لو ورنہ کوئی لڑکا ہاتھ میں لگائے لئے چلا جائے گا۔

ہاتھ میں کانسا تو بھیک کا کیا سانسا:۔ جب گدائی اختیار کرلی تو مانگنے میں کیا شرم۔ اردو مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہاتھ میں لینا: ۱ ہاتھ میں پکڑنا۔ ہاتھ سے پکڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جب قلم ہاتھ میں لیتے تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ لوہے کی طرح ہاتھ سختی کی طرح جم گیا ہو۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

ہاتھ میں لینا: ۲ اپنے ذمہ کسی کام کا انتظام لینا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

ہاتھ میں لینا:۔ ہاتھ میں اُٹھانا۔ اُردو صرف۔ فصیح، رائج۔

تو وہ عیسیٰ ہے ہاتھ میں جو لیا
سنگریزہ تک اُڑ کے لال ہوا
شاد لکھنوی

ہاتھ میں لئے پھرنا: ۱ ہاتھ میں دبائے پھرنا۔ خواہش نفسانی کا نہایت زور ہونا۔ شہوت میں بیتاب ہونا۔ اُردو صرف۔ بازاری زبان۔

قول فیصل:۔ لکھنؤ کے بازاری لوگ اس محل پر ہاتھ میں پکڑنا بھی بولتے ہیں۔

ہاتھ میں پکڑے جھڑتا پھرتا تھا
سارے گھر بھر سے لڑتا پھرتا تھا
لا اعلم

ہاتھ میں لئے پھرنا:۔ ہاتھ پر بٹھائے پھرنا، ہاتھ میں مٹھیائے پھرنا۔ جیسے بٹیر بلبل وغیرہ ہاتھ میں لئے پھرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ بھی بولتے ہیں۔

ہاتھ میں مہندی لگی ہونا:۔ کام سے معذور ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل:۔ بطور استفسار بھی عورتیں بول دیتی ہیں۔ جیسے: کیا ہمارے ہاتھ میں مہندی لگی ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

ہاتھ میں ہاتھ پکڑانا: ۱ ہاتھ میں ہاتھ دینا، کسی کے سپرد کرنا۔ سونپنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہاتھ میں ہاتھ پکڑانا: ۲ عورت کا نکاح مرد سے کر دینا۔ بیاہ دینا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہاتھ میں ہاتھ دینا: ۱ کسی کے سپرد کرنا، کسی کو سونپنا، کسی کی کفالت میں کسی کو دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میں کہاں ہوں جو ساتھ دوں تیرا
ہاتھ میں کس کے ہاتھ دوں تیرا
نواب مرزا شوق

ہاتھ میں ہاتھ دینا: ۲ بیاہ دینا۔ عورت کی شادی کر دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ ادبے جانے بوجھے زندگی بھر کے لئے کسی کے ہاتھ میں ہاتھ دے دینا تو اندھیرے کا نشانہ ہے۔ (ایامیٰ)

ہاتھ میں ہاتھ دینا: ۳ دستور ہے کہ وجد اور خوشی کے وقت اپنا ہاتھ کسی کے ہاتھ میں دیتے ہیں مصافحہ کرنا۔ ہاتھ ملانا۔ ہاتھ ملا کر نہایت ارتباط اور تپاک ظاہر کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

گر ملوں میں کف افسوس تو ہنستا ہے وہ شوخ
ہاتھ میں ہاتھ کسی شخص کے دے کر اپنا جرأت

محل صرف:۔ دونوں عاشق معشوق ہاتھ میں ہاتھ دئے ہوئے ایک دوسرے کو ساتھ لئے ہوئے آہستہ آہستہ چلے۔ (فسانۂ آزاد)

ہاتھ میں ہاتھ دینا: ۴ ضعیف یا بوڑھے شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ ڈال دیتے ہیں تاکہ وہ گر نہ پڑے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

بازو کو تھامو ہاتھ میں حضرت کے ہاتھ دو
بیٹا ضعیف وقت میں بابا کا ساتھ دو
انیس

ہاتھ میں ہاتھ دینا: ۵ میں جول رکھنے اور ساتھ ساتھ رہنے کا کنایہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

ہاتھ میں ہاتھ ڈالنا:۔ ہاتھ میں ہاتھ دینا۔ ملے ملے چلنا۔ اُردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ یہ بھی اُس کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے باتیں کرتا روانہ ہوا۔ (طلسم ہوشربا)

ہاتھ میں ہاتھ رہنا:۔ ساتھ ساتھ پھرنا۔ نہایت محبت اور ارتباط و الفت ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

حیف ہے ہم تو تمنا میں پھریں خاک بسر
سرو قدوں کے رہیں ہاتھ میں شمشاد کے ہاتھ
جعفر

ہاتھ میں ہاتھ ہونا:۔ ساتھ ساتھ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہر جا بڑے کے ہاتھ میں چھوٹے کا ہاتھ ہو
میں چاہتی ہوں دونوں کا مرنا بھی ساتھ ہو
انیس

ہاتھ میں ہُنر ہونا۔ ہاتھ میں جوہر ہونا:۔ ہنرمند یا صاحب کمال ہونا۔ دستکاری یا کوئی کام معلوم ہونا۔ کچھ ہنر آنا ہونا۔ جیسے جس کے ہاتھ میں ہُنر ہوگا وہ کیوں بھوکا مرے گا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ ہاتھ میں ہُنر تو بولتے ہیں لیکن ہُنر کی جگہ جوہر زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھ میں ہونا:۔ قبضہ میں ہونا، بس میں ہونا، اختیار میں ہونا، قابو میں ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

لاتے انھیں حضور یہ اللہ اقربا
تھی مرتضےٰ کے ہاتھ میں ہر درد کی دوا — اوج

ہاتھ نچانا:۔ ہاتھ تھرکانا، زنانوں کی طرح ہاتھوں کو نچانا، عشوہ سازی کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

ہاتھ نکالنا ۱:۔ گدکے اور بانک اور پٹے کے اور نیزے کے ہاتھوں کا نکالنا۔ اس انداز پر جس طرح ان فنون کے سیکھنے میں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے مستعمل نہیں۔

ہاتھ نکالنا ۲:۔ ناچتے وقت رقاص کا ہاتھوں کو ہلانا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

رقص میں ہاتھ نہ اس طرح نکال اے قاتل
بزم عشرت نہ کہیں گنج شہیداں ہو جائے — صبا

ہاتھ نکلا ہونا:۔ ہاتھ کا پٹے بازی وغیرہ میں مشاق ہونا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

جز اک اللہ کیا نکلا ہوا تھا ہاتھ اے قاتل
کہ ہر ہر وار پہ زخموں کے منھ سے آفریں نکلی — جلیل

ہاتھ نکلنا:۔ پٹے بازی اور نیزہ و بانک کی ضرب کی مشق ہونا۔ اردو صرف، بانک پٹے والوں کی اصطلاح قلیل الاستعمال۔

ع جو ہاتھ یار نکلے اس بانکپن سے نکلے — شرف

ہاتھ ننگے ہونا:۔ ہاتھ میں چوڑی وغیرہ نہ ہونا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

ہاتھ نہ اٹھانا:۔ دست بردار نہ ہونا، تعلق نہ چھوڑنا، بے تعلق نہ ہونا۔ کنارہ کش نہ ہونا، ترک نہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے دل اٹھانا نہ ہاتھ محبت سے ہجر میں
دن جس طرح کٹیں یہ مصیبت اٹھا کے کاٹ — ظفر

ہاتھ نہ آنا ۱:۔ پکڑا نہ جانا۔ بھاگنے میں ہاتھ نہ لگنا۔ اردو صرف، رائج۔

ہاتھ نہ آنا ۲:۔ قابو میں نہ آنا۔ ہاتھ نہ لگنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

تمہارے ہاتھ نہ آیا ہوں، میں نہ آؤں گا
مری بلا سے جو تم کاٹ کاٹ کھاؤ ہاتھ — جرأت

ہاتھ نہ آنا ۳:۔ حاصل نہ ہونا۔ کسی چیز کا نہ ملنا۔ میسّر نہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہاتھ آیا نہ بوسہ لب شیریں کا تو ہم ہاتھ
ملتے رہے مثل مگس ارمان سے بیٹھے — ظفر

ہاتھ نہ رکھنے دینا:۔ پاس نہ آنے دینا۔ ہاتھ نہ لگانے دینا، چھونے نہ دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

رکھنے دیتے نہیں ہو ہاتھ ہمیں
اجی ایسی بھی کیا کمر نازک — قدر بلگرامی

قول فیصل:۔ رکھنے کی جگہ کبھی کے ساتھ دھرنے بھی ہے، جیسے "میں نے اس شخص سے لگاوٹ کرنی چاہی تو اس نے ہاتھ نہ دھرنے دیا" (رویائے صادقہ)

ہاتھ نہ رکھنے دینا۔ ہاتھ نہ دھرنے دینا:۔ پروا کرنا، خاطر میں نہ لانا۔ جیسے عید کا جوڑا ہے تو کوئی بزاز ہاتھ نہیں رکھنے دیتا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

ہاتھ نہ رکھنے دینا۔ ہاتھ نہ دھرنے دینا:۔ قابو میں نہ آنا۔ جمنے نہ دینا۔ ٹھہرنے نہ دینا۔ جیسے وہ ایسا منطقی ہے کہ اچھے اچھے فاضلوں کو ہاتھ نہیں رکھنے دیتا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ نہ رکھنے دینا۔ ہاتھ نہ دھرنے دینا:۔ کسی طرح راضی نہ ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ نہ رکھنے دینا۔ ہاتھ نہ دھرنے دینا:۔ بدمزاج ہونا۔ روکھا ہونا۔ اکھل کھرا ہونا، غیر ملنسار ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ نہ لگنے ناک میں پیاز کے ڈلے:۔ کم ظرف اور ذراسی چیز پر اترانے والی عورت کی نسبت بولتے ہیں۔ بے موزوں سنگار پر طنز بھی ہے۔ اردو مثل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ یہ دہلی کی زبان ہے لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ صاحب خزینۃ الامثال نے بھی لکھا ہے۔

ہاتھ نہ لگانا ۱:۔ ذرا نہ چھونا۔ احتراز اور کنارہ کرنا۔ ہاتھ سے نہ چھونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہر چند بے چین ہے۔ مگر بلحاظ خداوندی ہاتھ نہیں لگاتا۔ (طلسم ہوشربا)

ہاتھ نہ لگانا ۲:۔ زدوکوب نہ کرنا۔ مارنے سے باز رہنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ہاتھ نہ لگانا ۳:۔ بچے کو تنبیہ نہ کرنا۔ بچے کو ڈانٹنے سے باز رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ نہ لگانا ۴:۔ خاطر میں نہ لانا۔ بات نہ پوچھنا۔ کسی چیز کو بے حقیقت ذلیل اور حقیر سمجھنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

دکھا دوں دیدۂ تر کے اگر میں موتی غلطاں کو
لگا دے ہاتھ بھی کوئی نہ پھر لعلِ درخشاں کو جعفر

ہاتھ نہ مٹھی ہلبلاتی اُٹھی :- پاس کوڑی نہیں حوصلہ دکھانے میں یہ کچھ گرمجوشی۔ پاس کچھ نہیں غصہ ناحق کا۔ اردو کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- صاحبِ فرہنگ اثر نے صفحہ ۵۶۳ پر ہلبلاتی اٹھی کی جگہ "ہلبلا اٹھی" لکھا ہے اور اسی صفحے پر "بلبلا اٹھی" بھی درج کیا ہے یعنی (ہاتھ نہ مٹھی بلبلا اٹھی) لیکن لکھنؤ میں یہ مثل کسی صورت سے رائج نہیں۔ ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ 'بلبلا' کو بکسر اول و سوم 'بِلبِلا' پڑھا جائے یا بفتح اول و سوم (بَلبَلا) لکھنے کو لکھ دیا لیکن اعراب لگانے کی زحمت نہیں فرمائی۔

ہاتھوں :- ۱ ہاتھ کی جمع۔ اردو فصیح، رائج۔

محل صرف :- کل رات سے ہاتھوں میں اتنا درد ہے کہ کسی کروٹ چین نہیں ہے۔

ہاتھوں :- ۲ باعث، سبب۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

دلِ سوزاں کے ہاتھوں رات دن اے رشک جلتا ہوں
مگر ہے شعلۂ نارِ جہنم میرے پہلو میں
رشک

قول فیصل :- ہمارے تمہارے اِس کے، اُس کے، اُن کے، اِن کے، دل کے وغیرہ کے ساتھ صرف ہے۔

ہاتھوں :- ۳ بدست۔ بدست۔ بمعرفت۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف :- اناج جو کچھ بازار سے آتا ماما عظمت کے ہاتھوں آتا۔ (مراۃ العروس)

ہاتھوں :- ۴ ہاتھ سے۔ ہاتھوں سے۔ اردو، عورتوں کی زبان

گت بنی غیر کی دربان کے ہاتھوں بیشک
کوئے جاناں سے پڑاپڑ کی صدا آتی تھی داغ

محل صرف :- زندگی ہوگی تو اس میتا کے ہاتھوں لوٹ پیٹ کے بچ جائے گا۔

ہاتھوں :- ۵ وسیلے سے۔ ذریعے۔ توسط سے۔ توسل سے۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

پیامِ وصل ہے اب کیوں رقیب کے ہاتھوں
نکالنا تھا مجھے آپ نے نکال دیا داغ

ہاتھوں :- ۶ افعال۔ کردار۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھوں :- ۷ کثرت ظاہر کرنے کے لئے۔ اُردو، متروک۔

ہاتھوں اُڑا، ہاے مجھے اشتیاق صید
گویا لگے ہوئے ہیں یمین و یسار پر اشک

ہاتھوں اُچکنا :- آدمی یا گھوڑے یا اور کسی چیز کا انتہائی جَست کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھوں اُچھلنا :- نہایت تڑپنا۔ بیحد بیقرار ہونا۔ نہایت کودنا۔ کثرت سے اُچھلنا۔ از حد مضطرب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تپ فرقت نے مجھ کو کر دیا ہے اس قدر لاغر
اگر کروٹ بدلتا ہوں تو دل ہاتھوں اُچھلتا ہے رنگین دہلوی

ہاتھوں اُڑ جانا :- انسان یا حیوان کا کمال جست کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھوں بڑھ جانا :- بہت بڑھ جانا، کئی ہاتھ بڑھ جانا۔ اُردو صرف، قریب بہ متروک۔

بڑھی بعد مُردن یہ کاہیدگی
کہ لاشے سے ہاتھوں کفن بڑھ گیا رشک

ہاتھوں پر سانپ کھلانا :- (کنایۃً) خطرناک کام کرنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

مصرع سانپ ہاتھوں پہ کھلایا نہ کرو آزاد

ہاتھوں پر سَر لئے ہونا :- مرنے کے لئے تیار ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اس کے بھی تھے شریک وہ کم تھے کہ بیش تھے
ہاتھوں پہ سر لئے ہوئے سب پیش پیش تھے نجم آفندی

قول فیصل :- عام طور سے ہتھیلی پر سر لئے ہونا بولتے ہیں۔

ہاتھوں پھاندنا :- آدمی یا گھوڑے کا حد سے زیادہ جَست کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھوں چھاؤں رکھنا :- کمال حفاظت سے رکھنا۔ ہاتھوں کے سائے میں رکھنا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- نہیں تو یہی اولاد جس کی تم اللہ بسم اللہ کرتی ہو ہاتھوں چھاؤں رکھتی ہو تمہاری دشمن ہو جائے گی۔ (سگھڑ سہیلی)

ہاتھوں دل بڑھانا :- ہمت بڑھانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ایک اوچھے وار میں پھروں تڑپ کر لوٹ کر
ہم نے ہاتھوں دل بڑھایا اس ستم ایجاد کا راسخ

قول فیصل :- ہاتھوں دل بڑھنا زبانوں پر ہے۔ جیسے "تمہاری باتوں سے ہاتھوں دل بڑھ گیا۔"

ہاتھوں سے :- ۱ ہاتھ سے، تلوار سے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قتل ہوں گے ترے ہاتھوں سے خوشی ہے اس کی
آج اِترائے ہوئے پھرتے ہیں مرنے والے داغ

قول فیصل :- اہلِ لکھنؤ ہاتھوں سے کی جگہ ہاتھ سے بولتے ہیں۔

ہاتھوں سے :- ۲ سبب، باعث، دم سے، ذات سے۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

مصرع ترے ہاتھوں سے گلیں چھوڑ کر میں آشیاں نکلا آئم

نہ سویا نیند بھر دنیا میں سوزؔ اس غم کے ہاتھوں سے
عدم سے ساتھ اپنے میں عجب آرام لے آیا سوزؔ

ہاتھوں سے :۳ فعلوں سے۔ ڈھنگوں سے۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

صباؔ حیران ہی ہے اک بتِ خود بیں کے ہاتھوں سے
مکدر آئینہ رہتا ہے اپنی طبع مفتوں کا صباؔ

ہاتھوں سے بلائیں لینا:۔ بلائیں لینا۔ بہت صدقے جانا۔ اردو محاورہ، عورتوں اور عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ محبت نامہ سینۂ محزوں کو مرہم کافور ہوا سبب دل کے سرور اور باعث آنکھوں کے نور کا ہوا ہاتھوں سے اُس کی بلائیں لیں دل سے تم کو دعائیں دیں۔ (انشائے سرور)

ہاتھوں سے تنگ آنا:۔ کسی سے عاجز ہونا۔ اردو صرف، (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس طرح کوئی نہیں بولتا۔

ہاتھوں سے دل تھام لینا:۔ ضبط کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سنتے ہی اس خبر کے لہو ہو گیا جگر
ہاتھوں سے دل کو تھام لیا جھک گئی کمر تعشقؔ

قول فیصل:۔ کلیجے کے ساتھ بھی زبانوں پر ہے۔

ہاتھوں سے دینا:۱ قبضہ سے کھونا، گنوانا، ضائع کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ ان معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھوں سے دینا:۲ ہارنا، دینا، ہیٹی کرنا۔ ہیٹی ہونے دینا۔ اُردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

کریں گے سیکڑوں باتیں پر اپنی بات ہاتھوں سے
بظاہر گرچہ ہیں جاہل نہ ہم دیں گے نہ وہ دیں گے ظفرؔ

ہاتھوں سے دینا:۳ خود اپنے ہاتھ سے دینا۔ بانٹنا، تقسیم کرنا، کسی کو کچھ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جو کچھ سامان لائے تھے تم خود اپنے ہاتھوں سے سب کو دے دو۔

قول فیصل:۔ زیادہ تر ہاتھ سے دینا مستعمل ہے۔

ہاتھوں سے کھونا:۱ ہاتھوں سے گنوانا، بگاڑ لینا۔ اُردو صرف، قریب بہ متروک۔

مخبرؔ کو نہ کھو ہاتھوں سے اے دوست
غنیمت ہیں یہ دم ایسے نہیں ہیں مخبرؔ

(فرہنگ آصفیہ)

ہاتھوں سے کھونا:۲ کسی چیز کی قدر جان کر نادانی کے سبب نہ لینا۔ سستا مال دیکھ کر جانے دینا۔ جیسے تم نے کل کیا مال ہاتھوں سے کھویا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھوں سے نکل جانا:۱ قابو سے باہر ہو جانا۔ بس میں نہ رہنا۔ جیسے بچہ ہاتھوں سے نکل گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھوں سے نکل جانا:۲ قبضہ و تصرف میں نہ رہنا جیسے کسی زمین کا مالک کا ہاتھوں سے نکل جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر قبضے سے نکل جانا بولتے ہیں۔

ہاتھوں سے نکلنا:۔ قابو سے باہر ہونا، قابو سے نکلنا۔ بے قابو ہونا۔ بس میں نہ آنا، آپے سے باہر ہونا۔ اُردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

جس طرح تو میری آغوش سے نکلا اے شوخ
یونہی ہاتھوں سے نکلتی ہے طبیعت میری داغؔ

ہاتھوں سے نہ نکلنا:۔ قبضہ و تصرف میں رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر قبضے سے نہ نکلنا بولتے ہیں۔

ہاتھوں قلم ہونا:۔ بھلائی برائی کسی کے اختیار میں ہونا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

غیر کے ہاتھوں قلم تھا کیا کہوں اے اہلِ حشر
نامۂ اعمال ہے سارے کا سارا جھوٹ سچ داغؔ

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر ہاتھ میں قلم ہونا کہتے ہیں۔

جیسے۔ وہ پورے یو۔پی۔ کے ہوم سکریٹری ہیں اُنکے ہاتھ میں قلم ہے جس کو چاہیں ترقی دیدیں اور جس کا چاہیں تبادلہ کر دیں انھیں تمام حکومت کی طرف سے اختیارات حاصل ہیں۔

ہاتھوں کلیجا اُچھلنا:۱ کمال اضطراب ہونا۔ از حد دھڑکن ہونا۔ دل کا دھک دھک ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ دو فریقوں میں لڑائی ہونے کے بعد جب کرفیو لگا ہے اور پولیس آئی ہے تو میرا کلیجہ ہاتھوں اچھلنے لگا۔

ہاتھوں کلیجا اُچھلنا:۲ کمال خوشی ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ہاتھوں کو تھامنا:۔ گرتے ہوئے کو سنبھالنے کے لئے ہاتھ پکڑنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع یدُ اللہ تھامئے ہاتھوں کو پاؤں لڑکھڑاتے ہیں شادؔ

قول فیصل:۔ ہاتھ تھامنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

ہاتھوں کے بل چلنا:۔ سر زمین کی طرف اور پاؤں بلند کر کے ہاتھوں کے سہارے چلنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ پہلوانوں کی اصطلاح ہے بل کی جگہ اہلِ لکھنؤ بھی بولتے ہیں۔

ہاتھوں کے طوطے اُڑانا:۔ حواس باختہ کرنا۔ اوسان کھونا۔ اُردو محاورہ۔ قلیل الاستعمال۔

ع طوطے ہاتھوں کے اُڑایا نہ کرو رندؔ

قول فیصل :۔ اب زیادہ تر ہاتھوں کے طوطے اُڑنا
ہی زبانوں پر ہے۔

ہاتھوں کے طوطے اُڑنا :۔ بدحواس ہونا، حواس
باختہ ہو جانا۔ قابو میں نہ رہنا، بیخود ہونا۔ اُردو صرف،
عوام اور عورتوں کی زبان۔

یوں تو گزری تھی دوپہر روتے
اور ہاتھوں کے اُڑ گئے طوطے — زہر عشق

ہاتھوں کی لکیریں :۱۔ ہاتھوں کے نشان، نشانِ دست
اُردو صرف، رائج۔

ہاتھوں کی لکیریں :۲۔ وہ نشان یا نقش جو مٹائے نہ
مٹے۔ نقش کالحجر۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

گو نہیں شکوۂ اغیار پہ مطلب ہے وہی
اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو مٹا بھی نہ سکوں — حیا

ہاتھوں کی لکیریں :۳۔ عزیز۔ یگانے۔ قرابتی۔
جیسے ہاتھوں کی لکیریں نہیں مٹتی ہیں یعنی عزیز نہیں
چھوٹا کرتے ہیں۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہاتھوں کی لکیریں مٹانا :۔ اس شخص کے لیے مستعمل
ہے جو اپنے عزیزوں اور غریبوں کے حقوق کی پروا نہ کرے
حق داروں کا حق مٹانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ مؤلف سرمایۂ زبان اردو نے بھی
لکھا ہے۔ مگر اب ان معنیٰ میں قریب بہ متروک ہے۔

ہاتھوں کے نہ باتوں کے :۔ بے قابو۔ آپے سے
باہر۔ کہے میں نہ ہونا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تمہارے صاحبزادے بہت گھبرائے
ہوئے ہیں۔ ہاتھوں کے نہ باتوں کے عجب خبطی ہیں آتے
ہیں کسی سے بات نہیں کرتے یونہیں چلے جاتے ہیں۔

ہاتھوں مہندی پاؤں مہندی اپنے لچھن اوروں دیندی :۔ آپ تو مہندی کے بہانے سے
الگ ہو جانا اور دوسروں کو عیب لگانا۔ اپنا عیب
دوسروں کے سر تھوپنا۔ کہاوت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ
چونکہ جب پیروں میں مہندی لگی ہوئی ہوتی ہے تو
آدمی کہیں آجا نہیں سکتا پس آپ تو اس بہانے سے
کہ ہمارے ہاتھ پیروں میں مہندی لگی ہوئی تھی کہیں
جا ہی نہیں سکے الگ ہو گئے دوسرے پر عیب لگا دیا
کہ یہ گیا ہوگا۔ یا یوں کہو کہ آپ مہندی کا عذر کر کے کام
سے بچنا اور دوسرے کو کام سونپنا۔

صاحب خزینۃ الامثال نے بھی یہ مثل لکھی ہے لیکن
مذکورہ فرہنگ میں کمی یہ ہے کہ اس میں کسی لفظ یا مثل
کے مفہوم و معنی نہیں لکھے گئے۔ چنانچہ اس مثل کا بھی کوئی
مفہوم درج نہیں ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں قدیم زمانے میں
بولتی تھیں۔ اب بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

ہاتھوں میں رکھنا :۔ آرام سے رکھنا، نہایت
حفاظت سے رکھنا۔ فعل متعدی۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان
(فرہنگ آصفیہ)

ہاتھوں میں سانپ یا ناگ کھلانا :۔ سانپ کو
ہاتھوں میں رکھنا، جان جوکھوں کا کام کرنا، مشکل کام
کرنا، نہایت احتیاط رکھنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک

کھلائے کون بجز شانہ اس کے ہاتھوں میں
بڑی بلا ہے دلا زلف مہ جبیں کا سانپ — نصیر

عاشق ہے وہی جو مثل شانہ
ہاتھوں میں کھلائے ناگ کالے — مصحفی

ہاتھوں میں گھٹے پڑے ہونا :۔ ہاتھوں میں
جا بجا کھال کا سخت ہو جانا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان

محل صرف :۔ پانسے پھینکتے پھینکتے ہاتھوں میں گھٹے
پڑ گئے۔ (فسانۂ آزاد)

ہاتھوں میں لے لینا :۔ سنبھالنا۔ اردو صرف،
دہلی کی زبان۔

لے لیا ہاتھوں میں مجھ کو دیکھ کر بے اختیار
آج ان کا پاسباں میرا نگہباں ہوگیا — داغ

ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے :۔ اپنے دوست یا اپنے
ساتھی کا ہاتھ پکڑنا۔ انتہائی خلوص اور محبت کا اظہار
کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

قول فیصل :۔ زیادہ تر ہاتھ میں ہاتھ ڈالے زبانوں
پر ہے۔

جیسے ملکہ نے اس کی خاطر سے شہاب کو بھی اجازت
دی۔ یہ بھی اُس کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے باتیں کرتا
ہوا روانہ ہوا۔ (طلسم ہوش رُبا)

ہاتھوں ہاتھ :۱۔ دست بدست۔ اع۔ ازراہ احترام
کے ساتھ۔ اُردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

شاہ کو بھی غش آیا اُس کے ساتھ
لیگئے لوگ اُٹھا کے ہاتھوں ہاتھ — تلق

محل صرف :۔ اس کو بھی جانے دیجئے۔ ہاتھوں ہاتھ
ایک اور دلیل لیجئے۔

ہاتھوں ہاتھ :۲۔ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں
بالا ہی بالا۔ اوپر ہی اوپر۔ اردو صرف، قریب بہ متروک

ہم صحبتیں دوڑیں بے تحاشا
سب نے اسے ہاتھوں ہاتھ روکا — اختر (شاہ اودھ)

ہاتھوں ہاتھ :۳۔ جلد فوراً کی جگہ۔ شتاب، چابکدستی
سے جھپٹ کر، لپک کر۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

میری دعا کے ساتھ دعا کی رقیب نے
کل شب کو ہاتھوں ہاتھ لیا ہے اثر بھی کیا — داغ

محل صرف :۔ ان کی معمولی مشق بازار میں صرف ایک
روپیہ حرف کے حساب سے ہاتھوں ہاتھ بک جاتی تھی۔
(گذشتہ لکھنؤ)

ہاتھوں ہاتھ اُٹھا کر لے جانا :۔ دست بدست
فوراً لے جانا۔ اوپر ہی اوپر لے جانا۔ جھٹ پٹ لے جانا

اُردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

لے چلو واعظ کو ہاتھوں ہاتھ اُٹھائے میکشو
پاسباں چل کر بنا دو خانۂ خمّار کا — انور دہلوی

ہاتھوں ہاتھ اڑا لینا:۔ فوراً لے جانا۔ دست بدست لے جانا۔ اُردو صرف دہلی کی زبان۔

اڑا لیتا ہے ہاتھوں ہاتھ وہ دزد حنا دل کو
چُراتا بھی ہے گر کوئی بصد مشکل چُراتا ہے — ظفر

ہاتھوں ہاتھ اُڑ جانا:۔ بہت جلد صرف ہو جانا۔ فوراً خرچ ہو جانا۔ فوراً بِک جانا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ ہاتھوں ہاتھ بک جانا بھی بولتے ہیں جیسے انکی معمولی مشق بازار میں ایک روپیہ کے حساب سے ہاتھوں ہاتھ بِک جاتی تھی۔ (گذشتہ لکھنؤ)

ہاتھوں ہاتھ پہونچانا:۔ جلدی پہونچانا۔ اردو صرف۔ رائج۔

اے صبا پہونچا دے ہاتھوں ہاتھ دستِ یار تک
خاک دامن گیر میری ہو غبارِ آستیں — وزیر

ہاتھوں ہاتھ جانا:۔ اعزاز و احترام کے ساتھ جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

سب کا جو لاڈلا تھا حسینی سپاہ میں
خیمے سے ہاتھوں ہاتھ گیا رزم گاہ میں — نجم آفندی

ہاتھوں ہاتھ سودا بننا:۔ جلد سودا ہونا خرید و فروخت میں دیر نہ لگنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

رنگ دستاویزِ الفت دیکھ کہتی ہے حنا
اب تو ہاتھوں ہاتھ سودا تم سے جاناں بن گیا — نصیر

ہاتھوں ہاتھ سودا ہونا:۔ فوراً معاملہ نپٹنا، جلد سودا بننا۔ دست بدست خرید و فروخت ہو جانا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

ع میکدے میں کیوں نہ ہاتھوں ہاتھ ہو سودائے جام — نصیر

ہاتھوں ہاتھ لانا:۔ احترام سے لانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

وہ کترا کے چلتے ہیں میکدے سے حضرتِ واعظ
بڑے مرشد ہیں ہاتھو ہاتھ لانا انکو یاروں میں — داغ

ہاتھوں ہاتھ لئے جانا:۔ بیحد عزت ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

قدم میخانے میں واعظ کے جو آئیں
تو ہاتھوں ہاتھ رند ونہیں لئے جائیں — امیر

ہاتھوں ہاتھ لے جانا:۔ فوراً لے جانا۔ دیر نہ کرنا۔ کسی چیز کے لینے میں جلدی کرنا۔ دست بدست لینا۔ جلدی سے لے جانا۔ نہایت قدر و منزلت سے لے جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مسکن کیا تھا دل نے جو پہلوئے یار میں
سو شانہ ہاتھوں ہاتھ اسے ہیہات لے گیا — جرأت

ہاتھوں ہاتھ لینا:[1] دست بدست لینا۔ کوئی چیز اس طرح ہاتھوں پرے لینا کہ زمین پر گرنے نہ پائے فوراً لینا جھٹ پٹ لینا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

ہاتھوں ہاتھ لینا:[2] اوپر ہی اوپر لے جانا۔ اردو صرف۔ قریب بہ متروک۔

دلِ عاشق کو ہاتھوں ہاتھ لے کر تول لیتے ہیں
خریدی مال مفلس دستگر داں مول لیتے ہیں — شاد

ہاتھوں ہاتھ لینا:۔ توقیر کرنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

میکشوں کو عروجِ مستی میں
ہاتھوں ہاتھ آسمان لیتے ہیں — امیر

ہاتھ ہاتھ بدنا:۔ شرط بدتا ہوں کہ یہ کام نہ ہو تو ہاتھ کٹوا دوں گا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ مولوی پیر و مرشد یہ خاص لکھنؤ کے بچوں کی باتیں ہیں کہ ہاتھ ہاتھ بدتا ہوں ناک ناک بدتا ہوں۔ (سیر کہسار)

ہاتھ ہلاتے ہوئے آنا:۔ خالی ہاتھ آنا۔ کچھ کما کر نہ لانا۔ سودا سلف لے کر نہ آنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے اسی جگہ ہاتھ ہلاتے آنا بھی لکھا ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر ہاتھ جُھلاتے چلے آنا بولتی ہیں۔

ہاتھ ہلانا:۔ چلنے میں ہاتھوں کو ہلانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بے ہاتھ ہلائے نہیں پاتا کوئی رتبہ
پرداروں کو معراج ہیں بازو کے اشارے — اشک

ہاتھ ہلکا پڑنا:۔ وار بھرپور نہ پڑنا۔ چھچھلتا ہاتھ پڑنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہاتھ تو ہلکا پڑا تھا یار کی شمشیر کا
زخم پر قسمت سے میرے کارگر اچھا ہوا — ذوق

ہاتھ ہلکا ہونا:۔ ہاتھ کا مشاق ہونا، ہاتھ کا ٹھیک ہونا۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہاتھ ہونا:[1] قبضے میں آجانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

امتحاں گاہ محبت میں تھے سب ثابت قدم
دو قدم جو بڑھ گیا میدان اسکے ہاتھ تھا — اثر

ہاتھ ہونا:[2] در پردہ کسی کی شرکت ہونا۔ دخل ہونا۔ تعلق ہونا۔ سازش میں شامل ہونا۔ شرکت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اس مقدمے میں بہت بڑے بڑے لوگوں کا ہاتھ ہے۔

ہاتھ ہونا:[3] قابو میں ہونا، بس میں ہونا، اختیار میں ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھ ہونا:[4] منحصر ہونا، کسی پر کوئی بات موقوف ہونا، انحصار ہونا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

حقِ خدمت میں نہیں کوئی کمی کی ہم نے
جانفشانی کا اب نصاف ہے سرکار کے ہاتھ — آتش

ہاتھ ہے ۳: اختیار میں ہے۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

حُسن میں بھی عزت و دولت خدا کے ہاتھ ہے
گُل کو پیراہن ملا تو شعلہ عریاں رہ گیا — آتش

محلِ صرف:۔ پیرومرشد! یہ تو حضرت نور کی لفاظی ہو باقی عرض کرنے سے مطلب تھا۔ ماننا نہ ماننا آپکے ہاتھ ہے۔ (سیر کہسار)

ہاتھ ہے ۴: تحریر کیا ہوا ہے، لکھا ہوا ہے۔ خط ہے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ مَیں اچھی طرح پہچانتا ہوں یہ انھیں کا ہاتھ ہے۔

قولِ فیصل:۔ اس محل پر زیادہ تر تحریر ہے، یا ہاتھ کا لکھا ہوا ہے وغیرہ عام طور سے بولتے ہیں۔

ہاتھی ۱: شطرنج کے ایک مہرے کا نام ہے جسے پیل بھی کہتے ہیں۔ اردو، شطرنج کھیلنے والوں کی اصطلاح۔ قلیل الاستعمال۔

ہاتھی ۲: فیل، پیل۔ اردو، مذکر، رائج۔

ہر نامور بزرگ بلا کا نشانہ ہے
پہلے ہدف ہو جنگ میں ہاتھی نشان کا — برق

قولِ فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ جانور ہند، افریقہ، سیلون، برہما، سیام اور جزائر شرق الہند کا رہنے والا ہے۔ سیلون میں ساحل کے سوا میدان، پہاڑ، گھاٹی، چوٹی اور جنگل میں یکساں افراط کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ جلال الدین اکبر کے زمانے میں ہندوستان کے اندر بیانواں نرور بند یلکھنڈ صوبۂ مالوہ، صوبۂ الہ آباد، صوبۂ بنگالہ اور اڑیسہ میں ہوتا تھا۔ اب فقط برہما اور آسام کے درمیانی پہاڑ میں، ہمالیہ کی ترائی میں بعض جنگلات مثل دہرہ دون وغیرہ میں کرگ، میسور اور اڑیسہ کے جنگلوں میں ملتا ہے۔

اس کی ناک جسے سونڈ کہتے ہیں زمین تک لٹکتی رہتی ہے اور اس کے اخیر میں ایک انگلی ہوتی ہے۔ ہاتھی سونڈ کے وسیلے سے ڈیڑھ سو من کا پتھر اٹھالیتا ہے بلکہ اسکی ایک انگلی کے ذریعے سے زمین پر پڑی ہوئی سوئی تک نہیں چھوڑتا۔ اس ایک ہاتھ اور انگلی ہی کی وجہ سے اس کا نام ہاتھی رکھا گیا۔ کیونکہ اس سے وہ آدمی کے ہاتھوں کا سا کام لیتا ہے۔ بدن پر پانی اس سے ڈالتا ہے چارہ اٹھا اٹھا کر اس سے کھاتا ہے جس چیز کو چاہتا اُسے پکڑ لیتا اور اچھال دیتا ہے۔ غرض اسکے جسم میں سونڈ سے زیادہ کار آمد کوئی عضو نہیں۔ ہے۔ اسکی زبان گول اور گرہ دار طوطے کی مانند ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر ہاتھی کی زبان سیدھی اور چپٹی ہوتی تو وہ خاصا آدمی کی طرح بات چیت کرتا۔

سیلون میں ہاتھی کے بڑے دانت شاذ و نادر ہوتے ہیں ورنہ افریقہ اور ہندوستان کی طرح صرف دانتوں کے لالچ سے مار مار کر اس کا نام باقی نہ رکھتے۔ کیونکہ ساڑھے بارہ ہزار من سالانہ ہاتھی دانت کا خرچ تو صرف انگلستان میں ہوتا ہے۔ اگر ایک دانت کا وزن کم سے کم تیس سیر فرض کیا جائے تو گویا صرف انگلستان کی ضرورت کے لئے ۸۳۳۳ ہاتھی مارے جاتے ہیں لیکن یہ کل دانت تقریباً افریقہ سے اور کسی قدر ہندوستان سے جاتے ہیں۔

سیلون کا ہاتھی دانت پتلا، خوبصورت اور خمدار ہوتا ہے۔ افریقہ کا ہاتھی دانت لمبا، سیدھا اور بدنما ہوتا ہے۔ لیکن سیلون کا ہاتھی دانت پچیس یا تیس سیر سے زیادہ ہرگز نہیں ہوتا۔ افریقہ کا ہاتھی دانت دو سوا دو من کا عموماً اور چار من کا کمتر ہوتا ہے۔ یہ بات غلط ہے کہ ہاتھی کے دانت ہر دسویں برس نئے نکلتے ہیں ہاں دودھ کے دانت ایک دفعہ تو ضرور گرکے اور پھر مستقل یعنی پکّے دانت نکل آتے ہیں۔

ہاتھی کو کسی خاص جانور سے نفرت نہیں ہوتی لیکن یہ ضرور ہے کہ وہ نیا جانور دیکھ کر ذرا گھبراتا ہے اور گھوڑا تو خود ہاتھی کی بو سے ڈر جاتا ہے۔ ہاتھی اپنے دانتوں سے بہت کام نہیں لیتا اور ان کے نہ ہونے سے اسے کچھ نقصان بھی نہیں پہونچ سکتا۔ کیونکہ سونڈ پاؤں، مستک اس کے واسطے کافی ہتھیار ہیں۔ گویا ہاتھی کے دانت صرف دکھانے کے ہوتے ہیں۔ دشمن سے لڑنے اپنا بچاؤ کرنے کے واسطے یہ خوفناک آلات اسکے پاس مکتفی ہیں۔ البتہ سدھایا ہوا ہاتھی دانتوں سے طرح طرح کے کام لینے لگ جاتا ہے۔ بعض ہاتھی اپنے دانتوں پر ڈیڑھ ڈیڑھ سو من سے زیادہ وزن کا پتھر یا لکڑی کا شہتیر اٹھا لیتا ہے۔ مخزن والے نے لکھا ہے کہ دانت کا طول تین ہاتھ سے چار ہاتھ تک ہوتا ہے۔ بعض ہاتھی کے دانت اندر سے تھوتے اور مجوف ہوتے ہیں اور بعض کا سارا دانت ٹھوس اور ٹنگر ہوتا ہے۔ ایک تو خوشنمائی کے واسطے دوسرے اس لئے کہ کبھی صدمہ یا آفتاب کی تابش سے پھٹ نہ جائے۔ زندہ ہاتھیوں کے دانتوں پر سونے یا پیتل کے حلقے چڑھا دیتے ہیں۔ کھانا چبانے کے دانت اندر ہوتے ہیں آٹھ اوپر آٹھ نیچے گویا کُل اندر باہر کے دانت ملا کر اٹھارہ ہوتے ہیں۔

افریقہ اور سیلون کے ہاتھیوں میں مندرجہ ذیل فرق پایا جاتا ہے۔ سیلون کے ہاتھیوں کے دانت عموماً چھوٹے ہوتے ہیں اور پیشانی یعنی مستک ابھری ہوئی اور زیادہ اونچی، کان چھوٹے چھوٹے چبانے کے دانت لوز کی شکل ہونے کے بجائے سلاخین سی ہوتے ہیں۔ پچھلے پاؤں میں چار ناخن مگر افریقہ کے ہاتھی کے تین۔ بعض ہاتھیوں کے بیس لیکن عموماً اٹھارہ دیکھنے میں آئے ہیں۔

ہستی سلپ، ایک سنگھالی زبان کی کتاب ہے اس میں
ہاتھی کے وصف حسب ذیل درج ہیں۔
"کھال نرم ہو، منھ اور زبان کا رنگ سرخ، پیشانی
وسیع، اور اس میں گڑھا ذرا گہرا ہو۔ کان بڑے
بڑے تو ہوں مگر مُدوّر اور گول نہ ہوں سونڈ جڑ
میں سے موٹی اور مُنھ کے قریب سفید دھبّے ہوں۔
آنکھیں روشن اور مہربان ہوں، رخسار بڑے بڑے
اور گردن موٹی ہو۔ کمر مقوی، سینہ مربّع، اگلی ٹانگیں
چھوٹی چھوٹی اور گھٹنے آگے لگے ہوئے ہوں یعنی اس
جگہ آگے کی طرف گولائی ہو۔ پچھلی ٹانگیں موٹی اور
ہر ایک پاؤں میں پانچ ناخن ہوں ناخن صاف،
گول اور چمکتے ہوئے ہوں۔" لیکن ایسا ہاتھی جو
ان صفات سے موصوف ہو ہزار میں ایک بھی نہیں نکلتا
سیلون کے مندروں میں جو ہاتھی ہوتے ہیں وہ
اکثر بے عیب اور خوبصورتی کا نمونہ ہوتے ہیں۔
ابوالفضل کی رائے ہے اگر ہاتھی کا سر دو گیندوں
کی مانند ہو۔ کان چھاج کی مثال ہوں آنکھ سرخی،
سیاہی، زردی و سفیدی ملی ہوئی اور پیشانی ہموار
ہو مگر نکلی ہوئی نہ ہو تو وہ ہاتھی سب سے عمدہ ہے
ہاتھی کا قدرتی رنگ سیاہی مائل بھورا اور میلا سا
ہوتا ہے مگر پلے ہوئے ہاتھی کا رنگ بالکل سیاہ
نکھرا ہو جاتا ہے جس کا سبب یہ ہے کہ بار بار کا غسل
اور تیل کے استعمال یا اکثر ناریل خواہ تھوہرے
رگڑنے کا سبب سیاہی بڑھ جاتی ہے۔ سونڈ کے
سرے کانوں پاؤں اور پیشانی کے اوپر بعض وقت
خون کے فساد سے بال نہ رہ کر سیاہ تہہ اُڑ جاتی اور
گوشت کا رنگ نکل آتا ہے ان دھبّوں کو جو در حقیقت
عیب ہوتا ہے۔ ہندوستان اور سیلون کے باشندے
وصف اور اس کا جوہر سمجھتے ہیں۔ سفید ہاتھی جو مشہور
ہے وہ بھی دراصل سفید نہیں ہوتا۔ اس کا اصلی
رنگ اڑا ہوا ہوتا ہے جسے دھو دھو کر ذرا اُجلا کر لیتے
ہیں اس رنگ کا ہاتھی بہت کم ہوتا ہے۔ برہما میں
اس کی پرستش کرتے ہیں آسام والے اسے بادشاہی
کی علامت خیال کرتے ہیں۔ ہورس ایک رومی شاعر
نے لکھا ہے کہ اس کے زمانے میں رومۃ الکبریٰ یعنی
روم میں ایک سفید ہاتھی آیا تھا۔ ۱۶۳۳ء میں
ڈچ اپنے ملک میں ایک سفید ہاتھی لائے تھے۔
ابن بطوطہ نے لکھا ہے کہ کانڈی کے راجہ کے پاس بھی
ایک سفید ہاتھی تھا۔ ابن الاثیر نے تاریخ کامل میں
لکھا ہے کہ شہاب الدّین غوری کو تھورا کی لڑائی کے
بعد جو ہاتھی ہاتھ آئے ان میں ایک سفید ہاتھی بھی تھا۔
ہاتھی کی اونچائی کی بابت عموماً مبالغہ کیا جاتا ہے۔
گزشتہ صدی کی کتابوں میں بھی اس کی بلندی بیس
فٹ تک لکھی ہے سیلون میں ہاتھی کی بلندی نو فیٹ
سے زیادہ نہیں ہوتی ہندوستان کے ہاتھی کی زیادہ
سے زیادہ بلندی ہنٹر صاحب بارہ فیٹ لکھتے ہیں۔
ابوالفضل آٹھ ہاتھ بلند نو ہاتھ یا دس ہاتھ پشت
اور شکم کا دور، اعلیٰ درجہ کے ہاتھی کا بیان کرتا ہے۔
ایک بات یہ بھی قدیم سے مشہور چلی آتی ہے کہ ہاتھی کی
ٹانگوں میں جوڑ نہیں ہوتے اس سبب سے وہ درختوں
کا سہارا لگا کر سوتا ہے۔ شکاری درخت کو چیر دیتے
ہیں درخت گر پڑتا ہے تو ہاتھی بھی اس کے ساتھ نیچے
آ رہتا ہے اور پھر نہیں اٹھ سکتا۔ لیکن یہ بات صحیح
نہیں ہے البتہ یہ بات درست ہے کہ ہاتھی اکثر
سہارا لگا کر اور کھڑا کھڑا سو جاتا ہے۔ لیکن اس کا
یہ سبب نہیں کہ اس کی ٹانگوں میں جوڑ نہیں بلکہ
اپنے جثّہ کے لحاظ سے لیٹنے کی نسبت اس کو کھڑے
کھڑے سونے میں زیادہ آرام ملتا ہے جب وہ بیٹھتا
ہے تو اور چوپایوں کے مانند پچھلی ٹانگوں کو اندر کی
طرف نہیں سمیٹتا بلکہ آدمی کی طرح پیچھے کی طرف موڑ
کر بیٹھتا ہے جس سے اسے اٹھنے میں آسانی ہوتی ہے
ورنہ ممکن نہیں تھا کہ اس ڈیل ڈول کا جانور گھوڑے
کی طرح اُٹھ سکے کیونکہ گھوڑے کو اٹھنے میں بڑی دقت
ہوتی ہے۔ حیاۃ الحیوان کا مصنف لکھتا ہے کہ
ہاتھی کی ٹانگوں میں جوڑ نہیں ہوتا اور اسی سبب سے
اس کی مادہ پانی میں کھڑی ہو کر بچہ دیتی ہے۔
قزوینی نے بھی یہی لکھا ہے کہ ہاتھی کے بازو، گھٹنے
اور ران کے سوا کہیں جوڑ نہیں ہوتا۔
مخزن میں درج ہے کہ اس کی ٹانگوں میں جوڑ
تو ہوتے ہیں لیکن ران کا جوڑ ایک ہاتھ نیچے ہوتا
ہے اور گھٹنے والا جوڑ ناخن سے فقط ایک ہاتھ اوپر
ہوتا ہے۔ اور اسی سبب وہ بیٹھے ہوئے اپنی ٹانگوں
کو موڑ نہیں سکتا اور سامنے رکھتا ہے۔
ہاتھی کے معدے کی ساخت اور چوپایوں سے
مختلف ہوتی ہے یعنی لمبا زیادہ اور چوڑا کم ہوتا ہے
اور آگے کے سرے کی سطح اٹھی ہوئی ہوتی ہے ہاتھی کا
خاصہ ہے کہ وہ سونڈ ڈال کر اپنے معدے میں سے
پانی نکال لاتا ہے اور ابوالفضل آئین اکبری میں
لکھتا ہے "آب از درون بخرطوم می کشد و بر خود افشاند
و بوئے ناخوش ندہد گاہ خود راہ را روز دیگر بیروں
بیروں آورد و دگرگوں بنود"۔ ہاتھی کے معدے میں
سوا دو من کے قریب پانی آ سکتا ہے ہاتھی کھانے میں
جلدی یا حرص نہیں ظاہر کرتا بلکہ آہستگی اور وقار سے
جنگل میں بھی چیز کو صاف کر کے کھاتا ہے جس کی
نسبت حکیم علاء الدین صاحب کی یہ رائے ہے کہ
چونکہ ہاتھی کا ہاضمہ بہت ضعیف ہوتا ہے اس
سبب سے وہ چبا چبا کر نہایت صفائی اور آہستگی سے

کھاتا ہے اگر ایسا نہ کرے تو درد قولنج ہو جائے گا۔
بہت اندیشہ رہتا ہے۔

یہ بات صحیح ہے کہ ہاتھی کی مادین جنگل یا بیابان کے سوا دوسری جگہ بچّہ نہیں دیتی اگرچہ کبھی کبھی کسی حاملہ ہتھنی نے قید کی حالت میں بچہ دے بھی دیا لیکن یہ حالت مجبوری ہے نہ اختیاری اور یہ بھی شاذ و نادر ہی ہوا ہے۔ چنانچہ ابوالفضل نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ اکبر نے خانگی ہاتھی اور ہتھنی سے بچّہ منگوایا۔ ہتھنی چار روز تک بچّے کو کمر پر رکھتی ہے ہاتھی دانتوں پر اٹھائے رہتا ہے زمین پر نہیں رکھتا۔ بچّہ پانچ سال تک دودھ پیتا ہے۔

ہاتھی کی عمر کی بابت عجیب عجیب کہانیاں مشہور ہیں بعضے تین سو چار سو برس تک اس کی عمر بتاتے ہیں چنانچہ ارسطو نے بھی اس کی عمر چار سو برس لکھی ہے۔ قزوینی نے زیادی سے روایت کی ہے کہ میں نے خلیفہ منصور کے زمانے میں ایک ہاتھی دیکھا کہتے تھے کہ وہ شاہ پور ذوالاکتاف کے وقت میں تھا شاہ پور اور منصور کے زمانے میں چار سو سال کا فرق تھا۔ کرنل رابرٹس نے لکھا ہے کہ ۱۷۹۹ء میں جب سیلون کو انگریزوں نے فتح کیا تو ایک ہاتھی تھا جو گورنمنٹ ڈچ کے پاس ۱۶۵۶ء میں بھی موجود تھا لیکن سیلون میں اندازہ کیا گیا ہے کہ اوسط عمر انسان کی عمر ہے یعنی ستر برس اگرچہ بعض ہاتھی ایک سو چالیس کی عمر کے بھی دیکھے گئے ہیں۔ یہ بات نہایت تعجب کی ہے کہ جنگلوں میں جہاں ہزارہا ہاتھی رہتے ہیں کسی نے مرے ہوئے ہاتھی کی نعش پڑی ہوئی نہیں دیکھی اس سے لوگ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ وحشی ہاتھی بغیر مارے نہیں مرتا، لیکن کیا تعجب ہے کہ کھود کر دبا دیتے ہوں۔ صاحب مخزن نے بھی عمر کی بابت یہی فیصلہ کیا ہے کہ ہاتھی کی اور انسان کی عمر مساوی ہے۔ ابوالفضل نے بھی یہی لکھا ہے "عمر طبعی او آدم آسا صد و بیست سال ست مدت حمل عربی مصنف پانچ اور سات سال کے درمیان لکھتے ہیں لیکن صاحب مخزن اور ابوالفضل نے اٹھارہ مہینے قرار دئے ہیں چونکہ ابوالفضل نے بیان کیا ہے کہ ایک بچّہ پلے ہوئے ہاتھی اور ہتھنی سے لیا تھا اس وجہ سے یہی مدّت صحیح اور درست معلوم ہوتی ہے۔

ابوالفضل نے لکھا ہے کہ اس جانور میں تعلیم حاصل کرنے کی بہت قابلیت ہے موسیقی کی تال پر اعضا کو حرکت دیتا ہے، کمان کھینچ سکتا ہے تیر چلا سکتا ہے جو چیز راستے میں پڑی ہوئی ملتی ہے اسے اٹھا کر فیلبان کو دے دیتا ہے اگر مہاوت اس کے دانے میں سے چُرانا چاہے تو ہاتھی سے کہہ دیتا ہے اور ہاتھی اسی قدر دانے اپنے مُنھ میں چھپا رکھتا ہے جب ناظر چلا جاتا ہے تو مہاوت کو اپنے حلق میں سے نکال کر دے دیتا ہے۔

ہاتھی کی ذہانت اور ذکاوت کی بہت سی حکایتیں زبان زدِ خلائق ہیں سرای ٹے ننٹ نے لکھا ہے کہ ایک شخص نے مجھ سے سیلون میں ذکر کیا کہ ایک رات بجلی زور شور سے کوند رہی تھی میں نے دیکھا کہ ہاتھی جنگل سے نکل نکل کر درختوں سے فاصلے پر ایک کھُلے میدان میں جمع ہو گئے اور جب تک بجلی چمکتی رہی وہ جنگل سے باہر ہی رہے اس سے ظاہر ہے کہ وہ طبیعات کے اس مسئلے سے بخوبی واقف ہیں کہ درختوں میں بجلی اخذ کرنے کا مادّہ ہے ایسا نہ ہو کہ انکے سبب سے ہم بھی لپیٹے میں آجائیں۔

قزوینی نے یہ حکایت بیان کی ہے کہ ایک مہاوت نے ہاتھی کے ساتھ کچھ بدسلوکی کی تھی جس سے ہاتھی مہاوت سے بہت ناراض تھا ایک روز مہاوت ہاتھی سے ذرا فاصلہ پر پڑا سوتا تھا ہاتھی نے کیا کام کیا کہ درخت کی ایک ٹہنی توڑی اسے سونڈ میں پکڑا اور اس کا سرا مہاوت کے بالوں پر رکھ کر خوب لپیٹ دی جب اس کے بال بخوبی لپٹ گئے تو ایک ہی جھٹکے میں مہاوت کو اپنی طرف کھینچ کر مار ڈالا۔

ابوالفضل نے بھی اکبر کے وقت کی ایک یہ حکایت اور دوسری اس طرح بیان کی ہے کہ ایک ہتھنی نے مہاوت کو دھوکا دیا اور اس طرح دم سادھ کر پڑ گئی کہ گویا بالکل مر گئی ہم اسے چھوڑ گئے دوسرے روز اس کا پتہ بھی نہ لگا کہ زمین کھا گئی کہ آسمان آخر کار ثابت ہوا کہ یہ سب اس کی دھوکہ بازی تھی۔

ہاتھی کو اپنے مہاوت کے ساتھ محبت ہو جاتی ہے اگر کوئی دوسرا مہاوت بھی اسی قدر مہربانی سے پیش آئے تو کچھ حرج نہیں لیکن ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سیلون میں ایک ہاتھی کا مہاوت مر گیا اس نے تین دن تک دوسرے مہاوت کو اپنے قریب پھٹکنے نہیں دیا۔ آخر کار کسی نے بتایا کہ فلاں جگہ ایک بارہ تیرہ برس کا لڑکا ہے اس کے ساتھ یہ ہاتھی بہت محبت کیا کرتا تھا جب اس لڑکے کو لائے تو ہاتھی نے فوراً پہچان لیا اور اس کے ہاتھ سے چارہ بھی کھا لیا پھر رفتہ رفتہ دوسرے مہاوت سے ہل گیا۔ ہاتھیوں کا گلّہ ان کا ایک کنبہ ہوتا ہے۔ یعنی ایک ہی ہاتھی کی اولاد بیٹے پوتے بیٹیاں نواسے نواسیاں اس میں شامل ہوتی ہیں۔ یہ پتہ اس طرح چلا کہ تمام گلّے کے خدوخال اور خاندانی خصوصیتیں یکساں ہوتی ہیں گلّے کے ہاتھیوں کی تعداد تیس چالیس سے زیادہ نہیں ہوتی اگرچہ کئی کئی گلّے ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں لیکن کسی خوف یا اندیشے کی حالت میں فوراً علیٰحدہ علیٰحدہ گلّے

بن جاتے اور اپنے اپنے خاندان میں جاملتے ہیں۔
ابوالفضل لکھتا ہے کہ ہاتھی کے گلے کو سہن کہتے ہیں۔ اور ایک گلے میں بعض وقت ہزار ہاتھی ہوتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ ہر ایک گلے میں مادئیں نر سے زیادہ ہوتی ہیں جس کا باعث یہ ہے کہ نر زیادہ مارے اور پکڑے جاتے ہیں۔
اگر اتفاق سے کوئی ہاتھی اپنے گلے سے بچھڑ جاتا ہے تو اور گلے اس کو اپنے میں شامل نہیں کرتے ایسے ہاتھی گنڈے یعنی بے وارثے یا لنگوڑے نا ٹھے کہلاتے ہیں۔
گرمی یا جنگل کا ہونا ہاتھی کی بود و باش کے واسطے ضروری امر نہیں اگر پانی بکثرت ہو تو نہایت اونچے اور ٹھنڈے پہاڑوں میں بھی رہتا ہے۔ دھوپ کو البتہ آنکھ کی چھٹائی اور نظر کی کمی کے سبب ناپسند کرتا ہے۔ رات کو اکثر باہر نکلتا اور پانی میں نہاتا ہے اُن بن کے درختوں کے سائے میں جہاں روشنی کم اور ٹھنڈک ہو گھس جاتا ہے تمام شکاری متفق ہیں کہ ہاتھی بہت دور سے نہیں دیکھ سکتا۔ لیکن اس کی قوت شامہ نظر کے نقص کو پورا کر دیتی ہے۔
سیدھی چڑھائی پر ایسی ہوشیاری اور سُبکی سے چڑھتا ہے خچر یا بکری بھی وہاں نہیں پہونچ سکتی چنانچہ کوہ آدم پر جو سطح سمندر سے ۷۴۲۰ فیٹ بلند ہے اور جہاں آدمی بھی زنجیروں اور زینوں کے رستے سے چڑھتا ہے ہاتھی کا لینڈ پڑا ہوا دیکھا گیا ہے۔
بعض ہاتھی جاڑے میں، بعض گرمی میں اور بعض برسات میں مست ہو جاتے ہیں۔ مستی کی حالت میں ہاتھی دیوار کو گرا دیتا ہے، درخت کو اکھاڑ ڈالتا اور سوار کو گھوڑے سمیت ادھر اٹھا لیتا ہے۔

ہندوستان میں موقع جنگ پر قلعہ بندی، پل بندی اور دریا کے پار اُترنے، قلعہ کا دروازہ توڑنے سواری شکاری وغیرہ میں ہاتھی سے کام لیا جاتا تھا۔

ہاتھی آئیں گھوڑے جائیں اونٹ بچارے غوطے کھائیں :۔ فاحشہ اور زانیہ کے لئے زبانوں پر ہے۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔
محل صرف :۔ نبّن اس حرامزادی کی وہی مثل ہے کہ ہاتھی آئیں گھوڑے جائیں ہر وقت بدکاری ہی اس کا دھیان رہتا ہے۔

ہاتھی پاؤں :۔ ایک مرض کا نام جو اکثر مرطوب ملکوں میں ہوتا ہے۔ جس سے پاؤں نہایت موٹا ہو جاتا ہے۔ اور جس کو فیلپا بھی کہتے ہیں۔ مذکر، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ فیل پا یا فیل پاؤں کہتے ہیں۔ اس کو انگریزی میں فائیلریا کہتے ہیں۔

ہاتھی پھرے گاؤں گاؤں جس کا ہاتھی اس کا ناؤں :۔ ہاتھی کہیں بھی جائے لوگ یہی کہیں گے کہ فلاں کا ہاتھی ہے۔

پھرے ہاتھی اگرچہ گاؤں بہ گاؤں
جس کا ہاتھی پھرے اسی کا ناؤں — تلق

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ شاعر نے مثل میں تصرف کیا ہے گاؤں گاؤں کی جگہ گاؤں بگاؤں نظم کیا ہے جو اصولاً صحیح نہیں اس لئے کہ بگاؤں "بہ" فارسی ہے اسکی ترکیب گاؤں کے ساتھ جائز نہیں ہے۔

ہاتھی جھومتا ہے :۔ ۱۔ یعنی گھر میں قابل شادی کواری لڑکی بیٹھی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھی جھومتا ہے :۔ ۲۔ نہایت ثروت ہے، گھر پر ہاتھی بندھا رہتا ہے۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔
محل صرف :۔ افسوس جس دروازے پر ہاتھی جھومتے تھے۔ وہاں دیکھا کہ خاک اُڑتی ہے۔ اور کتے لوٹتے ہیں۔ (آبِ حیات)

ہاتھی چک :۔ انگریزی میں ارٹی چوک تھا۔ ایک قسم کی ترکاری جس کی جڑ پکا کر کھاتے ہیں۔ مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل :۔ بقول صاحبِ فرہنگ اثر پکا کر کھاتے نہیں۔ اُبال کر رس چوس لیتے ہیں۔ لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھی چنگھاڑ :۔ ایک قسم کا درخت، اردو، مذکر، رائج۔

ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے :۔ یعنی دیکھا چاہیئے کیا خرابی اور آفت درپیش آئے ابھی سے حفظ ماتقدم کرنا فرصت کو غنیمت جاننا چاہیے کیونکہ دنیا محل اعتبار اور جائے قرار نہیں ہے۔ اردو محاورہ، قریب متروک۔
محل صرف :۔ جیر تار گھر کی کوٹھی پر داخل ہوئے تو کلیجہ دھک دھک کر رہا ہے کہ دیکھئے جان کیونکر بچتی ہے۔ خدا جانے کیا افتاد پڑے، ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے۔ (فسانۂ آزاد)

ہاتھی خانہ :۔ فیل خانہ۔ مذکر (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ عام طور سے فیل خانہ بولتے ہیں۔

ہاتھی دانت :۔ ہاتھی کے دانت جس کی اکثر چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ دندان فیل۔ عاج، اردو، مذکر، رائج۔
محل صرف :۔ اگر تمہاری نظر میں کوئی خریدار ہو تو بتاؤ ہمارے پاس ایک عمدہ بکس ہے جس پر ہاتھی دانت کا کام بنا ہوا ہے۔

ہاتھی دانت کا چوڑا :۔ ہاتھی کے دانت کی بنی ہوئی

چوڑیاں۔ مذکر۔ جو بھیگنے سے ملائم ہو جاتی ہیں۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھی سا:۔ ہاتھی کی مانند بڑا اور جسیم، نہایت قوی اور مضبوط، کڑیل جوان جیسے کیا ہاتھی سا جوان تھا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھی کا بوجھ ہاتھی ہی اٹھاتا ہے
" " " " سنبھالے:۔ بڑا کام بڑے ہی حوصلے والا کرتا ہے، مالدار کی ٹکر مالدار ہی جھیلتا ہے۔ زبردست سے زبردست ہی برسر آتا ہے۔ اُردو کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھی کا پاٹھا:۔ ہاتھی کا نر بچّہ، جوان ہاتھی۔ اُردو عوام کی زبان۔

قول فیصل:۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ چونکہ ہاتھی کی عمر بڑی ہوتی ہے اس سبب سے ہاتھی ساٹھ برس تک جوان کہلاتا ہے چنانچہ اس مثل سے بھی ظاہر ہے ساٹھا پاٹھا۔

ہاتھی کا پانچواں پیر:۔ ہاتھی کا عضو مخصوص۔ یعنی آلۂ تناسل۔ اُردو، بازاری زبان۔

قول فیصل:۔ چونکہ یہ بہت دبیز اور طویل شکل میں نمودار ہوتا ہے اس لئے عوام بولنے لگے۔

ہاتھی کا پیر آنکس:۔ ہاتھی کا استاد آنکس ہے۔ ہتھیار سے زبردست بھی قابو میں آجاتا ہے۔
محاورہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے ہاتھی کا پیر آنکس لکھا ہے یعنی زور آور کا ہر ایک عضو زور آور ہوتا ہے۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھی کا جگ ساتھی کیڑی یا من پڑی:۔ یعنی زبردست کے سب ساتھی ہوتے ہیں اور چیونٹی کو ہر ایک پاؤں سے مَسلتا ہے۔ زور آور کے سب یار، کمزور کے سب دشمن اور اغیار۔ کہاوت۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھی کا دانت اور گھوڑے کی لات:۔ یعنی نصیب اعدا۔ محاورہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھی کا ڈباؤ:۔ اتنا گہرا پانی جس میں ہاتھی ڈوب جائے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

آنکھوں کا جھڑ برسنے سے ہتھیا کہ کم نہیں
پل مدتی ہے پیشِ نظر ہاتھی کا ڈباؤ — میر

قول فیصل:۔ عام طور سے بہت گہرے پانی کے لئے جمع کے ساتھ استعمال کرتے ہیں کہ ہاتھیوں ڈباؤ ہے۔

ہاتھی کا گرجنا:۔ ہاتھی کا چنگھاڑنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

پھر وقت صباح اس کے من بعد
گرجا وہ فیل جس طرح رعد — انشا

ہاتھی کا لینڈ:۔ وہ پاخانہ جو ہاتھی کو لینڈ کی شکل میں ہوتا ہے۔ اُردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل:۔ بدصورت اور بد قطع انسان کے لئے بھی عوام اور عورتیں بول دیتی ہیں۔

لینڈ کے لفظ کا صَرف زبان میں یا ہاتھی کے لیے ہے یا انسان کی اس اجابت کے لیے ہے جو موٹی شکل میں ہوتی ہے۔ دیگر جانوروں کے لیے مثلاً گدھے یا گھوڑے کے لیے لید بکسر اول صرف کرتے ہیں۔ جیسے آج آٹھ دن سے گھوڑے کی لید پڑی ہے سائیس نے نہیں صاف کی۔

ہاتھی کو ہُولنا:۔ ہاتھی کو سرگرم رفتار اور خراماں کرنا۔ ہاتھی کو چلانا۔ اردو صرف، متروک۔

آپس میں گتھ گئے بگولے
بادل نے بھی ہاتھی اپنے ہولے — انشا

ہاتھی کے پاؤں میں سب کے پاؤں:۔ بڑے آدمی کے سب مطیع و فرمانبردار ہوتے ہیں۔ یعنی حاکم وقت کے سب مطیع و فرماں بردار ہوتے ہیں۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھی کے پاؤں میں سب کے پاؤں:۔ بڑے کی کمائی میں سب کا حصہ ہے۔ (نور اللغات)

ہاتھی کی ٹکر ہاتھی ہی اٹھائے:۔ بڑے کا مقابلہ بڑا ہی کر سکتا ہے۔ اردو محاورہ۔ قلیل الاستعمال۔

ہاتھی کی ٹکر کو ہاتھی ہی اُٹھائے
چیونٹی کا کیا جگر جو منھ پر آئے — میر

ہاتھی کے دانت:۔ خاص کر ہاتھی کے دو بڑے دانت جو آگے نکلے ہوئے ہوتے ہیں، دندان فیل۔ اُردو، رائج۔

ہاتھی کے دانت بٹھانا:۔ (کنایۃً) ناممکن بات کرنا۔ جو بات امکان سے باہر ہو اسکی کوشش کرنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہیں کھانے کے اور ہیں:۔ دکھانے کی چیز اور ہوتی ہے اور کام میں لانے کی اور۔ دنیا کے لوگ ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ۔ اُردو مثل، عورتوں کی زبان۔

ہاتھی کی راہ:۔ اکاس گنگا، کہکشاں، سفید بدّھی۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھی کے ساتھ گنّے چوسنا:۔ زبردست سے مقابلہ کرنا۔ دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہاتھی کے منھ میں زیرہ:۔ بہت کم مقدار کے لئے۔ اُردو، متروک۔

محل صرف:۔ مصاحب نے رومال ہٹایا تو کہا واہ بھابی صاحب تو بڑے بھائی صاحب سے بڑھ کر جُزرس نکلیں۔ یہ ہاتھی کے منھ میں زیرہ خیر پانی لاؤ۔ ایک شیشے کے گلاس میں پانی لے آگئیں حضرت نے مٹھائی کھائی اور پانی پیا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اب یہ مثل ہے اونٹ کے منھ میں زیرہ۔

ہاتھی کے منھ میں لکڑی پکڑاتے ہیں:۔ زبردست کو مال دے کر واپس لینا چاہتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاتھی کے نکلے ہوئے دانت بیٹھنے مشکل ہیں

" " " بھی کہیں بیٹھتے ہیں:۔

یعنی بگڑی ہوئی بات بھی کہیں بنی ہے۔ رسوائی کے بعد نیکنامی ہونی مشکل ہے، بگڑے ہوئے بھی کہیں سنورے ہیں۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ ابھی کچھ نہیں گیا ہے کچی لکڑی ہے جس طرح موڑو مڑ سکتی ہے پھر ہاتھی کے نکلے ہوئے دانت بیٹھنے مشکل ہیں۔

محل صرف:۔ بھلا بوا ہوش میں آؤ ہاتھی کے دانت نکلے بھی کہیں بیٹھے ہیں۔ (سگھڑ سہیلی)

ہاتھی گھوڑے بھاگ گئے گدھا پوچھے کتنا پانی:۔ بڑے بڑے ہمت ہار گئے ادنیٰ کو بھی حوصلہ ہے۔ اُردو مثل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاتھی لاکھ لٹے پھر بھی سوا لاکھ کا:۔ امیر آدمی کیسا ہی غریب ہو جائے پھر بھی اس قدر باقی رہتی ہے کسی مالدار کے مفلس ہو جانے کے محل پر بولتے ہیں۔ اُردو مثل۔ رائج۔

محل صرف:۔ گلزار پر کیسا ہی وقت کیوں نہ پڑتا اس طرح لہنگا پہن کر نہ آتی مثل مشہور ہے "ہاتھی لاکھ لٹے جب بھی سوا لاکھ کا" (دبیر کہسار)

قول فیصل:۔ اس کی ایک صورت زیادہ رائج ہے "ہاتھی لاکھ لٹے گا پھر بھی سوا لاکھ ٹکے کا" مگر یہ صورت نسبتہً کم ہے۔ مؤلف سرمایۂ زبان اردو اور صاحب نور اللغات نے دو صورتیں اور بھی لکھی ہیں ہاتھی ہزار لٹے تو بھی سوا لاکھ ٹکے کا۔ ہاتھی ہزار لٹے پھر لاکھ من کا" لیکن یہ دونوں صورتیں اب رائج نہیں۔

ہاتھی نال:۔ ایک قسم کی توپ۔ جسے ہاتھی لے کے چلتے ہیں۔ ہندی مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب یہ قریب بہ متروک ہے۔

ہاتھی نکل گیا دُم اٹکی رہ گئی:۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں سب کام تو ہو جائے لیکن تھوڑا سا کام اٹکا رہ جائے۔ اردو مثل (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب خزینۃ الامثال نے لکھا ہے "ہاتھی نکل گیا دم رہ گئی" کہا ہے ؎

ضعیفی نے کی اس کی فربہی کم
گیا ہاتھی نکل اور رہ گئی دم — سودا

مؤلف سرمایۂ زبان اردو نے بھی یوں ہی ہی لکھا ہے۔ صاحب فرہنگ اثر نے بھی نور اللغات کی رد کرتے ہوئے لکھا ہے مثل اس طرح ہے "ہاتھی نکل گیا دم رہ گئی" اب یہ مثل قریب بہ متروک ہے۔

ہاتھی وان:۔ فیلبان۔ مہاوت۔ ہاتھی چلانے والا۔ اردو مذکر، عوام کی زبان۔

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر فیلبان ہے۔

ہاتھیوں سے گنّے کھانا:۔ زبردست سے مقابلہ کرنا، اپنے سے زیادہ حیثیت والے سے معاملت کرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ میاں تم اتنے بڑے دولت مند مہاجن سے مقدمہ بازی کر رہے ہو تم اس میں کامیاب ہو سکو گے تم پر ہاتھیوں سے گنّے کھانے کی مثل صادق آتی ہے۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے ہاتھی سے گنّے کھانا لکھا ہے جو دہلی کی زبان ہے۔

روبرو تیرے کون آوے گا
گنّے ہاتھی سے کون کھاوے گا — ہشت گلزار

ہاتھیوں کے ساتھ گنّے کھانا بھی استعمال ہوا ہے جیسے "ہاتھیوں کے ساتھ گنّے کھانا، ایسا کوئی لڑکوں کا کھیل نہیں ہے"۔ (ابن الوقت)

ہاتھی ہاتھی گنّا دے:۔ جب لڑکے ہاتھی کو دیکھتے ہیں تو یہ فقرہ پکار پکار کر کہتے ہیں۔ اگر ہاتھی اپنا چارہ یا گنّے لئے ہوئے آتا ہے تو کھینچ کر ان کی طرف پھینک بھی دیتا ہے۔ اردو صرف، بچوں کی زبان۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ کمی کے ساتھ رائج ہے۔

ہاٹ:۔ دکان۔ سودا بیچنے کی جگہ۔ بازار۔ سودا بکنے کی منڈی۔ اردو، دہلی کی زبان۔

اور کیا ہاٹ سے بنیے نے عمداً گذار
دیکھ کر اُتو لیا بنیے نے اسکو پکار — سودا

ہاٹ کرنا۔ ہاٹ کھولنا:۔ دکان کرنا۔ ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہاجر:۔ (بکسر سوم) ہجرت کرنے والا، اپنا ملک چھوڑ کر دوسرے ملک میں جا کر رہنے والا، عربی۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ عام طور سے مہاجر بولتے ہیں۔

ہاجرہ :- (۱) ٹھیک دوپہر جس میں چیل انڈا چھوڑے۔ نہایت گرم دوپہر کا وقت ؛ گرمی کی دوپہر (۲) حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدۂ ماجدہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ اطہرہ کا نام جو صحیح ہاجَر ہے۔ عربی، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- معنی نمبر ۱ میں اردو والے نہیں بولتے صرف معنی نمبر ۲ میں بولتے ہیں۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے بفتح سوم (ہاجَرہ) لکھا ہے مگر زبانوں پر بکسر سوم (ہاجِرہ) ہے۔ مؤلف موصوف نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان معنی میں ہاجَر (بغیر ہائے ہوز) صحیح ہے۔ لیکن بہر حال ہاجَر کوئی نہیں بولتا۔ جناب ہاجرہ کا واقعہ صاحب حیات القلوب نے یوں لکھا ہے :

مشہور پیغمبر جناب ابراہیمؑ (جن کا حال مجمل طور پر پہلی جلد میں لکھا جا چکا ہے) کی پہلی شادی جناب سارہ دختر لاحج سے ہوئی تھی جو آپ کی خالہ زاد بہن تھیں۔ جب حضرت ابراہیمؑ دلوط کو نمرود کے حکم سے جلا وطن کر کے شام کی جانب روانہ کیا گیا تو جناب ابراہیمؑ نے اپنا گلہ اور تمام مال و متاع ہمراہ لیا اور جناب سارہ کو پردے کے خیال سے ایک صندوق میں بند کیا اور وہاں سے روانہ ہوئے۔ جب غرارہ نام قبطی کے ملک میں داخل ہوئے ایک عشّار (مسافر کے مال کا دسواں حصہ محصول میں لینے والا) کی طرف نکلا گزر ہوا۔ عشّار نے حسب دستور ابراہیم کے مال و متاع کا دسواں حصہ محصول میں لیا۔ جب اس صندوق کی نوبت آئی جس میں جناب سارہ بند تھیں تو عشّار نے کہا اس کو کھولو اور اس میں جو چیز ہے اس کا بھی دسواں حصہ دو۔ ابراہیمؑ نے کہا یہ صندوق نہ کھول اور اس کے بدلے جس قدر سونا چاندی تجھ کو منظور ہو مجھ سے لے لے۔ اس نے کہا ممکن نہیں کہ یہ صندوق نہ کھولا جائے۔ پھر عشار نے بہ جبر وہ صندوق کھولا۔ جب حضرت سارہ اور ان کے حسن و جمال کو دیکھا ابراہیم سے پوچھا یہ عورت کون ہے۔ فرمایا میری حرمت اور میری خالہ کی بیٹی۔ پوچھا اس کو صندوق میں کیوں چھپایا۔ فرمایا اس غیرت میں کہ اس پر نامحرم کی نظر نہ پڑے۔ اس نے کہا میں تم کو یہاں سے جانے نہ دوں گا۔ جب تک تمہارے حال کی بادشاہ کو خبر نہ کر دوں۔ اس نے بادشاہ کو اطلاع کروائی بادشاہ نے وہ صندوق طلب کیا اور ایک گروہ کو صندوق لانے کے لئے بھیجا۔ ابراہیمؑ نے کہا جب تک میرے جسم میں جان ہے میں اس صندوق کو نہ دوں گا جب بادشاہ کو یہ خبر پہونچی اس نے حکم دیا کہ ابراہیمؑ کو بھی صندوق کے ساتھ لے آؤ۔ جب جناب ابراہیم اس بادشاہ کے سامنے لے جائے گئے۔ اس نے صندوق کھولنے کا حکم دیا۔ ابراہیمؑ نے کہا اے بادشاہ اس میں میری حرمت اور میری خالہ کی دختر ہے تو میرا تمام مال و متاع لے لے مگر اس صندوق کو نہ کھول۔ بادشاہ نے جبراً وہ صندوق کھلوایا۔ جب سارہ کا حُسن و جمال دیکھا ضبط نہ ہو سکا اور اپنا ہاتھ ان معظمہ کی طرف بڑھایا ابراہیمؑ نے اس کی طرف سے مُنھ پھیر لیا اور کہا خداوندا! اس کا ہاتھ میری حرمت اور میری خالہ کی دختر سے کوتاہ کر۔ فوراً اس بادشاہ قبطی کا ہاتھ خشک ہو گیا۔ اب وہ اپنا ہاتھ نہ سارہ کی طرف بڑھا سکتا تھا نہ اپنی طرف پھیر سکتا تھا۔ بادشاہ نے پوچھا کیا تمہارے خدا نے میرا ہاتھ ایسا کر دیا؟ فرمایا ہاں۔ میرا خدا صاحب غیرت ہے اور حرام کو دشمن رکھتا ہے تو نے حرام کا ارادہ کیا اس لئے تیرا ہاتھ ایسا ہو گیا۔ بادشاہ نے کہا اپنے خدا سے دعا کرو کہ میرا ہاتھ صحیح کر دے اب میں معترض نہ ہوں گا۔ جناب ابراہیمؑ کی دعا سے اس کا ہاتھ درست ہوا مگر پھر جب اس کی نظر جناب سارہ پر پڑی بیتاب ہو گیا اور پھر ان کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ پھر بددعائے ابراہیم سے اس کا ہاتھ شل ہو گیا اور سارہ تک نہ پہونچا۔ پھر بادشاہ نے گڑگڑا کر کہا اپنے خدا سے دعا کرو کہ میرا ہاتھ درست کر دے اب ایسا نہ کروں گا۔ جناب ابراہیم نے دعا کی پالنے والے اگر یہ سچ کہتا ہے تو اس کا ہاتھ درست کر دے۔ بادشاہ پھر بحالت اوّل ہو گیا۔

جب حضرت ابراہیمؑ کا رعب اس بادشاہ کے دل میں جاگزیں ہوا اس نے آپ کی بہت تعظیم و تکریم کی اور کہا کہ آپ بے خوف رہیں اب آپ کی حرمت کا معترض نہ ہوں گا۔ آپ اپنا مال متاع جہاں چاہیں لے جائیں۔ مگر میں آپ سے ایک حاجت رکھتا ہوں۔ ابراہیمؑ نے پوچھا وہ کیا؟ اس نے کہا اگر آپ اجازت دیں ایک کنیز خوبصورت و خوشخو و دانشمند جو میرے پاس ہے میں سارہ کو دوں جو ان کی خدمت کرے۔ حضرت ابراہیم نے اجازت دی اور اس نے حضرت ہاجرہ (مادر جناب اسمٰعیلؑ) کو سارہ کی خدمت کے لئے دیا۔

جب حضرت ابراہیمؑ وہاں سے روانہ ہوئے بادشاہ ان کو پہونچانے چلا اور ان کی ہیبت و تعظیم کی وجہ سے ان کے پیچھے پیچھے چلتا تھا۔ اس وقت خدا نے ابراہیمؑ پر وحی نازل فرمائی کہ ٹھہر جاؤ اور اس بادشاہ جبار کے آگے نہ چلو جس پر تم کو تسلط حاصل ہوا ہے بلکہ اس کو آگے رکھو اور خود اس کے پیچھے چلو اور اس کی تعظیم و توقیر کرو اس لئے کہ اس کو تسلط کامل حاصل ہے اور زمین پر بادشاہوں کا مقرّر ہونا ضرور ہے چاہے وہ نیک کردار ہوں

چاہے بدکردار۔ ابراہیم ٹھہر گئے اور بادشاہ سے کہا
تو آگے چل اس لئے کہ خدا نے مجھ پر وحی نازل کی ہے
کہ تیری تعظیم کروں اور تجھ کو مقدم رکھوں۔ بادشاہ
نے پوچھا کیا تمہارے خدا نے اسی طرح وحی بھیجی ہے۔
فرمایا ہاں۔ بادشاہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ
تمہارا خدا صاحب رفق و مدارا ہے اور بہت بردبار
اور صاحب کرم ہے۔ پھر وہ ایمان لایا اور ابراہیمؑ
کو وداع کیا۔ ابراہیم وہاں سے چلے یہاں تک کہ
شامات اعلیٰ میں پہونچے اور وہیں مقیم ہوئے جناب
لوطؑ کو شامات ادنیٰ کی طرف روانہ کیا۔

جب ایک مدتِ دراز گزری اور حضرت ابراہیمؑ
کے یہاں سارہ سے کوئی اولاد نہ ہوئی اس وقت
سارہ سے فرمایا اگر تم کو منظور ہو تو ہاجرہ کو میرے ہاتھ
فروخت کردو۔ شاید خدا اس سے کوئی فرزند مجھ کو
عطا کرے جو ہمارے بعد ہمارا جانشین ہو۔ سارہ نے
منظور کیا اور ابراہیمؑ نے ہاجرہؑ کو خرید کے ان سے
مقاربت کی اور ان سے حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے۔
جب ہاجرہ سے جناب اسمٰعیل پیدا ہوئے تو سارہ کو
ان سے رشک پیدا ہوا کیونکہ ان سے کوئی اولاد نہ
پیدا ہوئی تھی۔ دونوں میں ملال بڑھنے لگا تو جناب
ابراہیم بحکم خدا جناب ہاجرہؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو شام
سے حجاز میں لائے اور مکہ معظمہ میں اُتارا۔ وہ
دونوں ماں بیٹے یہیں آباد ہوئے اور جناب ابراہیمؑ
شام تشریف لے گئے۔ آپ کے جانے کے بعد جناب
ہاجرہ اس چٹیل میدان میں حیران و پریشان پھرتی
تھیں کیونکہ حضرت ابراہیمؑ صرف تھوڑا سا کھانا اور
پانی ساتھ لائے تھے۔ وہ پانی جو ساتھ تھا ختم ہوگیا
اور جناب اسمٰعیلؑ پیاس کی شدت سے تڑپنے لگے
تو ہاجرہؑ سے برداشت نہ ہوسکا آپ پانی کی تلاش
میں اِدھر اُدھر دوڑتی پھریں۔ سات مرتبہ کوہِ صفا
اور سات مرتبہ کوہ مروہ کی چوٹیوں تک گئیں اور آئیں
اتنے میں بچے کے رونے کی آواز سُنی۔ دوڑی ہوئی
آئیں دیکھا کہ حضرت اسمٰعیلؑ زمین پر پڑے اپنے
پاؤں مار رہے ہیں اور پاؤں کے نیچے سے پانی کا ایک
چشمہ جوش مار رہا ہے۔ پھر تو جناب ہاجرہؑ کی خوشی
کی کوئی انتہا نہ رہی۔ بچے کو بھی پانی سے سیراب کیا
خود بھی سیراب ہوئیں اور خدا کا شکر ادا کیا۔ پانچویں
دن قبیلہ جرہم کا ایک گروہ ادھر سے گزرا۔ وہ لوگ
قریب گئے تو پانی کا چشمہ دیکھ کر وہیں اُتر پڑے۔ اور
وہیں سکونت اختیار کرلی۔ جناب اسمٰعیلؑ نے انھیں
لوگوں میں پرورش پائی اور انھیں میں شادی بھی
کرلی۔ اس چشمے کے چاروں طرف مینڈ باندھ دی
گئی جس سے وہ چاہ زمزم لوگوں کی زندگی کا ذریعہ
بن گیا۔ جناب اسمٰعیلؑ ۱۵ سال کے بھی نہ ہونے پائے
تھے کہ جناب ہاجرہ نے انتقال کیا۔ اور حضرت اسمٰعیلؑ
نے ان کو مقامِ حجر میں دفن کردیا۔

ہاجی:۔ ہجو کرنے والا۔ نقال، مذمت گو۔ عربی
صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

ہادم:۔ (بکسر سوم) منہدم کرنے والا۔ عمارت کا
گرانے والا۔ ڈھانے والا۔ عربی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ یہ خالص عربی ہے اردو زبان سے
اس کا تعلق نہیں۔

ہادم اللذّات:۔ لذتوں کو ڈھانے والا (کنایۃً)
ملک الموت۔ عربی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہادی:۔ رہنما۔ پیشوا۔ ہدایت کرنے والا۔ رہبر،
راہ دکھلانے والا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

ہیں ہادی و امام سوم مشرقین کے
ہوگی نماز آج سے پیچھے حسینؑ کے　　تعشق

ہادی علی:۔ اپنے زمانے کے مشہور لکھنؤ کے خوشنویس
کا نام۔

قول فیصل:۔ ہندوستان میں بڑے بڑے خوشنویس
پیدا ہوئے اور برابر نسخ کی کتابت ہندوستان میں
ترقی کرتی رہی۔ آخر میں شاہ غلام علی کو شہرت ہوئی
جو نسخ کے باکمال خوش نویس تھے۔

اس کے بعد لکھنؤ میں ایک طرف مولوی ہادی علی
صاحب کی شہرت ہوئی جن کا خاندان دہلی سے آیا
تھا اور کالپی کے ایک خوشنویس میر اکبر علی کے وہ
شاگرد تھے۔ مولوی ہادی صاحب کو طغریٰ نگاری میں
بڑا کمال حاصل تھا۔ (گذشتہ لکھنؤ صفحہ ۱۰۴)

ہار ۱:۔ شکست۔ ہزیمت۔ مات۔ اُردو، مؤنث۔
فصیح، رائج۔

زباں زباں سے مِلائی دہن سے ہم نے دہن
ہماری جیت ہوئی اُسکی ہار باتوں میں　　اسیر

ہار ۲:۔ تکان۔ ماندگی۔ راستے کی تھکان۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہار ۳:۔ چراگاہ۔ مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے یہ دیہاتی
زبان ہے۔

ہار ۴:۔ کرنے والا، فاعل، جیسے کرن ہار، چلن ہار،
پالن ہار۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہار ۵:۔ وہ دھاگہ جس میں مسلسل موتی وغیرہ گوندھے
گئے ہوں جس کو گلے میں پہننے کے کام میں لاتے ہیں۔
اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

تم جاتے جاتے کس لئے پھر آئے خیر ہے
چمپا کلی کہ موتیوں کا ہار رہ گیا — رند

ہار۶: گندھے ہوئے پھول جو گلے میں ڈالے جاتے ہیں۔ اردو، مذکر۔ فصیح، رائج۔

اس عشق کی عزت ہی نرالی ہے جہاں میں — سید احمد
جو طوقِ ملامت ہے وہ ہے ہارِ محبت — دہلوی

محلِ صرف: جب جلسہ شروع ہوا تو بانیِ جلسہ نے اہلِ محفل کے گلے میں خوشبودار پھولوں کا ایک ایک ہار ڈال دیا۔

ہار۷: سُمرن، تسبیح۔ مالا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہار۸: جواہرات کا گلوبند جیسے ایک رتّی میرے پلّے ہار بناؤں کہ چھلّے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہلِ لکھنؤ اسے گلوبند ہی کہتے ہیں۔

ہار۹: زخموں کی بدھی۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

ہوتے ہیں عشق باز شہادت ہی سرفراز
بیٹھے ہیں سرفروشی کو زخموں کے ہار آج — شرق

ہارا۱: کرنے والا۔ جیسے لکڑ ہارا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہلِ لکھنؤ تنہا نہیں بولتے۔

ہارا۲: تھکا ہوا۔ تھکا ماندہ۔ صفت۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہارا۳: کمزور ضعیف۔ ناتواں۔ بودا۔ بے دم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: یہ بھی لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ہارا۴: ہارا ہوا۔ مات کھایا ہوا۔ شرط ہارا ہوا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: ان معنوں میں ہارا نہیں ہارا ہوا بولتے ہیں۔

ہارا۵: حاکم کے ہاں سے محروم رہا ہوا ہو۔ مقدمہ ہارا ہوا۔ جیسے ہارے کا بناؤ کیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: تنہا ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہارا جھک مارا سارا جنگل بُہارا: جب کوئی لڑکا کھیل میں ہار جاتا ہے تو اس سے یہ فقرہ کہلواتے ہیں یا کوئی لڑکا پہیلی کی بوجھ نہ بتا سکے تو اُس سے بھی کہتے ہیں کہ اس طرح کہو تو ہم بوجھ بتا دیں۔ فقرۂ اطفال۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاربر: وہ خاص مقام جہاں ساحل کے قریب جہاز ہوتے ہیں۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

ہار بیٹھنا: مات ہو جانا۔ شکست کھا جانا۔ بازی دے بیٹھنا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

قمارِ عشق میں اب کیا لگائیں گے آزاد
کہ نقدِ دل کو تو پہلے ہی ہار بیٹھے ہیں
(محمد حسین آزاد)

ہار بیٹھنا: تھک جانا۔ عاجز ہو جانا۔
(فقرہ) ہم تو کوشش کرکے ہار بیٹھے تم بھی تقدیر آزمائی کر لو۔ (نور اللغات)

قول فیصل: عام طور سے "ہار گئے"، عوام کی زبانوں پر ہے۔

ہار پڑنا: (لازم) ہار چڑھائے جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کشتۂ تیغِ ادا ابھی ترا کہلایا شہید
قبر پر بعد فنا پھول چڑھے ہار پڑے — رند

ہار پہننا: موتیوں یا پھولوں کا ہار زیبِ گلو کرنا۔ مالا یا پھولوں کا ہار گلے میں ڈالنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

قول فیصل: پہنانا کے ساتھ بھی صرف ہے۔

ہار پھول: خوشی کی محفلوں میں ہار پھول بانٹتے ہیں۔ اردو صرف۔ رائج۔

رکھتا ہوں اتنی حسن پرستی سے آرزو
محفل کروں حسینوں کی بانٹوں میں ہار پھول — شرق

ہارج: دخیل۔ حائل ہونے والا۔ رکاوٹ ڈالنے والا۔ عربی۔ مذکر۔ اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پتنگے جل گئے ہارج کوئی رہا نہیں اب
کہو چراغ سے تا صبح با فراغ جلے
(شاہ تراب کاکوروی)

ہارج نہ غیظ میں دم جنگ و جدال ہو
ہٹ بیچ سے کہ نوجِ ستم پائمال ہو — تعشق

ہار جانا: مات ہو جانا۔ شکست کھا جانا۔ بازی دے بیٹھنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محلِ صرف: آج نہ معلوم کس کا منھ دیکھا تھا کہ ایک ایک پائی ہار گئے اور ایک داؤں بھی ایسا نہیں نکلا کہ جیت جاتے۔

ہار جانا: ناک میں دم ہو جانا۔ تنگ ہو جانا۔ عاجز ہو جانا۔ تھک جانا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

آتے جاتے مری بالیں پہ قضا ہار گئی
آئی سو بار شبِ وعدہ تو سو بار گئی — داغ

ہار جانے دینا: مات ہونے دینا۔ مغلوب ہونے دینا۔ شکست کھانے دینا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

نہ کر تو رحم مری بیدلی پہ اے ناصح
قمارِ عشق میں جان اور ہار جانے دے — ذکی دہلوی

ہار جیت: شکست و فتح۔ نفع و زیاں۔ کامیابی ناکامیابی۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

کیا کیا شبِ وصال سوال و جواب میں
رہتا ہے ہار جیت کا نقشہ اِدھر اُدھر — داغ

ہار جیت کرنا :۔ جُوا کھیلنا۔ داؤں پر لگانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہار جیت ہونا :۔ بازی جیتنا یا ہارنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ جمّن حضور صاحب لوگوں سے ملتے رہتے ہیں۔ بھلا کسی سے دریافت تو فرمایئے کہ بادل پہاڑ سے نیچے ہوتے ہیں۔ بس اسی بات پر ہار جیت ہے۔ (سیر کہسار)

ہار چڑھانا :۔ مقدس بزرگوں کی قبروں پر ہار چڑھانا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

کون ایسا ہے چڑھادے جو مری تربت پر
رات کے ہار جو محبوب اتارے دن کو — ناسخ

ہار دینا :۔ بازی پر لگا کر مات ہو جانا۔ بازی دے دینا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

تا صبح ہار دیتا ہوں نقد حواس و ہوش
جو رات ہجر کی ہے دیوالی کی رات ہے — رشک

ہار ڈالنا :۔[1] ہار پہنانا، مالا گلے میں ڈالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ زبانوں پر عام طور سے ہار گلے میں ڈالنا ہے۔

ہار ڈالنا :۔[2] کسی کو بر یا خاوند گردانا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔ (دہلی کا ایک قدیم اردو لغت)

ہار سنگار :۔ ایک درخت اور اس کے پھولوں کا نام۔ اس کے پھولوں کی ڈنڈیوں سے زرد اور سنہرا رنگ نکلتے ہیں۔ اردو مذکر، رائج۔

ہر چمن پر نئی طرح کی بہار
پھولا ہر سمت کو ہے ہار سنگار — شوق

محل صرف :۔ یہاں شال میں رفوگری کا پیشہ اور رنگ سازی ہوتی تھی۔ ہار سنگار کی ڈنڈیوں سے رنگ تیار کیا جاتا تھا۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

ہار کر :۔ تھک کے۔ مجبور ہو کے۔ مجبوراً۔ آخر کار۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

اس کی محفل سے کہوں کیا دل کو کیونکر لے چلا
ہار کر ایک بار چھوڑ اٹھ کر رے چلا — داغ

قول فیصل :۔ زیادہ تر زبانوں پر ہمت ہار کے تنہا ہار کر کے بجائے ہار کے بولتے ہیں۔

میانگا جب اس نے ہار تو دینا پڑا مگر
پھر یہ ہم نے سینہ پہ رکھا ہے ہار کے — عاشق

ہار کر بیٹھ رہنا :۔ مجبور ہو کر بیٹھ رہنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف :۔ میل ملاپ والے ہار کر بیٹھ رہے۔ (مراۃ العروس)

ہار کے جھک مار کے :۔ ناچار ہو کر۔ عاجز آکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس طرح اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہار گوندھنا یا گوتھنا :۔ پھول پرونا، پھولوں کی لڑی یا مالا بنانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ہار گوندھنا ہی بولتے ہیں

ہار لپیٹنا :۔ حقّے وغیرہ کے نیچے میں پھولوں کے ہار لپیٹنا۔ اُردو صرف، رائج۔

محل صرف :۔ ڈیڑھ نجے حقّوں کے نیچوں میں پانی چھڑک کر ہار لپیٹ دیتے تھے۔ (امراؤ جان ادا)

ہار ماننا :۔ شکست تسلیم کرنا۔ عاجز ہونا تھکنا، مات ہونا، مغلوب ہونا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ اس لڑکے سے تو شیطان نے بھی ہار مانی ہے۔

ہارمونیم :۔ ایک قسم کا انگریزی باجا۔ انگریزی مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ اے خدا وند کل تو ایک بجے تک یہاں دربار گرم رہا۔ کوئی بارہ بجے ہارمونیم بند ہوا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ عوام کی زبان پر ہارمونیم یا ہرمونیم۔

ہارن :۔ بھونپو جو موٹر وغیرہ میں لگاتے ہیں جس کے بجانے سے لوگ راستہ دے دیتے ہیں اور کنارے ہو جاتے ہیں۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل :۔ اس کا صرف، بجنا دینا، بجا کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

ہارنا :۔[1] مغلوب ہونا شکست ہونا۔ ناکام رہنا، ہزیمت اٹھانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہارنا :۔[2] تھکنا، بے سکت ہونا۔ اُردو مصدر، قریب بہ متروک۔

نہ اس نورِ مجسّم کا لگا کھوج
پھرے ایسے کہ ہارے چاند سورج — ناسخ

ہارنا :۔[3] ناچار ہو جانا۔ عاجز ہو جانا۔

(فقرہ) اب ہاتھ پاؤں ہار گئے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس طرح اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہارنا :۔[4] تنگ ہو جانا۔ دق ہو جانا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں عاجز ہونا بولتی ہیں۔

ہارنا :۔[5] دینا، کرنا، جیسے قول ہارنا۔ زبان ہارنا۔ وچن ہارنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

تنہا نہیں ملا کے بولتے ہیں۔

ہارنا: بازی ہارنا۔ شرط ہارنا۔ جیتنے کا عکس اُردو صرف۔ شطرنج وغیرہ کھیلنے والوں کی اصطلاح

عشق آخر کو مسلط ہو گیا
دل مرا ہارا نہ ہارے ذوق شوق — داغ

ہارنا: چوکنا، رہ جانا، ناکام رہنا۔ کامیاب نہ ہونا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

پیار اخلاص کی باتوں میں یہ رنجش کیسی — حضور آصف
شرط جو پیار کی تھی تم اسے ہارے پیارے — نظام دکنی

ہارو: وہ شخص جو اکثر ہار جائے۔ ہندی صفت

(نور اللغات)

قول فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاروت فن: (کنایۃً) ساحر۔ جادوگر۔ ٹونہایا۔

(فرہنگ آصفیہ)

ہاروت و ماروت: (ہر دو واؤ معروف)۔ دو فرشتوں کے نام جن کے بارے میں حق تعالے فرماتا ہے وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ مراد یہ ہے کہ شیاطین لوگوں کو وہ سحر تعلیم کرتے تھے جو دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر بابل میں نازل کیا گیا تھا۔ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ (یعنی اور وہ کسی کو سحر نہیں سکھاتے تھے تا اینکہ اس سے کہتے تھے کہ ہم نہیں ہیں اگر خلائق کے لئے ایک فتنہ و امتحان۔ پس عمل سحر کے سبب کافر نہ ہو) فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ (پس ان سے ان چیزوں کو سیکھتے تھے جن کے سبب شوہر و زوجہ میں جدائی ڈالتے تھے)

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب حضرت نوحؑ کے بعد ساحر اور حیلہ ساز زمین پر بہت ہو گئے۔ اس وقت حق تعالیٰ نے دو فرشتوں کو اس زمانے کے پیغمبر کے پاس بھیجا کہ ساحروں کا سحر بیان کریں اور ان چیزوں سے بھی آگاہ کریں جن سے ان کا سحر باطل اور ان کا مکر دفع کر سکیں۔ وہ فرشتے ان لوگوں کو اس امر سے باز رہنے کی مخالفت کرتے تھے کہ جادو سیکھ کر کسی کی نسبت عمل لائیں۔ جیسا کہ کوئی طبیب بیان کرے کہ فلاں چیز زہر قاتل ہے اور اس کا ضرر فلاں دوا سے دفع کر سکتے ہیں اور حق تعالے نے فرمایا ہے وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ یعنے اس پیغمبر نے ان دونوں فرشتوں کو حکم دیا کہ بنی آدم پر بصورت انسان ظاہر ہو کے لوگوں کو وہ چیزیں سکھائیں جن کی تعلیم ان کو خدا نے دی ہے۔ وہ دونوں سحر و جادو یا رد سحر کا طریقہ جس کو سکھاتے تھے اس سے کہتے تھے کہ ہم تمھارے لیے ایک افتنان و امتحان ہیں۔ جو چیزیں تم سیکھتے ہو انکے سبب خدا کی عبادت کرو اور ساحروں کا سحر باطل کرو مگر خود سحر نہ کرو اور جادو کرنے اور لوگوں کو ضرر پہونچانے کے سبب کافر نہ ہو جانا۔ مگر وہ لوگ طالبان سحر کو وہ چیزیں سکھاتے تھے جنکو شیاطین نے ملک سلیمانؑ میں لکھ کر تخت سلیمانؑ کے نیچے رکھ دیا تھا اور اس سحر کو سلیمانؑ سے نسبت دیتے تھے۔

راویان تفسیر نے حضرت امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں عرض کی کہ "ایک جماعت کا قول ہے کہ ہاروت و ماروت دو فرشتے تھے جن کو حق تعالے نے فرشتوں میں سے پسند و اختیار کیا تھا جبکہ بنی آدم کے گناہ بہت ہو گئے تھے اور ان دونوں کو اور فرشتوں کے ساتھ زمین پر بھیجا تھا مگر یہ دونوں زہرہ پر عاشق ہو گئے پھر اس سے زنا کیا شراب پی اور آدمی کو قتل کیا اس لئے حق تعالیٰ بابل میں ان پر عذاب کرتا ہے اور جادوگر ان سے جادو سیکھتے ہیں اور خدا نے اس عورت کو مسخ کر کے ستارہ زُہرہ بنا دیا۔" حضرتؑ نے فرمایا میں اس قول سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس لئے کہ ملائکہ معصوم ہیں اور کفر و قبائح سے بہ الطاف خدا محفوظ ہیں جیسا کہ حق تعالے نے ان کے حق میں فرمایا ہے کہ وہ خدا کی نافرمانی نہیں کرتے۔ یہ وہی کرتے ہیں جس کا حکم ان کو خدا دیتا ہے۔ پھر فرمایا وہ گروہ جو خدا کے پاس ہیں یعنی ملائکہ خدا کی عبادت سے تکبّر نہیں کرتے۔ رات دن تسبیح میں مصروف رہتے ہیں مگر اس سے ان پر سستی لاحق نہیں ہوتی۔ ... خدا نے ملائکہ کو اس لئے زمین پر نہیں بھیجا تھا کہ وہ حاکم و پیشوا ہیں بلکہ ان کو اپنے پیغمبروں کی طرف بھیجا تھا۔

ہارون: ۱۔ (واؤ معروف) سرکش گھوڑا، شریر نافرمان گھوڑا۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: ان معنی میں اُردو میں مستعمل نہیں۔

ہارون: ۲۔ سردار، سالار قوم، سرخیل۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: ان معنی میں اردو میں مستعمل نہیں۔

ہارون: ۳۔ ایک پیغمبر کا نام جو حضرت موسیٰؑ کے بڑے بھائی اور ان کے بڑے رفیق تھے۔ جب حضرت موسیٰؑ کوہ طور پر گئے تھے تو انکو بنی اسرائیل کی ہدایت کے واسطے چھوڑ گئے تھے۔ مگر ان کے عہد میں بنی اسرائیل ہدایت پانے کے بجائے اس قدر گمراہ اور سرکش ہوئے کہ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سمجھائے بھی نہ سمجھے۔ عربی، مذکر۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ مؤلف تاریخ آئمہؑ نے بھی حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ کا بڑا بھائی لکھا ہے۔ مؤلف حیات القلوب نے موسیٰ و ہارون کا شجرہ نسب اسی طرح لکھا ہے۔ موسیٰ بن عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب اور حضرت ہارون ایک مادر سے ان کے بھائی تھے۔ ان کی ماں کے نام میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے محیب بعضوں نے فاحیہ اور بعضوں نے یوخابد لکھا ہے اور مشہور قول اخیر ہے۔ (یعنی یوخابد)

بسند حسن حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسولخداؐ نے فرمایا ہے کہ شب معراج جب مجھے پانچویں آسمان پر لے گئے۔ میں نے وہاں ایک شخص کو دیکھا جو نہ جوان تھا اور نہ بہت پیر تھا۔ نہایت عظمت و وقار رکھتا تھا۔ آنکھیں بڑی تھیں۔ اس کے گرد اس کی اُمت کے بہت لوگ جمع تھے۔ میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی۔ یہ وہ ہے جو اپنی قوم میں محبوب تھا یعنے ہارونؑ پسر عمران۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ میں نے ان کے لئے طلب مغفرت کی انہوں نے میرے لئے۔ جب چھٹے آسمان پر پہونچا۔ وہاں ایک شخص گندم گوں بلند قامت کو دیکھا کہ اگر وہ دو پیراہن پہنتا اس کے موئے بدن دونوں پیراہنوں سے باہر نکل آتے اور میں نے سُنا کہ وہ شخص کہہ رہا تھا کہ بنی اسرائیل گمان کرتے ہیں کہ خدا کے نزدیک میں بہترین فرزندان آدمؑ ہوں حالانکہ یہ شخص (پیغمبر صلعم) خدا کے نزدیک مجھ سے زیادہ گرامی ہے۔ میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا آپ کے بھائی موسیٰ بن عمران ہیں۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ انھوں نے جواب دیا۔ میں نے ان کے لئے طلب مغفرت کی انہوں نے میرے لئے۔

دوسری حدیث معتبر میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ پہلے ہارونؑ نے رحلت کی یا موسیٰؑ نے؟ فرمایا ہارونؑ نے۔ پھر فرمایا ہارونؑ کے فرزندوں کے نام شبیرؑ و شبرؑ تھے جن کا عربی ترجمہ حسنؑ و حسینؑ ہے۔

دوسری حدیث معتبر میں فرمایا حجر اسمٰعیلؑ ناؤدان کے نیچے دو گز خانہ کعبہ تک شبرؑ و شبیرؑ فرزندان ہارون کے نماز پڑھنے کی جگہ تھی۔

جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے کسی نے پوچھا موسیٰؑ کتنے دن اپنی ماں سے علٰحدہ رہے؟ فرمایا تین دن۔ پوچھا ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے برادرِ پدری و مادری تھے؟ فرمایا ہاں۔ پوچھا دونوں پر وحی نازل ہوتی تھی؟ فرمایا موسیٰؑ پر وحی نازل ہوتی تھی اور وہ ہارون کو آگاہ کرتے تھے۔ پوچھا معاملات قضا اور امر و نہی میں دونوں حکم جاری کرتے تھے؟ فرمایا موسیٰؑ اپنے پروردگار سے مناجات کرتے تھے اور جو علم ان کو حاصل ہوتا تھا اس کو لکھتے تھے پھر اسی کے مطابق بنی اسرائیل کے درمیان حکم جاری کرتے تھے اور جب حضرت موسیٰؑ اپنے پروردگار سے مناجات کرنے کے لئے بنی اسرائیل سے غائب ہوتے تھے اس وقت ہارون ان کے جانشین رہتے تھے۔ پوچھا ان دونوں میں سے کس نے پہلے رحلت کی؟ فرمایا ہارونؑ نے اور دونوں کی رحلت تیہ (وہ جنگل مراد ہے جس میں بارہ اسباط حضرت موسیٰؑ کے چالیس سال سرگرداں رہے) پوچھا حضرت موسیٰؑ صاحبِ اولاد تھے فرمایا نہیں بلکہ ہارونؑ صاحبِ اولاد تھے۔

جب موسیٰؑ کو عصا اور ید بیضا کے دو معجزے خدا نے عطا فرمائے تو فرمایا یہ دونوں معجزے تمہاری حقیقت کی دلیل ہیں۔ اب لازم ہے کہ تم فرعون اور اس کی قوم کی طرف جاؤ کیونکہ وہ ایک گروہ فاسق ہے۔ موسیٰؑ نے عرض کی اے میرے پروردگار میں نے اس گروہ کے ایک شخص کو قتل کیا ہے ڈرتا ہوں کہ وہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے پس میرے بھائی ہارونؑ جس کی زبان مجھ سے زیادہ فصیح ہے میرے ہمراہ بھیج تاکہ میرا معین و مددگار رہے اور ادائے رسالت میں میری تصدیق کرے۔ ڈرتا ہوں کہ وہ لوگ میری تکذیب کریں گے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا بہت جلد تمہارے بھائی ہارونؑ کے سبب تمہارے بازو کو قوی کروں گا اور تمہارے لئے ایک سلطنت و قوت و برہان قرار دوں گا اور ان آیات و معجزات کے سبب جو میں نے تم کو دیے ہیں۔ ان لوگوں سے تم کو کوئی ضرر نہ پہونچ سکے گا۔ اور جو شخص تمہاری پیروی کرے گا وہ غالب ہوگا۔

ایک حدیث معتبر میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے کہ جب موسیٰؑ و ہارونؑ دربار فرعون میں داخل ہوئے تو فرعون کے حضار مجلس سب حلال زادے تھے اگر کوئی ولد الزنا ہوتا ضرور موسیٰؑ کے قتل کا مشورہ دیتا۔ یہی سبب تھا کہ جب فرعون نے موسیٰؑ کے بارے میں ان سے مشورہ کیا کسی نے موسیٰؑ کے قتل کی رائے نہ دی بلکہ فرعون کو یہ مشورہ دیا کہ تامل اور تفکر کرے اور دوسری تدبیریں عمل میں لائے۔

روایت میں ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر وحی نازل فرمائی کہ میں چالیس دن میں تم پر توریت نازل کروں گا جس میں احکام ہیں۔ حق تعالیٰ نے جناب موسیٰؑ کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنی قوم تیس دن

بیان کریں۔ موسیٰؑ نے اپنے اصحاب سے خدا کا یہ فرمودہ بیان کیا اور اپنے بھائی ہارونؑ کو اپنا خلیفہ و جانشین مقرر کر کے کوہِ طور پر تشریف لے گئے۔ جب تیس دن گزر گئے اور جنابِ موسیٰؑ نہ پلٹے تو بنی اسرائیل غضب ناک ہوئے اور چاہا کہ ہارونؑ کو قتل کریں اور کہا کہ موسیٰؑ نے ہم سے جھوٹ کہا یا ہم سے بھاگ گئے۔ بعد اس کے گوسالہ بنایا اور اس کی پرستش شروع کر دی۔ حضرت ہارونؑ نے ہر چند انکو نصیحت کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا انہوں نے کہا ہم اس گوسالہ کی پرستش اس وقت تک ترک کریں گے جب تک موسیٰؑ نہ آجائیں گے اور چاہا کہ ہارونؑ کو قتل کریں۔ ہارونؑ ان سے بھاگے اور وہ اسی حال خسران مآل میں رہے یہاں تک کہ حضرت موسیٰؑ کی غیبت کو چالیس دن گزرے اور خدا نے حضرتِ موسیٰؑ پر توریت نازل کی۔ جب موسیٰؑ توریت لئے ہوئے اپنی قوم کی طرف پھرے اور ان لوگوں کی گوسالہ پرستی دیکھی غضب ناک ہوئے اور ہارون کے سر و ریش کو اپنی طرف کھینچا اور کہا جب کہ تم نے دیکھا کہ یہ لوگ گمراہ ہو گئے کون سا امر تم کو مانع ہوا کہ میرے پاس نہ آئے۔ ہارونؑ نے کہا میرے برادر میرے سر و ریش کو نہ تھامو۔ میں ڈرا کہ تم کہو گے کہ تو نے بنی اسرائیل کے درمیان جدائی ڈالی اور میرا قول قبول نہ کیا۔ اسکے بعد جنابِ موسیٰؑ نے وہ گوسالہ جلا کر اس کی راکھ دریا میں پھینک دی۔

بسندِ حسن حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت موسیٰؑ نے حضرت ہارونؑ سے کہا آؤ کوہ طور پر باہم چلیں۔ جب روانہ ہوئے ناگاہ اثنائے راہ ایک گھر نظر آیا جس کے دروازے پر ایک درخت تھا۔ موسیٰؑ نے اس سے پہلے کبھی اس گھر اور اس درخت کو وہاں نہ دیکھا تھا اس درخت پر دو لباس ٹنگے ہوئے تھے اور گھر کے اندر ایک تخت بچھا تھا۔ موسیٰؑ نے ہارونؑ سے کہا اپنا لباس اتار کر یہ دونوں لباس پہنو اور گھر میں جاکر تخت پر سو رہو۔ ہارونؑ نے ایسا ہی کیا۔ اور جب تخت پر سوئے حق تعالیٰ نے ان کی روح وہیں قبض کی اور وہ تخت اور وہ گھر اور درخت اسی طرح آسمان پر چلے گئے۔ حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کی طرف پھرے اور ان کو رحلت ہارونؑ اور اس صورت حال کی خبر دی۔ بنی اسرائیل نے کہا تم جھوٹے ہو تم نے خود انکو قتل کیا ہے اس لئے کہ ہم ان کو دوست رکھتے تھے اور وہ ہمیشہ ہم پر مہربان تھے۔ حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کی افترا کی شکایت خدا سے کی۔ حق تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ ہارونؑ کو ایک تخت پر رکھ کر آسمان سے اتاریں اور اس تخت کو مابین زمین و آسمان رکھیں۔ فرشتے حکم خدا بجا لائے۔ بنی اسرائیل نے جب یہ دیکھا ان کو یقین ہوا کہ ہارون اپنی موت سے مرے ہیں موسیٰؑ نے ان کو قتل نہیں کیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہارونؑ پھر زندہ ہوئے اور اس تخت پر بیٹھ کر کہا میں اپنی موت سے مرا ہوں موسیٰؑ نے مجھے قتل نہیں کیا۔

ہارون رشید :۔ ۱۵ ربیع الاول ۱۷۰ھ کو مہدی کا بیٹا ابو جعفر ہارون رشید عباسی خلیفہ وقت بنایا گیا اس نے اپنا وزیر اعظم یحییٰ بن خالد برمکی کو بنایا اور امام ابو حنیفہ کے شاگرد ابو یوسف کو قاضی قضاۃ کا درجہ دیا' بروایت ذہبی اس نے اگرچہ بعض اچھے کام بھی کئے ہیں لیکن لہو و لعب اور حصول لذات ممنوعہ میں منفرد تھا' ابن خلدون کا کہنا ہے کہ یہ اپنے دادا منصور دوانقی کے نقش قدم پر چلتا تھا' فرق اتنا تھا کہ وہ بخیل تھا اور یہ سخی' یہ پہلا خلیفہ ہے جس نے راگ رانی اور موسیقی کو شریف پیشہ قرار دیا تھا' اس کی پیشانی پر سادات کشی کا بھی نمایاں داغ ہے۔ علم موسیقی کا ماہر ابو اسحاق ابراہیم موصلی اس کا درباری تھا' حبیب السیر میں ہے کہ یہ پہلا اسلامی بادشاہ ہے جس نے میدان میں گیند بازی کی اور شطرنج کے کھیل کا شوق کیا۔ احادیث میں ہے کہ شطرنج کھیلنا بہت بڑا گناہ ہے' جامع الاخبار میں ہے کہ جب امام حسینؑ کا سر دربار یزید میں پہنچا تھا تو وہ شطرنج کھیل رہا تھا' تاریخ الخلفاء سیوطی میں ہے کہ ہارون رشید اپنے باپ کی مدخولہ لونڈی پر عاشق ہو گیا۔ اُس نے کہا میں تمہارے باپ کے پاس رہ چکی ہوں' تمہارے لئے حلال نہیں ہوں' ہارون نے قاضی ابو یوسف سے فتویٰ طلب کیا' انہوں نے کہا آپ اس کی بات کیوں مانتے ہیں یہ جھوٹ بھی بول سکتی ہے' اس فتویٰ کے سہارے سے اُس نے اُس کے ساتھ بدفعلی کی' علامہ سیوطی یہ بھی لکھتے ہیں کہ بادشاہ ہارون نے ایک لونڈی خرید کر اُس کے ساتھ اُسی رات بلا استبراء جماع کرنا چاہا' قاضی ابو یوسف نے کہا: کہ اُسے اپنے کسی لڑکے کو ہبہ کر کے استعمال کر لیجئے' علامہ سیوطی کا کہنا ہے کہ اس فتویٰ کی اُجرت امام ابو یوسف نے ایک لاکھ درہم لی تھی' علامہ ابن خلکان کا کہنا ہے کہ ابو حنیفہ کے شاگردوں میں ابو یوسف کی نظیر نہ تھی اگر یہ نہ ہوتے تو امام ابو حنیفہ کا ذکر بھی نہ ہوتا۔

تاریخ اسلام مسٹر ذاکر حسین میں بحوالہ اصح الاخبار مرقوم ہے کہ ہارون رشید سادات کشی میں منصور کے

کم نہ تھا، اس نے ۱۴۵ھ میں حضرت نفس زکیہ علیہ الرحمہ کے بھائی یحییٰ کو دیوار میں زندہ چنوا دیا تھا، اس نے امام موسیٰ کاظمؑ کو اس اندیشہ سے کہ کہیں یہ ولی اللہ میرے خلاف علم بغاوت بلند نہ کر دیں اپنے ساتھ حجاز سے عراق میں لاکر قید کر دیا اور ۱۸۳ھ میں زہر سے ہلاک کر دیا (ج ۱ ص ۵۵)
علامہ مجلسی تحفۃ الزائر میں لکھتے ہیں کہ ہارون رشید نے دوسری صدی ہجری میں امام حسین علیہ السّلام کی قبر مطہر کی زمین جتوائی تھی اور قبر پر جو بیری کا درخت بطور نشان موجود تھا اسے کٹوا دیا تھا، جلاء العیون اور تمقام میں بحوالہ امالی شیخ طوسی مرقوم ہے کہ جب اس واقعہ کی اطلاع جریر ابن عبد الحمید کو ہوئی تو انھوں نے کہا کہ: رسولخدا صلعم کی حدیث "لعن اللہ قاطع السدرۃ" بیری کے درخت کاٹنے والے پر خدا کی لعنت، کا مطلب اب واضح ہوا۔
علامہ حجر مکی تحریر فرماتے ہیں کہ جب ہارون رشید حج کو آیا تو لوگوں نے حضرت موسیٰ کاظمؑ کے بارے میں چغلی کھائی کہ ان کے پاس ہر طرف سے مال چلا آتا ہے اتفاق سے ایک روز ہارون رشید خانۂ کعبہ کے نزدیک حضرت موسیٰ کاظمؑ سے ملاقی ہوا اور کہنے لگا تم ہی ہو جن سے لوگ چھپ چھپ کر بیعت کرتے ہیں امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا کہ ہم دلوں کے امام ہیں اور آپ جسموں کے۔ ہارون رشید حج کرنے کے بعد مدینۂ منورہ آیا اور زیارت کے لئے روضۂ مقدسہ نبوی پر حاضر ہوا۔ اس وقت اس کے گرد قریش اور دیگر قبائل عرب جمع تھے نیز حضرت امام موسیٰ کاظمؑ بھی ساتھ تھے ہارون رشید نے حاضرین پر اپنا فخر ظاہر کرنے کے لئے قبر مبارک کی طرف مخاطب ہو کے کہا سلام ہو آپ پر اے رسول اللہ اے ابن عم اے میرے چچا زاد بھائی۔ امام نے فرمایا کہ السلام ہو آپ پر اے میرے پدر بزرگوار یہ سنکر ہارون کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا

ہارون ۔ف۔ فارسی والے معانی ذیل پر اسکا اطلاق کرتے ہیں۔ قاصد، پیک، نقیب، چوبدار، پاسبان، محافظ، نگہبان، پہرے دار، چوکیدار۔ سکندر نامے کے اس شعر میں

جلاجل زناں گفت ہارون شاہ
کہ شہ تاجور باد دشمن تباہ — نظامی

ہارون بمعنی پیک ہی آیا ہے کیونکہ دستور ہے کہ پیکوں کی کمر پر گھنگھرو اور زنگولے یعنی جلاجل بندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ محرم میں تعزیوں کے آگے جو حلقہ باندھ کر اچھلتے کودتے ہیں وہ انھیں کی نقل کرتے ہیں۔ اس شعر میں بھی جلاجل زناں اسی واسطے کہا گیا ہے۔ اور دعا دینی پیکوں کی رسم قاعدۂ ایران میں داخل ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

ہارونی:۔ (واؤ معروف) ساحری۔ نافرمان۔ سرکش۔ ڈھیٹ۔ ہٹی۔ اردو صفت۔ عورات دہلی کی زبان۔
(فقرہ) موا ہارونی کسی کی بھی تو نہیں سنتا۔ اے خدا کی سنوار۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ فارسی میں پاسبانی اور نگہبانی کے معنی میں مستعمل ہے۔ لکھنؤ میں کسی معنی میں نہیں بولتے۔

ہاری بولنا:۔ اعتراف شکست کرنا۔ ہار مان لینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔
محل صرف:۔ اگر ہاری نہ بولے تبھی کہنا۔
(فسانۂ آزاد)

ہارے تو چلے ناپارے:۔ بحث میں عاجز ہو کر کوئی بہانہ کر کے ٹل جانا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف:۔ ہارے تو چلے ناپارے۔ بات کے معنی تو یہ تھے کہ آخر وقت تک ڈٹے رہتے تمہیں بھاگنا نہیں چاہیے تھا۔

ہارے درجے:۔ مجبور ہو کر۔ تھک کر۔ عورتوں کی زبان۔
(فقرہ) یہ میرے ہارے درجے کی تدبیر ہے۔
(نور اللغات)
قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسی جگہ ہارے کے درجہ بھی لکھا ہے۔ لیکن لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ "مجبوری درجے" بولتی ہیں۔

ہارے کو ہتیار:۔ یعنی جب آدمی ناچار ہو جاتا ہے اور کوئی حجت و سماجت باقی نہیں رہتی تو نوبت بہ قبضہ پہونچتی ہے۔ کہاوت۔ دہلی کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

ہارے کے ہر نام:۔ (سب اور سب طرح سے تھک کر ہری کے نام پر بھروسا کرنا) اسی سبب سے مجبوراً، آخر کو۔ (دہلی کا ایک قدیم اردو لغت)
قول فیصل:۔ عوام لکھنؤ اور دیہاتی اور ہندو گر پڑے کی ہر گنگا بولتے ہیں۔

ہاری لکھوانا:۔ شکست مان لینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

ہاری ماننا:۔ اعتراف شکست کرنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہاری ماننا نہ جیتی:۔ بالکل نہ ماننا۔ اردو صرف۔ قریب بہ متروک۔
محل صرف:۔ شاہ جی نے دیکھا، کہ ہاری مانتا ہے نہ جیتی۔ کہا اچھا جس روز کسی کے گھر پھاند دہم سے شام کو بیل لینا۔ (فسانۂ آزاد)

ہاڑ:۔ ہڈی۔ استخوان۔ ڈھانچہ۔ ہندی مذکر۔

محل صرف :۔ اس نے جھکتے سے صاحب عالم کے پاس جا کر عرض کیا... ساری عمر ہم نے سرکار کا نمک کھایا حکم کی تعمیل میں مجال ذرا نہیں پچھڑیں گے تو نہیں مگر اس کے ہاڑ تو ملاحظہ کیجیے کہ کلائی دونوں ہاتھوں میں سمائی مشکل ہے۔

ادب۔ درسی کتاب۔ ڈپٹی نذیر احمد صاحب)

لازم ہے کیا چوڑنا ہر ایک ہاڑ کا
زور آوری سمجھ کے مزا اپنے ڈھار کا — سودا

قول فیصل :۔ ان معنی میں تنہا متروک ہے۔

ہاڑ ۲:۔ جسم کی چوڑائی۔ بڑا قد و قامت۔ اردو۔ عوام کی زبان۔

ہاڑ ۳:۔ راجپوتوں کی ایک قوم کا نام۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاڑنا ۱:۔ ایک بانٹ سے دوسرا بانٹ تول کرنا۔ ہندو عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاڑنا ۲:۔ وزن سے وزن برابر کرنا۔ وزن کا مقابلہ کرنا۔ اندازہ کرنا۔ امتحان کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاشم :۔ جناب عبد مناف کے بیٹے اور حضرت رسولخدا صلعم کے پردادا۔ آپ کا اصلی نام عمرو اور کنیت ابو نضلہ تھی۔ آپ کی والدہ گرامی کا نام عاتکہ بنت مرۃ السلمیہ تھا۔ مولوی نذیر احمد صاحب لکھتے ہیں "عبد مناف کے کئی فرزند تھے مگر سب میں زیادہ سیر چشم اور فیاض ہاشم تھے ان کا اصلی نام تو عمرو تھا مگر علوئے شان کی وجہ سے لوگ عمر العلا کہتے تھے۔ یہ اور عبد الشمس دونوں حقیقی بھائی تھے اور اتفاق سے دونوں جڑواں پیدا ہوئے تھے اور اس طرح پیدا ہوئے تھے کہ ہاشم کے پاؤں کا پنجہ عبد الشمس کی پیشانی پر چپکا ہوا تھا اور اس مضبوطی کے ساتھ چپکا ہوا تھا کہ بجز بسیلان دم الگ ہونا ممکن نہ تھا چنانچہ ہاشم کا پنجہ عبد شمس کی پیشانی سے چھڑایا گیا تو اتنا خون بہا کہ عبد شمس سر سے پاؤں تک نہا گیا اس پر اس زمانے کے کاہنوں اور نجومیوں نے ان دونوں کے متعلق یہ پیشین گوئی کی کہ عنقریب ان دونوں کی اولاد میں ایسی سخت اور عام خوں ریزی ہوگی جو تاریخ کے صفحوں سے کبھی نہ مٹ سکے گی۔

ہاشم نے جو فطرۃً فیاض اور سیر چشم تھے اہل مکہ کی نگرانی کی خدمت شاہانہ عظمت کے ساتھ ادا کی۔ وہ خود بڑے دولت مند تھے اور قبائل قریش کے بہت سے عمائد اور رؤسا نے ان کے پاس ایک معقول چندے کی رقم جمع کر دی تھی کہ حاجیوں کی تواضع اور مدارات میں حسب موقع اپنے ہاتھ سے خرچ کریں۔ جس رات ذی الحجہ کا چاند دکھائی دیتا تھا ہاشم اس کی صبح کو تمام قبائل قریش کو جمع کرتے اور خود کعبہ کی دیوار سے پیٹھ لگا کر دروازے کے سامنے منہ کر کے کھڑے ہوتے اور ایک نہایت مؤثر اور دلکش لہجے میں خطبہ پڑھتے۔

ہاشم نے بڑی دریا دلی اور فیاضی کے ساتھ حجاج کی خدمت کر کے اور اپنا ذاتی بہت سا مال خرچ کر کے مکہ میں ایک عمدہ نظیر قائم کی۔ اس طرح مکہ کی ناموری ہاشم کی وجہ سے بخوبی قائم رہی۔ مگر جس وجہ سے ہاشم کا نام بہت زیادہ مشہور ہوا وہ ان کی اعلیٰ درجہ کی خیرات ہے اور جس کی اہل مکہ کو ہمیشہ سخت ضرورت رہتی تھی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ عرب میں قحط پڑا اور قریش بھوکوں مرنے لگے۔ ہاشم سے ان کی تکلیف دیکھی نہ گئی۔ اپنی ذاتی بہت سی دولت خرچ کر کے ملک شام گئے اور وہاں سے آٹے اور روٹیوں کا بڑا ذخیرہ خرید کر اونٹوں پر لاد لائے۔ پھر بہت سے اونٹ ذبح کیے گئے اور کعک (بسکٹ) اور روٹیوں کو توڑ کر سالن میں بھگو کے ثرید بنایا اور لوگوں کو یہاں تک کھلایا کہ وہ خوب سیر ہو گئے اس وقت سے لوگ ان کو ہاشم کہنے لگے کیونکہ ہشم کے لغوی معنی توڑنے کے ہیں۔ ہاشم نے سالن میں روٹی بھگوئی اور اسے ثرید بنایا اس سبب سے ہاشم کے نام سے مشہور ہوئے۔

ہاشم کو فیاضی اور سیر چشمی کے علاوہ ذاتی وجاہت اور تمکنت و وقار بہت کچھ حاصل تھا اور قدرت نے ان کی جسمانی ساخت میں بھی ایک خاص قسم کا اعتدال ودیعت کر رکھا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ قبائل عرب کے عمائد اپنی لڑکیاں ان کے نکاح میں دینے کی غرض سے پیش کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بادشاہ روم نے ایک مرتبہ ہاشم کے پاس بایں مضمون پیغام بھیجا کہ میری ایک لڑکی ہے نہایت حسین۔ اگر تم یہاں آجاؤ تو میں تمہارے ساتھ اس کی شادی کروں کیونکہ میں نے تمہارے مکارم اخلاق اور جود و سخا کا شہرہ سنا ہے۔ ہاشم نے صاف لفظوں میں انکار کر دیا اور قبیلہ بنی عدی بن النجار (شہر مدینہ) کی ایک شریف اور نجیب الطرفین خاتون سلمیٰ سے عقد کیا۔ انھیں سلمیٰ کے بطن سے جناب عبد المطلب پیدا ہوئے۔ ابھی جناب عبد المطلب عالم خوردگی ہی میں تھے کہ ہاشم نے سفر آخرت اختیار کیا۔ (امہات الامۃ)

مولوی شبلی صاحب لکھتے ہیں کہ "ہاشم نے اپنے فرض کو نہایت خوبی سے انجام دیا۔ حجاج کو نہایت سیر چشمی سے کھانا کھلاتے تھے حرم میں حوضوں میں پانی بھروا کے زمزم اور منا کے پاس سبیل رکھتے تھے۔ تجارت کو نہایت ترقی دی۔ قیصر روم سے خط و کتابت

کی اور اس سے فرمان نکلوایا کہ قریش جب اس ملک
میں سامان تجارت لے کے جائیں تو ان سے کوئی ٹیکس
نہ لیا جائے۔ حبش کے بادشاہ سے بھی اسی قسم کا فرمان
حاصل کیا۔

عرب میں راستے محفوظ نہ تھے۔ ہاشم نے مختلف
قبائل میں دورہ کرکے قبائل سے یہ معاہدہ کیا کہ
قریش کے کاروان تجارت کو ضرر نہ پہونچائیں جس کے
صلے میں کاروان قریش ان قبائل میں انکی ضرورت
کی چیزیں خود لے کر جائے گا اور ان سے خرید و فروخت
کرے گا۔ یہی سبب تھا کہ عرب میں باوجود عام
لوٹ مار کے قریش کا قافلۂ تجارت ہمیشہ محفوظ رہتا
تھا۔ (سیرت النبی جلد اوّل)

لوگوں کا بیان ہے کہ جناب ہاشم ہی وہ بزرگ
ہیں جنھوں نے سب سے پہلے قریش میں تجارتی
قافلوں کی ایجاد کی۔ ایک قافلہ جاڑے میں روانہ
کرتے اور ایک گرمی میں اور یہی وہ بزرگ ہیں جنہوں
نے سب سے پہلے حاجیوں کو ثرید کھلائی۔
(شرح سیرۃ ہشام)

غالباً آپ کے انھیں مکارم و مفاخر کی وجہ سے
لوگوں نے آپ کا لقب ابو البطحا (مکہ کا باپ) و سید البطحا
(مکہ کے سردار) رکھ دیا تھا۔ شعرا آپ کی شان میں
اشعار بھی کہتے تھے۔

ہاشم :۔ (بکسر سوم) آنحضرت کے پردادا کا نام۔
جو کمال خوش خلق تھے۔ عربی مذکر۔ رائج۔

ہاشمی :۔ ہاشم کی طرف نسبت رکھنے والا۔ عربی۔
صفت۔ فصیح، رائج۔

میری زباں کہاں کہ ہو وصف دوازدہ امام
آل نبیؐ و ہاشمی، ہیں وہ آئمہ انام (انشا)

ہاضم :۔ (بکسر سوم) ہضم کرنے والا۔ ہضم ہونے
والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ڈاکٹر کی صلاح سے چھ مہینے نینی تال
میں رہے۔ برسوں کا عارضہ اس قیام نے کھو دیا۔
وہاں کی آب و ہوا دور دور مشہور ہے۔ ایسا سرد اور
خنک اور ہاضم اور سبک پانی ہے کہ کیا عرض کروں۔
(سیر کہسار)

ہاضمہ :۔ ہضم کرنے کی قوت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ خدا کا شکر ہے کہ ان کا سن تو کافی
آگیا ہے مگر ان کا ہاضمہ صحیح ہے۔

قول فیصل :۔ ہاضمہ خراب ہونا، ہاضمہ صحیح ہونا وغیرہ
بولتے ہیں تعلیم یافتہ طبقہ اس محل پر قوت ہاضمہ
بولتا ہے۔

ہاف :۔ آدھا۔ نصف۔ انگریزی، مذکر۔ رائج۔

قول فیصل :۔ آدھا آدھا، نصف نصف کے معنوں
میں بہ تکرار ہاف ہاف بھی مستعمل ہے۔

ہاف بوائلڈ :۔ نصف اُبلا ہوا انڈا۔ آدھا کچّا
آدھا پکّا انڈا۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل :۔ عوام اور عورتوں کی زبان پر ہاف
بوائل ہے۔ اور ایک رُخ سے تلے ہوئے انڈے کو
ہاف فرائی کہتے ہیں۔

ہاکر :۔ اخبار فروش۔ اخبار بیچنے والا۔ انگریزی،
مذکر۔ رائج۔

محل صرف :۔ جو تمہارے یہاں ہاکر اخبار لاتا ہے اسی
کو ہمارے یہاں بھی لگا دو کہ اخبار دے دیا کرے۔

ہاکی :۔ وہ موٹی دو ڈھائی ہاتھ کی لکڑی جس کا
آگے کا حصّہ بڑھا ہوا اور گھوما ہوا ہوتا ہے جس سے
گیند کھیلتے ہیں۔ انگریزی۔ مؤنث، رائج۔

قول فیصل :۔ زیادہ تر یہ کھیل دو ٹیموں کے درمیان
ہوتا ہے اور ایک ٹیم چاہتی ہے کہ مخالف ٹیم کی طرف
ہاکی کے ذریعے گیند کو لے جا کر گول کر دیں۔
عام طور سے ہاکی کا اوپر کا حصّہ جو ہاتھ میں رہتا
ہے وہ گول ہوتا ہے اور وہ حصّہ جو نیچے کی طرف مُڑا
آگے کو بڑھا ہوتا ہے۔ وہ کسی قدر چوڑا ہوتا ہے۔ ہاکی
کا باقاعدہ میچ ہوتا ہے اور اسے بڑی حد تک
مقبولیت حاصل ہے۔

ہال [1] :۔ حرکت۔ جنبش۔ جھٹکا۔ گردش۔ چال جیسے
ریل میں ہال نہیں لگتی۔ ہندی۔ مؤنث۔ عورتوں کی
زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ہال [2] :۔ لوہے کا وہ چکر جو پہیے کے اِرد گرد چڑھایا
جاتا ہے۔ اُردو، مذکر، رائج۔

ہال [3] :۔ ابھی۔ فوراً۔ عورتوں کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ہال [4] :۔ ہل، قلبہ۔ ۲۔ سکّانِ کشتی۔ پتوار۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس محل پر ہل ہی بولتے ہیں۔

ہال [5] :۔ گول کمرہ۔ بڑا کمرہ جس کے اِرد گرد چھوٹے
بڑے کمرے ہوتے ہیں۔ انگریزی۔ مذکر۔ رائج۔

محل صرف :۔ شیعہ کالج کے اراکین نے بڑے خلوص
کے ساتھ وکٹوریہ اسٹریٹ پر سعید الملّت ہال بنوایا۔
اور اُس میں سعید الملّت کا بڑا قلمی فوٹو لگایا ہے جو مرحوم
کی یادگار ہے۔

ہالا :۔ شراب، انگوری شراب۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہالا ڈولا، ہالن ڈولن :۔ بھونچال، زلزلہ، لرزہ،
جنبش۔ گنواروں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کے عوام اور دیہاتی ہالا ڈولا
بولتے ہیں۔

بالوں کا تعزیہ :- جو کا تعزیہ بناتے ہیں جو جنبش کرتا رہتا ہے۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

ہوا ہوں کشتۂ خط سبز جو فروشوں کا
مرا جنازہ نہیں تعزیہ ہے بالوں کا — شاد

قول فیصل :- اب جو کا تعزیہ بولتے ہیں جو اہلِ سنت بناکے رکھتے ہیں۔

ہالہ :- ۱ وہ دائرہ جو بخاراتِ ارضی سے چاند کے گرد ظاہر ہوتا ہے اور جس کو بارش ہونے کی علامت سمجھتے ہیں۔ عربی، مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

ہے بہار اک یہ بھی گر ہو خط سبز اُس کا سفید
خوشنما ہوتا ہے کیا گردِ قمر ہالہ سفید — وزیر

ہالہ :- ۲ مطلق گروہ، حلقہ، کُنڈل، دائرہ۔ اُردو۔ قلیل الاستعمال۔

ہر سمت عجیب نور عیاں ہے قمر آسا
خلخال تری بن گئی ہالہ کفِ پا کا — ذکی

ہالہ :- ۳ (کنایۃً) عاشق۔ اُردو، متروک۔

سجدہ کرتے تھے نہ انجم ترے دامن پہ کبھی
ہالہ مہتاب نہ تھا چہرۂ روشن پہ کبھی — امیر

ہالہ کرنا :- (کنایۃً) گھیرنا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

ہاتھوں پہ بہرِ نذر سر اپنا لئے ہوئے
سب فاطمہؑ کے چاند پہ ہالہ کئے ہوئے — اوج

قول فیصل :- اب اس محل پر حلقہ کرنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

ہالی موالی :- لواحقین۔ دوست احباب، اُردو، مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

سب ہالی موالی ہو گئے جمع
پروانے بھی جل رہے ہیں بے شمع — لا اعلم

ہامان :- فرعون کے وزیر کا نام۔ عربی، مذکر۔ رائج۔

قول فیصل :- فرعون کے وزیر کا نام جو بڑا ہی حیلہ بُو مکار اور متفنی تھا۔ یہ فرعون کو بہکایا کرتا تھا۔ جب بحکم خدا جناب موسیٰؑ فرعون کے دربار میں پہلی بار گئے ہیں اور اسے راہ راست پر آنے کی دعوت دی ہے اور فرمایا ہے میں پروردگار عالم کا رسول ہوں۔ اس نے مجھ کو تیرے پاس بھیجا ہے۔ فرعون نے کہا اگر تم سچ کہتے ہو تو کوئی معجزہ و علامت ظاہر کرو۔ موسیٰؑ نے اپنا عصا ہاتھ سے گرا دیا وہ ایک اژدہائے عظیم ہو گیا اُو اپنا منہ کھول کر ایک شعبہ بالائے قصر فرعون رکھا اُو دوسرا شعبہ زیر قصر فرعون رکھا۔ فرعون نے دیکھا کہ اس کے شکم سے شعلے نکل رہے ہیں جب اس نے فرعون کو نگلنے کا قصد کیا ہیبت و دہشت کے سبب فرعون کا زیر جامہ نجاست سے بھر گیا۔ وہ فریاد و استغاثہ کرنے لگا کہ اے موسیٰؑ! اس اژدہے کو اٹھا لو۔ فرعون کے سب درباری وہاں سے نکل بھاگے۔ موسیٰؑ نے اپنا عصا اُٹھا لیا۔ جب فرعون ہوش میں آیا تو اس نے حضرت موسیٰؑ کی تصدیق اور ان پر ایمان لانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اس وقت اسی ہامان نے اُٹھ کر کہا اے فرعون ایسی حالت میں خلائق تجھی کو اپنا خدا جانتی ہے اور تیری پرستش کرتی ہے کیا تو چاہتا ہے کہ ایک بندے کا تابع ہو؟ قوم فرعون کے اشراف بھی اس کے پاس جمع ہوئے اور کہا یہ شخص ساحر ہے اس کے بعد ساحروں اور جناب موسیٰؑ کا مقابلہ ہوا جس کا پورا حال حیات القلوب وغیرہ میں بالتفصیل درج ہے۔

قطب راوندی کی روایت کے مطابق جب فرعون اور اس کی قوم نے ارادہ کیا کہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ مکر و حیلہ کریں اور ان کو ضرر پہونچائیں۔ فرعون نے پہلے جو مکر و حیلہ کیا وہ یہ تھا کہ ہامان کو حکم دیا کہ ایک قصر بلند تیار کرے۔ اس سے اس کی غرض یہ تھی کہ میں بالائے آسمان جاکر موسیٰؑ کے خدا سے جنگ کرنا چاہتا ہوں۔ ہامان نے اینٹیں بنانے، چوب تراشنے، دروازے تیار کرنے اور آہنی میخیں تیار کرنے والوں کے علاوہ پچاس ہزار معمار جمع کئے۔ وہ قصر اس قدر بلند بنایا گیا کہ ابتدائے دُنیا سے اس وقت تک کوئی عمارت اتنی بلند نہیں بنی تھی مضبوطی کے لئے اس قصر کی بنیاد ایک پہاڑ پر قائم کی گئی تھی۔ پس بحکم خدا اس کوہ کو زلزلہ آیا اور وہ عمارت تمام معماروں، کاریگروں، اور ان لوگوں پر جو اس وقت وہاں موجود تھے گر پڑی اور وہ سب ہلاک ہو گئے۔

پھر فرعون نے ایک صندوق بنوایا اور کرگس (گدھ) کے چار بچوں کو لے کر ان کو پالا جب وہ بڑے ہوئے تو فرعون نے اس صندوق کے چاروں طرف ایک ایک لکڑی نصب کروائی اور ان لکڑیوں پر گوشت لٹکوا دیا پھر ان کرگسوں کو بھوکا رکھ کر ہر ایک کرگس کو ایک چوب سے باندھ دیا۔ پھر فرعون و ہامان اس صندوق میں جا بیٹھے۔ وہ چاروں گدھ گوشت کی خواہش میں اُڑے اور آسمان کی طرف بلند ہوئے اور تمام دن اڑتے رہے۔ فرعون نے ہامان سے کہا آسمان کی طرف نظر کر اور دیکھ کہ ہم آسمان کے قریب پہونچے یا نہیں ہامان نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا میں آسمان کو اتنا ہی بلند دیکھتا ہوں جتنا زمین سے دیکھتا تھا۔ فرعون نے کہا زمین کی طرف دیکھ ہامان نے کہا اب زمین نظر نہیں آتی مگر دریا اور پانی دیکھ رہا ہوں۔ وہ چاروں کرگس غروب آفتاب تک پرواز کرتے رہے جب آفتاب غروب ہوا دریا بھی ان کو نظر نہ آئے اور آسمان کو اسی طرح بلند پایا۔ جب رات ہوئی ہامان نے آسمان کی طرف دیکھا۔ فرعون نے پوچھا کیا ہم آسمان تک پہونچے۔ کہا ستاروں کو اسی طرح دیکھتا ہوں

جیسا کہ زمین سے دیکھتا تھا اور زمین کی جانب تاریکی کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔ ناگاہ صندوق کے پایوں کو ہوا نے جنبش دی اور وہ صندوق سرنگوں ہو کر نیچے اُترنا شروع ہوا یہاں تک کہ زمین پر پہونچا مگر فرعون کی گمراہی و سرکشی پہلے سے بھی زیادہ ہوگئی۔

ہامان فرعون ہی کے ساتھ دریائے نیل میں غرق ہوگیا تھا۔ (از حیات القلوب)

ہاموں :- میدان۔ بیابان۔ جنگل۔ صحرا۔ فارسی۔ مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

خوب روئے رات ہم سنسان ہاموں دیکھ کر
یاد آیا ہم کو مجنوں۔ بید مجنوں دیکھ کر — ذوق

گئے جو ہم سوئے دشت وہاموں کھلا یہ ہم پر جنوں میں مضموں
نہیں بگولے یہ خاکِ مجنوں تلاشِ محمل سوار میں ہے — امیر مینائی

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے بادیہ پیما کے معنوں میں ہاموں نورد لکھا ہے۔

ہامی :- ہاں۔ اقرار۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :- صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ اصل میں ہانجی تھا۔

ہامی بھرنا :- ہاں کرنا۔ قبول کرنا۔ اقرار کرنا۔ آمادہ ہونا کسی کام کا جو کسی قدر دشوار ہو۔ وعدہ کرنا۔ زبان دینا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

کیوں مرے قتل پہ ہامی کوئی جلاد بھرے
آہ جب دیکھ کے تجھ سا ستم ایجاد بھرے — مومن

بھرے گا بارِ محبت کی کیا فلک ہامی
یہ حوصلہ کوئی رکھے بجز بشر تو کہے — ذوق

ہامے کاری بھرنا :- ہاں کرنا۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- تم اسی وجہ سے تو بدنام ہو جب تم نے بڑی خالہ سے ہامے کاری بھر لی تھی کہ میں جہیز بٹیا کا ضرور خرید دوں گا تم غائب ہوگئے اور کام کو انجام نہیں دیا۔

ہان :- ۱ (با علان نون) نقصان۔ خسارہ۔ ضرر۔ زیاں۔ گزند۔ سنسکرت، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اُردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

ہان :- ۲ مصیبت۔ بپتا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اُردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

ہان :- ۳ کشت و خون۔ خونریزی۔ مقاتلہ، جدال و قتال۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاں :- ۱ کسی امر کا بعجلت حکم دینے کے لئے جواب کا کلمہ۔ اردو۔ فصیح، رائج۔

میں ہوں مخمور مجھے تاب کہاں ہاں ساقی
صاف ہو، درد ہو جلدی سے جو مل جائے تو لا — مجروح

ہاں :- ۲ اصرار اور ضد کے موقع پر۔ اردو، فصیح رائج۔

تم لتنے ہو کہ دوگے ہم کو تعزیر
نہیں کی تو بھی ہاں ہم نے خطا کی — داغ

ہاں :- ۳ ضرور، ٹھیک۔ اُردو، فصیح، رائج۔

جفا کشی کا مزہ مجھ کو ہاں اب آئے گا
کہ آسمان کو اپنا شریک تو نے کیا — داغ

ہاں :- ۴ اقرار۔ ایک کلمہ ہے کسی امر کے اقرار اور اقبال کا۔ نہیں کا نقیض۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

وعدۂ وصل سے انکار کرے ہے وہ ظفر
منہ سے اس بت کے خدا جانے کہ کب ہاں ہوگی — ظفر

مزہ آتا ہے جب عاشق رہے ارماں ہی ارماں میں
نہیں میں جو مزہ ہے وہ نہیں ظالم تری ہاں میں — نامی

ہاں :- ۵ چشم نمائی اور کسی کام سے باز رکھنے کے واسطے جیسے : ہاں یہ کام مت کرنا صرف ہاں بھی کہہ دیتے ہیں۔ مثلاً کوئی بچہ کوئی چیز لیتا ہو تو اس کی طرف دیکھ کے کہیں گے کہ ہاں یعنی اچھا سمجھیں گے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- زیادہ تر اس محل پر "ہا" بولتے ہیں۔

ہاں :- ۶ یہاں کی جگہ۔ اردو۔ متروک۔

رواج پائے نہ پائے کچھ اسکی بحث نہیں
وفا کی رسم نئی انکے ہاں نکلتی ہے — داغ

اس کے ہاں آفتاب عارض ہے
دن ہی آٹھوں پہر ہے رات نہیں — ناسخ

ہاں :- ۷ حکم کا اشارہ۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

ہے حکم رعد و برق کے توپوں کا کیا توی
چلتی ہے لاکھ لاکھ جگہ ایک ہاں سے تو — رشک

ہاں :- ۸ کلمۂ استفہام۔ ایک بے پروائی اور عدم توجہی کا کلمہ۔ کلمۂ طنز۔ اردو، عوام کی زبان۔

کہتے ہو اتحاد ہے ہم کو
ہاں کہو اعتماد ہے ہم کو — میر

ہاں :- ۹ بیشک کی جگہ۔ بلاشبہ۔ اردو، فصیح، رائج۔

مگر زبان میں اپنی کہاں یہ طاقت ہے
زبان خامۂ قدرت میں ہاں یہ طاقت ہے — اوج

ہاں :- ۱۰ البتہ کی جگہ۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔

کہتا ہے کون آہ میں اپنی اثر نہیں
ہاں دل دکھے کسی کا یہ مد نظر نہیں — امیر

بے گلعذار جا کے گلستاں میں کیا کیا
ہاں یہ کیا کہ داغ کہن کو نیا کیا — (فسانۂ آزاد)

ہاں :- ۱۱ آگاہ کرنے کے لئے۔ اُردو، قلیل الاستعمال۔

ہچکیاں زخموں کی دیتی ہیں یہ آواز کہ ہاں
ہم ہیں بانگِ جرسِ قافلۂ عمر رواں — ناظم

ہاں :۱ تنبیہ کے لئے ۔ اُردو ، قریب بہ متروک ۔

حاجت نہیں ہے چابک و مہمیز کی کبھی
گھوڑ دوڑ میں سوار کی کافی ہو ایک ہاں سحر

ہاں :۲ واقعی کی جگہ ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

یہ چھیڑ ہے کیا ضبط فغاں ہو نہیں سکتا
ہاں کہہ تو دیا آپ سے ہاں ہو نہیں سکتا داغ

ہاں :۳ کیوں کی جگہ ۔ اردو ۔ قلیل الاستعمال ۔

کہا کہ وصل میں آنکھوں سے جب لڑیں آنکھیں
تو بولے ہاں ابھی ارمان ہے لڑائی کا امیر

ہاں :۴ خبردار ہوشیار کی جگہ ۔ اُردو ، فصیح ، رائج ۔

ہاں کھائیو مت فریب ہستی
ہر چند کہیں کہ ہے نہیں ہے غالب

ہاں :۵ صرف کی جگہ ۔ اردو ۔ فصیح ، رائج ۔

جاتے ہو خدا حافظ ہاں اتنی گزارش ہے
جب یاد ہم آجائیں ملنے کی دعا کرنا جلیل

ہاں :۶ تاکید کے لئے ۔ اردو ۔ قریب بہ متروک ۔

لگا جو لگانا ہے تجھے جامہ دری کا
ہاں دستِ جنوں دامنِ کہسار ہے پہلے عاشق

ہاں :۷ عجز و انکسار کے موقع پر ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

سخت بے مہر ہے دغا ہے زکی
ہاں ذرا پھر اسی ادا سے کہو زکی

ہاں :۸ کلمۂ ندا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

کاندھے پہ سپر بر میں زرہ ہاتھ میں تلوار
فرماتے تھے ہاں غازیو ہر سمت سے ہشیار انیس

ہاں :۹ بہ مجبوری اقرار کرنے کا کلمہ ۔ مجبوراً بات ماننے کا کلمہ ۔ اُردو ، قلیل الاستعمال ۔

ہاں اے سر شوریدہ ہی ٹکرائیے
دل ہے گھبراتا در و دیوار سے مجروح

ہاں :۱۰ کلمۂ شرط ۔ گو ۔ اگرچہ ، ہر چند ۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ اس کام میں کوتاہی نہ کرو بس کر ہی ڈالو ۔ اردو ، قلیل الاستعمال ۔

اے دستِ جنوں ہجر کی شب میں نہیں تھمتا میر مہدی
ہاں دھجیاں اُڑ جائیں گریبانِ سحر کی مجروح

ہاں :۱۱ ہاں سوال کے جواب میں بھی آتا ہے ۔ مقامِ ادب میں ہاں کے پہلے جی اضافہ کرکے جی ہاں کہتے ہیں ۔ اردو ، رائج ۔

ہاں اور :- ابھی زیادہ ہونا چاہیے کی جگہ ۔ کمی نہ ہونے پائے ۔ اُردو صرف ۔ فصیح ، رائج ۔

مرتا ہوں اس آواز پہ ہر چند سر اُڑ جائے
جلاد کو لیکن وہ کہیں جائیں کہ ہاں اور غالب

ہاں بھائی :- ہاں کی جگہ ۔ اردو ، رائج ۔

محل صرف :- ہاں بھائی جو کچھ تمہارے دل میں ہو صاف صاف کہہ ڈالو ۔ (مراۃ العروس)

ہانپ جانا :- سانس چڑھ جانا ، تھک جانا ۔ سانس پھول جانا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :- ہم ایسے ناواقف آدمی تو ہانپ ہی جائیں ۔ (سیرِ کہسار)

ہانپنا :۱ (نون اول غنہ) جلدی جلدی سانس لینا ۔ نفس کا تنگی کرنا ۔ دم ٹوٹنا ۔ ضعف و ناطاقتی یا گرانی بار اور مشقت کے سبب بار بار سانس لینا ۔ سانس پیٹ میں نہ سمانا ۔ اردو صرف ۔ فصیح ، رائج ۔

محل صرف :- سو برس کا سن لٹھیا ٹیک کر دس قدم چلتی ہیں تو گھنٹوں ہانپا کرتی ہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

ہانپنا :۲ دوڑنے یا جلد چلنے یا بوجھ اٹھانے سے دم کا ٹوٹ جانا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

وہ نزاکت سے کانپتے جانا
خوف کے مارے ہانپتے جانا تعلق

ہانپتے کانپتے ، تھکے ماندے ، ایسی تھکن کی حالت جس میں سانس چڑھ رہی ہو ، اُردو ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف :- اتنی دھوپ میں اس وقت کہاں سے ہانپتے کانپتے چلے آرہے ہو ۔

قول فیصل :- تانیث کے لئے ہانپتی کانپتی بولتے ہیں جیسے آگے بڑھا تو کیا دیکھا کہ ایک بڑھیا غریب ہانپتی کانپتی چلی آرہی ہے ۔

ہاں جی :- تعظیم کے لئے ہاں کی جگہ ۔ جی ہاں بیشک بجا کہتے ہو ۔ بالکل ۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں ظرافتاً اقرار نیز تردید کے موقع پر بولتے ہیں ۔

ہر گھڑی وعدہ کرکے پھسلانا
ہاں جی ایسا بھی میں گنوار نہیں میر سوز

دہلی اور پنجاب وغیرہ میں ہاں جی عام طور سے زبانوں پر ہے اہل لکھنؤ اس محل پر جی ہاں بولتے ہیں ۔

ہاں جی کا نوکر ہونا :- ہر حال میں افسر کی مرضی کا تابع ہونا ۔ ہاں میں ہاں ملانے سے غرض رکھنا ۔ اُردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

قول فیصل :- صاحبِ فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس کی نسبت ایک لطیفہ مشہور ہے کہ کسی شخص کے آقا نے اپنے نوکر سے پوچھا کہ بینگن تو بڑے عمدہ کہتے ہیں اس نے کہا کہ حضور اس سے بہتر تو کوئی سلونی اور مزیدار ترکاری ہی نہیں یہ وہ ترکاری ہے جو غریبوں اور امیروں کا یکساں ساتھ دیتی ہے صورت جیسی کنہیا کی مورت ، اُودی اُودی رنگت ، سبز سبز ڈنڈیاں ، زمردی آویزوں کی بہار دیتی ہیں جب اتفاق اسی روز بینگنوں سے تکلیف ہوئی تو آقا نے کہا اس سے بدتر کوئی ترکاری نہیں نوکر نے جھٹ عرض کیا کہ حضور انہیں کھاتا ہی کون ہے ۔ چوہوں کی سی تو

ان کی صورت ہے، املتاس کی پھلی سا قد، خاصے کالے کلوٹے حبشی معلوم ہوتے ہیں۔ آقا نے کہا اس وقت تو تو نے ان کی بڑی تعریف کی تھی۔ نوکر نے جواب دیا کہ حضور بندہ تو ہاں جی کا نوکر ہے کچھ بینگنوں کا نوکر نہیں ہے۔"

ہاں جی ہاں جی کرنا :۔ ہاں میں ہاں ملانا۔ ہاں ہاں کرنا، ہاں ہاں کہنا۔ جیسے اونٹ بلبلائے گئی تو ہاں جی ہاں جی کہیے۔ (مثل) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ہاں میں ہاں ملانا، ہاں ہاں کرنا کے معنی میں جی ہاں جی ہاں کہتے ہیں۔

جیسے "کچھ تمہاری سمجھ میں بھی آرہا ہے کہ جی ہاں جی ہاں کئے جا رہے ہو۔"

ہانڈنا :۔ گنوار۔ آوارہ پھرنا۔ بیکار پھرنا۔ آوارہ گرد ہونا۔ سرگرداں پھرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں یہ مفہوم "ہنڈ ہنڈو کرنا" سے ادا کرتی ہیں۔

ہانڈی :۔ (گنوار) آوارہ پھرنا، سرگرداں پھرنا۔ بیکار پھرنا، آوارہ گرد ہونا۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں صرف اس طرح بولتی ہیں۔

جیسے مُردی صبح سے نکلتی ہے شہر بھر میں ہنڈاتی پھرتی ہے۔ شام کو گھر واپس آجاتی ہے۔

ہانڈی :۲۔ (نون غنہ) پکانے کا مٹی کا برتن۔ اُردو، مؤنث، رائج۔

دیگ اور ہانڈی چمچہ اور کفگیر
یخنی و شوربا و نان و پنیر (ہشت گلزار)

قول فیصل :۔ پکانے کے علاوہ بھی ہانڈی ہوتی ہے جس میں کھیر اور کھچڑا وغیرہ دکھتے ہیں۔

جیسے "ایک ہانڈی مٹھائی کی اور ایک انگوٹھی مقطعات کی اور دو جوڑی جوشن صاحبزادیوں کو دیئے۔ (موتیوں کا ہار)

۲۔ خانصاحب نے دیکھا کہ لونڈیوں نے ہانڈیوں میں پنڈول مٹی بھگوئی چیتھڑے لاکر جمع کیے۔

(موتیوں کا ہار)

ہانڈیاں کھیر کی بہت تحفہ
کوئی شیریں دہن خریدے گا لا اعلم

ہانڈی :۔ سامانِ آرائش میں شیشے کی وہ گول ہانڈی جس میں اوپر ڈھکنا بھی ہوتا ہے اس میں شمع لگا کے روشنی کرتے ہیں اور اس کو لوہے کی سریا کے ذریعے چھت میں لٹکاتے ہیں۔ اردو، مؤنث، رائج۔

قول فیصل :۔ اس کا استعمال زیادہ تر امامباڑوں میں اور ان مقامات پر جہاں عزاداری ہوتی ہو ہوتا ہے۔ اور ہانڈی سے جو بڑا ہوتا ہے اس کو جھابا کہتے ہیں۔

ہانڈی اُبلنا :۱۔ ہانڈی کا جوش کھا کر پانی باہر نکلنا۔ ہانڈی میں جو کچھ پک رہا ہو اس کا اُبال آنے کے سبب باہر نکلنے لگنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ کوئی خاص محاورہ نہیں ہے۔

ہانڈی اُبلنا :۲۔ (کنایتہً) بساط سے بڑھ کر کام ہونا۔ غرور گھمنڈ کے واسطے مستعمل ہے۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہانڈی پکنا :۱۔ دال یا سالن پکنا۔ کھانا پکنا۔ ترکاری پکنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ عوام کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

ہانڈی پکنا :۲۔ چپکے چپکے صلاح و مشورہ ہونا۔ کھچڑی پکنا۔ چرچا ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ مؤلف نور اللغات نے اس کا محل صرف یوں لکھا ہے:

(فقرہ) "مدت سے ہانڈی پکتی تھی کہ یہ مقدمہ چلایا جائے"۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہانڈی پکنا :۳۔ گپ شپ اُڑنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہانڈی پھوڑنا :۔ بھانڈا پھوڑنا۔ افشائے راز کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ہانڈی چڑھانا :۱۔ پکانے کے واسطے ہانڈی کا چولھے پر رکھنا، دال یا سالن پکانے کو چولھے پر چڑھانا۔ جیسے تم ہانڈی چڑھاؤ میں آٹا گوندھتی ہوں۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ عوام کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔ ورنہ عام طور سے پتیلی چڑھانا بولتے ہیں۔

ہانڈی چڑھانا :۲۔ (کنایتہً) ابتدا کرنا۔

(فقرہ) ساری بلا انسپکٹر کے سر آئی اسی پر جرم قائم رہا۔ کہ اصل میں گھوس کی ہانڈی اسی نے چڑھائی تھی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے نہیں لکھا۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہانڈی چڑھنا :۱۔ دال یا سالن پکنا۔ جیسے آج کئی روز سے ہانڈی نہیں چڑھی (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عوام کبھی کبھی بولتے ہیں ورنہ عام طور سے زبانوں پر پتیلی چڑھنا بولتے ہیں۔

ہانڈی چڑھنا :۲۔ (کنایتہً) مفت کا مال مل جانا۔ رشوت ملنا۔ اُردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

پھونکی جو کوتوال نے بھٹی شراب کی
ہانڈی چڑھے گی زاہد خانہ خراب کی اسیر

ہانڈی ساجھا کرنا :۔ پکی پکائی ہانڈی بٹوانا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ باورچی نے بھی اپنے اڑھائی چاول الگ گلائے کہ میاں تم بھی صاحب قسمت ہو۔ وہاں اپنا ہانڈی ساجھا کیا ہے کہ جہاں فرشتے کی بھی دال نہ گلتی تھی۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل :۔ اب یہ مفہوم "پکی پکائی ہانڈی بٹوانا" ادا کرتے ہیں۔

ہانڈی گرم کرنا :۔ کھانے کا مفت میں سامان کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہانڈی گرم کرانا :۔ رشوت دلوانا، فائدہ کرانا، مفت کی رقم دلوانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اب مستعمل نہیں۔

ہانڈی گرم ہونا :۔ مفت کا کھانا پکنا، رشوت ہاتھ لگنا۔ بالائی یافت ہونا، بُر دہا تھ آنا جیسے اور کیا چاہتے ہو تمہاری ہانڈی تو گرم ہو گئی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

ہانڈی میں ہوگا سو ڈوئی میں نکلے گا :۔ جو دل میں ہوتا ہے وہی زبان پر آتا ہے۔ اردو مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عوام اور عورتیں کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

ہانڈی وال :۔ (اسم مذکر) کھانے کا شریک، ساجھی، حصہ دار، جو شخص کھانے میں شریک ہوں وہ ایک دوسرے کے ہانڈی وال کہلاتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہانڈی وال :۔ رقیب، میاں بھائی، ایک عورت کے پاس رہنے والے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

ہانس :۔ سینے سے اوپر اور گردن کے نیچے کی ہڈی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر ہنسلی ہے۔

ہانسی :۔ (دگنوار) ہنسی مذاق (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہانسی :۔ ضلع حصار کے ایک مشہور شہر کا نام جہاں کا عبد الواسع ایک مشہور مصنف ہوا ہے۔

ہاں صاحب :۔ بیشک کی جگہ۔ اردو، قلیل الاستعمال

محل صرف :۔ ہاں صاحب نوبل صاحب کا بھی بڑا زبردست کھونٹا ہے۔ (ابن الوقت)

قول فیصل :۔ اس محل پر ہاں جناب بھی بولتے ہیں۔

ہاں صاحب :۔ ارے صاحب، کیوں نہیں کی جگہ۔ طنز و مزاح کے طور پر۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ مجھے مہری کے ساتھ جانے میں تامل ہوا۔ احباب مجھ سے مذاق کرنے لگے۔ ہاں صاحب کیوں نہیں کبھی کی کوئی صاحب سلامت ہے۔ جب تو اس طرح بلا بھیجا۔ (امراؤ جان ادا)

ہانک :۔ (نون غنہ) آواز۔ پکار۔ اردو، مؤنث۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ میاں آزاد نے جو یہ ہانک سُنی تو بہت ہی خوش ہوئے۔ (فسانۂ آزاد)

ہانک :۔ بلند آواز سے کہنا۔ چلا کے کہنا۔ اردو مؤنث۔ قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ اتنے میں بھٹیاری نے ہانک لگائی کہ پھاٹک بند ہوتا ہے باہر والوں اندر آؤ۔ (فسانۂ آزاد)

ہانک :۔ چلا۔ رواں کر۔ آگے بڑھا۔ اردو۔ عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ ارے او گاڑی والے گاڑی ہانک پیچھے بہت بڑی بارات آرہی ہے۔

قول فیصل :۔ یہ ہانکنا مصدر سے امر کا صیغہ ہے۔

ہانک :۔ دہائی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہانک :۔ چہچہہ، ترنم، زمزمہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہانکا :۔ شکاری جانوروں کے ہانکنے کا فعل۔ ہونا کے ساتھ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں شکاریوں کی زبان پر "ہکوا" ہے۔

ہانکا جانا :۔ بھگایا جانا۔ جانوروں کی طرح بھگایا جانا۔ اس جگہ ہنکایا جانا غیر فصیح ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہانکا ہانک :۔ متواتر ہانکنے یا بھگانے کے لئے مستعمل ہے۔ جیسے ہانکا ہانک لے گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہانک بولنا :۔ نئی نئی آوازیں نکالنا۔ مختلف بولیاں بولنا۔ اردو صرف۔ متروک۔

صندوقچہ ارگن کا ہے یا خانۂ صیاد
ہر مُرغ قفس ہانک نئی بول رہا ہے
قلق

ہانک پکار :۔ آدمیوں کا شور غل۔ لاؤ لاؤ کا غل۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

شام سے صبح تک میں ہو تیار
ہو کسی چیز کی نہ ہانک پکار
قلق

قول فیصل :۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے

شور شغب، غل شور، غل غپاڑہ، غلغلہ، آشوب، دہائی وغیرہ معنی لکھے ہیں اور مثال میں یہ فقرہ لکھا ہے۔ "جیسے ہانک پکار کے واسطے کوئی تو پاس رہے۔" اس مثال میں وہ مفہوم نہیں نکلتا جو موصوف نے باعتبار معنی لکھا ہے۔ یہاں مفہوم ہوگا 'ماحول کو جگائے رکھنے والی باتیں'۔

ہانک پکار کے کہنا: بہ آواز بلند کہنا، علی الاعلان کہنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: ایسی جگہ پر عورتیں ہانکے پکارے بولتی ہیں۔

ہاں کرنا:۱ اقرار کرنا۔ اقبال کرنا۔ منظور کرنا۔ ماننا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

ہاں نہ کی تسکیں نہ کی پروا نہ کی
چال کی غمزے کئے نقرہ کیا — جلیل

قول فیصل: اس کا لازم ہاں کہنا بھی مستعمل ہے۔

ہاں کرنا:۲ لڑکی کا اپنے منہ سے ہاں کہہ کے نکاح قبول کرنا۔ اردو صرف۔ غیر فصیح رائج۔

وقت نکاح سنتے ہیں رنگیں یہ رسم ہے — رنگین
ہوں کیجیے خوشی سے مگر ہاں نہ کیجیے — لکھنوی

قول فیصل: اہل لکھنؤ عام طور سے اس محل پر دلہن کے لیے ہوں بولتے ہیں۔ دلہن بہت مہین آواز سے ہوں کہتی ہے۔

ہانک لگانا: بلند آواز سے کہنا۔ زور سے پکارنا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

محل صرف: بی مہری نے دیکھا کہ سب نے اپنے اپنے حسب حال ہانک لگائی ایک ہی بھسڈی سی رہ گئی۔ (فسانۂ آزاد)

ہانک مارنا: پکارنا۔ آواز دینا۔ چیخ کر پکارنا۔ جیسے ذرا جا کر اسے ہانک مارنا "بھائی کو بھی ہانک مارے"۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہانکنا:۱ (نون اول غنہ) ہنکانا، چلانا۔ رواں کرنا، دوڑانا، تیز رفتار کرنا۔ راندن کا اردو ترجمہ۔ اردو مصدر، رائج۔

محل صرف: کمبخت لکھتا ہے نہ پڑھتا ہے میرے بعد تو اکا ہانکے گا۔ تیرے نصیب میں یہی لکھا ہے۔

قول فیصل: ٹکڑی کے کبوتروں کا چھیپی کے اشارے سے کسی ایک طرف بھیجنے کو بھی ہانکنا کہتے ہیں۔

ہانکنا:۲ تیز رفتار کرنا۔ جانوروں کا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: عام طور سے کبوتروں کی ٹکڑی کے لئے استعمال ہے۔

ہانکنا:۳ زبان سے بے سوچے سمجھے کوئی بات کہنا۔ لن ترانی کرنا۔ دون کی لینا۔ زیٹ زیٹ اڑانا۔ انٹ کی سنٹ اڑانا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

ہانکتا ہے یوں ہی اناپ شناپ
کوئی ناصح کی بات کیا سمجھے — داغ

محل صرف: میں سمجھتا تھا بڈھی اس کی قیمت دونی ہانکے گی مگر نہیں مگر گمان ہی گمان تھا اس نے خلاف جواب دیا۔ (بزم اکبری مصنفہ موہن لال فہیم)

غیظ و غصے میں بے تکے پن سے
آیا جو کچھ کہ منھ میں ہانک گئے (عروج اللغت)

قول فیصل: اسی محل پر عوام اڑانا بھی بولتے ہیں۔

ہانکنا:۴ بڑھا کے قیمت کہنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ہانکنا:۵ دستی پنکھا چلانا۔ مکھیاں دور کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

ہانکنا:۶ زبان سے نکالنا جیسے ڈینگ ہانکنا۔ جھوٹی سچی ہانکنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

ہانکے پکارے: علانیہ۔ سب کے روبرو۔ ڈنکے کی چوٹ پر کھلم کھلا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف: میں نہ ان سے ڈرتی ہوں نہ ان کے خاندان سے میں تو جو بات ہوتی ہے وہ ہانکے پکارے کہتی ہوں چاہے کسی کو بری لگے چاہے اچھی لگے۔

قول فیصل: اسی جگہ "ہانکے پکارے ڈنکے کی چوٹ پر کہنا" بھی بولتی ہیں۔

ہانکیں بولنا: (فعل لازم) بولی بولنا، چہچہانا، زمزمہ پردازی کرنا، ترنم کرنا، خوش الحان جانور کا آواز لگانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ہر آہ بامراد ہے ہر نالہ پر اثر
کیا سچی ہانکیں بول رہا ہے ہزار دل — قدر بلگرامی

ہانگا: (نون غنہ) زور۔ قوت۔ طاقت۔ توانائی، اردو مذکر۔ دہلی کی عورتوں کی زبان۔

محل صرف: مجھ میں وہ ہانگا نہیں رہا۔ یہ تو سارے ہانگے کے کام ہیں۔

ہانگا چھوٹنا: طاقت نہ رہنا۔ جسمانی قوت میں فرق آجانا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہانگی: (نون غنہ) کپڑے کی چھلنی۔ میدہ چھاننے کی باریک چھلنی۔ اردو، مؤنث۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاں مشو نومید چوں واقف نہ ز اسرار غیب
باشد اندر پردہ بازیہائے پنہاں غم مخور

دیکھ ناامید نہ ہو، کیونکہ تو غیب کے رازوں سے

واقف نہیں ہے۔ رنج نہ کر پردے کے اندر کھیل چھپے ہوئے ہیں۔ یعنی کسی ظاہری ناکامی کی وجہ سے مایوس نہ ہونا چاہیے۔ نہ معلوم اس کا نتیجہ کیا نکلے اور پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہو۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہاں میں ہاں ملانا:۔ جی ہاں جی ہاں کرنا۔ دوسرے کی رائے سے پورا اتفاق کرنا۔ ہر بات کی تائید کرنا۔ آمنّا وصدّقنا کہنا۔ ہمزبان ہونا۔ شریک الرائے ہونا۔ کسی بات کو تسلیم کر لینا۔ اردو محاورہ۔ عوام کی زبان۔

میں کہوں ہے شراب توبہ شکن
محتسب تو تو ہاں میں ہاں نہ ملا — سحر

محل صرف:۔ محبّ جو مصاحبوں میں پڑے رہے کا کائیاں تھا۔ اور جس سے پہلے پہل سفر کو ہی میں رخنہ اندازی کی تھی وہ بھی ہاں میں ہاں ملانے لگا۔
(سیر کہسار)

قول فیصل:۔ "ہاں میں ہاں ملا دینا" بھی بولتے تھے جو اب قلیل الاستعمال ہے۔

ہلا دیتے یونہیں کچھ ہاں میں ہاں ہو — میر مہدی
یہاں ہو پر خدا جانے کہاں ہو — مجروح

ہاں نا کا جواب:۔ صاف جواب اقرار یا انکار۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ اصغری نے کہا صاحب جو میرا مطلب رہا جاتا ہے ہاں نا کا جواب مجھ کو دیجئے۔
(مرأۃ العروس)

ہاں نا کرنا:۔ اقرار وانکار کرنا، ہامی بھرنا، جواب دینا، ٹال مٹول کرنا، آرے بلے کرنا، ہچر مچر کرنا، ہچکچانا، دھکڑ پکڑ کرنا، تذبذب کرنا، متذبذب ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاں نہیں:۔ ۱ اقرار، انکار۔ اردو، مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ تم جب سے گم صم کے لڈو کھائے بیٹھے ہو ہاں نہیں کا جواب کچھ نہیں دیتے۔

ہاں نہیں:۔ ۲ (کنایتہً) شک وشبہ۔ اردو۔ قریب بہ متروک۔

وصفِ جاناں میں یک زباں ہے جہاں
ہاں نہیں کا یہاں قیام نہیں — رشک

ہاں نہیں کرنا:۔ ایک ہی بات میں اقرار و انکار کرنا۔ اردو صرف، رائج۔

ہاں نہیں کہنا:۔ صاف صاف اقرار یا انکار کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

مجھے بوسہ دینا ہو دے بھی دے نہیں صاف کہدے تو ہاں نہیں
ترے لب نہیں کہ دہن نہیں کہ دہن میں تیرے زباں نہیں
قدر

ہاں ہاں:۔ کسی بات کو یقین کے ساتھ کہنا۔ کسی بات سے اتفاق کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تم لاکھ امتحان کرو اس سے فائدہ
ہاں ہاں تمہارے ہاتھ سے میری قضا نہیں — داغ
آزردہ ہو کہ خوش ہو میں کہتا ہوں صاف صاف
ہاں ہاں نہیں پسند تمہاری نہیں مجھے — رند

ہاں ہاں:۔ ۲ (طنزاً) بیشک۔ ضرور کی جگہ۔ اردو صرف، رائج۔

میں کہتا ہوں تمہیں نے دل لیا میرا تو کہتے ہیں
کہ ہاں ہاں لے لیا اچھا کیا ہم کب مکرتے ہیں — امیر
ہاں ہاں تڑپ تڑپ کے گزاری تمہیں نے رات
تم نے ہی انتظار کیا ہم نے کیا کیا
داغ

ہاں ہاں:۔ ۳ ایک کلمہ ہے جو کسی امر کی نسبت ممانعت اور تنبیہ کے واسطے زبان پر لاتے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع گھبرا کے بولے شاہ کہ ہاں ہاں قسم نہ کھاؤ — انیس

ہاں ہاں:۔ ۴ لگاتار کسی امر کا اقرار کرنا۔ کہ پھر اس سے انکار نہ کریں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وصل ہو جائے تو سمجھوں سچ ہے اے وعدہ خلاف
ورنہ یہ ہوں ہوں غلط ہاں ہاں غلط اچھا غلط — قدر

ہاں ہاں کرنا:۔ ۱ روکنا۔ اردو محاورہ۔ عوام کی زبان۔

ہاں ہاں کرتی رہی چاہ ہی گیا
آنکھوں کے سامنے پکارا لوٹ — جان صاحب

ہاں ہاں کرنا:۔ ۲ اقرار کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

ہاں ہاں کرنا:۔ ۳ ٹال مٹول کرنا، ٹالنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاں ہاں نہ سننا:۔ کسی بات کے رد کئے کی پروا نہ کرنا۔ کہنا نہ سننا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

بوسہ لپٹ کے لے ہی لیا میں نے بزم میں
ہاں ہاں سنی کسی کی نہ انکی نہیں سنی — امیر

ہاں ہوں:۔ کلمۂ ایجاب وقبول۔ ہوں ہاں۔ اردو مؤنث۔ عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

حقیقت کیا کہوں اب جرأت بیمار کی تجھ سے
بہت اسکو پکارا میں نہ نکلا منہ سے کچھ ہاں ہوں — جرأت

ہاں ہوں کرنا:۔ اتباں کرنا۔ عورتوں کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہائے طعنے :۔ طعن و تشنیع، دل جلا دینے والی باتیں، آڑی ترچھی باتیں۔ طنزیہ باتیں۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔
محل صرف :۔ میں کچھ نہیں بولتی مگر کمبخت میری سوت چوبیسوں گھنٹے ہائے طعنے کیا کرتی ہے۔

ہاوَن :۔ (بفتح سوم) اوکھلی۔ لوہے کی موٹی چادر سے بنا ہوا دوائیں وغیرہ کوٹنے والا بالخصوص ظرف۔ اسکے ساتھ دستہ بھی ہوتا ہے۔ فارسی۔ مذکر۔ رائج۔

بھبتا ہے کب ان کے تئیں عطاری کا دعویٰ
دکانوں میں جن کی ہو نہ ہاون نہ عقاقیر — سودا

قول فیصل :۔ اردو میں بکسر سوم (ہاوِن) بولتے ہیں بلکہ تنہا ہاون بولتے بھی نہیں۔ ہاون دستہ ایک ساتھ ملاکے بولتے ہیں۔ سودا نے دونوں کو الگ الگ کرکے بھی کہا ہے لیکن پھر بھی دونوں ایک ساتھ آئے ہیں۔

شادی پہ شادی یاں ہوئی ہے سدا
دستہ ہاون سے پر کبھو نہ بجا — سودا

عام طور سے ہاون کے دستے کو عورتیں ہاون دستے کی ڈنڈی کہتی ہیں۔
جیسے: ابھی ابھی یہاں ہاون دستے کی ڈنڈی رکھی تھی معلوم ہوتا ہے کوئی لڑکا اٹھالے گیا۔

ہاون دستہ :۔ (بفتح سوم) ایک ظرف اور دستہ کا نام جس میں دوائیں کوٹتے ہیں۔ عوام ہمام دستہ کہتے ہیں۔ فارسی۔ مذکر۔

نسخہ کا جو دھیان دل میں آیا
ہاون دستہ وہیں منگایا — سرور

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ لکھنؤ کے فصحا ہاون دستہ (ہاوِن بکسر سوم) اور عوام امام دستہ بولتے ہیں۔ ہمام دستہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ہاؤ ہاؤ :۱؎ تراہ تراہ، ہائے پکار، واویلا۔ اردو، مؤنث، ہائے ہائے کی تصغیر بالتحقیر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر ”ہائے ہائے“ ہی بولتی ہیں۔

ہاؤ ہاؤ :۲؎ پکار، مانگ، طلب، تقاضا، ضرورت۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاؤ ہاؤ :۳؎ کمی، توڑا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ یہ بھی اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاؤ ہاؤ :۴؎ بلوں بلوں۔ جیسے ”ان کے ہاں تو آٹھ پہر پان زردے کی ہاؤ ہاؤ رہتی ہے“ یا ”ہمیشہ خرچ کی ہاؤ ہاؤ رہتی ہے۔“ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاؤ ہاؤ پڑنا :۔ (لازم) واویلا مچنا، تراہ تراہ ہونا۔ جیسے ابھی سے کیوں ہاؤ ہاؤ پڑ گئی ابھی تو خدا کا دیا سب کچھ ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاؤ ہاؤ کرنا :۔ (متعدی) بلوں بلوں کرنا۔ مانگتے رہنا، کسی چیز کے نہ ہونے سے کلپتے رہنا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ہاؤ ہو :۔ (بواؤ دوم معروف) ہائے ہو، آہ آہ، ہائے ہائے۔ درد اور کراہنے کی آواز۔ اردو، مؤنث، متروک۔

کبھی نالہ کبھی زاری کبھی ہے ہاؤ ہو شب بھر
ہوا تھا خلق کیا یہ غم اٹھانے کو خدایا میں — مصحفی

ہاویہ :۔ (بکسر سوم و فتح چہارم) دوزخ کا سب سے نیچے کا طبقہ۔ اسفل السافلین۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہاہا :۱؎ اسم مؤنث (گنوار) ۱؎ تملق، چاپلوسی، خوشامد، درآمد، للوپتو ۲؎ عجز و انکسار، عاجزی، منت سماجت، فارسی جگی جگی ۳؎ عرض معروض، التجا، آرزو، استدعا، درخواست ۴؎ ہی ہی، ٹھی ٹھی، ہنسی ٹھٹھے کی آواز، ہوہو ۵؎ (ندا و ندبہ) آہ، افسوس صد افسوس، ہیہات ہیہات، دریغا، وامصیبتا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

ہاہا :۔ کلمہ تاکید۔ جو کسی کام کے روکنے کے واسطے زبان پر لاتے ہیں، خبردار۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف :۔ ہا ہا دیکھو خبردار اس کے قریب جانا، یہ قرآن ہے اس کو نہ اٹھانا تمھارے کپڑے نجس ہیں۔

ہاہا ٹھی ٹھی :۔ (ہر دو مترادف) ہنسی ٹھٹھا، ہوہا۔ مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ لکھنؤ میں عوام اور عورتیں کمی کے ساتھ ”ہی ہی ٹھی ٹھی“ کہتی ہیں۔

ہاہاکار :۔ اسم مذکر ۱؎ (ہندو) ہائے ہائے، گھبراہٹ، اضطراب، حیرانی، سرگردانی۔ دھڑکا، ڈر، خوف، ہیبت، ہول ۲؎ جے جے، فتح، جے جے کار۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

ہاہا کرنا :۔ منت سماجت کرنا۔ قدم کو ہاتھ لگانا۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فیصل :۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے ان معنی میں اس صرف کو گنواروں کی زبان لکھا ہے۔ انہوں نے اس کے معنی یوں لکھے ہیں :۔
”ہاہا کرنا فعل متعدی۔ (گنوار) منت سماجت کرنا، پیروں میں سر دینا، قدم کو ہاتھ لگانا، بنتی کرنا۔“ مؤلف نور اللغات نے اس کو عوام کی زبان

لکھا ہے۔ چونکہ مؤلف موصوف کا تعلق دبستانِ لکھنؤ سے ہے اس لئے مجبوراً یہی ماننا پڑتا ہے کہ یہ عوام لکھنؤ کی زبان ہوگی جب کہ عوام لکھنؤ ہاہا کرنا بالکل نہیں بولتے۔

ہاہا کھانا :۔ عاجزی کرنا منت سماجت کرنا خوشامد درآمد کرنا۔ ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔ ہندو مسلمان کوئی نہیں بولتا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسے گنواروں کی زبان لکھا ہے۔ اور مندرجہ بالا معنوں کے علاوہ "تلوؤں کی خاک چاٹنا" "پیروں پڑنا وغیرہ بھی معنی لکھے ہیں اور مثال میں یہ فقرہ لکھا ہے "ہاہا کھانے بڑے نہیں بیاہے جاتے" یہ فقرہ بتاتا ہے کہ مؤلف موصوف کی گنواروں کی زبان سے مراد عوام دہلی کی زبان ہے نہ کہ ہندوؤں کی۔

ہاہا ہوہو :۔ بیہودہ ہنسی۔ اور مذاق ہنسی ٹھٹھا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاہا ہی ہی :۔ ہنسی ٹھٹھا۔ بیہودہ ہنسی۔ قہقہہ۔ ہندی مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہاہا ہی ہی کرنا :۔ ہنسی ٹھٹھا کرنا ہنسنا قہقہہ لگانا۔ بیہودہ ہنسنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہاہو کرنا :۔ شور کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہائل (۱) ہولناک :۔ دہشت ناک، مہیب ہیبتناک ڈراونا، بھیانک، سخت، شدید۔ عربی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اردو میں مستعمل نہیں البتہ اس کی تانیث اردو میں فارسی ترکیب کے ساتھ مستعمل ہے جو خواص لکھنؤ بلکہ عربی داں طبقے کی زبان ہے۔ جیسے واقعۂ ہائلہ۔

ہائل ہونا :۔ ہلکان ہوجانا، تھک جانا، خستہ حال ہوجانا بہت زیادہ تھک جانا۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ میں تو صبح سے شادی کے برتن مانجھتے مانجھتے ہائل ہوگئی اب یہ باقی برتن کسی اور سے منجھواؤ۔

ہاؤ ہاؤ :۔ جلدی۔ گھبراہٹ۔ ہندی، مؤنث۔ (فقرہ) ایسی ہاؤ ہاؤ میں سب ہی گھبرا جاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہائی (۱) حالت۔ طور۔ وضع۔ ڈھنگ۔ کیفیت۔ اردو، مؤنث۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ باجی ان کی وہی ہائی ہے کہ وہ جس کو پیسے والا دیکھتے ہیں اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔

ہائی (۲) (کنایۃً) بدنامی۔ رسوائی۔

عشق میں بدنامیٔ نل قیس کی ہائی ہوئی
کچھ انوکھی اک نہیں میری بھی رسوائی ہوئی — شاد

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنی میں فرہنگ آصفیہ میں کچھ نہیں لکھا گیا۔ مؤلف نور اللغات نے ہائی کے معنی صحیح نہیں لکھے شاد لکھنوی کے شعر سے ہائی کے معنی طرح اور مثل نکل رہے ہیں۔ یہ خاص عورتوں کی زبان ہے۔

ہائی :۔ اونچا۔ بالا۔ بڑا اعلیٰ۔ اونچے درجے کا۔ انگریزی صفت، رائج۔

ہائی اسکول :۔ بڑا مدرسہ جس میں انٹرنس تک تعلیم ہوتی ہے۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ تم چار سال سے ہائی اسکول میں فیل ہو رہے ہو ابھی تک پاس نہیں کرسکے۔

ہائیڈروجن بم :۔ (HYDROGEN BOMB) ایک بہت ہی طاقتور دھماکہ خیز بم کا نام۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ جب سے امریکہ نے ہائیڈروجن بم تیار کیا ہے اس وقت سے اسلحے کی دوڑ تیز تر ہوگئی ہے۔

قول فیصل :۔ موجودہ دور میں اس سے بھی زیادہ تباہ کن اور طاقتور نیوٹران بم ایجاد ہوا ہے۔

ہائی کلاس :۔ اونچے درجے کا، بہت اعلیٰ پیمانے کا بلند مرتبہ، انگریزی۔ مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ تم اپنے لڑکے کا پیغام وہاں نہ بھیجو وہ بہت اونچی اور ہائی کلاس فیملی ہے تمہارا رشتہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

ہائی کمانڈ :۔ حفاظتی دستوں کا افسر اعلیٰ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر ہائی کمان ہے۔

ہائی کمشنر :۔ ایک ملک کا نمائندہ جو دوسرے ملک میں ہو اپنے ملک کی نمائندگی کرنے والا۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ کل کے اخبار میں تھا کہ وزیر اعظم محترمہ اندرا گاندھی نے ہندوستان کے ہائی کمشنر جو سری لنکا میں ہیں وہاں کے حالات دریافت کرنے کے لئے انہیں طلب کیا ہے۔

ہائی کورٹ :۔ (HIGH COURT) ہر صوبے کی سب سے بڑی عدالت کا نام۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ اگر سشن میں تمہارا مقدمہ تمہارے

خلاف ہوا تو تمہیں ہائی کورٹ میں درخواست دینا پڑے گی تیاری رکھو۔
قول فیصل:۔ دیوانی عدالتوں میں پہلی عدالت منصفی کی دوسری عدالت سول جج کی ہے اور تیسری ڈسٹرکٹ جج کی ہے اور چوتھی عدالت ہائی کورٹ کی ہے آخری عدالت سپریم کورٹ کی ہے۔
فوجداری مقدمات کے لیے پہلی عدالت مجسٹریٹ صاحب کی ہے دوسری سشن جج کی عدالت تیسری عدالت ہائی کورٹ کی ہے اور آخری عدالت سپریم کورٹ کی ہے۔
لکھنؤ میں ہائی کورٹ کو بنچ بھی کہتے ہیں۔
سپریم کورٹ کو عدالتِ عالیہ ہند کہتے ہیں۔
ہائے:۔ ایک کلمہ جو افسوس کے محل پر بولتے ہیں۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

چودھویں کا بھی چاند صدقے تھا
ہائے عالم تری جوانی کا — امیرؔ

قول فیصل:۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے اردو لکھا ہے۔ اس کثرت سے اس کا استعمال ہے کہ اس کو اردو بھی کہا جاسکتا ہے۔
ہائے:۔ نالہ وگریہ، آہ وبکا اور درد وتاسف کے موقع پر کہتے ہیں۔ اردو۔ فصیح، رائج۔

آغندلیب مل کے کریں آہ وزاریاں
تو ہائے گل پکارے میں چلاؤں ہائے دل — رندؔ

ہائے:۔ انتہائی غم اور صدمے کے اظہار کے وقت کی آواز۔ اردو۔ فصیح، رائج۔

دل تھا ابھی بغل میں مری ہائے کیا ہوا
کیا جانے کوئی اس کو کدھر لے کے اڑ گیا — ظفرؔ

ہائے:۔ کلمہ اظہارِ درد، بیانِ صدمہ وغم۔ اردو، فصیح، رائج۔

لے لیا مفت دِل مرا تو نے
ہائے ظالم یہ کیا کیا تو نے — جرأتؔ

ہائے:۔ کلمہ تعجب ومبالغہ۔ تعریف وتحسین۔ واہ واہ سبحان اللہ۔ اردو۔ قلیل الاستعمال۔

ہائے کیا محوِ جمالِ رُخِ جاناں ہوں میں
آپ ہی آئینہ ہوں آپ ہی حیراں ہوں میں — حیاؔ

ہائے:۔ برائے اظہار رشک و اظہار ادا۔ اردو۔ قلیل الاستعمال۔

پہنچتے کب ہیں مارے اس ادا کے — میر مہدی
وہ چلنا ہائے دامن کو اٹھا کے — مجروحؔ

ہائے اَللہ:۔ اے خدا۔ یا اللہ۔ کلمہ درد و بکا و اندوہ۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

دوست بھی ہوگئے مرے دشمن
ہائے اللہ کیا زمانہ ہے — میر سوزؔ

ہائے تنہائی اور کنجِ قفس:۔ مجبوری و کس مپرسی کا عالم۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
ہائے خدا:۔ یا اللہ۔ کلمہ درد و اندوہ و بکا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مجھ کو اُلجھا دیا بُری رو سے
کیا کیا تو نے مجھ سے ہائے خدا — میر سوزؔ

ہائے دوچشمی:۔ حروف تہجی کا ایک حرف جو اردو میں ہائے مخلوطی بھی کہلاتا ہے اس کی شکل یہ ہے (ھ) فارسی ترکیب، مذکر، رائج۔

ہائے رے حسرتِ دیدار مری ہائے کو بھی
لکھتے ہیں ہائے دوچشمی سے کتابت والے — ذوقؔ

قول فیصل:۔ اردو کتابت میں اس کی کئی شکلیں ہیں جو نظم پروین اور اعجاز رقم وغیرہ میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ عام طور سے اس کو دوچشمی ہا بھی کہتے ہیں۔
ہائے دئی دیا، ہائے دیّا:۔ (ہندی۔ کلمۂ غم وتاسف (ہندو عورتوں کی زبان) ہے رام ہے پرمیشر۔ ہائے اللہ۔ پورب میں ایسے موقع پر "باپ رے باپ" بولتے ہیں۔ جیسے ہائے دیّا نہ رہا باپ نہ رہی میّا۔

ہائے دئی کیسی بھئی انچاہت کے سنگ
دیپک کے بھاؤ نہیں جل جل مرے پتنگ — (دوہا)

(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ لکھنؤ کے ہندو عوام ہائے دیّا نیز ہائے رے دیّا بولتے ہیں۔ کبھی کبھی لکھنؤ کے مسلمان عوام بھی بول دیتے ہیں اور ہائے دیا کے بہ نسبت ہائے رے دیّا زیادہ ہے۔
ہائے ری:۔ ہائے رے کی تانیث۔ اردو، عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف:۔ ہائے ری قسمت جس کام میں ہاتھ ڈالو ناکامی ہوتی ہے۔
ہائے رے:۔ (کلمہ تحسین و آفرین) کیا کہنا ہے کیا بات ہے۔ واہ، سبحان اللہ۔ واہ وا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

رہ سمجھنے ہی کے ہے قابل یار کی ترکیب میرؔ
واہ وائے چشم و ابرو، قد و قامت ہائے رے — میرؔ

ہائے رے:۔ (اطفال) انکار و نفی کا کلمہ جو کسی چیز کے نہ دینے میں استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً کسی بچے نے کسی بچے سے کوئی چیز مانگی اور اسے دینی منظور نہ ہوئی تو کہے گا "ہائے رے" یعنی میں تو اسے کبھی بھی نہیں دوں گا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔
ہائے غضب:۔ کیا ستم ہوا۔ بڑا غضب ہوا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میں ہجر کی کہانی جو شب کہہ کے رہ گیا
دل تھام کر وہ ہائے غضب کہہ کے رہ گیا — ناسخ

ہائے قسمت :- واہ ری تقدیر - ناکامی پر افسوس کا کلمہ - اردو صرف - دہلی کی زبان - (فرہنگ آصفیہ)

ہائے کرنا :- آہ کرنا، گہری سانس لینا، دل مسوسنا، افسوس کرنا اور کچھ نہ کرسکنا کے محل پر - اردو صرف، فصیح، رائج -

قول فیصل :- زیادہ تر ہائے کرکے رہ جانا بولتے ہیں جیسے "کیا کرتا غریب ہائے کرکے رہ گیا"

ہائے لینا :- بددعا لینا - آہ لینا - اردو - عورتوں کی زبان -

محل صرف :- تم ہر ایک کی دل آزاری کیا کرتے ہو غریبوں کی ہائے لینا اچھی چیز نہیں ہے پچھتاؤ گے -

ہائے مارنا :- (متعدی) ہائے کرنا - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں -

ہائیں :- کلمۂ تنبیہہ و تہدید - کیا کرتے ہو - خبردار - یہ نہ کرو - یہ نہ کہو - اردو - عوام کی زبان -

ہم بگڑ کر یہ ان سے کہتے تھے
ہائیں کیا بکتے ہو خدا نہ کرے — (عروج الفت)

قول فیصل :- ارے کی جگہ بھی بولتے ہیں - جیسے "ہر ایک کو پہچان کر گویا ہوا کہ ہائیں تم لوگ یہاں کہاں" - (طلسم ہوش ربا)

ہائے نصیب :- واہ ری قسمت، قسمت کی خرابی کا شکوہ - اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان -

ربط دو شخصوں میں سنتے ہیں تو ہائے جرأت آہ
سر کو ٹکرا کے یہی کہتے ہیں ہم ہائے نصیب — جرأت

ہائیں ہائیں :- (بہ تکرار) کلمۂ تنبیہ و تہدید زور دینے کے محل پر - اردو صرف، عوام کی زبان -

محل صرف :- ہائیں ہائیں یہ کیا غضب کرتے ہو - اُس کا شوہر فارسی اشعار خوب سمجھ لیتا ہے فارسی خواں ہے - (فسانۂ آزاد)

محل صرف :- ہائیں ہائیں یہ کیا معاملہ ہے تصویر کی قیمت پانچ جوتیاں - (بزم اکبری: مصنفہ موہن لال فہم)

ہائے وہ بھی کیا زمانہ تھا :- گذشتہ زمانے کو افسوس سے یاد کرنے کا جملہ - اردو صرف، فصیح، رائج -

ہائے وہ بھی کیا زمانہ تھا جو کرتے تھے بسر
وصل کی شب جاگنے میں روز فرقت خواب میں — ناسخ

ہائے ویلا :- شور، غل، فریاد - ہنگامہ - اردو صرف، عورتوں کی زبان -

محل صرف :- شریفن نے ایک پاندان کے لئے آتے ہی ایسی ہائے ویلا مچائی کہ پورا محلہ اکٹھا ہو گیا -

ہائے ہائے :۱- (نالہ و آہ و گریہ کے محل پر) - مریض مرض کی تکلیف میں مفلسی تہی دستی میں اور مصیبت زدہ مصیبت کی حالت میں یہ کلمہ زبان پر لاتا ہے - اردو - فصیح، رائج -

نہ انتظار میں یاں آنکھ ایک آن لگی
نہ ہائے ہائے میں تالو سے شب زبان لگی — مومن

ہائے ہائے :۲- پکار - مانگ - طلب - توڑا - کمی کی جگہ - (اردو)

ان کے ہاں ہمیشہ خرچ کی ہائے ہائے رہتی ہے -
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- یہ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان ہے -

ہائے ہائے :۳- رونا - پیٹنا - چلانا - اردو، عورتوں کی زبان -

محل صرف :- خدا ہی خیر کرے تبولن کی روز روز کی ہائے ہائے دیکھئے کیا دکھاتی ہے -

ہائے ہائے :۴- افسوس افسوس، افسوس صد افسوس - اردو صرف، فصیح، رائج -

انور دم گزارش احوال ہائے ہائے
آئی ہے لب پہ جان نکل کر سخن کے ساتھ — انور دہلوی

ہائے ہائے پڑنا :۱- (فعل لازم) تراہ تراہ ہونا، بلوں بلوں ہونا - اردو صرف - عورتوں کی زبان - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

ہائے ہائے پڑنا :۲- (فعل لازم) واویلا مچنا - اردو صرف - عورتوں کی زبان - (فرہنگ آصفیہ)

ہائے ہائے پڑنا :۳- (فعل لازم) نہایت تاسف اور غم ہونا، درد یا غم و صدمہ سے بیتاب ہونا، چیخم دھاڑ پڑنا - اردو صرف، عورتوں کی زبان -

کیوں ہائے ہائے حضرت واعظ کو پڑ گئی
ہوں توبہ توڑتا کوئی دل توڑتا نہیں — انور دہلوی
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- مولف نور اللغات نے "ہائے ہائے پڑنا" ۱ و ۲ کو ایک کر دیا ہے اور معنی ۳ کو نظر انداز کر دیا ہے جس میں انور دہلوی کا شعر بھی موجود تھا -

لکھنؤ کی عورتیں اس طرح نہیں بولتیں -

ہائے ہائے کرنا :۱- کراہنا - آہیں بھرنا - ہائے افسوس - اردو صرف، فصیح، رائج -

غالب خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں
روئیے زار زار کیا کیجئے ہائے ہائے کیوں — غالب

ہائے ہائے کرنا :۲- واویلا - غل مچانا - اردو صرف - رائج -

ہائے ہائے کرنا :۔ بڑی محنت کرنا۔ کسی کام میں جان مارنا۔ جیسے دن بھر ہائے ہائے کرکے شام کو چار پیسے لاتا ہے۔" (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ ان معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہائے ہائے کرنا :۔ کسی چیز کے نہ ہونے کی پکار مچانا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

ہائے ہائے کِھٹ کِھٹ ہونا :۔ ہائے ہتیا ہونا۔ ہر وقت کا لڑائی جھگڑا ہونا۔ اردو صرف۔ پست طبقے کی عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ تم بڑے فسادی ہو تمہارے گھر میں ہر وقت ہائے ہائے کھٹ کھٹ ہی ہوا کرتی ہے دیکھو اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔

ہائے ہائے مچنا :۔ تراہ تراہ ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہائے ہتّیا :۔ (ہتّیا) (بفتح اول وکسر دوم مشدد) واویلا۔ شور وغل۔ بلاوجہ کی فریاد۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ باجی سے اور دولہا بھائی سے ہر وقت نوک جھونک ہوا کرتی ہے اور اس کی ہائے ہتیا رہتی ہے کہ تم خرچ کم دیتے ہو۔

ہائے وہُو :۔ (ہُو بروزن ہُو)۔ واویلا۔ شور وغل آہ ونالہ۔ آہ و فریاد۔ فارسی، مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مقامِ وجد میں آئیں ابھی ملائکِ عرش
جو میکدے میں سُنیں شور ہائے و ہُو میرا   ذوقؔ

قولِ فیصل :۔ فارسی اضافت کے ساتھ شورِ ہائے ہو یا نعرۂ ہائے ہو مستعمل تھا لیکن اب بہت کم بولتے ہیں۔ ہونا، رہنا، سُننا وغیرہ کے ساتھ استعمال کرتے تھے۔

تھا شور ہر ایک ماہ رو کا
ہر سمت تھا نعرہ ہائے ہو کا   لاأعلم

وہ عشق و ولولہ وہ شور ہائے و ہُو نہ رہا
ہوئے ضعیف اِدھر ہم اُدھر وہ تو نہ رہا   مصحفیؔ

ہائی ہونا :۔ زیادہ ہونا۔ حد سے زیادہ تیز ہونا بہت بڑھا ہونا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :۔ تمہارا بلڈ پریشر ہائی ہے لہٰذا تم نمک نہ کھانا۔ تمہارے لئے احتیاط بہت ضروری ہے۔

ہَبَا ڈبّا :۔ مسان کی بیماری۔ لڑکوں کی شدت کی کھانسی۔ ہندی، اسم مذکر۔ فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں "کالی کھانسی" کہتے ہیں۔

ہَبَڑ دَھبَڑ :۔ (ہر دو لفظ بفتح اول و دوم) جلدی جلدی۔ عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) گھر میں تلوا نہیں ٹکتا۔ ہبر دھبر آئیں پھر باہر جا براجیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَبڑَا :۔ (بفتح اول وسکون دوم وفتح رائے ثقیلہ) بڑے بڑے دانتوں والا، ڈبر دنتا۔ اردو، مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ بڑی مصیبت میں جان ہے دیا نا پھٹا مر وہ ہبڑا روز آتا ہے اور کچھ نہ کچھ مجھ سے مانگ کے لے جاتا ہے۔

قولِ فیصل :۔ اس کی تانیث ہبڑی زبانوں پر ہے۔

ہَبک دَھبک :۔ (بفتح اول و دوم) کام کرنے کی چالاکی۔ بیشتر خدمت گاروں کے لئے استعمال میں ہے۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُبَل :۔ (بضم اول وفتح دوم) ایامِ جاہلیت میں عرب کے ایک بڑے بُت کا نام جو خانۂ کعبہ میں سب سے زیادہ بلندی پر نصب تھا۔ عربی، مذکر، رائج۔

لات و ہُبل کی پھوٹی قسمت
خاک میں مل گئی جھوٹی عزت   (قصیدہ)

قولِ فیصل :۔ احمد ابن حنبل جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہم مکہ میں رسول اللہ کے ساتھ داخل ہوئے اور خانہ کعبہ میں آئے تو تین سو ساٹھ بُت جو خانہ کعبہ کے گرد عرب کے مختلف قبیلوں کے پوجنے کے لئے نصب تھے رسولؐ نے ان کے گرانے کا حکم دیا چنانچہ وہ سب بُت گرائے گئے۔ آخر ایک بہت بڑا بُت جس کا نام ہبل تھا اور اوپر نصب تھا باقی رہ گیا جب اس کو آپ نے دیکھا تو حضرت علیؑ سے فرمایا تم میرے شانے پر چڑھو یا میں تمہارے شانے پر چڑھوں اور اس کو گراؤں حضرت علیؑ نے عرض کی آپ میرے شانوں پر سوار ہوں۔ غرض رسول اللہ حضرت علیؑ کے شانے پر چڑھے۔ تو حضرت علیؑ فرماتے ہیں مجھے اس وقت نبوت کا بار بہت گراں محسوس ہوا اور مجھ سے یہ بھی ممکن نہ تھا کہ آپ کو حرکت دے سکوں۔ تب آپ اُتر گئے اور مجھے اپنے کاندھوں پر سوار کیا۔ جب میں سوار ہوا تو خدا کی قسم میں نے اپنے کو اس قدر بلندی پر پایا کہ اگر چاہتا تو آسمان کو چھو لیتا۔

علیؑ بر دوشِ احمدؐ چشم بد دور
عیاں شد معنی نورٌ علیٰ نور

آپ فرماتے ہیں کہ آخر میں نے ہبل کو اکھاڑ کر زمین پر پھینکا اور حضرتِ رسالت مآب نے فرمایا جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا اس کے بعد میں آنحضرتؐ کے شانے سے کود پڑا اور مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

تعلیم یافتہ طبقہ عام طور سے لات وہبل ملا کے زیادہ بولتا ہے۔

ہَبَنَّق :۔ (بفتح اول و دوم و تشدید سوم مفتوح)۔ چھوٹے قد کا۔ احمق۔ سڑی۔ باؤلا۔ جانگلو عربی۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اُردو میں 'ہونق' کہتے ہیں۔

ہَبُوبْ :۔ ہوا کا چلنا' 'وزیدنِ باد' کا ترجمہ۔ عربی، اسم، مذکر۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

ہَبُوڑا :۔ ایک جاہل اور نیم وحشی قوم جو عام طور سے جنگلوں میں رہتی ہے اس کے مرد بندر اور ریچھ نچانے کا کام کرتے ہیں۔ اور عورتیں سینگیا لگانا اور پچھنے لگانے کا کام کرتی ہیں۔ اور عام طور سے ان کی غذا سانپ خرگوش اور ساہی وغیرہ ہے۔ اردو رائج

ہَبُوط ۱:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) نیچے اُترنا نیچے آنا، نازل ہونا عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ رہ گیا منفعت کا سوال، اس کا شافی جواب میری طرف سے یہ ہے کہ نانی کے تارے آخر عمر میں بہت خراب تھے۔ بلکہ عجب نہیں کہ دو چار ہبوط میں رہے ہوں۔

(دربار دُرر بار از صدق جائسی)

ہَبُوط ۲:۔ زمین ۳۔ پستی ۴۔ بیماری کی دُبلاہٹ۔ ۵۔ نقصان ۶۔ کمی نرخ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اُردو میں اِن معنی میں مستعمل نہیں۔

ہِبَہ :۔ (بکسر اول و فتح دوم) عطا، انعام، بخشش، خیرات، مرحمت، عنایت، کرامت، اپنا مال دوسرے کے نام کر دینا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ خالہ اماں نے اپنی ساری جائداد بھتیجے کے نام ہبہ کر دی اور چونکہ اولاد نالائق تھی اُسے محروم کر دیا۔

ہبۂ زبانی :۔ منہ سے کہہ دینا کہ فلاں چیز میں نے تمھیں دے دی۔ بغیر کسی تحریر کے کوئی چیز دینا۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ میں کہتا رہا کہ آپ ایک تحریر لکھ دیجیے مگر مرحوم نے تمام جائداد ہبۂ زبانی کے عنوان سے دے دی۔ نتیجے میں آج مقدمہ بازی ہو رہی ہے۔

ہبہ کرنا :۔ اپنا مال دوسرے کو بخش دینا، اپنی چیز کسی کے نام کر دینا، عطا کرنا، مرحمت کرنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جب دیکھا برس پورا ہونے کو آیا بی بی کے نام زبانی ہبہ کر دیا۔ (توبۃ النصوح)

ہبہ نامہ :۔ بلا معاوضہ تحریری شکل میں کوئی چیز دی جائے۔ وہ کاغذ یا دستاویز جس میں کسی چیز کے بخش دینے کا اقرار لکھا جائے۔ فارسی ترکیب، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ تم اپنے چچا کے ہبہ نامے کو بہت حفاظت سے رکھنا کسی وقت میں تم کل جائداد کے مالک ہو جاؤ گے۔

ہَپْ : (بالفتح) نگلنے کی آواز۔ ٹھرپ۔ یکایک منھ میں ڈال لینے کی جگہ۔ ایک کلمہ ہے کہ کھا جانے اور نگل جانے کے موقع پر بولتے ہیں۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کی مثال میں ذیل کا فقرہ لکھا ہے "میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو" لیکن لکھنؤ میں "ہپ" اور "تھو" بہ تکرار نہیں بولتے "میٹھا میٹھا ہپ کڑوا کڑوا تھو" زبانوں پر ہے۔

ہپ ۲:۔ (بچوں کی زبان میں) کھانا۔ اس معنی میں ہپا بھی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ہپّا ہی بولتے ہیں۔

ہَپّا ۱:۔ (بفتح اول و دوم مشدد) پوپلوں کے کھانے کی چیز۔ نگلنے کی چیز، نرم چارہ، کھچڑی۔ ہندی، اسم۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے

ہپّا ۲:۔ بچوں کے کھلانے کی ملائم کھچڑی۔ ہندی، اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ بقول صاحبِ فرہنگ آصفیہ "بچے بھی کھچڑی کو ہپّا کہتے ہیں۔" لیکن لکھنؤ میں کھچڑی ہی نہیں کھانے کی ہر چیز کو ہپّا کہتے ہیں۔

ہپّا :۔ بچوں کے کھانے پر اس کا اطلاق ہوتا ہے ہندی مذکر۔

قول فیصل :۔ صاحبِ فرہنگِ اثر نے لکھا ہے "اس کے ایک اور معنی ہیں جو درج نہیں کھیل کے دوران میں بچے اپنے ہاتھ کی پشت ہونٹوں سے لگا کر ہپّا کہتے ہیں اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ کھیل تھوڑی دیر کے لئے موقوف۔ اب اس معنی میں قریب بہ متروک ہے۔

ہَپّا ۳:۔ (بچوں کی زبان میں) کھانا پکانے والی عورت۔

(فقرہ) بیٹی گھبراؤ نہیں تمہاری ہپّا کو تمہارے پاس بھیج دوں گی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے اس کو بیگمات قلعہ معلیٰ دہلی کی زبان لکھا ہے اور مثال میں ذیل کے دو فقرے لکھے ہیں (۱) تمہارے ہپّا کو تمہارے پاس بھیجدوں گی (سگھڑ سہیلی)

(۲) انا، دوا، مائی، چھوچھو، ہپّا، لونڈی غلام سب دلھن کے ساتھ ہوئے۔ (چتر سہیلی)

لکھنؤ میں ان معنی میں مستعمل نہیں۔

ہپّا :۔ (کنایۃً) لقمہ۔ نوالہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اس کے لئے کوئی خصوصیت نہیں۔

ہپّا :۔ (کنایۃً) رشوت۔ گھوس۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

ہپّا دینا :۔ ۱۔ کھانے کو دینا، جیسے ہمیں جو ہپّا دے گا اسی کی نوکری بجائیں گے ۲۔ رشوت دینا۔ ہندی، فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ ان دونوں معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہپا دینا :۔ تھکا مارنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہپڑ ہپڑ :۔ غذا یا کسی چیز کا جلد جلد کھانا۔ جلدی جلدی لقمے پر لقمہ کھانا۔ اردو، صفت عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہپ کر جانا :۔ کسی چیز کا کھا جانا۔ نگل جانا۔ لقمہ سا اتار جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ مؤلف سرمایۂ زبان اردو نے بھی لکھا ہے لیکن اب یہ محاورہ قریب بہ متروک ہے۔

ہپ کر جانا :۔ کسی کا مال ہضم کر جانا۔ اردو محاورہ قریب بہ متروک۔

ہپّو :۔ (بفتح اول و تشدید دوم و واؤ معروف)۔ افیون، افیم۔ اردو۔ مؤنث۔ عورتوں اور بچوں کی زبان۔

محل صرف :۔ ننھے میاں ہپّو کھالو پھر کھیلو۔

قول فیصل :۔ یہ فارسی لفظ ہپیون بگڑ کے بنا ہے۔

ہپّو :۔ (بفتح اول و تشدید دوم و واؤ مجہول)۔ پوپلی عورت۔ ہڑپ کر جانے والی عورت۔ ہندی۔ مؤنث صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ تنہا ان معنی میں زبانوں پر نہیں۔

ہپّو ڈائن :۔ آدم خور بڑھیا، ناقص عورت، بری عورت۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ چھٹتی بڑبڑانے لگی کہ اوئی نوج در گور چھائیں پھوئیں اس آنا کے برابر بھی کوئی جھاڑ کا کانٹا نہ ہو یہ تو بلا ہے موٹی بڑھیا ہپّو ڈائن۔ (طلسم ہوشربا)

ہپ ہپ :۔ جلد جلد نگلنے کی آواز۔ پوپلوں کے کھانے کی آواز۔ پوپلوں کے بولنے کی آواز جیسے ادھر بڑھیا ہپ ہپ کرتی ہوئی دوڑی کہ جاتا کہاں ہے۔

ہپ ہپ جھپ جھپ کھاتے پان
دھندا کرتے تجھے پران (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہپ ہپ ہرے :۔ خوشی کا نعرہ، کسی کامیابی اور مسرت کے موقع پر آواز لگانا۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ آج جب امیتابھ شمالی مشرقی بمبئی میں واقع چندا ولی اسٹوڈیو اندھیری میں قتل کی لال قمیص اور شانوں پر بلا لگائے سامنے آئے تو امیتابھ کے سیکڑوں شیدائیوں اور متعدد فلمی شخصیتوں نے خوشی میں ہپ ہپ ہرے کے فلک شگاف نعرے بلند کیے۔

(قومی آواز مورخہ ۹ جنوری سنہ۱۹۸۳ء)

ہپّی :۔ (بکسر اول تشدید دوم) آزاد منش، آزاد خیال۔ انگریزی۔ رائج۔

محل صرف :۔ تم کہتے ہو کہ بہت زمانے سے ہپی یہ تمہارا خیال غلط ہے بہت تھوڑا عرصہ ہوا جب سے ہپی کا لفظ سنائی دیا اور ایک ہپی کو میں نے دیکھا ان کی عجب قطع تھی۔

ہٹ :۔ (بالفتح) چل، دور ہو، الگ ہو، جا، پرے ہٹ، سرک، ہوا ہو، رفوچکر ہو، سدھارو، چلتو، نکلو، چلتا پھرتا نظر آ، اپنا رستہ لے، دفع ہو، ڈولی ہو۔

واہ رے دل یہ تو نے کیسی کی
ہت ترے دل کی ایسی تیسی کی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں تنہا نہیں بولتے۔

ہِت :۔ (بالکسر) سچی دوستی، پیار، محبت، اخلاص، بھلائی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

ہت تری :۔ خدا تیرا خانہ خراب کرے۔ تو دونوں جہان میں ذلیل و رسوا ہو۔ گالی، نفرت اور دعائے بد کے محل پر۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان۔

دل ہونٹوں اور حنا کو بھاگ لگے
ہت تری منصفی کو آگ لگے مصحفی

قول فیصل :۔ 'کی' کے اضافے کے ساتھ "ہت تری کی" زیادہ مستعمل ہے۔

اب اس کے عشق نے کیا کم کیا تھا ہم سے سلوک
ستایا تو نے جدا ہت تری جدائی کی (رنگین دہلوی)

ضرورتِ شعری کے ماتحت 'تری' کی جگہ 'تیری' بھی مستعمل ہے۔

ع سبک کیا مجھے ہت تیری ناتوانی کی (شاہ نصیر آبادی)

'تری' کی جگہ "تمہاری" بھی مستعمل ہے ؎

زلفِ دستار میں چھپائی کیا
ہم سے یہ پیچ ہت تمہاری کی غازی دہلوی

اہلِ لکھنؤ "تری" کے ساتھ بولتے ہیں۔
"تری" کی جگہ "ترے" اور "تیرے" بھی استعمال میں ہے ؎

قطعہ:۔ ہائے جو مجھ سے آپ تو بولے یہ بول کر
چوپڑ میں پانسے رکھ دیے اک نورتن کیسا تھا
ہت تیرے راجہ نل کی تو اڑ جائے حق کیے
خنگا سا کوئی سو رہے رانی دمن کیسا تھا
انشاؔ

دلِ بیتاب کھا کھا پیچ و تاب اب تو یہ کہتا ہے
گھسے ہے اس کے کیا ٹوں میں جا ہت تیرے شانے کی جرأتؔ

صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے اس محاورے کو "ہت تری ایسی تیسی کی" کا مخفف لکھا ہے۔ اور مثال میں کسی گمنام شاعر کا یہ شعر پیش کیا ہے ؎

واہ رے دِل یہ تو نے کیسی کی
ہت ترے دِل کی ایسی تیسی کی　(نامعلوم)

اسی محل پر "ہت تری کی ایسی تیسی" بھی استعمال ہوتا ہے جو کم ہے۔

کیا کہوں دِل نے مرے کوفت اٹھائی کیسی
ہت تری تفرقہ انداز کی ایسی تیسی
جرأتؔ دہلوی

جس کے نام کے ساتھ اس محاورے کو استعمال کرتے اس نام کے اعتبار سے تذکیر و تانیث کا صیغہ لاتے ہیں جیسا کہ مندرجہ بالا اشعار سے ظاہر ہے۔

ہتّا (یا) ہتّھا ۱:۔ دستہ، موٹھ، قبضہ، گرفت جیسے چکّی کا ہتّھا، ہل کا ہتّھا۔ مثلاً "پیسنے والیاں پیس جائیں گی ہتّھا تھوڑا ہی اکھاڑ کرے جائینگی" ہندی، اسم، مذکر۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں چکّی کے دستے کو کھونٹا کہتی ہیں۔

ہتّا (یا) ہتّھا ۲:۔ ہاتھ۔ مٹھی۔ قابو۔ داؤں قبضہ۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنوں میں تنہا نہیں بولتے دوسرے الفاظ کے ساتھ ملا کے بطورِ محاورہ استعمال کرتے ہیں جیسے "ہتّھے پر چڑھ گیا تو بتا دوں گا۔"

ہتّا (یا) ہتّھا ۳:۔ داؤں۔ بازی۔

پہلی بازی میں تو دل ہار گئے ہم اے قدر
ابکی ہتّھے میں وہ دل عشق میں ہارا ہم کو　قدرؔ
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر داؤں یا بازی بولتے ہیں۔ ہتّا ان معنی میں دہلی کی زبان ہے جیسے "ہمارے ہتّھے پر نہ بولو۔"　(فرہنگ آصفیہ)

ہتّا (یا) ہتّھا ۴:۔ قربِ دست، ہاتھ کے پاس ہاتھ کا قرب۔ جیسے "کنکوا ہتّے سے اکھڑ گیا۔"
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

ہتّا (یا) ہتّھا ۵:۔ ہتیار، اسلحہ۔ جیسے نہتّا یعنی غیر مسلح، بے ہتھیار۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ تنہا نہیں بولتے نہتّا لکھتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

ہتّا (یا) ہتّھا ۶:۔ خوشہ، گچھّا۔ جیسے ایک ہتّھا کیلا بھی ساتھ لیتے آنا۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ ان معنی میں اہلِ لکھنؤ انگور وغیرہ کا خوشہ یا گچھّا اور کیلے کی "گود" بولتے ہیں۔

ہتّا ۷:۔ ریل گاڑی کا سگنل۔ اردو مذکر۔ عوام کی زبان۔

ع　گاڑی کے انتظار میں ہتّا سے ہو کھڑے
تبشرؔ زیدپوری

ہتّا پھرنا (یا) ہتّھا پھر جانا:۔ لٹنا، صفایا ہو جانا۔ اردو، دہلی کی زبان۔

زلف پر اے قدر ہتّھا پھر گیا
ہند پر اپنی چڑھائی ہو گئی　قدرؔ

ہتّا پھیرنا:۔ لوٹنا۔ موسنا۔ صفائی کر دینا۔ سب سے لے لینا۔　(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتّا (یا) ہتّھا مارنا:۔ جبراً چھین لینا۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

نقدِ دل لے کے بغل گیر کیا برق مجھے
ہاتھ ملتے ہی ستمگار نے ہتّھا مارا　برقؔ

قول فیصل:۔ ہا کے ساتھ بھی اس کو لکھتے ہیں۔

ہت ترے دِل کا بُرا ہو:۔ خدا تجھ دِل کا ستیاناس کھوئے۔ ہندی محاورہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُت ترے کی دَھت ترے کی: بُرا ہو تیرا۔ خدا تجھے غارت کرے۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ تمہاری بہن کی زبان بہت خراب ہے وہ بات بات میں ایک ایک سے ہُت ترے کی دَھت ترے کی کیا کرتی ہے۔

ہَت توبہ:۔ ہائے توبہ کا بگڑا ہوا لفظ ہے۔ جو کسی بات کو ناپسند کرنے یا افسوس کی حالت میں زبان پر لاتے ہیں۔ جیسے "ہت توبہ یہ بھی قسمت کا لکھا" اردو، اسم، مذکر۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہت تیرے کی:۔ ایک کلمہ ہے کہ مفہوم اس کا قریب بہ دشنام ہے۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان۔

ع　گھسے ہیں اس کے کیا ٹوں میں جا ہت تیرے شانے کی
(جرأتؔ)

ہُتک:۔ (بفتح اول) بے حرمتی۔ بے عزّتی۔ توہین۔

عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

شکستِ عہد میں اعدائے دیں نے کی تعجیل
روا سمجھ گئے حرمت کی ہتک خوار و ذلیل میر عشق

قول فیصل:۔ عوام اور عورتوں کی زبانوں پر بفتحتین ہے جو صحیح نہیں ہے لیکن اتنی کثرت سے استعمال ہے کہ اس کو اُردو کہا جا سکتا ہے۔

ہَتَک اُٹھانا:۔ رسوا ہونا۔ بے عزت ہونا۔ اُردو صرف۔ قریب بہ متروک۔

محکوموں نے فتح پائی
کیا کیا ہم نے ہتک اُٹھائی اختر (شاہ اودھ)

قول فیصل:۔ انھیں معنوں میں "ہتکِ عزت اٹھانا" بھی کہا گیا ہے لیکن جو قریب بہ متروک ہے۔

لڑکے اُس سے شکست پائی نہ
ہتک عزت غرض اُٹھائی نہ قلق

ہَتَکِ حُرمَت:۔ (باضافت) بے عزتی، بے آبروئی، توہین، اہانت، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہتکِ حرمت ہوئی جس وقت رہا کیا باقی
منھ دکھانے کی نہ ظالم کو رہی جا باقی ناظم

ہَتَک کرنا:۔ بے عزتی کرنا، توہین کرنا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہَتَک ہونا:۔ بے عزتی ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

رنج اُلفت نصیب اعدا ہو
ہتک اور انفعال کیا کیا ہو قلق

ہِتُو:۔ (بکسر اوّل و واؤ مجہول)۔ دوست، محب، بہی خواہ۔ ہندی، اسم۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَتّو چلم:۔ (ہتّو بفتح اوّل و واؤ معروف مشدد) لمبی اور پتلی چلم جس کا اوپر کا حصہ کسی قدر بڑا اور گول ہوتا ہے۔ اُردو، مؤنث۔ چرس گانجہ وغیرہ پینے والوں کی اصطلاح۔

قول فیصل:۔ اس کے پینے کا طریقہ یہ ہے کہ چلم میں چرس وغیرہ رکھ کے اوپر سے انگارے کو مہین کرکے بھر دیتے ہیں اور بائیں ہاتھ سے چلم پکڑتے ہیں اور داہنا ہاتھ اوپر سے لگا کے انگوٹھے کی پاس کی گھائی میں مُنہ لگا کے پہلے ہلکے ہلکے دم کھینچتے ہیں اس کے بعد بڑا زور کا دم لگاتے ہیں جس سے اوپر چلم میں لَو پیدا ہو جاتی ہے اور پینے والے کو فوراً کھانسی آنے لگتی ہے۔ پہلا شخص دم مارنے کے بعد دوسرے کو دے دیتا ہے جس کے کم پیسے شریک ہوتے ہیں وہ بھی پہلے آدمی کی طرح دم مارتا ہے اس مرتبہ ویسی آنچ نہیں نکلتی وہ پینے کے بعد تیسرے کو دے دیتا ہے۔ یہ تیسرا شخص وہ ہوتا ہے جس کا کوئی پیسہ شریک نہیں ہوتا بلکہ وہ مفلس و نادار ہوتا ہے وہ دیر تک دم لگاتا رہتا ہے اور کھانستا جاتا ہے۔

ہَتَوڑا:۔ (بفتح اوّل و دوم) لہاروں کے ایک اوزار کا نام جس سے لوہا پیٹتے ہیں۔ اردو، مذکر۔ رائج

جز دستِ قضا ساخت نہ سمجھوں میں کسی کی
کب تیغ نگہ تیری ہتوڑے سے بری ہے لاعلم

ہَتھوڑی:۔ چھوٹے قسم کا ہتوڑا، اُردو، مؤنث، رائج۔

قول فیصل:۔ سوداؔ نے ہا کے ساتھ کہا ہے جو اہلِ لکھنؤ نہ بولتے ہیں نہ لکھتے ہیں۔

مجھے جو یہ مری زنجیر پا ہے
ہتھوڑی کی تری اسمیں صدا ہے سوداؔ

ہَتھ:۔ ہاتھ کا مخفف۔ اُردو رائج۔

قول فیصل:۔ مرکبات میں مستعمل ہے۔

ہتّھا پیٹنا:۔ کوسنے دینا، دامن پھیلا پھیلا کے بد دعا دینا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ جب سے بہو آئیں انھوں نے ایسا ہتّھا پیٹا کہ بھابھی صاحبہ کا جوان لڑکا اللہ کو پیارا ہو گیا۔

ہَتّھا جُوڑی:۔ ایک قسم کا ناچ جس میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر ناچتے ہیں۔ ہندی، اسم، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ ان معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتّھا جوڑی کرنا۔ خوشامد کرنا، گڑگڑانا، منتیں کرنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ میں مان لیتی مگر لڑکی کا معاملہ تھا اس نے میری بہت ہتھا جوڑی کی لیکن میں نے منظور نہیں کیا۔

ہتّھ اُدھار:۔ دستگرداں قرض، وہ قرض جو کسی کے اعتبار پر گرو رکھے بغیر دیا جائے، قرض حسنہ، ہندی، اسم، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔ عوام ہاتھ اُدھار کہتے ہیں۔

ہتّھ اُدھار دینا:۔ دستگرداں قرض دینا۔ بغیر گرو رکھے روپیہ دینا۔ اردو صرف۔ فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتّھا صاف کرنا:۔ صفایا کرنا۔ لوٹنا۔ کچھ باقی نہ چھوڑنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ اب اس محل پر ہاتھ صاف کرنا بولتے ہیں۔

ہتّھا صاف کرنا:۔ وہ کام کرنا جس کی مشق ہو، ہاتھ صاف کرنا۔ اُردو صرف۔ قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ ساحران ناکام کھانا زہر مار کرکے بیہوش ہوئے اور قضانے ان پر ہتھا صاف کرنا چاہا اپنا مرجھکا پن ظاہر کیا۔ (طلسم ہوشربا)

ہتھ پلیتی :۔ چالاکی، عیاری۔ مؤنث۔

(فقرے) پہلے تو معمولی ہتھ پلیتی ابتدائی عذرات چھڑے (۲) ان کی بات تو لونڈے لباڑیوں کی سی ہے ہنس کے ذرا میں ہتھ پلیتی داغ دی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتھ پھیر :۔ ہاتھ کی چالاکی۔ اُردو، مذکّر، متروک۔

گھڑی گھر میں تھے آگے تو ہتھ پھیر
لے اُڑا گنج اب تو دُزدِ دلیر (دہشت گلزار)

ہتھ پھول :۔ پھلجھڑی، ایک قسم کی آتشبازی جو ہاتھ میں لئے لئے چھڑائی جاتی ہے اس آتشبازی سے پھول جھڑتے ہیں۔ اردو، مذکّر، متروک۔

شوخیاں اس شوخ آتشباز کی لکھ دیکھئے
ہاتھ میں ہتھ پھول کاتب کا قلم ہوجائے گا (بحر لکھنوی)

قول فیصل :۔ دلی میں بھی مستعمل ہے۔

دستۂ گل کا کیا کہوں میں رنگ
اسمیں ہتھ پھول کتنے ہیں گے ڈھنگ (سودا)

ہتھ پھیری :۱۔ مساس، بدن پر ہاتھ پھیرنا۔ اُردو۔ مؤنث، قریب بہ متروک۔

صندل سی وہ کلائیاں اپنے گلے میں ہوں
ہتھ پھیریاں نصیب ہوں چندن سی ران پر (صبا لکھنوی)

ہتھ پھیری :۲۔ غبن، دست برد، صفایا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اب مستعمل نہیں۔

ہتھ پھیری :۳۔ کھانے پر خوب ہاتھ مارنا، بہت سا کھانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ عام طور سے رائج نہیں۔

ہتھ پھیری :۴۔ ہاتھ کی چالاکی سے تماشا کرنا۔ شعبدہ بازی، ہاتھ چالاکی، چابک دستی۔ اردو، مؤنث، قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ عمرو نے بہ تعجیل ہتھ پھیری کرکے اپنے پاس سے جوڑی نے کی نکالی دہن پہ رکھ کے دھر پھونکا۔ (طلسم ہوشربا)

ہتھ پھیری :۵۔ چانٹا چٹول۔ دست بازی، ڈھول دھپّا۔ اردو، مؤنث، متروک۔

رندو! ہاں عمامۂ زاہد پہ ہوں ہتھ پھیریاں
کشتیِ مے کا اک اچھا بادباں ہوجائے گا (قدر بلگرامی)

ہتھ پھیری کرنا :۔ مکروفریب سے کسی کا مال لے لینا۔ فریب سے کسی کو اپنے دام میں لانا۔ اُردو۔ عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :۔ اس کا لازم ہتھ پھیریاں ہونا بھی ہے مگر وہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

ہتھ پھیریاں ہیں دست نگارین یار کی
اور چور دل کے ہاتھ میں آکر حنا ہوئی (امیر)

ہتھ چلا :۔ ہاتھ کا چالاک۔ عیّار۔ مذکر، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتھ چھٹ :۱۔ وہ پھکیت جس کا وار خالی نہ جائے، دست چالاک پھکیت، بڑا بھاری پھکیت اردو، مذکّر، پھکیتوں کی اصطلاح۔ قریب بہ متروک۔

وہ خانہ جنگ پھکیتوں میں ہے بڑا ہتھ چھٹ
سر اس کا دو ہی کیا جسکے اک لگائی تیغ (مصحفی)

ہتھ چھٹ :۲۔ وہ شخص جسے مار بیٹھنے کی عادت ہو، دست دراز، ہر بات پر ہاتھ چھوڑ دینے والا، مار بیٹھنے والا، جو ذرا سی چھیڑ چھاڑ پر بے دھڑک مار بیٹھے۔ وہ جس کا ہاتھ مارنے میں بے دھڑک چلتا ہو۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ یہ مُردے عیار بہت ہتھ چھٹ ہیں آپ ان کے سامنے نہ جائیے (طلسم ہوشربا)

ہتھ رس :۔ جلق زنی۔ ہندی مذکّر۔

ہے ہاتھ کی گرمی میں جو از بسکہ بھرا رس
اس واسطے کہتے ہیں سب اس کام کو ہتھ رس (نظیر)

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتھ کٹی :۱۔ ایک قسم کی جالی جو چکن اور زردوزی میں کھولی جاتی ہے۔ اُردو، مؤنث، چکن والوں کی اصطلاح۔

محل صرف :۔ تفضّل حسین صاحب سے بہتر ہتھ کٹی کھولنے والا آج تک کوئی پیدا نہیں ہوا۔

ہتھ کٹی :۲۔ وہ ضرب جو پھکیت حریف کے ہاتھ پر مارتا ہے تاکہ اس کا ہاتھ بیکار ہو جائے۔ اُردو، مؤنث۔ پھکیتوں کی اصطلاح۔

گر سر اٹھائے کوئی پھکیت اس کے روبرو
دکھلائے ہتھ کٹی جڑے تلوار پاؤں میں (شعور)

نعرے یہ دمبدم تھے کہ ہاں دیکھ بے خبر
یہ سر پہ ہتھ کٹی یہ تمانچہ ہے یہ کمر (انیس)

ہتھ کرگھا :۔ کپڑا بُننے کی مشین جو ہاتھ سے چلائی جائے۔ اردو عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ حکومت اترپردیش نے ریاست کے ہتھ کرگھا بنکروں کو بہت ہی رعایتی نوعیت کا قرض دینے کا وعدہ کیا ہے۔

ہتھ کڑا :۔ سپر کا قبضہ جس میں پنجہ رہتا ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہتھ کڑی :۱ وہ آہنی کڑا یا زنجیر جو مجرم کے ہاتھوں میں ڈالی جاتی ہے۔ اُردو، مؤنث۔ رائج۔

واں بنا تھا موتیوں کا گہنا
ہتھ کڑیوں کی تھی یہاں تمنا — اختر (شاہ اودھ)

قولِ فیصل :- اس کا صرف پہنانا پہننا ڈالنا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

ع ہتھکڑی پہنی ہے میں نے ایک مدت ہاتھ میں — ناسخ

وحشت زدہ وہ ہوں جو قدم لیں نہ بیڑیاں
ہر وقت دستگیر مری ہتھکڑی رہے — شاد

اس کا صرف اُترنا اور اُتارنا کے ساتھ بھی ہے۔

ہتھکڑی بیڑی جو مجھ مجنوں کی اُتری بعد مرگ
قبر میں ٹکڑے اُڑائیں گے کفن کے ہاتھ پاؤں — صبا

چلے حالِ دل جو پوچھنے مری ہتھکڑی تو اُتار لو
میں کلیجا ہاتھوں سے تھام لوں بجز اسکے تابِ بیاں نہیں — قدر بلگرامی

ہتھکڑی :۲ منت کے وہ کڑے جو ماہِ محرم میں شیعہ عورتیں اپنے بچوں کو پہناتی ہیں۔ اردو مؤنث، رائج۔

قولِ فیصل :- اس منت میں ہتھکڑی کے ساتھ پاؤں میں ایک کڑا بھی ڈالا جاتا ہے جسے بیڑی کہتے ہیں اور گلے میں طوق بھی ڈالا جاتا ہے اور دیگر چیزیں جو عموماً منت کے ساتھ ہوتی ہیں۔

ہتھ کل :- دستی، کھٹکا، کواڑ کی دستی یا مدھ :۔ دروازے کی بلّی۔ ہندی، اسم، مؤنث۔
(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتھکنڈا :۱ ہاتھ کا کرتب۔ ہاتھ کی چالاکی، اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

اس کا کوئی ہتھکنڈا نہ پایا
بلّی کا سر چراغداں تھا — گلزارِ نسیم

ہتھکنڈا :۲ (کنایۃً) چالاکی، عیاری۔ بدی کرنے کی عادت۔ اُردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

بولا وہ سُن یہ ہتھکنڈے چھوڑ
نقارۂ دُر کو چوب سے توڑ — (گلزارِ نسیم)

ہتھکنڈا :۳ داؤں پیچ۔ گھات۔ اُردو۔ مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہاتھ سے گیسوئے معشوق کو کھولا شبِ وصل
ہتھکنڈا شاہدِ کاکُل کا مجھے یاد آیا — جلیل

قولِ فیصل :- بیشتر جمع میں مستعمل ہے۔

خستگی کا تم سے کیا شکوہ کرے
ہتھکنڈے ہیں چشم نیلی فام کے — غالب

ہتھکنڈے غیر کے سُن کر مجھے مکرا لوگے
پہلے دو چار گواہوں کو بُلالوں تو کہوں — داغ

صاحب فرہنگِ آصفیہ نے ان معنی کے علاوہ اس کے ایک معنی عادت بھی لکھے ہیں اور مثال میں فیس کا فقرہ پیش کیا ہے۔ "کوئی کتنا ہی سمجھاؤ وہ کوئی اپنے ہتھکنڈے چھوڑتا ہے۔" ان معنوں میں بھی کم بولتے ہیں۔

ہتھکنڈا بتا دینا :- ٹُھکا بتا دینا۔ طریقہ سکھا دینا۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل :- ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہتھکنڈا چھوڑنا :- داؤں پیچ کرنا۔ مکاری کرنا۔ عیاری سے کام لینا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :- اب یہ ہتھکنڈے چھوڑ دو مکر دریا سے منہ موڑ دو۔ (فسانۂ آزاد)

ہتھکنڈے :۱ ہتھکنڈا کی جمع۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

پاؤں اس طرح نہ ہر مرتبہ پھیلاؤ ابھی
ہتھکنڈے تم نے نہیں جان ہمارے دیکھے — رند

ہتھکنڈے :۲ حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت۔ اُردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

رشک آتا ہے کہ زلفِ یار میں
ہتھکنڈے پر میرے کیوں شانہ چلا — (گلزارِ نسیم)

ہتھکنڈے رواں ہونا :- مشق ہو جانا کسی امر کی۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

اثر نہ کیوں ہو وہ ہے اپنے بائیں ہاتھ کا داؤں
وہ ہو گئے ہیں رواں ہتھکنڈے دعا کے مجھے — داغ

ہتھکنڈے سیکھنا :- چالاکی سیکھنا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :- اب آپ نے یہ نیا ہتھکنڈا سیکھا کہ اس زنِ جادو جمال زہرہ تمثال کو پھانسا۔
(فسانۂ آزاد)

ہتھکنڈے ہونا :- طریقے ہونا، ڈھنگ ہونا، چالاکیاں ہونا۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

خستگی کا تم سے کیا شکوہ کرے
ہتھکنڈے ہیں چرخِ نیلی فام کے — غالب

ہتھ گولا :- ہاتھ کا بنا ہوا گولا۔ دستی بم۔ اردو صرف۔ اخباری زبان۔

قولِ فیصل :- کچھ عرصے سے یہ لفظ رائج ہو گیا ہے۔

ہتھ لیوا :- ہندوؤں کی ایک رسم جس میں دولھا دلہن کے ہاتھ ملا دیتے ہیں۔ بیاہ کی ریت۔ ہندی، اسم، مذکر۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں۔

ہَتھ نال :۔ ایک قسم کی چھوٹی توپ جسے ہاتھی کی پیٹھ پر لادتے ہیں۔ ہندی: مؤنث۔
(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَتھنی :۱ ہاتھی کی مادہ جس کے دانت چھوٹے ہوتے ہیں۔ اُردو، مؤنث، رائج۔

اور اب جوز عم میں آقا کے فیلخانہ ہے
جو ہتھنی اندھی ہے اسیس تو ہاتھی کانا ہے — سودا

ہتھنی :۲ (کنایتہً) بہت موٹی فربہ اندام عورت۔
(نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں بھی بول دیتی ہیں اور اسی محل پر ڈوئی بھی کہتی ہیں۔

ہتھنی جیسا ڈیل :۔ (کنایتہً) کمال فربہ اندام اُردو، مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ ہتھنی جیسا ڈیل ایسا سوکھا تھا جیسے کانٹا۔ (محصنات)

ہتھوانسا :۔ دشمن کا وار روکنے کے لئے ڈھال یا حربہ کرنے کے تلوار۔ ہاتھ میں لینا۔ اُردو قریب بہ متروک۔

ہے بے خبری فوج کی آمد کی خبر میں
ڈھالوں کو تو ہتھوانسے ہیں تیغیں ہیں کمر میں — انیس

قولِ فیصل :۔ جلالؔ نے سرمایۂ زبان اردو میں ہتھواسنا (بے نون غنہ) لکھا ہے مگر عام رسم الخط نون غنہ کے ساتھ (ہتھوانسنا) ہے مؤلف مذکور نے اس لفظ کو تلوار سے مخصوص کیا ہے مگر انیس نے ڈھال کے لئے بھی کہا ہے۔

ہتھوں سے اُکھڑنا :۱ پتنگ کا ہاتھ پر سے ٹوٹ جانا۔ کنکوے کا ہاتھ پر سے ٹوٹ جانا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر ہتھے سے ٹوٹ جانا بولتے ہیں۔

ہتھوں سے اُکھڑنا :۔ جڑ سے جانا، جڑ سے اکھڑنا، جڑوں سے جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتھوں سے اکھڑنا :۳ بالکل نادار ہو جانا۔ بالکل جما نہ رہنا، اکھڑ جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتھوں سے جانا :۔ پتنگ کا ہاتھ پر سے ٹوٹ جانا یا کٹ جانا۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر ہتھے پر سے کاٹ دینا بولتے ہیں۔ جیسے ہم اُدھر پینچ دیکھنے لگے کوئی آکے ہماری کنکیا ہتھے پر سے کاٹ گیا۔

ہتھوں سے جانا :۔ بالکل تعلق جاتا رہنا۔
(دہلی کا ایک قدیم لغت)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتھی :۱ دستی موٹھ۔ ہتھیلی سے مسلنا جیسے باجرے کے آٹے کو ہتھی دینا۔ (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتھی :۲ گھوڑا صاف کرنے کا برش۔ ہندی، مؤنث۔
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ہتھی کے بجائے برش بولتے ہیں۔

ہَتھیا :۔ (بالفتح)۔ برسات کے چند روز جن میں خوب بارش ہوتی ہے۔ وہ بارش جو بہ شدت ہوتی ہے۔ جھم جھم ہتھیا برسے گا اور مینھ کو جی ترسے گا۔ ہندی، مؤنث۔

آگے ان پریوں کے دیکھو تو گئی دیو سپاہ — قدرؔ
سب یہ ہاتھی ہیں کہ ہتھیا کا اُٹھا ہے بادل (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ ہتھیا برسنا بھی کہا ہے۔

آنکھوں کا جھڑ برسنے سے ہتھیا سے کم نہیں
پل مدتی ہے پیش نظر ہاتھی کا ڈباؤ — میر

فارسی میں فیل باراں کہتے ہیں۔ لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر ہتھیا تشدید دوم ہے۔ اور اس کا صرف لگنا کے ساتھ زیادہ ہے۔ کم سے کم اس کی مدت پندرہ دن ہے۔ اور عام طور سے بھادوں کے مہینے میں ہتھیا لگتی ہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہتھیا لگے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کئی کئی برس بھی ہتھیا نہیں لگتی۔

ہتھیار :۱ اسلحہ۔ سامان جنگ۔ اوزار جنگ۔ تلوار۔ چھری۔ پیش قبض وغیرہ۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

چمکی وہ جب تو ہاتھوں سے ہتھیار گر پڑے
گھوڑوں سے ڈر کے خاک پر اسوار گر پڑے — مونس

آپ صورت نہیں ہے دکھلاتا
لیک ہتھیار ہے نظر آتا — (بہشت گلزار)

ہتھیار :۲ اوزار۔ کام کرنے کے آلات۔ راچھ
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ ان معنی میں اہلِ لکھنؤ اوزار ہی بولتے ہیں

ہتھیار :۔ مجازاً عضو تناسل، آلۂ تناسل۔ اردو، مذکر۔ بازاری زبان۔

عورت سے ہے نفرت مجھے مردوں سے ہے رغبت
ہم مرد ہیں عورت پہ نہ ہتھیار اُٹھے گا — لاعلم

ہتھیار باندھنا :۔ ہتھیار کا جسم پر آراستہ کرنا، مسلح ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہتھیار بند :۔ ہتھیار لگائے ہوئے، مسلح، سلح پوش، اردو، مذکر۔ رائج۔

محلِ صرف :۔ خاں صاحب نے کہا آپ ہیں آدمی بھاری گراں ڈیل جوان مسلح ہتھیار بند اگر آپ کو غصہ آگیا تو

غضب ہو جائے گا۔ (فسانۂ آزاد ج ۴ ص ۱)

ہتھیار بندھنا:۔ ہتھیار باندھنا کا لازم۔ اردو صرف، رائج۔

ہتھیار بندی:۔ فوج کی کمر بندی، فوج کا ہتھیار لگانا، سپاہ کا ہتھیاروں سے لیس ہونا۔ اردو مونث رائج۔

ہتھیار تن پر درست کرنا:۔ مسلح ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

درست تن پہ کئے سب جہاد کے ہتھیار
شگفتہ ہو گئے رخ صورت گل گلزار — میر نفیس

ہتھیار ٹھنڈے کرنا:۔ سلاح جنگ کو جسم سے اتار کر رکھ چھوڑنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ہیں ابھی گرم تپیدن نہیں بسمل ٹھنڈے
تو نے ہتھیار کئے کیوں بت قاتل ٹھنڈے — نکہت

ہتھیار چلانا:۔ ہتھیار سے مارنا، ہتھیار کی ضرب لگانا، جنگ کرنا۔ اردو صرف، رائج۔

ہتھیار چل جانا:۔ ہتھیار سے لڑائی ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تفتہ غیروں سے تمہارے عشق ابرو میں ہوا
چل گئے ہتھیار ہم سے کوچۂ شمشیر میں — امیر

ہتھیار خانہ:۔ اسلحہ خانہ، ہتھیاروں کے رکھنے کا مکان۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل:۔ زیادہ تر اس محل پر سلاح خانہ بولتے ہیں۔

ہتھیار ڈال دینا:۔ (کنایۃً) اپنے آپ کو دشمن کے حوالے کر دینا، ہار ماننا، شکست تسلیم کر لینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ کل کے اخبار میں تھا کہ چمبل گھاٹی کے بہت بڑے بڑے ڈاکوؤں نے حکومت کے سامنے ہتھیار ڈال دیے اور اپنے آپ کو گرفتار کرا دیا۔

ہتھیار رکھ دینا:۔ ہتھیار ڈال دینا۔ اردو صرف۔ قریب بہ متروک۔

ع طاقت نہیں لڑنے کی تو رکھ دیجئے ہتھیار — امیر

ہتھیار سجنا:۔ جسم پر ہتھیار لگانا۔ مسلح ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

تن پہ ہتھیار سجے فوج میں استادہ ہوئے
پہنے پوشاک سفر چلنے پر تیار ہوئے — تعشق

ہتھیار کرنا:۔ ہتھیار سے لڑنا۔ ہتھیار مارنا۔ تیغ زنی کرنا۔ حربہ کرنا۔ وار کرنا۔ کشت و خون کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتھیار کھولنا:۱۔ (کنایۃً) لڑائی سے دست بردار ہونا۔ ہار مان لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے اس محل پر ہتھیار ڈالنا بولتے ہیں۔

ہتھیار کھولنا:۲۔ غیر مسلح ہو جانا۔ ہتھیار اتار ڈالنا۔ ہتھیار سجنے کا عکس، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کون آتا ہے وہیں کھول کے رکھ دے ہتھیار
سامنے جلوہ فگن ہے دو جہاں کا سردار — تعشق

ہتھیار گھر:۔ سلاح خانہ، میگزین، شستر استھان۔ اردو، اسم، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ تعلیم یافتہ طبقہ۔ اس محل پر سلاح خانہ بولتا ہے۔

ع حق کے سلاح خانہ میں تھی تیغ آبدار — تعشق

ہتھیار لگانا:۔ مسلح ہونا۔ ہتھیار باندھنا۔ اسلحہ زیب تن کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نکلے خیمے سے جو ہتھیار لگائے عباسؑ
چڑھ کے رہوار پہ میدان میں آئے عباسؑ — میر انیس

ہتھیار ہونا:۔ لڑائی پیش آنا، لڑائی ہونا، جنگ ہونا۔ اردو صرف فعل لازم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتھیا لینا:۔ (ہتھیا بفتح اوّل) ہاتھ میں لینا۔ قبضہ کرنا۔ مال کو دبا لینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تین لڑکوں کا زیور اچکوں نے ہتھیا لیا۔ ایک کا کان کٹ گیا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت ہتھیا لے جانا بھی رائج ہے۔

دل کا سودا تری زلفوں سے بنا رکھا ہے
کیا خبر تھی کہ نگہ مفت میں ہتھیا لے گی — لاعلم

ہتھیانا:۱۔ ہاتھ میں پکڑنا، ہاتھ میں لینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتھیانا:۲۔ قبضہ کرنا۔ غصب کرنا، دخل کرنا۔ مال دبا لینا۔ اردو، مصدر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہتھے پر ٹوک دینا:۔ ابتدا ہی میں کسی کو غلطی پر آگاہ کر دینا۔ اعتراض کرنا۔ ہتھے پر روک دینا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہتھے پر چڑھنا:۱۔ ہاتھ لگنا، داؤں پر چڑھنا، کسی کے قابو میں آ جانا۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

پہلوان عشق کا کیا پوچھتے ہو مجھ سے حال
جو چڑھا ہتھے پہ اس کے وہ پچھڑ کے رہ گیا — ظفر

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے "لکھنؤ میں بغیر لفظ 'پر' کا اضافہ کئے ہوئے بولتے ہیں ہتھے چڑھنا"۔

ایک سے ایک حسینوں میں ہے اچھا لیکن
ہتھے چڑھ جائے جو اپنے وہی مال اچھا ہے — امیر

ہتھے پر چڑھنا:۲۔ مشق ہو جانا۔ مہارت ہو جانا۔

اردو محاورہ دہلی کی زبان۔

قول فیصل :- بغیر لفظ 'پر' کے ساتھ بھی زبانوں پر ہے۔

چل رہا ہے خنجر فولاد کیا
اسکے ہتھے چڑھ گئی بیداد کیا ۔۔۔ داغ

ہتھے پر روکنا :- ابتدا ہی میں کسی کام کو روک دینا۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتھے پر سے کاٹنا :- کنکوے کو ہاتھ کے قریب سے کاٹنا۔ اردو صرف۔ کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف :- ہم اُدھر پیچ دیکھنے لگے اِدھر کوئی ہتھے پر سے کنکوا کاٹ گیا۔

ہتھے چڑھنا :- قابو میں آنا۔ داؤں پر چڑھنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مجھ سے فضول خرچ کے ہتھے جو چڑھ گیا
دو دن میں آسمان بھی کنگال ہو گیا ۔۔۔ صبا

قول فیصل :- بطور نفی بھی بولتے ہیں۔

کسی کے نہ ہتھے چڑھا راہ بھر میں
یہ گھات میں راہزن کیسے کیسے ۔۔۔ رند

ہتھے سے اُکھڑنا :- (کنایتہً) ابتدا ہی میں قابو سے باہر ہو جانا۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

اکھڑتی ہے ہتھے سے نوکر کے میں ۔۔۔ شوق
یہ ضد ہے کہ بگڑے نہ پڑے کا کھیل ۔۔۔ قدوائی

قول فیصل :- "پر" کے اضافے سے اس کی تکمیلی صورت ہتھے پر سے اکھڑ جانا بھی عوام کی زبان پر ہے۔

جیسے : "آزاد . . . . وہ تو کہیے بڑی خیریت گذری
خوجی : اور کیا اللہ نے بچایا۔
آزاد : یہ تو کہیے ہتھے پر سے اکھڑ گیا۔
خوجی :- اوہ جاتا کہاں ہے گیدی . . . " (فسانۂ آزاد)

ہتھے سے اکھڑنا :- ۱۔ پتنگ کی ڈور کا ٹوٹ جانا۔ ۲۔ دوستی کا جاتا رہنا۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل : لکھنؤ کے کنکوے باز اور عوام اس محل پر ہتھے پر سے ٹوٹ جانا بولتے ہیں یعنی ہاتھ کے پاس سے ڈور کا ٹوٹنا اور کنکوے کا چلا جانا۔

معنی نمبر ۲۔ دوستی کے جاتے رہنا کے معنی میں عوام اور جاہلوں کی زبان ہے جیسے میں نے ایک سال کے بعد اپنے روپیوں کا جو تقاضا کیا تو خاں صاحب ہتھے سے اکھڑ گئے اور قریب تھا کہ مار پیٹ کرنے لگیں۔

ہتھے سے بڑھانا :- متعدی۔ بغیر چھڑایا لئے ہوئے ہاتھوں سے پتنگ کا بڑھانا۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے

ہتھے سے بڑھنا :- بغیر چھڑائی لئے ہوئے ہاتھوں سے پتنگ کا بڑھنا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

بندہ چھڑائی دینے سے منہ موڑتا نہیں
ہتھے سے کب بڑھے گا یہ بیڈھب پتنگ ہے ۔۔۔ شعور

ہتھے لگنا :- ہاتھ آنا، قبضے میں آنا۔ اردو محاورہ۔ عوام کی زبان۔

محل صرف :- اب میں اس فکر میں ہوں کہ ہتھے کیونکر لگے۔ (سیر کہسار)

ہتھیلی :- کف دست۔ ہاتھ کا گڈھا۔ بیچ کا اندرونی حصہ۔ اردو۔ مؤنث۔ فصیح، رائج۔

ہتھیلی رکھ دے کہ پڑ جائے بس ابھی ٹھنڈا
بہت ہے آج جلن اپنے داغ سوزاں میں ۔۔۔ ناسخ
یہ زرد آتش رنگ حنا نے گرمی کی
تری ہتھیلی کا تل صورت سپند ہوا ۔۔۔ وزیر

ہتھیلی بجانا :- ۱۔ تالی بجانا۔ زنانوں کی سی حرکتیں کرنا۔ ہجڑوں کا سا کام کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ اس محل پر تالی بجانا بولتے ہیں

ہتھیلی بجانا :- ۲۔ رسوا کرنا۔ ڈونڈی پیٹنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتھیلی پر رکھنا :- ۱۔ ہاتھ پر رکھنا۔ ہاتھ میں موجود رکھنا، سامنے رکھنا، پاس رکھنا، لیس رکھنا۔ تیار رکھنا۔

خدا جانے یہ کس رشک قمر کی نذر کی خاطر
نکلتا ہر سحر ہے مہر رکھ کر زر ہتھیلی پر ۔۔۔ ظفر
(فرہنگ آصفیہ)

ہتھیلی پر رکھنا :- ۲۔ نہایت فاحشہ ہونا۔ چھنال ہونا، ادھار پھرنا، دکھلاتے پھرنا، اچھالتے پھرنا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہتھیلی پر سر رکھ لینا :- مرنے کو آمادہ ہو جانا۔ سر سے کفن باندھ لینا۔ متعد بمرگ ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

سر ہتھیلی پر نہ رکھے جب تلک سرباز عشق
رکھ سکے کیونکر قدم اپنا وفا کی راہ پر ۔۔۔ ظفر

ہتھیلی پر سرسوں جمانا :- (کنایتہً) کوئی کام اس طرح آناً فاناً کر دینا جس سے عقل حیران ہو جائے۔ نہایت مشکل کام کا کمال عیاری اور پھرتی سے کر دینا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

ع ہتھیلی پر جما کے ہم انھیں سرسوں دکھلاتے ہیں ۔۔۔ شاد

قول فیصل :- اس کی تکمیلی صورت ہتھیلی پر سرسوں جما لینا بھی رائج ہے جیسے

جیسے : "وہ مضطرب اور متعجل اس قدر تھا کہ چاہتا تھا کہ ہتھیلی پر سرسوں جما لوں"۔ (توبۃ النصوح)

ہتھیلی پر سر لئے پھرنا :- مرنے کو پھرنا۔ جان دینے کو پھرنا، سربکف پھرنا، سر سے کفن باندھے

پھرنا، ہر وقت مرنے پر مستعد و آمادہ رہنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

جو وہ قاتل نہ اپنے ہاتھ میں خنجر لئے پھرتا
تو یہ سرباز پھر کیوں سر ہتھیلی پر لئے پھرتا ظفر

قول فیصل:۔ اسی محل پر ہتھیلی پر سر رکھے پھرنا بھی ہے۔

ہتھیلی پر سر ہونا:۔ مرنے پر آمادہ ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

ہمیں ہیں وہ کہ جو اس فتنہ گر کو دیکھتے ہیں تہوّر
کہ سر ہتھیلی پہ ہے اور نظر کو دیکھتے ہیں دہلوی

ہتھیلی پر لئے بیٹھنا:۔ جان دینے یا آبرو بٹانے کے لئے آمادہ ہونا۔ اردو محاورہ۔ قریب بہ متروک۔

آبرو اپنی ہتھیلی پہ لئے بیٹھے ہو
تم کو کچھ خبر ہے کیا نشہ پئے بیٹھے ہو بحر

ہتھیلی پر لئے پھرنا:۔ عورت کا خواہشِ نفسانی سے مغلوب ہونا۔ اردو محاورہ، بازاری زبان۔

باندیاں آپ کی مستانی ہیں مزا دونوں
لئے پھرتی ہیں ہتھیلی پہ یہ بیچا دونوں جانصاحب

ہتھیلی پر ہونا:۔ (کنایۃً) فروخت کرنے یا بھنکد بننے کے لئے آمادہ ہونا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

چپ کھڑے ہیں وہ ہتھیلی پہ ہمارا دل ہے
سوچتے ہیں اسے کیا کیجئے کس قابل ہے داغ

ہتھیلی ٹیک:۔ اوندھا، بیلا، علتِ ابنہ میں مبتلا۔ اردو، صفت، دہلی کی زبان۔

کہیں گے مجکو کیا بد کیا نیک
پہلوان ہیں یہ پر ہتھیلی ٹیک سودا

ہتھیلی ٹیکنا:۔ فعلِ بد کرانے کو اوندھا پڑنا۔ اردو صرف۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتھیلی چبانا:۔ غصہ ظاہر کرنے کے لئے مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں دانت پیسنا یا ہونٹ چبانا کہتے ہیں۔

ہتھیلی دینا:۔ سہارا دینا، مدد دینا، کمر تھامنا۔ اردو محاورہ، بازاری زبان۔

محل صرف:۔ ان کے سالے صاحب کب کے جیل جا چکے ہوتے لیکن ان کے بہنوئی صاحب چونکہ ذی اثر ہیں پولیس سے چھڑا لاتے ہیں اور ہر معاملے میں ہتھیلی دئے رہتے ہیں۔

ہتھیلی سا:۔ صاف، سلیٹ، چٹیل۔ ہندی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

ہتھیلی سلسلانا:۔ ہتھیلی میں خفیف خفیف خارش معلوم ہونا۔ روپیہ ملنے کا شگون سمجھا جاتا ہے۔ (فقرہ) ہتھیلی سلسلا رہی ہے کہیں سے روپیہ آئے گا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ہتھیلی کھجانا بولتے ہیں۔

ہتھیلی سے ماتھا کوٹنا:۔ تعجب اور حیرت اور حسرت ظاہر کرنے کے لئے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مصحفی مر ہی گیا دیکھ کے اس کی یہ ادا
جب ہتھیلی سے کل اس شوخ نے ماتھا کوٹا مصحفی

ہتھیلی سے ہتھیلی ملنا:۔ طبق زنی کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

قطعہ: پک رہی ہے یہ جو کھچڑی سی سبھوں میں جس سے
اس کی اب تک گلی دال نہ چانول ٹسکا
ہاتھ آیا سو ہتھیلی سے ہتھیلی ملنا
چوٹھے اور بھاڑ میں جائے یہ نگوڑا چسکا انشا

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں چٹکی لڑانا بولتی ہیں۔

ہتھیلی کا پھپھولا:۔ (کنایۃً) کمال نازک چیز جو ذرا سے صدمے سے ٹوٹ جائے۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

رکھ حفاظت سے اسے تو مست و غافل ہاتھ میں
ہے ہتھیلی کا پھپھولا شیشۂ دل ہاتھ میں نکہت

کمال یار کے ہاتھوں جلا ہوں میں اے بحر
ہتھیلی کا ہے پھپھولا یہ آبلہ دل کا بحر

ہتھیلی کا پھپھولا:۔ کوئی امر جو باعث رنج و ایذا ہو۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بزم میں پاتا نہیں جو ساقی گلفام کو
جانتا ہوں میں ہتھیلی کا پھپھولا جام کو ناسخ

ہتھیلی کھجانا:۔ چانٹا مارنے کو جی چاہنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

قول فیصل:۔ کھجانا کی جگہ کھجلانا بھی ہے۔

جیسے: آپ اچھے خاصے سر کو چھلا ہوا کیسرو بنانے چلے ہیں کہ دیکھتے ہی ہتھیلی کھجلائے چانٹا مارنے کو جی چاہے (توبۃ النصوح)

ہتھیلی کی مچھلی:۔ کفِ دست کا گوشت۔

دونوں حنائی ہاتھ دکھتے ہیں آگ سے ناسخ
مچھلی کفِ صنم میں سمندر سے کم نہیں (نور اللغات)

قول فیصل:۔ کفِ صنم کی مچھلی ہتھیلی کی مچھلی کی مثال کیونکر ہو جائے گی؟ اب ہتھیلی کی مچھلی بھی عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے بازو کی مچھلی عام طور سے زبانوں پر ہے۔

ہتھیلی لگانا:۔ سہارا دینا، مدد دینا، بڑے کام

کی تکلیف میں سہارا دینا، کمر تھامنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اس محل پر ہتھیلی دینا بولتے ہیں جو بازاری زبان ہے۔

ہتھیلی میں چور پڑنا:۔ مہندی کے رنگ میں سفید دھبا رہ جانا۔ ہتھیلی میں سفیدی رہ جانا اور مہندی یکساں نہ لگنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ ہتھیلی کے چور کی جگہ مہندی کا چور بولتے ہیں۔

جیسے: ع چور مہندی کا سرِ دست گرفتار ہوا۔ مؤدب

ہتھیلی میں کھجلی ہونا:۔ روپیہ پیسہ ملنے کی علامت۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ہماری ہتھیلی میں کھجلی ہو رہی ہے پیسہ کہیں سے ملنے والا ہے۔

ہتھے مارنا:۱ پتنگ کی ڈور کو جلد جلد گھسیٹنا۔ ہاتھ مارنا۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتھے مارنا:۲ موقع کو ہاتھ میں لانا، کسی چیز کو قبضے میں لانا، اردو محاورہ متروک۔

محلِ صرف:۔ اب کیا ہے بڑھ بڑھ کے ہتھے مارو۔ پانچوں انگلیاں گھی میں سر تمہارا کڑاہی میں۔ (طلسم ہوشربا)

ہتّے:۔ ہت تیرے کی، دور ہو، بھاگ جا۔ اردو، دہلی کی زبان۔

ہتیا:۱ (بفتح اول و تشدید دوم مکسور) قتل کرنا۔ مار ڈالنا، قتل کرنے یا مار ڈالنے کا گناہ۔ ہندی، مؤنث، حضرات اہلِ ہنود کی زبان۔

قول فیصل:۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے بکسر اول و دوم (ہِتیا) لکھا ہے۔ اور ان معنوں کے علاوہ پاپ، مظلمہ، گناہ بھی معنی لکھے ہیں اور مثال میں یہ فقرہ لکھا ہے "چھوٹی سی بچیا بڑی سی ہتیا" ہندوؤں کی قید نہیں کبھی کبھی مسلمان عوام اور عورتیں بھی بول دیتی ہیں، مگر ابھی تک اردو زبان میں داخل نہیں ہو سکا۔

ہتیا:۲ دکھ، عذاب۔ جیسے "اودھا بڑی ہتیا ہے" (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہتیا:۳ ادھ موا، مرنے کو بیٹھا ہوا، نہایت ضعیف و ناتوان جیسے اس ہتیا سے کیا لڑاؤں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتیا گلے باندھنا:۔ عذاب مول لینا، پاپ بسانا، جھگڑا پلّے باندھنا، تکلیف دہ چیز کو لینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے اس محل پر ہتیا مول لینا بھی لکھا ہے۔ مگر کسی صورت سے اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہتیا دینا: جان دے کر کسی کو گنہگار کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

بیکار یہاں نہ ہتیا دو
سودا تو نہیں ہے دشمنوں کو — عاشق

ہتیارا:۱ ہتیا کرنے والا، خونی، قاتل، خونریز، قصائی، جلاد، سفاک (۲) پاپی، پرگناہ، پرمعصیت، فاسق، فاجر (۳) وہ شخص جس کی گردن پر کسی کا خون یا مظلمہ ہو (۴) ظالم۔ ان نیائی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اسکی تانیث ہتیاری ہے۔ یہ پست طبقے کی عورتوں کی زبان ہے۔

ہتیا لینا:۔ خون لینا، عذاب لینا، پاپ لینا۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہتیا ہونا:۔ قتل ہونا، کسی کے ذمے خون ہونا، قتل عمد ہونا، پاپ سر ہونا۔ عذاب سر ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہٹ:۱ (بالفتح) ضد۔ اپنی بات منوانے پر اصرار، سخن پروری۔ اردو۔ مؤنث۔ عوام کی زبان۔

ان کی یہ ہٹ کہ نہیں آج نہ دوں گا بوسہ
دل کی یہ ضد کہ بہلتا نہیں بہلانے سے — امیر

ہٹ:۲ مخالفت۔ خودسری۔ سرکشی۔ انحراف، اردو، قلیل الاستعمال۔

ظلم و جفا بوجود یہ اصرار اس قدر
ہٹ دیکھ دیکھ تیری دل اپنا بھی ہٹ گیا — میر

ہَٹ:۳ ہٹنا مصدر سے امر کا صیغہ، سرک، کھسک، اردو۔ فصیح، رائج۔

ع ہَٹ میرے سامنے سے کہ گھٹتا ہے دم مرا — تعشق

ہٹ:۴ بجائے حرفِ نفی۔ نہ، نہیں، بے، بن، بغیر جیسے ہٹ دھرم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ ان معنی میں مرکبات ہی میں مستعمل ہے۔

ہَٹ اٹھانا:۔ ضد کی برداشت کرنا۔ ناز اٹھانا۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان، متروک۔

بے ماں کے ہٹ اٹھاتے نہیں زینہار باپ
جو روکے منہ سے کرتے ہیں بچوں کو پیار باپ — جانصاحب

تم نے ہٹ ان کی ہمیشہ ہے اٹھائی بھائی
اب بھی ہٹ رکھ لو تو قضا ان کو ہے بھائی بھائی — خلیق

ہٹا کٹا: (ہر دو لفظ بفتح اول و دوم مشدد) موٹا، تازہ، جوان، تندرست، مضبوط ہاتھ پیروں والا۔ اردو، صفت۔ مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

ع ہٹا کٹا سا مرد وا ہے کوئی — عالم

محل صرف :۔ ہزاروں آدمی پیچھے سے وہاں جاتے ہیں اور خاصے ہٹے کٹے آتے ہیں۔ (سیر کہسار)

ہٹا کٹا جوان پٹھا :۔ موٹا تازہ تندرست اور قوی ہیکل جوان۔ اردو، عوام کی زبان قریب متروک۔

قول فیصل :۔ تنہا ہٹا کٹا عورتوں کی زبانوں پر ہے۔

ہٹانا :۔ کسی بہانے سے کسی کو کہیں سے ہٹانا اس طرح کہ وہ بُرا نہ مانے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اپنے صاحبزادے کو ذرا یہاں سے ہٹا دیجئے کچھ آپ سے ضروری بات کرنا ہے۔

ہٹانا :۔ تخلیہ کرانا۔ جگہ خالی کرانا، اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ اس دور میں مکان کو کرایے پر دینا اک گناہِ عظیم ہے اور کرایہ دار کو ہٹانا لوہے کے چنے ہیں۔ اور بغیر رقم لئے ہوئے مکان خالی نہیں کرتا۔

ہٹانا :۔ ملتوی کرنا۔ روکنا۔ جیسے بیاہ ہٹانا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ہٹانا :۔ پسپا کرنا، شکست دینا۔ جیسے فوج ہٹانا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ہٹانا :۔ (پورب) واپس کرنا، لوٹانا، پھیرنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہٹ بیٹھنا :۔ سرک کے ایک جگہ سے دوسری جگہ جا بیٹھنا۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ بیگم صاحب نے سلام کرکے پلنگ پر سرہانے بٹھایا آپ پائنتی کو ہٹ بیٹھیں۔
(موتیوں کا ہار)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں "کے" کے اضافہ کے ساتھ ہٹ کے بیٹھنا بولتے ہیں۔

ہٹ پٹانا :۔ کسی کام کے لئے مضطرب ہونا۔ لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس محل پر پٹپٹانا بولتے ہیں جو عوام لکھنؤ اور عورتوں کی زبان ہے۔ ہٹ پٹانا کوئی نہیں بولتا خدا معلوم نور اللغات نے کس سے سُن لیا جو لغت میں جگہ دے دی۔

ہٹ پر آجانا :۔ ضد پر آجانا۔ اَڑ جانا۔ اپنی بات منوانے پر اُتر آنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان قلیل الاستعمال

عرض غصّے میں کبھی اہلِ وفا کی نہ سُنے
ہٹ پر آجائے وہ کافر تو خدا کی نہ سُنے — ناجی

ہٹ پرے :۔ کلمۂ تنفر بہ ناز، دور ہو، پرے سرک، چل ہٹ۔ اردو صرف، دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

ہٹتال :۔ بھاکھا زبان میں۔ ہٹ۔ بازار۔ تالا۔ قفل۔ مونث۔ تمام دکانوں کا بند کردینا۔ بازار بند کرنا۔ اردو میں اسی جگہ بیشتر ہڑتال مستعمل ہے ہندی
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں نہ ہٹتال بولتے ہیں نہ ہرتال (رائے مہملہ سے) زبانوں پر ہے بلکہ عام طور سے ہڑتال مستعمل ہے۔ جلال نے بھی ہٹتال اور ہرتال لکھا ہے لیکن دونوں طرح سے رائج نہیں۔

ہٹ جانا :۔ (دل کے ساتھ) تنفر ہو جانا، بیزار ہو جانا۔

تم لگے غیروں سے ملنے دل ہمارا اچھٹ گیا
جو قدم اُلفت کا آگے تھا سو پیچھے ہٹ گیا — منتظر

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ پورا محاورہ قدم پیچھے ہٹ جانا ہے نہ کہ تنہا ہٹ جانا۔ شعر میں بھی یوں ہی ہے۔ دوسری بات یہ کہ دل پھٹ جانا تنفر ہو جانا کے معنی میں نہ کہ ہٹ جانا البتہ دل ہٹ جانا ہوتا تو ٹھیک بھی تھا۔

ہٹ جانا :۔ سرک جانا۔ چلے جانا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

ہٹ گیا ہوگا دوپٹہ منہ سے سوتے میں کہیں
شب یہاں رہنے کا تیرے سب میں چرچا ہو گیا — مومن

ہٹ جانا :۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رقّت ہوئی نہ ضبط کنیزوں سے ہٹ گئیں
صغریٰ سے اُٹھ کے حضرت زینب لپٹ گئیں — تعشق

ہٹ دھرم :۔ حق ناشناس۔ نامنصف۔ بے ایمان۔ سخن پرور۔ بد معاملہ۔ اردو عوام کی زبان

اس صنم سے ہٹ دھرم کوئی نہیں
دین کا جس کو نہ پاس ایمان کا — شاد

قول فیصل :۔ انشا نے ہٹ دھرم بروزن سرگرم استعمال کیا ہے۔

جہاں دو دل لگاوٹ سے ہوئے گرم
تو اک آفت اٹھاتا ہے یہ ہٹ دھرم — انشا

مگر لکھنؤ کے شعرا نے یہاں دھرم بروزن کرم استعمال کیا ہے

شیخ مہمل ہے برہمن ہٹ دھرم
کچھ کسی کی گفتگو اچھی نہیں — صبا لکھنوی

اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے نفی و اثبات دونوں طرح ہے۔

بُرائی کچھ تو کوئی برہمن کی بتلائے
جناب شیخ کے مانند تو ہٹ دھرم بھی نہیں — جلال

ہٹ دھرمی :۔ بے انصافی۔ بے ایمانی۔ سخن پروری۔ بد معاملگی۔ اردو۔ مونث۔ عوام کی زبان۔

مرے اللہ مرے اللہ نہ کہہ صرف اللہ اللہ کہہ
یہ ہٹ دھرمی ہے اے زاہد خدا سب کا برابر ہے — امیر مینائی

قول فیصل :۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے۔
جیسے: انصاف آپ ہی کے ہاتھ ہے۔ بجز ہٹ دھرمی نہ کیجئے گا۔" (سیر کہسار)

ہٹ دھرمی کرنا :۔ بے ایمانی کرنا۔ بلا وجہ کی ضد کرنا۔ بدمعاملگی پر اُتر آنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

تم تو ہو مجھ سے کڑے میں کروں تم سے نرمی
اپنی باتوں سے ہو قائل نہ کرو ہٹ دھرمی جان صاحب

ہٹ دھرمی ہونا :۔ ناانصافی ہونا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

مرے اللہ مرے اللہ نہ کہہ صرف اللہ اللہ کہہ
یہ ہٹ دھرمی ہے اے زاہد خدا سب کا برابر ہے امیر

ہٹ رکھنا :۔ اپنی بات پر اڑا رہنا، اپنا کہا کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تم نے ہٹ ان کی ہمیشہ سے اٹھائی بھائی
اب بھی ہٹ رکھ لو تنضا ان کو ہے بھائی بھائی
خلیق

ہٹڑی :۔ بچوں کا کھلونا۔ پھولوں کی شاخوں سے مکان کی صورت بناتے اور اس میں چراغ رکھ کر دوالی میں کھیلتے ہیں۔ ہندی، مونث (نور اللغات)
قول فیصل :۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے "ہٹڑی" لکھا ہے اور معنی لکھے ہیں۔ لڑکیوں کے کھیلنے کا ایک مٹی کا کھلونا جس میں دالان اور کوٹھری بنی ہوئی ہوتی ہے اور اس میں گڑیاں رکھتی ہیں، بچوں کا گھروندا اہلِ لکھنؤ کسی طرح بھی نہیں بولتے۔

ہٹ کا پورا :۔ اپنی ضد پر قائم رہنے والا۔ اردو، صفت، مذکر۔ قریب بہ متروک۔
محل صرف :۔ وہ تو وہی ہٹ کا پورا تھا کہ ان آفتوں کو بری طرح سے جھیلتا رہا۔ (ابن الوقت)

قول فیصل :۔ مونث کے لئے ہٹ کی پوری بھی زبانوں پر تھا۔

ہٹ کرنا :۔ ضد کرنا۔ اصرار کرنا۔ کسی بات پر اڑ جانا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

جس چیز پہ ہٹ کی ہے وہی لے کے ٹلے ہیں
چھاتی پہ مری سوئے ہیں گودی میں پلے ہیں انیس

ہٹکنا :۔ (بفتح اول و دوم و سکون سوم) روکنا۔ ہندی۔ (نور اللغات)
قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہٹ کے :۔ اپنی جگہ سے دوسری جگہ چلا جانا۔ اپنے مقام پر کسی شے کا نہ رہنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

ہے زلزلہ مکیں تو کہیں ہیں مکاں کہیں
سر کی زمین ہٹ کے گیا آسماں کہیں تعشق

ہٹلر :۔ جرمنی کے سربراہ مملکت کا نام
قول فیصل :۔ اس کا پورا نام اڈالف ہٹلر ہے۔ یہ ۲۰ اپریل ۱۸۸۹ء میں آسٹریلیا کے ایک گاؤں براؤ میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ ایک معمولی دیہاتی لڑکی میریا شکلگربر کی ناجائز اولاد تھا۔ یہ ایک دفتر میں بہت ہی معمولی حیثیت کا کارکن تھا۔ اس نے تین شادیاں کیں۔ اس کی پہلی بیوی اس سے چودہ سال بڑی تھی۔ اس سے سولہ سال تک کوئی اولاد نہیں ہوئی اور آخر کار طلاق ہوگئی پھر اُس نے دوسری شادی ایک باورچن سے کی جو ایک ہوٹل میں کھانا پکاتی تھی۔ اس سے ایک لڑکی ہوئی چونکہ یہ دق میں مبتلا تھی لہٰذا اس کا ایک ہی سال میں انتقال ہوگیا اور اس کے انتقال کے چھ ہی مہینے بعد اس نے تیسری شادی اپنی رشتہ کی پھوپی زاد بہن سے کرلی جو اس سے تیئس سال چھوٹی تھی۔ اس کے پانچ بچے ہوئے اور ہٹلر اسی تیسری بیوی کے بطن سے تھا۔

یہ جب چھ سال کا ہوا تو اس کے باپ نے اس کا نام گاؤں کے ایک اسکول میں لکھوا دیا اور گیارہ سال کی عمر تک یہ وہاں بادلِ ناخواستہ زیرِ تعلیم رہا اور اس کے بعد اس نے حصولِ تعلیم سے انکار کردیا لیکن اس کے باپ نے جبراً اس کا نام اس سے بڑے لینز کے ایک اسکول میں لکھوایا وہاں اساتذہ اس کی خودسری اور نافرمانیوں کی وجہ سے اس سے بےحد ناراض رہتے تھے۔

۱۹۰۳ء میں اس کے باپ الائس کا انتقال ہوگیا اور اس کے دو سال بعد سولہ سال کی عمر میں اس نے ہمیشہ کے لئے اسکول کی تعلیم ترک کردی۔

اس میں حصولِ علم و ہنر کی مطلق صلاحیت نہیں تھی باوجودیکہ اسے مصوری سے بےانتہا دلچسپی تھی لیکن جو تصویریں یہ بناتا تھا وہ نہایت مضحکہ خیز ہوتی تھیں اور کسی کو پسند نہ آتی تھیں۔

۱۹۱۴ء میں جب پہلی جنگ عظیم شروع ہوئی تو اس نے فوج میں نام لکھوا لیا وہاں اسے کوئی نمایاں کامیابی حاصل نہیں ہوئی لیکن یہ وہاں کے لئے مناسب ثابت ہوا۔ یہ ابھی فوج میں کارپورل ہی کے عہدہ پر تھا کہ جنگ ختم ہوگئی۔

اس کے بعد یہ جرمنی کی نازی پارٹی میں شریک ہوگیا۔ اس پارٹی کے اراکین کا کام حکومت کی مخالفت کرنا اور ملک میں دہشت پھیلانا تھا۔ اس نے اپنی تقریروں سے نازی پارٹی کے ذریعہ ملک میں خانہ جنگی شروع کرادی لیکن چونکہ یہ نئی جماعت تھی اور زیادہ منظم نہ تھی اس لئے اسے اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی اور یہ گرفتار کرلیا گیا۔ اس وقت

اس کی عمر پینتیس سال کی تھی۔ اس جرم میں اُسے نو ماہ کی سزا ہوگئی۔ قید خانہ میں جبکہ یہ اپنی سزا کے دن گزار رہا تھا اس نے ایک کتاب لکھی جو بعد میں نازیوں کی انجیل سمجھی جانے لگی۔

اب یہ اپنی عمر کے چالیس سال گزار چکا تھا اور اسے کافی تجربہ حاصل ہوچکا تھا اور یہ سمجھنے لگا تھا کہ حکومت تشدد سے اور دہشت پھیلا کر نہیں بدلی جاسکتی بلکہ اس مقصد کے حصول کے لئے اسے ایسی راہ اختیار کرنا ہوگی جو قانوناً صحیح ہو چنانچہ اس نے حکومت کے خلاف جگہ جگہ تقریریں کرنے کا سلسلہ شروع کردیا اور رفتہ رفتہ اس نے عوام کو اپنا ہم خیال بنالیا اور اس کے بعد یہ الکشن میں ایک امیدوار کی حیثیت سے کھڑا ہوا اور اسے کامیابی حاصل ہوئی اور صدر کو ۳۰ جنوری ۱۹۳۳ء میں اسے چانسلر کا عہدہ دینا پڑا اور اس وقت سے یہ جرمنی کا مالک و مختار ہوگیا۔ اس کا ارادہ پہلے یورپ کو اور اس کے بعد پوری دُنیا کو فتح کرنے کا تھا۔

چانسلر کے عہدہ سے ایک مطلق العنان حکمراں بننے میں اسے زیادہ وقت نہیں صرف ہوا۔

جرمنی کا ایک مطلق العنان اور جابر حکمراں ہونے کے بعد اس نے ایسی تمام کتابیں نذرِ آتش کردادیں جو کمیونسٹ لوگوں کی حمایت و ہمدردی میں لکھی گئیں تھیں۔

مئی ۱۹۳۹ء میں اس نے اٹلی سے ایک جنگی معاہدہ کرلیا اور اس کے بعد اس نے روس سے معاہدہ کیا کہ فریقین ایک دوسرے کے خلاف کوئی جارحانہ اقدام نہ کریں گے۔ ان ممالک کی طرف سے اطمینان ہوجانے کے بعد اس نے یکم ستمبر کو پولینڈ پر حملہ کردیا اور ڈانزک پر قابض ہوگیا۔ اس نے وارسا اور دوسرے شہروں پر بھی اندھا دھند گولہ باری کی۔ اس کے دو روز بعد برطانیہ اور فرانس بھی اس جنگ میں شریک ہوگئے اور دوسری جنگِ عظیم کا آغاز ہوگیا۔

ہالینڈ اور بلجیم نے ہتھیار ڈال دیے اور برطانیہ کی فوجیں چاروں طرف سے گھر گئیں لیکن زیادہ تر سپاہی جان بچاکر نکل جانے میں کامیاب ہوئے پھر بھی اسلحہ اور دوسرا کل سامان نازیوں کے ہاتھ آیا۔

اس کے بعد اس نے انگلستان پر بہت بڑے پیمانے پر ہوائی حملہ کیا اور شہری آبادیوں پر بھی گولے برسائے۔ رومانیا اور ہنگری نے جرمنی کا ساتھ دیا نتیجۃً سال ختم ہوتے ہوتے ناروے، ڈنمارک اور یورپ کے بیشتر ممالک پر جرمنی کا پرچم لہرانے لگا۔

۱۹۴۱ء میں اس نے روس پر بہت زوردار حملہ کردیا اور اس کی فوجیں کیفو، ماسکو اور لینن گراڈ تک گھستی چلی گئیں اور حملہ میں اسے ایسی کامیابی ہوئی کہ ماہرین جنگ کو یہ کہنا پڑا کہ روس چند ہفتوں میں فتح ہوجائے گا۔ خود ہٹلر کا بھی یہی خیال تھا کہ روس کو اس جنگ میں ایسی شکست ہوگی کہ پھر کبھی سر نہ اُٹھا سکے گا۔

ہٹلر کو یہودیوں سے دلی دشمنی تھی چنانچہ اس نے اس جنگ کے دوران ان کے استیصال پر اپنی پوری قوت صرف کردی۔

جس وقت اس جنگ کا آغاز ہوا اس وقت یورپ میں یہودیوں کی تعداد پچانوے لاکھ تھی اور جنگ کے اختتام تک تیس لاکھ سے بھی کم رہ گئی تھی یعنی تقریباً چھ سال کے عرصہ میں پینسٹھ لاکھ سے بھی زیادہ یہودیوں کو قتل کردیا گیا۔

رفتہ رفتہ جنگ کا نقشہ بدلا یہاں تک کہ وہ ممالک جو ابھی تک اپنا دفاع کررہے تھے اب انہوں نے جرمن فوجوں پر حملے شروع کردیے چنانچہ امریکانے چوبیس گھنٹے تک مسلسل جرمنی کے صنعتی مرکزوں پر گولہ باری کی اور ایک ایک رات میں پانچ پانچ سو ہوائی جہازوں سے حملے کئے گئے۔ برلن پر سو مرتبہ سے زیادہ ہوائی حملے ہوئے اور ۱۹۴۳ء میں جرمنی کے سپہ سالاروں کو حالات کا جائزہ لینے کے بعد اپنی شکست کا پورا یقین ہوگیا۔

ہٹلر کو اپنے ملک کے باشندوں کی جانوں سے زیادہ اپنا وقار عزیز تھا۔ اس کے اوپر جنون کی سی کیفیت طاری تھی اور وہ یہی چیختا رہا کہ امن ناممکن ہے اور آخری وقت تک اپنی فوجوں کو یہ حکم دیتا رہا کہ پیچھے نہ ہٹیں چاہے اس کے لئے ایک ایک سپاہی کام آجائے۔

ادھر روس نے بھی اپنی حالت سنبھال لی تھی اور اب اس نے تمام محاذوں پر دفاع کے بجائے حملے کرنا شروع کردیے اور اپنے تمام مفتوحہ مقامات واپس لے لئے۔

ماہ ستمبر میں امریکا جرمنی داخل ہوچکا تھا اور اس کی فوجوں نے جرمنی فوجوں کو برلن کی طرف ڈھکیلنا شروع کردیا تھا اِدھر روسی فوجیں بھی مشرق کی طرف سے بڑھتی چلی آرہی تھیں۔

جرمنی کے کچھ سپہ سالاروں نے ہٹلر کو قتل کردینے کی کوشش کی لیکن وہ زخمی ہوجانے کے باوجود کسی طرح حیرت انگیز طریقہ سے اپنی جان بچاکر نکل گیا۔ اگرچہ اس کی شکست کے آثار بالکل نمایاں تھے لیکن اس کے باوجود اس نے یہ بات نہ مانتے ہوئے اپنے ہزارہا سپاہیوں کو اپنی جانیں دیدینے کا حکم نافذ کردیا اور پھر تمام جنگی سرگرمیوں سے کنارہ کش ہوکر ایک ایسی جگہ روپوش ہوگیا جہاں وہ لوگوں کی

زد سے محفوظ رکھ سکتا تھا۔

مذکورہ بالا حفاظتی اقدام کے باوجود اس نے اپریل ۱۹۴۵ء میں جرمنی کے زمیندوز اور انتہائی محفوظ مقامات کو بھی گولہ باری کر کے اُڑا دیا۔ اس کے بعد ہٹلر کو یقین ہو گیا کہ اس کی عمر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے چنانچہ آخر میں اس نے ایک وصیت نامہ تحریر کیا جو اسکے غرور و تکبر کا شاہکار ہے۔ جب کہ اس کے سپاہی میدانِ جنگ میں اپنی جانوں کی بازی لگائے ہوئے تھے اس نے خود اپنے کو گولی مار کے اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا اور اس کے مظالم اور بہیمانہ افعال و اعمال آج بھی تاریخ کے صفحات پر بدنما داغ بنے ہوئے ہیں۔

ہٹنا:۔ (بالفتح) سرکنا، کھسکنا، چلا جانا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

آنکھوں کے سامنے سے نہ ہٹ اے خیالِ یار
تجھ سے کوئی عزیز دمِ واپسیں نہیں — آتش

ہٹنا:۲۔ شکست کھانا۔ پسپا ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

ہٹنا:۳۔ لوٹنا۔ واپس ہونا۔ پھرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہٹنا:۴۔ گائے یا بھینس وغیرہ کا دودھ سے رہ جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہٹنا:۵۔ ملتوی ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہٹنا:۔ کسی امر پر اصرار اور ضد کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

زلفیں یوں بکھری ہوئی چہرے پہ ماتگیں تھیں دل
جس طرح ایک کھلونے پہ ہٹیں دو بالک — سودا

جبرئیل سوا کیا کوئی اس راز کو جانے
جس شے پہ ہٹا ہے وہی بھیجی ہے خدا نے — انیس

ہٹنا:۶۔ انسان کے بچے کا مرنا، گزرنا، اُترنا۔ دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہٹنا:۷۔ رجنا، بھرنا، سیر ہونا جیسے کھانے سے جی ہٹنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

ہٹوا:۔ (پورب) دکاندار، ہاٹ والا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہٹو بچو:۔ مجمع اور ہجوم کو ہٹانا۔ اردو عوام کی زبان۔

دھومیں ہٹو بچو کی ہیں اس پر ہجوم ہے — قدر

محلِ صرف:۔ چوکی کے گرد سیکڑوں چوبدار نقرئی طلائی عصا ہاتھوں میں لیے سلطانی بانات کی وردیاں پہنے ہٹو بچو کرتے چلے جاتے تھے۔ (بیگمات اودھ)

ہٹ ہونا:۔ ضد ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

ان کی یہ ہٹ کہ نہیں آج نہ دوں گا بوسہ
دل کی یہ ضد کہ بہلتا نہیں بہلانے سے — امیر

ہٹی:۔ دکان۔ ہاٹ۔ بازار۔ ہندی۔ مونث۔ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ان معنی میں اس کو پورب کی زبان لکھا ہے۔ لیکن اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہٹی:۲۔ (بفتح اوّل و تشدید دوم) ضدی۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ اے بہن تم اس کو فضول سمجھا رہی ہو یہ مُوا ہٹّی ہے تمہارے سمجھانے سے اس کی سمجھ میں نہیں آئے گا۔ یہ مار کا عادی ہے مار کھانا چاہتا ہے۔

ہٹی کٹی:۔ موٹی تازی، خوب مضبوط اور تنومند۔ اردو۔ مونث۔ عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ جب بھی آتی ہے کہتی ہے کہ مہینوں سے بیمار ہوں لیکن دیکھنے میں ہٹی کٹی ہے۔

ہٹیلا:۔ (بفتح اوّل و یائے معروف) ضدی، اڑیل، بات کی پچ کرنے والا، اپنی بات پر اَڑ جانے والا۔ اردو۔ عورتوں کی زبان۔

تو وہ ہے ہٹیلا کہ ہر اک بات پہ تو نے
اک بار جو ہاں کی ہے تو سو بار نہیں کی — رنگین

محلِ صرف:۔ جوں جوں وہ بڑا ہوتا گیا ضدی ہٹیلا زنانہ مزاج بنتا گیا۔ (محصنات)

قولِ فیصل:۔ مونث کے لیے "ہٹیلی" مستعمل ہے۔

ہٹیلے کی ہڈی:۔ نہایت ضدی، اپنی بات پر اڑ جانے والا۔ اردو عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ تم اس سے بار بار بیکار کہہ رہی ہو یہ ہٹیلے کی ہڈی ماننے کا نہیں۔ نہایت کام چور ہے۔

ہجا:۔ (بکسر اوّل) حروف کا اعراب سے ظاہر کرنا۔ حروف ہجا سے۔ الف۔ بے۔ تے۔ ثے۔ وغیرہ مراد ہوتے ہیں۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر حروفِ ہجا حروفِ تہجی کے معنی میں بولتے ہیں۔

ہجر:۔ (بکسر اوّل) جدائی، فرقت۔ فارسی۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

ملتی ہے عاشق کو لذت فرقتِ معشوق میں
اختیاری ہجر ہے سُرخاب سے سُرخاب کا — ناسخ

قولِ فیصل:۔ عربی میں بفتح اول ہَجر ہے جیسا کہ حافظ شیرازی نے نظم کیا ہے۔

شب قدر است و طے شد نامۂ ہجر
سلامٌ هیَ حتّی مطلع الفجر — حافظ شیرازی

شعرائے ایران نے اس کا استعمال بالکسر کیا ہے اور ایران والوں کی تقلید میں اہلِ ہند نے بالکسر ہی استعمال کیا ہے اور یہی عام طور سے زبانوں پر بھی ہے انھیں معنی میں شعرائے ایران اور اہلِ ہند نے ہجران بھی استعمال کیا ہے۔

ہجراں :- جدائی۔ مفارقت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

خو ہو گئی ہجراں میں تڑپنے کی شبِ وصل
گو چین ہو دل کو مجھے آرام نہ ہو گا — مومن

دن وصل کے گئے شبِ ہجراں قریب ہے
دامن سے چشم چشم سے داماں قریب ہے — تعشق

ہجراں کشیدہ :- جدائی کا دکھ اٹھائے ہوئے۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

ہجراں نصیب :- فراق زدہ۔ وہ شخص جس کی قسمت میں دوست سے جدا رہنا لکھا ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف :- جب قدسیہ محل عالم بالا کو سدھاریں اور بادشاہ بیگم کو معلوم ہوا کہ بادشاہ اُس لیلیٰ متوفیہ کے فراق میں مجنوں ہو رہے ہیں تو اُن کی مامتا جوش میں آئی اور چاہا کہ اپنے ہجراں نصیب بیٹے کے غمزدہ دل پر تسلی و تشفی کا پھاہا رکھیں۔ (بیگمات اودھ)

ہجرت ۱ :- (بکسر اوّل و فتح سوم) جدائی، مفارقت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- ان معنی میں مستعمل نہیں۔

ہجرت ۲ :- (بکسر اوّل و فتح سوم) وطن کو ہمیشہ کے لئے چھوڑنا۔ عربی۔ مونث، فصیح، رائج۔

ہجرت ۳ :- پیغمبر خدا صلعم کا مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ جانا۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

ہجرت زمینِ کعبہ سے جب مصطفیٰ نے کی
اس روز مصطفیٰ کی مدد مرتضیٰ نے کی — انیس

ہجر میں تڑپنا :- جدائی میں بے تاب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہجر میں تڑپا ہوں میں صورتِ بسمل کیا کیا
دیکھنے کو ترے لوٹا ہے مرا دل کیا کیا — صبا

ہجری :- ہجرت سے منسوب۔ عربی صفت، رائج۔

محل صرف :- تاریخ ہجری میں کسی واقعہ کا سن حروف ابجد کے اعداد سے عیسوی یا ہجری سنوات میں نکالا جائے۔ (رہنمائے شاعری)

قول فیصل :- کتب تواریخ میں لکھا ہے کہ حضور غرہ ماہ ربیع الاول شبِ دوشنبہ کو نبوت کے تیرھویں سال اور شبِ معراج کے آٹھ مہینے بعد کہ اس وقت آپ کا سنِ مبارک ترپن برس کا تھا کفار مکہ کے حسد سے ہجرت فرما گئے۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہجڑا :- (بالکسر) سنسکرت میں ہیجڑا تھا، بیشتر زبانوں پر ہجڑا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ عام طور سے ہیجڑا کہتے ہیں۔

ہجمہ :- (بالفتح) چالیس سے زیادہ اونٹوں کا گلہ۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہجمہ اشتران بغدادی
مثلِ ریگِ رواں رواں دیکھا — تسلیم لکھنوی

قول فیصل :- اُردو زبان سے اس کا کوئی خاص تعلق نہیں۔

ہجو :- (بفتح اول و سکون دوم) بُرائی کرنا۔ کسی کو برا کہنا۔ مذمت کرنا، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

بہت تاریخیں ہیں قطعات عالی
مگر ہے ہجو سے البتہ خالی — (معراج المضامین)

ہجو کرنا :- مذمت کرنا۔ بدگوئی کرنا۔ برائی کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- مولوی صاحب سکھائے پڑھائے تو تھے ہی انہوں نے پہاڑ کی ہجو کرنی شروع کر دی۔ (سیر کہسار)

ہجو کہنا :- ہجو میں شعر کہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہجو کہنا ہے اب شعار مرا
ہو نہ کم روم میں وقار مرا — (فسانۂ آزاد)

ہجوم :- (بضم اوّل و دوم و واؤ معروف) بھیڑ بھاڑ، انبوہ کثیر۔ مجمع۔ جماؤ۔ فارسی۔ مذکر، فصیح، رائج۔

ہجوم گریہ زبس رات چشم تر میں رہا
نہ ایک قطرۂ خوں صبح تک جگر میں رہا — مصحفی

ناگاہ آ کے بالی سکینہ نے یہ کہا
کیسا ہے یہ ہجوم کدھر ہیں مرے چچا — انیس

قول فیصل :- عربی میں اس کے معنی ہیں ناگاہ کسی چیز پر حملہ آور ہونا۔ فارسیوں نے بھیڑ کرنا، انبوہ لگانا کے معنی میں استعمال کیا ہے۔

ہجوم کرنا :- بھیڑ کرنا، ازدحام کرنا، ہنگامہ کرنا۔ ٹوٹ پڑنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نہیں ہے جوگی اگر چشم یار گرد اس کے
ہجوم کرتے ہیں مژگاں کے بالکے کیا کیا — ذوق

قول فیصل :- اس کا لازم ہجوم ہونا بھی مستعمل ہے۔

جس طرف نکلا ہجومِ عاشقاں ہو جائے گا
ساتھ اس یوسف لقا کے کارواں ہو جائے گا — وزیر

ہجوِ ملیح (باضافت) وہ ہجو جس میں بظاہر مدح ہو لیکن حقیقۃً ہجو اور ذم ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- آپ نے دیکھا کہ وہ جس طرح میری شاعری کی مدح کر رہے تھے وہ حقیقتاً ہجو ملیح تھی میری سچی تعریف نہیں تھی۔

ہجے :- حرف کو حرف سے اعراب کے ذریعہ سے مِلا کر لفظ بنانا۔ اردو، مذکر، رائج۔

ہجے کرنا :- حرفوں کو جوڑنا۔ اعراب سے لفظ ادا کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- مصاحب۔ ہجے کیجیے ہجے۔ انگریزی زبان کی آپ بن ناحق ٹانگ توڑتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ انھیں معنیٰ میں بچے لگانا بھی مستعمل ہے۔ جیسے "پڑھاؤ چاہے کم مگر مطلب زیادہ بتاؤ اِملا روز لکھاؤ بچے روز لگاؤ۔ (فسانۂ آزاد)

بچے کرنا :۔ (کنایۃً) رُک رُک کر بولنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

بچے نکالنا۔ اعتراض کرنا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

بچر مچر :۔ (ہر دو لفظ بکسر اول و فتح دوم) ٹال مٹول بہانہ، پس وپیش۔ ہندی مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر ٹال مٹول ہی بولتی ہیں۔

بچر مچر کرنا :۔ پس وپیش کرنا۔ ششش و پنج کرنا۔ تامل کرنا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ رسول خدا صلعم بنفس نفیس لڑائی میں شریک تھے اور سب پیش پیش تھے تو مسلمانوں کو بچر مچر کرنا کیا مناسب تھا۔ (ترجمۃ القرآن)

بچر مچر لانا :۔ ٹال مٹول کرنا، پس وپیش کرنا۔ تامل کرنا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ اور جو کسی دن پڑھنے سے جی چُرایا ذرا بچر مچر لایا تو ڈرایا دھمکایا کھانے کو نہ دیا۔ (سگھڑ سہیلی)

بچر بچر :۔ (بفتحتین ہر دو لفظ) ڈولی یا چو پہلے کی چلنے کی آواز۔ اُردو، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ بلاقی کہار کا چو پہلا اتنا خراب تھا کہ راستے بھر بچر بچر کی آواز آتی رہی۔

ہچکا :۔ (بالضم) ڈور کی چرخی۔ ہندی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس محل پر چرخی ہی بولتے ہیں۔

ہچکا :۔ (بالفتح) دھکا۔ ہچکولا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

ہچکچا کے رہ جانا :۔ ڈر کے رہ جانا۔ خوف زدہ ہو جانا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

جو ہچکچا کے رہ گیا سو رہ گیا اِدھر سمعیل
جس نے لگائی ایڑ وہ خندق کے پار تھا میر تھی

ہچکچانا :۔ (بالکسر و کسر سوم) پس وپیش کرنا۔ کسی کام میں تامل کرنا۔ ڈرنا۔ خوف محسوس کرنا۔ کسی کام کے کرنے میں تکلف ہونا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

اگر دل آپ کا دل سے مِلا ہے جرأت کے
تو ہچکچاتے کیوں ہو لب سے لب ملانے کو جرأت

اے داغ ہچکچاتے ہو ذلت سے عشق کی
دنیا میں ہو تمھیں تو بڑے آبرو پسند داغ

ہچکچاہٹ :۔ ہچکچانے کا فعل۔ اردو، مؤنث۔ غیر فصیح۔ رائج۔

محل صرف :۔ اس امر کے اعتراف کرنے میں کسی ذی عقل سوانح نگار نے بھی ہچکچاہٹ نہیں دکھلائی۔ (رسالۂ تنویر المشرق نومبر ۱۹۱۰ء)

ہچکچی :۔ کچکچی، دانت پیسنا۔ ہندی، فعل لازم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر دانت کچکچانا بولتے ہیں۔

ہچک کے :۔ (ہچک بفتحتین) زور دے کے، دھم سے۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ نئی بنی ہوئی کرسی تھی تمہارا بھائی ایسا ہچک کے بیٹھا کہ جس سے کرسی ٹوٹ گئی۔

ہچکنا :۔ (بکسر اول و فتح دوم) ۔ تامل کرنا۔ ڈرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

ع یہ قتل کرنے کو کرتے ہیں پر ہچکتے ہیں عاشق

یا تو قالب میں آتے ڈرتی تھی
اب ہچکتی ہے روح جانے سے زند

ہچکولا :۔ دھچکا، دھکا، ایک قسم کی تیز تکان۔ وہ صدمہ کہ جو سواری کی جنبش سے ہوتا ہے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

مر گئے گھبرا کے بیمار فراق
درد نے اٹھ کر وہ ہچکولا دیا رضا

قول فیصل :۔ زیادہ تر بہ صیغۂ جمع ہچکولوں اور ہچکولے بولتے ہیں۔ کھانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے سڑک پر کھانچے بہت تھے تانگے کے ہچکولوں نے میرا دم نکال لیا کمر میں درد ہونے لگا۔

ہچکی :۔ (بالکسر) وہ ہوا جو آواز کے ساتھ گلے سے رُک رُک کر نکلتی ہے اور نیز وہ حالت نزع اور جانکنی کے وقت ہوتی ہے۔ اردو۔ مؤنث فصیح، رائج۔

پیاسی کی یاد آگئی نقشہ بدل گیا
ہچکی کے ساتھ منہ سے سکینہ نکل گیا مؤلف

قول فیصل :۔ اس کی جمع ہچکیاں اور ہچکیوں ہے۔

جوشش بکا میں ہچکیاں باہم لیا کیے
عباسؑ نامدار کی باتیں سُنا کیے تعشق

اشک واژوں نہ اثر باعث صد جوش ہوا
ہچکیوں سے مَیں یہ سمجھا کہ فراموش ہوا مومن

صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی یوں لکھے ہیں۔ فارسی ہچکہ، ہکّہ، ہکہک، عربی فواق۔ وہ ہوا جو گلے سے رُک رُک کر نکلتی ہے اور نیز وہ حالت جو نزع اور جانکنی کے وقت پیش آتی ہے۔

(حجاب حاجز یا جگر یا معدہ کے فم اعلیٰ یا لباب یا امعا یا اثنا عشر کی سوزش یا گردے کے امراض یا مرض فتق میں آنت پیچے آکر پھنسنے یا خراب بخار یا ہیضہ کے اخیر درجے میں ہچکیاں آتی ہیں لیکن اکثر بدہضمی یا

نفخ معدہ میں تیزابی کیفیت زیادہ ہونے یا جلد جلد لقمہ نگلنے سے ہچکیاں آیا کرتی ہیں۔

ہچکیاں اُلٹنا:۔ شدت سے رونا جس سے حلق میں پھندا لگے۔ پے در پے ہچکیاں آنا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

پھر کوئی خوشخرام ادھر سے نکل گیا۔
پھر ہچکیاں اُلٹ گئیں ارباب خواب میں اثر لکھنوی

ہچکی آنا:۔ آواز کے ساتھ سانس رُک رُک کر نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم وہ میکش تھے اُسے قُلقُلِ مینا سمجھے
ایک ہچکی سی جو ہم کو دمِ رحلت آئی صبا

ہچکی آنا:۔ جب کسی کو ہچکی آتی ہے تو کہتے ہیں کوئی دوست یاد کرتا ہے۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

ہے دھیان تیرے ہیں سحر و شام ہمارا
ہچکی جو کبھی آئے تو لو نام ہمارا عشق

جنّت میں جو حوروں کو مری یاد نہ آتی
ہچکی بھی تہہِ خنجرِ بیداد نہ آتی داغ

قول فیصل:۔ بصیغۂ جمع ہچکیاں آنا بھی مستعمل ہے۔

ہچکیاں آتی ہیں شیشے کو نہیں یہ قلقل
کوئی میخوار ہے شاید کہ اُسے یاد آیا لطافت

ہچکی بندھنا: زیادہ رونے سے سانس کا رُک رُک کے نکلنے لگنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

پوچھا 'یہ کیوں حضور نے' حالت تباہ کی
ہچکی بندھی بتولؑ فلک بارگاہ کی تعشق

قول فیصل:۔ اپنے محل پر ہچکی بندھی ہونا بھی مستعمل و فصیح ہے۔

بہتے تھے اشک دل یہ ہجوم ملال تھا
ہچکی بندھی ہوئی تھی یہ رقت کا حال تھا تعشق

اس کی تکمیلی صورت ہچکی بندھ جانا بھی مستعمل و فصیح ہے۔ جیسے: جی بھر آیا اور بے اختیار آنا رویا کہ ہچکی بندھ گئی۔ بصیغۂ جمع ہچکیاں بندھنا یا بندھ جانا بھی فصیح و رائج ہے۔

ع اس درجہ روئے بندھ گئیں بچوں کی ہچکیاں میر عشق

سازِ مضطرب کی طرح جس نے ہنسی سے چھیڑا
ہچکیاں بندھ گئیں اسکی مری فریاد کے ساتھ شعور

ہچکی بندھنا: جانکنی کے وقت سانس کا رُک رُک کے نکلنے لگنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

آنکھیں پتھرائیں ڈھل گیا منکا
بندھ گئی ہچکی رُک گیا گھرا قلق

ہچکی لگنا (یا) ہچکیاں لگنا:۔ وہ حالت جو نزع اور جانکنی کے وقت انسان کو ہوتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بصیغہ جمع ہچکیاں لگنا کم بولتے ہیں۔ ہچکی لگنا بصیغۂ واحد زیادہ مستعمل ہے۔

ہچکی لگنا:۔ اس کیفیت کو بھی کہتے ہیں جو رونے کی شدت میں آدمی کو ہوتی ہے۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

بیانِ دردِ دل سُن سُن کے ہاتھوں سے جگر تھاما
لگی ہچکی انھیں جب ذکر آیا میری رقت کا شرف

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت ہچکی لگ جانا اور ہچکیاں لگ جانا بھی مستعمل و فصیح ہے۔

روئے کیا سُن کے وہ قاصد سے کہانی میری
ہچکی لگ جاتی اگر سُنتے زبانی میری جلال

ہچکیاں سب کو لگیں اس کے سرہانے شاید
تیرے بیمار نے دم آج ستمگر توڑا ممنون

اپنے محل پر ہچکی لگی ہونا بھی مستعمل ہے۔

بے یار بزم میں ٹپکتے ہیں اشک جام
ہچکی ہے بوتلوں کی برابر لگی ہوئی ذوق

ہچکی لینا:۔ روتے روتے سانس رُک رُک کر نکالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بصورت جمع ہچکیاں لینا زیادہ مستعمل ہے۔

محل صرف:۔ وجہ یہ کہ ہچکیاں لیتی اور سسکیاں بھرتی جاتی تھی۔ پوری بات مُنھ سے نہیں نکلتی تھی۔
(فسانۂ آزاد)

ہچکیوں کی ڈاک بیٹھنا:۔ متصل ہچکیاں آنا۔ اردو محاورہ۔ قلیل الاستعمال۔

شیشوں نے ہچکیوں کی بٹھائی ہے ڈاک کیوں 'امیر'
میخانے کو ارادہ ہے کس بادہ خوار کا مینائی

ہچ ہو جانا:۔ کسی معاملے کا طے ہوتے ہوتے نہ ہونا۔ اُردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ خریدار بالکل راضی ہو گیا تھا لیکن صاحبزادے نے اس کو کچھ ایسی پٹی پڑھائی کہ معاملہ ہچ ہو گیا خریدار نے انکار کر دیا۔

قول فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی یہ بھی لکھے ہیں کہ نشانہ صحیح نہ بیٹھنا" یہ عوام کی زبان ہے۔

ہُدا:۔۱ سیدھا راستہ۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ اردو میں عربی یا فارسی ترکیب کے ساتھ ہی مستعمل ہے۔

سب گھر ہُے امام ہدا صاف کیجیے
پہلے نماز پڑھنے کی جا صاف کیجیے تعشق

ہُدا:۔۲ سید ہدایت اللہ خاں منجم کا تخلص۔ ان سے اور امام جعفر صادق علیہ السّلام سے ۳۳ پشت کا فاصلہ ہے۔ ان کی والدہ امام موسیٰ کاظمؑ کی نسل سے تھیں۔ یہ حسین شہید عارج بن اسحاق موتمنی برادر عینی امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادقؑ کی اولاد سے ہیں۔ جد اعلیٰ ان کے حکیم سید نور اللہ کلید بردار نجف اشرف تھے۔ ان کے والد سید رشید الدین ہر سال پیدل حج کو جاتے ہر منزل پر دو رکعت نماز پڑھتے جاتے تھے۔ ایک منزل پر

بعد نماز راہ بھول گئے۔ متردد ہوئے۔ پہاڑ سے آواز آئی اے جان سنگ بابا فلاں راہ جاؤ تم راہ بھول گئے ہو۔ تب انھوں نے پہاڑ کی ہدایت کے موافق راہ طے کی اور منزل مقصود کو پہونچے۔ راہِ خدا میں شہید ہوئے۔ سید نوراللہ خاں بہر علاج حسب الطلب معین الدین محمد فرخ سیر بادشاہ دہلی تشریف لائے۔ بعد صحت بادشاہ نے نواب خان بہادر خطاب عطا فرمایا زر و جواہر سے مالامال کیا۔ قطب الملک سید عبداللہ خاں بہادر یار وفادار ظفر جنگ کی خواہر معظمہ سے سید نوراللہ نے عقد کیا جن سے تین فرزند سید حاجی سید غازی سید بڑے متولد ہوئے۔ مخبرالدولہ سیدالممالک حکیم سید ماشاءاللہ خاں بہادر اسد جنگ نجفی الجعفری المتخلص بہ صدر اپنے والد کے ہمراہ نجف اشرف سے تشریف لائے تھے۔ بہر سیر ناگپور تشریف لے گئے۔ اس وقت وہاں کے راجہ کو لوگ جلانے کو آمادہ رانی ستی ہونے کو موجود تھی۔ اتفاقاً ہوا سے کپڑا راجہ کے پاؤں پر سے اُڑ گیا۔ انکی نظر پاؤں پر پڑی رنگ دیکھ کر پہچانا کے زندہ ہے۔ وہاں کے لوگوں سے کہا کہ راجہ زندہ ہے سکتہ ہو گیا ہے۔ علاج سے اچھے ہو جائیں گے۔ یہ سُن کر رانی بہت خوش ہوئی۔ اور ماشاءاللہ خاں کو مع راجہ اپنے گھر لے گئی۔ ان کے علاج سے راجہ نے چند روز میں صحت پائی۔ راجہ اُن سے بہت خوش ہوئے اور زر و جواہر سے مالامال کر کے کہا آپ میرے جاں بخش ہوئے مجھ سے آپ کی خدمت اَدا نہ ہو سکی لیکن میرے یہاں تین چیزیں نادرات سے ہیں اوّل بہت بڑے موتیوں کا کنٹھا دوم میری دختر جو نہایت حَسین ہے سوم سفید ہاتھی جو مرغوب ہو حاضر ہے۔ انہوں نے کہا کنٹھا آپ کے خزانے کی زینت ہے۔ دختر آپ کی میری دختر ہے۔

البتہ سفید ہاتھی سواری کے کام آسکتا ہے۔ راجہ نے سفید ہاتھی اور ایک سیاہ ہاتھی اور کئی گاؤں کی معافی کا کاغذ عطا فرمایا۔ گاؤں کی تحصیل انھوں نے اپنی خلافِ شان سمجھ کر نہ کی۔ مخبرالدولہ ان دونوں ہاتھیوں کو اپنے سامان ریاست کے ہمراہ لے کر دہلی تشریف لائے۔ کچھ عرصے کے بعد دہلی سے مرشدآباد اس شان سے تشریف لے گئے کہ نشان پیش رو چلتا ڈنکا بجتا اٹھارہ زنجیر فیل سواری کے ہمراہ تھے۔ دیدِ دولت پر ان کے صبح سے شام تک برت بٹتا تھا۔ نواب سراج الدولہ بہادر سے ان کے مراسم زیادہ تھے۔ طب کی طرح علم نجوم و جفر میں بھی کامل تھے بدیہہ گوئی ان کی شہرہ آفاق تھی۔ فن شاعری میں اپنے زمانے کے مستند و مسلم استاد تھے ایک شعر ان کا لائق تحریر ہے۔

خدا کرے کہ مرا مجھ سے مہرباں نہ پھرے
جہاں پھرے تو پھرے پر وہ جانِ جاں نہ پھرے

اس وقت کی زبان مثلِ زبانِ حال تھی۔ بادشاہ اور کل اہلِ دربار ان کی تعظیم و اعزاز کرتے تھے۔ ایک روز وظیفہ پڑھتے وقت ایک عورت نے سوال کیا کہ میں بیوہ سیدانی ہوں میری جوان لڑکی ناکتخدا ہے۔ عقد کے واسطے کچھ عنایت فرمایئے۔ جواب دیا بہن میری تنخواہ بادشاہ کے یہاں سے ملنے والی ہے کل جو کچھ ملے گا تجھ کو دے دوں گا۔ دوسرے دن اتفاق سے ان کی تین برس کی تنخواہ بادشاہ نے ہاتھیوں پر بار کر کے بھیج دی۔ مخبرالدولہ بہادر نے وہ کل روپیہ اس عورت کے گھر بھیج دیا۔ یہ واقعہ سُن کر بادشاہ نے نواب مخبرالدولہ سیدالممالک خطاب عطا فرمایا۔ ایک بار شیر کے شکار کو بادشاہ کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ ایک ضربِ شمشیر سے شیر کو شکار کیا۔ بادشاہ یہ جرأت دیکھ کر خوش ہوئے گلے سے لگایا اسد جنگ

بہادر خطاب دیا۔ سخاوت و شجاعت کے ساتھ انکی غیرت کا یہ حال تھا کہ ان کی مستورات کا لباس کبھی دھوبی کو نہ گیا۔ ان کی کئی ازواج تھیں۔ زوجۂ اولیٰ نواب نبگالکی دختر نیک اختر عجیب النسا بیگم صاحبہ والدہ سید مسیح اللہ خاں بہادر تھیں۔ مخبرالدولہ بہادر مرشدآباد سے پھر دہلی تشریف لے گئے۔ محلہ مغل پورہ میں استقامت فرمائی۔ بعد زوال سلطنت فرخ سیر شہادت قطب الملک سید عبداللہ خاں دہلی سے فرخ آباد میں رونق افروز ہوئے۔ نواب مسیح الدولہ بہادر مہابت جنگ متخلص بہ آظہر کو امیرالامرا نواب ذوالفقار خاں بہادر نصرت جنگ کی دختر بلند اختر موتی بیگم صاحبہ منسوب ہو چکی تھیں۔ ان کے یہاں سید حبیب اللہ خاں بہادر (ہُدا کے والد) پیدا ہوئے مسیح اللہ خاں اپنے والد کے انتقال کے بعد مع اہل و عیال فرخ آباد سے لکھنؤ تشریف لائے۔ اور محلہ خاص بازار میں مکان بنوا کر مقیم ہوئے۔ ان کے ایک بھائی مختلف البطن نواب سید انشاءاللہ خاں بہادر شاعر ہفت زبان جن کی شاعری کا تذکرہ آبِ حیات میں ہے۔ یہ بھی تشریف لائے۔ حکیم سید انشاءاللہ خاں کو شاعری کا اور مسیح اللہ خاں بہادر کو عبادت کا بے حد شوق تھا۔ لکھنؤ تشریف لانے پر نواب سعادت علی خاں نے نہایت عزت سے دونوں کو اپنے دربار میں نواب سید انشاءاللہ خاں کو عہدہ مصاحبت اور مسیح اللہ خاں کو عہدۂ طبابت عطا فرمایا۔ سید مسیح اللہ خاں نے زوجۂ اولیٰ کے انتقال کے بعد اپنا عقد ایک سیدانی شریف خاندان سے کیا۔ ان کے واسطے محلہ حسین گنج میں ایک محل بنوایا، اپنی عبادت کے لیے ایک مسجد بنوائی۔ اس وقت تک ان کے در دولت پر دو ہاتھی بارہ گھوڑے سولہ کہار وغیرہ تھے جو بعد

انتقال مسیح اللہ خاں کے ورثا کو ترکے میں تقسیم ہوئے۔ سید حسبی اللہ خاں بہادر نے اپنے والد کو اسی محل میں دفن کیا اور حسبی اللہ خاں کو بھی ان کی اولاد نے پہلوئے پدر میں مدفون کیا۔ سید حسبی اللہ خاں کو ان کے والد نے میر شجاعت علی خاں رمّال وجفار بن نواب فضل علی خاں بہادر کی دختر نیک اختر سے منسوب کیا تھا جو والدۂ سید ہدایت اللہ خاں تھیں۔ بعد انتقال پدر سید حسبی اللہ خاں نے اپنے واسطے محلہ فراش خانہ وزیر گنج لکھنؤ میں ایک مکان بنوایا۔ اس میں ۱۵ ر شعبان روز جمعہ وقت اول نماز صبح ۱۲۵۱ھ میں سید ہدایت اللہ خاں کی ولادت ہوئی یہ بزرگ بھی مثل اپنے اجداد کے پابند شریعت اور علم نجوم ورمل وجفر میں شہرۂ آفاق خلق ومروت میں یگانے اور بیگانے کے واسطے جان ومال سے حاضر ظریف وخوش بیان ایسے کہ جس محفل میں بات کرتے سب لوگ انھیں سے مخاطب ہوتے تعزیہ داری کا بہت شوق تھا۔ عشرۂ محرم میں مجلسیں برابر کرتے تھے۔ درمیان چہلم بھی مجلسیں ہوتی رہتی تھیں۔ آخری سالانہ مجلس ۱۹ ر صفر کی شب کو ہوتی تھی۔ اس مجلس میں علماء شرفاء فضلاء روساء شہر کا مجمع ہوتا تھا۔

سید ہدایت اللہ خاں اپنی دختر طاہرہ بیگم کے سوا کوئی اولاد نہ رکھتے تھے۔ انہوں نے دختر کی شادی سید محمد تقی خورشید رقم سے کردی۔ سید محمد تقی کو شاعری کا بھی شوق تھا جواد تخلص کرتے تھے اور اپنے پھوپھا سید علی میاں کامل کے شاگرد تھے۔ سید محمد تقی نے اٹھائیس سال کی عمر میں ایک پسر سید محمد سعید بعمر پانچ سال اور ایک دختر زاکیہ بیگم بعمر ۲ سال چھوڑ کر انتقال کیا۔ سید ہدایت اللہ خاں نے اپنے نواسے سید محمد سعید اور اپنی نواسی زاکیہ بیگم اپنے سایۂ عاطفت میں تعلیم وتربیت دی اور اپنے علوم سکھائے اور ہمیشہ اپنی جان سے زیادہ سمجھے۔ اور سید محمد سعید سے اپنے سامنے نوروز کی تقویم لکھوا کر اپنا اطمینان کرلیا وہ زندگی بھر اپنے نانا کے نام سے تقویم لکھ کر طبع کراتے رہے۔

نواسی ان کی ذاکیہ بیگم جو چھوٹی مہارانی صاحبہ محمود آباد اقبال منزل کے نام سے موسوم ہیں۔ سید ہدایت اللہ نے بعمر ۸۰ سال بعارضہ وبابست وہشتم شعبان روز پنجشنبہ ۱۳۲۹ھ کو نماز ظہر کے وقت انتقال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ہَدَایَا :۔ (بالفتح) ہدیہ کی جمع۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہدایات :۔ بہت سی ہدائتیں، خاص خاص مفید چیزیں۔ ضروری باتیں۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ وصیت نامہ کی دفعات پنجم ونہم میں کچھ ضروری ہدایات درج ہیں۔ جن سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ موصوفہ کی حکیم صاحب اور اُن کے خاندان پر کس قدر نظر لطف وکرم تھی۔ (بیگمات اودھ)

ہدایت :۱۔ (بکسر اوّل فتح چہارم) رہنمائی کرنا۔ راہ دکھانا۔ عربی۔ مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ خرد دقیقہ سنج وعقل سلیم اگر ہدایت نہ کرے گی۔ عشق اوّل تو مقدمہ دفتر خواری ہے۔

(سیر کہسار)

قول فیصل :۔ اس کی اردو جمع۔ (یے ن) اور (ون) کے ساتھ ہے۔

جیسے آپ نے مجھے جتنی ہدائتیں کی ہیں سب پر عمل کروں گا لیکن دو ایک ہدایتوں سے مجھے اختلاف ہے۔

ہدایت :۲۔ فہمائش، حکم، ارشاد۔ عربی لفظ، مونث، قلیل الاستعمال۔

ہدایت :۔ ہدایت اللہ خاں دہلوی کا تخلص جنہوں نے ۱۲۱۵ھ میں وفات پائی۔

ہدایت پانا :۔ سیدھے راستے پر آنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ خدا جن پر کرم کرتا ہے وہی ہدایت پاتے اور وہی مستحق جنت ہوتے ہیں۔

ہدایت کرنا :۔ رہنمائی کرنا، سمجھانا، طریقہ بتانا، سکھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آپ جیسے بیہودہ اور اوباش آدمی کو ہدایت کرنا بیکار ہے آپ کبھی بھی سیدھے راستے پر نہیں آسکتے۔

ہدایت نامہ :۔ دستور العمل، قانون، وہ رسالہ یا کتاب جس میں کسی امر کی بابت تمام طریقے لکھے ہوں۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے ان معنیٰ میں زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَدَرْ :۔ خاک میں مِل جانا، مٹی میں مِل جانا، مِٹ جانا، فنا ہوجانا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

محل صرف :۔ تم نے ایک ایسی خطا کی ہے کہ حشر کے دن تمھاری جتنی نیک اعمالیاں ہیں سب ہَدَرْ ہوجائیں گی۔

قول فیصل :۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ عربی میں یہ لفظ بسکون دوم بھی ہے اور اس کے معنی ہیں کسی کے خون کر ڈالنے کا مباح اور جائز ہونا کسی کے حق وغیرہ کا باطل ضائع اور ناچیز ہونا۔

لیکن ان معنیٰ میں تعلیم یافتہ طبقہ نہیں بولتا۔

ہَدَف :۔ (بفتح اوّل ودوم) تیر کا نشانہ۔ عربی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

جائیں گے اُڑ کے تیری طرف وہ ہدف ہیں ہم
پر بن گیا جو آ کے لگا تیر دوش پر — وزیر

محل صرف :۔ جمال الدین ایک تو یوں ہی ہدفِ سہام طعن بنے ہوئے تھے۔ اس سوال نے ان کو اور ہی پریشان کر دیا۔ (سیر کہسار)

قول فیصل :۔ عورتیں عام طور سے تیر ہدف کی ترکیب سے بولتی ہیں۔

جیسے خالہ اماں دولھا بھائی جب بھی آتے ہیں ایسی ایسی تکلیف دہ باتیں کر جاتے ہیں کہ جو تیر ہدف کا کام کرتی ہیں۔

ہدفِ آفت :۔ آفت کا نشانہ، آفت میں مبتلا۔ فارسی ترکیب، متروک۔

محل صرف :۔ ہر لحظہ عرصہ خطر ہر لمحہ ہدفِ آفت۔ (بنات النعش)

قول فیصل :۔ اس کا استعمال عام طور سے لفظِ تیر کے ساتھ ہے۔

جیسے ہدفِ تیر ملامت شعرائے ہندوستان نے ہمیشہ لفظ تیر کے ساتھ ہی استعمال کیا ہے۔

ہدف بنانا : تیر کا نشانہ بنانا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

مجھ سے لاغر کو بنایا ہدفِ تیر نگاہ
یار نے بال سے باریک نشانہ باندھا — صبا

ہدف بننا :۔ تیر کا نشانہ بننا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم سے مہجوران نالاں کیوں نہیں بنتے ہدف
کیا تمہارے تیر میں ایسا ہے پر سُرخاب کا — رشک

ہدف کرنا: تیر کا نشانہ بنانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

کر دیا آخر ہدف تیر نگاہ یار کا
ایک مدت سے لگی تھی موت میری تاک میں — صبا

قول فیصل :۔ تیر کا نشانہ بنانا کے معنیٰ میں اس کی ضرورت ہے کہ لفظ تیر بھی ہو تنہا ہدف کرنا بہت کم ہے

ہدف مارنا :۔ نشانہ مارنا۔ نشانہ پر تیر لگانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہدف مارنا :۔ (کنایۃً) کوئی ایسا کام کرنا، جو دوسروں سے نہ ہو سکے۔ اردو محاورہ، متروک۔

تیر جو رشک اس طرف مارا
تم نے گویا بڑا ہدف مارا — رشک

قول فیصل :۔ اب اس جگہ بڑا تیر مارنا بولتے ہیں۔

ہدفِ ملامت :۔ وہ جس پر ہر طرف سے لعنت ملامت ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :۔ مؤلف کے نزدیک ہدف کا استعمال تنہا صحیح نہیں لفظ تیر کا ہونا ضروری ہے۔

جیسے میں ان کا ہدفِ تیر ملامت ہوں گو میں نے کوئی خطا نہیں کی ہے۔

ہدف ہونا :۔ تیر کا نشانہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل ہوا میرا ہدف دیکھیے بڑھ کر صاحب
آپ کا تیر نشانے پہ خطا کیا کرتا — لطافت

قول فیصل :۔ پرانے زمانے کی عورتیں لاغر ہو جانا، دُبلا ہو جانا کے معنی میں بھی ہدف ہو جانا بولتی ہیں۔

جیسے "تمھارا لڑکا کیسا موٹا تازہ تھا دیکھو ایک مہینے کی بیماری میں کیسا سوکھ کے ہدف ہو گیا۔"

ہُدہُد :۔ (بضم اول و سوم) مُرغِ سلیمان، ایک مشہور خوبصورت پرند کا نام جس کے سر پر تاج ہوتا ہے۔ عربی، مذکر، رائج۔

؏ صبا سے نامہ بر بگڑا اڑا ہُدہُد کبوتر سے — اسیر

اے شرف ہدہدِ بلقیس بھی پروانہ ہوا
خط رسائی کو مجھے چاہیے حامل ایسا — شرف

ہُدہُد کی صورت بنانا :۔ ہُدہُد کی سی پگڑی سر پر باندھنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ چپراسی لال لال پگیاں جمائے ہُدہُد کی صورت بنائے گھوم رہے ہیں (فسانۂ آزاد)

ہَدی :۔ (بالفتح) قربانی کا جانور جو حاجی مکہ میں لے جاتے ہیں۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قربان رہ ضرورت ہدی
نور و حمل سپہر تا جدی — محسن

ہَدِیَّۃً :۔ (بفتح اوّل و کسر دوم تشدید سوم) نذر کے عنوان سے، تحفہ کے طور پر۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ میں بڑی تلاش کے بعد کربلائے معلّٰی سے آپ کے لئے کرمانی تسبیح لایا ہوں۔ جو ہدیۃً پیش کر رہا ہوں قبول فرمائیے۔

ہَدْیَہ :۔ (بفتح اوّل و سکون دوم) تحفہ۔ نذرانہ انعام۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

فرطِ الفت سے نہ قابو میں رہا دل بھائی
ورنہ ہدیہ یہ نہ تھا آپ کے قابل بھائی — تعشق

محل صرف :۔ مولوی صاحب: بائیں گاوُدی نئی کتاب شروع اور چراغی ندارد شکرانہ چھپر پر ہدیہ بالائے طاق۔ جا دوڑ کر گھر سے دو آنے لا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ یہ لفظ عربی میں ہدیّہ بفتح اول و کسر دال و تشدید سوم بر وزن عطیّہ ہے۔ فارسی اور اردو والوں نے بفتح اوّل و سوم استعمال کیا ہے۔

پہونچائیو دعائے سلیمان کربلا
کہنا یہ ہے ہدیۂ مہمانِ کربلا — عشق

کلام پاک کے لیے قیمت کے بجائے احتراماً

ہدیے کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔
جیسے اس کلامِ پاک کا ہدیہ کیا ہے اپنے مالک سے دریافت کر کے مجھے بتا دیجئے۔

ہدیہ :۳ قرآن شریف کے ختم کرنے کی تقریب۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

ہدیہ :۴ وہ پوشاک جو استاد کو بروقت ختم قرآن شریف دی جائے۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ یہ حضرات اہلِ سنّت کی اصطلاح ہے۔

ہدیہ :۵ آمین۔ دہلی کی عورتوں کی زبان۔
(نور اللغات)

ہدی ہزار : لاکھوں، بہت، کثرت ظاہر کرنے کے محل پر۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

اپنی جاں سے کہیں گزرتے ہیں
ایسے ہدی ہزار مرتے ہیں   عروج لکھنوی

ہدیہ کرنا : قرآن شریف فروخت کرنا۔ کوئی متبرک چیز بیع کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہدیہ میں دینا :۔ تحفۃً کوئی چیز دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بیگم صاحب کو دسوری پان اور ایک جانماز کپڑے کی اپنے ہاتھ کی سی ہوئی ہدیہ میں دی۔
(موتیوں کا ہار)

ہدیہ ہونا :۔ (لازم) قرآن شریف یا اور کوئی متبرک چیز کا فروخت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ بحر نے محبوب کی پوشاک کے لئے بھی کہا ہے جو عام طور سے رائج نہیں۔

تیری اُتری ہوئی پوشاک جو ہدیہ ہوتی
یہ کرن وار کلہ مہرِ درخشاں لیتا   بحر

ہُڈ :۔ (بضم اوّل) رکشے کی چھت۔ انگریزی۔ رکشے والوں کی اصطلاح۔

محل صرف :۔ سرکار بہت تیز گھٹا گھر کے آگئی ہے بوندیاں بھی پڑ رہی ہیں اگر اجازت ہو تو ہُڈ چڑھا لوں۔

قولِ فیصل :۔ عام طور سے پڑھا لکھا طبقہ ہُڈ کی جگہ چھتگیری بولتا ہے۔

ہڈّا :۔ (بالفتح و تشدید دوم) بڑی ہڈی۔ اردو، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ گوشت والا بہت چالاک ہے اس نے پانچ سیر گوشت میں پانچ ہڈے رکھ دئے یہ جا کر واپس کرو اور یہ کہہ دو کہ آئندہ ایسا نہ کرنا۔

ہڈّا :۲ گھوڑے کے پچھلے پاؤں کے گھٹنوں میں جوڑ کے پاس کی ہڈی جس سے گھوڑا لنگ کرنے لگتا ہے۔ اردو۔ مذکر۔ سلوتریوں کی اصطلاح۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہڈّرا :۔ (بالفتح) بُری گت۔ بُرا درجہ۔ اردو، مذکر، دہلی کی عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

ہڈّرا کرانا :۔ بُرا حال کرانا۔ برا درجہ کرانا۔ اردو محاورہ۔ دہلی کی عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ میری ایسی کیا شامت آئی ہے کہ صبح سویرے تم کو چھیڑ کر اپنا ہڈرا کراؤں
(بنات النعش)

ہڈّی :۱ (بفتح اول و تشدید دوم) استخوان۔ اردو مونث، رائج۔

تاریک کیوں یہ غمکدہ اپنا ہے رات بھر
ہڈی ہر ایک شمع سی جلتی ہے ہجر میں   ناسخ

ہڈّی :۲ گاجر کے اندر کی سخت چیز۔ اردو، مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تم اتنی موٹی گاجریں جو اچار ڈالنے کے لئے لائے ہو تو اس کا خیال رکھنا کہ ہر گاجر کے اندر کی ہڈی نکلوا دینا۔

ہڈّی :۳ (کنایۃً) اصل، نسل۔ خاندان۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ ہم تو ہڈی کو دیکھتے ہیں دولت نہیں دیکھتے۔

قولِ فیصل :۔ ہڈی بوٹی ملا کے بھی بولتے ہیں۔ جیسے میاں تم شادی کے لئے تو بہت بیتاب ہو یہ سمجھ لو کہ تم سیّد ہو ہڈی بوٹی دیکھ لینا جب شادی کرنا۔

ہڈّی اکڑنا :۔ ہڈی ٹیڑھی ہونا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

وصلِ معشوق ہے کیا ہیں ہوں وہ محروم وصال
ہڈی اکڑی جو بدن کی وہ نہیں بیٹھ گئی
شاد

ہڈّیاں بولنا :۔ جوڑوں کا چٹخنا۔ ہڈیوں کا آواز دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

ہو جائے گا سوال نکیرین کا جواب
بولیں گی ہڈیاں جو لحد کے فشار میں   شعور

وہ صنم معجز نما باتیں جو مُردوں سے کرے
صورتِ ناقوس بولیں برہمن کی ہڈیاں   قدر

ہڈّیاں بہشت میں ہوں :۔ دعائے مغفرت اردو صرف، قریب بہ متروک۔

مغز سخن سے رشک کو آگاہ کر دیا
ناسخ کی ہڈیاں ہوں الٰہی بہشت میں   رشک

ہڈّیاں بیچنا :۔ نام کو برباد کرنا۔ نام مٹانا۔ خاندان کو بدنام کرنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ جو ہے، بدنام کرنے والے۔ آرام کے بندے۔ باپ دادا کی ہڈیاں بیچے تولے۔ (دریا بکری)

ہڈیاں پسلیاں گلنا :۔ ہڈیوں پسلیوں کا گلنا، اپنی اصلی حالت پر باقی نہ رہنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :۔ ہڈی پسلیاں گل کے اندر سے گھُلی جاتی تھیں۔ (انشائے سرور)

ہڈیاں پیلنا :۔ (پیلنا) (بکسرِ اوّل و یائے مجہول) (کنایتہً) سخت محنت کرنا۔ کسی امر میں محنت و مشقت کرنا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ ہوشمند اپنی ہڈیاں پیلتی اور اکیلے دم پر ساری مصیبت جھیلتی۔ (بنات النعش)

ہڈیاں توڑنا :۔ خوب پیٹنا۔ بہت زدو کوب کرنا۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ مجھ سے تم بھاگ کے کہاں جاؤ گے آج تمھاری ہڈیاں نہ توڑ دوں تو میرا نام نہیں۔

ہڈیاں جلنا :۔ ہڈیوں کا سوختہ ہونا، اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جلن سے رشک کے ہیں ہڈیاں جلی جاتی
کہ ہائے تم نئے قلیاں کو منھ لگاتے ہو — ذوقؔ

ہڈیاں چچوڑنا :۔ (چچوڑنا) (بکسرِ اوّل ضم دوم و واو مجہول) (کنایتہً) ناقص چیز کو چوسنا۔ اُردو محاورہ، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :۔ گودا گودا تو سرکار نکال لیتی ہے باقی ہڈیاں انکو زمیندار اور کاشتکار پڑے چچوڑا کریں۔ (رویائے صادقہ)

ہڈیاں چلچلانا :۔ شامت آنا، پٹنے کو دل چاہنا۔ مار کھانے کی باتیں کرنا، اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ ابھی ایک کشتی نکال چکا ہوں۔ اب آج پھر سر کھجلایا۔ ہڈیاں چلچلانے لگیں میرے بھی ہاتھ میں کھُجلی ہوتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ہڈیاں چور کرنا :۔ (چور) (بضم اول و واو معروف) ہڈیاں ریزہ ریزہ کرنا۔ ہڈیاں توڑ ڈالنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

وہ بھی جانیں صدمہ پہونچانے میں ہوتا ہے یہ لطف
چور کر ڈالے کوئی ہر سنگ زن کی ہڈیاں — قدرؔ

ہڈیاں خاک میں سونپنا :۔ (کنایتہً) دفن کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

ع سونپی ہیں تم نے خاک میں جو میری ہڈیاں شرفؔ

ہڈیاں سُرمہ کردینا :۔ کچومر نکالنا، خوب مارنا پیٹنا۔ اُردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ تم مجھ سے بھاگ کے کہاں جاؤ گے کبھی تو ملو گے جس دن مل گئے مارتے مارتے ہڈیاں سُرمہ کردوں گی۔

ہڈیاں سُرمہ ہو جانا :۔ ہڈیوں کا چور چور ہو جانا، اُردو، رائج۔

تیرہ بختوں کو اگر پیسے فلک
ہڈیاں ہو جائیں سُرمہ چاہیے — شعورؔ

ہڈیاں کچلنا :۔ اس طرح مارنا کہ ہڈی تک ضرب پہونچے۔ خوب مارنا، ضرب شدید لگانا، اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ دیکھو اب تمھاری شامتیں آگئیں تم نے بدمعاشی پر کمر باندھ لی ایک دن تمھاری ہڈیاں نہ کچلوں تو میرا نام شبراتن نہیں۔

ہڈیاں گن لینا :۔ کنایہ ہے کمال لاغری سے۔ اُردو صرف، رائج۔

اے مسیحا اس طرح کی لاغری دیکھی نہیں
دور سے گن لیجیے میرے بدن کی ہڈیاں — قدرؔ

قول فیصل :۔ ہڈیاں ہڈیاں گن لینا بھی مستعمل تھا۔ جیسے "دوسرا گھوڑا مرا ہوا۔ ہڈیاں ہڈیاں گن لیجیے"۔ (فسانۂ آزاد)

لیکن اب ہڈی ہڈی یا ایک ایک ہڈی گن لینا بولتے ہیں جیسے: پہلے کیسا موٹا تازہ تھا میعادی بخار نے ایسا لاغر کر دیا کہ اب ایک ایک ہڈی گن لیجیے۔

ہڈی بٹھانا :۔ جو ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہو اُس کو اس کی جگہ پر پہونچانا اور جوڑ سے جوڑ ملا دینا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محلِ صرف :۔ لکھنؤ میں نواب میرن صاحب مرحوم ہڈی بٹھانے میں استادِ کامل گذرے ہیں اُن کا جواب نہ تھا۔

ہڈی بولنا :۔ ہڈی کا چٹکنا۔ ہڈی کا چڑ چڑ کرنا۔ ہڈی میں سے آواز آنا۔ فعل لازم (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر جمع کے ساتھ ہڈیاں بولنا ہے۔

وہ صنم معجز نما مُردوں سے جو باتیں کرے
صورتِ ناقوس بولیں برہمن کی ہڈیاں — قدرؔ

ہڈی بیٹھنا :۔ جوڑ سے الگ ہڈی کا پھر اپنی جگہ پر آجانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

وصلِ معشوق ہے کیا میں ہوں وہ محروم وصال
ہڈی اکڑی جو بدن کی وہ نہیں بیٹھ گئی — شادؔ

ہڈی پسلی ایک کردینا :۔ بڑی سختی سے مارنا، بہت زدو کوب کرنا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ کمبخت نے بڑی بدمعاشی پر کمر باندھی تھی محلے والوں نے اتنا مارا کہ ہڈی پسلی ایک کردی۔ گھر میں لوتھ پڑا ہے۔

ہڈی پسلی توڑ کر رکھ دینا :۔ لفظ کو توڑ مروڑ کر بولنا۔

فقرہ:۔ تم تو سیدھی بولی کی بھی ہڈی پسلی توڑ کر رکھ دیتے ہو۔ (بنات النعش) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لفظ کے لیے خصوصیت نہیں ہے آدمی کے لئے بھی بول دیتے ہیں۔

ہڈی پسلی چکنا چور ہونا:۔ شدید مضروب ہونا۔ بے انتہا اُچٹیلا ہو جانا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ پہاڑ کا ایک ٹکڑا سر کا ٹوٹو بھڑکا۔ بس بھڑکتے ہی ٹٹو اور سوار دونوں کھڈ میں گر پڑے ہڈی پسلی چکنا چور ہوئی۔ (سیر کہسار)

ہڈی ٹوٹنا:۔ استخوان کا شکستہ ہونا، ہڈی میں ضرب لگنا۔ اُردو صرف، رائج۔

محل صرف:۔ خدا معلوم کس ساعت سے گھر سے چلا تھا کہ میں رکشے سے گرا اور پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

قول فیصل:۔ تکرار کے ساتھ ہڈی ہڈی ٹوٹنا جسم بھر میں شدید درد ہونا کے معنیٰ میں بولتے ہیں۔

ہڈی چٹکنا:۔ بدن کے جوڑوں سے چٹ چٹ کی آواز آنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جو تیرے احسان ہیں ضعفِ پیری میں شکر اُسکا ادا کروں میں
دعائیں دیتی ہے ہڈی ہڈی مرے بدن کی چٹک چٹک کر
امیر

ہڈی چچوڑنا:۔ ہڈی چوس کے گودا کھانا۔ اردو صرف عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہڈی دار:۔ وہ گوشت جس کے ساتھ ہڈی بھی شامل ہو۔ اُردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ ہم نے تم سے کہا تھا کہ قصائی سے کہہ دینا کہ وہ بے ہڈی کا گوشت دے تم ہڈی دار اُٹھا لائے۔

ہڈی دیکھنا:۔ نسل دیکھنا۔ حسب و نسب دیکھنا۔ خاندان دیکھنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ اس دور میں یہ ہو گیا ہے کہ آنکھیں بند کر کے شادی کر لیتے ہیں پہلے زمانے میں یہ تھا کہ ہڈی دیکھ کے شادی کرتے تھے۔

ہڈی ڈال کے کتّے لڑانا:۔ کوئی ایسی شے دینا جس میں آپس میں جھگڑا ہو جائے۔ اردو مثل عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ نواب صاحب نے تھوڑی سی زمین چاروں بھائیوں کو دے دی اب سب میں جوتا چل رہا ہے یہ تو وہی مثل ہو گئی کہ ہڈی ڈال کے کتے لڑانا۔

ہڈی سے چمڑا الگ جانا:۔ نہایت دُبلا اور نحیف ہو جانا۔ بہت کمزور ہو جانا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ کیسا موٹا تازہ لڑکا تھا۔ ایک مہینہ مسلسل بخار آنے سے سوکھ کے ڈانگر ہو گیا ہڈی سے چمڑا الگ گیا اللہ بچائے۔

ہڈی گھلنا:۔ بہت لاغر ہو جانا۔ انتہا سے زیادہ دُبلا ہو جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

گھلائے ہڈیاں سوزِ فراقِ یار جب چاہے
سگِ لیلیٰ کا حق ہے استخواں ہے جو کہ مجنوں کا
آتش

ہڈیلا:۔ وہ جس کے بدن کی سب ہڈیاں لاغری کی وجہ سے نکل آئیں ــــ اور نمایاں معلوم ہوتی ہوں۔ وہ جس کے بدن پر بوٹی نہ ہو۔ صرف ہڈیاں ہڈیاں ہوں۔ اردو، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ انھیں معنیٰ میں ہڈی دار بھی لکھا ہے مگر وہ بھی مستعمل نہیں۔

ہڈی میں ہڈی پیوند میں پیوند ملنا:۔ نسل میں نسل اور قوم میں قوم ملنا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہڈیوں کا مالا ہو جانا:۔ کمال لاغر اور ناتواں ہو جانا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

جُدا کیا اپنے دم سے ہجر میں ہو ناتنِ لاغر
یہ مالا ہڈیوں کا بھی گلے کا ہار ہونا تھا
بحر

ہڈی ہڈی پھوڑے کی طرح دُکھنا:۔ بہت خستہ حال ہونا۔ انتہائی تھکن ہونا۔ حد سے زیادہ مشقّت کرنا۔ اُردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ نانی اماں خدا گواہ ہے کہ آج دن بھر گھر کے اتنے کام کیے کہ ہڈی ہڈی پھوڑے کی طرح دُکھ رہی ہے۔

ہڈی ہڈی توڑنا:۔ انتہائی زدوکوب کرنا۔ عضو عضو توڑنا، چکنا چور کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ ڈاکوؤں نے غریب کو گھیرا دو ہزار روپیہ بھی چھین لیے اور اس کی ہڈی ہڈی توڑ دی۔

ہڈّے:۔ ہڈا کی جمع، استخوانہا، عظائم۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ہڈّے گوڈّے توڑنا:۔ ہ۔ فعل متعدی۔ اصل (ہڈے۔ گوڈے) ہاتھ پاؤں توڑنا، ہڈی پسلی توڑنا۔ خوب زدوکوب کرنا۔ چلنے پھرنے کے کام کا نہ رکھنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہڈّے نکلنا:۔ تندرست اور توانا انسان کا دُبلا اور لاغر ہو جانا۔ اُردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ باجی اماں آپ نے خیال کیا کہ لڑکے نے جو ایک مہینہ مکان کھدوایا غریب پر اتنی محنت پڑی کہ ہڈے نکل آئے۔

ہڈّے موتھرے نکال لانا۔ ہڈے موتھرے نکل آنا:۔ گھوڑے کے پچھلے پاؤں میں ہڈے اور غدود کا

نکل آنا جس سے وہ لنگ کرنے لگتا ہے۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہڈّے موتھرے نکال لانا۔ ہڈّے موتھرے نکل آنا :۔ (کنایۃً) کمال لاغر ہو جانا (نوراللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہٰذا :۔ اسم اشارہ۔ یہ۔ جیسے لہٰذا۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :۔ اردو میں تنہا نہیں بولتے لہٰذا وغیرہ کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

ہذَیان :۔ (بکسر اول وسکون دوم) بڑ، بیہودہ اور بے کلام، وہ بے معنی اور بے موقع گفتگو جو تپ کی شدت میں دماغ کی خرابی سے انسان کرنے لگتا ہے۔

اردو عوام کی زبان۔

ہذیان تپ فراق سے بکنے لگا رقیب
نکلا مرا بخار اسے سرسام ہو گیا — وزیر

قول فیصل :۔ منیر شکوہ آبادی نے بفتح اول ودوم استعمال کیا ہے جو عربی ہے۔

پردۂ شاہد اسرار سلونی جو کھلے
سخن علم جہاں ہو ہذیان دہل — منیر

بکنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

حسن سخن ولطف بیاں دیکھتا اس کا
اور بکتا نہ ہذیان یہ لے واہیوں کے پیر — سودا

صاحب نوراللغات نے اس کی تشریح یوں کی ہے۔

ہذیان :۔ عربی میں بفتح اول ودوم بمعنی بیہودہ بکنا اور بیہودہ کلام ہے۔ فارسیوں نے بسکون دوم بھی استعمال کیا۔

نے غلط گفتم چہ کافر نعمتم
من کزیناں مشق ہذیاں مکینم — طالب آملی

اردو میں زبانوں پر بالکسر ہی ہے۔۔۔

مؤلف صاحب نوراللغات کی تائید کرتا ہے۔

ہُر :۔ (بضم اول) وہ آواز جو پرندوں کے اڑنے سے ہوتی ہے۔ ہندی۔ مونث۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اس معنی میں پُھر (بضم اول) بولتے ہیں۔

جیسے چڑیا پنجرے کے پاس آگئی تھی لیکن اتفاق سے بچہ آگیا اور وہ پُھر سے اڑ گئی۔

عام طور سے اس کا استعمال ہر قسم کی چھوٹی سے چھوٹی چڑیوں کے لئے ہے۔ کبوتر، کوا، چیل کے لئے نہیں بولیں گے۔

ہَر :۱ (بالفتح) وشنو۔ کرشن۔ شیو، مہادیو۔ مجازاً خدائے تعالیٰ۔ پرمیشور۔ بھگوان، خالق (ان معنی میں یہ لفظ صحیح ہری ہے مگر کثرت استعمال سے ہر ہو گیا۔ جیسے آپا تجھے سو ہر کو بھجے۔ ہر کو بھجے سو ہر کو ہوئے۔ پھل پڑے کی ہر گنگا۔ ہر ہر مہادیو۔ ہر کا مانے ہر کا نہ مانے۔ مصرع

ہر کا بھید نہ پایا صامن ہر کا بھید نہ پایا

پتھر پوجے ہر ملیں تو میں پوجوں پہاڑ
اس تھپر سے چکی بھلی جو پیس کھلائے سنسار (دوہا)

ہر مرے تو ہم مریں نہیں ہم ری مے بلائے
سانچے گرو کا بالکا مرے نہ مارا جائے (")

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ حضرات اہلِ ہنود کی زبان ہے۔

ہَر :۲۔ ہل۔ دیکھو ہروایا۔ عوام کی زبان۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ہل ہی بولتے ہیں۔

ہَر :۳۔ متنفس، شخص جیسے کلو ہر کے ہاں سے لے آؤ، ملو ہر کے گھر گیا تھا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر ہر ایک بولتے ہیں۔

جیسے۔ بھرے مجمع میں ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ میں وزیر اعظم سے مل لوں۔

ہر :۴ یہ لفظ مجموعہ افراد میں فرداً فرداً ذکر کرنے کے واسطے بولا جاتا ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہیں حسیں اور بھی پر تجھ میں ہے ہر بات نئی
دھج نئی وضع نئی بات نئی گات نئی — ناسخ

ہَرّا :۱ (بفتح اول ودوم مشدد) منتشر ہو جانا۔ ہندی۔ صفت۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

ہَرّا :۲ ہلیلہ۔ ایک قسم کے کسیلے پھل کا نام۔ ہندی (نوراللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ہڑ بولتے ہیں۔

ہَرّا :۳ ہلیلہ کی شکل کے نقرئی گلوے جو گھوڑے کے زین میں لگاتے ہیں۔ مجازاً گھوڑے کے حمائل اور زیور۔ ہندی۔ عوام کی زبان۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَرا :۔ (بفتح اول) سرسبز وشاداب۔ تروتازہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ہرا ہے آج جنگل آمد فصل بہاری ہے
گلوں پر شبنم تازہ بر سم بادہ خواری ہے — عزیز

ہَرا :۔ کچا۔ جیسے ہرا پھل۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَرا :۔ (زخم کے لئے) تازہ۔ اردو فصیح، رائج۔

ہَرا :۔ کامیاب۔ بامراد۔ خوش۔ باغ باغ۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہَرا :۔ تازہ دم۔ چاق وچوبند۔ اردو۔ پہلوانوں کی اصطلاح۔

ہَرا :۔ چارا۔ اس معنی میں بیشتر ہری مستعمل ہے (نوراللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہرا :۔ سبز رنگ، دھانی رنگ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ تنہا نہیں بولتے۔ ہرا رنگ کہتے ہیں۔

ہُرّا :۔ ۱۔ فوج کا پھیلاؤ (۲) آواز (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُرّا :۔ (انگلش۔ Hurra or Hurrah ہُرّاہ) اسم مذکر ۱۔ خوشی کی آواز، جے جے، واہ وا، آفریں، مرحبا، شاد باش، شاباش، کیا خوب، کیا کہنا ہے، کیا بات ہے (۲۔ ف) شور و فریاد۔ دہشت ناک آواز۔ خوف۔ چمک۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر چڑھا ہے۔ جو قلیل الاستعمال ہے۔

ہرا باغ دکھانا :۔ سبز باغ دکھانا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں سبز باغ دکھانا بولتے ہیں۔

ہرا بھرا :۔ سرسبز۔ شاداب۔ تر و تازہ۔ اردو۔ صفت۔ مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ عجب صاحبزادے ہیں باپ کے مرتے ہی ہرا بھرا باغ کٹوا ڈالا اب اس کی جگہ کھیتی کر رہے ہیں۔

قول فیصل :۔ تانیث کے لئے ہری بھری بولتے ہیں

ہرا بھرا :۔ ۲۔ کامیاب۔ بامراد۔ بختاور (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہرا بھرا :۔ ۳۔ مکان کے لیے۔ آباد اور معمور۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہرا بھرا :۔ انسان کے لیے با اہل و عیال (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہرا بھرا رہنا :۔ سرسبز و شاداب، تر و تازہ رہنا، پھلا پھولا رہنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

ہرا بھرا رہے اے باغباں ترا گلزار
دماغ تازہ رہے نکہت بہاری سے — آتش

ہراس :۔ (بکسر اول) خوف۔ ڈر۔ ہول۔ فارسی۔ مذکر، فصیح، رائج۔

جب یہ سنا تو اور زیادہ ہوا ہراس
اشک آنکھوں میں بھرے ہوئے بیٹھی رہی اداس — تعشق

قول فیصل :۔ ہراس چھانا یا چھا جانا اس کا خاص صرف ہے۔

یہ دیکھ کر ہمارے تو جلتے رہے حواس
نیچے اگر ہیں بیس تو چھت پر چڑھے پچاس
اٹکل نہ بوجھ کی تھی نہ کثرت کا کچھ قیاس
لوگوں پہ مثل سقف کے چھایا ہوا ہراس — ظریف

اہلِ دہلی بصورت تانیث استعمال کرتے ہیں۔

بنا دیا غم فرقت نے سنگدل ایسا
کہ موت سے نہیں آئی کبھی ہراس مجھے — داغ

ہراس :۔ ۲۔ مایوسی۔ ناامیدی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

نوشاہ عروس کو نہ پایا
گھبرا گئے سب ہراس چھایا — اختر (شاہ اودھ)

ہراساں :۔ (بکسر اول) ۱۔ ڈرا ہوا۔ خوف زدہ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ خواب میں اس کو واقعات نفس الامری دکھائی دیے۔ جاگا تو خائف و ہراساں بیدار ہوا تو ترساں و لرزاں۔ (توبۃ النصوح)

ہراساں :۔ ناامید۔ مایوس، فارسی، فصیح، رائج۔

رزق ہے رزاق کے ذمے ہراساں ہو نہ تو
دیکھ اے نادان قبل طفل ہوتا شیر کا — لطافت

ہراس آنا :۔ خوف آنا، ڈر لگنا، دہشت ہونا۔ اردو صرف، مؤنث، دہلی کی زبان۔

بنا دیا غم فرقت نے سنگدل ایسا
کہ موت سے نہیں آتی کبھی ہراس مجھے — داغ دہلوی

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ مذکر بولتے ہیں۔

ہراساں ہونا :۔ ڈرنا، خوف کھانا، دہشت زدہ ہونا، گھبرانا، ناامید ہونا، مایوس ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دن برے ہیں تو بھلے بھی کبھی آویں گے منیر
دل کو قابو ہی میں رکھنا نہ ہراساں ہونا — منیر

ہراس چھا جانا :۔ خوف زدہ ہو جانا۔ ڈر غالب ہو جانا۔ دہشت میں مبتلا ہو جانا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

آمد سے شاہ دیں کے نہ باقی رہے حواس
لشکر کے ڈر سے ہوش اڑے چھا گیا ہراس — مؤلف

ہراس میں ہونا :۔ خوف زدہ ہونا۔ دہشت زدہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گوشہ اماں کا ڈھونڈ رہی تھی ہر اک کماں
ترکش بھی تھے ہراس میں کھولے ہوئے زباں — انیس

ہَرّاق :۔ بہت زیادہ پانی گرانے والا۔ عربی صیغہ مبالغہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

گر نہ دے حکم تو پھر ابر کے سینے میں کبھی
رحمت عام نہ ہو سایۂ ہرّاق نہ ہو — ذوق

ہرا کچوہ :۔ بہت ہرا۔ حد سے زیادہ ہرا۔ اردو، صفت، مذکر، عورتوں کی زبان۔

بہار دشت پہ اشجار کی وہ سرتابی
ہرے کچوہ وہ پتے وہ ان کی شادابی — اوج

قول فیصل :۔ مؤنث کے لیے ہری کچوہ بولتے ہیں۔

ہونا کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔
جیسے خضر کو خضر اس لیے کہتے ہیں کہ جس چوب زمین یا چوب خشک پر جا گزیں ہوتے تھے وہ ان کے فیض قدم سے ہرے کچوہ اور سبز و شاداب ہو جاتے تھے۔
(تاریخ حسنؑ)

خون تمام جسم کا دم میں ہوا ہرا کچوہ
دل میں غضب سما گیا روحِ روانِ سبزہ رنگ صبا

زبانوں پر عام طور سے ہرا کچو (بغیر ہائے ہوز) ہے۔

ہرا کرنا ۱: خوش کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

پھر روح لہلہانے لگی سیرِ باغ پر
پھر موسمِ بہار نے مجھ کو ہرا کیا قدر بلگرامی

ہرا کرنا ۲: ہلکا ٹھنڈا کرنا۔ اردو صرف متروک۔
محل صرف:۔ صبح کو جوش کرتے ہیں پھر برتن سے نکال کر ہرا کرتے ہیں۔ (موتیوں کا ہار)

ہرا لگے نہ پھٹکری رنگ بھی چوکھا آئے:۔ بے خرچ کئے نمود حاصل ہونا کی جگہ (مثل)
(نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ہرا کی جگہ ہینگ ہے یعنی ہینگ نہ لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے۔ جو عورتوں کی زبان ہے۔

ہرانا ۱: مات دینا۔ اُردو مصدر، عوام کی زبان۔
قول فیصل:۔ چوسر، پچیسی اور تاش وغیرہ کے لیے عام طور سے زبانوں پر ہے۔

ہرانا ۲: شکست دینا، مغلوب کرنا، پسپا کرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

ہرانا:۔ تھکانا، مضمحل کرنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہرائی جتائی:۔ وہ بات جو عاجز کرنے اور حیران کرنے کے لیے کی جائے۔ اُردو، صفت، دہلی کی زبان
محل صرف:۔ معلوم نہیں کہ یہ لوگ واقعی دل سے ایسا کہتے تھے یا منطقیوں کی سی ہرائی جتائی بات تھی۔ (اجتہاد)
قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر ہرائی جتائی بولتی ہیں۔

ہرائی جتائی کرنا: حیران کرنا، دق کرنا، ستانا، تنگ کرنا؛ ہر ایک بات پر آزمانا؛ امتحان لینا، امتحان کرنا۔ ہیرا پھیری کرنا۔ جیسے لالہ تمہاری آج تک کوئی کوڑی رہ گئی ہو تو بتا دو۔ دیتے دیتے جی اکتا گیا تو ویسی کہدو جو ایسی ہرائیاں جتائیاں کرتے ہو۔ (سگھڑ سہیلی) (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ یہ دہلی کی زبان ہے لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر ہرائی جتائی بولتی ہیں۔

ہراول ۱: آگے کی فوج کا سردار۔ ترکی، مذکر، فصیح، رائج۔

چشمِ لطف اے پسر صاحب دُلدل ہو جائے
بعد مدت میں جو آیا وہ ہراول ہو جائے تعشق

قول فیصل:۔ اردو میں زیادہ تر بکسر اول و فتح چہارم مستعمل ہے (ہِراول)

ہراول ۲: (بکسر اول وضم چہارم) وہ تھوڑی فوج جو لشکر کے آگے آگے چلے۔ لشکر کا پیش خیمہ، ترکی، مذکر، رائج۔

تھا کہاں کھینچ کے تقدیر کہاں لے آئی
ہو گیا فوجِ حسینی کا ہراول بھائی تعشق

قول فیصل:۔ اردو میں زیادہ تر بفتح اول و چہارم و نیز بکسر اول و فتح چہارم مستعمل ہے لیکن محتاط شعرائے ہراول بکسر اول وضم چہارم ہی استعمال کیا ہے۔

ہراول:۔ (بفتح اول و چہارم) ہرا بھرا سبزہ زار اردو۔ مؤنث۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف:۔ دیہات میں دھان کے کھیتوں کی ہراول دیکھ کے دل کھنچتا ہے دل چاہتا ہے کہ دیکھا کرو۔

ہرا ہرا:۔ سبز رنگ کا، ہرے رنگ کا۔ اردو۔ فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ کوئی ماتمِ حسینؑ میں برہنہ سر چلا جاتا ہے۔ کوئی حُلّہ پوشانِ بہشت کی طرح ہرا ہرا جوڑا پھڑکاتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ہراہند ۱: (بکسر اول و فتح چہارم) کچی ہلدی کی بُو، مصالح کی وہ بو جو اچھی طرح بھنا نہ ہو، اردو، صفت۔ عورتوں کی زبان۔
محل صرف:۔ باجی تھوڑا گھی ابھی اور ڈالو دو چار ہاتھ مصالح کو اور بھونو تاکہ ہراہند جاتی رہے،
قول فیصل:۔ دہلی کی عورتیں اس جگہ پر ہراند بولتی ہیں۔
بحر نے کچے پھل یا پھول کے لیے ہراہن نظم کیا ہے جو اب متروک ہے۔

اس کے رُخ و ذقن سے ہم نے مِلا کے دیکھا
ہر گُل میں ہے ہراہن تلخی ہے ہر ثمر میں بحر

ہرا ہو جانا:۔ فوج یا کسی جماعت کا منتشر ہو جانا، تتر بتر ہو جانا۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہرا ہو جانا:۔ سرسبز ہو جانا۔

حسرت ہی آنکھ کی رہی اس سبز رنگ کی
ریحاں ہرا ہوا نہ کبھی اِس سفال کا آتش

(نور اللغات)
قول فیصل:۔ جنگل اور باغ کے لیے ہی عام طور سے اس کا استعمال ہے۔

ہَرا ہو جانا ۲: زخم کا تازہ ہو جانا۔ اردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

زخم میرے تن کے ہو جاتے ہیں اے قاتل ہرے
لہلہاتا ہے جو سبزہ جوہرِ شمشیر کا (لطافت)

ہَرا ہو جانا ۳: خوش ہو جانا، باغ باغ ہو جانا۔

تر دامنی گئی تو ہوئی دل کو تازگی شاد
ہم پہلو ان بدن کو سکھا کر ہرے ہوئے (نور اللغات)

قول فیصل:۔ پہلوان جب اکھاڑے میں زور کرتے ہیں اور پسینے میں تر ہو جاتے ہیں تو تھوڑی دیر بیٹھ کے راحت لیتے ہیں تاکہ پسینہ خشک ہو جائے اور کسی قدر تھکن دور ہو جائے اس کو ہرا ہو جانا کہتے ہیں۔ شاد نے انھیں معنی میں کہا ہے خوش ہو جانا کے معنی میں نہیں کہا ہے۔

ہَرا ہو جانا ۴: قابل وصول ہونا۔ عوام کی زبان۔
(فقرہ) ڈوبے ہوئے روپے ہرے ہو گئے (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَرا ہو جانا ۵: تنومند ہونا۔ چہرے پر رونق آنا۔ اردو صرف، متروک۔

دو دن کی زندگی میں رہے ہم مرے ہوئے
جوشِ جنوں نے زرد کیا جب ہرے ہوئے آتش

ہَرا ہونا:۔ ہرے رنگ کا ہونا۔ اردو صرف، رائج۔

خط میں جو مضمون خط سبز تھا
تیرا کبوتر بھی ہرا ہو گیا وزیر

ہَرائی جَتائی:۔ پریشان کرنا۔ دق کرنا۔ ستانا۔ ناز برداری کرنا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ تم نے اپنی لڑکی کو اچھی تعلیم نہیں دی۔ اس نے مجھ سے ہرائی جتائی پر کمر باندھی ہے۔ جس سے میرا ناک میں دم ہو گیا ہے۔

قول فیصل:۔ یہ صرف ہار اور جیت سے بنا ہے۔

ہَر ایک:۔ ہر شخص۔ ایک ایک آدمی۔ ہر فرد بشر۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہر ایک سے اس بزم میں سب پوچھتے تھے نام
تھا لطف جو کوئی مرا ہمنام نکلتا مومن

ہَر آن:۔ ہر دفعہ، ہر گھڑی، ہر وقت، فارسی، فصیح، رائج۔

دلبر ہیں ادائیں بھی دلکش ہیں جفائیں بھی
اک آن ستمگر میں ہر آن نکلتی ہے داغ

ہر آن بڑھتے جاتے ہیں عباسؑ ذیحشم
کھائے ہوئے ہیں نصرتِ شبیرؑ کی قسم مؤلف

ہَر آں کہ تخمِ بدی کشت وچشمِ نیکی داشت
دماغ بیہدہ پُخت و خیال باطل بَست: جس شخص نے بدی کا بیج بو کے نیکی کی امید رکھی اس نے بیہودہ منصوبہ باندھا اور باطل خیال کیا یعنی جو بدی کرے گا وہ بدی دیکھے گا برے کام کا برا انجام۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہَر آں کہتر کہ با مہتر ستیزد
چناں اُفتد کہ ہرگز بر نخیزد:۔ جو چھوٹا کسی بڑے سے لڑتا ہے وہ ایسا گرتا ہے کہ پھر اٹھ ہی نہیں سکتا۔ یعنی جو اپنے بڑوں سے مقابلہ کرتا ہے وہ ہمیشہ نقصان اٹھاتا ہے۔ فارسی مقولہ، قلیل الاستعمال۔

ہَر آئینہ:۔ بیشک۔ ضرور۔ یقیناً، قطعاً۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وضع کے پابند ہیں اہلِ صفا ہر آئینہ
رکھتا ہے پیوست اپنے چشم سے گھر آئینہ صابر

محل صرف:۔ دوسری روایت کے مطابق اس نے کہا کہ میں وہ صورتیں دیکھ رہا ہوں اگر خدا سے کسی کوہ کو اس کے مقام سے کندہ کرنے کا سوال کرینگے ہر آئینہ خدا ویسا ہی کرے گا۔ بس مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ (ترجمہ حیات القلوب جلد دوم)

ہَرابَن:۔ بہت زیادہ چالاک، شوخ۔ بہت چلتی ہوئی۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ اس کو روپے قرض نہ دینا بڑی ہرابن ہے ایک پیسہ بھی واپس نہیں کرے گی۔

ہَربابی ۱:۔ علوم و فنون کا ماہر۔ ہرجائی۔ فارسی، صفت، متروک۔

خاک در در کی بس اب چھانتے پھریے ہر وقت
قدر کیوں آنکھ لڑاؤ کسی ہربابی سے قدر بلگرامی

رونا وہی ہے جو ہربابی ہووے
کچھ آساں نہیں ہے کہانا رونا رنگین

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "ہربابو" بھی اس معنی میں لکھا ہے مگر لکھنؤ میں کسی صورت سے رائج نہیں ہے۔

ہَربابی ۲:۔ کماؤ، ہر طرح سے روٹی پیدا کرنے والا، کماؤ پوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہَربار:۔ ہر دفعہ۔ بار بار۔ گھڑی گھڑی۔ فارسی، فصیح، رائج۔

گہہ ڈاب سے نکال کے تلوار دیکھنا
تن تن کے اپنے سایہ کو ہربار دیکھنا تعشق

ہَربونگ:۔ (بفتح اول و واو مجہول و نون غنہ) نا پرسانی۔ اندھیر۔ بدنظمی۔ شورش۔ بدانتظامی۔ اردو، مذکر، متروک۔

بزم میں سر پہ قیامت کو اٹھا رکھا ہے
یار لوگوں نے تو ہربونگ مچا رکھا ہے اختر

محل صرف :۔ خداوند ایک عجیب ہربونگ تھا کہ الامان۔ الامان۔ آج تک کوئی تخمینہ نہیں کر سکا کہ کتنی جانیں اس آفت مہیب میں تلف ہوئیں۔

(سیر کہسار)

قول فیصل :۔ اب لکھنؤ میں رائے ثقیلہ کے ساتھ (ہڑبونگ) مستعمل ہے۔ اور مؤنث استعمال کرتے ہیں۔ جیسے بنّو کی شادی میں وہ ہڑبونگ تھی کہ الامان کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی میں تو شادی میں بغیر شرکت کیے چلی آئی۔

ہُربُونگ مچنا :۔ (لازم) ہُلّڑ ہونا، ہنگامہ ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

مچے ہربونگ میخانے میں بگڑ کر اچھلے شیشہ کی — قدر
اسی شور سے اکبارگی محفل ہو طوفانی — بلگرامی

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں (رائے ثقیلہ کے ساتھ) ہڑبونگ مچنا بولتے ہیں۔

ہربونگ ہونا :۔ کثرت سے بھیڑ بھاڑ ہونا۔

جا نہیں سکتی نگاہِ شوق تک — رضا
اس گلی میں اسقدر ہربونگ ہے — (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب لکھنؤ میں رائے ثقیلہ کے ساتھ ہڑبونگ ہونا بولتے ہیں۔ لیکن جن معنیٰ میں رضاؔ نے استعمال کیا ہے اب قلیل الاستعمال ہے۔

ہُربُونگ ہونا :۔ شور غل ہونا، بدنظمی ہونا۔

ہربونگ سوا کہیں نہ ہو جائے — عاشق
کچھ فرق نہ انتظام میں آئے — (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں رائے ثقیلہ کے ساتھ ہڑبونگ ہونا بولتے ہیں۔

ہربے جربے :۔ ہر پھر کے، بار بار، جبٹ کیھو تب، گھڑی گھڑی، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ میں کتنی قسمیں کھا کے کہہ چکی ہوں کہ میں نے نہیں لیا ہے مگر تم مجھ ہی سے ہربے جربے پوچھتی ہو۔

ہر بیشہ گمان مبر کہ خالی ست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد :۔ یہ گمان نہ کرکے ہر کچھار خالی ہے ممکن ہے کہ چیتا سو رہا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ آدمی کو ہر جگہ ہشیار رہنا چاہیے کبھی نہ سمجھنا چاہیے کہ یہاں ہمارا مخالف یا کوئی دشمن نہیں ہے۔ فارسی مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہر سخنے کہ من برآوردم خام
تو ہرچہ خطا کنی صواب است :۔ میں جو بات کہوں وہ تیرے نزدیک کچی ہے اور تو جو گناہ کرے وہ بھی درست ہے یعنی تجھ کو میری اچھائیاں بھی برائیاں معلوم ہوتی ہیں اور اپنے عیب بھی ہنر دکھائی دیتے ہیں۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہر پَل :۔ ہر لمحہ، ہر آن۔ اردو، فصیح، رائج۔

بد نگہ کوئی کہاں جا کے کیا کرتا ہے
تُو تو ہر پَل مجھے آنکھوں میں رکھا کرتا ہے — امانت

ہرپھاریوڑی :۔ ہرفاریوڑی۔ ایک قسم کا چھوٹا پھل۔ ہندی۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ہرفاریوڑی کہتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی کھٹیوں کے معنی میں بولتے ہیں۔ پھل کے معنی میں اس کا استعمال نہیں ہے۔

ہر پھر کے :۔ (ہر پھر: بکسر اوّل ہر دو لفظ) مجبور ہو کے۔ آخر کار۔ گھوم پھر کے۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

مجھی کو گردشیں ہر پھر کے دیتا ہے زمانے میں
بنا ہے میری مٹی کے لیے کیا چاک گردوں کا — تجر

قول فیصل :۔ صاحب سرمایۂ زبان اردو نے "ہر پھر کے کرنا" لغت قائم کیا ہے اور مثال میں تجر کا شعر لکھا ہے جس میں کرنا کا پتہ نہیں۔ آنا، رہنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ناتوانی سے جو ہر پھر کے دہیں آتا ہوں — شادؔ
پاؤں نے موزنِ ساعت کی جو گردش پائی — لکھنوی

اتنا تو ہے خیال قدامت جہان میں — تعشق
ہر پھر کے یہ رہے گی اسی خاندان میں

ہر پھر کے :۔ بار بار۔ ہر دفعہ۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہر پھر کے تجھ سے پوچھتے ہیں تیرے گھر کی راہ
تو اپنے گمرہوں کا طریق سوال دیکھ — رشک

ہر پہلو :۔ ہر ایک پہلو، ہر رُخ، ہر طرف، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم نے دشمن کے خلاف درخواست تو دے دی ہے مگر یہ خیال رکھنا کہ اس کے ہر پہلو پر نظر رکھنا کہیں تم خود کسی مصیبت میں نہ پھنس جاؤ۔

ہرتال :۔ (ہری تال) اب بول چال میں مذکر ہے۔ ایک قسم کی دھات جو زرد رنگ کی ہوتی ہے۔ ہندی، سنسکرت۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں رائے ثقیلہ کے ساتھ (ہڑتال) بولتے اور لکھتے ہیں۔ ہڑتال میں چونا ملا کے بالوں پر لگاتے ہیں جس سے بال گر جاتے ہیں جو ایک قسم کے نورے کا کام کرتی ہے۔

ہرتی پھرتی چھاؤں :۔ آتی جاتی چھاؤں۔ (کنایۃً) ایک جگہ یا ایک کے پاس نہ رہنے والی چیز۔

(فقرہ) دولت ہرتی پھرتی چھاؤں ہے (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اس جگہ "چلتی پھرتی چھاؤں" بولتے ہیں۔

ع تکبر چلتی پھرتی چھاؤں پر کرتا ہے نادانی — عروج

ہرتے پھرتے :۔ آتے جاتے۔ چلتے پھرتے کبھی کبھی۔ اِدھر سے اُدھر یا اُدھر سے اِدھر۔ اردو، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہرتے پھرتے مری قسمت میں نظر ہے کہ نہیں
رو موئے غیر تو ہنگام سخن رکھتے ہو
(ممنونؔ)

قول فیصل :۔ اب لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر آتے جاتے بولتی ہیں۔

ہرج :۔ بفتح اول و دوم غلط بالفتح صحیح زبانوں پر بفتح اول و دوم بھی ہے) شورش۔ ہنگامہ۔ دنگا گڑبڑی۔ فتنہ۔ عربی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

ہرج :۔ خلل۔ نقصان۔ خسارہ۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

کچھ ہرج نہ ہوئے گا کسی کا
نقصان ہے اسمیں آپ کا اخترؔ (شاہ اودھ)
بیٹھئے گا جو چل کے کیا ہوگا
ہرج کوئی نہ آپ کا ہوگا قلقؔ

ہَرَج :۔ (بفتحتین) وقفہ۔ ڈھیل۔ دیر۔ تکان اردو قریب بہ متروک۔

آتی ہرج میں اور بدن سرد ہوگیا
پھر آنکھیں بند ہوگئیں منھ زرد ہوگیا تعشقؔ

ہر جا :۔ ہر جگہ، جگہ جگہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ہر جا تمہارے ساتھ ہے چرچا حسینؑ کا
ہر صورت رسولؐ ہے بیٹا حسینؑ کا تعشقؔ

ہر جا کہ گل است آنجا خار است :۔ ہر خوشی کے ساتھ رنج (محاورات ہندوستان)

قول فیصل :۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

ہر جامہ زیب کی اِدا :۔ ہرجائی عورت جو ہر خوشرو پر پھسل پڑے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَر جانا :۔ ہار جانا، بازی میں مات کھا جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

ہم جان پر بھی کھیل کے جیتے نہ یار سے
ہم نے یہ داؤ بڑھ کے لگایا تھا ہر گیا تجرؔ

ہَرجانہ :۔ نقصان، وہ رقم جو کسی تاخیر کی وجہ سے دینا پڑے۔ اردو مذکر۔ عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ میں آپ کے ساتھ جہاں کہیے وہاں چلنے کے لیے تیار ہوں لیکن شام کو دن بھر کا کل ہرجانہ آپ کو دینا ہوگا۔

ہَرجائی :۔ وہ جو ایک جگہ نہ ٹھہرے اور مارا مارا پھرے۔ کنایتہً معشوق کسی کا پابند نہ ہو بے مروت، بے وفا، فارسی مذکر عوام اور عورتوں کی زبان۔

کبھی ہم سے کبھی غیروں سے شناسائی ہے
بات کہنے کی نہیں تو بھی تو ہرجائی ہے اقبالؔ

ایسا ہرجائی نوج ہو انسان
ایڑی چوٹی پہ میں کروں قربان فریب عشقؔ

قول فیصل :۔ بدکار اور فاحشہ عورتوں کو بھی ہرجائی کہتے ہیں جو زیادہ تر عورتوں کی زبان ہے۔

ہَرجائی پَن (دیا)، ہَرجائی پَنا :۔ ہر ایک سے ملاقات رکھنا۔ بے مروتی۔ بے وفائی۔

ہرجائی پن بجا ہے اس ترک نوجواں کا
مصرع ہے قد موزوں سعدی کی بوستاں کا شعورؔ

گہ حرم میں اور گاہے دیر میں دیکھا اسے صابرؔ
طور ہرجائی پنے کا اس پہ کیا زیبا ہوا دہلوی
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ عوام کی زبان ہے۔ جو اب قریب بہ متروک ہے۔

ہَرَج کرنا :۔ نقصان کرنا، دیر کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ مجھے بڑا افسوس ہے میں آپ کے یہاں اتنی دیر بیٹھا رہا اور بلا وجہ کام کا ہرج کیا۔

ہَرَج کیا ہے :۔ کیا مضائقہ ہے۔ کیا برائی ہے نقصان کیا ہے۔

جو حسن اس میں ہے بے وفائی سے بڑھ کر شوقؔ
تو پھر ہرج کیا ہے اگر بے وفا ہے قدوائی
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ زبانوں پر زیادہ تر ہرج (بفتحتین) ہے۔

ہر جگہ :۔ ہر کہیں، سب جگہ، سارے میں، ہر موقع پر اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہَرَج مَرَج :۔ (بفتحتین ہر دو لفظ) شورش، نقصان۔ خلل۔ گڑبڑ۔ بدنظمی۔ ایسی ضرورت پیش آنا جس کی وجہ سے دوسرا کوئی کام نہ ہوسکے۔ عربی الفاظ، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ علامہ سید علوی نے اپنی کتاب جلاء الظلام میں یہ روایت عباس ابن عبد المطلب کی لکھی ہے کہ بارھویں صدی میں وادی بنی حنیفہ میں ایک شخص خروج کرے گا جو سانڈ کے انداز پر ہوگا اور وہ برابر اپنے موٹے ہونٹ چاٹے گا، اس کے زمانے میں بکثرت ہرج مرج واقع ہوگا۔
(رسالہ الواعظ فروری ۱۹۰۳ء)

ہَرجہ :۔ وہ رقم جو وقت صرف ہونے کے عوض میں دی جائے۔ تاوان۔ خسارہ۔ اردو مذکر۔ عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ میاں میں یہ کچھ نہیں جانتا ایک

گھنٹے سے رکشہ کھڑا ہے میرا ہرجہ آپ کو دینا ہوگا۔
قول فیصل :۔ ہرجہ خرچہ ملا کے بھی بولتے ہیں۔
جیسے تم مقدمہ دائر کرو تمہارا اصل روپیہ اور
ہرجہ خرچہ عدالت دلوائے گی۔

ہرج ہونا :۔ نقصان ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ مَیں جو کچھ آپ سے کہہ رہا ہوں اسمیں
آپ کا کیا ہرج ہے میں ہر طرح کا ذمّہ دار ہوں۔

ہرجہ ہونا :۔ نقصان ہونا۔ ناغہ ہونا۔ وقت کا
خراب ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح رائج۔
محل صرف :۔ ہمارا حساب کر دیجئے۔ بلا وجہ
آپ ہم کو بٹھائے ہوئے ہیں۔ ہمارا ہرجہ ہو رہا ہے

ہر جیسے کو تیسا :۔ جیسا جو کوئی ہوتا ہے ویسا
ہی اسے مل جاتا ہے۔ سیر کو سوا سیر۔ بدذات کے
واسطے بدذات شریر کے لئے شریر مل ہی جاتا ہے۔
(نور اللغات)
قول فیصل :۔ عام طور سے عورتیں جیسے کو تیسا
بولتی ہیں۔

ہر چند :۔ کتنا ہی، کیسا ہی، فارسی، فصیح، رائج
ہر چند چاہتا ہوں کہ بولوں نہ یار سے
پر دل کو اپنے بس میں نہ پاؤں تو کیا کروں — امانت

ہر چند :۔ اگرچہ کی جگہ۔ باوجودیکہ۔ فارسی فصیح رائج
ہر چند غضب کی ہے انھیں تشنہ دہانی
آگاہ نہیں بند ہے کے روزے پانی — تعشق

ہر چند کہ :۔ باوجودیکہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
ہر چند کہ قول ناصحوں کا
کچھ تلخ نہ تھا لے نہ بھایا — مومن
محل صرف :۔ غرض ہر چند کہ تخلص ان کا میر تھا
مگر گنجفۂ سخن کی بازی میں آفتاب ہو چکے
(آب حیات)

ہرچہ :۔ ہر چیز۔ جو کچھ۔ فارسی۔ تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہرچہ از دل خیزد بر دل ریزد :۔ جو کچھ دل سے
اٹھتا ہے دل پہ ٹپکتا ہے۔ یعنی جو بات کسی کے دل
سے نکلتی ہے وہ دوسروں کے دل پر ضرور اثر کرتی
ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہرچہ از غیب میرسد نیکوست :۔ اس جگہ
اردو میں ہرچہ از دوست میرسد نیکوست مستعمل ہے
دوست کے ہاتھ سے ایذا پہونچے اس کی کچھ شکایت
نہیں۔ فارسی۔ (نور اللغات)
قول فیصل :۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

ہرچہ آید بر سر فرزند آدم بگزرد :۔ انسان پر
جو مصیبت آتی ہے وہ ٹل بھی جاتی ہے۔ دنیا میں
کوئی بھی ایسی بلا نہیں ہے کہ جس سے چھٹکارا نہ ہو۔
خدا ہر مشکل کو آسان بھی کر دیتا ہے۔ فارسی مثل
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔
محل صرف :۔ جناب بھائی صاحب آپ اپنی بیماری
سے اتنا پریشان کیوں ہیں گھبرائیے نہیں خدا شفا
دے گا ہرچہ آید بر سر فرزند آدم بگزرد۔

ہرچہ بادا باد :۔ جو کچھ ہوا وہ ہوا۔ جو کچھ ہوگا
دیکھا جائے گا۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
ہر جفائے یار پر ہے صبر و شکر
ہے وظیفہ ہرچہ بادا باد کا — رشک

ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم :۔ ہم نے
کشتی پانی میں ڈال دی اب جو کچھ ہو وہ ہو یعنی ہم
نے فلاں کام شروع کر دیا اب نتیجہ جو کچھ بھی ہو۔
فارسی ضرب المثل /تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل :۔ اس کا استعمال بیم و رجا کے محل
پر ہے۔

ہرچہ باشد :۔ کوئی چیز کیوں نہ ہو۔ کچھ بھی ہو۔
فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہرچہ بر خود نہ پسندی بہ دیگراں ہم مپسند :۔
جو کچھ تو اپنے لیے پسند نہیں کرتا وہ دوسروں کے
لیے بھی پسند نہ کر۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی
زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہرچہ دانا کند کند ناداں
لیک بعد از خرابیٔ بسیار :۔ جو کام عقلمند
کرتا ہے وہی بے وقوف بھی کرتا ہے مگر بہت خرابی
کے بعد۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہرچہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید :۔
جو چیز دل میں سما جاتی ہے وہ آنکھوں کو بھی بھلی
معلوم ہوتی ہے یعنی جس چیز سے ہمارے دل کو لگاؤ
ہوتا وہ ہم کو اچھی معلوم ہونے لگتی ہے۔ فارسی
مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہرچہ در دیگ است بہ کفچہ بہ چمچی آید :۔
جو کچھ دیگ میں ہے وہ کفچے/چمچے میں آجاتا ہے
یعنی اصلیت ظاہر ہو کے رہتی ہے۔ فارسی مثل،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہرچہ در کان نمک رفت نمک شد :۔ نمک کی
کان میں جو چیز گئی وہ نمک ہو گئی۔ یعنی صحبت کا
اثر ضرور ہوتا ہے۔ فارسی ضرب المثل۔ تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
ع ہرچہ در کان نمک رفت نمک — قدر
قول فیصل :۔ جب کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی
یا کسی جماعت کے رنگ میں رنگ جاتا ہے یا کسی مقام
کی خصوصیتیں اختیار کر لیتا ہے۔ تو یہ قول نقل کرتے
ہیں۔ 'ہرچہ' کی جگہ 'ہر چیز کہ' بھلا ہے یعنی "ہر چیز کہ
در کان نمک رفت نمک شد"

ہرچہ زود آید دیر نپاید :- جو چیز جلد آتی ہے وہ دیر تک نہیں ٹھہرتی ۔ یعنی جو کام جلدی میں کیا جاتا ہے وہ دیرپا نہیں ہوتا ۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال ۔

ہرچہ گیرید مختصر گیرید :- جو کچھ لو مختصر لو یعنی تھوڑی سی چیز پر قناعت کرو زیادہ کی ہوس نہ کرو ۔ جو کام کرو اپنی حیثیت کے مطابق کرو ۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال ۔

ہر حال میں :- ہر طرح ۔ بہر حال ۔ ہر صورت میں ۔ بہر کیف ۔ اُردو صرف، فصیح، رائج ۔

ہر حال میں قابو سے طبیعت نہیں جاتی
تنہا ہیں مگر شوکت و حشمت نہیں جاتی — تعشق

ہر حال میں خوش رہنا :- آرام تکلیف ہر صورت میں خوش رہنا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

محفل میں جو پروانہ تو جنگل میں بگولا
ہر حال میں خوش رہتے ہیں کرتے ہیں رقص — صبا

ہردا :- دل ضمیر ۔ ہندی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں ۔

ہردا کھلنا :- باطن کی آنکھیں کھل جانا ۔ ہمت بڑھ جانا ۔ اردو صرف، دہلی کی زبان ۔

محل صرف :- اس کے دل کی امنگ بڑھتی چلی اور ہردا کھلتا گیا ۔ (محصنات)

ہرداول :- (بالکسر و فتح واؤ حرف نجم) گھوڑے کے سینے کے بیچ کی بھونری جو منحوس سمجھی جاتی ہے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

ہر دفعہ :- ہمیشہ ۔ ہر وقت ۔ ہر موقع ۔ گھڑی گھڑی ۔ اردو صرف عوام کی زبان ۔

محل صرف :- ہر دفعہ ہم ہی سے پیسے مانگتے ہو ۔

ہر دفعہ گڑ میٹھا ہی میٹھا :- گڑ کو جب دیکھو میٹھا ہی ہو گا ۔ یعنی ہر دفعہ کامیابی اور ہمیشہ فائدہ ہی فائدہ نہیں ہوتا کبھی اس کے برخلاف بھی ہو جاتا ہے ۔ ہر دفعہ فائدہ ہی فائدہ ڈھونڈھنے کے موقع پر بولتے ہیں ۔ (مثل)
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ یہ مثل نہیں بولتے ۔

ہر دل عزیز :- سب کا پیارا، عام پسند ۔ وہ شخص جسے ہر آدمی عزیز رکھے ۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج ۔

کیسا پسر شفیق پسر، مہرباں پسر
ہر دلعزیز رونق بزم جہاں پسر — تعشق

قول فیصل :- عورت اور مرد دونوں کے لئے یکساں مستعمل ہے ۔

"جیسے سنتے ہی خادمہ باتمیز و ہر دل عزیز آنکھوں میں آنسو بھر لائی ۔" (فسانۂ آزاد)

اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے ۔

کیونکر نہ چاہے اس کو ہر اک جان کی طرح
خواہش میں اس کی سب ہیں وہ ہر دلعزیز ہے — میر حسن

صفی لکھنوی نے ہر دلعزیزی بھی انھیں معنی میں استعمال کیا ہے ۔

پھر تو یہ ہر دلعزیزی ایک پہیلی ہو گئی
جب کوئن وکٹوریہ کی اک سہیلی ہو گئی — صفی

ہر دلعزیزی عام طور سے ہر اک کے پیارے ہونے کے معنی میں مستعمل ہے ۔

ہر دم :- ہر وقت، ہر گھڑی، ہر لحظہ، ہر لمحہ، دمبدم، فارسی، فصیح، رائج ۔

ہر وقت یہی فکر ہے ہر دم یہی دھڑکا
بے آب کے ہو جائے نہ بیدم کوئی لڑکا — تعشق

ہر دو :- دونوں، دونوں کے دونوں ۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل صرف :- ہر دو دفعات بہ تمام و کمال پیش کی جاتی ہیں ۔ (بیگمات اودھ)

ہر دو جہاں :- دنیا و آخرت، تمام عالم ۔ فارسی ۔ صفت، فصیح، رائج ۔

ع زینت بخش ہوئے بادشہ ہر دو جہاں — مؤلف

ہر دو سرا :- دنیا و آخرت ۔ تمام مخلوقات، فارسی، صفت، فصیح، رائج ۔

امیر ہر دو سرا کو عجب شرف ہے حصول
ابو الائمہ و زوج بتول خویش رسول — آرج

ہر دو طرح :- دونوں طرح سے، دونوں دلیلوں سے (ف + ع) تابع فعل، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

ہر دیگی چمچہ :- ۱ ۔ ہرجائی ۔ ہر شخص کے پاس آنے جانے والا ۔ رکابی مذہب ۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال ۔

دور بھی ہو نگوڑے سودائی
موا ہر دیگی چمچہ ہرجائی — (فریب عشق)

ہر دیگی چمچہ :- ۲ ۔ طفیلی، مفت خورا، لقمہ جو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے

ہر دیگی چمچہ :- ۳ ۔ خوشامدی، خوشامد خورا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

ہر دیگی چمچہ :- ۴ ۔ ہر کام اور ہر بات میں دخل دینے والا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

ہر رنگ میں پانی :- اس کی نسبت کہتے ہیں جو

ہر ایک شخص سے ربط ضبط پیدا کرے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جو کوئی ملے دل سے ہم کو وہی پیارا ہے شوقؔ
ہر رنگ میں پانی ہیں یہ رنگ ہمارا ہے قدوائی

ہر روز:۔ روز کے روز۔ روزمرہ۔ بلاناغہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دلی میں ہیضے کا اتنا زور ہوا کہ ایک حکیم بقا کے کوچے سے ہر روز تیس تیس چالیس چالیس آدمی پچھنے لگے۔ (توبۃ النصوح)

ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے:۔ ہر روز عید نہیں ہے کہ کوئی حلوا کھایا کرے۔ یعنی اچھا موقع روز ہاتھ نہیں آتا۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے
اے دل کجا حلاوتِ وصل نگار روز صباؔ

ہر روز کنواں کھودنا نیا پانی پینا:۔ (کنایۃً) روز کمانا اور روز خرچ کر دینا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں "روز کنواں کھودنا اور روز پانی پینا" مستعمل ہے جو عوام کی زبان ہے۔

ہر روزہ:۔ بلاناغہ۔ پیوستہ۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ع کیوں نہ ہر روزہ ہو اصلاح خط مشکیں کی شعورؔ

ہر زمان:۔ ہر وقت، ہر گھڑی۔ دن رات۔ فارسی، تعلیم یافتہ کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اللہ رے خوف ضرب علمدار نوجواں
دہشت تھی سخت کوہ لرزتے تھے ہر زماں انیسؔ

ہر زمانے میں:۔ ہر دور میں، ہر عہد میں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع ہر زمانے میں بری بات بری ہوتی ہے لاعلم

ہرزہ:۔ (بالفتح و فتح سوم) بیہودہ، لغو، نامعقول۔ فارسی، صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ تنہا اس کا استعمال نہیں ہے ہرزہ گو، ہرزہ گوئی وغیرہ ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

ہرزہ بالکسر زبانوں پر ہے جو درست نہیں۔

ہرزہ خیالی:۔ بیہودگی، نامعقولیت۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

بنی موج ہوائے پائمالی
سنی زنجیر کی ہرزہ خیالی (مثنوی شام غریباں)

کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں
وہاں دخل ہرزہ خیالی نہیں (صبح خنداں)

ہرزہ درا:۔ بیہودہ گو۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہرزہ درائی:۔ بکواس، زٹل، بیہودہ گوئی۔ فارسی صفت، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے جرس کس لئے اب ہرزہ درائی چپ رہ
قافلہ میں کوئی سنتا تری فریاد نہیں رندؔ

اے طبع اتنی ہرزہ درآئی جرس کی طرح
اس گفتگو کا فائدہ کیا حاصل کلام میرؔ

ہرزہ سرا:۔ بیہودہ گو، لغو گفتار۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہرزہ سرائی:۔ بیہودہ گوئی، بکواس۔ فارسی۔ صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہرزہ کار:۔ وہ جو بیہودہ باتوں کا خوگر ہو۔ فارسی، صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

دشمن کا وار روک کے چمکی جو ذوالفقار
دہشت سے بند ہو گئیں چشمانِ ہرزہ کار اوجؔ

جس وقت اک گروہ شریر و جفا شعار
جبار و قہر بار و ستم گار و ہرزہ کار جوشؔ

ہرزہ گرد:۔ آوارہ گرد۔ بے ہودہ۔ مارا مارا پھرنے والا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہرزہ گردوں کا کبھی ساتھ نہ دے گوشہ نشیں
مہر و مہ لاکھ پھریں قطب کہاں پھرتا ہے اسیرؔ

ہرزہ گردی:۔ آوارہ گردی۔ آوارہ پھرنا۔ فارسی، مؤنث۔ قلیل الاستعمال۔

مر کر بھی اپنے ساتھ رہیں ہرزہ گردیاں
ہے مشت خاک صورت ریگ رواں خراب بحر لکھنوی

ہرزہ گردی سے ہم ذلیل ہوئے
چرخ کا اعتبار رہنا تھا مومن دہلوی

ہرزہ گو:۔ یاوہ گو۔ بے ہودہ گو۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہیں کچھ ہرزہ گو دیوانۂ عشق
سنو تو کہہ رہا ہے یہ کہاں کی داغؔ

ہرزہ گوئی:۔ بیہودہ گوئی، بکواس، زٹل۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہرس:۔ (بالفتح اول و دوم و نیز بکسر دوم) ہونس، ہل کی پھالی۔ ہندی۔ سنسکرت۔ مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُرسا (بالضم):۔ صندل گھسنے کا پتھر، صندل رگڑنے کا پتھر۔ اردو، مذکر۔ حضرات اہل ہنود کی زبان۔

ہر سال:۔ ہر برس، سال بہ سال۔ سال کے سال۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ہر سال پھول کھلتے تھے فصل بہار میں
اب کی بہار آئی ہے سہرا لیے ہوئے مؤلف

ہر ستے:۔ ہر بار۔ ہر مرتبہ۔ اردو صرف، عوام

اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ جمال کو قلق اس بات کا زیادہ ہوتا ہے کہ کمال ہر سٹے میری روزی کو بُرا کہہ جاتے ہیں۔

ہر سٹے گُڑ اپنا ہی پینا:۔ ہر مرتبہ خود ہی فائدہ پر فائدہ اُٹھانا۔ ہر بار اپنا ہی فائدہ چاہنا۔ اردو مثل پست طبقے کے عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ تم بڑے سیانے ہو چاہتے ہو کہ جو کچھ آمدنی ہو مجھ ہی کو ملتی رہے سا جھے گیر کو نہ ملے تمہاری وہی مثل ہے کہ ہر سٹے گُڑ اپنا ہی پینا۔

ہر سخن موقع و ہر نکتہ مقامے دارد:۔ ہر بات کا ایک موقع اور ہر نقطے کا ایک مقام ہوتا ہے۔ یعنی ہر بات مناسب محل پر کہنا چاہیے۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ امثال نے اسکی ایک صورت یہ بھی لکھی ہے "ہر سخن موقع و ہر نکتہ مکانے دارد" یعنی ہر بات کا ایک موقع اور ہر نکتے کا ایک محل ہوتا۔ لیکن اس صورت سے زبانوں پر نہیں آتا۔

مولف نور اللغات نے موقع کے بجائے نکتہ درج کیا ہے یعنی ہر سخن نکتہ و ہر نکتہ مکانے دارد لیکن یہ صورت بھی رائج نہیں۔

ہر سرے و سودائے:۔ ہر ایک سر اور ایک سودا۔ یعنی ہر شخص کسی نہ کسی فکر یا کسی نہ کسی خبط میں مبتلا ہے یا ہر شخص ایک نئی فکر یا ایک نئے خبط میں مبتلا ہے۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہر سمت:۔ (سمت: بالفتح)۔ ہر طرف۔ ہر جانب۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ع ہر سمت جا کے دیتے ہیں آواز دم بدم نعشق

ہر سو:۔ ہر طرف۔ فارسی۔ فصیح، رائج۔

مجرم عشق ترحم کا سزاوار نہیں
ہائے کس پاس سے ہر سو نگراں ہوتا ہے صبا

ہر شبے گویدکہ فردا ترک ایں سودا کنم باز چوں فردا شود امروز را فردا کنم:۔ روز رات کو کہتا ہوں کہ کل اس جنون سے باز آؤں گا مگر جب کل آتی ہے تو پھر آج کو کل کر دیتا ہوں یعنی جو کچھ کرنا ہو فوراً کر ڈالنا چاہیے جو کام دوسرے دن پر اٹھا رکھا جاتا ہے وہ اکثر پڑا رہ جاتا ہے۔ یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ کسی عادت کا ترک کرنا بہت مشکل ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

ہر صورت:۔ ہر حالت، ہر پہلو، ہر طرح۔ فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ 'سے' اور 'میں' کے اضافے کے ساتھ زبانوں پر ہے جیسے "میں نے اُن کو ہر صورت سے سمجھایا مگر وہ کسی طرح راضی نہ ہوئے ہیں مجبور ہو کے چلا آیا۔

ہر طرح:۔ (طرح: بالفتح نیز بفتحتین) ہر حالت میں، بہر حال، ہر طور، فارسی، فصیح، رائج۔

ہیں قید میں جس کی دہی دے جاتا ہے کھانا
ہر طرح خدا بندے کو پہنچاتا ہے کھانا
انیس

محل صرف:۔ تم پر ان کا حق ہے اور سن میں تم سے بڑی ہیں۔ وہ ہر طرح تمہاری بزرگ ہیں۔
(موتیوں کا ہار)

قول فیصل:۔ 'پر' کے اضافہ کے ساتھ بھی بولتے تھے جو قریب بہ متروک ہے۔

واجب ہے شعور ہر طرح پر
عاشق کے لئے رضائے معشوق شعور

'سے' کے اضافہ کے ساتھ اب بھی مستعمل ہے۔

ہر طرح سے بِتاتے تھے غم و رنج
کھیلی چوسر کبھی کبھی شطرنج شوق

ہر طرف:۔ سب طرف، ہر جانب۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ہر طرف حشر کے آثار نظر آتے ہیں
دوست جتنے تھے وہ اغیار نظر آتے ہیں مولف

ہر عیب کہ سلطاں بپسندد ہنر است:۔ جس عیب کو بادشاہ پسند کرے وہ ہنر ہے۔ اعلیٰ طبقے کے جو لوگ بات اختیار کر لیتے وہ عموماً اچھی سمجھی جانے لگتی ہے اس کی اچھائی برائی پر کوئی نظر نہیں کرتا بلکہ لوگ اس کی تقلید کرنے لگتے ہیں۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ انگریزوں نے ناواقفیت کی وجہ سے غلط نام بوط اردو بولنی شروع کی۔ ادھر ہر عیب کہ سلطاں بپسندد ہنر است ہمارے ہی بھائی بند لگے اس کی تقلید کرنے (ابن الوقت)

ہر فار یوڑی:۔ چھوٹی چھوٹی کھٹیاں۔ اُردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ مَیں نے تم سے کہا تھا کہ بڑی بڑی کھٹیاں لانا اور تم ہر فار یوڑی اٹھا لائے۔

قول فیصل:۔ ہر فار یوڑی در اصل ایک قسم کے چھوٹے پھل کا نام ہے مگر ان معنی میں عام طور سے رائج نہیں۔

ہر فرد:۔ ہر ایک آدمی، ہر شخص، ہر ہر انسان، فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مولانا کی تقریر سے ہر فرد پر ایک خاص اثر ہوا قریب تھا کہ ہنگامہ برپا ہو جائے۔

ہر فرد بشر:۔ ہر شخص۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اسی حالت وجد میں ہر فرد بشر کی زبان پر یہ شعر تھا۔ (فسانۂ آزاد)

ہر فرعونے راموسیٰ:۔ ہر فرعون کے لئے موسیٰ ہے یعنی ہر سرکش کا سر کچلنے کے لئے کوئی نہ کوئی پیدا ہو جاتا ہے۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ شاہ صاحب کی قلعی کھل گئی، سچ ہے۔ ہر فرعونے راموسیٰ۔ گاؤں بھر چرکھایا، خوب دام تزویر پھیلایا۔ (فسانۂ آزاد)

ہر فن مولا:۔ ہر کام میں طاق۔ جب کوئی شخص کسی بات کا دعویٰ کرتا ہے تو طنز سے کہتے ہیں اس پر کیا موقوف آپ ہر فن مولا ہیں۔ یعنی سب باتوں میں کامل ہیں۔ فارسی عربی الفاظ، اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ کیا زمانہ بدلا ہے اب جس کو دیکھئے اپنے کو ہر فن مولا سمجھتا ہے اور استادی کا دعویٰ کرتا ہے۔

قول فیصل:۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے جیسے ارے یہ نوبہار ہر فن مولا ہے ہاتھ دیکھنا یہ جانے گھوڑے سواری کا فن اسے معلوم، پیراکی میں اس کو دخل کیا نہیں جانتی۔

ہر فنی:۔ ہر فن مولا، ہر کام میں ماہر۔ فارسی ترکیب، دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ ان میں سے ایک شخص ہر فنی تھا۔ اور جس فن میں دیکھو، بجائے خود ایسی دستگاہ رکھتا تھا کہ گویا ایک فنی تھا۔ (دربار اکبری)

ہرقل:۔ لقب بادشاہ روم کا۔ رومی لفظ، قلیل الاستعمال

قول فیصل:۔ تاریخوں میں ہرقل روم کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

ہر کا:۔ ہر ایک کا، ہر شخص کا، اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ اس کو کوئی نہیں پوچھتا مگر وہ ایسا ہے کہ جو ہر کا خیال رکھتا ہے۔

ہرکارہ:۔ قاصد، وہ شخص جو ہر کام پر تیار ہو جائے۔ چٹھی رساں، قاصد، ڈاکیہ۔ نامہ بر۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ایک دن پرچہ لگائیں گے نکیرین ضرور
یہ فرشتے نہیں اخبار کے ہرکارے ہیں — داغ

جی میں ہے مضمون شوق اس ماہ پیکر کو لکھوں
ہو سریع السیر ہرکارہ جو کوئی ڈاک کا — آسیر لکھنوی

ہرکارہ:۔ مذکور، چپراسی۔ فارسی، رائج۔

یہ ہرکارے جلدی مچانے لگے
کہ احکام بے دستخط آنے لگے — محسن کاکوروی

ہرکارہ:۔ ہر ایک کام کرنے والا، پیادہ، اردلی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے ان معنی میں نہیں بولتے

ہرکارہ:۔ جاسوس۔ مخبر۔ خبر رساں۔ اردو۔ مذکر۔ قریب بہ متروک۔

شاہ مرداں سے نہیں مخفی کوئی راز نہاں
ہیں ملک ہرکارے انکے ہر طرف کو ڈاک ہے — ناسخ

ہر کا نام لینا:۔ خدا کا نام لینا، ذکر خدا کرنا۔ اردو صرف، اہل ہنود کی زبان۔

کہا کچھ، بجانا نہیں اپنا کام
ہر اک طرح لینا ہمیں ہر کا نام — میر حسن

ہر کارے وہر مردے:۔ ہر کام اور ہر مرد۔ یعنی ہر شخص ہر کام کا اہل نہیں ہوتا، کوئی کسی کام کے لئے موزوں ہے اور کوئی کسی کے لئے۔ فارسی مثل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مثل مشہور ہے یہ سچ کہ ہر کارے وہر مردے
کدورت دل کی دھوئے یہ نہیں ہے کام ہر گاذر کا — شعور

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ امثال نے ہر مردے وہر کارے بھی لکھا ہے مگر عام طور سے ہر کارے وہر مردے مستعمل ہے۔

ہر کجا:۔ ہر جگہ۔ جہاں کہیں۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہر کجا چشمہ بود شیریں۔ مردم و مرغ و مور گرد آیند:۔ جس جگہ میٹھے پانی کا چشمہ ہوتا ہے وہاں آدمی چڑیاں اور چیونٹیاں جمع ہو جاتی ہیں۔ یعنی دولت سخاوت یا اختیار والوں کے پاس ہر طرح کے لوگ جمع رہتے ہیں۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہر کرا صبر نیست حکمت نیست:۔ جس شخص میں صبر کا مادہ نہیں اس میں عقل نہیں یعنی بے صبر آدمی سوچ سمجھ کے کام نہیں کر سکتا۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہر کرا نیست ادب لائق صحبت نبود:۔ جس شخص میں ادب نہیں وہ صحبت کے لائق نہیں یعنی بے ادب آدمی کی صحبت سے گریز کرو۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہر کس:۔ ہر ایک شخص۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ زیادہ تر ہر کس و ناکس کی ترکیب کے ساتھ بولتے ہیں۔

ہر کس از دست غیر نالہ کند
سعدی از دست خویشتن فریاد:۔ ہر شخص غیر کے ہاتھ سے نالہ کرتا ہے سعدی اپنے ہی ہاتھ سے فریاد کرتا ہے یعنی لوگوں کو دوسرے کے ہاتھ سے تکلیف

پہونچتی مگر اپنی تکلیف کا سبب میں خود ہوں۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ جب کسی کو اپنے ہاتھوں یا کسی عزیز یا دوست کے ہاتھوں ایذا پہونچتی ہے تو وہ یہ شعر پڑھتا ہے۔

ہر کس بہ خیال خویش خبطے دارد:۔ ہر شخص اپنے خیال کے موافق کوئی خبط رکھتا ہے یعنی ہر شخص کی طبیعت کا رنگ جدا گانہ ہے یہی وجہ ہے کہ ہر شخص کی رائے جدا ہوتی ہے۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہر کس را فرزند خود بہ جمال نماید و عقل خود بہ کمال:۔ ہر شخص کو اپنا بیٹا خوبصورت نظر آتا ہے اور اپنی عقل کامل معلوم ہوتی ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہر کس و ناکس:۔ ہر ایک، عوام الناس۔ ادنیٰ و اعلیٰ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ملکہ تو بڑی ہشیار تھی۔ اس پر دست اندازی ہر کس و ناکس کی دشوار تھی۔ (طلسم ہوشربا)

گردش گردون دوں نے یہ ملایا خاک میں
ہر کس و ناکس کا میں نقش کف پا ہو گیا
(طلسم خیال سکندری)

ہر کسے را بہر کارے ساختند
عشق وے را در دلش انداختند:۔ ہر شخص کو کسی کام کے لئے بنایا گیا ہے اور اس کام کا عشق اس کے دل میں ڈال دیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر شخص ہر کام نہیں کر سکتا۔ کوئی کسی کام کا اہل ہوتا ہے کوئی کسی کام کا۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہر کسی سے:۔ ہر ایک سے۔ ہر ایک آدمی سے۔ ہر کس و ناکس سے۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ یہ بدنصیب اپنے ہاتھ پاؤں پر نازاں ہے اور اتنا بدتمیز ہے کہ یہ ہر کسی سے لڑنے پر تیار ہو جاتا ہے۔

قول فیصل:۔ اب اس محل پر ہر ایک سے زیادہ بولتے ہیں۔

ہر کسیکہ باشد:۔ کوئی شخص کیوں نہ ہو۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند:۔ اپنی مصلحت ہر شخص خوب جانتا ہے۔ فارسی مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہر کمال را زوال:۔ انتہائی ترقی کے بعد زوال شروع ہوتا ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حسن پر مغرور کیا ہو ہر کمالے را زوال — سحر
دن کو ہم پوچھیں گے تم سے ماہ کامل کیا ہوا (لکھنوی)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبان پر "ہر کمالے را زوال و ہر بہارے را خزاں" ہے۔ تنہا ہر کمالے را زوال قلیل الاستعمال ہے۔

ہر کو بجھے سو ہر کا ہوئے:۔ جو خدا کا دھیان رکھے وہی مقبول ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ حضرات اہل ہنود کی زبان ہے۔

ہر کوئی:۔ ہر شخص۔ ہر ایک۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ اچھے شہر خموشاں میں گذر ہوا جہاں ہر کوئی دیوانہ ہے۔ باؤلے کتے کی طرح ادھر سے ادھر بوکھلائے پھرتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ہر کہ:۔ ہر ایک۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ اس کا استعمال فارسی امثال و مقولات کے ساتھ ہی ہے تنہا مستعمل نہیں ہے جیسے ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد یا ہر کہ آمد عمارت نو ساخت وغیرہ۔

ہر کہ از دیدہ دور از دل دور:۔ جو آنکھ سے دور وہ دل سے۔ یعنی جو شخص کسی سے دور رہتا ہے اس سے محبت کم ہو جاتی ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہر کہ آمد عمارت نو ساخت:۔ ہر شخص اپنے ہی خیال کے مطابق کام کرتا ہے۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ امثال نے پورا شعر لکھا ہے:

ہر کہ آمد عمارت نو ساخت
رفت و منزل بدیگرے پرداخت

یعنی جو آیا اس نے ایک نئی عمارت بنائی وہ چلا گیا اور مکان کسی اور کا ہو گیا۔

لیکن دوسرا مصرعہ زبانوں پر نہیں ہے۔

ہر کہ با بداں نشیند نیکی نہ بیند:۔ جو بدوں کے ساتھ بیٹھتا ہے وہ نیکی نہیں دیکھتا۔ یعنی بری صحبت کا نتیجہ برا ہوتا ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہر کہ با نوح نشیند چہ غم از طوفانش:۔ جو نوح کے ساتھ (کشتی میں) بیٹھے اس کو طوفان کی کیا پروا۔ یعنی جس کے حمایتی بڑے بڑے لوگ ہوں اس کو حوادث زمانہ کا کیا خوف۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد:۔ جس نے خدمت

کی وہ مخدوم ہوا یعنی جو دوسروں کی خدمت کرتا ہے لوگ اس کی خدمت کرتے ہیں۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندۂ گنہگارم:۔ جو کوئی پڑھے اس سے دعا کی طمع رکھتا ہوں اس لئے کہ میں بندۂ گنہگار ہوں۔ کسی کتاب کے خاتمے پر یہ شعر لکھ دیا کرتے تھے۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہر کہ در کانِ نمک رفت نمک شد:۔ جو جیسی صحبت میں ہو ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ عام طور سے یوں بولتے ہیں

ع ہر چیز کہ در کانِ نمک رفت نمک شد

ہر کہ دست از جاں بشوید ہر چہ در دل دارد بگوید:۔ جو شخص اپنی جان سے ہاتھ دھو لیتا ہے اس کے دل میں جو کچھ ہوتا ہے اُسے کہہ ڈالتا ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہر کہ دنداں داد ناں ہم می دہد:۔ جس نے دانت دیے وہی روٹی بھی دے گا۔ یعنی انسان کو رزق کی طلب میں حیران و سرگرداں نہ ہونا چاہیے خدا پر بھروسا کرنا چاہیے۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہر کہ زر دارد تراز دست زور در بازوست:۔ جس کے پاس زر ہے اُس کے زور بھی ہے اور اس کو کیا ڈر ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہر کہ زن ندارد آسائشِ تن ندارد:۔ جو بیوی نہیں رکھتا اس کو جسمانی آرام حاصل نہیں ہوتا۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہر کہ شک آرد کافر گردد:۔ جو شک لائے وہ کافر ہو جائے۔ فارسی مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ قول کی تصدیق کے واسطے بولا جاتا ہے۔

ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند:۔ جو تلوار چلاتا ہے اس کے نام کا سکّہ چلتا ہے یعنی دنیا غلبہ پرست ہے وہ ہمیشہ زبردست کے آگے سر جھکاتی ہے۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہر کہ عیب خود بہ بیند از دیگراں گزیند:۔ اپنا عیب جاننے والا دوسروں سے بھاگتا ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ یہ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

ہر کہ عیبِ دگراں پیش تو آورد و شمرد
بے گماں عیب تو پیشِ دگراں خواہد برد:۔ جو کوئی دوسروں کے عیب تیرے سامنے لاکر گن دیتا ہے وہ بے شک تیرے عیب بھی دوسروں کے سامنے لے جائے گا۔ (یعنی بیان کرے گا) فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہر کہ محجوب است محبوب است:۔ جس میں شرم ہوتی ہے اس سے لوگ محبت کرتے ہیں۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہر کہ و مہ:۔ ہر اعلیٰ و ادنیٰ۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ ہر کہ و مہ تعریف و توصیف میں رطب اللسان رہا۔

ہر کے کام آنا:۔ یعنی ہر ایک کے کام آنا۔ اردو عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ وہ تو بُرے وقت میں ہر کے کام آتے ہیں۔ لیکن جب اُن پر وقت پڑتا ہے تو کوئی کام نہیں آتا۔

قول فیصل:۔ اسی محل پر ہر کسی کے بھی بول دیتے ہیں

ہر گام:۔ ہر قدم۔ فارسی، فصیح، رائج۔

شکوہ نہیں ہے جورِ سپاہ شریر کا
ہر گام پر ہے شکر خدائے قدیر کا (مؤلف)

ہر گاہ:۔ جب، جس گھڑی جس وقت جس حال میں۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کیوں میرے ستانے کو کیا وقت معین
منظور نہ آنا تھا یہاں تک تمہیں ہر گاہ (رشک)

ہر گاہ:۔ بیشتر نثر میں چونکہ کی جگہ۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ ہر گاہ یہ امر قرینِ مصلحت ہے کہ قوانین فوجداری ترمیم کئے جائیں لہذا حکم ہوتا ہے

ہر گز:۔ (بالفتح و کسر سوم) زنہار۔ مطلقاً۔ اصلاح کی جگہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اب یہ لوگ ہر گز سیدھے ڈھرے پر نہیں آسکتے۔ (سیر کہسار)

موجود ہر طرح یہ غریب الدیار ہے
ہر گز نہیں ہے جبر تمہیں اختیار ہے (تعشق)

قول فیصل:۔ نفی کی تاکید کے لیے اس کا استعمال ہے۔

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست:۔ ہر پھول کا رنگ اور خوشبو جدا ہے، یعنی ہر شخص میں کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جو دوسروں میں نہیں ہوتیں جب کہیں ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جو ایک دوسرے

نہیں ملتیں تو اس محل پر بھی یہ قول نقل کرتے ہیں۔
فارسی مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا ہوا گو ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست
اس چمن میں سب پہ طُرّہ ہے نگار سبزہ رنگ   بحر

محل صرف :۔ اگر سب آپ ہی کے جیسے محقق ہو جائیں تو شعر گوئی کا مزہ تشریف لے جائے۔ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است۔ (امراؤ جان ادا)

ہر گنا ہے کہ کُنی دَر شبِ آدینہ بکن تا کہ از صدر نشینانِ جہنم باشی :۔ جو گناہ کو جمعہ کی رات کو کرتا کہ تو جہنم کے صدر نشینوں میں ہو جائے۔ (شب جمعہ عبادت کے لئے مخصوص ہے اس میں جو گناہ کئے جاتے ہیں ان کی سزا معمول سے زیادہ ہوتی ہے) فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہر گنگا کرنا :۔ ہندو نہاتے وقت ہر گنگا کہتے ہیں اہل ہنود کی زبان۔

ہر مجسٹی :۔ ملکہ معظمہ۔ پادشاہ بیگم کا خطاب۔ انگریزی، رائج۔

ہر مرتبہ :۔ بار بار، گھڑی گھڑی، دمبدم۔ فارسی فصیح، رائج۔

ہر مرتبہ کاٹھی سے اُلگتی ہے جو تلوار   تعشق
رہ رہ کے اُسے روک رہے ہیں شہ ابرار

ہُرمُز :۔ (بضم اول وسوم) نوشیرواں کے بیٹے کا نام جو خسرو پرویز کا باپ تھا۔ فارسی، رائج۔

قول فیصل :۔ فارسی میں ہر ماہ شمسی کی پہلی تاریخ کو بھی کہتے ہیں اور یہ ہُورمُز کا مخفف ہے جس کے معنی ستارہ مشتری کے ہیں۔ لیکن ان دونوں معنوں کا اردو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ہِرمزی :۔ (بالکسر و کسر سوم) ایک قسم کی سُرخ مٹی جس میں تارپین ملا کے دروازے رنگے جاتے ہیں۔ اُردو معماروں کی اصطلاح۔

محل صرف :۔ تم سیمنٹ لینے جا رہے ہو کم از کم ایک سیر ہرمزی بھی لیتے آنا کیونکہ چار دروازے رنگے جائیں گے۔

ہُرمزی :۔ ایک قسم کا سُرخ رنگ کا پھول جس سے کپڑے رنگتے ہیں۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بکسر اوّل سوم نیز بضم اول وسوم دونوں صورتوں سے زبانوں پر ہے اور عورتوں کے نام بھی رکھتے ہیں جیسے ہرمزی خانم، ہرمزی بیگم مگر ناموں میں بضم اول وسوم ہی زبانوں پر آتا ہے۔

ہر مشٹی :۔ شہ زوری۔ بے قاعدہ۔ زور آزمائی۔ مونث۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

ہر مُلکے ہر رسمے :۔ ہر ملک اور ہر رسم یعنی ہر جگہ کی رسم الگ الگ ہوتی ہے۔ ہر جگہ کا چلن جُدا ہوتا ہے۔ فارسی مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ سرحد میں مرد خانہ داری کا کام کرتے ہیں عورتیں کھیتی باڑی۔ غرض کہ ہر ملکے ہر رسمے۔

ہر مونیم :۔ (ہار مونیم کا بگڑا ہوا) ہارمونیم۔ انگریزی (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عوام کی زبان پر ہر مُنیم اور ہر مُنیا ہے اور انگریزی میں ہارمونیم ہے نہ کہ ہرمونیم جیسا کہ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے۔

ہَرَن :۔ (بفتح اول ودوم) آہو۔ غزال، خوبصورت آنکھوں والا ایک مشہور چوپایہ۔ اردو، مذکر، فصیح رائج۔

غیر ممکن ہے کہ فیض اصل آئے نقل میں
نافہ کرتا ہے کہاں پیدا ہرن تصویر کا   امیر

قول فیصل :۔ عوام ہِرن (بکسر اول و فتح دوم) بولتے ہیں۔

ہَرنا :۔[1] (بالفتح) کاٹھی کا اگلا اُبھرا ہوا حصہ۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

ہرنے سے آپ نے جو نظر کی سوئے عدو
فرمایا ہوشیار ہو اے گبر و تُند خو   انیس

ہَرنا :۔[2] جوئے میں کسی کا ہار جانا۔ بازی ہارنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

وہ جواری ہیں جو نقد دل و جاں
عشق بازی میں ہرے بیٹھے ہیں   شاد

بازیِ عشق ہرے بیٹھے ہیں
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں   عزیز لکھنوی

ہرنا :۔[3] آہوئے نر۔ اس معنی میں بالفتح و بالکسر دونوں طرح صحیح ہے۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بہت کمی کے ساتھ بڑے ہرن کو ہرنا بھی بول دیتے ہیں۔ ویسے عام طور سے ہرن بولتے ہیں۔

ہرنج :۔ چاول کی ایک قسم جو باریک اور قیمتی ہوتا ہے ہندی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہر نفس :۔ ہر سانس پر، ہر سانس کے ساتھ، ہر دم، ہر گھڑی، فارسی، فصیح، رائج۔

وہاں پر مرا نور اتنے برس
رہا حق کی تسبیح میں ہر نفس   نور نامہ ۱۸۹۵ء

ہے ہر نفس گلے کے لئے اک چھری کی دھار
برچھی کی نوک دل میں کھٹکتی ہے بار بار   تعشق

ہرن کا چوکڑی بھولنا :۔ گھبرا جانے یا خوف کھانے کے سبب ہرن کا گھبرا کر اپنی معمولی رفتار اور پھرتی کا بھول جانا۔ ہرن کا حواس باختہ ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع چوکڑی بھولے ہوئے اپنی ہرن بیٹھے ہیں   رند

ہرن کا دھوپ میں کالا ہو جانا :۔ نہایت شدت کی دھوپ پڑنا۔ جیسے بھادوں کی دھوپ میں ہرن کالے ہو جاتے ہیں۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ ہرن کے ہم معنی لفظ 'آہو' کے ساتھ بھی یہ محاورہ استعمال میں ہے۔

ہو گیا چشمِ سیاہ یار پر سودا ہمیں
مثل آہو پھرتے پھرتے دھوپ میں کالے ہوئے — ناسخ

ہرن کا کالا ہونا :۔ شدت کی دھوپ پڑنا، غیر معمولی تیز دھوپ پڑنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع وہ دھوپ کی شدت کہ ہرن ہوتے ہیں کالے — انیس

رو برو خورشید کے ہو جاتے ہیں کالے ہرن
گو اگر آنکھیں دکھائے ہو ہرن کا لا سفید — وزیر

ہرن کا کاہلا ہو جانا :۔ گرمی کی شدت یا آفتاب کی حدت سے ہرن کا سُست پڑ جانا۔

گرمیِ رخسار سے بیمار ہو گی چشمِ یار — ناسخ
دھوپ کی شدت سے آہو کاہلا ہو جائے گا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اصل لغت ہرن ہے صاحب نور اللغات نے مثال آہو کی دی ہے یہ لغت نویسی کے اصول کے خلاف ہے۔

ہرن کھُری :۔ ایک قسم کی بیل جو برسات میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کے پتے ہرن کے کھر سے مشابہ ہوتے ہیں۔ ہندی، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہرن کھُری :۔ بہت کھرا۔ جیسے ہرن کھری رانگا۔

بہت کھری ہے تری سیم حُسن کیا کہنا — قدر
ہرن کھری ہے ملی ابروِ جبیں کے عوض (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنی میں اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہرن کھُری :۔ عمدہ قسم کا رانگا۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہرن کھُری جوتا :۔ (ہرن: بکسر اول) نیچے سے پتلی اوپر سے چوڑی بڑی ایڑی کا جوتا۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تمہاری صاحبزادی لمبے قد کی تو ہیں ہرن کھری کا جوتا پہن کے اور بھی لمبی ڈنگا ہو گئیں۔ تمام محفل کے لوگ دیکھ کے ہنس رہے تھے۔

ہرن کی شاخ :۔ ہرن کا سینگ۔ اردو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم وحشیوں کے بخت جو برگشتہ ہیں سو ہیں
سیدھی کسی طرح نہ ہو جیسے ہرن کی شاخ — ناسخ

ہر نوالے بسم اللہ :۔ ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جو بے غیرتی اور بے شرمی سے کھانے کی صلاح کے ساتھ ہی بسم اللہ کر کے کھانے کو موجود ہو جائے۔ کھانے میں بے حیائی بے غیرتی بے شرمی کرنے والا ہر نوالے پر موجود۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ہر نوالے بسم اللہ :۔ ہر نوالے پر بسم اللہ کہہ کر خدا کا شکر ادا کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہر نوالے بسم اللہ :۔ امیروں کا خوشامدی جو ان کے کھانا کھلاتے وقت آپ بسم اللہ بسم اللہ کہتا جائے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

ہرنوٹا :۔ (بالکسر و فتح سوم و سکون چہارم) ہرن کا بچہ۔ ہندی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہر نوع :۔ ہر طرح۔ فارسی (نور اللغات)

قول فیصل :۔ تنہا نہیں، بہر نوع، ہر نوع کا، ہر نوع کی صورتوں میں بولتے ہیں۔

ہرن ہونا :۔ ہرن کی طرح جلد بھاگ جانا، فرار ہو جانا، رفو چکر ہو جانا، چلا جانا، دفع ہونا۔ اُردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

دل سے ہرن ہوا تری چشم سیہ کا دھیان
غائب ہوا ہے چوکڑی بھر کر غزال کیا — امانت

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت "ہرن ہو جانا" بھی قلیل الاستعمال ہے۔

پھر ہرن ہو گئی مری وحشت
پھر وہ رعنا غزال آپہونچا — ناسخ

ہرنی :۔ (بالفتح) ہرن کی مادہ۔ اردو۔ مؤنث۔ فصیح، رائج۔

اک دن علیؑ نے دیکھی یہ روداد راہ میں — نظیر
ہرنی کو ذبح کرتا ہے صیاد راہ میں — اکبرآبادی

قول فیصل :۔ مولفِ نور اللغات نے (بالکسر) ہرنی لکھا ہے لیکن فصحائے لکھنؤ بالفتح (ہَرنی) بولتے ہیں۔

پہونچے ادھر یہ حکم خدا کا لئے ہوئے
ہرنی اُدھر پہونچ گئی بچہ لیے ہوئے — تعشق

ہر وقت :۔ ہر گھڑی۔ بارہا۔ ہر موقع پر۔ اکثر۔ فارسی۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میں سخت پریشان ہوں ہمسائی کے صاحبزادے ہر وقت اسی تاک میں لگے رہتے ہیں کہ آنکھ بچے اور کوئی نہ کوئی چیز اُڑا لے جاؤں۔

ہرواہا :۔ وہ شخص جو زمین کو زراعت کے لئے تیار کرے۔ ہندی، مذکر، دیہاتی زبان۔

ہرواہا :۔ چرواہا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے چرواہا بولتے ہیں پُرانے دیہاتی ہرواہا بھی بول دیتے ہیں۔

ہَروی :۔ (بفتح اول و دوم و سکون واؤ) ایک قسم کی

بانس کی لکڑی جو نہایت وزنی عمدہ اور ٹھونس ہوتی ہے۔ اُردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

ہَڑولنا :۔ (بفتح اول ضم دوم) غلّہ کو ہاتھ سے صاف کرنا۔ ہندی۔ لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں ہلُورنا بولتی ہیں۔

ہَرَوَل :۔¹ ہراول۔ اردو، اسم، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ہراول ہی بولتے ہیں۔

ہَرَوَل :۔² (بالفتح و فتح واؤ) زرتقاوی جو ہل جوتنے والوں کو بلا سودی دیا جائے۔ ہندی مونث۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ہَرَوْل (بفتحتین وسکون واؤ) لکھا ہے۔ لکھنؤ میں کسی صورت سے مستعمل نہیں۔

ہَر ہبوب۔ ہر طرح، ہر حال میں، ضرور، بلاشبہ جیسے ہر ہبوب یہ اُسی کے گوتک ہیں۔ ہر ہبوب وہ آئے پر آئے۔ اُردو، تابع فعل، عورتوں کی زبان۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ہَر ہَر :۔ ہر ایک، ایک ایک فرد۔ زور دینے کے محل پر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیوں نہ اے شمشاد قد کہیے چمن آرا تجھے
سائے سے ہر ہر قدم پیدا شجر ہونے لگا — وزیر

قول فیصل :۔ میر حسنؔ نے ہر ایک کو کے معنی میں "ہر ہر کے تئیں" کہا ہے مگر اس صورت سے "ہر ہر" کا استعمال اب متروک ہے۔

چلی بن کے جوگن وہ باہر کے تئیں
دکھاتی ہوئی حال ہر ہر کے تئیں — میر حسن

ہَر ہَرانا :۔ (بالفتح و فتح سوم) ڈرنا۔ ہندی۔ (فقرہ) وہ وہاں جاتے ہوئے ہر ہراتا ہے۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَر ہفُت :۔ (بروزن زربفت) آرائش۔ فارسی

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اُردو میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَر ہفُت :۔ آراستہ۔ سنگار کئے ہوئے۔ اُردو۔ صفت، متروک۔

اپنے گھر میں تو کسی دن رات کو ہر ہفت ہو
سبعۂ سیارہ کو نقش درو دیوار کر — رشک

ہَر ہَلّے :۔ (بفتح اول وسوم وتشدید چہارم) ہر مرتبہ ہر بار۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ ماں کی دوا کے لیے ہر ہلّے چھوٹے بھائی سے کہتے ہو بڑے بھائی سے بھی کہو کہ وہ دوا لادیا کرے۔

ہَر ہَمیش :۔ ہمیشہ، نت سدا، مدام۔ اردو، تابع فعل، عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُر ہونا :۔ (کنایۃً) غائب ہو جانا، اُڑ جانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

وہ دیکھ ہُر ہوئیں فوجیں حرِ دلیر بڑھا
صفِ شغال میں غصّے میں بھر کے شیر بڑھا — اوجؔ

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت ہُر ہو جانا بھی قلیل الاستعمال ہے۔

جیسے :" سویرے جلسہ برخاست، دو ایک صاحبوں نے کہا حضرت ہم بھیرویں سُنے بغیر نہیں جائیں گے مگر سب رات کے تھکے تھے ہُر ہو گئے۔" (فسانۂ آزاد)

رقم صرف ہو جانا کے معنی میں بھی عورتیں بولتی ہیں۔ جیسے " صبح کو دس کا نوٹ تُڑوایا تھا ۱۲ بجے تک سب پیسے ہُر ہو گئے صرف اٹھنی بچی۔ اَلَا اَلْاَخیر سَلَّا۔

ہَرہے :۔ بیل۔ گائے۔ بھینس۔ بکری سے مراد ہوتی ہے۔ ہندی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ دیہات کی زبان ہے۔

ہَرِی :۔ (بفتح اول وکسر دوم) خدا۔ پرمیشور بھگوان۔ سنسکرت۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ حضرات اہلِ ہنود کی زبان ہے۔

ہری :۔ سبزی۔ چارا۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہری :۔ ہرے رنگ کی، کاہی رنگ کی چیز، سرسبز و شاداب۔ اردو۔ صفت، مؤنث، فصیح رائج۔

بانوئے نیک نام کی کھیتی ہری رہے
صَندل سے مانگ بچوں سے گودی بھری رہے — انیسؔ

ہریا :۔ اسم مذکر :۔ (۱) ہرا، سبز، (۲) سرسبز شاداب ہرا بھرا (۳) شاہی جنگل کا نگہبان (۴) ایک قسم کے پرندے جو اکثر کھیتی پر پڑتے ہیں اور انھیں ہریا ہریا کہہ کر اُڑاتے ہیں :: طوطے اڑانے کی آواز :: پرند اڑانے کی آواز (۵، صفت) جنگلی، وحشی جیسے ہریا ہا تھی۔ (۶) وہ گائے بیل جو کھیت میں گھس کر کھانے کا عادی ہو جائے :: ہری کھیتی میں جا پڑنے والا ڈھور۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

ہَریالا :۔ نوجوان، خوبصورت۔ اُردو۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں دولھا کے لئے ہریالا بنّا اور دلھن کے لئے ہریالی بنّی بولتی ہیں اور اس کا استعمال ڈومنیاں شادی بیاہ میں زیادہ کرتی ہیں۔

ہریالا بنا :۔ خوبصورت حسین دولھا۔ اردو۔ مذکر۔

عورتوں کی زبان۔

ہریالے بنے کا شور وغل تھا
سنبل کا چنور تو چتر گل تھا — قلق

قول فیصل :۔ دولہا کے لئے ہریالا بنا بہ تشدید زبانوں پر ہے۔ اور دلہن کے لئے ہریالی بنو بولتے ہیں۔

ہریالی :۔ تر و تازہ گھاس، سبزہ زار۔ سرسبزی۔ اردو۔ مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال

جنگل سب اپنے تن پر ہریالی سج رہے ہیں — نظیر
گل پھول جھاڑ بوٹے کر اپنی دھج رہے ہیں — اکبر آبادی

ع شبیر کی کھیتی سوکھی تھی اور چار طرف ہریالی تھی
نجم آفندی

کچھ نظر کام نہیں کرتی ہے ہریالی میں
پاس سے بھی نظر آتے نہیں طوطے ہریل — قدر

ہریالے :۔ ایک قسم کے گیت جو شادی میں گائے جاتے ہیں۔ ہندی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر ٹونے بولتی ہیں۔

ہریانا :۔ سرسبز ہونا۔ ہرا بھرا ہونا۔ ہندی۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کو گنواروں کی زبان لکھا ہے اور مولف نور اللغات عورتوں کی زبان لکھ رہے ہیں۔ مگر لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔ یہ دیہات کی زبان ہے۔ لکھنؤ والے اس کا مفہوم 'ہرا ہونا' سے ادا کرتے ہیں۔

ہریانا :۔ اونچی زمین۔ اونچا ملک جیسے ہریانے کا گھی بڑا طاقت ور ہوتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ ہندوستان کے ایک صوبے کا نام بھی ہریانا ہے جس کا رسم الخط ہریانہ (در آخر ہائے ہوز) ہے۔ لکھنؤ میں انھیں معنی میں رائج ہے۔ اونچی زمین کے معنی میں بالکل نہیں بولتے۔

ہریاول :۔ (بالفتح وفتح پنجم) ہریالی؛ وہ جگہ جہاں بکثرت سبزی ہو۔ ہندی۔ مونث۔ دہلی کی زبان۔

چشم نرگس میں کھپ رہی تھی
ہریاول باغ کی پری تھی — مسرور

ہریا ہاتھی حاکم چوڑ، دونوں کے بگڑے اور نہ چھوڑ :۔ ۵۔ کہاوت ؛ جنگلی ہاتھی اور بدنیت حاکم کے بگڑ جانے سے کہیں ٹھکانا نہیں لگتا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ کہاوت لکھنؤ میں نہیں بولی جاتی۔

ہریائی :۔ ہریاول۔ ہندی۔ مونث۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہری بتی کرنا :۔ (ہر دو لفظ بضم اول وتشدید دوم) ختم کرنا۔ اڑا دینا۔ کچھ نہ باقی رکھنا۔ اردو۔ صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ صاحبزادے کو دس ہزار روپے اس لئے دئے تھے کہ کوئی تجارت کریں انھوں نے اور رنگوں میں کل پیسہ ہری بتی کر دیا۔

ہری بلوانا :۔ کہتے ہیں زمانہ سابق میں بنگالے میں یہ دستور تھا بہت بوڑھے قریب مرگ آدمی کو گنگا جی میں اتار کر اس سے خدا کا نام لواتے اور غوطہ دے کر مار ڈالتے تھے (کنایتہً) مجبور کر کے زندہ درگور کر دینا۔

(فقرہ) اینجانب جب تک ہری نہ بلوا لیں گے چین نہ لیں گے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہری بولنا :۔ مرتے وقت خدا کا نام لینا۔ ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہری بولنا :۔ چیں بولنا۔ ہار جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کے بچے اس محل پر ہاری بولنا بولتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔ ہاری بلوا دینا بھی زبانوں پر ہے۔

ہرے بھرے :۔ سرسبز و شاداب۔ اردو۔ عوام کی زبان۔

ہرے اور بھرے سب گلوں سے مکاں
جہاں چاہے جا جا کے رکھ دیں وہاں — میر

ہرے پھر کے :۔ (ہر دو لفظ بکسر اول) ہر پھر کر، آخر کار، مجبوراً، گھوم پھر کے۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ اور کس سے کہوں سنوں ہرے پھرے اپنی آنکھوں ہی پر بس چلتا ہے۔ (سگھڑ سہیلی)

ہریجن :۔ (بالفتح اول یائے معروف وفتح جیم) پست طبقے کے لوگ، اچھوت، شیڈول کاسٹ، ہندی، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ حکومت کا خاص نظریہ یہ ہے کہ ہریجنوں کے معیار کو بلند کیا جائے اور چھوت چھات ختم کی جائے۔

قول فیصل :۔ چند سال قبل یہ لفظ اتنا عام نہ تھا۔ اس وقت اس کو عمومیت حاصل ہونے کے بعد بھی یہ اردو زبان میں داخل نہ ہو سکا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے لغوی معنی مخلوق خدا لکھے ہیں مگر ان معنی میں زبانوں پر نہیں ہے۔

ہری چگ :۔ وہ جانور جو ہری گھاس جہاں پاتا ہے چرتا ہے۔ جب وہ نہ رہے تو جہاں اور ہری گھاس دیکھے جا موجود ہو۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ بے وفائی ہرجائی۔ ایک جانور ہے کہ جہاں ہری چگ گھاس پاتا ہے چرتا ہے۔ جب وہ نہ

رہے تو جہاں اور ہری گھاس دیکھتا ہے۔ وہاں جا
موجود ہوتا ہے۔ (آب حیات)
قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ جانور کے لئے نہیں آدمی
کے لئے بولتے ہیں۔ دہلی والے بھی ان معنی میں بولتے ہیں

آج یہاں کل وہاں گزرے یونہی جگ ہمیں
کہتے ہیں سب سبزہ رنگ اس سے ہری چگ ہمیں (درد)

جو شخص جہاں کہیں تر مال پاتا ہے خوب رتیں
اڑاتا اور جب وہاں سناٹا ہو جاتا ہے تو دوسرا
گھر تلاش کرتا ہے۔ اسی طرح اپنی زندگی گزارتا
ہے۔ ایسے شخص کو عوام اور عورتیں ہری چگ بھی
کہتی ہیں۔

ہری دُوار :۔ خدا کا گھر۔ ہندو مذہب کی مشہور و
معروف مقدس جگہ کا نام۔ ہندی، رائج۔
قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر ہردوار ہے
جو ہر پڑھا لکھا طبقہ بولتا ہے۔ لیکن اصل لفظ ہری دوار
ہے یعنی "خدا کا گھر"۔ پاک و پاکیزہ گنگوتری سے
نکل کر گنگا ہری دوار سے آئی ہے یہاں بھگوان دکھ
پرجاپتی، کا شیو مندر ہے۔
ہری دوار سے ہی ہمالیہ پہاڑ پر بدری ناتھ اور
کیدار ناتھ کا راستہ گیا ہے۔ یہاں پر کئی دیوی دیوتاؤں
کے مندر ہیں۔ ہری دوار میں بہت ہی پُر فضا اور
دلکش منظر دیکھنے میں آتے ہیں۔ پہاڑی علاقہ ہونے
کی وجہ سے یہاں تفریح گاہیں بھی ہیں جہاں
ہزاروں سیاح لُطف اندوز ہونے کے لیے سیر و تفریح
کی غرض سے آتے ہیں۔
ہندوؤں کے تیرتھ استھانوں میں عام طور سے
ہردوار کو زیادہ مقبولیت حاصل ہے اس لئے کہ اسکی
یاترا میں سفر کی زحمتیں کم ہیں اور یوپی میں ہے
یہاں یاتری بکثرت آتے ہیں اور یہاں کی مقدس
فضا میں روحانی کیف حاصل کرتے ہیں۔
عام طور سے اہلِ ہنود ہری دوار زیادہ جاتے
ہیں وہاں مختلف مندروں کے علاوہ پاکیزہ گنگا میں
اشنان کی سہولت بھی دستیاب ہے۔ یہاں کے مندر
بہت عالی شان بنے ہیں حکومت ہند نے یہاں
یاتریوں کے لئے کافی انتظامات کر رکھے ہیں تاکہ کسی
یاتری کو تکلیف نہ ہونے پائے
یہاں یاتریوں کے لئے دھرم شالے بھی ہیں جس
میں یاتری قیام کرتے ہیں۔

ہری ڈال کا بیٹھنے والا :۔ ایسے شخص کی نسبت
بولتے ہیں جو خوشی میں ساتھ دے اور بدحالی میں
ساتھ چھوڑ کے چلا جائے۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان
محل صرف :۔ اس کم بخت کی زندگی یوں ہی گزری
کہ کبھی اس رئیس کے یہاں جب اس کی دولت نہ رہی
تو دوسرے رئیس کے یہاں پہنچ گیا۔ مُوا ہری ڈال
کا بیٹھنے والا ہے۔

ہری ڈال والا میٹھا شہتوت :۔ لکھنؤ کے کھٹک
اور کبڑیوں کی شہتوت بیچنے کی صدا۔ اردو قلیل الاستعمال
قول فیصل :۔ شہتوت بالکل ترش بھی ہوتا ہے
کھٹ مٹھا بھی ہوتا ہے۔ اور بالکل میٹھا بھی ہوتا ہے
شہتوت اور اس کا شربت حلق کے امراض میں بہت
مفید ہوتا ہے۔

ہَرِیسَہ :۱۔ (بفتح اول وکسر دوم و فتح چہارم) ایک قسم
کا کھانا۔ جو گیہوں کے آٹے۔ گوشت کی یخنی اور دودھ
سے پکاتے ہیں۔ عربی، مذکر، قریب بہ متروک۔

سلیقہ سے اس نے ہریسہ پکایا
مزے دار ہر ایک کھانا پکایا (تسلیم)

ہَرِیسَہ :۲۔ بہت گلا ہوا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔
محل صرف :۔ دیکھو میں نے جو کہا تھا کہ بادشاہ
کے یہاں سے گوشت منگاؤ۔ دیکھا تم نے ایک بھاپ
میں گل کے ہریسہ ہو گیا؟
قول فیصل :۔ اس کا صرف ہو جانا کے ساتھ بھی ہے

ہریک :۔ ہر ایک۔ فارسی۔ (نور اللغات)
قول فیصل :۔ اردو میں ہر اک یا ہر ایک بولتے ہیں۔

ہری کھیتی :۔ کچی کھیتی، وہ کھیتی جو ابھی تک پکی نہ
ہو، سبز کھیتی۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر
نہیں ہے۔

ہری کھیتی گیابھن گائے منہ پڑے جب جانی جائے
یعنی جب کوئی کام انجام کو پہنچ جائے جب ہی خاطر
جمع ہوتی ہے۔ جب تک ہری کھیتی پک نہ جائے،
گیابھن گائے بچہ نہ بیائے تب تک بھروسا نہیں۔
جب مطلب حاصل ہو تب ہی جانئے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہر یکے را بہر کارے ساختند :۔ ہر ایک کو خاص
کام کے واسطے بنایا ہے۔ فارسی مقولہ۔ تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

سچ تو یہ ہے ہر یکے را بہر کارے ساختند
دل تو آنے کے لئے ہے جان جانے کے لئے (سحر)

ہَرِیَل :۔ ایک قسم کا پرند جو جنگلی کبوتر کے برابر ہوتا ہے
اور رنگت سبز رکھتا ہے۔ اس کا گوشت بہت خوش
ذائقہ ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

تیری فرقت نے اجاڑا چمن اے فصل بہار
طوطی آئی نہ بسیرے کو نہ ہریل آیا (بحر)

کوہساروں میں ہے بال و پر شاہیں کا یہ رنگ
کہ جھکا پڑتا ہے سبزہ کو سمجھ کر ہریل
(نظم طباطبائی)

ہَرِیوا :۔ ایک قسم کا خوش آواز پرند۔ اردو، مذکر

مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے اس معنی میں "ایک قسم کا طوطا" لکھے ہیں اور لکھا ہے کہ (بہ رائے مکسور و یائے مجہول پڑھنا چاہیئے) لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَرے ہونا :۔ پہلوان کا زور کرکے تھکنے کے بعد تھوڑی دیر راحت لینا۔ تاکہ جسم کی مٹی اور پسینہ خشک ہو جائے۔ اردو صرف، پہلوانوں کی اصطلاح

تر دامنی گئی تو ہوئی دل کو تازگی
ہم پہلواں بدن کو سکھا کر ہَرے ہوئے
شاد

ہرے میں آنکھیں ہونا :۔ ہ۔ فعل لازم (گنوار) فضول خرچ اور نا عاقبت اندیش ہونا: امیری کے سبب فضول خرچی کی عادت پڑی ہونا۔

(چونکہ جب جنگل ہرا ہوتا ہے تو ہر ایک جانور بے فکری سے خوب اچھا اچھا چارہ کھاتا باقی کو بے قدری سے خراب کر دیتا ہے پس اسی سے یہ محاورہ ہو گیا۔ جیسے "تمھاری آنکھیں تو ابھی ہرے میں ہیں")

(فرہنگِ آصفیہ)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس محاورے کو گنواروں کی زبان لکھا ہے اور اپنی طرف سے مثال بھی پیش کی ہے۔ حالانکہ جب گنواروں کی زبان ہے تو اس کا دہلی کی زبان سے کیا تعلق۔ مثال سے صاف ظاہر ہے کہ یہ محاورہ دہلی کے گنوار بولتے ہیں۔ جب کہ گنوار بے پڑھے لکھے دیہاتی کو کہتے ہیں۔ بہر حال لکھنؤ میں یہ محاورہ بالکل نہیں بولا جاتا۔

ہَرے ہَرے پروے کے چکنے چکنے پات :۔ ہونہار شے کے آثار پہلے ہی سے اچھے دکھائی دیتے ہیں۔ اردو مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تمھارے لچھن ہی دکھائی دیتے ہیں۔ ہَرے ہَرے بروے کے چکنے چکنے پات ..... بوٹی بوٹی پھڑکتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ ہَرے ہَرے کی جگہ ہونہار زیادہ ہے

ہَڑ :۔ (بالفتح) ہلیلہ۔ ایک قسم کے کسیلے پھل کا نام جو سکھا کے بطورِ دوا استعمال کرتے ہیں۔ اردو، مؤنث، عطاروں کی اصطلاح۔

قول فیصل :۔ ہڑ تین کی طرح کی ہوتی ہے جس کو اطباء کی اصطلاح میں ہلیلۂ ثلاثہ کہتے ہیں یعنی چھوٹی ہڑ۔ متوسط درجے کی ہڑ اور بڑی ہڑ۔

ہڑ :۔ ایک قسم کی لمبی گھنڈی جو ہڑ سے مشابہ ہوتی ہے۔ اور گوٹے کے ہاروں اور ازار بندوں وغیرہ میں سونے چاندی اور ریشم کے تاروں اور سوت سے بنا کر لگاتے ہیں۔ اردو، مونث، رائج۔

تیری بدّھی ہے پھلی پھولی ہوئی بیل کی طرح
پھل زمرد کے لڑیں ہیں پہ ہڑ الماس کے پھول رنگت

محل صرف :۔ پگڑی پر پھولوں کا سہرا، یاقوت زمرد کی ہڑیں لگی ہوئی۔ (فسانۂ آزاد)

ہڑ :۔ (ہاڑ کا مخفف) استخوان۔ ہڈی (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ہڑ اور "ہاڑ" خصوصیت سے ہڈی کے معنی میں نہیں بولتے ہیں صرف ہاڑ ہی بولتے ہیں۔ اس جوان کے لئے جو اچھے قد و قامت کا اور اچھی تندرستی کا آدمی ہو۔

ہُڑ :۔ (بالضم) چڑیوں کے ہنکانے کی آواز۔ ہندی مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے یہ لفظ تو لکھا ہے مگر معنی مختلف ہیں۔ انہوں نے اس لفظ کے معنی لکھے ہیں۔ ابلہ، بیوقوف، نادان، سادہ لوح۔ لیکن اہلِ لکھنؤ ان معنی میں بھی نہیں بولتے۔

ہُڑبڑا دینا :۔ بوکھلا دینا۔ گڑبڑا دینا، پریشان کرنا اردو محاورہ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ اس لڑکی کی یہی عادت ہے کہ جب بھی آتی ہے کچھ ایسی باتیں کرتی ہے کہ مجھ کو ہڑبڑا دیتی ہے میں پریشان ہو جاتی ہوں۔

قول فیصل :۔ بوکھلائی ہوئی اور گھبرائی ہوئی کے لیے ہڑبڑی بھی بول دیتی ہیں۔ جیسے ہمسائی کی لڑکی بالکل وحشیوں کی سی باتیں کرتی ہے۔ عجب ہڑبڑی ہے۔

اسی محل پر ہڑبڑی کی جگہ ہڑبلّی بفتح اول و کسر سوم و تشدید چہارم بھی بول دیتے ہیں، اور مرد کے لئے ہڑبلّا بولتے ہیں۔

ہَڑبَڑانا :۔ (بالفتح و فتح سوم) بوکھلانا۔ بے قرار ہونا۔ مضطرب ہونا۔ ہندی مذکر۔

(فقرہ) تم ذرا میں ہڑبڑاتے ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی یوں لکھے ہیں۔

ہڑبڑانا۔ ہ۔ فعل لازم :۔ گھبرانا، بولانا، بوکھلانا، بیقرار و بے حواس ہونا، مضطر اور مضطرب ہونا۔ دست و پا گم کردنی کا ترجمہ۔

جیسے : ہاتھ نہ سمٹھی بیوی ہڑبڑا کے اٹھی : ہڑبڑا کر چونک پڑے۔

لکھنؤ میں ہڑبڑا کے اُٹھ بیٹھنا یا ہڑبڑا جانا مستعمل ہے۔ صاحبِ نور اللغات کی پیش کردہ مثال "تم ذرا میں ہڑبڑاتے ہو" ناقص ہے۔ ہڑبڑاتے ہو کی جگہ "ہڑبڑا جاتے ہو" ہونا چاہیے۔

ہڑبڑاہٹ :۔ گھبراہٹ، جلدی، بوکھلاہٹ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَڑبَڑایا ہُوا سا ہے :۔ کچھ گھبرایا ہوا سا ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل :۔ یہ عوام کی زبان ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

ہَڑبَڑی :۔ جلدی۔ گھبراہٹ۔ اضطراب۔ اضطرار۔ بے قراری، کھلبلی، بے تابی۔ بھاگڑ، افراتفری، ہلچل۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہڑبڑی :۔ بیقراری۔ دپڑنا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ فرہنگ آصفیہ سے لیا گیا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ہڑبڑی کے معنیٰ افراتفری، بھاگڑ اور ہلچل وغیرہ بھی لکھے ہیں۔ اور پڑنا کے ساتھ اس کا صرف لکھا ہے جو ایک مستقل لغت کی صورت سے ہڑبڑی۔ کے بعد لکھا گیا ہے۔ اہلِ لکھنؤ ان معنیٰ میں بھی نہیں بولتے۔

ہڑبڑیا :۔ مضطر۔ بے چین۔ گھبرایا ہوا۔ ہندی صفت۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُڑبُڑایا :۔ جلد باز۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ہُڑبُونگ :۔ ہُلّڑ، ہنگامہ، شور و شغب، غُل غپاڑا۔ اردو۔ مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ میں نسیم بانو کی شادی میں جو گئی تو وہ عورتوں کی کثرت افراتفری اور ہڑبونگ تھی کہ میں واپس چلی آئی۔

قول فیصل :۔ اس کا صرف مچانا، مچنا اور ہونا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

ہڑبھیڑا :۔ ایک قسم کی ہڑ۔ اردو اطبا کی اصطلاح۔

ہَڑَپ :۔ (بفتح اول و دوم) بغیر چبائے نگل جانا۔ ایک ہی دفعہ نوالہ اُتار جانا۔ ہندی۔ مؤنث۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اس کا استعمال کھانے کے لئے خاص طور سے نہیں ہے۔ بلکہ زیادہ تر ناجائز طور پر مال دبا لینے کے معنیٰ میں عورتیں بولتی ہیں۔

ہَڑَپ :۔ بغیر چبائے نگلنے کی آواز جیسے کڑوا کڑوا تھو تھو میٹھا میٹھا ہڑپ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لفظ کی مثال میں جو کہاوت لکھی ہے وہ اہلِ لکھنؤ یوں بولتے ہیں۔ میٹھا میٹھا ہپ کڑوا کڑوا تھو۔ یعنی اس کہاوت میں ہڑپ کی جگہ ہپ بولتے ہیں اور میٹھا میٹھا پہلے کہتے ہیں اس کے بعد کڑوا کڑوا بولتے ہیں۔

ہَڑَپّا :۔ (بفتح اول و دوم و تشدید سوم) کسی چیز کا ایک ہی دفعہ منھ میں ڈال کر حلق سے اُتار جانا ہندی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنیٰ میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔ البتہ آثار قدیمہ والوں کی نئی دریافت کے مطابق ہندوستان کا ایک پرانا شہر ہڑپا کہلاتا ہے جو موہن جوداڑو کے قبل یا بعد دریافت ہوا ہے۔

ہڑپّا مارنا (یا) لگانا :۔ ہندی فعل متعدی۔ ایک دفعہ ہی نگلنا یا حلق سے اُتار جانا۔ ہپ کر جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ کمی کے ساتھ لکھنؤ کی عورتیں بولتی ہیں۔

ہَڑَپ کر جانا :۔ اندر اُتار جانا، ایکبارگی کُل کسی چیز کا کھا جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ایک دم سے نگل جانے کے معنیٰ میں نہیں بولتے البتہ کُل کھا جانا کے معنیٰ میں بولتے ہیں یہ عورتوں کی زبان ہے۔

جیسے "مُردہ نہ کوئی کام کرتا ہے نہ کاج جب بھی آتا ہے جو بھی کھانا رکھا ہوتا ہے سب ہڑپ کر جاتا ہے۔"

ہَڑپ کر جانا :۔ کھا جانا، غبن کر لینا، مال دبا لینا۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تمھارا بھائی اس قدر بے ایمان ہے کہ چھوٹے بھائی کا جس قدر ترکہ مِلا تھا ایک پائی نہ دی اور کُل دولت ہڑپ کر گیا۔

ہڑپنا :۔ نگلنا۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنیٰ میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہڑپنا :۔ (کنایۃً) غبن کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ہڑپ کر جانا بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

ہڑپے مارنا :۔ بے غیرتی سے کھانا کھانا۔ بے شرمی سے کھانے پر ٹوٹ پڑنا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ ہمارا لڑکا مُردہ اتنا بے غیرت اور بے حیا ہے کہ قریب قریب شام کو روزانہ بہنوئی کے یہاں بھکوتیاں اڑاتا ہے اور خوب ہڑپے مارتا ہے۔

قول فیصل :۔ بطور طنز زبانوں پر اس کا استعمال ہے۔

ہڑتال :۔ (بالفتح) ایک قسم کی زرد اور زہریلی دھات جو دواءً استعمال کی جاتی ہے۔ اردو، مؤنث، عطاروں کی اصطلاح۔

قول فیصل :۔ بغیر رائے ثقیلہ بھی زبانوں پر ہے۔ جب اس میں چونا ملا لیا جاتا ہے تو دونوں چیزیں مل کے نورے اور بال صفا کا کام دیتی ہے۔

ہڑتال :۔ حاکم کے ظالمانہ برتاؤ کی وجہ سے احتجاجی طور پر بازار یا سرکاری دفاتر کا بند ہو جانا۔ اردو، مؤنث، رائج۔

محل صرف :۔ انکم ٹیکس اور بجلی میں اضافے کی

وجہ سے شہر میں ایک ہیجان پیدا ہو گیا جس کے نتیجے میں مکمل طور سے ہڑتال ہو گئی۔

قول فیصل :۔ صاحبِ نور اللغات و فرہنگِ آصفیہ نے کسی بڑی شخصیت کے اُٹھ جانے کی وجہ سے بازار وغیرہ بند ہو جانے کے معنیٰ میں لکھا ہے مگر اب عام طور سے کسی کے سوگ میں جب دوکانیں بند ہوتی ہیں تو اُسے بازار بند ہونا یا دوکانیں بند ہونا بولتے ہیں۔

نایابی اور کسی چیز کے نہ ملنے کے معنیٰ میں استعمال کرتے تھے۔

اور جا پر کہو یہ ڈورے ڈال
خوب رویوں کی کچھ نہیں ہڑتال — شوق

اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

حُسن کا عشق کے بازار میں بھی کال ہے آج
بند دوکانیں ہیں معشوق کی ہڑتال ہے آج — رند

ہڑتال پڑنا (یا) ہڑتال ہو جانا :۔ نایاب ہو جانا۔

شہر میں ہڑتال پڑ جائے اگر کھا جاؤں زہر
شور محشر ہو جو مجھ کو قصد ہو فریاد کا — رشک
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ رشک نے ہڑتال پڑ جانا دوکانیں بند ہو جانا کے معنوں میں کہا ہے نہ کہ نایاب ہو جانا۔ اب ہڑتال پڑ جانا متروک ہے۔ البتہ ہڑتال ہو جانا رائج ہے۔ لیکن نایاب ہو جانے کے معنوں میں نہیں بلکہ بازار بند ہو جانا کے معنیٰ میں بولتے ہیں۔

ہڑتال کرنا :۔ حکومت کے ظلم وستم کے خلاف احتجاج کرنا۔ دوکانیں بند کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ ضروریات کی چیزوں پر ایک دم سے دام بڑھ جانے کی وجہ سے دوکان داروں نے ہڑتال کر دی۔ آج دن بھر پورا شہر بند رہا۔

ہڑتال ہونا :۔ حاکم کے ظلم وستم یا کسی سوگ میں بازار بند ہونا۔

اُس درِ زنداں پہ سم کھا کے مریں گے جوہری
ایک دن ہڑتال ہوگی جوہری بازار میں — جوہر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ موجودہ دور میں سوگ میں بازار بند ہونے کو بازار یا دوکانیں بند ہونا بولتے ہیں۔ حاکم کے ظلم وستم کے خلاف ہڑتال ہونا بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

ہڑجوڑا :۔ ایک پودے کا نام جس سے ہڈی جوڑی جاتی ہے۔ ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

ہُڑدَنگا :۔ (بضم اوّل وفتح سوم) ہولا خبطا، بغلول، بلّلا، پھوہڑ، بدسلیقہ، بے شعور، بونگا، جانگلو۔ ہندی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ ان معنیٰ میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُڑدَنگا :۔ دنگئی، فسادی، شریر، ہنگامہ پرداز اگرچہ اہلِ لغات نے یہ معنی لکھے ہیں مگر اس معنیٰ میں یہ لفظ بولا نہیں جاتا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ جب ان معنیٰ میں بولا نہیں جاتا تو اردو کی فرہنگ میں جگہ دینے کی کیا ضرورت تھی؟

ہُڑدَنگا :۔ آوارہ۔ مارا مارا پھرنے والا۔ اردو، صفت، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے اس کی تانیث ہڑدنگی میں جہاں اور بھی کئی معنی لکھے ہیں وہاں ایک معنی لکھے ہیں آوارہ، آوارہ گرد وہ عورت جو گھڑی یہاں کھڑی ہو جائے گھڑی وہاں کھڑی ہو جائے۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے ہڑدنگا (بصورت مذکر) میں یہ معنی نہیں لکھے نہ معلوم مولف نور اللغات نے یہ معنی کہاں سے لکھ دیے۔ بہرصورت اہلِ لکھنؤ ان معنیٰ میں اس لفظ کو نہیں بولتے۔

ہُڑدنگا :۔ لڑکوں کا اُچھلنا کودنا، شور غل کرنا۔ اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ سویرے کیا کم ہڑدنگا کیا۔ میں تو کھانا پکا رہی ہوں اور یہ لکڑی چولھے سے نکالے لیتی ہیں۔ (سیر کہسار)

ہُڑدنگا کرنا :۔ اچھل کود کرنا۔ بڑا ہنگامہ کرنا۔ اردو محاورہ عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہُڑدنگا کھیلنا :۔ بچوں کا جست وخیز کرنا۔ اردو محاورہ، مذکر۔

لڑکی وہ کیا جو کھیلے ہُڑدنگا
کھیلوں میں کھیل ہے تو بے ڈھنگا — عالم

ہُڑک :۔ (بضم اول وفتح دوم) ایک قسم کا باجا۔ اردو، مؤنث۔ کہاروں کی اصطلاح۔

محل صرف :۔ پچاس ساٹھ کہار اڈے پر جمع ہیں۔ ایک کہار ہُڑک بجاتا ہے۔ چار پانچ جوڑی جھولکی جھانجھ بجانے میں مصروف ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ صاحبِ نور اللغات نے ہُڑک (بضم اول ودوم) لکھا ہے مگر صاحب فرہنگِ آصفیہ نے ہُڑک (بضم اول فتح دوم) لکھا ہے لکھنؤ میں بضم اول وفتح دوم ہی مستعمل ہے۔ بضمتین ہُڑک کوئی نہیں بولتا۔ اور یہ خاص عوام کی زبان ہے۔

ہَڑک :۔ (بفتح اول ودوم) باؤلے کتے کا زہر اثر کر جانا اور کتے کی طرح بولنا اور کاٹنے کو دوڑنا۔ ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی یوں لکھے ہیں: ہڑک، ہندی، اسم مونث۔ باؤلے گیدڑ یا کتے کے کاٹے کی لہر، وہ کیفیت جو سگ گزیدہ کو پانی دیکھ کر یا جلتی ہوئی آگ کے معائنے سے وارد ہوتی ہے۔"

یہ دہلی کی زبان ہے ؎

باؤلا دولت دنیا کی ہے خواہش میں حریص
سگ دیوانہ سے کوئی یہ ہڑک جاتی ہے ظفر

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس لغت کی شرح اس طرح لکھی ہے :۔

"جب باؤلا کتا یا گیدڑ کاٹ کھاتا ہے تو تین چار ہفتے سے کر کئی مہینے یا کئی برس تک کچھ تکلیف نہیں ہوتی مگر کبھی مقام زخم پر درد یا کھجلی یا سوزش ہو کر یا اس کے بغیر جسم کے مختلف مقامات میں درد ہونا، گلا بھچنا، بے چینی، غنودگی ظاہر ہونے لگتی، رقیق چیز کے پینے میں دقت پیش آتی اور رفتہ رفتہ پانی کے نام یا آواز سے بھی خوف یا تشنج ہونے لگتا۔ آنکھوں کا پتھرانا، روشنی کی برداشت نہ کرنا، تشنگی، خشکیٔ زبان، بھونکنا، لیسدار رطوبت تھوکنا، ہذیان، شدید تشنج اور دم بند ہو جانا واقع ہو کر آدمی مر جاتا ہے۔ اس کا علاج اس سے بہتر نہیں کہ تیندوے کا جبڑا گھس گھس کر پلائیں خود بخود حلق سے اتر جاتا اور آرام ہو جاتا ہے۔ تیندوا یا لکڑ بھگا ایک درندہ ہے جو کتوں کو کھاتا اور اٹھا کر لے جاتا اور وہ بگھیلا بھی کہلاتا ہے۔"

ہڑک :۲ (کنایتہً) امنگ۔ ولولہ، شوق۔ اردو، دہلی کی زبان۔

محل صرف :۔ حالانکہ مبتلا دیندار بن گیا تھا مگر حسن پرستی کی ہڑک ہر روز دو ایک بار اس کو ابھرتی رہتی تھی۔ (محصنات)

ہُڑک :۳ لت، عادت، دھت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ بھی دہلی کی زبان ہے اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُڑکا :۔ (بالضم) جدائی کا غم جس سے بچے بیمار پڑ جاتے ہیں۔ اردو، مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تمہارا لڑکا چچا سے ہلا ہوا تھا وہ چلے گئے اس کو ہڑکا لگ گیا اس لیے اس نے کھانا پینا ترک کر دیا۔

ہڑک اٹھنا :۱ باؤلے کتے کے زہر کا اثر نمایاں ہونا، کتے کی سی بولی بولنا، اور کاٹنے کو دوڑنا۔ باؤلے کتے کی طرح بھونکنا۔ ہندی، فعل لازم، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہڑک اٹھنا :۲ امنگ اٹھنا، شوق چرانا، ولولہ اٹھنا۔ ہندی، فعل لازم، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اسی محل پر "ہڑک ابھرنا" بھی دہلی کی زبان ہے۔

جیسے : حالانکہ مبتلا دیندار بن گیا تھا مگر حسن پرستی کی ہڑک ہر روز دو ایک بار اس کو ابھرتی رہتی تھی۔ (محصنات)

ہُڑکانا :۔ (بالضم) ترسانا، بھڑکانا، بیدل کرنا، کسی کی جدائی سے رنج دینا۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ہڑکانا (بالفتح) لکھا ہے۔ لکھنؤ میں ہڑکانا (بالضم) ہی بولتے ہیں۔ اس کا استعمال بچے ہی کے لئے ہے جیسے "تم اس بچے کو چھوڑ کے تو جا رہی ہو مگر یہ ہڑکے گا تو اس ہڑکانے کا عذاب تمہارے سر ہوگا۔" ہُڑکانا قلیل الاستعمال ہے۔

ہَڑکانا :۔ (بالفتح)۔ ڈرانا۔ دھمکانا۔ دھونس دینا۔ باتیں سنانا، اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔

قول فیصل :۔ ہڑکا لینا اور ہڑکا دینا اس کے خاص صرف ہیں۔ مگر یہ جدید صرف ہیں جو کچھ عرصے سے عوام بولنے لگے ہیں۔ لیکن ابھی داخلِ زبان نہیں۔ اسی محل پر لفظ ہڑکائی بھی کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

ہڑکائی :۔ (بالفتح) دیوانی، باؤلی، وہ عورت جس کو کتے نے کاٹا ہو۔ ہندی، صفت، مونث، دہلی کی زبان۔

محل صرف :۔ وہ تو ہڑکائی کتیا بن گئی ہے

ہڑکائی کتیا :۔ باؤلی کتیا۔ وہ کتیا جو ہر ایک کو کاٹتی پھرے۔

(فقرہ) ساس بیچاری نے ذرا سے کام کو کہا اور ہڑکائی کتیا کی طرح ٹانگ لی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب نور اللغات نے مندرجہ بالا نقرہ "سگھڑ سہیلی" کے حوالے سے لکھا ہے۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔ لکھنؤ میں اس محل پر بَوری کتیا بولتے ہیں۔ اس کے کاٹنے سے انسان بھی بَوہرا ہو جاتا ہے۔

ہڑک بائی :۔ باؤلے کتے کا زہر یا اس کا اثر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُڑک دم :۔ (بضم اول و فتح دوم و چہارم) گڑبڑیا، بہت زیادہ گھبرایا ہوا۔ وحشیانہ باتیں کرنے والا۔ اردو۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ خالہ اماں کو بہت ناز تھا کہ میرے لڑکے نے بی۔ اے پاس کیا لیکن اتنی تعلیم کے بعد بھی وہی 'ہڑک دم' کا ہڑک دم، ہی رہا۔

آدمی نہیں جانور ہے۔

ہڑک لگنا:۔ کسی بات کی ضد سوار ہونا۔ لت لگنا، دھت ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہُڑکنا:۔ (بضم اوّل وفتح دوم)۔ بچوں کی ماں، دایہ یا اور کسی کو جس سے مانوس ہوں یاد کرنا۔ اور ان سے نہ ملنے کا غم کرنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ ہر دم اُسی طرف دھیان ہے۔
ہڑکتا ہے جو باہر سے آتا ہے۔ (انشائے سرور)

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "ہڑک جانا" نسبتاً زبانوں پر زیادہ ہے۔

ہَڑکنا:۔ (بفتح اول و دوم) روک دینا، جھڑکنا، ہمت توڑ دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَڑکنا:۲ دھونس کھانا۔ ڈرنا، دبنا، خوف کھانا۔ اُردو عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ پتا نہیں کیا بات ہے وہ ہم سے بہت ہڑکتا ہے۔ ہمارے سامنے اس کے منھ سے بات نہیں نکلتی ہے۔

قول فیصل:۔ یہ بالکل جدید زبان ہے۔

ہَڑنا:۔ (بالفتح) تولنا۔ وزن جانچنا۔ ہندی۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَڑواڑ:۔ (بفتح اوّل) آبائی قبرستان۔ وہ جگہ جہاں اپنے خاندان کے مردے دفن کیے جائیں۔ اردو قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ تاج محل کی املاک کوچہ چھوٹی شہزادی متصل پاٹا نالہ میں تھی مگر اب وہ قائم نہیں ہے۔ اب اُن کی ہڑواڑ کٹرہ بزن بیگ میں متصل 'باغ شوکت الدولہ، مرزا جمہ موسومہ بلغیہ تاج محل موجود ہے۔ (بیگمات اودھ)

ہڑوں ہڑوں کرتی پھرنا:۔ اِدھر اُدھر بیکار ماری ماری پھرنا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ تم اپنی لڑکی کو گھر میں بٹھاؤ۔ یہ دن بھر محلے میں ہڑوں ہڑوں کرتی پھرتی ہے اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔

ہِرہِرانا:۔ (بکسر اول وسوم)۔ گھبرا جانا، خفیف اور شرمندہ ہو جانا۔ جواب نہ دے سکنا۔ بغلیں جھانکنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ ہمارے دو مرتبہ پوچھنے پر کہ گھڑی کہاں سے خریدی ہڑ ہڑا گئے۔ اور کوئی جواب نہ دے سکے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ دال میں کالا ہے۔

ہَزار:۔ (بفتح اول و دوم) دس سو کا عدد۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ چند سال قبل ایک ہزار کا نوٹ چلتا تھا مگر کسی مصلحت سے حکومت ہندوستان نے بند کر دیا۔ موجودہ دَور میں اب پانچسو کا نوٹ چل رہا ہے۔

ہزار:۲ ہر چند۔ کتنا ہی۔ بہت زیادہ، اُردو، فصیح، رائج۔

جو باخبر ہو وہ یوں بے خبر نہیں ہوتا
کہو ہزار ہمیں کچھ اثر نہیں ہوتا　　مرزا اوج

ہزار تیز کیا اُس نے تیغ کو لیکن
سبق شہادت عاشق کا بزر لب نہ ہوا　　لطافت

ہزار:۳ کثرتِ تعداد ظاہر کرنے کے لیے۔ اُردو، فصیح، رائج۔

بُت توڑ ناصر ورہے مستی میں ساقیا
سُنتا نہیں میں ایک کہے برہمن ہزار　　اسیر

قول فیصل:۔ اس کی اردو جمع واؤ۔ نون کے ساتھ ہے جو فصیح ہے۔

ہزاروں کوس محیط اس کے گرد عُمّاں تھا
اداس تھا وہ جزیرہ کمال ویراں تھا　　میر عشق

ہزار:۔ بلبل۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

چھپا کر درد دل اب کیا کہ صورت شبنم
ہماری اشک فشانی ہزار دیکھ چکی　　بحر

ہزارا:۱ ایک بڑے قسم کے لالے یا گیندے کا پھول۔ اُردو، مذکر، رائج۔

داغ کھا کھا کے ہزاروں بسکہ میں نے جان دی
جو اُگا گل میری تربت پر ہزارا ہو گیا　　آیر

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کا ایک املا ہزارہ (آخر میں بجائے الف ہائے ہوز) بھی لکھا ہے۔

ہزارا:۲ ایک قسم کا فوارہ یا پچکاری جس میں بہت سے چھید ہوتے ہیں ان چھیدوں میں سے پانی کی مہین دھاریں نکلتی ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

ہے تصور نوک مژگاں کا جو ہر دم سامنے
دیدۂ گریاں ہمارا اب ہزارا ہو گیا　　ناسخ

قول فیصل:۔ فرہنگ آصفیہ کے مطابق اس کا ایک املا ہزارہ (آخر میں الف کے بجائے ہائے ہوز) بھی ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ذیل کے شعر میں اس لفظ کا یہی املا لکھا ہے ؎

گریباں ہیں تو مرا دیدۂ تر حاضر ہے
چھوٹے مژگاں کا ہزارہ ترے خم خانے پر　　قدر

اس کی مغیرہ صورت "ہزارے" ہے۔

خون مژگاں سے نکلتا ہے ہزارے کی طرح
چھوٹتا ہے ہوئے سینے میں فوارۂ دل　　داغ

ہزاراں:۔ ہزار کی جمع۔ خلافِ قیاس، فارسی

قلیل الاستعمال۔

ع بہار آئی چمن میں باہزاراں افتخار آئی ـ لااعلم

ہزاراں ہزار :- ہزار ہا، ہزاروں، کثرت ظاہر کرنے کے لیے۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

ہے قدرتی جلوس عروسِ بہار سُرخ
کوسوں جلو میں گل ہیں ہزاراں ہزار سُرخ ـ شرفؔ

محل صرف :- اس ذریعے سے معاش میں وسعت پیدا کرتے تھے اب ہزاراں ہزار نقد خزانے میں موجود ہے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل :- موجودہ دور میں زبانوں پر ہزارا ہزار (بے نون غنّہ) ہے۔

ہزار افسوس :- ہزار حیف، بڑے افسوس کا مقام ہے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ہزار آفتیں ہیں ایک دل لگانے میں :- ایک عشق کے ساتھ سیکڑوں مصیبتیں ہیں، ایک مروّت کے ساتھ سیکڑوں نقصان اٹھانے پڑتے ہیں۔ اردو محاورہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

ہزار باتوں کی ایک بات :- مختصر اور عمدہ بات۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- ہزار باتوں کی تو ایک بات یہ ہے کہ سرکار نے بزور شمشیر اپنی حکومت قاہرہ کو ٹھانا چاہا۔ (ابن الوقت)

قول فیصل :- باتوں کی جگہ بات بھی ہے۔ جیسے "ہزار بات کی ایک بات یہ ہے۔" (فسانۂ آزاد)

ہزار بار :- اکثر، بارہا، بہت زیادتی کے ساتھ۔ فارسی۔ فصیح۔ رائج۔

پے طواف بگولے ہزار بار آئے ـ تعشقؔ

محل صرف :- ہزار بار کہہ دیا کہ بابا لڑو جھگڑو مت مگر یہ شخص سنتا نہیں۔ (سیرِ کہسار)

قول فیصل :- مختلف طریقوں سے بولتے ہیں۔ جیسے تم سے ہزار مرتبہ کہا کہ پیشاب کر کے پانی لیا کرو لیکن تم نہیں لیتے۔

ہزار پا :- کھنکھجورا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :- میرؔ نے فارسیوں کی طرح ہزار پائے استعمال کیا ہے۔

کہیں سر پہ سنپولیا ہی پھرے
کہیں چھت سے ہزار پائے گرے ـ میرؔ

ہزار پر بھاری ہونا :- (کنایۃً) بہتوں پر غالب ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ہے دشمنوں کو رشک فنِ کارزار پر
یہ ہے وہ ایک جو ہوا بھاری ہزار پر ـ مؤلف

ہزار جان سے (یا) ہزار ہزار جان سے :- نہایت طیب خاطر سے اور کمال ہی شوق سے ہزار جانوں سے، ہزار جانیں لے کر۔ جیسے "ہزار جان سے قربان ہونا۔"

"جب طوطا پڑھ نکلتا ہے پیاری پیاری بولیاں بولتا ہے۔ میٹھی میٹھی باتیں کرتا ہے کیسا جی خوش ہوتا ہے ہزار ہزار جان سے ہر ایک اس کا خواہاں ہوتا ہے۔" (سگھڑ سہیلی)

قول فیصل :- اہلِ لکھنؤ "ہزار جان سے" ہی بولتے ہیں۔ ہزار ہزار جان سے زبانوں پر نہیں۔

ہزار جان سے چاہنا :- کسی سے بہت زیادہ محبت کرنا۔ اردو محاورہ۔ قلیل الاستعمال۔

ہزار جان سے صدقے ہونا :- بہت چاہنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ع صدقے ہزار جان سے جس پر ہزار ہے ـ لااعلم

ہزار جان سے عاشق ہونا :- کسی کو بہت زیادہ چاہنے لگنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف :- میںنڈا کا جوبن دیکھ کر خوجی ہزار جان سے عاشق ہو گئے۔ (فسانۂ آزاد)

ہزار جان سے فدا ہونا :- کسی کو حد سے زیادہ چاہنے لگنا۔ اردو محاورہ۔ فصیح۔ رائج۔

قریب سو کے عزیز و رفیق ہوں گے سب
ہزار جان سے شبیرؑ پہ فدا تھے سب ـ میر انیسؔ

ہزار جان سے قربان ہونا :- حد سے زیادہ چاہنا، کمال فریفتہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہزار جان سے قربان اہلبیتؑ کرام
ہزار دل سے غلام ائمہؑ اطہار ـ قدرؔ بلگرامی

ہزار جان سے نثار ہونا :- بہت زیادہ گرویدہ ہونا، حد سے زیادہ کسی کا دلدادہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وفا میں نامور و نامدار تھے اصحاب
ہزار جان سے شہؑ پر نثار تھے اصحاب ـ لااعلم

ہزار جگہ سے بل کھانا :- (کمر کے لئے) پتلی کمر کی صفت۔ اردو محاورہ۔ عوام کی زبان۔

ہزار جوتیاں مارو اور ایک نہ گنوں :- نہایت بیزاری اور خفگی کے محل پر بولتے ہیں یعنی اس قدر غصہ ہے کہ ہزار جوتیاں مار کر بھی یہی جی چاہتا ہے کہ ان کو بھلا کر نئے سرے سے لگاؤں اور یہی سلسلہ بندھا رہے۔ جتنا ماروں اتنا ہی تھوڑا ہے۔ اردو محاورہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- بہت کمی کے ساتھ لکھنؤ کی عورتیں بولتی ہیں۔

ہزار چشم :- سرطان، خرچنگ، کیکڑا۔ فارسی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہزار چشمہ :- سرطانی پھوڑا، بیٹھ کا مہلک پھوڑا۔ فارسی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہزار چند :- ہزار گنا۔ فارسی ترکیب۔ قریب بہ متروک۔

ہم کو ہزار چند رنج یار سے ملا
بلبل کو جو مزا ملا گلزار سے ملا — رشک

ہزار حیف :- ہزار افسوس، انتہائی افسوس ظاہر کرنے کے محل پر۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہزار حیف کہ جیتے تھے جن کو دیکھ کے ہم
زکی وہ لوگ اب اس کہنہ خاکداں میں نہیں — زکی

ہزار حیف نظر آئے سید سجاد
کہ آگے آگے تھے جلاد پیچھے تھے حداد — میر عشق

ہزار دانہ :- ہزار دانے کی تسبیح۔ فارسی صفت۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں کمی کے ساتھ ہزار تسبیح بولتے ہیں۔

ہزار داستاں :- ایک قسم کی خوش الحان بلبل جو ہزاروں بولیاں بولتی ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

یارب مرے خامے کو زباں دے
منقار ہزار داستاں دے — (گلزار نسیم)

قول فیصل :- خوش بیان و خوش گفتار شخص سے بھی کنایہ ہے۔

گلبانگ زناں تھا جو جہاں تھا
ایک ایک ہزار داستاں تھا — گلزار نسیم

بقول صاحب فرہنگ آصفیہ فارسی میں ہزار آواز بھی معنی میں آیا ہے۔ لیکن اردو میں اسکا استعمال نہیں ہے۔

ہزار دل سے :- حد سے زیادہ، بہت زیادہ۔ اردو محاورہ، تابع فعل، قلیل الاستعمال۔

ہزار جان سے قربان اہلبیت کرام
ہزار دل سے غلام ائمۂ اطہار — قدر بلگرامی

قول فیصل :- فدا، فریفتہ، قربان، نثار وغیرہ الفاظ کے ساتھ ملا کے بولتے ہیں جس کا مفہوم ہوتا ہے کمال عاشق ہونا، بہت زیادہ چاہنا۔

وہ نازنین کہ شرم و حجاب پر جس کی
ہزار دل سے فدا شاہدان پردہ نشیں — جلال

ہزار دواؤں کی ایک دوا پرہیز ہے :- مضر اشیا سے پرہیز کرنا معین صحت ہے۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف :- بدپرہیزی بھی کر رہی ہیں اور علاج بھی کر رہی ہیں فائدہ ہو تو کیونکر۔ ہزار دواؤں کی ایک دوا پرہیز ہے۔

ہزار رنگ بدلنا :- اپنے آپ کو مختلف طور سے ظاہر کرنا۔ بہروپیا پن دکھانا، ایک حال پر قائم نہ رہنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ع پیدا نہ ہو یہ لطف جو بدلیں ہزار رنگ — تعشق

ہزار ستون :- ۱۔ وہ محل جو سلطان ناصر الدین محمود نے رائے پتھورا کے قلعہ میں بنوانا شروع کیا تھا جسے غیاث الدین بلبن نے مکمل کیا۔ یہ محل سنگ خارا کا تھا۔ ۲۔ وہ عمارت جو سلطان محمد بن تغلق نے جہاں پناہ میں لکڑی کی بنوائی تھی چنانچہ ابن بطوطہ نے بھی اپنے سفرنامے میں اس کے چوبی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ بدر الدین چاچی نے اپنے قصائد میں اس کی تعریف کی ہے۔

ع سقف بے ستون کہ نقش روز شد تمام
درگوشۂ ہزار ستون تو مضمر است — (فرہنگ اعظم)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہزار شکر :- شکر کی کثرت کے لیے۔ فارسی فصیح، رائج۔

یہ ہم سے چھٹ گئے کیا کیا ہمیں الم نہ ہوئے
ہزار شکر بہت بیقرار ہم نہ ہوئے — میر عشق

قول فیصل :- کبھی کبھی خدا کا نام محذوف کر کے بھی بولتے ہیں جس سے خدا کا ہزار شکر مراد لیتے ہیں۔

ع ہزار شکر کہ دنیا نے قدرداں کی — داغ

ہزار طرح کے :- کثرت ظاہر کرنے کے لئے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ انکے خط میں ہیں مضموں کہ جب کبھی دیکھو
ہزار طرح کے پہلو نکالتے جاؤ — داغ

ہزار طرح کے دل میں خیال آتے ہیں
تمام رات ستاروں کی دیدہ بانی ہے — عزیز

ہزار کوس :- بہت دور۔ دور تک۔ زیادہ سے زیادہ دوری دکھانا۔ اردو قلیل الاستعمال۔

فلک کی جور و جفا نے کیا ہے مجھ کو شکار
ہزار کوس پہ ہے جائے اک تپیدن ناز — میر

قول فیصل :- فصحا اس محل پر بصیغۂ جمع ہزاروں کوس بولتے ہیں۔

ہزاروں کوس محیط اس کے گرد عماں تھا
اداس تھا وہ جزیرہ کمال ویراں تھا — میر عشق

ہزار گائیدہ :- نہایت فاحشہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہزار گلا :- گل صد برگ، گیندا، اردو مذکر۔ قریب بہ متروک۔

کوٹھا کھلا ہوا ہر جا
کہیں پھولا ہوا ہزار گلا — تلق

قول فیصل :- اب عام طور سے اس محل پر ہزارا بولتے ہیں۔

ہزار گھر کی پھرنے والی :- وہ عورت جو ماری ماری

پھرے اور ایک جگہ نہ ٹھہرے۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

ع کیوں آئی صبا تری گلی میں پھرنے والی ہزار گھر کی
داغ

ہزار لاٹھی ٹوٹے گی تو بھی گھر بار کے باسن توڑنے کو بہت ہے: خاوند لاکھ دبلا ہو مگر بیوی کے مارنے کو بہت ہے، ہتھیار ٹوٹا پھوٹا بھی کام کر ہی جاتا ہے۔ ہندی، کہاوت۔
(فرہنگِ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہزار منھ ہزار باتیں:۔ ہر ایک شخص اپنی سمجھ کے موافق کہتا ہے، جتنے منھ اتنی ہی باتیں۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مجال کس کی ہے اے ستمگر سنائے جو تجھ کو چار باتیں
بھلا کیا اعتبار تو نے ہزار منھ ہیں ہزار باتیں
داغ

قول فیصل:۔ اسیر نے بہ ضرورت "ہزار باتیں ہزار منھ" بھی کہا ہے۔

غنچہ ترے دہن کو کہیں لوگ تو کہیں
آفاق میں ہزار ہیں باتیں ہزار منہ — اسیر

لیکن زبانوں پر 'ہزار منہ ہزار باتیں' ہے۔

ہزار میں نہ چوکنا:۔ علانیہ کہنے سے باز نہ رہنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

زباں کھلے جو شکایت پہ ایک تم کیا ہو
ہزار میں بھی نہ چوکیں کبھی ہزار سے ہم — داغ

ہزار میں کہنا:۔ مراد ہے کھلم کھلا کہنے سے، برسرِ عام کہنا، علانیہ کہنا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

بلبل اسی رشکِ گل کی ہوں میں
تم کیا ہو ہزار میں کہوں میں (گلزارِ نسیم)

ہزار نعمت اور ایک تندرستی:۔ یعنی ایک تندرستی ہزار نعمت پر غالب ہے، تندرستی کے آگے نعمت کی کچھ حقیقت نہیں۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں عام طور سے یہ مصرع زبان زد ہے۔

ع تندرستی ہزار نعمت ہے۔

ہزاروں:۔ ہزار کی جمع۔ کثرت ظاہر کرنے کے لئے۔ اردو، فصیح، رائج۔

یہ ظالم تو ہزاروں کوس ہم سے دور رہتا ہے
اگر ملتا تو کچھ ہم چرخ بد اختر کو سمجھاتے — داغ

قول فیصل:۔ یہ جمع حروف مغیرہ کے آجانے سے واؤ۔ اور نون کے ساتھ بنائی جاتی ہے۔

ہزاروں باتیں سنانا:۔ آوازے کسنا، برا بھلا کہنا، سخت وسست کہنا۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

گل کو وہ چھیڑتے ہیں باغ میں آتے جاتے
باتیں بلبل کو ہزاروں ہیں سناتے جاتے — صبا

قول فیصل:۔ اس محل پر "ہزاروں سنانا" بھی نظم ہوا ہے جو دہلی کی زبان ہے۔

خط میں مجھے اول تو سنائی ہیں ہزاروں
آخر یہی لکھتا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا — داغ

ہزاروں ہزاروں میں:۔ مجمع عام میں۔ بالا علان۔ شاہراہ عام پر۔ ہانکے پکارے۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ مجھے بڑے بھائی صاحب کا کوئی ڈر نہیں ہے میں ہزاروں ہزاروں میں کہہ سکتی ہوں کہ انہوں نے میری حق تلفی کی اس کا فیصلہ خدا کے یہاں ہوگا۔

قول فیصل:۔ ہزاروں سے مراد بھرا مجمع یعنی ہر ایک کے سامنے ہزاروں سے مراد بازاروں میں یعنی شاہراہ عام پر کھلے خزانے۔

ہزاروں بے نقط سنانا:۔ بہت سی گالیاں دینا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ زبانوں پر بے نقط سنانا ہے ہزاروں کی جگہ لاکھوں بھی ہے۔

ہزاروں کوس ہونا:۔ بہت دور ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عبث اس پھول کی پھر آرزو ہے
ہزاروں کوس اب وہ رنگ و بو ہے
(معراج المضامین)

ہزاروں گھڑے پانی پڑ گیا:۔ کنایہ ہے کمال شرمندگی اور خجالت کا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگِ آصفیہ نے اس محاورے کو یوں لکھا ہے۔ "ہزاروں گھڑے پانی کے پڑ گئے"، معنی قریب قریب وہی ہیں جو مؤلف نور اللغات نے تحریر کئے ہیں۔ مثال میں ذیل کا نقرہ لکھا ہے:

"جس وقت اس نے مجھے جھٹلایا "ہزاروں گھڑے پانی کے پڑ گئے"۔ لکھنؤ میں اس محاورے کی موجودہ صورت "گھڑوں پانی پڑ گیا" ہے جو عورتوں کی زبان ہے۔ "ہزاروں گھڑے پانی پڑ گیا" اب کوئی نہیں بولتا۔

ہزاروں گھڑے پانی کے بھرنے ہیں:۔ ابھی بہت سی دشواریاں باقی ہیں یعنی ابھی بڑے بڑے امتحان باقی ہیں۔ اردو مثل، عورات دہلی کی زبان۔
(لغات النساء)

ہزاروں میں:۔ صدہا آدمیوں میں، ہزاروں کے مجمع میں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اپنے جانباز کو ہزاروں میں
جان جاتا ہے جانِ جاں میرا　　رشکؔ

ہزاروں میں :- ۲ کھلم کھلا (نور اللغات)

قول فیصل :- اس جگہ ہزار میں نسبتہً رائج ہے۔

ہزار دشمنِ جاں سے ہے ایک دوست برا
جو پوچھو کون ہے تو میں کہوں ہزار میں ول　　ذوقؔ

ہزاروں میں :- ۳ ضرور - بالضرور - اردو محاورہ۔ دہلی کی زبان۔

پھرا جاتا ہے اس بُت کی طرف رُخ اہلِ ایماں کا
مسلماں اپنے قبلہ سے نہ منھ پھیرے ہزاروں میں　　داغؔ

قول فیصل :- شعر میں "ہزاروں میں" کا مفہوم ہے ہزاروں مخالفین کے درمیان بہر حال اہلِ لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے۔

ہزاروں میں ایک ہونا :- بے نظیر، جس کا سا کوئی اور نہ ہو، لاجواب، لاثانی، بے مثال۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

صفدر ہے، شیر دل ہے، بہادر ہے نیک ہے
بے مثل سیکڑوں میں ہزاروں میں ایک ہے　　امیرؔ

ہزارہ :- ۱ ایک سرحدی پہاڑی قوم کا نام جو ہندوستان کے شمال میں آباد اور مذہباً شیعہ اور بہادر ہے۔ فارسی، مذکر، رائج۔

محل صرف :- عجیب تر یہ کہ لڑائی سے ایک دن پہلے اکبر چلتے چلتے اتر پڑا اور سب کو لے کر دسترخوان پر بیٹھا۔ ایک ہزارہ بھی اس سواری میں ساتھ تھا۔ معلوم ہوا کہ شانہ بینی کے فن میں ماہر ہے۔
(دربار اکبری)

قول فیصل :- فرہنگ آصفیہ ہی کے بموجب ایک پہاڑی کا بھی ہزارہ نام ہے جو پنجاب کے سرحدی علاقے میں واقع ہے۔

ہزارہ :- ۲ ایک قسم کا لالہ جس کا پھول بہت بڑا ہوتا ہے۔ ایک قسم کا بڑا گیندا۔ اردو، مذکر، رائج۔

دلِ پہ زخموں کی ترقی سے ہوئی اور اک بہار
آگے تھا صد برگ یہ گُل اب ہزارہ ہوگیا　　ذوقؔ

قول فیصل :- اس کی مغیرہ صورت ہزارے بھی رائج ہے۔

ہزارے سے سارا چمن لالہ زار
ہوئی ایک سے زیبِ گلشن ہزار　　اخترؔ (شاہ اودھ)

ہزارہ :- ۳ ٹین یا جستے کا بنا ہوا بڑا ظرف جس میں ایک لمبی ٹونٹی لگی ہوتی ہے اور ٹونٹی کے منھ پر ایک گول بنا ہوا ڈبہ نما جس میں برابر سے چھید ہوتے ہیں لگا دیتے ہیں۔ اور اسے زمین پر پانی چھڑکنے اور خس کی ٹٹی چھڑکنے اور درختوں میں پانی دیتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

چھوٹے مرچگاں کا ہزارہ ترے تہ خانے میں　　قدرؔ

قول فیصل :- چلنا اور چھوٹنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

لشکر میں جو چلتے نظر آتے ہیں ہزارے
اور آگ بھڑکتی ہے ادھر پیاس کے مارے　　تعشقؔ

اب اس کا رواج بہت کم ہوگیا ہے قدیم زمانے میں بکثرت تھا۔

ہزار ہا :- ہزار کی جمع۔ بیشمار۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ایک جاں اور حسرتیں لاکھوں
ایک دل اور ہزار ہا مطلب　　امیرؔ

قول فیصل :- لکھنؤ کی زبان میں یہ جمع بصیغۂ واحد بھی رائج و فصیح ہے۔

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزار ہا شجرِ سایہ دار راہ میں ہے　　آتشؔ

مگر اہلِ دہلی یوں نہیں بولتے۔ دہلی میں بصیغۂ جمع ہی رائج ہے۔ جیسے "یوں تو ہزار ہا آدمی شہر میں تلف ہوئے مگر عمدۃ الملک کی موت سب پر بھاری تھی۔ (توبۃ النصوح)

ہزار ہاتھ :- ضرور بالضرور، بے شک، یقیناً، بلاشبہ، اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

اونچا ہو لاکھ تاڑ سے بھی سرو چار ہاتھ
رتبہ بلند ہے ترے قد کا ہزار ہاتھ　　آتشؔ

قول فیصل :- تاکید کے لئے بھی عام طور سے زبانوں پر ہے۔

جیسے "جب میں اُن سے خود کہوں گا تو مجھے ہزار ہاتھ یقین ہے کہ وہ میری بات مان لیں گے۔
یوں بھی بولتے ہیں جیسے : ہزار ہاتھ اُن کے بھائی اس مقدمے میں اُن کا ساتھ دے رہے ہیں۔ لاکھ کوئی کچھ کہے میں مان نہیں سکتی۔

ہزار ہاتھ کا بن کر آئے :- کیسا ہی اعلیٰ مرتبہ لے کے آئے۔ کیسا ہی بھاری بھرکم اور ذی عزت بنے۔ اردو محاورہ، متروک۔

آوے ہزار ہاتھ کا بن کر اگر کوئی
بے حکم شرع رکھ نہ سکے زینہار پا　　میر حسنؔ

ہزار ہاتھ ہیں :- دینے کے بہتیرے ڈھنگ ہیں، یعنی خداوند عالم اگر نوازنے پر آئے تو ہر طرح نوازتا ہے۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

موقوف ایک ہاتھ پہ اس کا نہیں کرم
دینے پہ آئے وہ تو ظفر ہیں ہزار ہاتھ　　ظفرؔ

ہزار ہاتھی لٹے گا تو بھی سوا لاکھ ٹکے کا :- جس طرح ہاتھی کیسا ہی دُبلا ہو جائے پھر بھی زیادہ ہی کو بکے گا اسی طرح امیر کیسا ہی مفلس ہو جائے پھر بھی اس کے پاس کچھ نہ کچھ کھُرچن رہ ہی

جاتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے اپنی ایک دوسری فرہنگ لغات النسا میں لٹے گا کی جگہ "گھٹے گا" لکھا ہے یعنی ہزار ہاتھی گھٹے گا...الخ لکھنؤ میں ہاتھی کو مقدم کر کے یوں بولتے ہیں" ہاتھی لاکھ لٹے گا جب بھی سوا لاکھ ٹکے کا۔" یا " ہاتھی لاکھ لٹے جب بھی سوا لاکھ کا۔" بولتے ہیں جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

ہزاری :۱ ہزار سے نسبت رکھنے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہزاری :۲ ہزار آدمیوں کا افسر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ قدیم زمانے میں یعنی دورِ شاہی میں عام طور سے اس کا استعمال تھا لیکن اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَزاری بَزاری :۔ لغوی معنی ہزاروں قسم کے آدمیوں سے ملنے اور بازار میں بیٹھنے والا یعنی ادنیٰ و اعلیٰ سے ملنے والا' شریف و وضیع سے ربط رکھنے والا' امیر و غریب سے اتحاد رکھنے والا۔ ۲۔ سفلہ و کمینہ۔ لچّا' شہدہ۔ غیر معتبر۔ عوام کا انعام اردو' صفت' عورتوں کی زبان۔

(نفرہ) "ہزاری بزاری کی بات کا کیا اعتبار"۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ مؤلفِ نور اللغات نے معنوں میں انحصار سے کام لیا ہے اور بغیر نمبر قائم کئے ہوئے دونوں معنیٰ لکھے ہیں آخر میں صاحبِ فرہنگِ آصفیہ کا پیش کردہ فقرہ بغیر کسی حوالے کے درج کر دیا ہے۔ بہر حال لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہزاری روزہ :۔ ماہِ رجب کی ستائیسویں تاریخ کا روزہ۔ اردو مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

میں ترے صدقے نہ رکھ اے مری پیاری روزہ
بندی رکھ لے گی ترے بدلے ہزاری روزہ
انشاء

دیکھو پن سورے میں تاریخ بتا دی مجکو
اُبکے آتوں جی رکھوں گی میں ہزاری روزہ
رنگین

قول فیصل :۔ یہ روزہ لکھنؤ کی عورتیں زیادہ رکھتی ہیں شیعوں کی عورتوں میں یہ روزہ سوال خدا کہہ کے دوسری عورت دن ہی میں کھلوا دیتی ہے اور کبھی کبھی پورا روزہ بھی رکھتی ہیں مگر ایسی صورت میں یہ روزہ شام تک رہتا ہے جبتک کوئی عورت سوالِ خدا کہہ کے اس کا روزہ نہ کھلوائے اور اس عقیدے کے ساتھ روزہ رکھتی ہیں کہ ایک روزے کا ثواب ایک ہزار روزوں کے برابر ہوگا۔

ہزاری عمر ہو :۔ (کلمہ دعا) (ع) یہ وہ کلمۂ دعائیہ ہے جو تسلیم یا بندگی یا آداب کے جواب میں بڑی بوڑھیاں بطور دعا زبان پر لاتی ہیں یعنی ہزار سالہ عمر ہو' ہزاروں برس جیو جیسے دادی اماں آداب! بیٹی ہزاری عمر ہو' اردو' (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے "ہزاری عمر ہو" لغت قائم کیا ہے اور مثال میں "ہو" کا آخری لفظ حذف کر دیا ہے۔ مؤلف نور اللغات نے "ہزاری عمر" لغت قائم کیا ہے اور فقرے میں "ہو" کا اضافہ کر دیا ہے اُن کا پیش کردہ فقرہ ہے "خدا کرے تمہاری ہزاری عمر ہو"۔

لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر ہزار برس کی عمر ہو یا ہزاروں برس جیو بولتی ہیں۔

ہزاری منصب :۔ ایک قسم کا عہدہ۔ زمانہ شاہی میں تھا جس قدر تعداد فوج کی جس کے ماتحت رہتی تھی اس تعداد کے موافق اس عہدہ کا نام اور درجہ ہوتا تھا۔ مثلاً ہزاری۔ سہ ہزاری۔ پنج ہزاری۔ ہفت ہزاری۔ وغیرہ۔ عربی فارسی الفاظ اردو ترکیب۔ مذکر۔ متروک۔

فصلِ گل آج ہے وہ سلطنت آرائے طرب
کہ ملا باغ میں بلبل کو ہزاری منصب
ذوق

ہِز ایکسیلنسی (His Exellency) :۔ عمدۃ الملک' حضور اقدس' حضور اعلیٰ' مہاراج' جنابِ مستطاب۔ نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یا اسی مرتبے کے اعلیٰ حاکم خواہ رئیس یا افسر کے واسطے یہ لفظ آتا ہے۔ انگریزی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ ہندوستان سے انگریزوں کی حکومت ختم ہونے کے ساتھ ساتھ یہ خطاب بھی ختم ہو گیا ــــ اب کمی کے ساتھ بر سبیل تذکرہ زبانوں پر ہے۔

ہِز آنر :۔ (His Honoue) لفٹنٹ گورنر کا تعظیمی خطاب۔ حضور والا کی جگہ۔ انگریزی۔ متروک۔

ہِزَبْر :۔ (بکسر اول و بفتح دوم) شیر ببر۔ بھاڑ ڈالنے والا شیر۔ (کنایتہً) بڑا بہادر۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پھر اک طرف رخ اشرار پھر گیا ہے
ہزبر شاہ نیستاں میں گھر گیا ہے
اوج

قول فیصل :۔ اس لفظ کو مرثیہ گویوں نے بہت استعمال کیا ہے اور بکسر اول و فتح دوم صحیح و بضم اول و رائے فارسی غلط" اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے "ہُژبر" لکھنؤ میں بضم اول و رائے فارسی بولا جاتا تھا حالانکہ لکھنؤ میں کبھی اس صورت سے نہیں بولا گیا۔ شعرائے بطور قافیہ بھی استعمال کیا ہے۔

قید ستم میں شعر خدا کا ہزبر تھا
تا شام ایک معرکۂ ضبط و صبر تھا
نجم آفندی

ہَزَج :- (بفتح اوّل و دوم) وہ آواز جو تال سُر کے ساتھ ہو۔ عروض کی ایک بحر کا نام۔ مؤنث۔ عربی۔

(نور اللغات)

قول فیصل :- مؤلف بحر الفصاحت لکھتے ہیں کہ:- "بحر ہزج - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن (شعر میں) دو بار۔ ہَزَج (بفتح ہا و فتح زائے معجمہ و سکون جیم) لغت میں اچھی آواز اور گانے کی آواز کو کہتے ہیں۔ چونکہ عرب میں اکثر اس وزن کے اشعار گائے جاتے ہیں اس لئے بحر کا نام 'ہَزَج' رکھا گیا۔ بحر ہزج کی اصل مسدّس ہے مگر شعرائے فارسی و ریختہ مثمن بھی استعمال میں لائے ہیں۔" حدائق البلاغہ کے ترجمہ میں مولوی صہبائی کا یہ قول کہ "اصل اس بحر کے آٹھ رُکن ہیں اور اس کو کم کر کے مسدّس بھی استعمال کرتے ہیں۔" مسامحت سے خالی نہیں۔ شعرائے عرب اس بحر کو مزاحف بھی استعمال میں لائے ہیں۔ (غلط فہمی) مثمن ہونے کی صورت میں سالم اور مزاحف دونوں طرح آئی ہے بخلاف مسدّس کے کہ اکثر مزاحف آتی ہے، سالم نہیں آتی اور عروض و ضرب اس کے سالم یا مقصور یا محذوف ہوتے ہیں اور رباعی میں اور طرح بھی آتے ہیں۔ ..... اور صدر اور ابتدا اور حشو میں زحاف بہت آتے ہیں اور ان سے بہت سے وزن حاصل ہوتے ہیں۔

ہزجِ مثمن سالم :- مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن دو بار۔

اسد بسمل ہے کس انداز کا قاتل سے کہتا ہے
تو مشق ناز کر خونِ دو عالم میری گردن پر غالبؔ

اور عروض و ضرب مفاعیلان مسبّغ بھی آتے ہیں۔

حباب آسا محیطِ دہر سے جو پار اُترتے ہیں
گزر جاتے ہیں پہلے سر سے پیچھے پاؤں دھرتے ہیں امیرؔ

اس شعر میں عروض و ضرب مفاعیلان ہے محقق طوسی معیار الاشعار میں کہتے ہیں کہ "ایسے دو ساکنوں کے اکٹھا ہونے سے مسبّغ نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ الف و نونِ غنّہ دو حروف نہیں بلکہ ایک حرف کے قائم مقام ہیں۔ جیسا کہ درمیان ابیات میں ایسے دو حرف ایک حرف کے حکم میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اگر کہا جائے کہ درمیان ابیات میں چونکہ اشباع نہیں ہو سکتا اس لئے وہاں ایسے دو حرف ایک قرار دے لئے جاتے ہیں۔ بخلاف اواخر ابیات کے کہ وہاں اشباع ہوتا ہے۔ پس یہاں مسبّغ نہ ماننے کا کیا سبب ہے؟" جواب اس کا یہ ہے کہ اگرچہ اواخر ابیات محلِ تسبیغ ہے لیکن دائرے سے خروج لازم آتا ہے اس لئے یہاں بھی دو ساکنوں کو ایک ہی ساکن قرار دینا چاہیے البتہ مجزو میں مضائقہ نہیں۔" لیکن خواجہ کا یہ قول نونِ غنّہ میں جاری ہو سکتا ہے حالانکہ متاخرین ساکن زائد غیر غنّہ بھی لاتے ہیں اور وہ سوائے تسبیغ کے دوسری تاویل کی گنجائش نہیں رکھتا۔ مولوی معد اللہ نے شرح میں اسی طرح لکھا ہے

وہ چُپ ہے جو نہ ہوتا تھا تہ دار و رسن خاموش
اُسی کی چُپ سے گویا ہو گئی ہے انجمن خاموش ولی محمد

عروض و ضرب دونوں مسبّغ ہیں کبھی ایک مسبّغ ہوتا ہے اور دوسرا سالم

تہ و بالا ہوا نالوں سے آخر عالم بالا
مری تلخی سے آخر ہو گئے شیریں سخن خاموش ولی

سوائے عروض کے دونوں مصرعوں کے حشو میں بھی مفاعیلان مسبّغ واقع ہے

رسُول اللہ کے فرزند علیؑ کے لاڈلے دل بند
ہیں زہراؑ کے جگر پیوند محی الدین جیلانی یوسف

بعض شعرائے بحر ہزج مثمن سالم کو مضاعف بھی استعمال کیا ہے۔

چمن میں وہ نگار سبز خط گیسو پریشاں راست قد خوش چشم سیہ مو آگر جلوہ گر ہوئے
بنفشہ جا بجا سروِ چمن سنبل پیچ و تاب کھائے یا نگس شرمسار نرگس زرد گل بجا جگر ہوئے

(از معیار البلاغت)

ہزج مثمن سالم محذوف الآخر یا مقصور الآخر مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن فعولن یا مفاعیل — دو بار (شعر میں) حذف مراد ہے اسقاطِ سبب آخرِ رکن سے۔ پس مفاعیلن سے مفاعی محذوف رہا اس کو فعولن سے بدل لیا۔ اور قصر مراد ہے اسقاط حرف ساکن سبب خفیف اور اسکان ماقبل سے پس مفاعیلن مقصور رہا۔ محذوف کی مثال

بتوں پہ جان جاتی ہے خدا مارے کہ چھوٹے
انھیں کی طرز بھاتی ہے خدا مارے کہ چھوٹے ظفرؔ

مثال مقصور کی

کہاں ہیں رُخ پہ بالے کے گہر نزدیک نزدیک
ستارے ہیں یہ نزدیک قمر نزدیک نزدیک

شعر میں عروض و ضرب مقصور یعنی مفاعیل کے وزن پر ہیں اور باقی بدستور ہے اور اجتماع دونوں کا ایک غزل میں جائز ہے جیسا کہ

بجز بزم بتان دشمن دین و دل و جاں
کوئی صحبت نہیں بھائی خدا مارے کہ چھوٹے

بیت میں عروض مقصور اور ضرب محذوف ہے اور باقی بدستور ہزج مثمن ابتر: مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن فع۔ دو بار

نہ چَل شوخی سے کر اے دل خرام آہستہ
نکلتا ہے یہاں نادان کام آہستہ

ہزج مثمن مقبوض: مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن دو بار قبض مراد ہے اسقاط حرف پنجم سے جو ساکن ہو پس مفاعیلن سے مفاعلن

مقبوض رہا ہے

یہ تھوڑی سے زرد کلائی موڑ موڑ کر بہادر سنگھ
بھلا ہو تیرا ساقیا پلا دے خم نچوڑ کر بدایونی

فائدہ :۔ مفاعلن، مفاعیلن سے بسبب قبض کے حاصل ہوا ہے اور مستفعلن سے بھی بسبب خبن کے مفاعلن بنتا ہے۔ پس رجز مخبون اور ہزج مقبوض دونوں کا ایک وزن ہوا۔ لیکن اس وزن کو بحر ہزج میں شمار کرنا زیادہ مناسب ہوگا اس لیے کہ یہ رکن مفاعلن سے بآسانی پیدا ہوتا ہے بہ نسبت مستفعلن کے کیونکہ اس میں صرف حرف یا ساقط کیا گیا اور اس میں حرف سین گرا کر مستفعلن کو مفاعلن سے بدلا ہے۔

ہزج مثمن مقبوض سالم :۔ مفاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلن۔ دوبار

قسم جنازے پہ آنے کی میرے کھاتے ہیں غالب
ہمیشہ کھاتے تھے جو میری جان کی قسم آگے

اس کی تقطیع بحر مجتث مثمن مخبون میں بھی ہو سکتی ہے۔

ہزج مثمن اشتر :۔ فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن۔ دوبار

اشتر مراد ہے اجتماع خرم و قبض سے یعنی حرف اول وتد مجموع و حرف پنجم ساکن کو گرانا۔ پس مفاعیلن سے فاعلن اشتر بنالیا۔

برق شعلہ زن چمکی ابر بھی خروشاں ہے
گرم اس گھڑی ساقی بزم دُرد نوشاں ہے انشاء

عروض یا ضرب مسبغ بھی آتے ہیں ے

بُت کدے سے ہم اُٹھ کر اُلٹے پاؤں گھر آئے
اپنے نقشِ پا کو تھا سجدہ ہر قدم کے بعد حیا

آخر نہیں مفاعیلن کے بجائے مفاعیلان۔

ہزج مثمن اخرب: مفعول و مفاعیلن مفعول مفاعیلن دوبار۔

خرب مراد ہے اجتماع خرم و کف سے یعنی بسبب خرم کے حرف اول اور بسبب کف کے حرف ہفتم گرایا تو مفاعیلن سے فاعیل اخرب رہا اس کو مفعول سے بدل لیا ے

خورشید جو نکلا ہے اس وقت یہ لرزاں ہو
کوٹھے پہ کھڑا شاید وہ ماہ لقا ہوگا مغفل

عروض و ضرب مسبغ لانا بھی درست ہے ے

مت پوچھ کہ کس نشے پر مے قرض پیے ہیں رند
اک شیخ نمو ہے کی دستار نظر میں ہے سودا

اس شعر کے پہلے مصرع میں آخری رکن (عروض) مسبغ ہے اس وزن میں درمیان مصرع میں مفاعیلن کی جگہ مفاعیلان بسکون نون آسکتا ہے لیکن مصرع زبان پر کھٹکتا ہے اور اسکو سکتہ کہتے ہیں ے

معبود تھے جب اصنام مفقود تھا حق کا نام
اس دم علم اسلام تجھ سے ہوا اونچا ہے

ہزج مثمن اخرب مکفوف سالم الآخر
مفعول مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیلن دوبار

تا عکس رخ یار کو سینے میں رکھے اپنے
آئینے کو اس واسطے سیماب سے ربط ہے گا (بحر الفصاحت)

شعر میں ہے گا کی ہا بھی ساقط ہو جاتی ہے۔

ذیل کے شعر میں ضرب مفاعیلن مسبغ ہے اور عروض بدستور ہے

اپنے تو مجھے زخم کا ہرگز نہیں خطرہ ہے
پڑ رہے کہیں تیرے نہ پیکاں کے ٹکڑے ہوں (بحر الفصاحت)

ہزج مثمن مکفوف محذوف الآخر۔
مفاعیل مفاعیل مفاعیل فعولن

تپ ہجر سے اے یار دلِ زار جلا ہے
ذرا دیکھ دلِ زار نیا باغ کھلا ہے طالب

ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور الآخر۔
مفعول و مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیل

تیرے لبِ جاں بخش ہوئے پان سے جب سُرخ
عالم نے کہا چشمۂ حیواں میں لگی آگ ناسخ

ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

دیکھ آکے عجب حال ہے اے یار کسی کا
دم توڑ رہا ہے دلِ بیمار کسی کا تعشق

اگر عروض و ضرب مختلف ہوں یعنی ایک مقصور دوسرا محذوف تو شعر ناموزوں نہ ہوگا۔

تھا مو مجھے آمد میں کوئی اس کی کہ ناگاہ۔
لے جائے نہ گھر سے کہیں باہر تپشِ دل قائم

اگر حشو میں ایک رکن سالم اور ایک اخرب یعنی مفاعیلُ مفاعیل کی جگہ مفاعیلن مفعول آجائے درست ہے ے

شیدا نہیں ہوتا ہے دل کسی بت پہ اسی سے
میں آپ ہی مجنوں ہوں میں آپ ہی لیلا نجم الغنی

ہزج اخرب مقبوض ازل۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع۔ دوبار۔

فاع رکن مفاعیلن میں اجتماع خرم و ہتم سے حاصل ہوتا ہے اس کو اصطلاح میں ازل کہتے ہیں ے

کیا خوب چھپا ہے واسطی کا دیوان
ہر دل کو حکیم یہ سخن ہے مقبول حکیم ابن آسر

ہزج مثمن اخرم اشتر مکفوف مجبوب۔ مفعولن فاعلن مفاعیلُ فعل۔ دوبار۔

مفعولن اخرم ہے اور فاعلن اشتر ہے اور مفاعیلُ بضم لام مکفوف اور فعل بفتح عین و سکون لام مجبوب ہے

ہزج مثمن اخرب اہتم :۔ مفعولُ مفاعیلن مفعول

فعول دو دو بار

مثال ہر دو وزن ؎

پوچھا جس وقت مجھ سے ہاتف نے کہی
تاریخ، چھپا دیوان فضلِ رسول
(حکیم خلف آسیر)

مصرعِ اوّل کا یہ وزن ہے مفعولن فاعلن مفاعیلُ فعِلُ اور مصرعِ دوم کا یہ وزن ہے مفعول مفاعیلُن مفعول فعول۔

ہزج مسدس سالم: مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کیا کیوں زلف کو قربان ٹکڑے پر
بلائیں گر صنم لیتے تو ہم لیتے — نجم الغنی

ہزج مسدس مقبوض:۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن ؎

روانہ میرے گھر سے جب ہوا صنم
ہوا ستم ہوا ستم ہوا ستم — طالب

ہزج مسدس مقصور الآخر:۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

نہیں دیتی دکھائی صورتِ زیست
غضب صورت ہوں آیا دیکھ کر آج — میر ممنون

ہزج مسدس محذوف الآخر: مفاعیلن مفاعیلن فعولن۔

مقدر ہی میں گر سود و زیاں ہے
تو ہم نے یاں نہ کچھ کھویا نہ پایا — ذوق

ہزج مسدس اخرب مقبوض مسبّغ۔ مفعول فاعلن مفاعیلان۔

کہتا ہے کہ اب نہ کھینچ تو آہیں
ہیں دل سے ترے تو ہم تلک راہیں — مولوی صہبائی

صدر و ابتدا و حشو و عروض و ضرب میں باہم کچھ فرق بھی ہو جاتا ہے ؎

بیٹھا وہ رقیب کے جو پہلو میں
اٹھا یہ دردِ دل کہ کھینچی آہ — صہبائی

ہزج مسدس اخرب مقبوض، مفعولُ مفاعلن مفاعیلن

گل پھولے جو تھے چمن کے جھڑ گئے
وہ نقش و نگار سب بگڑ گئے — ہوس

ہزج مسدس اخرب سالم الآخر، مفعول مفاعلن مفاعیلن

کہتے ہیں کہ وہ نگار آتا ہے
کیا فائدہ جی ہی تن سے جاتا ہے

ہزج مسدس اخرب مکفوف مقصور، مفعول مفاعیل مفاعیل۔

جب تک ہے جہاں میں گل و گلزار
یارب رہے وہ گوشۂ دستار

ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف الآخر:۔ مفعول مفاعلن فعولن۔

کیا پوچھے ہے حال بلبلوں کا
جو ان پہ گزرتی ہے گزرے — محمد شاکر

بیضاوی صبح کا بیاں ہے
تفسیر کتاب آسماں ہے — محمد حسن کاکوروی

ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور الآخر:۔ مفعول مفاعلن مفاعیل

انوار بیاضِ مطلع صاف
والفجر کے حاشیے پہ کشاف — محمد حسن

ہزج مسدس اخرم اشتر محذوف الآخر: مفعولن فاعلن فعولن

کاٹا دن تو تڑپ تڑپ کر
آفت کی رات سر پر آئی — نعیم

ہزج مسدس اخرم اشتر مقصور الآخر: مفعولن فاعلن مفاعیل

چنچل پیاری تھی مادہ فیل ایک
جس پر ہو جائیں عش بدو نیک — انشاء

فائدہ:۔ یہ چاروں وزن یعنی مسدس اخرب مقبوض محذوف اور مسدس اخرب مقبوض مقصور اور مسدس اخرم اشتر محذوف اور مسدس اخرم اشتر مقصور ایک ہی شمار کئے جاتے ہیں اور ان کو شاعر ایک ہی غزل میں جمع کرے تو جائز ہے ؎

پڑھتا ہے شراب پی کے لاحول
ناظم رندوں میں پارسا ہے — ناظم

ہزج مسدس اشتر محذوف الآخر: فاعلن فاعلن فعولن

آج ہے یار سے جدائی
پھر بلا سر پہ اپنے آئی

ہزج مسدس اشتر مقصور الآخر، فاعلن فاعلن مفاعیل

بادہ ایسا کہ ہو اولو العزم
جس کو پی کر سنوار دوں اک بزم

ہزج مربع سالم: مفاعیلن مفاعیلن دوبار

اس وزن پر نہایت موثر مضمون کا ایک بھجن ہندی زبان میں دیکھا گیا ہے اس میں سے دو شعر ہم یہاں درج کرتے ہیں ؎

سجن جگنے کی باری ہے — عجب سدھ بدھ بساری ہے
بھجن بن کام جاتا ہے — سجن بن بول بھاری ہے

ہزج مربع مقبوض: مفاعلن مفاعلن

دل و جگر کو چھین کر — وہ بے وفا گیا کدھر

ہزج مربع اخرب مفعول مفاعیلن۔ دو بار

ہنگامۂ ہستی کو — گر غور سے دیکھو تم
ہر خشک و تر عالم — صنعت کے تلاطم میں — محمد حسین آزاد

یہ آزاد کی غیر مقفّی نظم کے دو شعر ہیں

ہزج مربع اخرب مقصور محذوف مفعول مفاعیل یا فعولن۔ دوبار

آیا ہوں وطن سے — ناشاد دکن سے — کشن پرشاد شاد
فرزند کا غم آہ — لایا ہے وطن سے — (بحر الفصاحت)

لکھنؤ کے مرثیہ گویوں نے زیادہ تر چار بحروں میں
مرثیے نظم کیے ہیں مضارع۔ رمل مجتث۔ اور ہزج
حضرت عشق و تعشق نے ان چار بحروں کے علاوہ
مرثیے نظم کیے ہیں مثلاً۔ بحر متقارب میں جس کو بحر
تقارب بھی کہتے ہیں۔

ستاروں کی آمد ہے کالی گھٹا میں

یہ مطلع کا پہلا مصرع ہے یہ بہت مشہور زبردست
اور لاجواب مرثیہ ہے عشق و تعشق نے بحر خفیف
میں بھی مرثیے نظم کیے ہیں حضرت عشق نے ان
بحروں کے علاوہ بھی مرثیہ کہا ہے جو طبع ہو چکا ہے
جس کا ایک مصرع یہ ہے۔

ع جعفر طیار کے سائے میں پریاں رہیں

متقدمین نے یعنی عشق و تعشق و انیس و دبیر کے
پہلے مرثیہ گویوں نے ان بحروں کے علاوہ بھی مرثیے
کہے ہیں جس میں سے ایک مرثیے کا جو حضرت عباسؑ
کے حال کا ہے یہ مصرع مشہور ہے۔

ع جب مشک بھر کر نہر سے عباسؑ غازی گھر چلے

جو حضرت فصیح کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت موجب علیہ رحمہ نے اپنے بزرگوں کی پیروی
کرتے ہوئے چار مخصوص بحروں کے علاوہ دوسری
بحروں میں بھی مرثیے نظم کیے ہیں جو ابھی غیر مطبوعہ ہیں
چنانچہ بحر متقارب میں جو مرثیہ نظم فرمایا ہے اس
کے تین مصرعے مطلع کے یہ ہیں۔

سنیں اہل مجلس نیا مرثیہ ہے
یہ سب مرثیوں سے جدا مرثیہ ہے
علمدار کے حال کا مرثیہ ہے

ہژدہ ہزار عالم:۔ تمام مخلوقات جو اٹھارہ ہزار
قسم کی ہے۔ فارسی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ہژدہ میں زائے فارسی ہے صاحب
فرہنگ آصفیہ نے زائے فارسی سے ہی لکھا ہے۔

ہز رائل ہائینس:۔ خاندان شاہی کے مرد و عورتوں
کا اعزازی لقب۔ انگریزی مذکر، متروک۔

ہزل:۔ (بالفتح) بیہودہ باتیں۔ مذاق تمسخر۔
فحش باتیں۔ وہ نظم جس میں مسخرے پن کے
مضامین ہوں۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

محل صرف:۔ ایک دن میں نے سبب پوچھا
متاسف ہو کر بولے کہ خدا جانے کیا کیا ہزلیات
زبان سے نکلتے ہیں۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر ہَزَل
بفتحتین ہے جو اردو ہے۔ ہزل کی جمع ہزلیات ہے۔

ہزل گو:۔ مزاحیہ نظم کہنے والا۔ تمسخر والی نظم
کہنے والا۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ موجودہ دور میں یوں تو بہت سے
ہزل گو ہیں جناب باقر صاحب رنگین بہت پرانے
اور کہنہ مشق ہزل گو موجود ہیں جن کی عمر اس
وقت ماشاءاللہ ۸۴ سال کی ہو چکی ہے۔

قول فیصل:۔ اُن کے کلام کی صفت یہ ہے کہ
جس میں کوئی بھی غیر مہذب چیز نہیں ہوتی۔ علماء
اور مجتہدین کے سامنے بھی نظم پڑھی جا سکتی ہے
اور ظریف تو اتنے بڑے ہیں کہ مؤلف کے نزدیک
ان کا جواب ہندوستان میں نہیں ملے گا۔ انکی ہزل
کا ایک شعر یہ ہے۔

مروت سے تو پی لیتے ہیں لیکن یوں نہیں پیتے
ہماری چائے میں ہوتی نہیں جبتک کہ بالائی

عام طور سے زبانوں پر بفتحتین ہَزَل گو ہے جو
اصولاً صحیح نہیں۔

ہزل گوئی:۔ ہزل کہنا۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ اردو شاعری کی ایک قسم واسوخت
ہے نظم اردو کی یہ قسم لکھنؤ ہی میں شروع ہوئی
فن ہزل گوئی کو لکھنؤ کے آخری دور میں شیخ گوہر علی
مشیر ساکن مفتی گنج نے کمال کے درجے کو پہنچا دیا۔
(قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

ہز مجسٹی:۔ یہ خطاب صرف بادشاہوں کے نام کے
ساتھ لگایا جاتا ہے۔ انگریزی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب قلیل الاستعمال ہے۔

ہز ہائینس:۔ حضور والا۔ خداوند نعمت۔ انگریزی
مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ لفظ گورنر جنرل یا اس مرتبہ اور عہدے
کے رئیس و نواب کے واسطے مخصوص ہے۔
(فرہنگ آصفیہ)

موجودہ دور میں برسبیل تذکرہ زبانوں پر ہے۔
اس طرح کے خطابات انگریز اپنے ساتھ لے گئے۔

ہز ہولی نیس:۔ یورپ اور روم کے عیسائیوں کے
بڑے پیشوا کا اعزازی لقب۔ انگریزی مذکر، قلیل الاستعمال

قول فیصل:۔ موجودہ دور میں بھی اس لفظ کا
استعمال کیا جاتا ہے۔

ہزیمت:۔ (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف)
پسپائی، شکست۔ ہار۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

لشکر نے تین روز ہزیمت اٹھائی جب
بخشا علم رسولِ خدا نے علیؑ کو تب انیس

ہزیمت اٹھانا:۔ شکست کھانا۔ بھاگنا۔ پسپا
ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ جنگ میں لوگوں
نے ہزیمت اٹھائی مگر ہمت نہیں ہارے اور دوبارہ
فوج جمع کر کے دشمن کا مقابلہ کیا اور اپنے مقصد

میں کامیاب ہوئے۔ (بیگمات اودھ)

ہزیمت کھانا :۔ پسپا ہونا۔ شکست کھانا۔ اردو محاورہ، متروک۔

پینے کو لہو دشمنوں کا خلق ہوا میں
کھانے کو ہزیمت مرے اعدا کو بنایا (رشک)

ہژدہ :۔ اٹھارہ، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہاں سب میں اور سب میں ہے آشکار (مثنوی
یہ سب اس کے عالم ہیں ہژدہ ہزار سحرالبیان)

قول فیصل :۔ ہیجدہ بھی زبانوں پر ہے جو اُردو میں کم مستعمل ہے۔

ہژدہ ہزار عالم :۔ اٹھارہ ہزار مخلوق خدا، اٹھارہ ہزار طرح کی مخلوق۔ فارسی عربی ترکیب، مذکر، رائج۔

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بحوالۂ بصائر لکھا ہے کہ دُنیا کے چاروں حصّوں میں جنوب شمال مشرق اور مغرب میں ساڑھے چار چار ہزار مخلوق ہے جس کا مجموعہ اٹھارہ ہزار ہوتا ہے سید علی ہمدانی کا قول ہے کہ تین سو ساٹھ ہزار مخلوق ہے مگر بعض نے ستّر ہزار بھی لکھا ہے بعض لوگ صرف ہژدہ عالم ہی لکھتے ہیں چنانچہ ان کے نزدیک۔ عقلیہ نوریہ رُوحیہ نفسیہ تبعیہ جسمیہ عنصریہ شالیہ خیالیہ برزخیہ حشریہ خبانیہ جہنمیہ عراقیہ رویتیہ صوریہ جمالیہ کمالیہ۔

یہ تمام عالم ظاہر و باطن یعنی غیب و شہادت میں مندرج ہیں۔ بعض نے فرمایا ہے کہ عالم عقولُ عالم ارواح اور عالم افلاک جو نَو ہیں اور عالم عناصر چار ہیں نیز عالم موالید جو تین ہیں سب ملاکر اٹھارہ ہو جاتے ہیں۔

ہَسپتال :۔ اسپتال۔ ہاسپٹل۔ اردو، مذکر۔ متروک۔

محل صرف :۔ آزاد کو لڑکے کے پاس بٹھا کر میاں انور ہسپتال چلے کہ جھٹ پٹ ڈاکٹر کو بُلا لائیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ اب عام طور سے زبانوں پر اسپتال ہے۔ انگریزی داں طبقہ کمی کے ساتھ ہاسپٹل بھی بول دیتا ہے۔

ہَسْت :۔ ہستی، بود، قیام، برقراری، وجود، ہونا، کائنات۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پس پردۂ غیب سے دم بدم (صبح خندان)
دکھاتا ہے عالم کو ہست و عدم (تسلیم لکھنوی)

قول فیصل :۔ تنہا مستعمل نہیں ہست و بود نیز ہست و عدم کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

ہست :۔ زندگی، حیات، زیست، جان۔ فارسی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے۔ ہر دو معنی میں ہست کا مرادف سنسکرت میں اَست کو لکھا ہے۔ اور ہست کے معنی سنسکرت میں یہ لکھے ہیں (۱) ہاتھ، دست، ید، کر (۲) ہاتھی کی سونڈ، خرطوم (۳) کہنی سے لے کر بیچ کی انگلی تک کی لمبائی یا ناپ (۴) تیرھواں ستارہ، تیرھواں نچھتر (۵) ہاتھی، سونڈ والا فیل۔ (دست اور ہست قریب ہیں چنانچہ دست سے ہست ہست سے است ہوا۔ لفظ آستین میں جو است ہے وہ اس سے ہے۔ اوّل ہستی پھر آستی بعد ازاں آستین ہو گیا)

لکھنؤ میں ان معنی میں ہست و بود کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

ہُستا کچھر :۔ دستخط۔ ہندی، رائج۔

قول فیصل :۔ ابھی اردو میں داخل نہیں۔

ہَسْت پال :۔ فیلبان، مہاوت، ہاتھی وان، فوجدار (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ہَسْت دنت :۔ ہاتھی دانت، عاج سنسکرت، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَسْت کرنا :۔ موجود کرنا، پیدا کرنا، عالم وجود میں لانا۔ اُردو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

محل صرف :۔ ہم نے تجھ کو نیست سے ہست کیا اور خلعت انسانیت سے تجھ کو سرفراز کیا۔ (توبۃ النصوح)

ہَستناپور :۔ دہلی کا قدیم نام جس کے تاریخی واقعات مشہور ہیں۔ اندرپرست بھی اس کو کہتے ہیں۔ کسی زمانے میں یہ شہر ایک بڑی سلطنت کا پایۂ تخت تھا جس کی بابت کوروں اور پانڈوں میں بہت لڑائی ہوئی تھی۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہَستِنی :۔ (بالفتح وکسر چہارم۔ نیز بالفتح وکسر سوم وچہارم) ہتنی، مادۂ فیل۔ سنسکرت۔ مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ و نوراللغات)

قول فیصل :۔ مولف نوراللغات نے یہ لغوی معنی نہیں لکھے۔ انہوں نے صرف یہ معنی لکھے ہیں: کوک شاستر کے مطابق عورتوں کی چار قسموں میں سے ایک قسم کا نام جو جوش شہوت اور غرور حسن کے باعث ہتنی کی طرح جھوم جھوم کر چلتی اور کسی کو خاطر میں نہیں لاتی۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ذرا تفصیل سے یوں لکھا ہے۔ کوک شاستر کے مطابق عورتوں کی

چار قسموں یعنی پدمنی، چترنی، سنکھنی، ہستنی میں سے آخر قسم جس کی تعریف یہ ہے کہ نشہ حسن و جوش شہوت میں ہتھنی کی طرح جھوم جھوم کر مستانہ چال چلتی ہے اور فربہ اندام (موٹی) اور پُر شہوت ہوتی ہے۔ اس کی پنڈلیاں بھری بھری، رانیں پر گوشت، انگلیاں موٹی، گردن پتلی اور سر کے بال سرخ ہوتے ہیں۔ ہستنی عورت کے اندام سے بوئے شہوت آتی رہتی ہے اور اس میں نہایت بے شرمی بلکہ گائے کی سی خاصیت پائی جاتی ہے۔ یہ اپنے حُسن کے غرور اور بدمستی کے سبب کسی کو خاطر میں نہیں لاتی۔

یہ لفظ عام طور سے مستعمل نہیں۔

ہست نیست :۔ الفاظ فارسی ہیں مگر استعمال ان کا فارسی میں نہیں ہے) اردو میں ہاں نہیں کی جگہ مستعمل ہیں۔ (فقرہ) تم نے میرے پیغام کا ہست نیست کچھ جواب نہیں دیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس محل پر لکھنؤ کی عورتیں ہیست نیست (ہیست) بکسر اول و یائے مجہول، (نیست) بکسر اول یائے مجہول بولتی ہیں۔

ہست و بود :۔ (ہر دو مترادف) زندگی بسر کرنا۔ قیام و وجود، حیات و زندگی۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

دیکھی نہ آکے سیر عدم سے وجود کی
دن موت کے پھر آ گئے یوں ہست و بود کی — زند

قول فیصل :۔ نور اللغات کے مطابق فارسی میں ہست بود کردن بمعنی موجود شے پر اکتفا کرنا۔ شعر میں کرنا کے ساتھ استعمال کیا گیا مگر اب اس صورت سے نہیں بولتے۔

ہست و ممات :۔ جینا مرنا، موت زندگی، موت زیست۔ فارسی عربی الفاظ۔ فارسی ترکیب۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

ہست ہونا :۔ پیدا ہونا۔ عالم وجود میں آنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

جو نہ ہو ہست پتا اس کا کہاں ملتا ہے
کس کو آفاق میں عنقا کا نشاں ملتا ہے — امیر

ہستی :۔ (بالفتح) وجود۔ قیام۔ موجودگی۔ نیستی کی ضد۔ فارسی۔ مونث، فصیح، رائج۔

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے — میر

قول فیصل :۔ ہستی باقی رہنا، ہستی خراب ہونا وغیرہ اس کے صرفے ہیں۔

تو بے مثال ہے ترے تارے ہیں لاجواب
تا حشر اے مکاں تیری ہستی نہ ہو خراب — تعشق

ہستی :۔ موجودات۔ مخلوقات۔ فارسی۔ مونث (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے انھیں معنی کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے "صوفیہ کی اصطلاح میں موجود یعنی صاحب وجود" لیکن مولف نور اللغات نے اس کو نظر انداز کر دیا۔ بہر حال اہلِ لکھنؤ عام طور سے ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہستی :۔ حیات، زندگی، دنیا کی زندگی، زیست فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

ہستی کے مت فریب میں آ جائیو اسد
عالم ہر ایک حلقۂ دامِ خیال ہے — مرزا غالب

ہستی :۔ حقیقت اصل۔ بساط۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہستی مری یہی ہے کہ ہوں نیستی پسند
میرا یہی نشاں ہے کہ میرا نشاں نہیں — راسخ عظیم آبادی

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ذیل کا شعر مثال میں پیش کیا ہے جس میں شاعر نے باضافت فارسی استعمال کیا ہے ؎

کیا بتاؤں کہ جزو کل میں تماشا کیا ہے
قطرہ کیا چیز ہے اور ہستیِ دریا کیا ہے — ظہیر

ہستیِ دریا کی اضافت محل نظر ہے۔ چونکہ ہستی ان معنی میں اردو ہے۔

ہستی :۔ مجال۔ تاب۔ طاقت۔ اردو۔ (فقرہ) ان کی کیا ہستی ہے کہ میرا مقابلہ کریں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ لکھنؤ کے عوام اور عورتوں کی زبان ہے صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کی مثال میں ذیل کا فقرہ اور داغ کا شعر دیا ہے جسے مولف نور اللغات نے نظر انداز کر دیا۔ (فقرہ) اس کے آگے تمھاری کیا ہستی ہے کہ بات بھی کر سکو۔

ہو ہمیشہ رخِ رنگیں کی بہار اے گُل تر
رو کشی اس سے کرے تو تری ہستی کیا ہے — داغ

ہستی :۔ دولت۔ ثروت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ معنی لکھ کے یہ بھی لکھا ہے "چنانچہ ہستی بمعنی فقرا کی سبب سے آیا ہے"

اہلِ لکھنؤ اس معنی میں نہیں بولتے۔

ہستی :۔ ذات، شخصیت۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دنیائے ادب کی اس ممتاز ہستی کے حالاتِ زندگی کی طرف سے بے توجہی ادبی دیانت داری کے سراسر مخالف ہے۔ ایسی ہستی صدیوں کے بعد پیدا ہوتی ہے۔

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کی مثال میں فارسی شاعر کا ایک شعر لکھا ہے جو اس کے فارسی ہونے کی دلیل ہے۔

ہست از شمع رخِ جاناں نمود ہستی ام
عکس آئینہ است پنداری وجود ہستی ام　وحید

ہستی :۵ دُنیا۔ عربی۔

ع　عدم سے جانبِ ہستی تلاشِ یار میں آئے۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ کسی عربی لغت میں یہ معنی نظر سے نہیں گزرے۔ بظاہر ان معنی میں اس لفظ کو اردو سمجھنا چاہیے۔ پیش کردہ مصرع میں ہستی بمعنی دنیا و زندگی بھی ہو سکتا ہے اور "ہونا" بھی اس کے معنی ہو سکتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ دنیا معنی لیے جائیں۔

ہستی :۹ (اصطلاح) خود بینی، خود پسندی، اظہار انانیت۔　(نور اللغات)

قول فیصل :۔ وضاحت نہیں کی گئی کہ یہ کس گروہ کی اصطلاح ہے نہ کوئی مثال ہی پیش کی گئی ہے۔ نہ معلوم مولف نور اللغات نے یہ معنی کہاں سے لکھ دیے؟ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہستی :۱۰ ہاتھی، فیل۔ سنسکرت　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اُردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

ہستیٔ جاوداں :۔ ہمیشہ کی زندگی، حیات ابدی۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

ہستیٔ دو روزہ :۔ دو دن کی زندگی، چند روزہ زندگی۔ فارسی ترکیب۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ ہستی دو روزہ اور ہستی چند روزہ کی ترکیب سے عام طور سے زبانوں پر ہے ہستی دو روزہ کوئی نہیں بولتا۔

ہستیٔ فانی :۔ فنا ہو جانے والی زندگی۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

اے لطافت ہستیٔ فانی کا کیا ہے اعتبار
ایک دن ناپید ہوگا جو کہ ہے پیدا ہوا　لطافت

ہستیٔ موہوم :۔ وہمی حیات، خیالی زندگی، بے اعتبار، بے ثبات زندگی۔ فارسی عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

ہو گئی ہستی موہوم فراموش مجھے
آنکھ سے جس کو نہ دیکھا ہو وہ کیا یاد رہے　زکی

ہستیٔ ناپائدار :۔ ناپائدار زندگی، بے اعتبار و بے ثبات زندگی۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہسٹری :۔ (بجبر اوّل) تاریخ ماضی کے واقعات۔ انگریزی، مونث، رائج۔

ہسٹری شیٹ :۔ وہ کاغذ جس میں مفصل حال کسی ملزم کا اور اس کے پچھلے جرائم لکھے ہوتے ہیں۔ انگریزی، قانون کی اصطلاح۔

ہسٹری شیٹر :۔ اشتہاری مجرم۔ انگریزی۔ رائج۔

قول فیصل :۔ ایسے مجرم کو جب جیل سے رہا کیا جاتا ہے تو پولیس اُس کی نگرانی کرتی رہتی ہے اور رات کو پولیس والے اس کے گھر پر آکے اسے آواز دیتے ہیں کہ فلاں تم موجود ہو۔ یعنی بعض ہسٹری شیٹر جو زیادہ خطرناک ہوتے ہیں ان کو حکم ہوتا ہے کہ تم رات کو تھانے میں سویا کرو۔

ہَسکا :۔ (بالکسر) کسی کی نقل کرنا، کسی کی برابری کرنا۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :۔ یہ پست طبقے کی عورتیں بولتی ہیں۔

ہَنسیا :۔ درانتی، نباتات کاٹنے یا ترکاری بنانے کا اوزار جو اکثر گنواروں کے پاس ہوتا ہے۔ ہندی، اسم۔ مذکر۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں "ہنسیا" (بنونِ غنہ) کہتے ہیں۔ لیکن ہنسیا گھاس یا کھڑی فصل کاٹنے سے مخصوص ہے اس سے ترکاری نہیں کاٹی جاتی۔ ترکاری چُھری سے کاٹتے ہیں۔

ہِش :۔ کتے کو دھتکارنے کی آواز۔ مونث۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ مولف نور اللغات نے بالکسر لکھا ہے لیکن فرہنگ آصفیہ نے بالضم (ہُش) لکھا ہے۔ اور ان معنی کے علاوہ دو معنی اور بھی لکھے ہیں۔

(۱) چڑیوں یا پرندوں کے اڑانے یعنی ہنکانے کی آواز (۲) اونٹ کے بٹھانے کی آواز جیسے خُش خُش بھی کہتے ہیں۔ اردو، حرف ندا۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ کتے کو ہنکانے کے لیے دھت اور دُھوت کہتے ہیں نہ کہ ہش بالکسر کہتے ہیں نہ ہُش بالضم۔ البتہ فرہنگ آصفیہ کے درج کردہ معنی نمبر۱ میں ہُش بالضم رائج ہے۔ اور معنی نمبر۲ کا تعلق اونٹ والوں سے ہے جس کی تحقیق نہیں ہو سکی کہ ہُش ہُش کہتے ہیں یا خُش خُش۔

صاحب سرمایہ زبان اردو نے ہش کے معنی لکھے ہیں "ایک کلمہ ہے کہ اس سے شتربان اونٹ کو بٹھلاتے ہیں"۔ مگر یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَشّاش :۔ (بالفتح و تشدید شین) ہنس مکھ، خوش، شاداں۔ عربی صفت۔　(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ اردو میں تنہا مستعمل نہیں ہشاش بشاش کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

ہَشّاش بَشّاش :۔ نہایت خوش۔ باغ باغ ہنستا اور خوش ہوتا ہوا۔ عربی الفاظ، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ "تازہ دم ہشاش بشاش پھر کھانا ٹھونسنے کو موجود۔"　(توبۃ النصوح)

قول فیصل :۔ اس کا صرف ہونے کے ساتھ "ہشاش بشاش ہونا" ہے۔

جیسے "میں نے آواز دی تو بہت ہشاش بشاش ہو کر بولی کیا ہے؟"　(بنات النعش)

ہُشت :۔ (بالضم) یہ کلمہ اکثر نفرت ظاہر کرکے اور کسی امر سے روکنے اور جھڑکنے کے واسطے بولا جاتا ہے۔ اردو، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ میڈا تھوڑی دیر میں ہوٹل سے لے گئیں۔ تو میاں خوجی کے دماغ عرش بریں پر تھے۔ زمین پر قدم ہی نہیں رکھتے تھے۔ میاں آزاد نے کہا خواجہ صاحب اِدھر تشریف لایئے۔ فرمایا۔ ہُشت۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ کہنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کیفی یاں تک کہ یہ اندازِ سخن میں اس کے
کسی کو ہشت کہہ اٹھنا کسی کو دُوت دُبک سودا

شعرائے دہلی نے چل ہشت کی ترکیب سے زیادہ کہا ہے ؎

بات نہ کر ساقیا ہم سے تو چل ہُشت گول
ہوئے گا ساغر سے کیا مول لے یکمشت گول ظفرؔ

"چل ہشت اٹھانا" بھی کہا ہے ؎

جب کہتا ہوں کچھ تم سے تو کہتے ہو کہ چل ہُشت
ہر بات پہ کون آپ کی چل ہشت اُٹھائے ظفرؔ

تذکیر کے ساتھ بھی کہا ہے ؎

اے دل تری بس دیکھی رفاقت کہ ابھی سے
تو نے تو قدم اتنے میں چل ہشت اٹھائے ظفرؔ

ہُشت :۔ کتے کو ہنکانے کے واسطے بھی مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے کتے کے ساتھ بلّی بھی لکھا ہے۔ لیکن لکھنؤ میں کتے کے لئے دُھت اور دُھوت اور بلّی کے لئے بِل مستعمل ہے۔ صاحبِ نور اللغات نے اس کی وضاحت نہیں کی۔ ہشت ان معنی میں بالکل مستعمل نہیں۔

ہِشت :۔ (بالکسر) یہ کلمہ اکثر نفرت ظاہر کرنے کے واسطے آتا ہے اور نیز امتناع امر مکروہ کے لئے جیسے ہشت کیا بکتا ہے۔ یعنی ہرزہ گوئی نہ کر فحش کلام زبان پر مت لا۔ اردو، کلمہ تحقیر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ صاحبِ نور اللغات نے ان معنی میں اس لفظ کو بالضم لکھا ہے۔ لکھنؤ میں دونوں صورتوں سے بولتے ہیں۔" نواب :۔ (قہقہہ لگا کر) ہشت نامعقول! خدا کی مار تجھ پر!! اس وقت بھی مسخرے پن سے باز نہیں آیا۔" (فسانۂ آزاد)

یہ بھی عورتوں اور عوام کی زبان ہے اور کمی کے ساتھ رائج ہے۔

ہَشت :۔ (بالفتح) آٹھ، سات اور ایک کا مجموعی عدد۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ ایک دن نواب نے عاجز آکر اس ترکمان کے ہشت سالہ لڑکے کو جان سے مار ڈالا۔ (بیگمات اودھ)

ہَشتاد :۔ (بالفتح) اَسّی، (۸۰)، ستّر اور دس کا مجموعی عدد۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہَشت بہشت :۔ آٹھوں جنّتیں۔ فارسی، مذکر، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ جنّت کے ۸ درجے ہیں۔ ان درجوں کے نام یہ ہیں : ۱۔ خلد ۲۔ دار السّلام ۳۔ دار القرار ۴۔ جنّت عدن ۵۔ جنّت الماویٰ ۶۔ جنت النعیم ۷۔ علّیین ۸۔ فردوس۔

ہشت بہشت :۔ امیر خسرو دہلوی کی ایک مشہور کتاب کا نام جو اُن کے خمسہ میں موجود ہے۔ یہ وہی خمسہ ہے جو خمسۂ نظامی کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہَشت پہل :۔ وہ چیز جس میں آٹھ کونے ہوں، وہ ظرف یا شیشے یا لکڑی کی بنی ہوئی چیز جسمیں آٹھ پہلو ہوں۔ اُردو، صفت، رائج۔

محل صرف :۔ خدیجہ خانم کی قبر امین الدولہ پارک لکھنؤ میں ایک بلند ہشت پہل چبوترہ پر واقع ہے جس کو عوام ناواقفیت سے شہید مرد کی قبر سمجھ کر ہار پھول چڑھاتے ہیں۔ (بیگمات اودھ)

ہَشت پہلو :۔ وہ چیز جس میں آٹھ کونے بنے ہوں۔ اُردو، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ یہ ایک ہشت پہلو استعداد مصنف تھا۔ اس نے صرف ونحو۔ بلاغت، اخلاق، دینیات، سیاست مُدن۔ طب اور کمسٹری پر کتابیں لکھیں۔ (رسالہ تنویر الشرق نومبر ۱۹۰۶ء)

ہَشت صِفات :۔ آٹھ صفتیں جو خاصانِ خدا میں ہوتی ہیں۔ فارسی عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :۔ وہ آٹھ صفتیں یہ ہیں :۔

علم معرفت، ہر حال میں شکر۔ رضا بقضا، صبر درحالت بلا وکمی رزق، تعظیم حکم خدا، محبّت وشفقت با خلق خدا، عفّت وعصمت۔

ہَشت گنج :۔ خسرو پرویز کے آٹھ خزانے، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :۔ ان خزانوں کے نام صاحبِ غیاث نے مختصر تعریف کے ساتھ لکھے ہیں (۱) گنج عروس۔ جو خسرو پرویز نے خود جمع کیا تھا (۲) گنج باد آورد۔ (۳) گنج دیبائے خسروی (۴) گنج افراسیاب۔ (۵) گنج سوختہ اس جگہ لفظ سوختہ بمعنی سنجیدہ ہے۔ (۶) گنج خضرا (۷) گنج شادآورد (۸) گنج بار۔ گنج بار آورد کو گنج شایگاں بھی کہتے ہیں۔

ہَشتُم :۔ (بفتح اوّل وضم سوم) آٹھواں، آٹھویں۔

فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ہُشت مُشت :- (بضم ہا و میم) لات گھونسے کی لڑائی، جوتم پیزار۔ فارسی، مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :- ہونا کے ساتھ "ہشت مشت ہونا" اس کا صرف ہے۔

جیسے :- "مجھے انتہائی افسوس ہے کہ سگے دو بھائیوں میں آدھ گھنٹے تک ہشت مشت ہوتی رہی اور کسی نے بھی بیچ بچاؤ نہیں کرایا۔"

ہُشت ہڈو (یا) ہُشت گدّو کرتا پھرنا :- ڈنگا کرتا پھرنا، واہی تباہی یا کبڈّی کھیلتے پھرنا۔ خاک اُڑاتے پھرنا، آوارہ پھرنا۔ اردو مثل، فعلِ لازم، دہلی کی زبان۔

محل صرف :- "بچہ ہے کہ خاک اُڑاتا سارا دن ہشت ہڈو کرتا پھرتا ہے۔" (سگھڑ سہیلی)

ہُشکارنا :- ۱- کتّے کو لپکے کہہ کے بھونکنے کی ترغیب دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

ہُشکارنا :- ۲- (کنایۃً) کسی آدمی کو کسی امر کے لئے راغب کرنا اشتعال دے کر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہُشکانا :- (بالضم) اشتعال دینا۔

(فقرہ) نمائش کا دُم چھلّا ایجاد اور اپچ کو ہشکاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہُش مُش ہونا :- لپاڈگی ہونا، جوتم پیزار ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :- ہُش مُش کی اصل ہشت مشت ہے جو فارسی ہے۔

ہُشو :- (بضم اوّل و تشدید دوم و واو معروف) وحشی، حواس باختہ۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

دو چار اور ساتھ تھے حضرت کے بانگڑو
ہوتا تھا لطف کانوں کو سُن سُن کے گفتگو
دیہاتی پن ٹپکتا تھا ہر شے سے ہوبہو
ہُشو کی طرح سے نگراں تھے چہار سُو　　ظریف

ہُش مُش کان میں گھُس :- پیسہ پاس نہیں مہمانداری خاطر تواضع کا بندوبست نہیں مگر کنبے بھر کو مہمان بُلا لیا۔ اس بدنظمی کے اظہار کو عورتیں یہ مثل بولتی ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :- اب قلیل الاستعمال ہے۔

ہُشیار :- ۱- (بضم اوّل) ہوشیار کا مخفف، باہوش۔ چالاک، سمجھ دار۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

عسکری نے لی جنوں میں خانۂ دلبر کی راہ
ایسی مطلب کی نہ سوجھے گی کسی ہشیار کو　　عسکری

ہشیار :- ۲- سیانا، کائیاں۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

اِدھر رندوں پہ چوٹیں ہیں اُدھر شیخ و برہمن پر
نگاہ مست لڑتے وقت کیا ہشیار بنتی ہے　　ظہیر

ہُشیار :- ۳- عقلمند۔ دانشمند، صاحب خرد، دانا و زیرک۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ہشیار :- ۴- خبردار۔ آگاہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ہشیار رہنا یاروں سے ہر وقت اے ظفر
ہیں یار اس زمانے کے عیّار بن گئے
بہادر شاہ ظفر

قول فیصل :- ہونا رہنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

آہ لب پر مرے آئی تو قیامت آئی
وہ بھی ہشیار خبردار ہوئے ہیں کہ نہیں　　داغ

ہُشیار :- ۵- لائق۔ قابل، مستعد۔ صاحب استعداد، ذی صلاحیت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے ان معنی میں مستعمل نہیں۔

ہشیار :- ۶- بیدار۔ جاگتا ہوا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

نواسوں کو کیا خود اُٹھ کے ہشیار
لگا کر اپنی چھاتی سے کیا پیار　　(معراج المضامین)

ہشیار ہو یہ کہتی ہے شانہ ہلا کے ماں
صدقے گئی حسینؑ کہاں اور تم کہاں　　تعشق

ہُشیار باش :- خبردار ہو جاؤ کی جگہ۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہُشیار رہنا :- خبردار رہنا، غافل نہ رہنا۔ غفلت نہ برتنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خبر لوں جیب کی یا میں رہوں ہشیار دامن سے
جنوں اُلجھے ہیں ناخن جیب سے اور خار دامن سے　　ذوق

ہشیار کرنا :- ۱- جتانا، آگاہ کرنا خبردار کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اچانک چوٹ سے رہتا ہے مرجانے کا اندیشہ
لگا نا تیر گردن پر مجھے ہشیار کر دینا　　رضا

ہشیار کرنا :- ۲- جگانا، بیدار کرنا۔ اردو محاورہ، رائج۔

نواسوں کو کیا خود اُٹھ کے ہشیار
لگا کر اپنی چھاتی سے کیا پیار　　(معراج المضامین)

ہشیار کرنا :- ۳- لائق بنانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ہشیار کرنا :- پال کر بڑا کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اِن معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

ہشیار ہونا :- جوان ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کچھ فکر دختِ رز کی پیر مُغاں ہے لازم
بے ہوش اب نہیں ہے ہشیار ہو گئی ہے　　امیر

قول فیصل :- اس کی تکمیلی صورت ہشیار ہو جانا

نسبتہً زیادہ ہے۔ عوام اور عورتیں سیانا یا سیانی ہونا اس محل پر بولتی ہیں۔

ہُشیار ہونا :۔ خبردار ہونا، متنبہ ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

مستی میں پائے ساقیٔ مے نوش پر گرا
بیہوش کیا ہوا کہ میں ہشیار ہوگیا (وزیر)

ہُشیاری :۱ (بالضم) عیاری۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

ہُشیاری :۲ عقل مندی۔ احتیاط۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

نزع ہو لیکن نہ سر کے کوچۂ محبوب سے
لاکھ ہو بیہوش پر آنکھ تو ہُشیاری کرے (رشید)

ہُشیاری :۳ چوکسی۔ خبرداری۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہُشیاری :۴ متعدی، آمادگی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہُشیاری :۵ لیاقت۔ قابلیت (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہُشیاری :۶ بیداری۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

عین بے ہوشی ہے ہشیاری نہ سمجھا چاہیے
اہل غفلت کی تو بیداری بھی کہلاتی ہے نیند (وزیر)

ہَضْم :۔ (بالفتح) تحلیل۔ معدے میں غذا کا خون بننے کے قابل ہو جانا۔ معدے میں غذا کا خاص طریقے سے بدن کے جزو بننے ہونے کے قابل ہو جانا۔ عربی، مذکر، طبی اصطلاح۔

کہ اس آب کا ہضم دشوار تھا
کہ جوں آب شمشیر دم دار تھا (میر)

قول فیصل :۔ عربی میں اس کے لغوی معنی ہیں شکستگی یعنی ٹوٹنا، چور چور ہونا۔

ہضم :۲ غبن۔ چوری۔ تغلب و تصرف۔ خیانت اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ اور اس قربانی میں کسی کو دیا تو گویا گائے میں سے غدود۔ باقی ہضم۔ (دربار اکبری)

قول فیصل :۔ عوام کی زبان پر بفتحتین ہَضَم ہے۔ جیسے پورا بکرا ہَضَم ڈکار بھی نہیں لی۔

ہَضمِ صَحیح :۔ کھانے کا اچھی طرح سے پچنا۔ معدے میں غذا کا فطری طور پر پچنا اور گلنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ طبی اصطلاح ہے۔

ہضم کرنا :۱ تحلیل کرنا غذا کا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ یہ دوا بھوک بھی کھولے گی کھانے کو بھی اچھی طرح ہضم کرے گی اور بیخانہ بھی صاف لائے گی۔ مگر ثقیل غذاؤں سے پرہیز کیجئے گا۔

ہضم کرنا :۲ ناجائز طور پر کسی کا مال ہڑپ کرنا، دبا لینا۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ علیک سلیک کے بعد انور نے کہا حضور وہ بندوق آپ نے پچاس روپیہ کو خریدی تھی دو دن کا وعدہ تھا جس کے چھ مہینے ہو گئے مگر آپ سانس ڈکار تک نہیں لیتے بندوق ہضم کی تو صاف صاف کہہ دیجئے۔ (فسانۂ آزاد)

ہَضم میں فتور ہونا :۔ غذا کے ہضم ہونے میں رکاوٹ اور خلل پڑنا۔ اردو محاورہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ کھانے کے بعد فوراً چائے نہ پینا چاہیے اس سے ہضم میں فتور ہوتا ہے۔

ہَضم ہونا :۔ غذا کا تحلیل ہونا، غذا کا معدے میں جزو بدن ہونے کے قابل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اِدھر کھانا کھایا اُدھر دو تین گلاس پیئے چلیے سب ہَضم ہو گیا۔ (سیر کہسار)

ہَضم ہونا :۲ مال مارا جانا، غبن کا خفیہ رہنا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ اس سے زیادہ تو ہضم نہیں ہو سکتا آگے بڑھ کر نمک حرامی میں داخل ہے۔ (مراۃ العروس)

ہَضمیت :۔ قوت ہاضمہ۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ہڑ کا پانی بیچنے والے عام طور سے یہ آواز لگاتے ہیں ہڑ کا پانی ہضمیت اور کمی کے ساتھ اس محل پر ہضما ہضم بھی بول دیتے ہیں اور چورن بیچنے والے بھی ہضما ہضم کی آواز لگاتے ہیں۔

ہَفت :۔ (بالفتح) سات (۷) معہ۔ ۶ اور ایک کا مجموعہ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ہَفت اختر :۔ سات ستاروں کا مجموعہ جو جھومر کی شکل میں آسمان پر نظر آتا ہے۔ ثریا، عقدِ پروین، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگِ آصفیہ نے سبع سیارہ کے یہی معنی لکھے ہیں۔ مولف نور اللغات نے ہفت اختر کے معنی بالتشریح یوں لکھے ہیں۔

"عبارت از ہفت ستارہ ہائے سیارہ اول قمر کہ بفارسی ماہ گویند و بہندی سوم نامند و جائش بفلکِ اول دوم سوم زہرہ کہ بفارسی ماہیب و بہندی سکر نامند و جائے آں فلک سوم چہارم شمس کہ بفارسی خورشید و بہندی ایت نامند و جائے فلک چہارم پنجم ششم مشتری کہ بفارسی

برجیس گویند و بہندی برہسپت نامند جائے او بفلک ششم ہفتم زحل کہ بفارسی کیوان گویند بہندی سنیچر نامند جائے او فلک ہفتم"۔

تعلیم یافتہ کمی کے ساتھ صاحب غیاث کے لکھے ہوئے معنی میں بولتا ہے۔

ہَفْتَاد :-۱ (بالفتح) ستّر (۷۰)، معہ ۶۰ اور ۱۰ کا مجموعہ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

جلا جلا کے جو ہفتاد بار پوچھا واہ
کہا کیا یہ نصیری کے ہیں علیؑ اللہ — میر عشق

ہفتاد :-۲ کبھی کثرت کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل :- اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہَفْتَاد پُشْت :- ستر پیڑھی۔ کثرت کا کنایہ ہے فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- آپ بار بار یہ جو کہہ رہے ہیں کہ جناب میں نے اپنے باپ کے ساتھ یہ کیا یہ کیا تو آپ نے جو کچھ کیا وہ اپنے باپ ہی کے ساتھ تو کیا میری ہفتاد پشت پر کون سا احسان کیا یہ تو آپ کو کرنا ہی چاہیے تھا۔ اس لئے والدین کی خدمت کرنا شرعاً واجب ہے۔

قول فیصل :- عام طور سے عورت مرد دونوں بکثرت بولتے ہیں۔ انتہائی غصّے کی حالت میں بھی اس کا استعمال ہے جیسے تم پر اور تمہاری ہفتاد پُشت پر لعنت۔

ہَفْتَاد و دو :- بہتّر، ۷۲، معہ ستر اور دو کا مجموعہ۔ فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :- لکھنؤ میں ہفتاد و دوتن کی ترکیب سے بولتے اور کربلا کے بہتر شہدائے مراد لیتے ہیں۔ تنہا ہفتاد و دو نہیں بولتے۔

کون ہفتاد و سہ ملت میں ہے ہم سا اے رشک
نہیں فرصت غم ہفتاد و دوتن سے ہم کو — رشک

ہفتاد و دو ملت (یا) ہفتاد و سہ ملت :- اسلام میں تہتّر فرقے ہیں۔ جن میں سے ایک فرقہ اہلِ سنّت والجماعت کا ہے باقی بہتر فرقوں کی اصل چھ فرقے ہیں۔ رافضیہ۔ خارجیہ۔ جبریہ۔ قدریہ۔ جہمیہ۔ مرجیہ۔ ان میں سے ہر ایک کی بارہ بارہ شاخیں ہیں۔ فارسی، مؤنث۔

جان دے کر جنگ ہفتاد و دو ملت سے چھٹے
فتح پائی قلعۂ ہستی جو خالی ہو گیا — صبا

کون ہفتاد و سہ ملت میں ہے ہم سا اے رشک
نہیں فرصت غم ہفتاد و دوتن سے ہم کو
(نور اللغات) — رشک

قول فیصل :- رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی حدیث ہے کہ میری امت کے تہتّر فرقے ہوں گے جن میں ایک ناجی ہوگا اور باقی فرقے ناری ہونگے۔ مؤلف نور اللغات نے اسلام کے تہتّر فرقے بنائے ہیں فرقۂ اہلسنّت خود چار فرقوں کا مجموعہ ہے اور ہر فرقہ اس بات کا دعویدار ہے کہ ہم ناجی ہیں۔

صاحب فرہنگ آصفیہ ہفتاد و دو ملت کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ اس کے معنی بہتّر مذہب ہیں چونکہ اہلِ اسلام میں اسلامی مذہب کے تہتّر فرقے مانے گئے ہیں جن میں سے ایک جسے سنّت و جماعت کہتے ہیں ناجی باقی بہتّر ناری خیال کئے گئے ہیں۔ اسی وجہ سے ہفتاد و دو ملت انھیں لوگوں سے مراد ہوتی ہے جو ۷۲ فرقوں میں شامل ہیں جس میں چھ فرقے ہیں۔ یعنی۔ رافضیہ۔ خارجیہ۔ جبریہ۔ قدریہ۔ جہمیہ۔ مرجیہ اور ان چھے فرقوں میں سے ہر ایک کے بارہ بارہ فرقے ہیں انھیں میں سے ایک ناجی اور باقی ناری خیال کرنے چاہئیں کوئی فرقہ مخصوص نہیں ہے کہ وہ ناجی اور باقی ناری ہیں۔ خدا جانے اس کے نزدیک کون مقبول اور کون مردود ہے گو لوگ ان میں سے اہلِ سنّت و جماعت کو ناجی خیال کرتے ہیں لیکن اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ جو اُس کے نزدیک ناجی ہوگا وہی ناجی ہے جو اس کے نزدیک ناری ہوگا وہی ناری ہے ہمارے نزدیک تو سب اُسی کے بندے اور سب اس کی مغفرت کے اُمیدوار ہیں۔

اہلِ شیعہ اپنے کو ناجی قرار دیتے ہیں۔

ہَفْتِ اِقْلِیم :- (اقلیم : بالکسر) سات ولایتیں پوری دُنیا سے مُراد ہوتی ہے۔ فارسی۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب۔ مؤنث، فصیح، رائج۔

کہتے ہیں ظاہر ہے ایک ہی لیلی ہفت اقلیم میں
اس عبارت کا نہیں معلوم کچھ مجمل ہے کیا — سودا

قول فیصل :- ہفت اقلیم میں نہیں، ہفت اقلیم کے بادشاہ کو نصیب نہیں وغیرہ اس کے صرف ہیں۔ جیسے "جو لطف ہم نے دیکھے، ہفت اقلیم کے بادشاہ کسی خاقان کج کلاہ، خسرو گیتی پناہ کو خواب میں بھی نصیب نہ ہوں گے۔" (سیر کہسار)

صاحب فرہنگِ آصفیہ نے اس کی تشریح یوں کی ہے :-

" دُنیا کی وہ تقسیم جو حکمائے سابق نے سات مشہور سیاروں یا ان خطوط سے کی ہے جن سے رُبع مسکون کا عرض معلوم کیا جاتا ہے۔ کیوں کہ انہوں نے ربع مسکون کے عرض کو خطِ استواء سے نوّے درجے تخمینہ کیا ہے اور اس میں سے تیس درجے قطب شمالی کی سمت سے خارج کرکے اقالیم سبعہ کا ساٹھ درجے

عرض رکھا ہے۔ اور اُسی کے مطابق زمین کے سات حصّے کردئے ہیں۔ مگر اب زمین کل پانچ بر اعظموں میں تقسیم کی گئی ہے۔"

ان پانچ براعظموں کے نام یہ ہیں۔ براعظم ایشیا، براعظم افریقہ، براعظم امریکہ، براعظم آسٹریلیا۔

صاحبِ نور اللغات نے ہفت اقلیم کی تعریف یہ لکھی ہے:۔

"سات ولایتیں جو سات ستاروں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ زمین گیند کی صورت کی ہے جس کا ۳/۴ پانی سے گھرا ہوا ہے باقی ۱/۴ جس کو ربع مسکوں کہتے ہیں سات حصہ عرض میں مساوی اور خط استوا کے متوازی کر کے ہر حصّے کا نام اقلیم رکھا ہے۔"

ہفت اَلوان :۔ (کنایۃً) مختلف قسم کے لذیذ طعام۔ فارسی۔ مذکّر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب برہان قاطع نے ان معنوں کے علاوہ لکھا ہے کہ "و طعامے رانیز گویند کہ از آسمان بجہتِ عیسیٰ علیہ السلام نازل شد و آن نان و نمک و ماہی و سرکہ و عسل و روغن و ترہ بودہ کہ سبزی خوردنی باشد۔"

تعلیم یافتہ طبقہ کمی کے ساتھ بولتا ہے۔

ہفت اِمام :۔ مفصلۂ ذیل سات ائمہ فقہ۔
(۱) امام اعظم ابو حنیفہ (۲) امام شافعی (۳) امام مالک (۴) امام احمد بن حنبل (۵) امام ابو یوسف (۶) امام محمد (۷) امام زُفر۔ فارسی عربی الفاظ، اسم مذکّر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ حضرات اہلسنّت کی اصطلاح ہے۔

ہفت اندام :۔ نام ایک رگ کا ہے جس کی فصد سے خون۔ سر، سینہ، پشت اور ہاتھ پاؤں کا نکلتا ہے۔ فارسی۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب برہان قاطع کے اندراج کے مطابق بعضوں کے نزدیک سر، سینہ، شکم، دونوں پاؤں اور دونوں ہاتھوں سے عبارت ہے اور بعضوں کے نزدیک سر، دونوں ہاتھ، دونوں پہلو، دونوں پاؤں کے مجموعے کو کہتے ہیں۔ ایک رگ کا بھی نام ہے کہ جب اس کی فصد کھولتے ہیں تو جمیع اندام سے خون نکلتا ہے۔

صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے (۱) ساتوں جسم یعنی بحسب ظاہر سر، سینہ، پشت دونوں ہاتھ دونوں پاؤں اور بحسب باطن دماغ، دل، جگر، طحال، پھیپھڑا، پتّا، معدہ بعض نے بجائے معدہ گردہ لکھا ہے۔ تفسیر حسینی کے موافق چشم و گوش، زبان، بطن، فرج و دست و پا (۲) ایک رگ کا نام جس کی فصد سے دست و پا کا خون نکلتا ہے۔

صاحبِ فرہنگ آصفیہ کے معنی ۱ اور برہان قاطع کے معنی ۱ میں بہت فرق ہے لیکن ۲ میں نور اللغات و فرہنگ آصفیہ اور برہان قاطع متفق ہیں۔

یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہفت اَورنگ :۔ ان سات ستاروں سے کنایہ ہے جن کو عربی میں بنات النعش کہتے ہیں اُن کی صورت تخت کی سی ہے۔ بمعنی ہفت تخت بھی ہے اور سات آسمانوں سے بھی کنایہ ہے بحذف ہمزہ ہفتورنگ بھی آیا ہے۔ فارسی۔ (برہان قاطع)

قول فیصل :۔ صاحب نور اللغات نے صرف سبع سیارہ معنی لکھے ہیں لیکن وضاحت نہیں کی ہے۔ اردو میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہفت اَورنگ ۲ :۔ سات رنگ یعنی۔ سیاہ۔ سفید۔ سُرخ۔ سبز۔ زرد۔ کبود۔ عباسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ہفت اورنگ کے یہ معنی برہان قاطع وغیرہ میں نہیں ملے۔ اردو میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہفت آسیا :۔ ہفت افلاک سے کنایہ ہے فلک زحل و فلک مشتری و فلک مریخ و فلکِ آفتاب و فلک زہرہ و فلک عطارد و فلک قمر ہیں۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

تو خدا نے کہا فی السماء از قلم آپ
ملا ہے مجھ کو یہ ہفت آسیا سے دانۂ عشق (وزیر)

ہفت پَردہ :۔ آنکھوں کے سات پردے جن کے نام یہ ہیں، صلبیہ، مشیمیہ، شبکیہ، عنکبوتیہ، عنبیہ، قرنیہ، ملتحمہ۔ سات آسمانوں اور ساز کے سات پردوں سے بھی کنایہ ہے۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

ہفت پردۂ چشم :۔ آنکھ کے سات پردے۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہفت پُشت :۔ سات پیڑھی، سات بنیاد۔ فارسی، مونث۔ جیسے اس کی ہفت پشت پر لعنت ہے جو سارے بغیرت رہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ایسے محل پر سات پشت یا پھر ہفتاد پشت بولتے ہیں۔ ہفت پشت کوئی نہیں بولتا۔

ہفت پیکر :۔ سات کواکب سیارہ، ساتوں آسمان فارسی مذکّر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب برہان نے ان معنی کے علاوہ ایک مشہور کتاب کا نام بھی لکھا ہے۔ لیکن دونوں معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہفت جوش :۔ ۱۔ سونا۔ ۲۔ چاندی۔ ۳۔ تانبا۔ ۴۔ جست ۵۔ لوہا ۶۔ سیسہ ۷۔ رانگا۔ مذکورہ سات دھاتوں کو ملا کے بنائی ہوئی دھات جس سے ظروف اور مختلف چیزیں بنتی ہیں۔ اڈدھات۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :- صاحب بہار نے ہفت جوش بھی لکھا ہے۔

ہَفت چشمۂ بہشت :- بہشت کے سات چشمے۔ کوثر۔ کافور۔ سلسبیل۔ تسنیم۔ معین۔ زنجبیل۔ رحیم۔ فارسی۔ تعلیم یافتہ کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہَفت حرف آبی :- ۱۔ جیم ۲۔ زائے نقطہ دار ۳۔ کاف ۴۔ سین بے نقطہ ۵۔ قاف ۶۔ ثائے مثلثہ ۷۔ ظائے نقطہ دار۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- یہ معنی برہان قاطع سے لئے گئے ہیں۔ اردو میں بالعموم مستعمل نہیں۔

ہُفت حرف آتشی :- ۱۔ الف ۲۔ ہائے ہوز ۳۔ طائے حطی ۴۔ میم ۵۔ ف ۶۔ شین قرشت ۷۔ ذال نقطہ دار۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اردو میں بالعموم رائج نہیں۔

ہفت حرف خاکی :- ۱۔ دال بے نقطہ ۲۔ حائے حطی ۳۔ لام ۴۔ عین بے نقطہ ۵۔ رائے بے نقطہ ۶۔ خا نقطہ دار ۷۔ غین نقطہ دار۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اردو میں بالعموم رائج نہیں۔

ہَفت حرف ہوائی :- ۱۔ بائے ابجد ۲۔ واؤ ۳۔ ی ۴۔ ن ۵۔ ص بے نقطہ ۶۔ تائے قرشت ۷۔ ض نقطہ دار۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اردو میں بالعموم رائج نہیں۔

ہَفت خواں :- کیکاؤس ماژندران میں قید تھا رستم اس کی رہائی کے واسطے سات دن میں ماژندران پہونچا اور کیکاؤس کو رہائی دلوائی۔ اس راستہ کو ہفت خوان رستم کہتے ہیں۔ (کنایتہً) نہایت دشوار اور مشکل کام۔ فارسی، مذکر۔

ع ایک رستم فتح کرلے ہفتخواں کا ہفتخواں (نور اللغات)

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسکی وضاحت یوں کی ہے "اُن ایران و توران کی درمیانی نہایت سخت کٹھن، جانستان اور خطرناک سات منزلوں کا نام جنھیں رستم دستاں طے کرکے کیکاؤس بادشاہ ایران کو قید ماژندراں سے چھڑا کر لایا تھا چنانچہ مشہور ہے کہ ان منزلوں میں کوئی منزل جادو سے کوئی شیروں سے کوئی اژدہاؤں سے کوئی دیوزادوں سے کوئی مختلف آفات و بلیات سے بھری ہوئی تھی"

کن مشکلوں سے ٹوٹے ساتوں جو آسماں تھے
آئے تیر آہ یہ بھی رستم کے ہفت خواں تھے قلق
(فرہنگ آصفیہ)

صاحب فسانۂ آزاد نے اس لفظ کو یوں استعمال کیا ہے۔ جیسے "ہمراج رستم سیتانی تھا تو شیدی سند ہو ہفتخواں منازل پہلوانی اسفندیار روئیں تن کو چٹکیوں میں لڑا دیں" (فسانۂ آزاد)

کنایتہً آسمان کو بھی کہا ہے۔

کہتی ہے روح جانب افلاک دیکھ کر
اس ہفت خواں سے ہے گزر رستمانہ فرض صبا

یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

ہَفت دریا :- سات دریا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ ۱۔ دریائے اخضر ۲۔ دریائے عمان ۳۔ دریائے قلزم ۴۔ دریائے بربرہ ۵۔ دریائے اوقیانوس ۶۔ دریائے قسطنطنیہ جسے بحرالروم بھی کہتے ہیں۔ ۷۔ دریائے اسود جسے بحرارزق بھی کہتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔
(بہار عجم)

قول فیصل :- اردو میں بالعموم رائج نہیں۔

ہَفت دوزخ :- دوزخ جو سات درجات پر منقسم ہے۔ ۱۔ سقر ۲۔ سعیر ۳۔ لظی ۴۔ حطمہ ۵۔ جحیم ۶۔ جہنم ۷۔ ہاویہ۔ اس کو اسفل السافلین بھی کہتے ہیں۔ یہ دوزخ کا سب سے نیچے کا طبقہ ہے۔ فارسی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

ہفت رنگ :- ساتوں رنگ۔ یعنی سیاہ۔ سفید۔ سرخ۔ سبز۔ پیلا۔ نیلا۔ قرمزی۔ فارسی (نور اللغات)

قول فیصل :- صاحب برہان کے قول کے مطابق سیاہ رنگ زحل سے خاکی رنگ مشتری سے، سرخ مریخ سے، زرد سورج سے، سفید زہرہ سے، کبود عطارد سے اور زنگاری قمر سے تعلق رکھتا ہے۔ ہندوستان میں ایک پھول کا بھی نام ہے جس میں سات رنگ ہوتے ہیں اور ہر منقش چیز کو بھی کہتے ہیں اور ہفت آرائش زناں سے بھی کنایہ ہے۔ اردو میں بالعموم سات رنگ بولتے ہیں ہفت رنگ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَفت رنگی :- مکار۔ مختلف رنگوں کا۔ فارسی۔ صفت۔ قریب بہ متروک۔

آراستہ ساری فوج جنگی
وہ وردیاں سب کی ہفت رنگی اختر (شاہ اودھ)

ہَفت روزہ :- وہ کاغذ جس میں دفتر والوں کی ایک ہفتے کی کارگزاری درج ہوتی ہے۔ فارسی الفاظ، اردو ترکیب، دفتر والوں کی اصطلاح۔

محل صرف :- اور کارگزاری کا ہفت روزہ حضور کے ملاحظہ میں گزران دیا کرے گا۔ (ابن الوقت)

قول فیصل :- عام طور سے اب اخبار وغیرہ کے لئے زیادہ ہے جیسے روزانہ اخبار لینے سے بہتر ہے کہ ہفت روزہ اخبار لو اس لیے کہ اس میں پورے ہفتے کی خبریں ہوتی ہیں۔

ہَفت زباں :- سات زبانوں پر عبور رکھنے والا۔ بہت سی زبانوں کا ماہر، سات زبانوں سے

واقف۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صرف:۔ ان کے ایک بھائی مختلف البطن
نواب سید انشاء اللہ خاں بہادر شاعر ہفت زبان
جن کی شاعری کا تذکرہ آبِ حیات میں، ہے۔
(مقدمہ دیوان ہٰذا)

ہفت زباں ہونا:۔ بہت سی زبانیں جاننا۔
اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کافی ہے مجھے ایک سبق حضرت ناصح
میں ہفت قلم ہفت زباں ہو نہیں سکتا — داغ

ہفت سلام:۔ قرآن مجید کے سات سلام۔
سلامٌ قولاً من ربّ الرّحیم۔ سلامٌ علیٰ
ابراهیم۔ سلامٌ علیٰ نوحٍ فی العالمین۔
سلامٌ علیٰ موسیٰ وهارون۔ سلامٌ علیٰ
الیاسین۔ سلامٌ علیکم طبتم فادخلوها خالدین۔
سلامٌ هی حتّیٰ مطلع الفجر۔ فارسی تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان، فقہ کی اصطلاح۔

ہفت سلطان:۔ سات شہنشاہ ظاہری و باطنی
حضرت امام رضا شاہ خراسان۔ سلطان ابراہیم
ادہم۔ سلطان بایزید بسطامی۔ سلطان ابوسعید
ابوالخیر۔ سلطان محمود غزنوی۔ سلطان سنجر۔
سلطان اسمٰعیل سامانی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

ہفت طبق:۔ کنایہ ہے آسمان کے ساتوں
طبقوں سے، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ اردو میں زیادہ تر سات طبق
زمین اور سات طبق آسمان کے بولتے ہیں۔ طبق
کی جگہ طبقہ بھی، ہے۔

ہفت فلک:۔ سات آسمان۔ فارسی،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

نہ اٹھنے پائی نظر نے جھپکنے پائی پلک — مرزا
کہ قائم اس نے کیے بے ستون ہفت فلک — اوج

ہفت قرّاء:۔ (قرّاء:۔ بضم اول وتشدید دوم
مع ہمزہ) سات علم قرأت کے جاننے والے جو علم
قرأت کے امام تھے۔ نافع مدنی۔ عبداللہ بن کثیر
مکی۔ ابو عمرو مصری۔ ابن عامر شامی۔ عاصم
کوفی۔ حمزہ کوفی۔ علی کوفی۔ جن کا لقب کسائی تھا
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

قول فیصل:۔ نسبتہً قرّاء سبعہ زیادہ زبانوں
پر ہے۔

ہفت قراءت:۔ قرآن کی ساتوں قرأتیں
جو ساتوں قاریوں کی طرف منسوب ہیں۔ فارسی،
مؤنث، قاریوں کی اصطلاح۔

ہفت قلزم:۔ سات دریا۔ فارسی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عروج بحر اشک ایسا ہوا ہفتہ کے رونے میں
کشتیِ چرخ بیضا دی ہوا ہے ہفت قلزم سے — عاشق

قول فیصل:۔ فارسی کے ایک مشہور لغت کا
بھی نام ہے۔

ہفت قلم:۔۱۔ سات مشہور خط۔ جن کے نام
یہ ہیں (۱) ثلث (۲) محقق (۳) توقیع (۴) ریحان
(۵) رقاع (۶) نسخ (۷) تعلیق۔ فارسی، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

ہفت قلم:۔۲۔ وہ شخص جو سات طرح کے خط جانتا
ہو۔ فارسی عربی الفاظ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قلیل الاستعمال۔

کافی ہے مجھے ایک سبق حضرت ناصح
میں ہفت قلم ہفت زباں ہو نہیں سکتا — داغ

محل صرف:۔ حاجی حافظ علی بنارسی نے تحصیل
علم لکھنؤ میں کیا۔ قصبہ کاکوری میں دفن ہیں ہفت قلم
تھے ۱۲۳۲ھ سے مستقل قیام لکھنؤ میں تھا۔ آخر
میں نابینا ہو گئے تھے۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

ہفت کشور:۔ ہفت اقلیم، سات ولایتیں،
سات سلطنتیں۔ پوری دنیا جسے حکمائے قدیم نے
سات حصوں پر منقسم کیا ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر،
فصیح، رائج۔

تماشا دیکھتا ہوں گھر میں بیٹھے ہفت کشور کا
بنایا ہے مرا دل توڑ کر جامِ جہاں بیں کو — لااعلم

قول فیصل:۔ دنیا کی سات بڑی سلطنتیں
یہ ہیں۔ چین، ترکستان، ہند، ایران، توران
روم، شام (بعض نے ترکستان کے بجائے زنگ
لکھا ہے۔)

ہفت گردوں:۔ سات آسمان۔ فارسی ترکیب،
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہفت گنج:۔ خسرو پرویز کے خزانے کا نام۔
فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

ہفتم:۔ ساتویں۔ ساتواں۔ فارسی۔ تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

پہرے تمہارے بیٹھے ہیں ہفتم سے نہر پر
چشمہ نہیں ہے چاہ نہیں ہے پیاسا شہر — تعشق

ہفت ملت:۔ ساتوں فرقے جن کا ذکر ہفتاد
و دو ملت میں ہم نے کیا ہے۔ فارسی، مؤنث۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہفت منزل:۔ (کنایۃً) قرآن مجید کی سات

منزلیں۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

تمہارے رُخ کے ہوتے کیوں قسم قرآں کی ہم کھاتے
کہ یہ پیشِ نظر ہر وقت تھا وہ ہفت منزل تھا
(لطافت)

ہَفتُمِیں :۔ ساتواں۔ فارسی، صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جب دیکھ کر باغِ جناں آگے بڑھے شاہ زماں
جبریلؑ بھی تھے ہم عناں تا آسمانِ ہفتمیں
(نظم طباطبائیؒ)

ہَفت میوہ :۔ سات قسم کے میوے۔ کشمش۔ انجیر۔ شفتالو۔ خرما۔ آلو بخارا۔ سیب۔ انگور۔ فارسی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَفتہ :۔ (بالفتح) سات دن کی مدت۔ سات دن۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تمہارے ماموں جان کو بمبئی سے آئے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا۔

کئی ہفتے دماغ اپنا جلایا
بہت سا خون دل بیہودہ کھایا
سوداؔ

قول فیصل :۔ اردو میں ہفتے اور ہفتوں اس کی جمع ہے۔

جیسے :" ہفتوں مہینوں برسوں پتّوں ہی کی الٹ پھیر رہی۔ (فسانۂ آزاد)

ہفتہ ۲:۔ سنیچر۔ شنبہ۔ (یومُ السَّبت) اتوار سے پہلے کا دن، جمعہ کے بعد کا دن۔ جو زحل ستارے سے متعلق ہے۔ اردو۔ مذکر، فصیح، رائج۔

طفلی میں بھی شادی متوحش رہی ہم سے
جمعہ کو بھی چھٹی نہ ملی ہفتے کے غم سے
آتشؔ

ہَفتہ ۳:۔ ساتواں دن، ساتویں دن۔ اردو۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آپ ہر ہفتے ہمارا حساب کر دیا کیجئے۔

ہفتہ ۴:۔ پہلوانوں کی ایک گرفت جس میں حریف کی بغل سے دونوں ہاتھ نکال کر گردن جکڑ لیتے ہیں اور پھر اُسے چت کر سکتے ہیں۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ہمیشہ جمع کے ساتھ اس کا استعمال کرتے ہیں۔

جیسے مُنّدی پہلوان نے جب کلّو کبشتی کو نیچے لا کے ہفتے گانٹھے تو تمام اکھاڑے کے پہلوان چیخنے لگے کہ یہ طریقہ غلط ہے چھوڑ دو۔

اور ہفتے کا صرف گانٹھنا کے ساتھ ہے۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ دراصل ہتّہ ہے کیونکہ اس میں دونوں ہاتھوں سے دوسرے کے ہاتھ جکڑے جاتے ہیں۔

ہَفتہ ۵:۔ وہ شخص جو بہت راہ چلنے کی وجہ سے تھک گیا ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ معنی بہارِ عجم سے لیے گئے ہیں لیکن اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

ہَفتہ دوست :۔ وہ جو روز نیا دوست کرے اور کسی کی دوستی پر قائم نہ رہے۔ فارسی۔

ہیں ہفتہ دوست آتے تھے یا ایکبار روز
ملتے نہیں مکان پر اب چار چار روز
عاشقؔ
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے یہ معنیٰ لکھے ہیں۔" چند روزہ دوست، تھوڑے دنوں کا یار، وہ شخص جو ہر دم دوستی اختیار کرے اور درحقیقت کسی کی دوستی پر قائم نہ رہے۔ ہرجائی ؎

ع ایسے ہفتہ دوست کی خاطر پہ مت جائے رقیب۔ معروفؔ

قول فیصل :۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

ہَفت ہَزاری :۔ مغل بادشاہوں کے زمانے کا ایک بڑا منصب۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ اپنے مشعلچی باپ کو کسی ریاست کا دیوان اور ہفت ہزاری ہی بتائیے گا۔ (میر کہیا)

قول فیصل :۔ ہفت ہزاری بننا' ہفت ہزاری ہونا' وغیرہ اس کے صَرف ہیں ؎

ہم سے غریبوں کے گھر آ کر کیا کرے دولتِ وصل لُٹا کر
ساتوں فلک کے تارے پا کر بن گئی ہفت ہزاری رات
(قدر بلگرامی)

اس منصب کے متعلق مولّف لغات النسا نے لکھا ہے:

" سلاطین ماضیہ کی طرف سے چہار صدی ذات، پانصدی ذات، ہزاری ذات، پنجہزاری ذات، ہفت ہزاری ذات منصب مقرر تھے۔ ہفت ہزاری سے یہ مراد نہیں کہ سات ہزار اس کی تنخواہ ہو۔ یہ سب سے بڑا منصب تھا اور اس سے امیر و کبیر مُراد لی جاتی تھی۔ صاحبِ غیاث نے پنجہزاری ذات کی تنخواہ ڈھائی لاکھ روپے لکھی ہے تو اس حساب سے ساڑھے تین لاکھ روپے کا تنخواہ دار ہوا......"

مثالیں لکھی ہیں:" باہر میاں ہفت ہزاری گھر میں بیوی فاقوں کی ماری۔" " باپ ہفت ہزاری کچھ نہیں ماں پَنہاری بھلی۔"

صاحبِ غیاث کی اصل عبارت یہ ہے :۔

" پنجہزاری :۔ کیسکہ منصب، پنج ہزاری ذات دارد و بداں کہ پنج ہزاری ذات را یک کرور دام معین باشد۔ چوں دام چہلم حصہ می شود پس کرور دام را دو نیم لک روپیہ باشد و ایں منصب از دیگر منصبہا اعلیٰ و افزوں ست۔"

مولّف دربار اکبری نے ہفت ہزاری منصب کو

خاص شہزادوں سے منصوب کیا ہے۔

ہفتہ عُشرہ:۔ آٹھ دس روز کی مدت، قلیل مدت، بہت جلد۔ اُردو۔ رائج۔

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں زبانوں پر ہفتے عشرے جیسے: "غازی الدین حیدر کی بیاہتا بیوی بادشاہ بیگم کا معمول تھا کہ ہفتے عشرہ میں غسل کرکے... اور عطر میں سراپا بس کر ایک مکان میں تنہا بیٹھ جاتی تھیں"۔ (گذشتہ لکھنؤ)

ہفتہ وار:۔ ہفت روزہ۔ ساتویں دن کا، ویکلی فارسی ترکیب، رائج۔

محل صرف:۔ تم اخبار شائع کرنے کو کہتے ہو ذرا مشکل ہے اگر ہفتہ وار نکالو تو شاید کچھ دن چل جائے۔ روزانہ اخبار نکالنا بہت مشکل کام ہے۔

قول فیصل:۔ عوام ہفتے وار بھی بول دیتے ہیں جو اُردو ہے۔

ہفتہ ہفتہ آٹھ دن کی پیدائش:۔ بہت کمسن ہونا، بالکل نوعمر ہونا۔ نابالغ ہونا۔ اُردو مقولہ۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ میاں صاحبزادے تمہیں یہ کیا ہوگیا ہے ابھی ہفتہ ہفتہ آٹھ دن کی پیدائش منھ سے دودھ کی بُو آتی ہے باتیں وہ کرتے ہو جو اسّی برس کا بوڑھا کرے۔

قول فیصل:۔ کسی کے ساتھ جمعہ جمعہ آٹھ دن کی پیدائش بھی بول دیتے ہیں اور ہفتے ہفتے آٹھ دن کی پیدائش بھی۔ بول دیتے ہیں۔

ہفت ہیکل:۔ ایک ہفت روزہ دعا کا نام فارسی۔ مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہفتے گانٹھنا:۔ حریف کی دونوں بغلوں میں سے اپنے ہاتھ نکال کر اس کی گردن دونوں ہاتھوں سے جکڑ لینا۔ اردو محاورہ، پہلوانوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ ہم تمہیں جہاں اور باتیں سمجھاتے ہیں وہاں ایک یہ بھی ہے کہ کشتی لڑنے میں بیتی نہ کرنا تم پوچھوگے کہ بیتی کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہفتے گانٹھنا ایک قسم کی بیتی تو ضرور ہے کشتی گیروں نے اس کو خلاف اصول قرار دیا ہے بیاں اصلی بیتی اِندری چڑھانا ہے۔ اب تم پوچھوگے کہ اِندری کیا چیز ہے تو اندری یہ ہے کہ پہلوان کو نیچے لاکے اس کے داہنے یا بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑ کے مُوڑ کے پیٹھ کی طرف لانا ایسی صورت میں پہلوان کا شانہ اکھڑ جاتا ہے اور ہمیشہ کو ہاتھ جھوٹا ہوجاتا ہے اور یہ تمام چیزیں پہلوانوں نے کُشتی کی دُنیا میں گویا حرام قرار دے دی ہیں۔

قول فیصل:۔ ہفتے گانٹھنا کے ساتھ ساتھ صاحب فرہنگِ آصفیہ نے انھیں معنیٰ میں ہفتے جڑنا (یا) جکڑنا بھی لکھا ہے۔ جو اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

اور معنیٰ کی تشریح یوں کی ہے حریف کی دونوں بغلوں میں سے ہاتھ نکال کر اس کی گردن کو دونوں ہاتھوں سے جکڑ لینا۔ البتہ انھیں معنیٰ میں ہفتے چڑھانا بول دیتے ہیں۔

ہَف نظر:۔ ایک کلمہ ہے جو چشم بد کا اثر دور کرنے کے لیے ماشاء اللہ کی جگہ مستعمل ہے۔ عورتوں کی زبان۔

صبر آزما وہ ان کی نگاہیں کہ ہف نظر ۔ غالب
طاقت رُبا وہ اُنکے اشارے کے ہائے ہائے (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے:

ہَف نظر۔ ا۔

ندا: (ع) صحیح (حف نظر) چشم بد دور۔ اس کا استعمال اکثر خوبیوں کی جگہ کیا جاتا ہے مگر طنزاً برائیوں پر بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت حالی نے بھی لکھا ہے ؎

وہ شعر اور قصائد کا ناپاک دفتر
عفونت میں سنڈاس سے جو ہے بدتر
زمیں جس سے ہے زلزلے میں برابر
ملک جس سے شرماتے ہیں آسماں پر
ہوا علم دیں جس سے تاراج سارا
وہ ہے ہف نظر علم اِنشا ہمارا
(مسدس حالی)

صاحب فرہنگِ آصفیہ نے اس لفظ کی تحقیق یوں لکھی ہے:۔

"ہم نے اس لفظ کی تحقیق حف نظر (بحائے حطّی) میں لکھی ہے لیکن اس جگہ ہم کو زیادہ لکھنے کی ضرورت یوں پڑی کہ دو چار مستند مصنّفوں نے اس کا اِملا ہائے ہوز سے استعمال کیا ہے جس کے سبب ہم کو بہت سی عربی فارسی کی لغات دیکھنے میں وقت صرف کرنا پڑا اور اخیر کو یہی ٹھیک معلوم ہوا کہ حائے حطّی سے لکھنا چاہیے۔ جن صاحبوں نے اسے ہائے ہوز سے لکھا ہے انھوں نے شاید یہ خیال فرمایا ہو کہ یہ ہندی کا لفظ ہے یا اور کسی زبان سے بگڑ کر یہ صورت ہوگئی ہے پس اسے ہائے ہوز ہی سے لکھنا چاہیے۔ لیکن میری رائے میں حائے حطّی سے لکھنا زیادہ مناسب ہے بلکہ آج کل اس کا اِملا بھی اسی طرح دیکھنے میں آیا ہے۔ کیونکہ اگر لفظ ہف کو فارسی قرار دیں تو بھلا ہے کے رگے کے معنیٰ

ہیں جو کسی طرح یہاں چسپاں نہیں ہو سکتے اور جو عربی
بعلامے ہوز قرار دیں تو صاحب منتخب اس کے معنی
نہ برسنے والا ابر یا کھیتی کا کٹنے کے وقت سے گزر
جانا لکھتے ہیں اور جونسن جو ایک بڑا محقق ہے وہ اس
کے معنی زفیل یعنی سیٹی کے لکھتا ہے۔ بہر حال ہائے
ہوز سے کوئی صورت قرار واقعی نہیں نکلتی۔ اب
حائے حطی سے دیکھنا چاہیے۔ اس کے معنی جونسن وغیرہ
نے لوٹانا، اُلٹا پھیرنا لکھے ہیں یعنی باز گردانیدن چشم
زخم سے محفوظ رکھنے کے واسطے زبان پر لایا جاتا
ہے۔ منتہی الارب سے بھی حفوف یعنی چشم زخم
رسیدن کا پتہ لگتا ہے۔ ان وجوہ سے ہم کہہ سکتے
ہیں کہ اس کو حائے حطی سے لکھنا چاہیے۔ اس کے
علاوہ ایک اور دلیل سے بھی یہ لفظ ہندی نہیں
ہو سکتا۔ کیونکہ اوّل تو لفظ نظر جو اس کے ساتھ
کھپایا گیا ہے وہ خود دلالت کرتا ہے کہ یہ لفظ
کبھی ہندی کے ماسوائے دوسرے خاص مسلمانوں
کی اور وہ بھی اعلیٰ گھرانوں کی عورتیں اسے بولتی
ہیں اگر ہندی ہوتا تو اور قومیں بھی بولتیں اور
ف کے بجائے پ یا پھ کا استعمال ہوتا۔ کیونکہ
ف کا تلفظ ہندی میں نہیں ہے۔ آگے واللہ اعلم
بالصّواب۔" (فرہنگ آصفیہ)

صاحب فرہنگ اثر نے ہفت دیدوں بھی انہیں
معنی میں لکھا ہے جو اب عام طور سے زبانوں پر نہیں
ہے۔ فرہنگ آصفیہ نے جو کچھ لکھا ہے مولف اس کی
تائید کرتا ہے۔

ہفوات :۔ (بفتح اوّل و دوم) بے ہودہ باتیں۔
لغو گفتگو۔ عربی۔ جمع۔ مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی
زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہَفعِیٔ :۔۱ (بفتحتین)۔ ایک قسم کا انتہائی زہریلا
سانپ جو چکر بنا کر چلتا ہے اور اُچک کر کاٹتا ہے
اس کے کاٹے کا منتر نہیں ہے۔ یہ سانپ قد
میں چھوٹا ہے اور اکثر اوقات چکی سی آواز اس
میں سے نکلتی ہے۔ اپنا منھ ہر وقت چھپائے
رہتا ہے۔ اُردو۔ مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

او مار سیاہ زلف سچ کہہ
بتلا دے دل جہاں چھپا ہو — قطعہ
گنڈلی تلے دیکھو نہ ہووے — میر سوز
کاٹا نہ ہفئی ترا بُرا ہو

قول فیصل :۔ تعلیم یافتہ طبقہ اس محل پر افعی
بولتا ہے جو عربی ہے۔

ہَفعِیٔ :۔۲ مُربُھکا۔ ہواسِل۔ پیٹو، بہت کھانے
والا۔ اردو۔ مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تمہارا لڑکا جب بھی آتا ہے جو کچھ
بھی رکھا ہوتا ہے سب کچھ کھا جاتا ہے میں نے ایسا
ہفئی نہیں دیکھا۔

ہَقر ہَقر کرنا :۔ (ہقر بفتحتین ہر دو) بہت زیادہ
بھوکا ہونا۔ بھوک میں آنکھیں مانگنا۔ اردو صرف
عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ غریب کو میعادی بخار آ گیا ہے آج
ساتواں دن ہے کہ کچھ کھایا نہیں ہقر ہقر کر رہا ہے۔

قول فیصل :۔ آنکھوں کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے
جیسے: فاقوں کی وجہ سے غریب اتنا کمزور ہو گیا کہ
آنکھیں ہقر ہقر کر رہی ہیں۔

ہُک :۔ (بالضم) آہنی کیلا۔ وہ خمدار کیل جو
دیوار میں نصب کرتے ہیں۔ آنکڑا۔ اُردو۔ مذکر۔ رائج۔

محل صرف :۔ تم نے کمرے کی دیواروں میں اس
طرح ہک لگائے کہ جا بجا سے پلاسٹر بھی گر گیا۔

ہُک :۔ وہ کیل جس کو گھنڈی کی جگہ انگن یا شیروانی
میں لگاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں زیادہ تر اس کو کٹھیا
کہتے ہیں۔

جیسے تمہاری عادت ہے ہمیشہ کٹیا کی جگہ ہک
ہی بولتے ہو درآنحالیکہ ہک بالکل عوام کی زبان
ہے تم ہمیشہ کٹیا ہی بولا کرو۔

ہَکّا :۔ (بفتح اول و تشدید دوم) صدمہ جو حریف
کو پہونچا کر غلبہ حاصل کریں۔ اردو میں ہکا بکا
کی ترکیب سے مستعمل ہے۔ ہندی۔ مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس
لفظ کو لکھنؤ سے مخصوص لکھا ہے اور معنی قریب قریب
یہی لکھے ہیں۔ "اُردو میں ہکا بکا کی ترکیب سے
مستعمل ہے۔" تنہا ہکا کوئی نہیں بولتا۔

ہَکّا بَکّا :۔ (ہر دو لفظ بفتح اول و تشدید دوم)
حیرت زدہ، متعجب، متحیر، سکتے میں، حیران و ششدر۔
اردو، صفت۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ وہ جو ایکا ایکی ہڑبڑا کر اُٹھیں
سر اٹھائیں تو تکیے پر سے نہیں اٹھتا، پاؤں سرکائیں
تو پاؤں نہیں سرکتے۔ ادھر اُدھر ہکا بکا دیکھتی ہیں
اور جی میں کہتی ہیں اوئی! آج یہ کیا بلا چمٹ گئی۔
(چتر بہنیلی)

قول فیصل :۔ ہکا بکا رہ جانا، ہکا بکا ہو جانا
اس کے خاص صرف ہیں ؎

آئینہ خانے میں کیا آیا نظر
تم تو اے جاں ہکا بکا ہو گئے — لاعلم

ہَکّا مارنا :۔ (ہکا) (بکسر اوّل و تشدید دوم) کسی
بھاری اور وزنی چیز کو ہلکی سی تکان دے کے اُٹھانا۔
اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ ٹھیلے کا پہیّا مہری میں اُتر گیا تھا میں نے خود دیکھا ہے کہ شیدی میاں عنبر نے پہیّا بکڑکے اس زور کا ہُکّا مارا کہ پہیّا مہری سے باہر آ گیا۔

ہُکائی ہونا:۔ رات کی گری ہوئی بٹیروں کو ارہر کے کھیت میں جس کے آخر میں جال پھیلا ہوتا ہے اس طرح ہکانا کہ سمٹ کے جال میں پھنس جائیں۔ اردو صرف۔ بٹیر بازوں کی اصطلاح۔

قول فیصل:۔ کرنا کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے جیسے: بٹیریں بہت گری ہیں ابھی سورج نہیں نکلا ہے جلدی ہُکائی کر لو اگر نکل آ گیا تو سب اُڑ جائیں گی۔

عام طور سے اس کا طریقہ یہ ہے کہ بٹیروں کا شکار کھیلنے والے کسی دیہات یا غیر آباد جگہ پر ارہر کے کھیت کے قریب رات سے لگّی لگا دیتے ہیں لگی اس کو کہتے ہیں کہ جس میں بھندیت پنجریوں میں ہوتے ہیں اور ان پر کپڑا بندھی ہوتی ہے وہ بھندیت رات بھر ٹِٹ ٹِٹ کی آواز نکالتے ہیں اُن کی آواز سُن کے اڑتے ہوئے بٹیر لدالد کھیت میں گرتے ہیں اور جو گرتا ہے وہ چل چل کرتا ہوا آگے دوڑ جاتا ہے صبح کو سورج نکلنے سے قبل کم سے کم دو آدمی یا اس سے کچھ زیادہ ہاتھ میں درخت کی ٹہنیاں لے کے وہ ٹہنیاں جو زمین پر مارتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں اس طرح کہ گرے ہوئے بٹیر کھیت میں آجائیں اور بہت ہلکے ہلکے آگے بڑھتے ہیں وہ بٹیر دوسری طرف سے نکلنا چاہتے ہیں اُدھر جال پڑا ہوتا ہے بٹیر کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح اُس پار نکل جائیں نتیجے میں وہ اس طرح پھنستے ہیں کہ ان کو جال سے چھڑاتے وقت کسی قدر دقت ہوتی ہے۔ تھیلے ساتھ ہوتے ہیں۔ شکاری جال سے الگ کر کے بٹیریں تھیلے میں ڈالتے جاتے ہیں اسمیں نر اور مادہ دونوں پھنس جاتے ہیں نر کو چنگ اور بٹیر کہتے ہیں اور مادہ کو مُدیا۔ کبھی کبھی بٹیر کے قد سے کسی قدر چھوٹا جو بٹیر ہی کسی قسم سے ہوتا ہے زیادہ تر نر ہوتا ہے اور اس کے ماتھے پر تاج نما لکیر ہوتی ہیں وہ بھی پھنس جاتا ہے اُس کو لوا اور بادشاہ کہتے ہیں۔ اس کے بعد شکاری ہر بٹیر کے داہنے بازو کا بڑا پر یعنی شہپر نوچ کے کل پروں کو اکٹھا کر کے اسی پر سے گڈی باندھ دیتا ہے اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اگر بٹیر چھوٹ بھی جائے تو اُڑ کے جا نہیں سکتا بٹیر کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جب اس کو لڑانے کے لیے تیار کیا جاتا ہے اور یہ لڑتے لڑتے بھاگ جاتا ہے تو زندگی بھر مُوٹ کیجئے پھر یہ دوسرے بٹیر سے نہیں لڑتا وہ اگر منھ کرے گا بھی تو ایک ہی لات میں بھاگ جائے گا۔ جو بٹیر فصل بھر میں بہت سے بٹیروں کو بھگا دیتا ہے اس کو فصل گذرنے کے بعد روک لیتے ہیں اور پھر جب فصل آتی ہے تو نکالتے ہیں اور اس کو تیار کرتے ہیں اُسکو کُریز کہتے ہیں۔ کُریز بہت مشکل سے بھاگتا ہے۔

ہَک دَک:۔ (بفتح اول وسوم) پس و پیش۔ ہندی۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ ان معنیٰ میں نہیں بولتے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی یہ معنیٰ نہیں لکھے۔ معلوم نہیں مولف نور اللغات نے یہ معنیٰ کہاں سے لکھے۔

ہَک دَک:۔ (بفتح اول ہر دو لفظ) حیرت زدہ، حیران۔ سکتے کے عالم میں۔ اُردو، صفت، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں ہک دھک بولتی ہیں (دھک ہائے مخلوط) کے ساتھ۔

ہَک دَک رہ جانا:۔ سکتے کے عالم میں رہ جانا، حیرت میں رہ جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب اس محل پر عورتیں صرف دُھک سے ہو گئیں بولتی ہیں۔

جیسے: خالہ اماں یہ سمجھتی تھیں کہ میں نہیں آؤں گی لیکن جب میں پہونچ گئیں تو دُھک سے ہو گئیں۔

ہَک نہ دَک:۔ بے سان گمان، اچانک، یکایک، اردو صرف۔ متروک۔

ہک نہ دک تو نے دوگانہ دیدیا دھکّا تو آ
بھاڑ میں جائے یہ کھلّی ٹل گیا میرا انلا — انشا

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسکے معنیٰ بے سوچ سمجھے، گھبرا کر، متعجب ہو کر دفعتہً لکھے ہیں اور مثال میں یہ شعر لکھا ہے ؎

سوز مرتا ہے تجھ پہ مَیں نے کہا
ہک نہ دک بول اٹھا کہاں کہا ہے — میر سوز

ہکذا:۔ (تلفظ: ہاکذا) اسی طرح، اسی قبیل سے۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ تحریراً الف نہیں آتا مگر تلفظ میں آتا ہے

ہَکَر ہَکَر کرنا:۔ (بفتح اول ودوم) بہ مشکل سانس لینا۔ ضعف یا بھوک پیاس سے (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں عوام اور عورتوں کی زبان پر ہَقَر ہَقَر کرنا ہے۔ ہکر ہکر کوئی نہیں بولتا۔

ہَکلا:۔ (بالفتح) رُک رُک کے اور اٹک اٹک کے باتیں کرنے والا، وہ جس کی زبان لُکنت کرے۔ زبان گرفتہ۔ اُردو، صفت، مذکر۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے "یہ لفظ فارسی میں ہاکلہ۔ ہاکرہ آیا ہے اردو میں اسی سے ہکلا ہو گیا"۔ صاحب برہان نے لکھا ہے "ہاکلہ: بالام بروزن و معنی ہاکرہ است کہ مردم زبان گرفتہ و الکن شد

ہکلاپن: ۔ زبان کی لڑکھڑاہٹ، بات کرنے میں زبان کا اس طرح اٹکنا کہ لفظ مشکل سے ادا ہو۔ اردو، صفت، رائج۔

محل صرف: ۔ اختر مرزا صاحب کے ہکلے پن کی کوئی انتہا نہیں اگر نوکر سے کوئی سودا منگاتے ہیں تو کم سے کم ایک بات کہنے میں ۱۵ منٹ لگ جاتے ہیں۔

ہکلانا: ۔ (بالفتح) زبان کا لڑکھڑانا۔ کسی لفظ کو کہتے وقت اس کے ہر حرف میں تکرار واقع ہونا۔ اردو مصدر، رائج۔

مجھے بھاتا ہے ہکلانا تمہارا
دہن گل کی کلی ہے پھلجڑی بات — بحر

قول فیصل: ۔ ہکلا کے بات کرنا اس کا خاص صرف ہے۔

ہکلا کے مجھ سے بات جو اس دلربا نے کی
کس حسن سے ادا اسے تکرار نے کیا — آتش

لوگ عمداً بھی کسی ہکلے کی نقل کرنے میں ہکلا کے بات کرتے ہیں۔

کبھی عمداً وہ ہکلا کر جو مجھ سے بات کرتا ہے
مزہ دیتا ہے اس کا ہر سخن قندِ مکرر کا — شہیدی

ہکلی: ۔ (بالفتح) ہکلا کی تانیث، ہکلا کے بات کرنے والی عورت۔ اردو، مونث، رائج۔

محل صرف: ۔ بھائی صاحب آپ جو بیاہ کے لائے ہیں مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ ہکلی ہیں۔ وہ تو میری بیوی نے بیان کیا کہ وہ بہت ہکلا کے بات کرتی ہیں۔

ہکوا: ۔ (بالفتح) شکار کو ہنکا کے شکاری کی زد پر لانے کا فعل۔ اردو صفت، شکاریوں کی اصطلاح۔

قول فیصل: ۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔ شیر کے لئے اس لفظ کا استعمال خاص طور سے ہے۔ ہکوے کا طریقہ شیر کے لئے یہ ہے کہ شکاری مچان پر بندوق بھر کر بیٹھ جاتے ہیں اور دیہاتی ڈھول پیپے وغیرہ بجاتے ہیں تاکہ شیر جھاڑیوں سے نکل کے میدان میں بندوق کی زد پر آجائے۔

ہگّا: ۔ (بفتح اول وتشدید دوم) بچوں کی اجابت۔ اردو۔ مذکر۔ بچوں کی زبان۔

قول فیصل: ۔ ہگّا کرانا، کرنا، ہگّا لگا ہونا وغیرہ اس کے مختلف صرف ہیں۔

جیسے: ماما بچے کو ہگّا لگا ہے کھڈی پر بٹھا دو تو ہگّا کرلے۔

یا۔ دیکھو بچے کو ہگّا کرالو نہیں تو پلنگ پر نکل جائے گا۔

ہگاس: ۔ (بالفتح) پیخانہ پھرنے کی خواہش۔ رفع حاجت کی ضرورت۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل: ۔ یہ لفظ زیادہ تر دیہاتی بولتے ہیں۔ ایک دیہاتی مثل ہے۔ "گوڑے آئی برات تو بیٹوا کے لاگی ہگاس۔"

ہگاسا: ۔ (بالفتح) وہ جس کا براز نکلنے کے قریب ہو۔ ہندی۔ صفت۔ مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل: ۔ لکھنؤ میں ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے بازاری لوگ کبھی کبھی ایک مثل بولتے ہیں کہ ہم ہگاسے لونڈے کی گانڑ پہچانتے ہیں۔ یا پھر ہگاسا بطخا بولتے ہیں۔

ہگاسا بطخا: ۔ وہ بطخ جسے گھڑی گھڑی پیخانہ آئے۔ اردو، عوام کی زبان۔

بیٹھا ہے ایک چین سے پک پٹیلا ہے در
لوٹا لئے ٹہلتے ہیں دو اک ادھر ادھر
دو اک ہگاسے بطخے سے دوڑے بھدر بھدر
بولایا ایک آدھ تو ایسا کہ الحذر — ظریف لکھنوی
القصہ روز شکل یہ پچھلے پہر سے تھی
کھٹ کھٹ ادھر سے ہوتی تھی ہوں ہوں ادھر سے تھی

ہگاس لگنا: ۔ دفع براز کی حاجت معلوم ہونا۔ پیخانہ پھرنے کی ضرورت کا احساس ہونا۔ اردو مصدر، دیہاتیوں کی زبان۔

ہگاسی: ۔ ہگاسا کی تانیث۔ اردو، مونث۔ عوام کی زبان۔

محل صرف: ۔ شکار کے وقت کتیا ہگاسی۔ کیا خوب!

قول فیصل: ۔ لکھنؤ میں یہ لفظ مندرجہ بالا مثل کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں۔ یا پھر اپنے معنوں میں ہگاسی بطخ کہتے ہیں۔

ہگاسی بطخ: ۔ ڈرپوک، تھڑدلا، بے چین، بیکل، بے آرام، مضطرب۔ اردو، صفت، بازاری زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: ۔ لکھنؤ میں ہگاسی بطخ اس بطخ کو کہتے ہیں جسے گھڑی گھڑی پیخانہ آتا ہو۔

ہگّاگو: ۔ ذلیل اور پست آدمی کو انتہائی حقارت سے کہتے ہیں۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف: ۔ مردہ سو روپے کا نوکر کیا ہوگیا کہ منہ پر چڑھ رہا ہے۔ یہ نفرا ہگّاگو اس کی شامتیں آئی ہیں۔

ہگانا: ۔ بچوں کو پیخانہ پھرانا۔ اردو۔ مصدر، رائج۔

محل صرف: ۔ تمہارا لڑکا دیر سے ہگو ہگو کہہ رہا ہے تم اسے پاؤں پر بٹھا کے ہگالو۔

ہگ بھرنا۔ ہگ مارنا۔ ہگ دینا: ۔ خوف کے مارے پیخانہ پھر دینا۔ خوف سے پیخانہ نکل جانا۔ نہایت خائف اور ہیبت زدہ ہوجانا، کسی کے ڈر سے بے حواس ہوجانا، خوف چھا جانا، رعب طاری ہوجانا، دہشت بیٹھ جانا، نہایت ڈر جانا۔ بہ شلوار یا بر پائچہ ریدن کا ترجمہ ہے

ہگ دیا ڈر کے سوچ کر انجام
زیرِ پا جب کوئی مزار آیا — شیخ باقر علی

سنے گر رستم دستاں تو ہگ دے مارے خطرے کے　شیخ

غرض اظہار کے قابل نہیں دردِ نہاں اپنا　باقر علی

ہگ مارا ہے پہچان کے مرقد کو ہماری　شیخ باقر علی

گزرا ہے جو اس سمت سے رہوار تمہارا　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ہگ مارنا اور ہگ دینا تو بولتے ہیں لیکن ہگ بھرنا لکھنؤ کی زبان نہیں۔ مثالوں میں بھی ہگ بھرنا کی کوئی مثال نہیں دی گئی۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے شیخ باقر علی کے نام سے اپنے یہاں چار شعر درج کئے ہیں۔ لیکن یہ شعر شیخ باقر علی کے نہیں بلکہ میر باقر علی کے ہیں جن کا تخلص چرکین تھا یہ لکھنؤ کے رہنے والے تھے۔

ہگتا پادتا آنا :۔ مجبوراً ڈرتا اور خوف کھاتا ہوا آنا، لرزاں و ترساں آنا، گرتا پڑتا آنا۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ع غیر بھر دوڑا ہوا آتا ہے ہگتا پادتا　چرکین

قول فیصل :۔ تانیث کے لئے ہگتی پادتی بولتے ہیں۔

زورِ ناتوانی ہے بسکہ ہجر کی شب میں
ہگتی پادتی لب تک اپنے آہ آئی ہے　چرکین

ہگتا پادتا جانا :۔ ڈر کے مارے بھاگوں بھاگ بلا عذر جانا۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

طلب بے جانے اُنکی کر دیا مجبوریوں ہم کو
چلے جاتے ہیں ہگتے پادتے جب یاد کرتے ہیں　چرکین

ہگ دینا :۔ بچے کا بغیر بتائے ہوئے پنجانہ پھر دینا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ ہم نے تم سے منع کیا تھا کہ تخت پر نہ بٹھانا نئی چادر بچھی ہے وہی ہوا نہ کہ اس نے ہگ دیا۔

ہگ دینا :۔ ڈر کے مارے پنجانہ پھر دینا۔ (کنایتہً) خوف کے مارے بدحواس ہو جانا۔ اردو صرف، بازاری زبان۔

رن میں جس دم تیغ کھینچی حیدر کرار نے
مارے ڈر کے ہگ دیا سب لشکر کفار نے　چرکین

ہگ کے بھاگا ہے :۔ جب کسی کو ذلیل کرنا ہوتا ہے اور وہ چلا جاتا ہے تو کہتے ہیں۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ بہت دیر سے بیٹھا بحث کر رہا تھا جب جواب نہ دے سکا تو سیدھا اٹھا چلا گیا تو ایک صاحب اس پر بولے کہ ہگ کے بھاگا ہے۔

ہگ مارنا :۔ ڈر کے مارے پنجانہ پھر دینا۔ خوف کے مارے بدحواس ہو جانا۔ اردو محاورہ، بازاری زبان۔

ہگ مارا ہے پہچان کے تربت کو ہماری
گزرا ہے جو اس سمت سے رہوار تمہارا　چرکین

قول فیصل :۔ زور دینے کے محل پر تکرار "ہگ ہگ مارنا" بھی بولتے ہیں۔

شیخ نے خوف سے رندوں کے یہ ہگ ہگ مارا
جُبّہ آلودہ جدا گوہ سے ہے دستار جدا　چرکین

ہگنا :۔ (بالفتح) براز کرنا، پنجانہ پھرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

مشکل پڑی کسی کو تو یوں جاکے ہگ دیا
دروازے تک پہونچتے ہی گھبرا کے ہگ دیا
آخر کو انتظار سے تنگ آکے ہگ دیا
دیکھا نہ پائخانے کو بولا کے ہگ دیا
پاخانے سے جو نکلا تو اسکا یہ حال تھا
جوتا بھکر نہ گوہ میں یہ امر محال تھا
　ظریف

ہگنا موتنا :۔ پیشاب پنجانہ پھرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

ہگن ہٹی :۔ ہ۔ فعل لازم۔ کثرت سے براز کرنے کی نسبت بولتے ہیں (یہ لفظ ہگن یعنی ہگنے کے مخفف اور ہٹ مخفف ہاٹ سے مرکب ہے۔ ہٹی میں یائے نسبت ہے۔ چونکہ دکان میں اسباب کثرت سے ہوتا ہے اور براز کرنے میں بھی کثرت واقع ہوتی ہے۔ گویا اس کی دکان لگائی ہے دوسرے معنی برازگاہ یعنی ہگنے کی جگہ کے بھی ہو سکتے ہیں۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہگنی موتنی بند کرنا :۔ دہشت زدہ کر دینا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ (ہگنی موتنی بند ہونا) بھی ہے۔

جیسے : "ان کے مارے ہگنی موتنی بند ہوئی ہے"
　(طلسم ہوشربا)

ہگّو :۔ (بفتح اول وضمّ دوم و مشدد وواؤ معروف)۔ بچوں کا پنجانہ، اُردو، مذکّر، بچوں کی زبان۔

قول فیصل :۔ اس کا صرف لگنا اور کرنا کے ساتھ ہے۔ جیسے "امّاں ہمیں ہگّو لگا ہے گھڈّی پر بٹھا دو۔" "امّاں ہم نے ہگّو کیا ہے دُھلا دو۔"

ہگوا لینا :۔ زبردستی دبی ہوئی رقم کا وصول کر لینا۔ اُردو محاورہ، بازاری زبان۔

محل صرف :۔ وہ مجھ سے بھاگ کے کہاں جائے گا جس دن ملے گا جتنے روپے باقی ہیں کھڑے کھڑے ہگوا لوں گا۔

ہگوانا :۔ پنجانا پھروانا۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ باجی اگر بچے کو پاؤں پر بٹھا کے ہگوا لیا کرو تو یہ گوہ کی چھیچھالیدر نہ ہوا کرے کہ چاروں طرف گوہ ہی گوہ ہے۔

ہگوڑا :۔ (بفتح اول وواؤ مجہول) بار بار براز کرنے والا، بہت ہگنے والا۔ اردو، مذکّر، عورتوں کی

زبان۔

ہگوڑا کون سا گزرا ادھر سے
پٹا ہے گوہ سے رستہ بجر دبرکا — چرکین

قول فیصل:۔ تانیث کے لئے ہگوڑی مستعمل ہے۔ ڈرپوک کے معنی میں بھی عورتیں بولتی ہیں۔

ع دیکھو وہ گو کا پیر لدے ہیں ہگوڑی پر — مشیر

ہگو کرانا:۔ بچے کو بنجانہ پھرانا۔ اردو مصدر۔ بچوں زبان۔

ہگو کرنا:۔ بچوں کا بنجانہ پھرنا۔ چھی کرنا۔ اردو مصدر۔ عورتوں اور بچوں کی زبان۔

ہگو یا راستہ چھوڑو:۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جب یہ کہنا ہوتا ہے کہ اس وقت جو تمھیں طے کرنا ہو طے کرلو ورنہ چلے جاؤ۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ گھنٹہ بھر سے تم جھک جھک کر رہے ہو کوئی بات طے نہیں ہو رہی ہے۔ ہمارا بھی وقت خراب ہو رہا ہے ہگو یا راستہ چھوڑو۔

ہگی لگنا:۔ بچوں کو بنجانہ معلوم ہونا۔ اردو مصدر۔ بچوں کی زبان۔

ہگی متی:۔ بچوں کا بنجانہ پیشاب۔ اردو، مونث۔ بچوں کی زبان۔

محل صرف:۔ اماں ہم نے ہگی بھی کرلی متی بھی کرلی اللہ ہمیں دھلا دو۔

ہگے دینا (یا) ہگے مارنا:۔ ڈر سے جانا، خوف کے مارے بنجانہ خطا ہوئے جانا، نہایت ڈرنا اور خائف ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ہگے دینا کا مفہوم ہے کسی کم وزنی چیز کو اٹھاکے اس طرح چلنا کہ معلوم ہو اب گرے اور اب گرے۔

جیسے: "اماں وہ کون سے لوگ ہیں جو تین تین من کے بورے اٹھا لیتے ہیں تم پانچ کیلو مونگ پھلیوں میں ہگے دے رہے ہو۔"

اور ہگے مارنا کا مفہوم ہے خوف کے مارے بنجانہ خطا ہوئے جانا۔

جیسے "جب سے کمرے میں بلی کو جاتے دیکھا ہے ڈر کے مارے ہگے مارتا ہے۔"

ہگے کا حلوا کھلانا:۔ سختی سے پیش آنا، بہت سخت گیری برتنا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ مردہی کئی دفعہ مجھ سے زبان لڑا چکی ایک دن اس کو ہگے کا حلوا کھلاؤں گی مارتے مارتے بھوت بنا دوں گی۔

ہگے گا؟:۔ ایسے محل پر یہ فقرہ بولتے ہیں جب کسی کی بات کا مضحکہ اڑانا مقصود ہوتا ہے۔ اردو صرف، بازاری زبان۔

محل صرف:۔ میرے پاس آتے ہی لگا ڈینگ کی اڑانے اور کہنے لگا میں آپ کی حقیقت نہیں سمجھتا میں نے کہا "ہگے گا۔"

ہل:۔ زمین جوتنے کا خاص قسم کا بنا ہوا لکڑی کا اوزار جس میں نیچے کے رخ پر نوکدار آلہ لگا ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

سلائی سرمے کی کیوں پھیرتا ہے چشم گریاں میں
ارے او کور دیدہ ہل کہیں پانی میں چلتا ہے — ناسخ

ہلا:۔ (بالکسر) دھندا کام۔ مشغلہ۔ ہندی۔ مذکر۔ عوام کی زبان۔ (کرنے کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس لفظ کو حیلہ کا بگڑا ہوا لکھا ہے اور عوام کی زبان بتایا ہے۔ مثال میں ذیل کے دو فقرے ہیں۔

(۱) کوئی ہلا کرو جو چار پیسے ہاتھ آئیں (۲) کرہلا جو بھرے پلا۔ (فرہنگ آصفیہ)

مولف موصوف نے اس کے دو املے لکھے ہیں ہلا (یا) ہلہ اہل لکھنؤ ان معنیٰ میں نہیں بولتے۔

ہلا:۔ (بفتح اول وتشدید دوم) دھاوا۔ چڑھائی، تاخت۔ یورش۔ حملہ۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

قول فیصل:۔ اس کا املا الف ہی سے صحیح ہے مگر رسم الخط ہلہ (در آخر ہائے ہوز) ہے۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے دونوں طرح سے لکھا ہے مگر بالفتح کے بجائے بالکسر لکھا ہے یعنی ہلا (یا) ہلہ۔

ہلا ان معنیٰ میں زیادہ تر دیہاتی بولتے ہیں۔

ہلا:۔ غل۔ شور۔ (دونوں معنیٰ میں کرنا ہونا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے ہلا (یا) ہلہ (بالکسر) لکھا ہے۔ لکھنؤ میں ان معنیٰ میں بالکل نہیں بولتے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی اس کو گنواروں کی زبان لکھا ہے۔ مولف نور اللغات نے اس طرف کوئی اشارہ نہیں کیا۔

ہلا بولنا:۔ حملہ کرنا، دھاوا کرنا، چڑھائی کرنا۔ اردو، عوام اور دیہاتیوں کی زبان۔

قول فیصل:۔ ہلا کرنا اور ہلا مچانا بھی زبانوں پر ہے۔ مگر زیادہ تر دیہاتی بولتے ہیں۔

ہلا ہتی۔ ہلا چلی:۔ بھاگڑ۔ گڑبڑ۔ ہلچل۔ آدمیوں کی ردا ردی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ہلا ہتی بالکل نہیں بولتے ہلاچلی بولتے ہیں مگر کمی کے ساتھ۔

جیسے "تمہاری بڑی ہلاچلی کی طبیعت ہے جب بھی آتے ہو سکون سے نہیں بیٹھتے۔"

یہ عورتوں کی زبان ہے۔

ہلا دینا:۔ جنبش دینا، حرکت دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بہت سے پکے امرود لگے ہوئے ہیں درخت کو

ذرا سا ہلا دو ابھی نیچے پچھ جائیں گے۔

ہلا دینا:۔٢ (کنایۃً) جھنجھوڑ دینا۔ متزلزل کرنا۔ زیر و زبر کر دینا۔ منقلب کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہنسی ٹھٹھا نہیں میرا آٹڑ پنا
ہلا دوں گا زمیں و آسماں کو　　میر مہدی مجروحؔ

قول فیصل:۔ اس کا صرف دل کے ساتھ ہلا دینا کے معنی میں بھی عام طور سے زبانوں پر ہے۔

جیسے "تم نے ایسی خبر سنائی کہ میرا دل ہلا دیا۔"

ہُلاس:۔١ (بالضم) خوشی، شادمانی۔ ہندی، مؤنث۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُلاس:۔٢ (سنسکرت میں ہلاس) ناس۔ ناک میں سونگھنے کا پسا ہوا سوکھا تمباکو، چھینک لانے کی مخصوص دوا۔ روشن دماغ۔ اردو۔ دہلی کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

ہُلاس دانی:۔ وہ چھوٹا ظرف جس میں چھینک لانے کی دوا رکھی جاتی ہے۔ اردو، مؤنث، دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ ہر شخص کے ساتھ ایک مُلّا صاحب منڈا ہوا سر، ناف تک ڈاڑھی پاؤں تک کرتہ، ہیلا لنگ، ہُلاس دانی ہاتھ میں۔　(دربار اکبری)

ہُلاس لینا:۔١ ہلاس سونگھنا، ناس لینا، چھینک لانے کی دوا سونگھنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ہُلاس لینا:۔٢ ڈلینا۔

(فقرہ) اس اتنی سی چیز کی کیا ہلاس لوں گا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

ہُلاس ہو جانا:۔ ہلاس کی طرح چٹکی چٹکی کر کے اڑ جانا۔ (کنایۃً) خرچ ہو جانا۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

ہُلاسی کی بھٹی میں جانا:۔ کمائی تلف ہو جانا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔　(فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ اب عام طور زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَلاک:۔١ (بفتح اوّل) نیست ہونا، مرجانا۔ عربی، صفت۔ قلیل الاستعمال۔

کیا جیب شکیبِ صبر کو چاک　　میر ضمیر
تھا ندامت سے وہ قریب ہلاک　　(نسخہ محبت قلمی)

ہَلاک:۔٢ قتل ہونا۔ قریب مرگ ہونا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

لاغر وہ ہوں ہلاک جو رفتار نے کیا
گہری سی گور یار کا نقشِ قدم ہوا　　لطافتؔ

ہَلاک:۔٣ مضمحل، تھکا ماندہ، ہلکان خستہ حال۔ اردو، صفت، قریب بہ متروک۔

تھی گو دمیں الم سے سکینۂ بہت ہلاک
بٹھلا دیا یتیم کو بالائے فرشِ خاک　　تعشقؔ

ہلاک:۔٤ آرزومند، مشتاق، فارسی، متروک۔

مشہدِ عاشق سے کوسوں دور اُگتی ہے حنا
کس قدر یارب ہلاک حسرت پابوس ہے　　غالبؔ

ہلاکت:۔١ (بالفتح) نیست ہونا۔ فنا ہونا، موت ہونا۔ مرنا۔ نیست و نابود ہونا۔ عربی، مؤنث۔ فصیح، رائج۔

دل اگر موردِ حرارت ہو　　ناسخؔ
آدمی مشرفِ ہلاکت ہو　　(سراج نظم)

ہَلاکت:۔ (کنایۃً) محنت، مشقت۔ تھکاوٹ۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَلاکت خیز:۔ خطرناک، تباہی و بربادی کا باعث، موت کا سبب۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہلاکت میں پڑنا:۔ تباہی میں پڑنا، پریشانی میں مبتلا ہونا۔ موت کے منہ میں پہونچنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

جس نے چاہا ان بتوں کو وہ ہلاکت میں پڑا
ان کی زلفیں پھانسیاں ہیں قدِ بالا دار ہیں　　بحرؔ

ہلاک خور:۔ مردار خور، مہتر، حلال خور، بھنگی، (جلال الدین اکبر نے اس لفظ کو اپنے اصطبل خاص میں سن کر حلال خور تجویز کیا) فارسی، اسم مذکر۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ حلال خور بولتے ہیں۔

ہَلّا کرنا:۔١ شور غل مچانا۔٢ بہت سے آدمیوں کا جمع ہو کر دفعتہً چڑھائی کرنا۔ نہایت طاقت کے ساتھ حملہ کرنا۔　(دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل:۔ یہ دیہاتی زبان ہے۔

ہَلّا کرنا:۔ کوئی کام یا پیشہ کرنا، کچھ دھندا کرنا۔

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کر ہلّا جو بھرے پلّا۔ مثل　(دہلی کا ایک قدیم لغت)

ہَلاک کرنا:۔ مارنا، قتل کرنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

لاغر وہ ہوں ہلاک جو رفتار نے کیا
گہری سی گور یار کا نقشِ قدم ہوا　　لطافتؔ

ہلاک کرنا:۔ تباہ کرنا۔ برباد کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

ہلاک کرنا:۔ تھکانا، مضمحل کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

ستم ہے ان کا تغافل مگر دلِ مضطر
مجھے ہلاک نہ کر بے قرار تو ہو کر　　زکیؔ

ہُلاکو:۔ (بضم اوّل) ایک ظالم بادشاہ کا خطاب۔ ترکی۔ مذکر۔ رائج۔

ع قتل کرنا تھا جو اک دم میں ہلاکو کچھ نہ تھا　　لطافتؔ

قول فیصل :- صاحبِ فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ چنگیز خاں کے پوتے کا نام جس کی خونریزی زبان زدِ عالم ہے۔

یہ اصل میں ہولاکو خاں تھا جو مولی خاں بن چنگیز خاں کا بیٹا اور بہت بڑا ظالم بادشاہ تھا اس شخص نے ۶۵۶ھ میں بغداد اور دیگر امصار کو قتل و بے چراغ کیا تھا۔

چنگیز خاں کا پوتا جس نے ایران میں ایل خانی خاندان کی بنیاد رکھی اپنے بڑے بھائی منگو (خاقان) کے حکم سے ایران پر حملہ کیا اور بن صباحیوں کے دو قلعے خف اور تون فتح کر لیے ان کا قائد رکن الدین مقابلہ کی تاب نہ لا سکا اور الموط کا قلعہ خان کے حوالے کر دیا اس مہم میں منگولوں نے شہر کے شہر ویران اور برباد کیے اور بن صباحیوں کو چن چن کر مارا ہلاکو خان نے ایران فتح کرنے کے بعد بغداد کا رخ کیا اور ایک لاکھ فوج کے ساتھ دار الخلافہ پر حملہ کر دیا عباسی فوجوں کو شکست ہوئی اور خلیفہ نے ہتھیار ڈال دئے مگر قتل ہوا اور منگولوں نے ایک ہفتے تک بغداد کو خوب لوٹا اور لاکھوں شہریوں کو سفاکی سے قتل کیا۔ شام فتح کرنے کے بعد ہلاکو خاں ایران واپس آیا اور مراغہ کو اپنا دار السلطنت بنایا۔

عام طور سے زبانوں پر بفتح اوّل ہے۔

ہلاکو :- (کنایتہً) ظالم۔ جلاد۔ سفاک۔ اردو۔ مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کہتی ہوں جب سے دل میں مجھے تو نظر پڑا
خالق بچائے جان ہلاکو نظر پڑا — جان صاحب

قول فیصل :- اردو میں بفتح اول بول چال میں ہے۔

ہلاک ہونا :- ۱۔ قتل ہونا، مارا جانا، مرجانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جو چشم سرمہ سا سے تری ہو گیا ہلاک
ہچکی بھی اس نے اے ستم ایجاد پھر نہ لی — تصویر

ہلاک ہونا :- ۲۔ ہلکان ہونا، مضمحل ہونا، خستہ حال ہونا۔ اردو محاورہ، متروک۔

دل جب اس کا بہت ہلاک ہوا
تب گریبانِ صبح چاک ہوا — (بہار عشق)

ہَلاکی :- ہلاکت۔ اردو، دہلی کی زبان۔

دل پہنچا ہلاکی کو نپٹ کھیل کسالا
لے یار مرے سلّمہ اللہ تعالیٰ — میر

ہِلال :- (بالکسر) نیا چاند۔ پہلی رات کا چاند۔ دوج کا چاند، ماہِ نو۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

پر گیریوں سمیت ہیں ناوک لہو میں لال
چلّہ کسی کماں پہ نہیں صورتِ ہلال — تعشق

قول فیصل :- صاحبِ نور اللغات نے لکھا ہے "اہلِ عرب دو پہلی اور دو پچھلی راتوں کے چاند کو ہلال، پورے چاند کو بدر، اور باقی راتوں کے چاند کو قمر کہتے ہیں۔ اہلِ زبان کی اصطلاح میں پہلی رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں اور ہلال کا اطلاق تین دن تک ہوتا ہے اس کے بعد قمر کہتے ہیں۔"

صاحبِ فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں "بعض کے نزدیک پہلی تین راتوں تک کے چاند کو ہلال کہتے ہیں جو تحریر کے پھانک یا ناخن کی شکل ہوتا ہے۔"

ہلال :- ۲۔ (مجازاً) نامکمل، ناتمام، ناقص

ہر چیز کا کمال ہے آہستگی کے ساتھ
آخر ہے جو کہ بدر وہ اول ہلال ہے — مجروح (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- شعر میں ہلال اپنے اصلی معنیٰ میں استعمال ہوا ہے نامکمل ناقص وغیرہ کے معنیٰ میں عام طور سے رائج نہیں ہے۔

ہلالِ ابرو :- بے اضافت۔ محبوب کی تعریف میں بولا جاتا ہے۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

ہلال رکاب :- صاحب تدبیر و اقتدار۔ بادشاہوں کی تعریف میں بولا جاتا تھا۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہلالِ عید :- (باضافت) عید کا چاند، شوال کا نیا چاند۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

نکلا ہلالِ عید جو قاتل کے ہجر میں
عاشق کے قتل کرنے کو تلوار ہو گیا — لطافت

ہلال نکلنا :- نیا چاند نکلنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

نکلا ہلالِ عید جو قاتل کے ہجر میں
عاشق کے قتل کرنے کو تلوار ہو گیا — لطافت

قول فیصل :- نکلنا کا صرف ہلالِ عید اور ہلالِ محرم کے لئے عام طور سے زیادہ ہے۔ عام طور سے چاند نکلنا بولتے ہیں۔

ہلالِ نَو :- (باضافت) نیا چاند، ماہ نو۔ عربی فارسی الفاظ۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے ہلالِ نو گریبانِ قبائے صبح عید
اے نشاطِ خلق لے صورت نمائے صبح عید — عزیز

ہلالی :- (بالکسر، منسوب بہ ہلال) ہلال کی وضع کا، نئے چاند کی طرح کا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہلالی :- ایک قسم کے تیر کا نام۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اردو میں مستعمل نہیں۔ فارسی کے ایک مشہور شاعر کا تخلص بھی ہلالی تھا۔

ہلا مارنا :- ہلکان کرنا۔ پریشان کرنا۔ زلزلہ ڈال دینا۔ اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

اک ذرا مل کے اِدھر آؤ نہیں تو دیکھو
آسماں تک بھی مرا نالہ ہلا ملسے گا — ظفر

ہلا ملا :- (بکسر ہر دو لفظ)۔ مانوس۔ مؤنث کے لئے ہلی ملی۔ ہندی۔ صفت۔ مذکر (نور اللغات)

قول فیصل :- بالعموم زبانوں پر نہیں۔

ہلانا :- (بکسر اول) حرکت دینا، جنبش دینا۔ چلانا۔ متحرک کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

توڑے زمین تک جو سناں کوہ پر پڑے
رستم انہیں ہلائے تو شانہ اُتر پڑے — تعشق

ہلانا :- مانوس کرنا، خوگر کرنا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- تم نے اپنے بھانجے کو ایسا ہلا لیا ہے کہ اگر تم چلی جاؤگی تو یہ مٹرک جائے گا۔

قول فیصل :- جانور کے لیے بھی اس کا استعمال ہے جیسے یہ کبوتر تو تم سے اس حد تک ہل گیا ہے کہ تمہارے ہاتھ پر بیٹھ کے دانا کھاتا ہے اور تم سے ڈرتا نہیں۔

ہلاؤ نہ ڈلاؤ مجھے سکھ سے (مجھے بیٹھے) کھلاؤ :- مفت خوری کی عادت۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں ہلاؤ نہ ڈلاؤ مجھے بیٹھے بیٹھے کھلاؤ بولتی ہیں۔ سُکھ کے ساتھ زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَلاہِل :- (بفتح اول وکسر چہارم) زہر قاتل جس کا علاج نہ ہوسکے۔ تیز زہر۔ ایسا زہر قاتل جس کا کھانے والا دوا یا تریاق سے اچھا نہ ہوسکے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دیں جو حلوا تو ہلاہل کے برابر سمجھو
دم جو اُلفت کا بھریں یہ دم خنجر سمجھو — امیر مینائی

قول فیصل :- عام طور سے زہر ہلاہل کی ترکیب زبانوں پر ہے۔

پاؤں رکھتے ہی نجف میں اڑ گئے سارے گناہ
خاصۂ زہر ہلاہل کو ملا کافور کا — لطافت

صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے بحوالہ تحفۃ المومنین لکھا ہے کہ ہلاہل حدود چین کے ایک پہاڑ کا نام ہے جہاں سے ایک بوٹی کی جڑ نکلتی ہے جو زہر قاتل ہے بس اس کا یہ نام اس پہاڑ کی وجہ سے ہلاہل رکھا گیا ہم نے شملہ پر اس بوٹی کو دیکھا ہے جسے وہاں کے لوگ "سانپ بوٹی" کہتے ہیں۔ اس کی جڑ سفید شلجم سے مشابہ اور پتے سانپ کے پھن کے مانند اور شاخ پر کوڑیالے سانپ کی سی چتیاں ہوتی ہیں اس کا پھل بھٹے کی گُلّی کی مانند۔ دانہ دار سُرخ دانوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔"

مولف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ سنسکرت میں ہلاہل (بفتح ہر دو ہا) ہے۔ یعنی हलाहल جب نمک تیز ہو جاتا ہے تو عوام اور عورتیں کہتی ہیں کہ نمک ایسا زہر ہلاہل ہو گیا کہ پوچھو نہیں۔ عوام اور عورتوں کی زبان پر بفتح چہارم ہے۔ خواص بکسر چہارم ہی بولتے ہیں۔

ہلا ہلا کے بھرنا :- ظرف یا پیمانے میں کسی چیز کو بھر کے خوب ہلانا تاکہ بہت سامان آجائے، ٹھونس ٹھونس کے بھرنا۔ اردو صرف۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر ٹھونس ٹھونس کے بھرنا بولتے ہیں۔

ہلاہل بخار چڑھنا :- (بفتح ہر دو ہا) تیز بخار چڑھنا۔ بھینسوں بخار چڑھنا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- غریب کو آج صبح سے ایسا ہلاہل بخار چڑھا ہے کہ غشی کی حالت میں آنکھیں نہیں کھولتا۔

ہلاہل نمک :- (بفتح ہر دو ہا) کھانے میں نمک بہت تیز ہونا، نمک زہر ہونا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :- یہ عورتوں کی زبان ہے۔

جیسے :- "بی خیراتن آج تم نے سبزی میں ہلاہل نمک کر دیا جو کھایا نہیں جا رہا ہے۔"

ہلا ہونا :- مانوس ہونا، کسی کو اس قدر چاہنا کہ اس کی جدائی ناگوار ہو۔ بچوں کے لئے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

اصغر ہلے ہوئے تھے شۂ مشرقین سے
بابا کے پاس رات کو سوئیں گے چین سے — تعشق

قول فیصل :- مؤنث کے "ہلی ہونا" زبانوں پر ہے۔

ہلاؤ نہ ڈلاؤ مجھے بیٹھے بیٹھے کھلاؤ :- انتہائی کاہل اور سست عورت کے لیے بولتی ہیں۔ اردو مثل عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- باجی تمہاری لڑکی کا کیا حشر ہوگا، ماشاء اللہ جوان ہو گئی اور گھر کا ایک کام نہیں کرتی اس کی تو وہی مثل ہے کہ (ہلاؤ نہ ڈلاؤ مجھے بیٹھے بیٹھے کھلاؤ۔)

ہَل بَرار :- ہلوں کی تعداد پر مالگذاری۔ مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَلبَل :- (بفتح اول وسوم) گھبراہٹ، اضطراب، بےچینی، بےکلی، اردو، عورتوں کی زبان۔ متروک۔

گیہوں ہل ہل کے میں اٹھا نہ سکی
بچہ ہونے کی اوہی ہلبل میں — جان صاحب

ہلبلا :- مضطرب۔ ہندی، صفت، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں گھبرایا ہوا اور جلد باز کے معنوں میں بولتی ہیں۔ تانیث کے لئے ہلبلی زبانوں پر ہے۔

ہَلبَلانا :۔ (بالفتح وفتح سوم) بےچین ہونا، بوکھلانا۔ جلدبازی کرنا۔ گھبرایا ہونا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ خدا رکھے تمہاری لڑکی جوانی پر آگئی بچپنے کی وہ ہلبلانے کی عادت ابھی تک نہیں گئی۔

ہَلبَلاہٹ :۔ (بفتح اول وسوم) گھبراہٹ، بوکھلاہٹ، جلدبازی۔ اردو، مونث۔ عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ میں نے بہت کوشش کی کہ لڑکی قاعدے سے کام کرنے لگے لیکن اس کی ہلبلاہٹ کی وجہ سے کوئی کام ٹھیک نہیں ہوتا۔

ہَلبَلی :۔ جلدبازی۔ گھبراہٹ۔ بوکھلاہٹ، عجلت، اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

ہاتھوں سے تیرے میں تو کم بخت عاجز آئی
جو کام ہے نگوڑا تیرا سو ہلبلی کا — انشا

قول فیصل :۔ اس عورت کو بھی ہلبلی کہتے ہیں جو بوکھلائی ہوئی اور گھبرائی ہوئی ہو۔

ہَل پِھروانا :۔ کھنڈر کروا دینا، تباہ و برباد کر دینا۔ تاراج کروا دینا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

محل صرف :۔ اودھ سری کا ہوتا تو ملک بھر میں گدھوں کا ہل پھروا کر بھی بس نہ کرتا۔ (ابن الوقت)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ ہل چلوا دینا بولتے ہیں۔

ہلجاں :۔ عورتیں میدے کی روٹی اور قیمہ مٹھی میں پکا ہوا۔ جھونے ہوئے پانوں پر۔ کھ کر۔ جگے کے بعد تقسیم کرتی ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس لفظ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے "عورتوں کی ایک مشہور رسم ہے جو عین ہنگامہ عروس میں برتی جاتی اور اس میں حلوا پوری تقسیم کرتے ہیں مگر لکھنؤ میں یہ دستور ہے کہ شادی کے بعد سب عورتیں پیسے ملا کر حلوا پوری کچوری منگاتی اور مل کر کھاتی ہیں۔"

صاحب نور اللغات نے وضاحت نہیں کی کہ ہلجاں کب ہوتی ہے اور انہوں نے ہلجاں کا جو طریقہ لکھا ہے وہ بھی لکھنؤ میں رائج نہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے حلوا پوری کچوری جو لکھا ہے تو یہ بھی لکھنؤ کی رسم نہیں۔ لکھنؤ میں ہلجاں کا طریقہ یہ ہے کہ شادی کے بعد جو قریبی عزیز عورتیں رہ جاتی ہیں وہ آپس میں چندہ کر کے پوری قیمہ پکاتی ہیں اور سوپ میں رکھ کے صاحب خانہ عورت کے سر پر رکھ کے گھر میں چاروں طرف پھراتی ہیں اس کے بعد وہ قیمہ پوری کھائی جاتی ہے۔ یہ رسم شادی کے تمام رسوم کا گویا تتمہ ہے۔

ہِل جانا :۔ ۱۔ (بالکسر) متحرک ہو جانا، لرز جانا، حرکت آ جانا، کانپ جانا، تھرا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مضطرب ہو کر جو مارا ہم نے سر دیوار سے
اے ظفر بنیاد تک بھی انکے گھر کی ہل گئی — ظفر

ہِل جانا :۔ ۲۔ دل پر سخت اثر ہو جانا۔ انتہائی پریشان ہو جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تم نے ایسی وحشت ناک خبر سنائی کہ میں ہل کے رہ گئی۔

ہِل جانا :۔ مانوس ہو جانا، خوگر ہو جانا، بچوں کے لئے اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

ہماری جان ہمیشہ رہی جو تیرے پاس
یہ تجھ سے اے بت بے پیر ہل گئی تھی کیوں — ظفر

ہِل جانا :۔ کسی عورت پر اچانک جانا، کسی غیر عورت سے صحبت کر لینا۔ اردو صرف، بازاری زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ :۔ احسان کا بدلہ کچھ نہیں سوائے احسان کے۔ عربی جملہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہَل جوتنا :۔ ہل کے ذریعے زمین کو جوت کے کاشت کے قابل بنانا۔ اردو صرف، رائج۔

کھیتی امید کی ہو تاکہ ہری
جوتنے میں نہ ہل کے عذر ذری — (بہشت گلزار)

قول فیصل :۔ یہ دیہاتیوں کی زبان ہے اہل لکھنؤ بہ ضرورت بولتے ہیں۔

ہَلچَل :۔ (بالفتح وفتح سوم) بھاگڑ، کھلبلی۔ بیقراری گھبراہٹ۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ایسی ہلچل میں کہیں کیوں دل دوانا لگ گیا
دل کے لگتے ہی جو واں لشکر کا جانا لگ گیا — جرأت

ہَل چلانا :۔ ہل کے ذریعہ کھیت جوتنا۔ اردو صرف، رائج۔

ہلچل پڑنا :۔ افراتفری ہونا، کھلبلی مچنا، درہمی برہمی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بجلی گری کہ آہ پڑی بادہ خوار کی
ہلچل پڑی ہوئی ہے عجب خانقاہ میں — داغ

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت "ہلچل پڑ جانا" نسبتہً زیادہ ہے۔

ایک زمانے میں پڑ گئی ہلچل
کر دیا تم نے بے قرار کسے — داغ

ہلچل ڈالنا :۔ افراتفری مچانا، ہنگامہ برپا کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بیچ میں ٹپ کے حوالے انھیں سنکایا ہے — قدر
ایک استاد نے ڈالا ہے غضب کا ہلچل — بلگرامی

قول فیصل :۔ قدر نے اس شعر میں ہلچل کو خلاف جمہور مذکر نظم کیا ہے لیکن عام طور سے مؤنث ہی زبانوں پر ہے۔

ہلچل مچانا :۔ افراتفری مچانا، ہنگامہ کرنا۔ اردو صرف

عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ یہ ایسی خبر ہے کہ اگر مشہور ہو جائے تو سارے ہندوستان میں ہلچل مچا دے۔

قول فیصل:۔ اس کا لازم ہلچل مچنا بھی زبانوں پر ہے۔

ہل چلنا:۔ کھیت میں ہل سے کام لیا جانا۔ اردو صرف۔ دیہات کی زبان۔

ہلچل ہونا:۔ پریشانی ہونا' اضطراب ہونا۔ افراتفری ہونا۔ ہنگامہ برپا ہونا۔ اردو صرف' فصیح' رائج۔

تڑپ رہا یہ تہہ خاک کون بیکل ہے
زمیں جو ہے متزلزل جہاں میں ہلچل ہے — شاد

ہلدوا:۔ ایک قسم کی زرد رنگ کی لکڑی جس سے تخت و صندوق بناتے ہیں۔ ہندی۔ مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہلدی:۔ (بالفتح) ایک قسم کی زرد جڑ یا گرہ جو سالن میں رنگت کے واسطے ڈالتے ہیں۔ زرد چوب۔ اردو، مؤنث، رائج۔

محل صرف:۔ اگر زرد کرنا منظور ہو تو ہلدی پسی ہوئی چھان کر نمک کے ساتھ گھی میں بھون لی جائے۔ (موتیوں کا ہار)

قول فیصل:۔ اس کا مزاج اوّل درجے میں گرم اور خشک ہے۔ رتوندھی کے واسطے آنکھ میں گھس کر لگانا مفید ہے۔

ہُلدِیا:۔ (بفتح اول و کسر سوم)۔ ایک قسم کا زہر جو ہلدی میں پایا جاتا ہے۔ اردو' مذکر' متروک۔

لیتے ہی بوسۂ میوۂ لب کا میں مرگیا
اے بحر ہلدیے کی گرہ تھی رطب نہ تھا — بحر

ہلدیا:۔ یرقان، کانور، ایک مشہور بیماری جس میں تمام جسم زرد پڑ جاتا ہے۔ دونوں آنکھوں کی سفیدی بھی زرد ہو جاتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر کانور بولتے ہیں۔

ہلدِیا:۔ سوداگروں کی ایک جماعت جو زرد' پیلا' بنتی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہلدی تھوپنا:۔ چوٹ پر ہلدی کا ضماد کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ بیچاری کے ایسی لات ماری کہ صحنچی میں ہلدی تھوپے پڑی کراہ رہی ہے۔ (توبۃ النصوح)

ہلدی چونا:۔ ایک نقرہ ہے کہ بچے بھڑوں کے کاٹنے کے ڈر سے بار بار زبان پر لاتے ہیں اس عقیدے کے ساتھ کہ بھڑیں ہمیں نہیں کاٹیں گی۔ اردو، بچوں کی زبان۔

قول فیصل:۔ اگر چوٹ آجائے تو ہلدی اور چونے کا لیپ کرتے ہیں۔ اس کو ہلدی چونا لگانا بولتے ہیں

ہلدی کا گابھا:۔ رنگ زرد پڑ جانا (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں کمی کے ساتھ بول دیتی ہیں۔

ہلدی کی گرہ لے کر پنساری بن بیٹھنا (یا) ہلدی کی گرہ لے کر پنساری بن جانا:۔ (کنایۃً) تھوڑی سی پونجی پر نازاں ہونا۔ اس محل پر بولتے ہیں جب کوئی ناقص اپنے آپ کو علم و فنون میں کامل جانے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں پوری مثل یوں رائج ہے۔ "بندر نے پائی ہلدی کی گرہ پنساری بن بیٹھا۔" جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

ہلدی لگا کے بیٹھنا:۔ چوٹ لگنے کا بہانہ کرکے چھپ رہنا۔ بہانہ کرنا۔ حیلہ ڈھونڈھنا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہلدی لگا کے بیٹھو گے:۔ اس کام سے باز آؤ ورنہ ایسی مار کھاؤ گے کہ ہلدی لگا کر بیٹھنے کی ضرورت ہوگی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس محاورے کا مفہوم لکھا ہے "سینکتے پھروگے، ہاتھ پاؤں تڑوا بیٹھو گے، یعنی جانے دو نہیں تو مار کھاؤ گے"۔ دہلی کے ایک قدیم لغت میں "ہلدی لگائے پھروگے" بھی انہیں معنیٰ میں درج ہے۔ اہل لکھنؤ ان معنیٰ میں نہیں بولتے۔

ہلدی لگی نہ پھٹکری:۔ کنایہ ہے بے مشقت اور بے خرچ کچھ حاصل ہو جانے سے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ہلدی لگی نہ پھٹکری ٹاخ بہو آن پڑی:۔ بے مشقت اور بلا کوشش کسی مطلب کا حاصل ہو جانا۔ بن خرچے کام بن جانا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ بھی چوکھا آئے:۔ اس جگہ بولتے ہیں جہاں بغیر کچھ خرچ کئے خاطر خواہ کام نکل آئے۔ (مثل) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے" لکھا ہے۔ لکھنؤ میں ہلدی کی جگہ 'ہینگ' زبانوں پر ہے۔

(ہینگ لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے)

ہُلَڑ:۔ (بالضم اول و فتح دوم مشدد) ہنگامہ، چیخ پکار

شور غل، غل غپاڑا، شور و شغب۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

ہم سویرے حشر میں چل کر سمجھ لیں یار سے
کون پھر سنتا ہے جب ہُلّڑ سوا ہو جائے گا جلال

ہُلّڑ کا بچہ:۔ لاوارثی بچہ، ایسا بچہ جو اپنے والدین سے کسی وجہ سے چھوٹ گیا ہو۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہُلّڑ کرنا:۔ ہنگامہ مچانا، شور غل کرنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بڑی دیر سے تم لوگ چمن میں ہُلّڑ کر رہے ہو چلے جاؤ ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔

ہُلّڑ مچانا:۔ شور غل کرنا، ہنگامہ کرنا، بلبہ کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نواب ـ موت موت!! واہیات ہلڑ مچا دیا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ہلڑ مچنا:۔ شور غل ہونا، غل غپاڑا ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

واعظ کی خیر یارب پگڑی رہے سلامت
مے خانے میں یہ کیسا ہُلّڑ مچا ہوا ہے مسرور

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت ہُلّڑ مچ جانا بھی مستعمل ہے۔

بے ساختہ مچ گیا جو ہُلّڑ
چلّا اٹھے کروڑوں گیدڑ انشار

قول فیصل:۔ ہُلّڑ ہنگامہ ملا کے بھی بول دیتے ہیں۔ جیسے: ایک گھنٹے سے ہُلّڑ ہنگامہ مچا ہوا ہے اور کوئی بچوں کو روکنے والا نہیں۔

ہلڑ ہونا:۔ ہنگامہ ہونا، چیخ پکار ہونا، شور غل ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ع ہُلّڑ تھا چڑھنے والوں کی کرتا تھا کون جانچ ظریف

قول فیصل:۔ ہو جانا کے ساتھ بھی صرف ہے۔ جیسے: اتنے میں آرائش لٹنے لگی ہلڑ ہو گیا۔ (فسانۂ آزاد)

ہلسا:۔ ایک قسم کی مچھلی جو بنگال میں ہوتی ہے۔ ہندی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اُردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

ہُلسانا:۔[1] بہکانا، اُکسانا، اشتعال دینا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ خاوند کو ہُلسا ہُلسا کر ساس سے لڑواتی ہے۔

ہُلسانا:۔[2] للچانا، ترغیب دینا، شوق پیدا کرنا۔ اُردو مصدر، دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ ایک نے بیٹھے بیٹھے ہُلسایا! اہا! دیکھنا کیا اَبر آیا ہے جی چاہتا ہے جھولا پڑے کڑاہی چڑھے دوسری نے اُکسایا جو چھپاتے جوڑے بھی تو گلے میں ہوں جب بہار ہووے۔ (چتر ہنیلی)

ہُلسائے میں آنا:۔ بہکاوے میں آنا، بھڑکانے میں آنا، کسی کی لگائی بجھائی سے مشتعل ہونا۔ اردو محاورہ۔ دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اس محل پر بہکانے میں آنا بولتے ہیں۔

ہَلکا:۔[1] (بالفتح) سبک، خفیف، لطیف، کم وزن۔ اردو۔ صفت، مذکر۔ فصیح، رائج۔

دے دو ٹاٹ تو اپنا مَل مَل کا
ناتواں ہوں کفن بھی ہو ہلکا ناسخ

ہَلکا:۔[2] اوچھا۔ کم ظرف۔ چھچھورا۔ گمبھیر کا نقیض۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہلکا:۔[3] آہستہ آہستہ۔ اردو صفت، دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ ایسے طریقے سے مُرمُرے بھی بنائے جاتے ہیں کہ ہلکا کوٹتے ہیں۔ صرف بھوسی جُدا کر لیتے ہیں چانولوں کو بھونتے ہیں کھل جاتے ہیں وہی مُرمُرے کہلاتے ہیں۔ (موتیوں کا ہار)

ہلکا:۔[4] کم قیمت۔ گھٹیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اس محل پر کم قیمت اور کم داموں کا بولتے ہیں۔

ہلکا:۔ بے غیرت۔ حقیر۔ ذلیل۔ اُردو۔ دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ سمدھیانے میں دوڑ دوڑ کے جانے سے دُنیا میں ناک کٹتی ہے آدمی حقیر اور ہلکا ہوتا ہے۔ (سگھڑ سہیلی)

ہلکا:۔[6] نہایت لطیف، جلد اثر قبول کرنے والا۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل:۔ اس کا صرف زیادہ تر خون کے ساتھ ہے یعنی ہلکا خون۔

ہلکا:۔[7] سُبک۔ وضع۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہلکا:۔[8] پھیکا، وہ رنگ جو شوخ نہ ہو۔ اُردو، فصیح، رائج۔

کنٹھوں میں ہے رنگ رنگ کا تیل
بھاری ہلکا لطیف اور بے میل (گلشن عشق)

ہلکا:۔[9] کم تیز۔ اُردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ چُرٹ کے مقابلہ میں یہ تمباکو بہت ہلکا ہوتا ہے۔ (ابن الوقت)

ہلکا:۔[10] وہ سوال جس کا جواب دشوار نہ ہو۔ سہل، آسان۔

جو منھ چھپا کے نہ دو تم جواب کل کا سا شوق قدوائی
تو اک سوال کروں میں بھی آج ہلکا سا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ شعر کی اور بات ہے ویسے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہلکا پانی :۔ زود ہضم پانی، اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کنواں میرے خضرو کا میٹھا نہ کھاری
نہیں پانی ہلکا نہ بھاری دوگانہ — جان صاحب

قول فیصل :۔ بھاری پانی بھی بول دیتے ہیں جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ پانی دیر ہضم ہے۔

ہلکا پن :۔ سبکی، خفت۔ مذکر (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہلکا پھلکا :۔ نہایت سبکبار، نہایت کم وزن، پھول کی طرح ہلکا جو گراں نہ گزرے۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہلکا پھلکا ڈوپٹہ ململ کا
رنگ گلنار چہچہاتا ہوا (عروج الفت)

قول فیصل :۔ تانیث کے لئے ہلکی پھلکی مستعمل ہے۔

کرتی جالی کی مجھے بھاتی ہے ہلکی پھلکی
کیوں مرے واسطے باجی نے سلائی پشواز — رنگین

ہلکا پھلکا :۔ نازک۔ لاغر۔ کمزور۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

ہجر میں بسکہ تن زار ہے ہلکا پھلکا
جو غذائے تن بیمار ہے ہلکا پھلکا — سرور

ہلکا پھلکا :۔ کنایہ ہے آسانی اور راحت سے۔ اردو صرف، متروک۔

وصلت میں ہلکے پھلکے گزرتے ہیں روز و شب
فرقت میں مثل کوہ ہیں لیل و نہار — رشک

ہلکا پھلکا :۔ پتلا پھلکا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہلکا پھول :۔ پھول کی طرح ہلکا۔ بہت ہلکا، اردو نثر

محل صرف :۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ یہ تخت بہت وزنی ہے لیکن یہ تو بالکل ہلکا پھول ہے۔ اسے ہم تو اکیلے بھی اٹھا سکتے ہیں۔

ہلکا جانا :۔ خفیف جاننا، حقیر سمجھنا، سبک گردانا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

سال کیا عذر نہ ہونا مجھے جان و دل سے
ہلکا جانا تھا تجھے ایسا ہی تم نے صاحب — سید

ہلکا جوڑا :۔ کم قیمت پوشاک، بھاری جوڑے کی ضد۔ اردو۔ عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ گرمی بہت پڑ رہی ہے وہاں شادی میں کوئی خاص مہمان بھی نہیں آ رہے ہیں اس وقت کوئی ہلکا جوڑا پہن لو۔

ہلکا خون :۔ وہ جس کو نظر بد جلد اثر کرے، اردو عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ ننھے کا ایسا ہلکا خون ہے کہ آئے دن بیمار رہتا ہے۔ (رویائے صادقہ)

ہلکا خون :۔ وہ شخص جو دوسرے کا خون نہ دیکھ سکے اردو قریب بہ متروک۔

قول فیصل :۔ انھیں معنی میں ہلکا لہو بھی استعمال ہوا ہے جو قریب بہ متروک ہے۔

فصاد کا بندی سے سوا ہلکا لہو تھا
غش آ گیا دو گھڑی نشتر نہ لگا — جان صاحب

ہُلکارنا :۔ (بالضم) کتے کو شکار پر دوڑانا۔ ہندی۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُلکارنا :۔ (کنایۃً) کسی کو جنگ و فساد پر آمادہ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ دیہاتی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ اس محل پر اکسانا بولتے ہیں۔

ہلکا رنگ :۔ پھیکا رنگ، کپڑے وغیرہ کا وہ رنگ جو شوخ نہ ہو۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

نازک مزاجیوں پہ ترے مٹ رہے ہیں گل
کیا کیا کھلے ہیں یار تجھے ہلکے ہلکے رنگ — نزہت

ہلکا کام :۔ آسان کام، معمولی کام۔ اردو، رائج۔

ہلکا کام :۔ زردوزی اور کامدانی کا کام۔ وہ کام جو گنجان نہ ہو۔ چھدرا کام۔ اردو، زردوز اور کامدانی والوں کی اصطلاح۔

محل صرف :۔ بجائے پر بھاری کام بنوانا اور دوپٹے پر ہلکا ہی کام بنوانا۔

ہلکا کرنا :۔ بوجھ اتارنا، بوجھ کم کرنا۔ اردو نثر، رائج۔

محل صرف :۔ تم اتنی ہمت نہ کرو، پورا بورا نہیں لیجا سکتے تھوڑے کدو بورے سے نکال کے بوجھ ہلکا کر لو۔

ہلکا کرنا :۔ سبکدوش کرنا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال

کچھ تو ہلکا کریں خار رہ صحرائے جنوں
بوجھ لنگر سے ہوئے ہیں کف پا چھالوں سے — آتش

ہلکا کرنا :۔ خفیف کرنا۔ ذلیل کرنا۔ شرمندہ کرنا۔ اردو محاورہ، متروک۔

کیا ہی ہم چشموں میں مجھ کو عشق نے ہلکا کیا
جنبش دامان مژگاں سے میں اکثر اڑ گیا — بحر

ہلکا کرنا :۔ گندا پانی نکالنا۔ مجامعت کرنا۔ اردو صرف، بازاری زبان۔ قریب بہ متروک۔

جان صاحب کی دوگانہ بے حیائی کیا کہوں
کر دیا ہلکا مجھے منجھلی بوا کے سامنے — جان صاحب

ہلکا گلابی جاڑا :۔ خفیف سردی کا موسم (نور اللغات)

قول فیصل :۔ خفیف سردی کے موسم کو گلابی جاڑا کہتے ہیں۔ ہلکا کا اضافہ فضول ہے۔

ہلکا کھانا :۔ وہ کھانا جو جلد ہضم ہو جائے۔ زود ہضم غذا۔ ثقیل کھانے کی ضد (نور اللغات)

ہلکا لہو :۱۔ صاف وشفاف اور لطیف خون جس میں نظرِ بد کا اثر جلد ہو۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

ہلکا ہے لہو اس کا ذرا دیکھ تو ایڑی
بچی مری ہو جائے گی ہمارنہ ٹوکو — جان صاحب

قول فیصل :۔ عام طور سے "ہلکا خون" بولتے ہیں۔ ہلکا لہو ضرورتاً نظم کیا ہے۔

ہلکا لہو :۲۔ پتلا خون، رقیق خون۔ اردو، دہلی کی زبان۔

بگاہوں میں سبک ہوں اس کی پی جائے نہ کیوں ظالم
لہو ہلکا ہوا ایسا مزہ دیتا ہے پانی کا — نسیم دہلوی

ہلکا لہو :۳۔ ایسے شخص کا خون جو دوسرے کا خون نہ دیکھ سکے۔ اردو، قریب بہ متروک۔

ہلکا لہو تھا آگیا غش دیکھ کر لہو
آیا تھا کیا نگوڑا ابرائی کے واسطے — جانصاحب

ہلکا لہو :۴۔ ایسے شخص کا خون جس میں قوتِ برداشت کم ہو یا مفقود ہو۔ اردو، قریب بہ متروک۔

یہ چرچا محبت کا کیوں کو بہ کو ہے
الٰہی مرا کیسا ہلکا لہو ہے — صابر

ہلکا لہو :۵۔ ایسا خون جس کو دیکھ کے آدمی نہ ڈرے نہ جھجکے نہ غش کھائے۔ اردو، قریب بہ متروک

چاہنے والے ہی اس کے اس کو پی جانے لگے
کس قدر ہلکا لہو ہے بادۂ گلنار کا — عارف

ہلکان :۔ (بالفتح) تھکاماندہ۔ نیم جان، کسل مند۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

دونوں طرف جو لذتِ پیغام دے رہا ہے
ہلکان اب ہمارے کیا کیا پیامبر ہیں — جرأت

ہلکان کرنا :۔ مضمحل کرنا، جھکا مارنا۔ پریشان کرنا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

ع اتنا نہ کرے کسی کو ہلکان — عاشق

کیوں آپ کو تیرے پیچھے ہلکان کروں
کیوں روٹھنے کا میں ارمان کروں — رنگین

ہلکان کرنا :۔ نیم جان کرنا، ہلاک کرنا۔ قریب بہ ہلاکت کرنا۔ اردو، متروک۔

یہ پاؤں گھسٹ کر چلنے سے کیوں رستے کو حیران کرو
اور تو پلے منھ سے روٹی کو مت مل مل کر ہلکان کرو — نظیر

ہلکان ہونا :۔ تھکنا، چورم چور ہونا، عاجز و درماندہ ہونا، حیران و پریشان ہونا۔ اردو فصیح۔ عورتوں کی زبان۔

تیر ہلکان ہو گیا تھا بہت
سو طلب ہی میں وہ ہلاک ہوا — میر تقی میر

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت ہلکان ہو جانا نسبتاً زیادہ ہے۔

رحم آتا ہے مجھے ہلکان دونوں ہو گئے
لڑ چکیں گے یا الٰہی کافر و دیندار کب — قدر

انھیں معنی میں جان ہلکان ہونا بھی زبانوں پر ہے۔

وہ کہتے ہیں یہاں تو ہو گئی ہلکان جان اپنی
اور اب تک حسرتِ وصل آپکے دل سے نہیں نکلی — امیر

ہلکانیت :۔ (بفتح اول وکسرِ پنجم و فتح ششم) ہلکان، خستہ حالی۔ تھکن۔ اردو، مؤنث۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تم سے منع کرتے تھے کہ اتنی محنت نہ کرو زیادہ ہلکانیت کی وجہ سے تم کو بخار آگیا۔

ہلکا ہونا :۔ جماع سے فارغ ہونا۔ اردو صرف۔ بازاری زبان۔

قول فیصل :۔ اس کا استعمال بازاری عورت کے لئے ہے۔ بیوی کے لئے نہیں۔

ہلکم :۔ (بالفتح و فتح سوم) تہلکہ، کھلبلی، ہلچل، اُدھم، عورات دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ہلکم ڈالنا :۔ تہلکہ ڈالنا۔ ادھم مچانا۔ ہلچل ڈالنا۔ شور مچانا۔ ہنگامہ برپا کرنا۔ گھبرا دینا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

شب کو ملنے کی زناخی نے یہ ادودھم ڈالی
ہاتھ پاؤں اپنے گئے پھول یہ ہلکم ڈالی — رنگین

ہلکورا :۔ (بالکسر) لہر۔ موج۔ جھال۔ ہندی۔ مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہلکورے لینا۔ ہلکورے مارنا :۔ پانی کا لہریں مارنا۔ موج زن ہونا، لہرانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہلکی :۱۔ سبک۔ کم وزن۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم نے جو ملبجے میں چاندی کی مشکی بھیجی تھی یہ مشکی اس سے کہیں ہلکی ہے۔

ہلکی :۲۔ دھیمی۔ اردو۔ مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اگر تمہیں کتابت کی روشنائی تیار کرنا ہے تو ذرا ہلکی آنچ پر بناؤ ورنہ خراب ہو جائے گی۔

ہلکی :۳۔ گھٹیا، ادنیٰ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہلکی آنچ :۔ دھیمی آنچ۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہلکی آواز :۔ مدھم آواز۔ مہین آواز۔ اردو، فصیح رائج۔

محل صرف :۔ تمھارے دوست نے اتنی ہلکی آواز سے تمھیں پکارا کہ تم کمرے میں تھے اور نہیں سن سکے۔

ہلکی اوڑھنی :۔ مہین ڈوپٹہ۔ اردو، مؤنث، دہلی کی زبان۔

گرمی کے مارے ناک میں آئی ہے میری جاں
اتنا اڑھا دے لاکے مجھے ہلکی اوڑھنی — رنگین

ہلکی بات :۔ آسان بات۔ مؤنث۔

فقرہ :۔ ۱۸۵۷ء کا غدر کیا کوئی ہلکی بات تھی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ایسے محل پر معمولی بات بولتے ہیں۔

ہلکی بات :۔ کمینی بات۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہلکی بات کہنا :۔ خراب بات مُنھ سے نکالنا۔ ایسی بات کہنا جو کہنے والے کو زیبا نہ ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ بھی لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ہلکی بارش :۔ ایسی بارش جو تیز نہ ہو معمولی طریقے کی بارش۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اگر تمھیں گھر جانا ہے تو ابھی چلے جاؤ ہلکی بارش ہو رہی ہے ورنہ تیز ہو گئی تو گھر نہیں جا سکو گے۔

ہلکے بھاری ہونا :۔ ناگوار سمجھنا۔ خفیف ہونا۔ ہندوؤں کی زبان۔

(فقرہ) چار روز کے واسطے کیوں ہلکے بھاری ہوتے ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے بھی لکھا ہے مگر معنوں میں اختلاف ہے۔

صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے اس کے معنی لکھے ہیں "بُرے بننا، بُرائی سر لینا۔ ناراضگی ظاہر کرنا، بگڑنا سنورنا۔

جیسے: "دو روز کے لیے کیوں ہلکے بھاری ہوتے ہو"۔ دہلی کے ایک قدیم لغت میں صاحب نور اللغات کے لکھے ہوئے معنی بھی مِل گئے اس لغت میں صاحبِ فرہنگ آصفیہ کے لکھے معنی بھی درج ہیں۔ مگر اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہِل کے پانی نہ پی سکنا :۔ (کنایۃً) کمال ناتواں ہونا، انتہائی کمزور ہونا، صاحبِ فراش ہو جانا۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان۔

ہِل کے پانی نہیں پی سکتا ہوں کھانا کیسا
سلب کی عارضۂ ہجر نے طاقت کیسی　　رند

قول فیصل :۔ انھیں معنی میں ہِل کے پانی نہ پیا جانا بھی زبانوں پر ہے۔

ہِل کے پانی پیا نہیں جاتا
ورنہ حکم آپ کا بجا لاتا　　شوق

ہِل کے پانی نہ پینا :۱۔ کنایہ ہے بہت مجہول ہونا۔ کاہل ہونا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ جابر کی بہو بیٹیاں پلنگوں پر لدی بیٹھی رہیں اور ہِل کر پانی تک نہیں پیا۔ (بنات النعش)

ہِل کے پانی نہ پینا :۲۔ بہت کمزور ہونا۔ اردو محاورہ عوام کی زبان۔

پیو گے ہِل کے نہ پانی بھی یار پیری میں
جو کیف حال تمہارا ابھی شباب میں ہے　　کیفؔ

ہِل کے پانی نہ پینا :۳۔ اپنے ہاتھوں سے کوئی کام نہ کرنا۔ اردو محاورہ۔ قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ آج وہ بازاروں میں خاک چھانتی پھرتی ہیں جو بیچاریاں ہِل کے پانی بھی نہ پیتی تھیں۔ (گنگھڑ سہیلی)

ہِل کے پانی نہ مانگنا :۔ فوراً مر جانا، ذرا جنبش نہ کر سکنا، پانی مانگنے تک کو نہ ہِل سکنا، بالکل نہ تڑپنا۔ اردو محاورہ، متروک۔

وہ بھویں بندہ ہر چین سے دم شمشیر دودم
اک اشارے میں کریں قتل یہ دونوں عالم
کھائے جلّادِ فلک ان کی دمِ قہر قسم
ان کے ہے قبضۂ قدرت میں اجل اے ہمدم
جنبش ان کی ہے غضب قہر اشارا انکا
ہِل کے پانی بھی نہیں مانگتا مارا انکا

بند ذا سوخت
منشی جواہر سنگھ جوہر لکھنوی

قول فیصل :۔ ان معنی میں پانی نہ مانگنے زبانوں پر ہے۔ 'ہِل کے' اس محاورہ کا جزو نہیں ہے۔

ہلکی پُھلکی :۔ ہلکا پُھلکا کی تانیث۔ اردو۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ باجی امّاں ابھی آپ بیماری سے اٹھی ہیں ہلکی پُھلکی غذا کھائیے تاکہ جلدی ہضم ہو جائے۔

ہلکی پِھٹکی :۔ کپڑے کا سینے کے بعد کم تانا۔ اور جھول چھوڑ دینا کی جگہ۔ اُردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔ قریب بہ متروک۔

سی ہے مُغلانی نے کیا ٹھیک ہماری انگیا
ہلکی چُنٹکی سے ذرا ہو گئی بھاری انگیا　　محشر

ہلکی چُوٹ :۔ خفیف چوٹ۔ اُردو، مؤنث، رائج۔

ہلکی چُوٹ پڑنا :۔ دھیمی چوٹ پڑنا، اوچھی ضرب پڑنا۔ اردو صرف، بانک پٹّے والوں کی اصطلاح۔

قول فیصل :۔ اپنے معنی میں ہلکی چُوٹ مارنا بھی بانک پٹّے والوں کی اصطلاح ہے۔

ہلکے سے :۔ دھیرے سے، آہستگی سے، اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ مَیں نے مذاق میں ہلکے سے تمہارے تماچہ مارا تھا تم سمجھے کہ مَیں نے غصّے میں مارا یہ تمہارا خیال غلط ہے۔

ہلکی شراب :۔ وہ شراب جو تیز نہ ہو۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

کافی ہو آئینہ میں جو دیکھے وہ چشم مست
اس نازنیں کو شوق ہے ہلکی شراب سے　　داغ

ہلکی غذا :۔ زود ہضم غذا۔ ایسی غذا جو دیر ہضم نہ ہو۔ اردو صرف۔ رائج۔

محل صرف :۔ حکیم صاحب نے تم سے کہا تھا کہ ہلکی غذا استعمال کرنا اور تم مٹر پلاؤ اور گوشت کھا رہے ہو۔

ہلکے لہو سے چل نکلے ہیں :۔ باوجود نزاکت یا ناتوانی دل چلاتے ہیں، نہایت گستاخ بے ادب اور مغرور ہو گئے ہیں۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

مجھ کو ہمراہ دیکھ کر بولا
گھر سے جب شوخ بے بدل نکلا (قطعہ)
چل یہاں سے زیست کیوں بھاری نکہت
تو جو ہلکے لہو سے چل نکلا

ہلکے ہلکے :۔ آہستہ آہستہ، دھیرے دھیرے۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف :۔ ہلکے ہلکے ہمارا پنڈا اسلوتم تو جھاڑو سے اس طرح مل رہے ہو جیسے گھوڑے کے کھریرا ہوتا ہے۔

ہلگانا :۱ (بالکسر) لٹکانا۔ آویزہ کرنا۔ معلق کرنا۔ الجھانا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ خالص دیہاتی زبان ہے۔

ہلگانا :۲ کسی کام میں اٹکا دینا، کسی پیشے میں لگا دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہلگت :۔ (بالفتح) عادت پڑنا، چسکا لگنا، مزہ پڑنا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ مولف موصوف نے پڑنا کے ساتھ اس کا صرف بھی لکھا ہے اور عورتوں کی زبان بتائی ہے۔ مولف موصوف ہی نے لغات النسا میں بالکسر لکھا ہے اور مثال یہ دی ہے "تجھے کیا ہلگت پڑ گئی"

بہر حال لکھنؤ میں مستعمل نہیں ہے۔

ہل گئے ہیں :۔ عادی ہو گئے ہیں، مزا پڑ گیا ہے، چاٹ لگ گئی ہے، بہت یار بن گئے ہیں۔ اخلاص میں آ گئے ہیں۔ اردو محاورہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہل مل جانا :۱ گھل مل جانا، آدمی کا آدمی سے مانوس ہو جانا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :۔ اب اس محل پر گھل مل جانا بولتے ہیں۔

ہل مل جانا :۔ بچے یا وحشی جانور کا مطیع ہو جانا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

ہڈیوں کی چاٹ پاتے ہی ہما
کیا سگ محبوب سے ہل مل گیا امیر

ہل مل کر رہنا :۔ میل جول کے ساتھ رہنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب اس محل پر عورتیں مل جل کے رہنا بولتی ہیں۔

هَل مِن مُّبَارِز :۔ ہے کوئی ایسا کہ جو ہم سے لڑنے آئے اور ہم سے مقابلہ کرے۔ عربی جملہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہل من مبارز کی لعینوں میں ہے پکار
اکبر جواب دیتے ہیں بڑھ بڑھ کے بار بار تعشق

هَل مِن مَّزِید :۔ قرآن شریف کا ایک جملہ ہے جب سب دوزخی دوزخ جا چکیں گے تو دوزخ پکار پکار کے کہے گا کوئی اور بھی ہو تو لاؤ۔ عربی فقرہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع ہر اک داخلہ پہ ہے ہل من مزید محسن

قول فیصل :۔ صدائے ہل من مزید یا نعرۂ ہل من مزید کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

(صدا) یارب صراط پر ہو توقف مراقلیل
آئے صدا نہ کان میں ہل من مزید کی عاشق

(نعرہ) بھر دو جو صورت دوزخ بھی پیٹ زاہد کا قدر
ڈکار نعرۂ ہل من مزید ہو جائے بلگرامی

ہلنا :۱ (بالکسر) مانوس ہونا۔ بچوں یا جانوروں یا کسی کا اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔

اک شور ہی رہا ہے دیوانہ پن میں اپنے
زنجیر سے ہلے ہیں گر کچھ بھی ہم ہلے ہیں میر

ہلنا :۲ متحرک ہونا، حرکت میں آنا، جنبش کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ابروئے کیا ہو گا جس وقت اُسے بسمل
وہ ضعف زدہ ہرگز تڑپا نہ ہلا ہو گا نظیر

ہلنا :۳ ہیبت یا رعب سے متزلزل ہونا، لرزنا، تھرتھرا کانپنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مجھ کو لغزش نہ ہو ہر چند زمانہ ہل جائے
قطب تارا جسے کہتے ہیں مرا مرکب ہے آتش

ہلنا :۴ اپنی جگہ سے جنبش کرنا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ باجی تم اپنی جگہ سے ہلنا بھی نہیں چاہتیں اور چاہتی ہو کہ سب کام انجام پا جائیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

ہلنا :۵ کام کرنے کے لیے آمادہ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنی کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔

ہلنا :۶ مجامعت کرنا، صحبت کرنا، جماع کرنا، مزے میں آنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہلنا جلنا :۔ (بکسر ہا و ضم جیم) حرکت میں آنا، جنبش کرنا، جنباں ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

تن لاغر یہ بے حس ہے ہمارا ناتوانی سے
مثال سایہ ساکت ہے نہ ہلتا ہے نہ جلتا ہے شاد لکھنوی

محل صرف :۔ ہیبت سلطانی اس پر ایسی چھا رہی تھی، نہ ہلتا تھا نہ جلتا تھا۔ (توبۃ النصوح)

ہلنا ڈلنا :۔ حرکت کرنا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

ع پڑے رہتے ہیں بستر پہ نہ ہلتے ہیں نہ ڈلتے ہیں شاد

ہلنڈا :۔ (بکسر اوّل و فتح دوم) مضبوط آدمی، قوی آدمی۔ ہندی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَلَنڈا :۔ (بفتح اول و دوم) ٹرذنگی، وحشی طبع، ہوائی دیدہ، کھلنڈری۔ صفت، مؤنث، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے

ہل نہ سکنا :۔ بہت کمزور ہو جانا۔ اردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کوس دو کوس چل نہیں سکتا، پڑا رہتا ہوں چارپائی سے ہل نہیں سکتا۔ (انشائے سرور)

ہلنے کو جی نہیں چاہتا :۔ کمال مجہول ہونے کے واسطے مستعمل ہے۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

ہَلواہا :۔ (بالفتح) قلبہ راں، ہل جوتا، ہل جوتنے والا۔ ہندی، مذکر، گنواروں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ گنواروں کی زبان پر ہرواہ یا ہرواہا ہے نہ کہ ہلواہا۔

ہلُورنا :۔ (بضم لام و واو مجہول) ٹھورنا، اکٹھا کرنا۔ ہندی، فعل متعدی (پورب) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ پورب سے مُراد اگر لکھنؤ ہے لکھنؤ کے عوام بفتح اوّل ہَلُورنا بولتے ہیں۔ اور عورتیں بھی بولتی ہیں۔

ہلوڑا :۔ (بکسر اوّل و ضم دوم) موج۔ ہندی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہلوریں لینا :۔ موجیں مارنا۔ اُردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ چاند کی روشنی لہروں میں مل کر ہلوریں لیتی تھی۔ (طلسم ہوشربا)

ہُلوک :۔ (بفتح اول و واو مجہول) قے کی وہ مقدار جو ایک مرتبہ منہ سے نکلے۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان جیسے دو ہلوکیں ڈال کر چل بسا 'یا' وباکا یہ عالم ہے کہ آدمی نے ہلوک ڈالی اور چل بسا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ خاص دہلی کی زبان ہے اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُلوکنا :۔ قے کرنا، استفراغ کرنا۔ اردو مصدر۔ دہلی کی زبان۔

مانند شیشۂ مے گلگوں دہن کو کھول
چاہے کہ کچھ کہے تو ہلوکے ہے وہ لہو — سودا

ہِلّہ :۔ (دیکھو ہلّا) دھاوا، یلغار، چڑھائی، یورش۔ اردو، اسم۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کے عوام بفتح اوّل (ہَلّہ) بولتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔ ہَلّہ کرنا بھی بولتے ہیں جو دیہاتیوں کی زبان ہے۔

ہل ہانکتے کودوں پھانکتے :۔ (کنایتہً) اضطرار کی حالت میں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس محل پر لکھنؤ کی عورتیں ہَل ہلاتے کودوں پھانکتے بولتی ہیں۔

جیسے: "تم دن بھر غائب رہے اب چار بجے ہَل ہلاتے کودوں پھانکتے چلے آرہے ہو اور کہتے ہو مجھے بھوک لگی ہے۔"

ہُلہُل :۔ (بضم ہر دو ہا) ایک پودے کا نام جس کے پھول اور پتے بہت بدبو دار ہوتے ہیں۔ یہ پودا اکثر برسات میں خود سے اگتا ہے۔ بواسیر کے حق میں نہایت مفید بتاتے ہیں۔ ہندی، اسم، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہُلہُلا :۔ (بضم اوّل سوم) شگوفہ۔ کوئی عجیب یا انوکھی بات۔ حیرت انگیز یا فتنہ انگیز بات۔ اُردو، مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

ہُلہلا :۔ شوق، اُمنگ۔ نور اللغات و فرہنگ آصفیہ

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ان معنیٰ میں نہیں بولتے۔

ہُلہلا :۔ بہتان۔ جھوٹی بات۔ بے سروپا بات۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ان معنیٰ میں نہیں بولتے۔

ہُلہُلا اٹھانا :۔ شگوفہ چھوڑنا، کوئی انوکھی یا عجیب بات مشہور کرنا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ اس نے اچھا ہُلہلا اٹھایا کہ برات آپہونچی۔

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ اثر مولف نور اللغات کے اس اندراج پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں "لکھنؤ میں اس جگہ اشغلا یا اشقلا چھوڑنا نیز مندرجہ شگوفہ چھوڑنا کہتے ہیں۔"

مولف فرہنگ اثر نے نہ معلوم کیوں اس کی رد کی ہے۔ حالانکہ لکھنؤ کی عورتیں برابر ہُلہلا اٹھانا بولتی ہیں۔

ہُلہُلا اٹھنا :۔ کسی کام کے واسطے دفعتہً دل چاہنا۔ شوق چرانا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

محل صرف :۔ اب سب کو یہ ہُلہلا اٹھا کے اپنے ہاتھ سے پکائیں دیکھیں کون اچھا پکاتا ہے۔ (چتر بہنیلی)

ہَلہلا کر بخار چڑھنا :۔ زور سے بخار چڑھنا۔ ایسا بخار چڑھنا جس کی شدت سے بیمار کانپنے لگے، دفعتہً تپ لرزہ چڑھنا، زور سے بخار ہونا۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ رات کو اچھی خاصی کھاپی کر سوئی صبح کو ہلہلا کر ایسا بخار چڑھا کہ اب غریب سے اٹھا نہیں جاتا۔

ہلہلا کر پھینکنا :- جگہ سے اکھاڑ پھینکنا، خوب جھنجوڑ کر پھینکنا۔ اُردو محاورہ، متروک۔

میری آہوں نے آسماں کو
پھینکا آخر کو ہلہلا کر — عاشق

ہَلْہَلانا :- (بفتح ہر دوہا) کپکپانا، کانپنا، تھرتھرانا، بخار کے سبب بدن کا تھرانا۔ اردو مصدر۔ لازم، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- آج کئی دن سے پڑی بخار میں ہلہلا رہی ہوں۔ (سگھڑ سہیلی)

قول فیصل :- اسی کو بصورت متعدی بھی استعمال کیا ہے جو دہلی کی زبان ہے۔

ہلہلاوے ہے حقیری سے مجھے اب وہ بھی
جس شکستے سے نہ جاگہ سے ہلا جاتا تھا — میر

ہُلْہُلانا :- (بالضم وضم سوم) کانپنا، تھرانا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

ہَلْہَل کی ڈوئی :- (ہلہل بفتح اول وسوم بروزن مخمل) خبطی، گھبرائی ہوئی۔ وہ کہ جو ٹھیک کام نہ کرے۔ ماری ماری پھرنے والی۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- مُردی سے ہزار مرتبہ کہا کہ گھر میں بیٹھ لیکن وہ ہلہل کی ڈوئی چاروں طرف ماری ماری پھرتی ہے۔

ہُلیارے :- (بالضم) ہولی کھیلنے والے، ہولی کا رنگ اُچھالنے والے۔ اردو، رائج۔

ہَلِیلہ :- (بفتح اول وکسر دوم وفتح سوم یائے معروف) ہڑ ایک مشہور دوا کا نام۔ فارسی۔ مذکر۔ اطبا کی اصطلاح۔

ہَلِیلۂ ثلاثہ :- بڑی ہڑ، ہڑ بہیڑا، چھوٹی ہڑ۔ فارسی ترکیب، اطبا کی اصطلاح۔

ہَل ہے :- پار ہے۔ اردو صرف۔ گیڑیاں کھیلنے والوں کی اصطلاح۔ قریب بہ متروک۔

قول فیصل :- قدیم زمانے میں گیڑیاں کھیلنے کا چلن کافی تھا عوام اور پست طبقے کے لوگ گیڑیاں کھیلتے تھے جب اپنی لکڑی کو مخالف کی لکڑی پر مارتے تھے جو زمین پر پڑی ہوتی تھی تو کہتے کہ ڈل ہے، یعنی لکڑی پالے کے پار ہوگئی چاہے دار خالی جائے اور لکڑی پالے کے پار نہ ہو مگر ہل ہے ضرور کہتے تھے۔ اب یہ کھیل بالکل ختم ہوگیا ہے۔ عام طور سے جلانے والی لکڑیاں کھیلی جاتی تھیں اور ایک ایک آدمی دن بھر میں دس دس بیس بیس سیر جیت کر لاتا تھا۔

ہِم :- ۱، ہند کی پانچویں رُت جو اگھن اور پوس میں ہوتی ہے۔ منگسر اور پوہ کی فصل ۲، برف، پالا۔ چنانچہ ہمالہ پہاڑ اس وجہ سے اس نام سے موسوم ہوا کہ وہ برف کا گھر ہے یعنی ہمیشہ برف سے مستور رہتا ہے۔ سنسکرت۔ اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اُردو میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَم :- ۱، ضمیر۔ متکلم مع الغیر یعنی میں اور میرے ساتھ اور لوگ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- ہم بہ صیغۂ جمع تنہا نہیں بولتے ہم لوگ یا ہم سب کہتے ہیں۔

ہَم :- ۲، میں کی جگہ بھی مستعمل ہے۔ اردو۔ فصیح، رائج۔

ہم جان فدا کرتے گر وعدہ وفا ہوتا
مرنا ہی مقدر تھا وہ آتے تو کیا ہوتا — مومن

ہَم :- ۳، کلمۂ تعظیم جو اپنی ذات کے واسطے ادنیٰ کے مقابلے میں مستعمل ہے۔ اُردو، فصیح، رائج۔

محل صرف :- کوئی تمہارا ساتھ دے یا نہ دے ہم ہر حال میں تمہارے ساتھ ہیں تم گھبرانا نہیں۔

ہَم :- ۴، نیز۔ بھی۔ بلکہ۔ ماسوا۔ اور اس کے علاوہ۔ فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "نیز اور ہم میں یہ فرق ہے کہ ہم معطوف و معطوف علیہ دونوں کے واسطے جائز ہے۔

جیسے: "ہم نماز گزدم و ہم روزہ گرفتم"۔ برخلاف نیز کہ تنہا معطوف آتا ہے۔ مگر لفظ ہم مفردات میں آتا ہے جیسے کہ "ہم زید را زدم ہم عمر درا"۔ لفظ نیز کے برعکس کہ جملہ کے سوا نہیں آتا۔

جیسے: "زید را زدم و عمر و را نیز زدم" اس کا استعمال اردو میں اور فارسی مثلوں میں ہے۔

جیسے :- "ہم خرما و ہم ثواب"۔

ہَم :- ۵، کسی کام میں شرکت ظاہر کرنے کے لیے آپس میں۔ باہمد گر۔ ساتھی، شریک۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہیں ہو اور پھر کہنے کو یاں ہو
حریف بدگماں کے ہم گماں ہو — انور دہلوی

قول فیصل :- مرکبات میں مستعمل ہے جیسے ہم پلہ، ہم سر وغیرہ۔

ہَمّ :- (بفتح اول و میم مشدد) ایسا غم جو آنے والی مصیبت کے خیال سے ہو بخلاف غم جو موجودہ مصیبت پر کیا جائے مجازاً مرادف رنج و غم، اندوہ، فکر، اندیشہ، ملال۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کیا کیا ہوا بیانِ غم و ہم کا اتفاق
سمجھیں گے جن کو دردِ محبت کا ہے مذاق — تعشق

قول فیصل :- تنہا مستعمل نہیں غم و ہم کی ترکیب سے بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے چند معنیٰ اور بھی لکھے ہیں۔ (۱) قصد، خواہش، ارادہ (۲) بیماری کا بدن کو مضمحل کر دینا (۴) نہایت بوڑھا (۵) بچے کو لوری دے کر سُلانا۔

اردو میں ان معنیٰ میں مستعمل نہیں۔

ہُما :- (بالضم) ایک مشہور پرند کا نام جس کی نسبت

خیال کیا جاتا ہے کہ وہ جس کے سر پر سے گزر جائے وہ بادشاہ ہو جاتا ہے۔ یہ جانور ہڈیاں کھاتا ہے اور کسی کو نہیں ستاتا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

طالع تو خوب تھے نہ ہوا جاہ کچھ نصیب
سر پہ مرے ہزار برس تک ہُما پھرا — میرؔ

قول فیصل :۔ ذیل کے مصرعے میں اس طرف اشارہ ہے کہ ہُما ہڈیاں کھاتا ہے۔

ع کھا جاتی ہے ہُما کی طرح استخوان کو — تعشقؔ

قدیم زمانے کی یہ رسم تھی کہ بند کمرے میں چند معزز لوگ کھڑے ہوتے اور ہُما کو چھوڑ دیا جاتا تھا جس کے سر پہ تھک کے وہ بیٹھ جاتا تھا وہ بادشاہ بنایا جاتا تھا۔

ہُما :۲۔ بہمن بادشاہ کی بیٹی کا نام جو رسم زردشت کے موافق اپنے باپ کی زوجیت میں آئی اور اس سے داراب پیدا ہوا۔ فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہم ابھی سے فاتحے کے لئے ہاتھ اُٹھاتے ہیں :۔ جب کوئی جھوٹ موٹ مرنے کی دھمکی دیتا ہے تو عورتیں کہتی ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَمارا :۱۔ ہم سب کا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اردو میں میرا کی جگہ مستعمل ہے بصیغۂ جمع کم بولتے ہیں۔

ہمارا :۲۔ میرا، میری ذات کا۔ اردو، فصیح، رائج۔

عاشق ہمارے نانا کا جب روزہ ہوا
ایمان روزہ کا ہر اک روزہ ہوا — مرزا دبیرؔ

ہمارا :۳۔ خصوصیت اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے جیسے ہمارا دوست۔ ہمارا عزیز۔ جان پہچان۔ اردو، فصیح، رائج۔

ع دیکھے تو کوئی قدر ہمارا کہیں نہ ہو — قدرؔ

ہمارا ابھی خُدا ہے :۔ صبر کے موقع پر کہتے ہیں یعنی خدا ہماری مدد کرے گا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

صنم رکھ لوں گا سنگِ صبر دل پر
خدا حافظ ہمارا ابھی خُدا ہے — عاشقؔ

ہمارا تمہارا خدا بادشاہ :۔ قصہ گو جب کسی بادشاہ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ فقرہ کہتے ہیں۔ اردو مثل۔ عورتوں کی زبان۔

خُتن میں تھا اک شاہ عالم پناہ
ہمارا تمہارا خُدا بادشاہ — (لذّتِ عشق)

قول فیصل :۔ کہانی کہنے والے مکمّل طور سے یوں کہتے ہیں" ہمارا تمہارا خدا بادشاہ آنکھوں کی دیکھی کہتے نہیں کانوں کی سُنی کہتے ہیں عذاب ثواب بنانے والے کی گردن پر۔

ہمارا حَلوا کھائے :۔ ایک قسم کی سخت قسم جو دوسرے کو دی جاتی ہے یعنی ہم مرجائیں۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

ہم کو پیٹے ہمارا حَلوا کھائے
ہم کو ہَے ہَے کرے جو ہم سے چُھپائے — قلقؔ

ہمارا جَنازہ دیکھے :۔ ہمیں مَرا ہوا دیکھے۔ اُردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ ہمارے سر کی قسم۔ لے اُٹھو بس منھ دھو ڈالو۔ عید مناؤ وہ جوڑا پھڑکاؤ۔ ہمارا جنازہ ہی دیکھے جو چوری کا سوگ کرے۔ (فسانۂ آزاد)

ہَمارا ذِمّہ :۔ ہم اس دعویٰ کے ذمّہ دار ہیں۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ ہم ذمّہ داری کے ساتھ کہتے ہیں۔ اردو محاورہ۔ عوام کی زبان۔

یہی ہے حُسن کی شہرت تو ہمارا ذمّہ
کہ ترے کوچے میں اک شہر جو آباد نہ ہو — داغؔ

محل صرف :۔ میر صاحب کو ان کے معاملے پر درد آیا۔ کہا کہ جاؤ بے تامل غزل پڑھ دو۔ کوئی اعتراض کرے گا تو جواب ہمارا ذمّہ ہے۔ (دیوانِ ذوقؔ مرتبہ آزاد)

ہَمارا سَلام :۔ بیزاری ظاہر کرنے کے لیے۔ اُردو۔ رائج۔

واعظ ترے بیاں کو ہمارا سلام ہے
سُن لیں گے چار شعر کسی کی زباں سے ہم — صباؔ

ہَمارا صَبر جھوٹے کی جان پر :۔ جھوٹے پر ہمارا صبر پڑے۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

ہم نے کس دن کیا تھا اس پر جبر
جھوٹے کی جان پر ہمارا صبر — قلقؔ

ہمارا کیا ہے :۔ ہمارا کیا بگڑتا ہے، ہمارا کچھ نقصان نہیں۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

تم رہو غیر رہے تم کو مُبارک عشرت
ہم چلے جائیں گے محفل سے ہمارا کیا ہے — راقمؔ

ہمارا لہو پیئے :۔ ایک قسم کی سخت قَسم جو دوسرے کو دی جاتی ہے۔ اُردو۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ چھمّی جان۔ اس وقت آپ ایسے بدحواس کہاں بُگ ٹُٹ بھاگے جاتے تھے۔ سچ کہیے گا آپ کو ہماری جان کی قسم۔ ہمارا لہو پیے جو لگی لپٹی بات کہے۔ (فسانۂ آزاد)

ہمارا مُردہ دیکھے :۔ ایک قسم کی سخت قسم۔ ہم کو روئے۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تم کو مانجھے کی پینڈی لے لینا چاہیے ہمارا مُردہ دیکھے جو واپس کرے۔

ہماری :۔ (ہمارا کی تانیث) اپنی۔ ذاتی۔ نجی۔ اردو۔ مونث۔ فصیح، رائج۔

وہ نہیں سنتے ہماری کیا کریں
مانگتے ہیں ہم دعا جن کے لئے — داغؔ

ہماری آنکھ سے دیکھو :۔ جب ایک چیز اچھی یا بُری ہو مگر کہنے پر بھی دوسرا شخص اسکی بھلائی برائی

نہ دیکھ سکے تو اس وقت کہتے ہیں ہماری آنکھ سے (آنکھوں سے) دیکھو۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ ہم جتنی چیزیں خرید کے لاتے ہیں تم اُن سب میں عیب نکال رہے ہو ہم نے پیسہ لگایا ہے ہماری آنکھ سے دیکھو تو سمجھ میں آجائے۔

ہماری بلّی ہمیں سے میاؤں:۔ ہمارا کھائے اور ہمیں پہ غرّائے۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ مجھ بدنصیب نے مثل اولاد کے پالا مگر شادی ہونے کے بعد کیسا لڑتی ہے اور کیسا مُنھ چڑھتی ہے اس کمبخت کی وہی مثل ہے کہ ہماری بلّی ہمیں سے میاؤں۔

ہماری بندگی پہونچے:۔ (کنایتہً) ہم باز آئے۔ ہمیں معاف رکھیے۔ اردو۔ دہلی کی زبان۔

شفا ہو عیسٰیٔ گردوں نشیں سے
ہماری بندگی پہونچے یہیں سے — داغ

قول فیصل:۔ دراصل یہ پورا فقرہ ہے "یہیں سے ہماری بندگی پہونچے" یعنی یہیں اس فقرہ کا ضروری جزو ہے۔

ہماری بھتّی کھائے:۔ ہمارا حلوہ کھائے، ہمارا مردہ دیکھے، ایک طرح کی قسم۔ اردو صفت۔ عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہم کو گاڑے ہماری بھتّی کھائے
ذبح ہم کو کرے جو سچ نہ بتائے — تلق

قول فیصل:۔ مسلمانوں میں یہ عام رواج ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اس کا سیوم، دسواں، بیسواں مہینہ ہو جاتا ہے تو چالیسویں میں جب تُورا تیار ہوتا ہے تو چالیس دن کے حساب سے روٹیاں اور سالن وغیرہ رکھ دیتے ہیں۔ تُورا تو کسی مستحق کو دے دیا جاتا ہے لیکن یہ بھرتی کی روٹیاں اور سالن وغیرہ گھر والے کھاتے ہیں۔ یہ روٹیاں بھرتی کی کہلاتی ہیں اس کو بھتّی کہتے ہیں۔

ہماری جان کو جلّاد ہے:۔ ہمارے لیے مثل جلّاد کے ہے۔ اردو، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

روز تیرا خط بنا کے قتل کرتا ہے ہمیں
کیا ہماری جان کو جلّاد یہ حجام ہے — ناسخ

ہماری دادی نے گھی کھایا ہمارا ہاتھ سونگھو:۔ کوئی کام کرے کوئی اِترائے۔ کام کسی نے کیا داد کوئی مانگے۔ اردو مثل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ہمارے:۔۱ ہمارا کی جمع۔ اردو، ضمیر، فصیح، رائج۔

ہمارے:۔۲ حروف مغیرہ یا تابع مُغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدلی ہوئی صورت۔ اردو۔ فصیح، رائج۔

ہمارے بعد ہے یہ حال ہم صفیروں کا
اس آشیاں میں صدا دی وہاں پکار آئے — تعشق

ہمارے بڑے پرائے بردے آزاد کرتے تھے:۔ بزرگوں نے خرچ کیا ہم نام چاہتے ہیں، آپ تو کچھ نہیں مگر باپ دادا کے نام پر اتراتے ہیں۔ اردو مثل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہمارے فرشتوں کو بھی خبر نہیں:۔ ہم مطلق بے خبر ہیں، ہمیں بالکل نہیں معلوم، ہم کیا ہمارے کراماً کاتبین بھی بے خبر ہیں۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ خدا معلوم تم بار بار مجھ سے کیوں پوچھے جاتے ہو ہم کو کیا ہمارے فرشتوں کو بھی خبر نہیں کہ تم نے بٹوا کہاں رکھا تھا۔

قول فیصل:۔ اسی جگہ "میرے" کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔

ہمارے مُنہ میں زبان ہے:۔ ہم بھی طاقتِ گویائی رکھتے ہیں، ہمارا مُنہ بھی بند نہیں ہے ہم بھی اس سوال کا جواب دے سکتے ہیں۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کیا خوب تم نے غیر کو بوسہ دیا نہیں
بس چُپ رہو ہمارے بھی منہ میں زبان ہے — غالب

قول فیصل:۔ یوں بھی بول دیتے ہیں ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں۔

ہمارے ہاں سے آگ لائی نام رکھا بیسنْدر:۔ ہماری ہی چیز اور ہمیں سے دریغ۔ پرائی چیز پر اترانے والے کی نسبت بولتے ہیں۔ اُردو مثل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ہمارے ہوتے ساتھے:۔ ہماری موجودگی میں۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف:۔ ہمارے ہوتے ساتھے کسی اور پر نگاہ پڑے ستم ہے یا نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اب اس محل پر ہمارے ہوتے (یا) ہوتے ہوئے زبانوں پر ہے۔

ہُمانا:۔ (بضم اوّل) کسی وزنی چیز کو اس لیے اٹھانا کہ اس کے نیچے کوئی چیز رکھیں۔ اُردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ ایک طرف سے تخت کا پایہ نیچا ہے میاں صاحبزادے اک ذرا سا ہُماس کے ایک اینٹ لگا دو نیچے۔

قول فیصل:۔ ہُمانا بھی زبانوں پر ہے۔

ہُما شُما:۔ ادنیٰ اور اعلیٰ، سب۔ عوام، ایرے غیرے۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہُما شُما کو ملی قیصری و خاقانی
عزیزِ مصر ہوا اک غریب کنعانی — اوج

ہمالیہ (یا) ہمالہ :۔ ہندوستان کے ایک مشہور شمالی پہاڑ کا نام جو دنیا کے سب پہاڑوں سے اونچا اور ہمیشہ برف سے ڈھکا رہتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل :۔ چونکہ 'ہم' سنسکرت میں برف کو کہتے ہیں اور آلہ مقام یا مکان کو کہتے ہیں اس لئے یہ نام ہو گیا۔

اردو انسائیکلوپیڈیا مطبوعہ لاہور لکھتے ہیں کہ سنسکرت لفظ ہما بمعنی برف اور آلہ بمعنی مسکن کا مرکب ہے یعنی برف کا مسکن۔ دنیا کا سب سے بلند پہاڑی سلسلہ جس میں ۲۶ بلند ترین چوٹیاں ہیں ان میں ایورسٹ بھی شامل ہے جو دنیا کی سب سے اونچی (۲۹۰۲۸ فٹ) چوٹی ہے یہ پہاڑی سلسلہ جنوب وسطی ایشیا میں واقع ہے اور افغانستان سے کشمیر، بھارت، نیپال اور بھوٹان تک پھیلا ہوا ہے۔

ہمالہ کی لمبائی مشرق سے مغرب تک تقریباً ۱۵۰۰ میل اور چوڑائی اوسطاً ۱۰۰ میل ہے ارضیاتی اعتبار سے یہ دنیا کا سب سے جوان کوہستانی سلسلہ ہے اور تقریباً ۲۳ ملین سال قبل وجود میں آیا تھا۔ زلزلوں اور زمین کی پرت میں شدید ہلچل سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمالہ ہنوز بلند ہو رہا ہے اس کی اوسط بلندی ۲۰۰۰۰ فٹ ہے اور آب و ہوا اتنی سرد ہے کہ عام انسان زندہ نہیں رہ سکتا صرف کوہ پیما ہی اسے سر کرتے ہیں۔ شمال میں ہمالہ کے پرے تبت کا پلیٹو ہے جو دنیا کی سب سے اونچی سطح مرتفع ہے۔ بھارت کا مشہور دریا گنگا اور برہم پتر اور پاکستان کا عظیم دریا سندھ اسی سلسلۂ کوہ سے نکلتے ہیں۔

ہمام دستہ :۔ ہاون دستہ۔ عوام کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ فصحائے لکھنؤ ہاون دستہ اور عوام امام دستہ بولتے ہیں ہمام دستہ کوئی نہیں بولتا۔

ہماں آش در کاسہ :۔ اس وقت مستعمل ہے جب پہلی حالت میں کوشش کے باوجود کوئی تبدیلی نہ ہو۔ فارسی مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

محل صرف :۔ مرزا حسینی بیگ نے کچھ اٹھا نہ رکھا ہو گا۔ سب کچھ مفصل حال کہا ہو گا۔ ابتک ہماں آش در کا ہے عجیب و غریب تماشا ہے۔
(انشائے سرور)

ہماہمی :۔ ۱ (بفتح اول ہر دو ہا) زور شور، ایسی بات کہنا کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ اس کو ہم خود انجام دیں گے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

بخشا جو حسن صانع قدرت نے یار کو
کس کس ہماہمی سے محل کے لیا ہے رنگ — شرق

ہماہمی :۔ ۲ سینہ زوری، زبردستی۔ اردو، مؤنث، قریب بہ متروک۔

کفار نے نہ شر کے بڑھانے میں کی کمی
لیں انتقام کفر کا یہ تھی ہماہمی — افقح

قول فیصل :۔ آخر میں نون غنہ کے ساتھ ہماہمیں بھی نظم کیا ہے۔

کہتا تھا میں نہیں نہیں نہ کرو
کہتی تھی وہ ہماہمیں نہ کرو — شوق لکھنوی

ضرورت شعری کی وجہ سے شوق نے قافیہ قرار دیا ہے جو اصولاً جائز ہے لیکن اس کا رسم الخط ہماہمی ہی ہے۔

ہماہمی کرنا :۔ ۱ جو کچھ ہیں سو ہم ہی ہیں یہ بات ظاہر کرنا، اپنے کو کچھ سمجھنا ۲ غرور یا گھمنڈ کرنا۔ تعلّی کی لینا، خود ستائی کرنا ۳ زبردستی کرنا۔ اپنا زور دکھانا۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ صرف معنی نمبر ۳ میں بولتے ہیں

**ہمائے اوج سعادت بدام ما افتد
اگر ترا گزرے بر مقام ما افتد** :۔ اگر آپ کا گزر ہمارے مکان میں ہو جائے تو نیک بختی کی بلندی کا ہما ہمارے دام میں آجائے یعنی اگر آپ ہمارے یہاں تشریف لائیں تو یہ ہماری بڑی خوش نصیبی ہو گی۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہمایوں :۔ ۱ (بضم اول و چہارم) بابرکت، مبارک، سعود۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ بخت خفتہ کو ہو ہمایوں یہ چشم دشمن کو ہو مبارک
شب جدائی رہے سلامت کہ خواب ہم لے کے کیا کریں گے
ظہیر

قول فیصل :۔ یہ لفظ ہمایوں سے مرکب ہے ہما مشہور پرند کا نام ہے اور یوں کلمۂ نسبت ہے۔

ہمایوں :۔ ۲ خاندان مغلیہ کے ایک مشہور بادشاہ کا نام۔ جو بابر کا بیٹا اور اکبر کا باپ تھا۔ اس بادشاہ نے ۱۵۳۰ء سے ۱۵۵۶ء تک حکمرانی کی۔

قول فیصل :۔ اردو انسائیکلوپیڈیا لاہور لکھتے ہیں کہ برصغیر ہند کے شہنشاہ ظہیر الدین بابر کا بڑا بیٹا اور خاندان مغلیہ کا دوسرا بادشاہ کابل میں پیدا ہوا۔ ۱۵۲۶ء میں باپ کے ساتھ ہندوستان آیا حصار فتح کیا اور پانی پت کی پہلی لڑائی میں نمایاں کارنامے سر انجام دیے ہندوستان آنے سے پہلے اور بعد بدخشاں میں گورنر رہا۔ ۱۵۲۹ء میں سنبھل کا گورنر مقرر ہوا۔ باپ کی وفات پر ۱۵۳۰ء میں ہندوستان کا شہنشاہ بنا۔ اس وقت مشرق میں افغانوں کا زور تھا جو بنگال و بہار سے اٹھ کر جون پور اور اس کے اطراف پر قابض ہو گئے مغرب میں گجرات کا سلطان بہادر شاہ مالوے کے

قابض ہو چکا تھا۔ راجپوتانہ میں راجپوت دوبارہ قسمت آزمائی کے لیے تیاریاں کر رہے تھے۔ ہمایوں نے ۱۵۳۴ء میں گجرات پر توجہ کی۔ چتوڑ کے قریب بہادر شاہ کو شکست دی۔ اس کے تعاقب میں چمپانیر کو فتح کرتا ہوا کھمبائیت تک پہنچا اور مالوہ اور گجرات پر قبضہ کرلیا۔ مالوہ اور گجرات پر قبضہ کرنے کے بعد اُس نے اپنے بھائی عسکری کو گجرات کا گورنر مقرر کیا۔

ہمایوں گجرات میں اُلجھا ہوا تھا تو فرید خاں عرف شیر خاں نے بہار میں افغانوں کو منظم کرکے زبردست قوت پیدا کرلی۔ بنگال کے بادشاہ نصرت شاہ نے ہمایوں کو بنگال آنے کی دعوت دی۔ شیر خاں ایک طرف ہٹ گیا۔ ہمایوں واپس لوٹا تو شیر خاں نے ۱۵۳۹ء میں بکسر کے قریب جنگ چوسہ میں اسے شکست دی۔ ہمایوں نے دریا میں گھوڑا ڈال دیا اور نظام سقہ نے اُس کی جان بچائی۔ اس کے صلے میں آگرہ پہونچ کر ہمایوں نے ایک دن کے لیے نظام سقہ کی بادشاہی قائم کی۔ چوسہ کی فتح کے بعد شیر خاں نے اپنی بادشاہی کا اعلان کردیا اور شیر خاں کے بجائے شیر شاہ کہلانے لگا۔

شیر خاں نے قنوج سے آگے بڑھ کر بلگرام میں ہمایوں کو دوسری مرتبہ شکست دی۔ ہمایوں آگرہ اور لاہور سے ہوتا ہوا سندھ کی طرف بھاگ گیا اس طرح اپریل ۱۵۴۰ء میں ہمایوں کی حکومت ہندوستان میں ختم ہوگئی اور شیر شاہ سوری یہاں کا فرمانروا بنا۔ ہمایوں سندھ میں مارا مارا پھر رہا تھا کہ ۱۵ر اکتوبر ۱۵۴۲ء کو امرکوٹ میں اکبر پیدا ہوا۔ ہمایوں نے ننھے اکبر کو اپنے بھائی کامران کے سپرد کیا اور خود چند وفادار ساتھیوں کے ساتھ شاہنشاہ ایران کے پاس جاکر پناہ گزین ہوا۔ ۱۵۴۵ء میں اس نے ایرانی فوج کی مدد سے کابل فتح کرلیا۔ نومبر ۱۵۵۴ء میں ہندوستان کا رخ کیا دیپال پور کے قریب معمولی مزاحمت پیش آئی۔ ماچھی واڑہ میں سکندر شاہ سور کو شکست دے کر سرہند پہنچا۔ یہاں دوبارہ جنگ ہوئی سکندر شاہ شکست کھا کر شوالک کی پہاڑیوں میں بھاگ گیا ہمایوں جولائی ۱۵۵۵ء دہلی و آگرہ پر قابض ہو گیا۔ بعد ازاں اکبر اور بیرم خاں کو سکندر شاہ سوری کے تعاقب میں شوالک کی طرف روانہ کیا۔ ۷ر جنوری ۱۵۵۶ء کو کتب خانے کی چھت سے اُترتے ہوئے گر کر سخت زخمی ہوا اور ۲۴ر جنوری ۱۵۵۶ء کو وفات پائی۔ ہمایوں رحمدل، عادل، فیاض اور عالی ظرف بہادر تھا۔ بھائیوں کی بے وفائیوں سے بار بار نقصان اُٹھائے۔ اس کا مقبرہ دہلی میں ہے اس کے گنبد کی امتیازی خصوصیت سے متاثر ہوکر انگریز انجینیر لیسٹن نے نئی دہلی میں قصر وائسرائے کا گنبد اسی طرز کا بنایا۔ اس طرز کے گنبد کو زلزلے سے نقصان نہیں پہنچتا۔

ہم آغوش: ۔ بغل گیر، ہمکنار۔ باہم گلے ملنے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

نہ ہم آغوش ہو جاناں سے اپنے
پشیماں ہی رہے ارماں سے اپنے (مثنوی شام غریباں)

قول فیصل: ۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

ہم آغوشی: ۔ بغل گیری۔ ہمکناری۔ فارسی، مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع بے ادب کچھ ہم نہیں خواہش ہم آغوشی کی کیا — امیر مینائی

ہم آواز: ۱۔ وہ جن کی ایک آواز ہو۔ سر یا راگ میں شریک۔ فارسی، صفت، (نور اللغات)

قول فیصل: ۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہم آواز: ۲۔ (کنایتہً) متفق الرائے۔ رفیق، ہم خیال ہم نوا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

صواب اس جگہ عذر تقصیر ہے — صبح خنداں
خموشی ہم آواز تقریر ہے — تسلیم لکھنوی

ہم آہنگ: ۱۔ سُر یا راگ میں شریک۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل: ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

ہم آہنگ: ۲۔ متفق الرائے، رفیق، ساتھی، ہم نوا، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف: ۔ جو روئے جو آنکھ لڑی تو بلا کی مصیبت پڑی یہ شوخ و شنگ وہ بڈھا دقیانوس کا ہم آہنگ۔ (فسانۂ آزاد)

ہم بزم: ۔ محفل میں شریک۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

ہم بزمی: ۔ محفل میں شریک ہونا۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا کہیں لذت ہم بزمیٔ جاناں کیا تھی
گرمیٔ صحبت و بلقیس و سلیماں کیا تھی — امیر

ہم بستر: ۔ ایک بستر پر سونے والا۔ فارسی صفت، قریب بہ متروک۔

بوریا فرش مشجر ہے جو ہم بستر ہے یار
وہ نہیں پہلو میں تو گل بوٹے قالیں خار ہیں — بحر

ہم بستر ہونا: ۔ صحبت کرنا۔ مجامعت کرنا۔ اردو، مصدر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم بستری: ۔ کسی عورت کے ساتھ سونا۔ جماع کرنا۔ فارسی مؤنث

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہیں ہمبستری سے تیری گریز
تو مرا شاہ اور میں تیری کنیز (ہشت گلزار)

ہَم بَغل :۔ ہم آغوش۔ فارسی صفت، متروک۔

نہ ہم بغل ہوا جس روز وہ پری اے بحرؔ
یہ روئے ہم ہوا دریا کنارے پیدا بحرؔ

قول فیصل :۔ اس کا صرف رہنا کے ساتھ ہے۔

کھنچ گئی یار کی تصویر تو اللہ ری خوشی
ہم بغل دیر تلک معنی و بہزاد رہے امیرؔ

اب ایسے محل پر بغلگیر بولتے ہیں۔

ہم بھی کوئی ہیں :۱ ہم سے بھی کوئی رشتہ اور خصوصیت ہے۔ اردو محاورہ، رائج۔

ہم بھی کوئی ہیں :۲ ہمارا بھی بڑا مرتبہ ہے۔ اردو، عوام کی زبان۔

دیکھ کر آئینہ اترائے کہ ہم بھی کوئی ہیں۔ داغؔ

قول فیصل :۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔
جیسے: ہم بھی کوئی چیز ہیں، ہم بھی کچھ ہیں وغیرہ۔

ہم بھی کیا یاد کریں گے :۔ کسی کی بے توجہی اور بے پروائی کے شکوہ کے لیے مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ غالب کا پورا مصرعہ بطور ضرب المثل مشہور ہے۔

ع ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

تنہا "ہم بھی کیا یاد کریں گے" نہیں بولتے۔

ہَم بھی ہیں پانچویں سَواروں میں :۔ اپنے کو بڑا شمار کرنا کسی حقیر آدمی کا اپنے کو معزز آدمیوں میں شمار کرنا۔ اردو مثل، عوام کی زبان۔

تاکہ مشہور ہوں ہزاروں میں
ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں شوقؔ

قول فیصل :۔ بہت کمی کے ساتھ پانچوں سواروں میں ہونا بھی ہے۔

ہوئے گرم عناں جب ہوش و صبر و تاب عقل و دیں
دلِ بیتاب بھی داخل ہوا پانچوں سواروں میں
داغؔ

ہم بھی ہیں وہ بھی ہیں :۔ دیکھیں کون مقابلہ میں بڑھ جاتا ہے۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

صورت کا غرور ان کو ہمیں عشق کا دعویٰ
دیکھیں تو بھلا ہم بھی ہیں وہ رشکِ قمر بھی سحرؔ

ہم پا :۔ ہم قدم، ساتھی۔ فارسی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہم پایہ :۔ ہم رتبہ۔ ایک ہی درجہ رکھنے والا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

وحشت میں کہاں اب کوئی ہم پایہ ہے میرا
سب چل دیے ہم زاد ہے یا سایہ ہے میرا
امیر مینائیؔ

ہَم پر پھسل پڑے :۔ قصور وار کو چھوڑ کر ہم پر غصہ اُتارا۔ زبردست کو کچھ نہ کہا زیر دست پر پل پڑے۔ اُردو محاورہ۔ دہلی کی زبان۔

رُکا جو پاؤں راہ میں ہم سے رکا وہ مست
منہ پر تو بس چلا نہیں ہم پر پھسل پڑے معروفؔ

ہَم پَلّہ :۔ برابر کی ٹکر۔ برابر کی جوڑ۔ برابر کا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دامنِ ابر جو گھر بار سے ہے ہم پلّہ
دامنِ باغ سے ہے دستِ دُگر بار تیرا داغؔ

ہَم پَلّہ :۔ ہم رتبہ۔ ہم وزن۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

چِلّا تری کماں کا کھنچا کس سے اے جواں
ہم پلّہ کس کا تیر ترے تیر سے ہوا رندؔ

ہم پہلو :۔ پہلو کے برابر۔ پہلو بہ پہلو۔ ساتھی۔ رفیق۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دل کو تپشِ ہجر کی ہو تاب کہاں تک
ہم پہلوئے آتش رہے سیماب کہاں تک جلیلؔ

ہَم پیالہ :۔ ایک پیالہ میں کھانے والا۔ (کنایتہً) گہرا دوست۔ فارسی ترکیب، قریب بہ متروک۔

نہ جبتک ہم پیالہ ہو کوئی میں مے نہیں پیتا
نہیں مہماں تو فاقہ ہے خلیل اللہ کے گھر میں آتشؔ

قول فیصل :۔ اس کا صرف رہنا اور ہونا کے ساتھ تھا۔

ہو گیا جامِ مئے حُسن سے ایسا سرشار
ہم پیالہ رہا کم ظرفوں سے وہ لیل و نہار امانتؔ

ہم پیالہ و ہم نوالہ :۔ ساتھ کھانے پینے والا۔ (کنایتہً) گہرا دوست۔ فارسی، فصیح، رائج۔

بے مے و ناں ہوں میں وہ غیروں سے
ہم پیالہ و ہم نوالہ ہے شادؔ

قول فیصل :۔ زبانوں پر بغیر واوِ عاطفہ ہے اور ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

ہم پیشہ :۔ ایک پیشہ اور ایک ہی کام کرنے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ع ہم پیشہ کا ہم پیشہ ہوا کرتا ہے دشمن لاعلم

ہِمَّت :۱ (بالکسر و فتح دوم مشدد) ارادہ۔ عزم۔ قصد۔ عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اُردو میں ان معنی میں مستعمل نہیں۔

ہمّت :۲ حوصلہ جو بلند ہو۔ عربی لفظ، مؤنث۔ فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ میاں جو کچھ تم نے کیا یہ تمہاری بساط سے باہر تھا اتنے لوگوں سے مقابلہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

ہمّت :۳ جرأت۔ سخاوت۔ بلندیٔ خیال۔ دلیری۔ عربی، مؤنث۔ فصیح، رائج۔

ع قربان ہمتِ شہِ عالی وقار کے میرؔ عشق

ہمّت :۔ توفیق۔ دسترس۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل :۔ اِن معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہمتا :۔ برابر کا، مثل، مانند۔ نظیر۔ شریک۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہمّت باندھنا :۔ مصمم ارادہ کرنا، حوصلہ کرنا، عزم کرنا۔ اُردو صرف۔ فصیح، رائج۔

اے مہذب لاکھ طوفان آئیں ہم کو خوف کیا
اب تو ہمت باندھ لی اور بُت چلے ساحل سے ہم — مؤلف

ہمّت بلند دار کہ پیشِ خدا و خلق
باشد بقدرِ ہمّتِ تو اعتبارِ تو :۔ ہمت بلند رکھو اس لئے کہ خدا اور دُنیا والوں کے نزدیک تمھاری ہمت کے موافق تمھاری عزّت ہوگی یعنی جتنی تمھاری ہمت ہوگی اتنی ہی عزّت ہوگی۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہمّت بندھانا :۔ حوصلہ بڑھانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
محل صرف :۔ خُدا نے بڑا ہی فضل کیا کہ ناامیدی نے اس کی ہمّت بندھائی۔

ہمّت پڑنا :۔ حوصلہ ہونا۔ جرأت ہونا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

شوق کہتا ہے ابھی عرضِ تمنا کیجیے
دل یہ کہتا ہے کہ پڑتی نہیں ہمت میری — داغ

ہمّت پست ہونا :۔ حوصلہ ٹوٹ جانا، ارادہ کمزور پڑ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جاؤ دل دے کر ہی دیتا ہوں دعا
پستِ میری ہمتِ عالی نہیں — داغ

ہمّت توڑنا :۔ کم ہمت کر دینا، کسی کو پست ہمت کر دینا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال

ع پائے زمین و ہمت رہبر کو توڑ دوں — ذوق

ہمّت ٹوٹنا :۔ حوصلہ جاتا رہنا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف :۔ بھائی میں نے بڑی کوشش کی کہ دونوں میں میل ہو جائے مگر کوئی راضی نہیں ہوتا اب میری ہمّت ٹوٹ گئی۔

ہمّت جوان رہنا :۔ ہمّت بندھی رہنا، ہمّت قوی رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

خزاں میں جستجو ہوگی گلِ داغِ محبّت کی
ضعیفی میں مری ہمّت رہے گی نوجواں برسوں — ثروت

ہمّت جوان ہونا :۔ ہمّت قوی ہونا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

مُکر ا رہا تھا موت سے کیا آن بان تھی
بھرپور تھا شباب تو ہمّت جوان تھی — نجم آفندی

ہمّت زائل ہونا :۔ ہمّت ٹوٹ جانا، حوصلہ پست ہو جانا۔ اردو محاورہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہمّت عالی بھی بعد مرگ زائل ہو گئی
گر ہوا سبزہ بھی میں تو سبزہ پشت بام کا — آتش

ہمّت سرد ہو جانا :۔ ہمّت پست ہو جانا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔
محل صرف :۔ حُسن آرا کے سُوئی چُبھی اس سے ذری اس کی ہمّت سرد ہو گئی۔ (بنات النعش)

ہمّتِ عالی :۔ (باضافت) بلند ہمّت، حوصلے کی بلندی۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جاؤ دل دے کر ہی دیتا ہوں دعا
پست میری ہمت عالی نہیں — داغ

ہمّت کرنا :۔ ۱ دلیری کرنا، حوصلہ کرنا۔ جرأت کرنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ع تھی زلیخا ایک اتنی تو بھی ہمت کر دلا — ناسخ

ہمّت کرنا :۔ ۲ سخاوت کرنا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہمّت کوتاہ ہونا :۔ ہمت کمزور ہونا، حوصلہ پست ہونا۔ اردو محاورہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہیں کوتاہ کسی حال میں ہمت میری
خشک ہو ہاتھ تو ہو زلف کا شانہ شبِ وصل — آتش

ہمّت گھٹانا :۔ حوصلہ پست کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

بولے علی کہ خوف نہ مجھ کو دلائیے
ہمت گھٹائیے نہ مرا دل بڑھائیے — مؤلف

ساقیا ابر ہے آیا تو بڑھا خُم پر ہاتھ
کہ گھٹا میں نہیں ہمّت کا گھٹانا اچھا — ذوق

ہمّتِ مرداں مددِ خدا :۔ کام میں کوشش شرط ہے۔ خداوند عالم ضرور مدد کرتا ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صرف :۔ مسٹر آزاد ہم بھی ایک وقت میں ایسے ہی مایوس تھے۔ مگر خدا نے ہم کو ہماری ونیشیا سے ملا دیا۔ اُسی طرح تم بھی مس حُسن آرا سے ملوگے ایک دن۔
مس :۔ آمین۔
آزاد : ہمّتِ مرداں مددِ خدا (فسانۂ آزاد)

ہمّتِ مردانہ :۔ بہادروں کی سی ہمّت۔ فارسی ترکیب۔ مؤنث۔ فصیح، رائج۔

کٹ گیا سر بزم میں لیکن رہی ثابت قدم
ہے تو زن رکھتی ہے لیکن ہمتِ مردانہ شمع — وزیر

ہمّت والا :۔ عالی ہمّت۔ عالی حوصلہ۔ بلند ہمّت۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔
محل صرف :۔ یوں تو میں نے بہت سے دُنیا میں انسان دیکھے لیکن نواب تراب یار جنگ کا سا

ہمت والا نہیں دیکھا۔

ہم توڈوبے ہیں مگر یار کو لے ڈوبیں گے:۔ دوسروں کو مصیبت میں اپنے ساتھ پھنسانا۔ اردو مثل، فصیح، رائج۔

ہمّت وَر:۔ صاحبِ ہمّت۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

شہر کے ہمّت ور واس امتحاں میں ہو نہ فیل　　صفی
کھول دو توڑوں کا منہ ہو جائے دولت بیل پیل　　لکھنوی

قول فیصل:۔ اس کی جمع ہمّت وراں بھی کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

گر یہی ہمّت ورانِ قوم کی رفتار ہے　　صفی
شیعہ کالج کے لیے پوری صدی درکار ہے　　لکھنوی

ہمّت ہارنا:۔ پست ہمّت ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

دور اتنا بھی بس اے منزلِ مقصود نہ کھینچ
تھک گیا لاکھ میں ہمّت تو نہیں ہاری ہے　　آتش

قول فیصل:۔ ہمّت ہار دینا، ہمّت ہار بیٹھنا بھی بولتے ہیں۔ ہمّت ہار بیٹھنا عوام کی زبان ہے۔

اب تو دو چار ہی نالوں کا رہا تھا جھگڑا
ہار دی حضرتِ دل آپ نے ہمّت ایسی　　داغ

نہ پوچھو کون ہیں کیوں راہ میں ناچار بیٹھے ہیں
مسافر ہیں سفر کرنے کی ہمّت ہار بیٹھے ہیں　　آزاد انصاری

ہمّتی:۔ ہمّت والا۔ فارسی۔ عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

جو بادی ہیں کرتے ہیں گردمتی　　نورنامہ
جو آبی جواں مرد ہیں ہمّتی　　۱۸۹۵ء

ہم جانیں یا تم جانو:۔ ہمارے تمہارے علاوہ کوئی دوسرا واقف نہ ہو، بات ہمارے تمہارے درمیان محدود رہے۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

آؤ گلے سے لگ لو صاحب بندے کا بھی کہنا مانو
گھر ہے اکیلا کوئی نہیں ہے تم جانو یا ہم جانیں　　کرم

ہم جلیس:۔ ہم صحبت، ہم نشیں، پاس بیٹھنے اٹھنے والا۔ مصاحب، ولی، دوست، ہمدم، رفیق، ساتھی، ہمراز، فارسی عربی الفاظ، فارسی ترکیب، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ جب جلیس کے معنی خود پاس بیٹھنے والا کے ہیں تو "ہم" لگانے کی کیا ضرورت۔ یہ ترکیب اصولاً غلط ہے لکھنؤ میں بالکل رائج نہیں۔

ہم جماعت:۔ درجے کا ساتھی، ایک درجے میں پڑھنے والا، ہم درس۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میری اس نااہلی کو دیکھئے کہ تب ہی سے وہ میرے ہم جماعت بیمار پڑے ہیں۔ اور میں انکی عیادت کو بھی نہ جاسکا۔ (توبۃ النصوح)

ہم جنس:۔ ہم ذات۔ یکساں۔ ہم رتبہ۔ ایک ذات کے۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اُن کی جان میں جان آئی کہ ہمجنس کی خدا نے آواز تو سُنائی۔ (فسانۂ آزاد)

جوڑا ہمجنس ہاتھ آیا
محمود وہ کے گلے لگایا　　گلزار نسیم

ہم جنسی:۔ ایک جنس ہونا۔ ہم ذات ہونا، فارسی مؤنث۔ قلیل الاستعمال۔

ہم جِوار:۔ (بکسر جیم) پردیسی ہمسایہ۔ ہمجولی۔ (ہندی میں ہمجولی۔ فارسی میں اس شخص کو کہتے ہیں جس سے لڑکپن میں محبت ہو۔) وہ کمسن جو ساتھ کھیلنے میں اکثر شریک رہے۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہم جوار:۲ ہم عمر جو ساتھ کھیلا ہو۔ وہ جو سن و سال میں دوسرے کے برابر ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ہم جَوار:۳ مانند، مثل، ہم پلّہ۔ فارسی، متروک۔

تھے جواہر کے میر فرش دھرے　　منشی محمد حسین
عرش کے ہمجوار تخت بچھے　　جاہ

ہم جُولی:۔ (واؤ مجہول) ہم عمر جو ساتھ کھیل کر بڑے ہوئے ہوں، ہم سن، ساتھ کا کھیلا، برابر کا یار، بچپن کا ساتھی، ہم چشم، ہم رتبہ: وہ کم سن لڑکی جو دوسری خرد سال لڑکی کے ساتھ کھیلنے میں اکثر شریک رہے، ساتھ کی کھیلی، ہم سن وہم عمر لڑکی جو ساتھ کھیل کر بڑی ہوئی ہو۔ اردو، صفت، رائج۔

قول فیصل:۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ کی تحقیق کے مطابق فارسی میں ہمزولی ہے اس سے بگڑ کے ہم جولی ہوگیا۔

اس لفظ کا اطلاق لڑکوں پر بہت کم لڑکیوں پر زیادہ ہوتا ہے۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے پانچ مثالیں دی ہیں پانچوں لڑکیوں کے لئے ہیں۔ ان کی دی ہوئی ایک مثال پیش کررہا ہوں ؎

یاد وہ باتیں نہیں ہیں ایسی کیا بھول ہے تو
حف نظر آخر دوگانا میری ہمجولی ہے تو　　رنگین

بوڑھی عورت کے لئے بھی کہا گیا ہے ؎

کیوں جوانی کو ہے خواہش ایسی پُرتزویر کی
زالِ دُنیا یعنی ہم جولی ہے چرخِ پیر کی　　نکہت

اس کی جمع 'ہم جولیاں' اور 'ہم جولیوں' بکثرت مستعمل ہے۔

(ہم جولیاں) ہم جولیاں یہ کہہ کے گلے سے لپٹ گئیں
کھیلو اب آج خوب کہ خوش ہو دلِ حزیں　　عشق

اصغر تمہیں تکتا ہے اسے گود میں لو
(ہم جولیوں) ہم جولیوں کے ساتھ پھر وصحن میں کھیلو　　عشق

صاحب فرہنگِ آصفیہ ہی نے لغات النسا میں اس کا اصل ہمجولی لکھا ہے اور لکھا ہے کہ مُلا جامی نے اسکو اپنی ہندی واقفیت کی بنا پر خاص الانشا میں ہمزولی لکھا ہے۔

ہم چشم :- برابر والا۔ ہمرتبہ۔ برابر کی ٹکر، ہم چشموں میں، برابر والوں میں۔ ہمرتبہ لوگوں میں۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تن سے دم عین جوانی میں نکلتے دیکھا
دیدے ہم چشموں کو آنکھوں سے اُلٹتے دیکھا — امانت

محل صرف :- میں بھی اطاعت کرونگا اور مِلازمانِ جناب میں منسلک ہوکر ہم چشموں میں آبرو پاؤں گا۔ (طلسم ہوشربا)

ہم چشم ہونا :- ہمسر ہونا۔ مقابل ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم چشم اس سے کیا کوئی صاحب جمال ہو
وہ ماہ چاردہ ہے اگر تم ہلال ہو — امیر

ہم چشمی :- ہمسری، برابری، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کس کی آنکھوں سے ہے دعویٰ تجھے ہم چشمی کا
کس طرف دھیان ہے اے نرگسِ شہلا تیرا — رند

قول فیصل :- صاحبِ نوراللغات نے یہ شعر لکھ کے کرنا کے ساتھ اس کا صرف لکھا ہے اس کا مطلب یہی نکلتا ہے کہ ہم چشمی کرنا لکھنؤ میں مستعمل ہے۔ حالانکہ شاعر نے ہم چشمی کا دعویٰ کرنا کہا ہے۔ ہم چشمی کرنا نہیں کہا۔ صاحب فرہنگِ آصفیہ نے بھی ہم چشمی کرنا لغت قائم کیا ہے مگر کوئی مثال نہیں دی۔

دراصل ہم چشمی کا دعویٰ کرنا یا ہونا یا ترکیب فارسی دعویٰ ہم چشمی کرنا یا ہونا مستعمل ہے۔

ع چشم مے گوں سے بہت دعویٰ ہم چشمی تھا — نذیر

خود صاحب فرہنگِ آصفیہ نے بھی ایک شعر جس میں دعویٰ ہم چشمی نظم ہوا ہے لکھا ہے ؎

زرد اگئیں پر دعویٰ ہم چشمی ہے اُس سے
آنکھوں کی ذرا نرگس بیمار خبر لے — عاشق

ہم چکلے گلی پتلی :- ہمارے سامنے کسی کی حقیقت نہیں، اپنے آپ کو بڑا اور دوسرے کو حقیر سمجھنا۔ اردو مثل۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- تم تو اپنے آگے کسی کی ہستی نہیں سمجھتے تم سمجھتے ہو کہ ہمچون دیگرے نیست تمہاری وہی مثل ہے کہ ہم چکلے گلی پتلی۔

ہمچو :- مثل، مانند۔ فارسی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :- یہ افادہ تشبیہ کا کرتا ہے۔

ہمچو مَن دیگرے نیست :- میرا سا اور کوئی نہیں جو شخص اپنے آپ کو سب سے اچھا سمجھتا ہے وہ اس قول کا مصداق ہوتا ہے۔ فارسی محاورہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- ہم شریف ہیں تربیت یافتگی کا دم بھرتے ہیں، ہمچو مَن دیگرے نیست۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- اب عام طور سے اس محل پر تعلیم یافتہ طبقہ ہم چنیں دیگرے نیست بولتا ہے۔

ہم چوڑے، بازار سکڑا :- (طنزاً) اپنے آپ کو بڑا اور دوسروں کو حقیر یا چھوٹا سمجھنا' ہمارے آگے دوسروں کی حقیقت نہیں۔ اُردو محاورہ، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ کے عوام اور عورتیں اس محل پر ہم چکلے گلی پتلی بولتی ہیں۔

ہم خانہ :- ایک گھر میں رہنے والا' شریک خانہ، ساتھی۔ فارسی، صفت۔ متروک۔

ع تھے جو ہم سایہ وے ہیں ہم خانہ — میر

ہم خُرما و ہم ثواب :- خرما بھی اور ثواب بھی یعنی فائدہ بھی حاصل ہوا اور ثواب بھی ملا۔ جب کسی کام سے کوئی فائدہ بھی حاصل ہو اور ثواب یا نیکنامی بھی ملے تو یہ قول نقل کرتے ہیں۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :- بغیر واوِ عاطفہ۔ ہم خرما ہم ثواب بھی مستعمل ہے۔

جیسے : "پراچون کی گلی کی کھجور لذت میں ٹپکتی، ذائقے میں چھوہارے بہتر از انگور۔ نہایت آب و تاب، ہم خرما ہم ثواب۔" (فسانۂ عجائب)

ہم خواب ہونا :- ساتھ سونا۔ اردو صرف، متروک۔

ع چھٹا ہم خواب ہونا یار سے میں گھُل گیا ایسا — رشک

ہمخوابہ :- ایک بستر پر سونے والے، ہم بستر، ساتھ سونے والی یا والا۔ اس میں آخر کی ہائے ہوز زائد ہے۔ فارسی، صفت، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- بالفعل مستعمل نہیں۔

ہم خوش ہمارا خدا خوش :- کمال رضامندی ظاہر کرنے کے لیے مستعمل ہے۔ اُردو مقولۂ عوام اور عورتوں کی زبان

اگر قتل عاشق تمہاری خوشی ہے
بہت خوب ہم خوش ہمارا خدا خوش — بحر

ہم خیال :- ہمنوا۔ ایک خیال کا۔ ایک نظریے کا۔ فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :- وزیر اعظم کو ہمیشہ یہ ملحوظ خاطر رہتا تھا کہ بادشاہ کی محبوب ترین بیگم کو ترغیب و حریص دے کر اپنا ہم خیال و ہمنوا بنائے رکھیں۔ (بیگمات اودھ)

ہم داستان :- ہم کلام و ہم صحبت۔ ہمراز۔ فارسی، صفت۔ دہلی کی زبان۔

محل صرف :- بعض دین فروش مُلا بھی شامل ہوکر ان کے ساتھ ہم داستاں ہوگئے۔ (دربار اکبری)

ہمدان :۔ ہمدان ملک ایران کا ایک مشہور شہر ہے یہ اس وادی میں واقع ہے جو کوہ الوند کے جنوب مغرب میں ہے۔ یہ شہر ایرانی تہذیب و تمدن کا قدیم ترین مرکز ہے۔ محکمۂ آثار قدیمہ کے ذریعے شہر کی کھدائی کے بعد جو ظروف برآمد ہوئے ہیں وہ چھ ہزار سال قبل مسیح کے ثابت ہوئے ہیں۔ یہ شہر ایران کے بادشاہوں کا قدیم ترین پایۂ تخت رہا ہے۔ یونان کے مشہور مؤرخ ہیروڈوٹس نے لکھا ہے کہ شہر ہمدان کی بنا قبیلۂ ماد کے پہلے بادشاہ دیوکس کے عہد از ۷۰۸ تا ۶۵۵ قبل از میلاد میں ہوئی ہے جب اس بادشاہ نے اکباتان (ہمدان) کو اپنا پایۂ تخت بنانے کے لیے منتخب کیا تو ایک عجیب و غریب قلعہ بصورت ہفت قلعہ تعمیر کرایا اور بابل کے محلات کے مانند اس نے اپنے محلات کو رنگین و منقش کیا یونان کا مشہور مؤرخ "پولی بیوس" قدیم ہمدان کے بارے میں لکھتا ہے کہ شہر اکباتان کوہ الوند میں واقع ہے جس کا قلعہ نہایت حیرت انگیز اور عجیب و غریب ہے۔ قلعے کے انتہائی باطن میں شاہی محل واقع ہے اور اس میں آرائش و تزئین کے عجیب و غریب سامان موجود ہیں محل میں جو لکڑی کے ستون اور چھتیں ہیں ان پر چاندی اور سونے کی چادریں چڑھی ہیں جو نقش و نگار سے آراستہ ہیں اگر میں اس کی صحیح تعریف بیان کردوں تو مبالغہ معلوم ہوگا۔

قاضی نوراللہ شوستری علیہ الرحمہ نے مجالس المومنین میں تحریر فرمایا ہے کہ جمشید پیش دادی نے شہر ہمدان کی بنا رکھی تھی۔ شہر کے اندر ایک قلعہ بھی ہے جس کو شاہ داراب نے تعمیر کرایا تھا اگرچہ اب وہ قلعہ خراب ہوگیا ہے پہلے یہ بہت بڑا شہر تھا۔ سردی یہاں بہت ہوتی ہے اور پانی پہاڑ سے آتا ہے۔ شہر میں چشمے جاری ہیں میوے کثرت سے ہوتے ہیں۔ یہ شہر کرمانشاہ سے ۱۹۰ کلومیٹر دور شمال مغرب میں اور طہران سے ۳۸۶ کلومیٹر کے فاصلے پر جنوب مغرب میں واقع ہے اس کے جنوب مغرب میں کوہ الوند واقع ہے جس کی چوٹی ۹۱۰۰ فٹ بلند ہے شہر کی سطح ۳۰۹۵ فٹ بلند ہے۔

ہمدان میں شیخ الرئیس بوعلی حسین بن عبداللہ بن سینا علیہ الرحمہ صاحب القانون فی الطب و کتاب الشفاء وغیرہ کا مزار اور گنبد علویان دو اہم ترین یادگاریں واقع ہیں۔

ہمدان کی آبادی ایک لاکھ بیس ہزار ہے ہمدان کے ساکنان کی زبان مادری فارسی ہے اور عام مسلمانوں کا مذہب شیعہ اثنا عشری ہے۔

یہ ایک تجارتی شہر ہے طویل و بارونق بازار ہیں اور کئی چھوٹی بڑی کارواں سرائیں ہیں۔ زراعت اور صنعت و حرفت کا کاروبار عام ہے چمڑے کی اشیاء اور قالین بافی اور روئی اور تانبے کے کارخانے اکثر پائے جاتے ہیں۔

اہم ترین اور معتبر تاریخی یادگار جو ہمدان میں پائی جاتی ہے وہ گنبد علویان ہے یہ عمارت عہد سلجوقی ۱۰۳۰ء تا ۱۱۵۷ء کے آخر میں تعمیر ہوئی ہے۔ یہ عمارت مراغہ کے گنبد سے مشابہت رکھتی ہے۔

جن حضرات کا تعلق ہمدان سے ہے وہ اپنے کو ہمدانی لکھتے ہیں چنانچہ عالی جناب ڈاکٹر حکیم سید محمد کمال الدین ہمدانی جن کی بہت نمایاں شخصیت ہے جو طبیہ کالج علی گڑھ یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں اپنے نام کے آگے ہمدانی لکھتے ہیں (سراج منیر)، ڈاکٹر حکیم سید محمد کمال الدین حسین ہمدانی۔

ہمدرد :۔ شریک درد، دردمند، دکھ درد کا ساتھی، ہمدم غمخوار۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہمدرد کون ہے کہ جو ہو مرتبہ شناس
کرتی ہے خشک روح کو اک دو گھڑی کی پیاس (تعشق)

ہمدرد ہونا :۔ شریک درد ہونا، غمخوار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میں بھی دیوانوں کا ہمدرد ہوں کہتا ہے ہلال
پنجۂ مہر میں رہتا ہے گریباں میرا (لطافت)

ہم دردی :۔ دردمندی۔ غمخواری۔ فارسی۔ مؤنث۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ غرض ہمدردی کا ایک بڑا وسیع مضمون ہے۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل :۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے: ان کے قدیم ملازمین کو جو اُن سے ہمدردی کرتے تھے برخاست کردیا گیا (بیگمات اودھ)

ہمدست :۔ جنگ کرنے کے لیے ہاتھ ملانا۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہمدست لاکھ رستم دستاں ہوا سے کب
ہاتھ اس کا تھا وہ ہاتھ کہ جس نے بحکم رب (مرزا دبیر)

قول فیصل :۔ بغیر ارادۂ جنگ ہاتھ ملانا کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے جو قریب بہ متروک ہے۔

ہوئے ہمدست نہ بیبہات کبھی تو اس کے
ہاتھ ملوایا کریں ساعد و بازو اس کے (امانت)

ہم دست ہونا :۔ ملنا، دستیاب ہونا، وصول پانا، پانا۔ اردو صرف، دکن کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ہم دگر :۔ باہم۔ آپس میں۔ دونوں ایک دوسرے میں۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر باہم دگر ہے۔

ہمدم :۔ رفیق۔ یار۔ دوست۔ فارسی۔ صفت، فصیح، رائج۔

اے ذوق کسی ہمدم دیرینہ کا ملنا
بہتر ہے ملاقات مسیحائے خضر سے — ذوق

ہمدم :- حقہ۔ اردو۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہمدمی :- رفاقت، یاری، دوستی، غمخواری، غمگساری۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

ہمدمی داغ نے کی منزلِ تنہائی میں
للہ الحمد کہ اک دوست تو نکلا دل کا — شرف

ہم دوش :- ہمسر، برابر کا۔ فارسی۔ صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

معراج آدمی کے قرار و شکیب کی
ہمدوش کہکشاں وہ بلندی نشیب کی — نجم آفندی

قول فیصل :- اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

سر کے وہ پاؤں ہو کے جو ہمدوش نقش پا
فریاد کر اٹھے لبِ خاموشِ نقش پا — امیر

ہمسر کے ساتھ بطور مرادف بھی آتا ہے۔

بڑھتا ہی گیا اس کے تعلق کے برابر
ہے رشک عدو ہمسر و ہمدوشِ محبت — زکی

کاندھے سے کاندھا ملائے ہوئے کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

وہ دوشانہ سے ترا محو نزاکت خوش ہے
کہ میں ہمدوش ہوں گو غیر بھی ہمدوش ہوا — مومن

ہم دیوار :- پڑوسی۔ ہم سایہ۔ فارسی۔ صفت۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہم ذات :- ایک ذات کا۔ ہمقوم۔ اردو، صفت، (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ہمراز :- رازداں۔ محرمِ اسرار۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

لختِ دلِ حسینؑ کا دمساز کہہ دیا
ہمراز ذوالجلال کا ہمراز کہہ دیا — تعشق

قول فیصل :- اس کا صرف ہونا اور کرنا کے ساتھ ہے۔

تصور اٹھاتا ہے پھر راز فکر
دل و جاں میں ہمراز و دمساز فکر — تسلیم لکھنوی

ہمراہ :1- رفیق۔ سفر کا ساتھی۔ فارسی، صفت، (نور اللغات)

قول فیصل :- اردو میں ساتھ کے معنی میں ہمراہ مستعمل ہے۔

اٹھیں خوشی میں زوجۂ پیغمبر خدا
ہمراہ ان کے مادرِ عباسؑ با وفا — تعشق

اس کا مخفف ہمرہ بھی بضرورت مستعمل ہے۔

جاتیں اگر نہ ہمرہ سلطانِ نیک ذات
بھائی کے دشمنوں کی نہ ہوتی کبھی حیات — تعشق

ہمراہ :2- (مجازاً) قافلہ، بدرقہ، رہنما۔ فارسی، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- عام طور سے ان معنی میں زبانوں پر نہیں ہے۔

ہمراہ اگر شتاب کند ہمرہِ تو نیست :- ساتھی اگر جلدی کرے تو وہ سچا رفیق نہیں ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہمراہِ رکاب ہونا :- ساتھ ہونا، کسی بڑی ہستی کے ساتھ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- آزاد۔ ہم بھی ہمراہ رکاب ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ہمراہ ہونا :- ساتھ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہمراہ کسی لشکری کے ہو کر
قسمت پہ چلا یہ نیک اختر — (گلزارِ نسیم)

ہمراہی :- ایک راستے پر ساتھ چلنے والا۔ ہمراہ ہونا، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

ہمراہی :- رفیق، دوست، ساتھی۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- اس کی اردو جمع واؤ نون کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے جو فصیح ہے۔

ہمراہیوں نے دل جو بڑھایا شریر کا
تھا بے حیا کمال مگر آ گئی حیا — تعشق

ہم رتبہ :- مرتبے میں برابر۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کب تخت کو تعویذ سر گور نہ سمجھے
ہم رتبۂ پائے ملخ و مور نہ سمجھے — تعشق

ہم رشتہ :- جو رشتے میں برابر ہو۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :- بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

ہم رشتہ :- (اصلاح دفتر) ساتھ۔ نتھی کیا ہوا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اب قریب بہ متروک ہے۔

ہم رکاب :- سواری کے ہمراہ۔ فارسی۔ صفت، فصیح، رائج۔

خانہ زیں میں دیکھ کر اس کو
خیلِ عشاق ہم رکاب ہوا — نظیر

لے جا مرا فرس وہ دے آیا اے شتاب
غازی چڑھا جو اس پہ ہوئی فتح ہم رکاب — تعشق

قول فیصل :- ہم رکابی بھی زبانوں پر ہے۔
جیسے: بعض رفقا بعد میں پس و پیش کرنے لگے اور مختلف حیلے تراش کر ان کی ہم رکابی سے پہلو تہی کی۔ (بیگمات اودھ)

ہم رنگ :- ایک طرح کا۔ یکساں۔ یک رنگ،

فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

بس رہا ہے مری آنکھوں میں وہی جانِ بہار تاجور
جس کا ہم رنگ کوئی پھول چمن بھر میں نہیں نجیب آبادی

قول فیصل :۔ ہم رنگ بنانا، ہم رنگ ہونا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

بادۂ وصل اُسی کو وہ پلاتے ہیں جلیل جلیل
اپنا ہم رنگ جسے پہلے بنا لیتے ہیں مانک پوری

ہم رنگ لاغری سے ہوں گُل کی شمیم کا
طوفان یاد ہے مجھے جھونکا نسیم کا مومن

ہم رنگ کی دوُن :۔ دستور ہے کہ جس وقت گنجفہ کھیلتے ہیں اور ہم رنگ بازی کا نقش جس کو آتا ہے تو وہ اپنے حریف سے ایک کے دو لیتا ہے۔ اردو صرف، مونث۔ گنجفہ بازوں کی اصطلاح۔

کیوں نہ وہ ہم رنگ کی دوُن میں کرے ہر آن میں
ایک تو ہے سبزہ رنگ اور اس پہ سبزے کان میں جرأت

قول فیصل :۔ صاحب سرمایۂ زبان اردو نے لکھا ہے "آخر میں نون مظہرہ دو چیزیں جو ایک رنگ کی ہوں" اور جرأت کے شعر میں دوُن جو دون کی جمع ہے کی جگہ دوُنی لکھا ہے جو صحیح نہیں۔

ہم رنگی :۔ ایک وضع کا ہونا۔ فارسی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم رائج نہیں۔

ہمرو :۔۱ ہمراہ۔ ہمسفر۔ فارسی، صفت (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

ہمرو :۔۲ وہ گھوڑا جو پانچ سال کا ہو گیا ہو۔ اور اس کے سب دانت نکل آئے ہوں۔ فارسی، سلوتریوں کی اصطلاح، قلیل الاستعمال۔

ہِمرو :۔ (بالکسر واوٗ معروف) ایک کپڑے کا نام جس کی عموماً پرانے زمانے میں شیروانی بنوا کر پہنتے تھے اُردو، رائج۔

قول فیصل :۔ یہ کپڑا صرف حیدرآباد دکن میں بنتا تھا۔ جس کے ایک تھان میں ایک شیروانی بنتی تھی۔

ہمرہ :۔ ہمراہ کا مخفف، فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

کہا عابد نے زینبؑ سے کہ میں اسوار ہوں کیونکر
سر سرورؑ کے ہمرہ فاطمہؑ کی روح پیدل ہے دلگیر

ہمزاد :۔۱ توام، وہ جو ساتھ پیدا ہوا ہو، جڑواں یا جڑواں بچہ ؛ ہم سن، ہم سال۔ فارسی، اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہمزاد :۔۲ شیطان یا خبیث یا جن جو انسان کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور ہمیشہ رہتا ہے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

کیا تفرقہ پرداز حمام شہ دیں ہے
سایہ کہیں، ہمزاد کہیں، جسم کہیں ہے تعشق

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ فرہنگ جہانگیری میں لکھا ہے کہ دُنیا میں جو شخص داخلِ موجودات ہوا وہ ایک ہمزاد جن اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ کبھی آدمی اس سے خالی نہیں رہتا۔

ہمزاد :۔ ہمسفر و رفیق ہم نوالہ کیونکہ زادِ توشہ کو بھی کہتے ہیں۔ فارسی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہم زانو :۔ برابر کا۔ فارسی، صفت، تعلیم یا نسبت طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

صفحۂ علم پہ برجیس سے تو ہم زانو
حجلۂ عیش میں ناہید سے تو ہم صحبت ذوق

ہم زباں :۔ ہم قول، متفق، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ہم زباں روح قدس کا ہوں پکاروں گا تجھے
جام تسنیم کا پیاسا ہوں پکاروں گا تجھے رفیع

قول فیصل :۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

جان کر دلسوز ہم باتیں کریں گے شمع سے
کوئی تو محفل میں اپنا ہم زباں ہو جائے گا لطافت

ہم زبانی :۔ بات چیت میں کسی کا مقابل ہونا۔ فارسی، مونث، قلیل الاستعمال۔

گلوں کا عشق بھولے منہ کی کھائے ہوش اُڑ جائیں
لطافت سے کرے دعویٰ جو بلبل ہم زبانی کا

ہم زلف :۔ ساڑھو۔ سالی کا شوہر۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ نواب سلطان رقیہ بیگم شاہ نصیر الدین حیدر کو پیشتر ہی سے منسوب تھیں۔ اس طور پر جرنیل محمد حسن خاں بادشاہ کے ہم زلف ہو گئے۔ (بیگمات اودھ)

ہم زندم جہان زندم ہم مُردم جہان مُردم :۔ ہم زندہ ہیں تو دُنیا زندہ ہے۔ ہم دنیا سے چلے گئے تو گویا دُنیا ختم ہو گئی۔ اُردو مثل عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ دُنیا چاہے رہے چاہے ختم ہو تمہیں کسی سے کیا لینا دینا تمہاری تو وہی مثل ہے کہ ہم زندم جہان زندم ہم مُردم جہان مردم۔

قول فیصل :۔ یہ مثل خود غرضی کے محل پر بولی جاتی ہے یعنی ہم ہیں تو سب کچھ ہے ہم نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

ہم زور :۔ وہ دو شخص جو قوت میں برابر ہوں۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہمزہ :۔ وہ الف جو کھینچ کر پڑھا جائے۔ متحرک الف۔ عربی، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ تمہیں ایک مرتبہ سمجھا چکا ہوں پھر دوسری مرتبہ سمجھا رہا ہوں کہ عروضیوں اور شعرا کی

اصطلاح میں الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ہمزہ
ہمیشہ متحرک ہوتا ہے۔ جیسے لفظ التجا اس کے
پہلے الف کو ہمزہ کہتے ہیں چونکہ متحرک ہے اور آخری
الف کو جو صرف ساکن ہے۔ متحرک نہیں ہے الف
کہتے ہیں۔

ہم ساز :۔ ہمدم۔ سازگار۔ موافق۔ صفت۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اس محل پر دمساز بولتے ہیں۔
جیسے : ع دمساز ذوالفقار ہے تلوار دیکھنا تعشق

ہمساوان :۔ جمادی الثانی کا مہینہ۔ دیکھو چاند
دیکھنا۔ مذکر۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ہمسال :۔ عمر میں برابر۔ فارسی صفت۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہمسائی :۔ دیوار بیچ رہنے والی عورت۔ پڑوس میں
رہنے والی عورت۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ہمسائی پھر اہل محلہ پھر اہل شہر پھر
ہموطن اور ہم ملک پھر ابنائے جنس۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل :۔ اس کی جمع ہمسائیاں اور ہمسائیوں ہے۔

ہمسائیاں شریک ہوں آ کر بلایئے
مسند کہاں دکھی ہے بچھاؤں بین لایئے تعشق

ع کوٹھوں سے دیکھا انھیں ہمسائیوں تک نے لاعلم

ہمسائیگی :۔ پڑوس۔ مکان کی قربت۔ فارسی، مؤنث۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

ہمسایہ :۔ پڑوسی۔ فارسی۔ مذکر، فصیح، رائج۔

جگر پنکھا ہلاتا ہے جو دل سینے میں جلتا ہے امیر
جو ہمسایہ ہے آخر کام کچھ اس سے نکلتا ہے مینائی

جو اس درد سے میر روتا رہے گا
تو ہمسایہ کاہے کو سوتا رہے گا میر تقی میر

ہمسایہ :۔ پاس کا مکان، پڑوس، فارسی، مذکر،
قلیل الاستعمال۔

ع ہمسایہ باغ خلد کا گویا کہ تھا سقر امیر

ہمسایہ دھوئیں کا شریک :۔ پڑوسی سے ہمدردی
ہونا ضروری ہے۔ اردو مثل، دہلی کی زبان۔

جب دل جلے تو کیوں نہ جگر ہو بھلا شریک
ہمسایہ کو سنا ہے دھوئیں کا سدا شریک نصیر

ہمسایہ گھر کا جایا :۔ ہمسایوں سے مثل اپنوں کے
رسم و راہ رکھنی چاہیے۔ اردو مثل، عوام اور عورتوں
کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ نواب صاحب : شہزادے صاحب
کہاں اس وقت تکلیف فرمائی پڑوسیوں پر اس درجہ
ہمدردی۔
شہزادے صاحب : ہمسایا گھر کا جایا میں نے کہا
چل کر دیکھوں تو کیا واردات خدا نخواستہ ہوئی۔ بارے
شکر ہے بخیر گذشت (فسانۂ آزاد)

ہمسایہ ہونا :۔ پڑوس ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ انسان کی بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ اس
کا ہمسایہ نیک اور مزاج کے موافق ہو۔

ہمسایہ ہونا :۔ (کنایۃً) ہم رنگ ہونا۔

نہ گھبرا اے دل وحشی سواد شام فرقت سے امیر
کہ یہ شاید بھی ہمسایہ ہے اس زلف پریشاں کا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ شعر میں ہمسایہ کے معنی پڑوس کے
ہیں کہ ہم رنگ۔

ہم سبق :۔ ساتھ پڑھنے والا۔ ایک ساتھ پڑھنے
والا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ اسی محلہ میں میر کاظم حسین نام کے ایک
ان کے ہم سن ہم سبق تھے۔
(دیوان ذوق مرتبۂ آزاد)

ہم سخن :۔ ہم زبان۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

ہائے دل کھول کے کچھ کہہ نہ سکے سوز دروں شبلی
آبلے ہم سخن خار نہ ہونے پائے نعمانی

ہم سخن کرنا :۔ ہم زبان کرنا۔ اردو صرف، رائج۔

ع ہم سخن کر دیا بندے کو خدا سے تو نے اقبال

ہم سخن ہونا :۔ ہم زبان ہونا۔ اردو صرف، رائج۔

ع آبلے ہم سخن خار نہ ہونے پائے شبلی

ہم سخنی کرنا :۔ مقابل ہو کر بولنا۔ مقابلہ کرنا۔
اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا ہم سخنی کرتا ہے اس گل کے دہن سے
غنچے سے یہ کہہ دو کہ چٹک جائے چمن سے ذوق

ہمسر :۔ برابر کا۔ برابر والا۔ ہم رتبہ۔ فارسی صفت،
فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ یہ کہہ کر وہ سب پریاں غائب ہوئیں
تخت طاؤس بہت بڑا ہمسر طائر نسر آسمان روبروئے
شاہ جادواں لائیں۔ (طلسم ہوشربا)

بن کے دریا میں بگڑ جاتا ہے ہر جام حباب
سر پھرا گرداب کیوں ہمسر ہوا ہے چاک کا لطافت

ہمسری :۔ برابری۔ مساوات۔ فارسی، مؤنث،
فصیح، رائج۔

ہمسری تیر قضا اے ترک کر سکتا نہیں
کس بلا کا توڑ ہے تیری نگہ کے تیر میں صبا

ہمسری کرنا :۔ برابری کرنا۔ مساوات کا دعوی کرنا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ حبیب خاں نے ایک پھول اٹھایا۔
تجھ میں وہ رنگ روپ کہاں۔ مانا تجھ میں شوخی ہے

نزاکت ہے مگر استغفر اللہ تو اس کی ہمسری کسی حال میں نہیں کر سکتا۔ (بزم اکبری)

(مصنفہ: موہن لال فہم)

ہمسری کرنے چلا دیدۂ تر سے جو مرے
پاٹ سے اپنی کمر باندھ کے دریا نکلا لطافت

ہمسری ہونا :- برابری ہونا۔ ہم پاگی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہم کو نہیں ہے ان کے غلاموں سے ہمسری
کیں خوب مسکرا کے یہ بولا کوئی جری تعشق

ہم سفر :- سفر کا ساتھی۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

مسافرانِ عدم کا شرف کوئی ہم نے
شریکِ حال نہ دیکھا نہ ہمسفر دیکھا شرف

قیامت ہے، کہ ہے وہ مدعی کا ہمسفر غالب
وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جائے ہے ہم سے غالب

ہم سفری :- سفر میں ساتھ رہنا۔ سفر میں ایک دوسرے کا ساتھ ہونا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

افتادگی راہ کی منزل کو نہ سمجھا
آخر نہ دیا ساتھ مری ہمسفری نے آصغر گونڈوی

ہم سلک :- سمدھی۔ جن کی لڑکی لڑکے آپس میں بیاہے ہوں۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے اس محل پر سمدھی ہی بولتے ہیں جو اُردو ہے تانیث کے لئے سمدھن بولتے ہیں۔

ہم سن :- ہمجولی۔ ہم عمر۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :- دس پانچ ہمسن بیٹھے خوش گپتی ہونے لگی۔ (فسانۂ آزاد)

ہمسنا :- (بضم اول و فتح دوم) کسی چیز کا جگہ چھوڑنا، ذرا سا حرکت کرنا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ع گلا ہی کاٹ دوں گا میں تمہارا تم اگر ہمسے شرف

محل صرف :- نواب صاحب نے ملازم سے کہا کہ دیگ کو چولھے پر رکھ دو اور پانی گرم کر دو۔ چار آدمیوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر دیگ ٹس سے مس بھی نہ ہمسی۔

(قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

قول فیصل :- اپنی جگہ سے ہمسنا بھی زبانوں پر تھا جو اب ان معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

اب تو اپنی جگہ سے ہمسے
جیتے ہیں تو پھر ملیں گے تم سے (فسانۂ آزاد)

ہم سنگ :- وزن میں برابر۔ ہم وزن۔ رتبہ میں برابر۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

نہ ہمسنگ ٹھہرے جو یاقوت لب کے
ہوئے زرد لعل و یمن کیسے کیسے رند

ہم سوانا :- وہ مقام جس کی سرحد دوسری جگہ سے ملی ہوئی ہو۔ اُردو، صفت۔

مجھے لے جائے یار آبِ دانہ اسکے قبضے میں محسن
جہاں ہر کھیت کا ہے ہم سوانا باغ رضواں کا کوردی

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہم سے اُڑتے ہو :- ہم سے چالیں چلتے ہو۔ ہم کو فریب دیتے ہو۔ اُردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

ہوائے غیر میں بے بال و پر شبنم سے اُڑتے ہو
اڑا بیٹھے ہو نقد دل ہمارا ہم سے اُڑتے ہو نکہت

ہم سے سیانا سو دوانا :- ہم سے زیادہ کوئی دانشمند نہیں۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- سنو جی ہم سے سیانا سو دوانا۔

(فسانۂ آزاد)

ہم سے کیا چل سکتے ہو :- ہم تمہارے فریب میں نہیں آئیں گے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- یہ عورتوں کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

ہم شان :- ہم رتبہ۔ ہم مرتبہ۔ شباہت رکھنے والا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فرض تھی طاعت حکم جگر و جانِ رسولؐ
ہوا زینت دہ رہوار وہ ہم شانِ رسولؐ رفیع

ہمشکل :- ایک شکل کا۔ ہم صورت۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

معمول تھا ہوا جو کسی دن ہجوم یاس
ہمشکل مصطفےٰ کو بٹھایا بلا کے پاس تعشق

قول فیصل :- عوام لکھنؤ انھیں معنی میں ہم شبیہ بھی بول دیتے اور نظم کر دیتے ہیں۔

جیسے: علی اکبرؑ ہم شبیہ رسولؐ بھی تھے اور رسولؐ کے عاشق انھیں دیکھ کر رسولؐ کے فراق کو ایک لمحے کے لیے فراموش کر دیتے تھے۔ (دبستانِ عشق کی مرثیہ گوئی)

اساتذہ اور محققین کے نزدیک صحیح نہیں ہے صرف شبیہ کہنا صحیح ہے۔

ہمشیر :- رضاعی بھائی، حقیقی بھائی، فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اُردو میں ہمشیر صرف بہن کے لیے بولتے ہیں جو فصیح ہے۔

برہنہ سر ہیں مرے بادشاہ کی ہمشیر
کہاں یہ ظلم کہاں دخترِ جنابِ امیرؑ میر عشق

ہمشیر زاد (یا) ہمشیر زادہ :- بہن کا بیٹا، خواہر زادہ، بھانجا۔ فارسی ترکیب، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- ہمشیر زاد لکھنؤ میں مستعمل نہیں ہمشیر زادہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

ہمشیرہ :- خواہر۔ بہن۔ اُردو۔ مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ایک روز میر صاحب کی بڑی ہمشیرہ عابدہ بیگم آئیں۔ (موتیوں کا ہار)

ہم صحبت :- صحبت میں رہنے والا مصاحب فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ اہلِ اسلام اور عیسائیوں کے ساتھ ہم صحبت ہونے سے اس قدر پرہیز ہے کہ اگر بلائیں تو اُن کے یہاں مُجرے کے لیے بھی نہ جائیں۔
(سیر کہسار)

ہَم صَدا :۔ یکساں آواز اور سُر میں۔ فارسی ترکیب، دہلی کی زبان۔

مجھ سے فریادِ تغافل اس سے دل کو صبر و شکر
یہ ہی سازِ ناموافق ہم صدا ہوتا نہیں — زکیؔ

ہَم صفت :۔ ایک جیسی خوبی والا۔ ہم اوصاف، وہ کہ جس میں ایک جیسے خصوصیات ہوں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اور جب کہ دونوں نے ایک کوکھ میں پیر پھیلائے تو ایک ہی شاخ کے دو پھول اور ایک ہی سیپ کے دو موتی کہاں تک ہم رنگ و ہم صفت نہ ہوں گے۔ (بیگماتِ اودھ)

ہَم صَفِیر :۔ وہ پرند جو ایک قسم کی بولی بولتے ہیں۔ ہمدم۔ ہم رنگ۔ ہم آواز پرند، ہم جنس پرند، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

جب اس چمن میں چھوڑ کے ہم آشیاں چلے
اک ہمصفیر نے بھی نہ پوچھا کہاں چلے — سوداؔ

قول فیصل :۔ اس کی اردو جمع ہمصفیروں ہے۔

ہمارے بعد یہ ہے حال ہمصفیروں کا
اس آشیاں میں صدا دی وہاں پکار آئے — تعشقؔ

ہَم صورت :۔ ہم شکل، ایک شکل کا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

~~پرچا تمہارے ساتھ ہے چرچا حسینؑ کا~~
ہم صورتِ رسولؐ ہے بیٹا حسینؑ کا — تعشقؔ

ہَم طالع :۔ یکساں نصیب والا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع ہم طالع ہما مراد ہم رسا ہوا — نواب محمد تقی خاں اخترؔ

ہَم طَرِیق :۔ ہمسفر۔ ہم وضع۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

سخن وروں میں تو اے شاد تو غنیمت ہے
کہ ہم طریق ہے اگلی زبان والوں کا — شادؔ

ہَم عَصر :۔ ایک زمانہ کا، ایک وقت کا۔ ایک دور کا۔ فارسی، صفت۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ مولوی ہادی علی لکھنوی کامل طغرٰی نگار تھے ان کے ہم عصر نسخ کے خوش نویس میر بندہ علی مُرتعش تھے۔ (قدیم ہنر و ہنرمندانِ اودھ)

ہَم عُمر :۔ برابر کی عُمر کا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

اللہ کا ہم اسم محمدؐ کا وہ ہمسر
ہم کاسہ و ہم عمر وہ احمدؐ کا سراسر — مرزا دبیرؔ

ہَم عِناں :۔ ہمراہ، برابر۔ ساتھی۔ رفیق۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شوق اگر ہم عناں ہوا تو کیا
آبلے پائے نامہ بر میں پڑے — داغؔ

جب دیکھ کر باغِ جناں آگے بڑھے شاہِ زماں
جبرئیل بھی تھے ہم عناں تا آسمانِ ہفتمیں
(نظم طباطبائی)

ہَم عَہد :۔ ہم عصر۔ ہم زمانہ۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہَم فن :۔ ایک فن والا۔ ایک ہی کام کرنے والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہَم فنی :۔ ایک فن کا ہونا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زیادہ سب سے رشک ہم فنی ہے
بظاہر لطف دل میں دشمنی ہے — (معراج المضامین)

ہَم قد :۔ برابر قد کا۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَم قَدم :۔ ساتھی۔ رفیق۔ ہمراہ۔ ہمسفر۔ فارسی۔ صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

بلبلوں کا کوئی ہمدم ہے گلستانوں میں
ہم قدم کوئی غزالوں کا بیابانوں میں — امیرؔ

پری ہے جو سردارِ صاحب حُشم
وہ ہے ثابت الدّولہ سے ہمقدم — اخترؔ

ہَم قَرِیں :۔ پاس بیٹھنے والا۔ ہم صحبت۔ فارسی۔ صفت۔ متروک۔

طالع ہوئے نہ اپنے سعادت سے ہم قریں
ہر چند سو قرانِ مہ و مشتری ہوئے — لاعلم

قول فیصل :۔ ہم قریں میں ہم زائد ہے۔

ہَم قلم :۔ ہم عہدہ وہ لوگ جو ایک ہی خدمت پر مقرر ہوں۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَم قوم :۔ ایک قوم کا۔ ایک ذات کا۔ فارسی۔ صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ نوبت یہاں تک پہونچی کہ ہم قوم اور غیر قوم کا فرق اُصلاً نہ رہا۔ (دربار اکبری)

ہُمکارا :۔ کسی بات کے اقرار و اقبال کی آواز جیسے اکثر کہانی سُننے والے ہاں ہوں کیا کرتے ہیں۔ دہلی میں اس جگہ ہُنکارا ہے۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ مؤلف نور اللغات نے انھیں معنیٰ میں 'ہمکاری' بھی لکھا ہے جو تانیث کا صیغہ ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں ہمکاری ہی بولتی ہیں جس کا صرف بھرنا کے ساتھ ہے۔

ہَم کاسہ :۔ ساتھ کھانے والا، ہم نوالہ۔ فارسی، صفت، متروک۔

ع ہم کاسہ و ہم عمر وہ احمدؐ کا سراسر — مرزا دبیرؔ

ہُم کفو :۔ ایک ہی خاندان کا۔ ایک ہی کنبہ کا۔ فارسی۔
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ جب تنہا کفو کے معنیٰ ہمسر، ایک خاندان کا ہوتے ہیں تو 'ہم' زائد ہے۔ لکھنؤ میں ہمسر کے معنیٰ میں تعلیم یافتہ طبقہ صرف کفو بولتا ہے۔
جیسے : ارشاد رسولؐ ہے کہ اگر علیؑ نہ ہوتے تو فاطمہؑ کا کفو نہ ہوتا۔

ہُم کَلام :۔ کسی سے بات کرنا، ہم سخن، مل کر بات کرنے والا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

نہ مُغبچوں میں ہو بھولے سے ہم کلام کوئی
زباں قلم ہو جو لے میکشی کا نام کوئی — اوجؔ

قولِ فیصل :۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

غلط ہے آپ نہ تھے ہمکلام خلوت میں — ریاضؔ
عدو سے آپ کی تصویر بولتی ہوگی — خیرآبادی

ہُم کَلامی :۔ باہم بات چیت کرنا۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

ع ہم کلامی کے لیے اس کے برابر بیٹھا — ناظمؔ

ہُمَکنا :۔ ۱۔ چڑھائی کرنا، حملہ کرنا، دھاوا کرنا۔ ۲۔ (فعل لازم) بچے کا چلنے میں کوشش کرنا، کودنے کی کوشش کرنا، بچے کا اپنی جگہ سے جست کرنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ معنیٰ ۱ میں نہیں بولتے۔ معنیٰ ۲ میں بولتے ہیں۔

رسائی اُن کے دامن تک نہیں اِن کے مقدّر میں
یہ طفل اشک کیوں آغوش مژگاں سے ہمکتے ہیں — بحرؔ

ہُم کَنار :۔ ہم آغوش، بغلگیر۔ فارسی۔ صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خواب میں تجھ سے ہمکنار رہا
عین غفلت میں ہوشیار رہا — وزیرؔ

قولِ فیصل :۔ ہونا اور رہنا کے ساتھ اسکا صرف ہے۔

اٹھتے ہی وہ قمر نثار ہوا
بے حجابانہ ہمکنار ہوا — قلقؔ

خیالِ یاد جو شب مجھ سے ہمکنار رہا
تمام شب میں اُسی کے گلے کا ہار رہا — مصحفیؔ

ہم کو پیٹے :۔ ایک قسم کی سخت قسم جو اپنے کسی چاہنے والے کو دی جاتی ہے اس کا مفہوم ہے کہ اگر ایسا کرے تو ہمیں مرا ہوا دیکھے اور ہمیں روئے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

پھر جو کچھ دھیان آگیا تو کہا
ہم کو پیٹے اگر دوا نہ کرے — تاباںؔ

ہم کو گاڑے :۔ یعنی ہمیں دفن کرے، ایک قسم کی سخت قسم۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

ہم کو گاڑے ہماری بھتی کھائے
ذبح ہم کو کرے جو سچ نہ بتائے — قلقؔ

ہَم کون :۔ ہم اس لائق نہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع ہم کون وہ پسر ہیں جناب امیرؑ کے — تعشقؔ

ہَم کون ہیں :۔ ہم اس لائق نہیں۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع ہم کون ہیں صاحب ہمیں کیا یاد کرو گے — لااعلم

ہم کو بے نے کرے :۔ ہم کو پیٹے، ہمارا مُردہ دیکھے۔ ایک قسم کی سخت قسم۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

لگ کے چھاتی سے یوں لگی کہنے
ہم کو بے بے کرے جو آگے جائے — رنگینؔ

ہم کہاں :۔ ہم نہ ہونگے کی جگہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

صبح شبِ وصال کے ہوتے ہی ہم کہاں
ہے زہر ساقیا قدحِ آفتاب میں — ناسخؔ

ہُمَک ہُمَک کے چلنا :۔ ٹھمک ٹھمک کے چلنا۔ اچک اچک کر چلنا۔

ہے کھُبا نظیر اب تو مرے جی میں اس صنم کا — نظیرؔ
وہ اکڑ کے دھج دکھانا وہ ہمک ہمک کے چلنا (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَم گرد :۔ ساتھ پھرنے والا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مرا نالوں میں ہمسر جوش دریا ہو نہیں سکتا
مرا ہم گرد صحرا میں بگولا ہو نہیں سکتا — رشکؔ

ہَمگی ہَمگیں :۔ (بفتح اول و دوم) ہمگی۔ ہمہ کا مزید علیہ ہے۔ اس کے آخر میں نون اضافہ کرکے ہمگیں بھی مستعمل ہے) کل تمام۔ سب کا۔ فارسی صفت۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے ہمگیں نہیں لکھا۔ لکھنؤ میں کسی صورت سے مستعمل نہیں۔

ہِمَم :۔ (بکسر اول و فتح دوم) ہمتیں، ہمت کی جمع۔ عربی، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل :۔ فارسی اور اردو میں عالی ہمم، والاہمم وغیرہ کی ترکیبوں سے مستعمل ہے تنہا نہیں بولتے۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔
جیسے : شکر ہے خدا کا لکھنؤ میں ارباب ہمم موجود ہیں۔
(سیر کہسار)

ہَم مَذہب :۔ ایک ملت اور ایک ہی مذہب کا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ تم لوگوں میں جو مذہبی اختلاف ہے وہ ہمیشہ باقی رہے گا اس لیے کہ وہ دونوں دوست ہم مذہب ہیں، وہ تمہاری تائید نہیں کر سکتے۔

ہُم مزاج :۔ ایک مزاج والا۔ ایک خیال کا۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

ہم مزاجی :۔ ایک مزاج ہونا۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

بے وفائی ہے سرشت اسکی سوا وہ ہم کہاں
ہم مزاجی کے سبب سے اپنا اپنا ہوگیا — مومنؔ

ہم مَشرب :۔ ایک ساتھ پینے والا۔ ایک ہی مذہب کا ایک ہی مسلک کا۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

قول فیصل :۔ ہم مشربی بھی زبانوں پر ہے۔

ہم کو تیرے ساتھ ہے اک دعوئ ہم مشربی — صفیؔ

ہم معنیٰ :۔ وہ لفظ جو مرادف ایک دوسرے کے ہوں۔ فارسی، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ تم نے اتنے دن عربی تعلیم حاصل کی اب تک تمہیں سلیقہ نہیں آیا دونوں لفظ ہم معنیٰ ہیں جس لفظ کو چاہے استعمال کرو صحیح ہوگا۔

ہم مکتب :۔ ایک ہی مکتب کا پڑھا ہوا۔ ایک مکتب میں پڑھنے والا۔ فارسی، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ الٰہی کیا اسرار ہے۔ جوان نے مسکرا کر کہا کہ یار تم ہمارے ہم مکتب ہو۔ (فسانۂ آزاد)

ہم نام :۔ ایک ہی نام کا۔ ہم اسم۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہر ایک سے اس بزم میں سب پوچھتے تھے نام
تھا لطف جو کوئی مرا ہم نام نکلتا — مومنؔ

قول فیصل :۔ حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب کے لیے یہ خاص خصوصیت ہے کہ آپ کا وہی نام ہے جو خدا کا نام ہے یعنی علیؑ یہ خدا کا بھی نام ہے اور علیؑ کا بھی اسی لیے آپ کو ہم نام خدا کہتے ہیں۔

ہم نبرد :۔ (بفتح سوم و چہارم) مقابل۔ حریف۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہم نسل :۔ ایک ہی نسل کا۔ فارسی ترکیب (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہم نشیں :۔ مصاحب۔ دوست۔ ہم خیال، ہم صحبت فارسی، صفت۔ فصیح، رائج۔

ہم نغمہ :۔ ہم آواز۔ ایک طرح کی نغمہ سنجی۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لب سخن ہوں جو ہم نغمہ عار کی جا ہے
کہ نثر بلبل شیراز کی معرّا ہے — اوجؔ

ہم نفس :۔ (بفتح سوم و چہارم) رفیق۔ ہمکلام۔ دوست فارسی، صفت۔ فصیح، رائج۔

ڈھونڈو گے اگر ملکوں ملکوں ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم
تعبیر ہے جس کی حسرت و غم اے ہم نفسو وہ خواب ہیں ہم — شادؔ

ہم نوا :۔ (بفتح سوم) ہم صفیر۔ ہم آواز۔ فارسی، صفت۔ فصیح، رائج۔

ہمنوا سب اپنا اپنا آشیاں دیکھا کیے
اور ہم طرز جفائے باغباں دیکھا کیے — ثاقب لکھنوی

قول فیصل :۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے

منیر اب عرض حاجت کر خدا سے — منیر شکوہ آبادی
اجابت ہم نوا ہوگی دعا سے (معراج المضامین)

ہم نوالہ :۔ ساتھ کھانے پینے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ عام طور سے ہم پیالہ ہم نوالہ بولتے ہیں۔

ہم نہ کہتے تھے :۔ (کنایتہً) جو کچھ ہم نے کہا تھا وہی ہوا کی جگہ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

وہ جلوہ دیکھ کر جب طور پر موسیٰ کو غش آیا
تو آئی غیب سے آواز دیکھا ہم نہ کہتے تھے — امیرؔ

ہموار :۔ برابر، یکساں، چورس، مساوی، مدام، ہمیشہ، نت، سدا۔ فارسی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ معنیٰ ۱ میں مستعمل ہے معنیٰ ۲ میں نہیں بولتے۔

ہموار کرنا :۔ کسی کو اپنا ہم خیال بنانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا عشق میں ہم اُس کے ہوئے خاک برابر
کب اپنے تئیں یوں کوئی ہموار کرے ہے — میرؔ

ہموار کرنا :۔ زمین کو یکساں کرنا، زمین کو برابر کرنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جس وقت تک چمن کی زمین پوری طرح ہموار نہ ہو جائے اس وقت تک کسی درخت کے لگانے کا ارادہ نہ کرنا۔

ہموار و ناہموار :۔ اونچے نیچے، پست و بلند۔ چھوٹے بڑے۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ جو ٹیلے جا بجا ہموار و ناہموار ہیں
عبرت آموز عزیزانِ اُولی الابصار ہیں — صفیؔ لکھنوی

ہموارہ :۔ ہموار کا مزید علیہ۔ ہمیشہ۔ لگاتار۔ فارسی (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہموار ہونا :۔ برابر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہمواری :۔ یکسانیت۔ فارسی ترکیب، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

ہمواری وفا سے الجھنے لگا تھا دم
خوش ہوں کہ تم نے قصد کیا امتحان کا — اثرؔ لکھنوی

ہم وطن :۔ ایک دیس کا۔ ایک ملک کا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

خدمت شاہ میں جز رنج و محن ایک نہیں
ہم وطن پاس بجز یاد وطن ایک نہیں — تعشقؔ

ہم وقت :۔ ہم عصر، ہم عہد۔ فارسی، صفت، (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اردو میں بالکل نہیں بولتے۔

ہُموم :۔ ہم کی جمع ۔ ایسے آلام جو آنے والی مصیبتوں کے خیال سے ہوں ۔ عربی ۔ مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

ہیں پیچھے دلوں سے گیا صدمۂ ہموم
فراش آئیں گھر میں ٹیسوں کے ہے یہ دھوم — تعشق

ہَمہ :۔ سب ۔ کل ۔ سارا ، جملہ ۔ تمام ۔ فارسی ۔ صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

ہمہ بازی شما بازی پیروں سے بھی دغا بازی :۔ سب سے تو دغا کرتے ہی ہو پیروں سے بھی چال چلنے لگے ، استاد کے آگے شاگرد کی نہیں چلتی ۔ اردو مثل ، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

ہمہ تن :۔ سراپا ، سر سے پاؤں تک ، بالکل ، تمام ۔ سربسر ۔ فارسی صفت ۔ فصیح ، رائج ۔

فانی ترا عمل ہمہ تن جبر ہی سہی
سانچے میں اختیار کے ڈھالے ہوئے تو ہیں — فانی

ہمہ تن چشم :۔ چوکنا ۔ ہوشیار ۔ سراپا انتظار ۔ فارسی ترکیب ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل صرف :۔ صرصر اگرچہ کنیز تھی ۔ مگر چار طرف دیکھتی جاتی تھی ۔ ہمہ تن چشم تھی ۔ (طلسم ہوش رُبا)

قول فیصل :۔ اس کا صرف بننا اور ہونا کیساتھ ہے ۔

آنکھوں پر آئے تھے بندھوا کے جو پٹی دم نزع
چشم بن کر انھیں ہم نے ہمہ تن دیکھ لیا — جلال

ہمہ تن گوش :۔ سننے پر کمال متوجہ ۔ فارسی صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

گل آئے ہیں ہستی میں عدم سے ہمہ تن گوش
بلبل کا یہ نالہ نہیں افسانہ ہے اس کا — آتش

ہمہ تن گوش بننا :۔ پورے طور سے متوجہ ہونا ۔ اردو صرف ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

بن کر ہمہ تن گوش سنو وصفِ علمدار
دے سب کو خدا دیدۂ حق بین دلِ بیدار — انیس

ہمہ تن گوش ہونا :۔ پورے طور سے متوجہ ہو کے سننا ، خوب کان لگا کے سننا ۔ اردو ، محاورہ ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

زندگی کیوں ہمہ تن گوش ہوئی جاتی ہے
کبھی آیا ہے جو اب آئے گا پیغام ان کا — روش صدیقی

قول فیصل :۔ ہمہ تن کو اشباع کے ساتھ (ہماتن) بھی نظم کیا ہے ۔

جملہ تن ہے چشم نرگس یار تیرے دید کو
گل ہمہ تن گوش ہیں تیرے فسانے کے لئے — وزیر

لیکن یہ اشباع اب متروک ہے ۔

اس کی تکمیلی صورت "ہمہ تن گوش ہو جانا" بھی رائج و فصیح ہے ۔

میری برائیاں تو نہ کرتا ہو مدعی
کیا غور ہے کہ وہ ہمہ تن گوش ہو گئے — داغ

ہمہ داں :۔ ہر ایک علم و ہنر جاننے والا ، تمام علوم کا ماہر ۔ فارسی ، صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

ہمہ دانی :۔ ہر ایک کام کی واقفیت ۔ فارسی ۔ مؤنث ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل صرف :۔ اگرچہ حاکم کی ہیبت ادنیٰ اعلیٰ سب پر چھائی ہوئی ہے ۔ مگر اس کی رحمدلی منصف مزاجی ۔ معاملہ فہمی ۔ ہمہ دانی کا بھی ہر شخص معتقد ہے (توبۃ النصوح)

ہمہ شما :۔ عوام ، عام لوگ ، ایرے غیرے ۔ فارسی الفاظ ، اردو صرف ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل صرف :۔ عام لوگ ، ادھر ادھر کے ، ایرے غیرے ہمہ شما بھی روٹی اور گوشت کے ساتھ انبہ شیریں پر چاقو تیز کرتے ہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

ہمہ صفت موصوف :۔ ساری خوبیوں سے بھرا ہوا ۔ ہر قسم کی تعریف کے قابل ۔ فارسی ترکیب ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

ہمہ عنواں :۔ ہر طرح ۔ ہر صورت ۔ فارسی ترکیب

نہ پڑھو یا پڑھوا مرا خط شوق
ہمہ عنواں مطیع فرماں ہوں — رشک

ہَمہمہ :۔ (بالفتح و فتح سوم) گھوڑے یا شیر وغیرہ کی بھاری آواز ۔ عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

ع کم تھا نہ ہمہمہ اسدِ کردگار کا — انیس

قول فیصل :۔ اس کی اردو جمع ہمہموں ہے ۔ جیسے : گھوڑے کے ہمہموں کی صدا ، سموں کے کڑکے کی آواز ۔ (طلسم ہوشربا)

حروفِ مغیرہ کے آجانے سے ہمہمے ہو جاتا ہے ۔

بے دست ہو گیا تو ملی شانِ جعفری
تھی ہمہمے سے لشکرِ دشمن میں ابتری — نجم آفندی

ہمہ نعمت :۔ تمام نعمت ، تمام عمدہ چیزیں ، تمام عمدہ کھانے ، ہر قسم کی عمدہ چیز ، مال و دولت ، ہمہ شے ۔ جیسے "خدا نے دنیا کی ہمہ نعمت دے رکھی ہے مگر کھانے والا نہیں ۔ اچھی صحبت کا پھل دیکھا کہ ایک دانا عورت نیک نیت پڑھی لکھی نام کو لڑکی کی عقل و شعور میں بڑی بوڑھی نے کس طرح پھر اس خاک کے گھر کو لاکھ بنایا یا کہ پھر وہی ان گنت مال و دولت سب کے اٹ گٹ اور ہمہ نعمت ہو گئی ۔ (لغات النساء)

قول فیصل :۔ زیادہ تر "ہمہ نعمت موجود ہے" بولتے ہیں ۔ مؤلف لغات النساء نے دونوں مثالوں میں جس صورت سے صرف کیا ہے لکھنؤ میں اس صورت سے زبانوں پر نہیں ۔ مؤلف مذکور نے خود ہی ' ہمہ نعمت

موجود ہے" بھی لکھا ہے۔ اور مثال بھی دی ہے"۔ ان
کے گھر میں خدا کی دی ہمہ نعمت موجود ہے۔

ہمہ نعمت موجود ہے:۔ خدا نے سب کچھ دے
رکھا ہے، کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ اردو صرف۔
فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تازہ حلوا، خستہ کچوری، تازہ مٹھائی
غرضکہ ہمہ نعمت موجود ہے۔ (بنات النعش)

ہمہ وقت:۔ ہر وقت۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

ع ہمہ وقت ممکن نہیں وصل دلبر　رند

قول فیصل:۔ ہمہ کا اشباع اب متروک ہے۔

ہم ہی:۔ ہمیں۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ میاں ایک ہم ہی وہ ہیں کہ سگے
بھائی کے مقابل میں تمھاری طرف سے گواہی دی۔

قول فیصل:۔ فصحاء لکھنؤ ہمیں بولتے ہیں۔

ہم ہی ہم ہیں:۔ ہم ہر ایک کی توجہ کا مرکز ہیں۔
اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ اب چو طرفہ ہم ہی ہم ہیں۔ کوئی بیمار
ہو تو پوچھے جائیں۔ (فسانۂ آزاد)

ہمیانی:۔ (بالکسر) فارسی میں بفتح اول و دوم تھا۔
اس کا معرب بالکسر ہے۔ عربی میں بمعنی ازار بند اور
فارسی میں بمعنی درم و دینار رکھنے کی تھیلی۔ اردو میں
حرف یا اضافہ کر کے بالکسر استعمال کیا۔ پتلی سی تھیلی
جس میں روپئے رکھتے ہیں۔ اردو، مونث۔ عوام
کی زبان۔

محل صرف:۔ عمرو نے خنجر کھینچا.... لڑنا شروع
کیا۔ جب غلغلک ماری چھ چھ آدمیوں کے پاؤں
کاٹے.... جو ساحر مر کر گرتا ہے۔ اسکی ہمیانی کاٹ
لیتے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ اسکی جمع ہمیانیوں اور ہمیانیاں آتی ہے
جیسے اور خدا جانے کتنے نیم جاں ہوئے مگر کمروں سے
اشرفیوں کی ہمیانیاں نکلیں۔ (دربار اکبری)

صاحب نور اللغات نے ہمیان بھی لکھا ہے جو کہ
اردو میں مستعمل نہیں۔

ہمیش:۔ ہمیشہ۔ اردو۔ عورتوں کی زبان۔ متروک۔

ورے سب ہیں اس سے وہ سب سے ہے بیش
ہمیشہ سے ہے اور رہے گا ہمیش　سحر البیان

ہمیشگی:۔ قدامت۔ دوام۔ فارسی۔ مونث۔
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہمیشہ:۔ دائم۔ مدام۔ آئے دن۔ فارسی۔
فصیح، رائج۔

ہمیشہ رحم و کرم ذوالجلال فرمایا
کیے قصور، نہ تو نے خیال فرمایا　میر عشق

ہمیشہ سے چلا آتا ہے:۔ پرانا چلن ہے۔
رسم قدیم ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عشق میں رشک ہمیشہ سے چلا آتا ہے
دیکھو قابیل نے کیا حال کیا بھائی کا　ناسخ

ہمیشہ ہمیش:۔ ہمیشہ، ہمیشہ سے۔ اردو، عورتوں
کی زبان۔

محل صرف:۔ عجب زمانہ آیا ہے کہ جو رسمیں ہمیشہ
ہمیش سے جاری تھیں وہ ختم ہوتی جا رہی ہیں۔

ہمیں:۔ (یائے معروف اور نون غنہ کے ساتھ) یہ
لفظ ہم ہی کا مخفف ہے۔ ایک کلمہ ہے کہ اپنی ذات
چند آدمیوں کی ذات کے حصر کے معنی کا فائدہ دیتا
ہے۔ ہم ہی سب۔ اردو، فصیح، رائج۔

اے شاد غافلوں کے وعدہ پہ موت آئی
بھولے ہمیں ہمیشہ غافل کبھی نہ چوکا　شاد

قول فیصل:۔ اساتذہ نے ہمیں اور تھیں کا قافیہ
زمیں اور یقیں کے ساتھ جائز رکھا ہے۔ جو برابر
اساتذہ کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ اردو میں بطور
واحد مستعمل ہے۔

ہمیں:۔ (یائے مجہول کے ساتھ) ہم کی جگہ مستعمل
ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہیں گے
تہ خاک ہم تو اکیلے رہیں گے　لا اعلم

ہمیں پر کیا ہے:۔ (یائے معروف) مجھی پر کیا
موقوف ہے۔ ہماری ہی ذات پر منحصر اور موقوف
نہیں ہے۔ اردو۔ محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

ہمیں پہ کیا ہے در یار پہ کون ایسا تھا
کہ جسے نقش بہ دیوار نہ دیکھا ہو　معروف

ہمیں پر موقوف نہیں:۔ صرف ہمارا ہی یہ
رویہ نہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہمیں پیٹے:۔ (یائے مجہول) ہم کو پیٹے۔ یعنی ہم
مر جائیں اور ہم کو روئے، اردو، عورتوں کی زبان۔

اگر زندگی میں نہ آئے کسی دن
ہمیں پیٹے تو دیکھے مردہ ہمارا　رشک

ہمیں کچھ کام نہیں:۔ (یائے مجہول) ہمیں کچھ
غرض نہیں۔ مطلب نہیں۔ واسطہ نہیں۔ اردو۔
عوام کی زبان۔

شوق سے لٹکے کمر پر ہمیں کچھ کام نہیں
سامنا رخ کا نہ وہ زلف پریشاں رکھے　آتش

ہمیں کیا:۔ (یائے مجہول) ہمیں کیا حصول، ہمیں
کیا فائدہ۔ ہمیں کیا مطلب۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہمیں کیا ابر نیساں سے اگر گوہر برستے ہیں
کہ اپنی کشت پر تو جائے آب اخگر برستے ہیں　ناسخ

ہمیں گو ہمیں چوگاں:۔ (ہمیں یائے معروف)
یہی مقابلہ کا میدان ہے۔ ابھی آزمائش ہو جائے۔

فارسی متولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ ہمیں چوگاں ہمیں میداں ہمیں گو بھی نظم ہوا ہے۔

جسے ناز سخن دانی ہو آئے
ہمیں چوگاں ہمیں میداں ہمیں گو — شعور

ہمیں ہم ہیں :۔ (یائے معروف) صرف ہم تنہا ہم، ہم ساکوئی نہیں۔ اردو، فصیح، رائج۔

موسیٰ کو سوچ ہے کہ ہمیں ہم ہیں طور پر
کانوں میں آرہی ہے کدھر سے صدا دو رُ۔ے سمت — جلیل

ہُن ؛۱ (بالضم) دکن کے ایک طلائی سکہ کا نام جو زمانۂ دکن کے وقت میں رائج تھا۔ یہ سکہ چالیس فلم سے لے کر ۵۴ فلم تک ہوا کرتا تھا۔ چونکہ ایک فلم روپے کا بارھواں حصہ ہوتا ہے اس حساب سے ایک ہُن اگر چالیس فلم کا مانا جائے تو تین روپے پانچ آنے چار پائی کا ہوا اور جو ۵۴ فلم کا مانیں تو پونے چار روپے کا ہوتا ہے۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے مزید لکھا ہے :۔ کنھڑی زبان میں جو ہندوستان کے ساحلِ مغربی و جنوبی کے قطعہ کنھڑ میں بولی جاتی ہے ہُن یا ہونو سونے کو کہتے ہیں جس کا ماخذ سنسکرت سُورن بمعنی طلا معلوم ہوتا ہے۔ ابتدا میں اس کی رائے مہملہ ساقط ہو کر سُون ہوا پھر حسب قاعدہ سین مہملہ کا ہائے ہوز سے بدل کر ہون ہوا اور ہون کا مخفف ہو کر ہن رہ گیا لیکن مشہور و مصطلح وہ سونے کے ہیں جو مدت تک بدھ مذہب کے بعد ممالک دکن میں رائج رہے۔ اس سکے کا وزن مروجہ اشرفی کے ثلث کے برابر ہے چنانچہ ہمارے ایک کرم فرما کا بیان ہے ہم نے ساڑھے تین ماشے کا ہُن دیکھا ہے جس کے رو کی طرف تین ہندوانی مورتیں اس طرح بنی ہوئی ہیں کہ بیچ میں تو ایک بڑی ہے اور آس پاس دو چھوٹی ہیں۔ پشت کی جانب باریک باریک دانے یا نقطے سے اُبھرے ہوئے ہیں۔ اس کا قطر انگریزی دوقی سے کچھ کم ہے اور اسی طرف سے کسی قدر محدب یعنی ابھردار سطح ہے دوسرا ہُن ان کی نظر سے اور گزرا جو اس سے چھوٹا اور نقوش میں بھی مختلف ہے۔ یعنی رُخ کی طرف نیل کنٹھ بنا ہوا ہے جس کی چونچ اور دونوں پنجوں میں اور پشت کی طرف سنسکرت کے کچھ حروف ہیں۔ حیدر نائک اور اس کے بیٹے سلطان ٹیپو کے زمانے میں بھی ہُن سکہ مضروب ہوا جیسے بہادری اور سُلطانی ہُن کہا کرتے تھے۔ حضرت نواب فصیح الملک داغ دہلوی نے اس کو مؤنث باندھا ہے مگر اور شعرائے دہلی و لکھنؤ نے مذکر نظم کیا ہے۔ اور اب بھی مذکر بولتے ہیں۔

ہُن برستی ہے دکن میں یہ مثل ہے مشہور
تو نے برسائے گہر فیض سے معدن معدن — داغ

ہُن ؛۲ ریزۂ زر۔ سونے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو کسی زمانے میں دکن میں برسے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں اب تک لوگوں کے پاس تبرکاً وہ ٹکڑے موجود ہیں۔ اُردو، مذکر، رائج۔

سیہ زلفوں سے افشاں جھڑ رہی ہے گورے گالوں پر
گھٹا گھنگھور چھائی ہے حلب میں ہُن برستا ہے — سحر

ہُن برسانا :۔ دولت برسانا۔ اردو محاورہ، رائج۔

ع کیا عجب برسائے ہُن ابرِ بہاری اب کے سال — سحر

ہُن برسنا :۔ دولت برسنا۔ خوب آمدنی ہونا۔ بیحد خوش حالی ہونا۔ اردو محاورہ، رائج۔

گرہ میں زر ہے مستوں کے گھٹا آئی ہے اُمڈ کے
خدا چاہے تو ساقی آج میخانے میں ہُن برسے — شاد

ہَنپانا :۔ (بروزن ترانہ) تھکانا۔ اتنا دوڑانا کہ سانس تیز تیز چلنے لگے۔ اردو فعل۔ رائج۔

محل صرف :۔ اس میں قوت اور یہاں استادی کے کرتب میں میں نے اس کو ہنپا ہنپا کے مار ڈالا، جب اس کا دم ٹوٹ گیا تو چُرمُر کر ڈالا۔ (فسانۂ آزاد)

ہُن پر ہُن برسنا :۔ کثرت سے ہُن برسنا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

لال ہو گئے ساقیو آنے تو دو فصلِ بہار
ہُن پہ ہُن برسے گا ہو گا خانۂ خمار سُرخ — قدر

ہَنپنی لگنا :۔ سانس پھولنے لگنا، تیزی سے دم چڑھنے لگنا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تم نے چھوٹی سی بچی کو اتنا دوڑایا اتنے کام لئے کہ غریب کو ہنپنی لگ گئی اس سے بات نہیں کی جا رہی ہے۔

ہَنْٹَر :۔ (بالفتح و فتح سوم) چابک، کوڑا۔ انگریزی مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ خدا پناہ میں رکھے۔ اب ہنٹر دیا ہی چاہتا ہے۔ موئے پر سو دُرّے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ اس کا صرف لگانا اور مارنا کے ساتھ بھی ہے۔

ہَنجار :۔ (بروزن زنگار) راہ۔ راستہ۔ مجازاً طرز۔ روش۔ قاعدہ۔ جیسے ناہنجار۔ فارسی، رائج۔

گو کہ یاں سے نجات ہے دشوار
مخلصی کی ہے سوجھی پر ہنجار — (ہشت گلزار)

قول فیصل :۔ شعر میں مؤنث استعمال ہوا ہے۔ غالب نے اس کو مذکر نظم کیا ہے۔

ع اس کے ملنے کا ہے عجب ہنجار — غالب

تنہا اب اسکا استعمال نہیں ہے ناہنجار ہی بولتے ہیں۔

ہند :۔ (بالکسر) ہندوستان، بھارت۔ انڈیا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع ہر سو ہے شور ہند سے کل جائینگے حسینؔ — میر عشق

ہِندَسہ :۱ (بالفتح و فتح سوم) برہان میں بالکسر لکھا ہے۔ یہ لفظ اندازہ کا معرب ہے۔ کلام عرب میں دال اور زے بے فاصلہ جمع نہیں ہوتے لہذا زے کو سین سے بدل دیا۔) علم ریاضی کی ایک شاخ کا نام۔ عربی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "ہماری رائے میں یہ لفظ اندازہ کا معرب نہیں ہے چونکہ ہند سے یہ علم نکلا ہے اس سبب سے ہندسہ نام رکھا گیا"۔ لکھنؤ میں ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہندسہ :۲ عدد کی شکل۔ رقم۔ عربی، مذکر، رائج۔

اس اشارے سے نام بتلایا
ہندسہ چارسو کا لکھوایا — مسرور

ہِندَسہ دَاں :۔ علم ہندسہ کا جاننے والا۔ فارسی صفت متروک۔

ہندسہ داں تھا ایک شیدا نام
اس ہنر میں کیا تھا اپنا نام (ہشت گلزار)

ہِندَسہ دانی :۔ علم ہندسہ جاننا۔ فارسی ترکیب، مونث متروک۔

یوں مری ہندسہ دانی ہو فزوں تر جیسے
صفر سے ایک دہائی کی ہو مقدار پذیر — شاد لکھنوی

ہِندنی :۔ ہندو عورت۔ اردو، مونث، رائج۔

کمال سرخ ہو جیسے سیاہ بادل میں
بھرے تھی مانگ میں یوں ہندنی کوئی لکھوٹ — شاد لکھنوی

اے جان کرے جورو ہندنی پہ کیا ہے مرتا
بیٹھا جپا کرے گا تو اس کا نام کب تک — جان صاحب

ہِندو :۱ ہندوستان میں رہنے والی ایک قوم کا نام۔ جس کا مذہب بتوں کی پرستش کرنا ہے۔ فارسی، مذکر، رائج۔

نہیں معلوم تجھے کس سے خصوصیت ہے
اہلِ ایماں تجھے اپنا کہیں ہندو اپنا — رند

اے صنم مذکور میر کیا کہ تیرے عشق میں
نجم طالع بھی مرا مثل زحل ہندو ہوا — اسیر

ہِندو :۲ زنگی، حبشی، شیدی، سیاہ رنگ کا آدمی، کالا آدمی۔ یہ معنی صرف فارسی میں آتے ہیں۔ چنانچہ ہندوئے چرخ ہندوئے سپہر وغیرہ زحل ستارے کو صرف اس کے کالا ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ کالے کے معنی میں بولتے تھے مگر اب متروک ہے۔

خط بڑھا کاکل بڑھے زلفیں بڑھیں گیسو بڑھے
حسن کی سرکار میں جتنے بڑھے ہندو بڑھے — ذوق

قولِ فیصل :۔ اس کی جمع ہندوؤں ہے جیسے اکبر اگرچہ ترک ماوراء النہری تھا مگر اس نے ہندوستان میں آکر جس ہندوؤں اور ہندوستانیوں سے اپنائیت پیدا کی وہ ایک صنعت کیمیائی ہے۔ (دربار اکبری)

ہِندوانہ :۱ تربوز کی ایک قسم۔ فارسی، صفت، قریب بہ متروک۔

خربزہ ہندوانہ اور خیار
اور مانند اس کے اے ہشیار (سراج نظم)

ہِندوانہ :۲ ہندوؤں کی طرح کا۔ اردو، رائج۔

محلِ صَرف :۔ فرش فروش سواریاں اور دربار کے سامان آرائش سب ہندوانے ہونے لگے۔ (دربار اکبری)

ہِندوانی :۔ ہندوؤں کے طریقے کا۔ ہندوؤں کی رسوم جیسا۔ ہندوؤں سے منسوب۔ اردو، مونث، رائج۔

محلِ صَرف :۔ نوروز کا جشن ایران و توران کی رسم قدیم ہے۔ مگر اس نے ہندوانی ریت رسوم کا رنگ دیکر اسے بھی ہندو بنایا۔ (دربار اکبری)

ہِندُوستان :۔ مشہور ملک کا نام جو کوہ ہمالہ کے جنوب برہما کے مغرب اور افغانستان اور بلوچستان کے مشرق میں واقع ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

(ہندوستان) سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا — اقبال

قولِ فیصل :۔ بحذفِ واؤ ہندستان بھی مستعمل و رائج ہے۔ موجودہ صورت حال تقسیم ہند و پاک کے بعد قدرے مختلف ہے

ع دھوم جس کے حسن کی ہے سارے ہندستاں میں — ناسخ

ہِندوستانی :۔ ہند سے منسوب۔ ہندوستان کا باشندہ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صَرف :۔ صاحب لوگ اور حکام انتظام کے لیے دوڑے اور بہت سے ہندوستانی بھی پہونچے۔ (سیر کہسار)

قولِ فیصل :۔ اس کی جمع ہندوستانیوں ہے جیسے اکبر نے جس طرح ہندوؤں اور ہندوستانیوں سے اپنائیت پیدا کی وہ ایک صنعت کیمیائی ہے۔ (دربار اکبری)

ہِندوستانی :۲ ہندوستانی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اس معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں عام طور سے ہندوستانی زبان بولتے ہیں۔ یعنی تنہا ہندوستانی بول کے ہندوستانی زبان مراد نہیں لیتے۔

ہِندوستانی تاریخ :۔ چاند یعنی رویت کے حساب سے جس کا تعلق ہجری سن سے ہو۔ اردو، مونث، رائج۔

محلِ صَرف :۔ مجھے انگریزی مہینے کی تاریخیں تو خوب اچھی طرح یاد رہتی ہیں ہندوستانی تاریخیں یاد نہیں رہتیں ایک ایک سے پوچھا کرتی ہوں کہ آج ہندوستانی کون سی تاریخ ہے۔

قولِ فیصل :۔ اسی کو بغیر واؤ کے ہندستانی تاریخ بھی کہتے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر ہے۔

ہِندوستانی مہینہ :۔ قمری مہینہ۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صَرف :۔ یہ میرا پرانا طریقہ ہے کہ میں جو کوئی بھی کام کرتی ہوں وہ ہمیشہ ہندوستانی مہینے کے حساب سے کرتی ہوں میرے نزدیک یہی سہل ہے۔

ہندو مسلمان کا چولی دامن کا ساتھ ہے :۔ یعنی ہندو اور مسلمانوں میں قدیم سے اتحاد ہے۔ ہند مسلمان

باہم لازم وملزوم ہیں۔ اردو کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل:۔ محاورہ ہے صرف چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہندو مسلمان کی کوئی قید نہیں۔

ہندوئے چرخ:۔ ستارۂ زحل۔ جو سیاہ رنگ کا ساتویں آسمان پر ہے۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔
محلِ صرف:۔ آفتاب ہندوئے چرخ یعنی زحل سے کہتا تو سحر کرکے مجھ کو بچا لیتا۔ (طلسم ہوشربا)
قولِ فیصل:۔ اسی کو ہندوئے فلک بھی کہتے ہیں۔

ہندوئے فلک بتوں سے بیزار
منت سے نجات کا طلب گار
محسن کاکوروی

ہندی:۔ ہند سے منسوب۔ ہندستان کا رہنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ع ہندی ہیں ہم وطن ہیں ہندوستاں ہمارا — اقبالؔ

مصری کو زہرِ خنجرِ ہندی پلا دیا
کوفی کو کافِ مرگ کا مرکز بنا دیا
مرزا دبیر

ہندی:۔ ہندوستان کی وہ زبان جو سنسکرت سے نکلی ہے۔ اور جو موجودہ دور میں سرکاری زبان ہے جس کا رسم الخط انگریزی کی طرح بائیں طرف سے ہے۔ ہندی مونث، رائج۔
محلِ صرف:۔ جب سے انگریزوں نے ہندوستان کو چھوڑا اور ملک آزاد ہو گیا تو تمام ہندوستان میں عام طور سے ہندی کا رواج ہو گیا۔

ہندی:۔ ہندوستان کی تلوار۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ تنہا نہیں بولتے۔ تیغ ہندی کہتے ہیں۔

ہندی:۔ ہندوستان کی چیز۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

ہندی کی چندی:۔ تفصیل، تفصیل سے تشریح کرنا، نکتہ چینی، چھان بین۔ بال کی کھال۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

جب آتا گھر میں ہے ہندی کی چندی پوچھتا ہے
وہ پہلو رکھتا نہیں کوئی بدگماں باقی
جان صاحب

قولِ فیصل:۔ ہندی کی چندی پوچھنا جیسا کہ شعر میں ہے اب نہیں بولتے اب ہندی کی چندی کرنا زبانوں پر ہے۔

ہندی کی چندی کرنا:۔ خوب سمجھانا۔ آسان کو زیادہ آسان کرنا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

ہندی کی چندی کرنا:۔ خوب چھان بین کرنا، بال کی کھال نکالنا۔ ایسی تحقیق کرنا جو تحقیق کا حق ہے۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف:۔ شیخ امام بخش ناسخ نے یہ ہندی کی چندی کی اور روزمرہ کو ایسا فصیح و بلیغ کیا کہ کلام سابقین منسوخ ہوا۔ (فسانۂ عجائب)

ہندی کی چندی نکالنا:۔ بال کی کھال نکالنا۔ حقیقت معلوم کرنے کے لیے خوب بحث کرنا۔ مین میخ نکالنا۔ اصل حقیقت معلوم کرنے کی انتہائی کوشش کرنا بہت زیادہ چھان بین کرنا۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔
محلِ صرف:۔ سپہر آرا اور حسن آرا ہاں کہیں تو کیوں کر اور نہیں کہیں تو بڑی بیگم وجہ پوچھیں۔ ہندی کی چندی نکالنا اف ستم ستم۔ (فسانۂ آزاد)
قولِ فیصل:۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

ہے عبث فکرِ سخن داں مصحفی
ہندوی کی چندوی نکلے جہاں
مصحفی

ہندی نژاد:۔ وہ جو ہند کا اصلی باشندہ ہو۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَنڈا:۔ (بالفتح) بڑی ہانڈی۔ مٹی کا بڑا برتن۔ اردو مذکر، عوام کی زبان۔

نہیں کلنگ حسن آگے سبزہ داب کیے
جو میرے پاس ہو تو میں پکاؤں بھر ہنڈا
سودا

ہنڈا:۔ ایک قسم کی گھاس جو پانی کے کنارے ہوتی ہے۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہنڈا:۔ گلاس کا بڑا لیمپ۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَنڈاتی پھرنا:۔ ماری ماری پھرنا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف:۔ کمبخت کے لیے لاکھ کوشش کی کہ پڑھ جائے لیکن دن بھر محلے میں ہَنڈاتی پھرتی ہے پڑھتی نہیں۔

ہُنڈار:۔ بھیڑیا، گرگ۔ (پورب) ہندی، اسم، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُنڈانا:۔ (بالفتح نون اول غنہ) شہر بدر کرنا، نکالنا۔ جلاوطن کرنا۔ ہندی۔ ہندو عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہنڈانا:۔ گشت کرانا۔ پھرانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔
محلِ صرف:۔ جہاں میاں ذرا بگڑے اور بیوی نے بغل میں داب کر دو تین جھٹکے دیے یا دبایا اور بازار میں ہنڈایا۔ (فسانۂ آزاد)

ہنڈانا:۔ کسی کو گدھے پر بٹھا کر شہر میں پھرانا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَنڈاوَن:۔ وہ رقم کمیشن کی جو روپیہ بھیجنے کے عوض مہاجن لیتا ہے۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہنڈکلیا :۔ بچوں کی ہانڈی جو کلیا یا چھوٹے سے برتن میں پکاتے ہیں۔ اردو مونث، رائج۔

قول فیصل :۔ کثرت استعمال سے زبانوں پر ہن کلیا ہے مگر رسم الخط ہنڈکلیا ہے۔

ہنڈنا :۔ لازم۔ گشت کرنا۔ پھرنا۔ تشہیر ہونا۔ ہندی (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہنڈوانا :۔ تشہیر کرنا، ذلت کے لیے پھرانا۔ اردو مصدر، متعدی، متروک۔

محل صرف :۔ اے شہنشاہ ساحران اب یہ حال ذلت کا پہنچا کہ تیرے ناموس کو لوگ پکڑے لے جاتے ہیں۔ اور منھ کالا کر کے ہنڈواتے ہیں۔ (طلسم ہوشربا)

ہنڈول :۔ (ھ نون غنہ) ہندی راگوں کا پانچواں راگ۔ صبح کا ایک راگ۔ ہندی مذکر، (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہنڈولا :۔ (نون غنہ) چرخ پونچے کی ایک قسم جس میں دو ستون گاڑ کر اوپر کی جانب دو سوراخ کرتے ہیں۔ ایک ایسی لکڑی دونوں سوراخوں میں نصب کرتے ہیں۔ جس میں چار چار پہلو کے چرخ خط چلیپا کی مثال لگے ہوتے ہیں دونوں چرخ کے وسط میں دو دو پہلو کے درمیان ایک ڈنڈا آویزاں ہوتا ہے اس چرخ کو جب حرکت دیتے ہیں نیچے کا گہوارہ اوپر کو اور اوپر کا نیچے کو بار بار آتا جاتا ہے۔ اس جھولے کو ہنڈولا کہتے ہیں۔ ہندی، مذکر، قریب بہ متروک۔

ظاہر اگردش گردوں ہے ہنڈولہ کی طرح
پست دو چار زمانے میں ہیں دو چار بلند — ناسخ

کثرت خلق کو اس دہر کی میلہ سمجھا
گردش ہفت فلک کو میں ہنڈولا سمجھا — رند

قول فیصل :۔ اب عوام اور بچے اس کو چرخ پونچب بولتے ہیں۔ جو میلوں وغیرہ میں نصب کیا جاتا ہے۔ اور اس کا مالک پیسے لیکے چرخ پونچے پر بٹھاتا ہے۔

ہنڈولا :۔ برسات کا گیت جو جھولے پر گایا جاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہنڈولا جھولنا :۔ جھولا جھولنا، ہنڈولے میں جھولنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہنڈولنا :۔ ہنڈولا۔ ہندی مذکر۔ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں بچوں کے جھولے کو ہنڈولنا کہتے ہیں۔

ہُنڈی :۔ (بضم اول) چک۔ وہ رقعہ جو ساہوکار ایک جگہ سے دوسری جگہ روپیہ دینے کے واسطے دیتے ہیں۔ ہندی، مونث، قلیل الاستعمال۔

یار کا خط نہیں آیا کوئی ہنڈی آئی
نوٹ ہے بندۂ احساں کو عنایت نامہ — سحر

قول فیصل :۔ ہنڈوی بھی بولتے تھے۔

کہیں ہنڈوی کوئی لکھاتا تھا
دیکھتا تھا کوئی۔ بہی کھاتا — گلشن عشق

محل صرف :۔ تمہیں کو خط مع رقعہ ہنڈوی تمہارے پہلے خط کے جواب میں بھیجا تھا۔ (انشائے سرور)

اردو انسائیکلو پیڈیا مطبوعہ لاہور لکھتے ہیں کہ ہنڈی (BILL OF EXCHANGE) معاشیات کی اصطلاح میں اعتبار کی دستاویز۔ یہ ملک کی اندرونی تجارت میں استعمال ہوتی ہے یہ ایسا غیر مشروط تحریری حکم نامہ ہے جو اشیاء فروخت کرنے والا خریدنے والے کے نام لکھتا ہے اور اس میں یہ حکم ہوتا ہے کہ وہ عندالطلب یا مقررہ وقت پر معینہ رقم اس کے نامزد شخص یا بینک یا حامل کو ادا کر دے۔ جب ہنڈی کی رقم عندالطلب ادا کرنی ہوتی ہے تو اسے درشنی ہنڈی (Sight Bills) کہتے ہیں اور جب رقم مقررہ میعاد کے بعد واجب الادا ہوتی ہے تو اسے مدتی ہنڈی (Time Bills) کہتے ہیں۔

ہنڈیا :۔ (نون غنہ) ہانڈی کی تصغیر۔ پتیلی کی طرح مٹی کی دیگچی۔ اردو، مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :۔ امام باڑوں اور متبرک مقامات اور بارگاہوں میں جھاڑوں کے آس پہلو اور دروں میں لٹکائی جاتی ہیں یہ مختلف رنگ کے شیشوں کی ہوتی ہیں ہنڈیا کا ایک ڈھکنا بھی ہوتا ہے اور ہنڈیا کے گلے میں پیتل یا لوہے کا ایک حلقہ بھی ہوتا ہے حلقے میں تین طرف کسی جانور کی شکل بنی ہوتی ہے اور جو آگے کو مڑی ہوتی ہے ڈھکنے میں تین زنجیریں ہوتی ہیں جو کم و بیش ایک بالشت کی ہوتی ہیں اور تینوں زنجیروں کا آخری حصہ ہانڈی کے گلے میں جو شکل بنی ہوتی ہے اس میں پہنا دیتے ہیں۔ وہ ہانڈی ڈھکنے میں لٹک جاتی ہے اور ڈھکنے کے اوپر کا حصہ لٹکی ہوئی سلاخ میں پہنا دیتے ہیں شمع یا گلاس روشن کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں شاہ نجف و حسین آباد وغیرہ میں اب بھی یہ چیزیں موجود ہیں۔ اس کی بڑی قسم کو جو کم از کم ایک ہاتھ اونچا ہوتا ہے اس کو بھابا کہتے ہیں۔

ایک طریقہ ہنڈیا چھوڑنے کا ہے۔ دیوالی دسہرے کے زمانے میں جس سے دشمنی ہوتی ہے جادو گر مل کے جسے جادو کی ہنڈیا بھی کہتے ہیں جس کے اندر تمباکو کے پتلے وغیرہ اور دیگر جادو کا سامان ہوتا ہے جادو کے ذریعے سے دشمن کے گھر بھیجتے ہیں اور یہ تخیل اتنی عام تھی کہ آج سے پچاس سال قبل عورتیں دیوالی اور دسہرے کے موقع پر ایک چیٹ میں ہینگ اور لہسن باندھ کے اپنے بچوں کے پاؤں میں باندھ دیتی تھیں۔ اس یقین کے ساتھ کہ اب جادو کا کوئی ہمارے بچے پر اثر نہیں ہوگا راتوں کو

اپنے بچوں کو باہر نہیں نکالتی تھیں۔ اگر کوئی تارہ ٹوٹتا تھا تو بچوں کے سر پر کپڑا ڈھا کے کہتی تھیں کہ وہ ہنڈیا جا رہی ہے اور یہ مشہور تھا کہ اس قسم کے جادوگر پار ڈالی گنج میں بستے ہیں۔ اب چونکہ زمانہ بہت آگے بڑھ گیا ہے اس لیے اس قسم کے تخیلات عورتوں کے دماغ سے نکل گئے ہیں۔

ہُنڈیا اندر ہی اندر پکنا: کسی معاملے پر چپکے چپکے گفتگو ہونا۔ اندر ہی اندر آپس میں منصوبہ بننا۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف: اُفوہ کچھ ٹھکانا ہے۔ یہ اندر ہی اندر ہنڈیا پک رہی ہے۔ حسین اور پڑھی لکھی ڈھونڈھی جاتی ہے۔ ایڑی چوٹی پر قربان کر دوں۔ (فسانۂ آزاد)

ہُنڈیا پکانا: (۱) سالن پکانا۔ ترکاری پکانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: یہ پست طبقے کی عورتیں بولتی ہیں۔

ہنڈیا پکانا: (۲) چرچا کرنا۔ کھچڑی پکانا۔ عوام کی زبان (نور اللغات)

قولِ فیصل: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہنڈیا پکنا: (لازم) سالن ترکاری وغیرہ پکنا اردو، پست طبقے کی عورتوں کی زبان۔

ہُنڈیا چڑھنا: ہنڈیا چولہے پر رکھنا۔ اردو، پست طبقے کی عورتوں کی زبان۔

قولِ فیصل: کمی کے ساتھ پست طبقے کی عورتیں ہنڈیا چلیھا بھی بول دیتی ہیں۔

ہنڈیا ڈوئی: (۱) کھانے پکانے کا سامان۔ باورچی خانے کے برتن۔ مونث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: بالعموم مستعمل نہیں۔

ہنڈیا ڈوئی: (۲) (کنایتہً) گھر کا اسباب۔ اثاثہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہنڈیا گرم ہونا: کھانا پکنا۔ خوشی ہونا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف: نانی کے اگلے پچھلے آشناؤں میں مسرت کی ہنڈیا گرم ہونے لگی۔ (گلدستۂ ظرافت)

ہُنڈی پٹنا: ہنڈی کا روپیہ وصول ہونا۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

جس کا تو دوست ہوا اس نے خزانہ پایا
خط لکھا جس کو اسی کی گئی ہنڈی پٹتی　　اثر

ہُنڈی سکارنا: ہنڈی کا روپیہ دینا۔ اردو صرف، متروک۔

سیمیں تنوں کے بوسے خطا آئے تو میں گے
دنیا رو دیں مہاجن ہنڈی سکارنے پر　　شاد

ہنڈی کرنا: ساہوکار کے ذریعہ ایک جگہ سے دوسری جگہ روپیہ پہونچانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: عام طور سے نہیں بولتے۔

ہنڈی کھری کرنا: ہنڈی کا روپیہ وصول کرنا۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل: اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہنڈی کھڑی رکھنا: ہنڈی کو کسی سبب سے ملتوی رکھنا۔ ساہوکاروں کی اصطلاح۔ اردو، متروک۔

ہُنر: (۱) (بضم اول و فتح سوم) فن۔ کام۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

بجلی کو بتایا ہنر شعلہ فشانی
تیغوں کو پڑھایا سبق سیف زبانی　　تعشق

ہُنر: (۲) جوہر، گن، ڈھنگ، سلیقہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہمارے عیب نے بے عیب کر دیا ہم کو
یہی ہنر ہے کہ کوئی ہنر نہیں آتا　　برق

ہنر دینا: صاحبِ فن بنانا، بے ہنر کو ہنرمند کرنا۔ اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

آسماں سخت مزاجوں کو ہنر دیتا ہے
دیکھ لو ہوتے ہیں فولاد میں جوہر پیدا　　ذوق

ہُنرشناس: ہنر کا پہچاننے والا، کھرے کھوٹے کو پرکھنے والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہنر شناس کو دکھلا ہنر کہ خوبیٔ زر
اگر کھلے ہے تو صراف کی نظر چڑھ کر　　ذوق

ہُنر کرنا: ہنر دکھانا۔ اردو محاورہ، متروک۔

سب کے جوہر نظر میں آئے درد
بے ہنر تو نے کچھ ہنر نہ کیا　　درد

ہُنر کھلنا: جوہر کھلنا، کمال کا ظاہر ہونا۔ اردو محاورہ فصیح، رائج۔

جو چاہیں یار سے کہیں اغیار غم نہیں
خواجہ کے ہیں غلام میں عیب و ہنر کھلے　　آتش

ہُنر کی پوٹ: بڑا ہنرمند آدمی۔ اردو محاورہ۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

ہُنَرمند: صاحبِ ہنر، باکمال، دستکار، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ہنرمند تھا وہ بھی گردوں اساس
رہا کرتا تھا شاہزادے کے پاس　　شوق
مشہور تھے گل بیرہنی میں جو ہنرمند
دکھتے رہے کپڑے وہ زمیں کے موئے پیوند　　تعشق

ہُنرمندی: سلیقہ، قابلیت، دستکاری، فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف: دورِ شاہی میں عام طور سے شرفا کا یہ خیال تھا کہ ہنرمندی سببِ فخر و امتیاز ہے۔

ہُنروَر: صاحبِ ہنر۔ فارسی، صفت، (نور اللغات)

قولِ فیصل: بالعموم رائج نہیں۔

ہُنروَرِی :- کمال، دستکاری، سلیقہ، قابلیت (نورُ اللغات)

قولِ فیصل :- بالعموم زبانوں پر نہیں۔

ہَنس :- ایک قسم کے آبی پرند کا نام جسے ربع ہنس بھی کہتے ہیں، تاز، ایک قسم کی بط۔ اس کی نسبت مشہور ہے کہ یہ جانور موتی کھایا کرتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

ثابت ہوا کہ کشتۂ دندانِ یار ہوں
ہنس آ کے میری قبر پہ موتی اگل چلے — آتش

ع۔ یا منھ سے کوئی ہنس کے موتی اگل پڑا۔ کیفؔ

ہَنس :- گلے کے گرداگرد کی ہڈی، کوے سے اوپر کی ہڈی، ہنسلی۔ (مجازاً) مرغِ روح (جب پرم ہنس کہیں گے تو مجذوب سے مراد ہوگی) (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :- ان معنیٰ میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہنسا جانا :- تمسخر کیا جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

دیوانے نہ ہوتے تو ہنسنے کاہے کو جاتے
بھبتی بدنِ زار پہ ہوتی ہے کمر کی — لاالم

ہنسا مارنا :- بہت ہنسانا۔

(فقرہ) بچے کی باتوں نے ہنسا مارا (نور اللغات)

قولِ فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ہنسانا :- ایسی باتیں کرنا کہ ہنسی آئے، رونا کی ضد، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

دو قدم ساتھ جو چلتا ہوں میں گریاں اُن کے
یہی فرماتے ہیں ہنس ہنس کے ہنساتے نہ چلو — آتش

ہنسائی :- تضحیک۔ ٹھٹّا۔ ہنسی۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان، قریب بہ متروک۔

مفت کہنے کو اک ہنسائی ہے
آپ لوگوں کی نک کٹائی ہے — شوق

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں کسی کے ساتھ جگ ہنسائی کی ترکیب بولتے ہیں۔ جیسے ایسا نہ ہو لوگ خواہ مخواہ کو ہنسیں ہم کو اور مفت کی جگ ہنسائی ہو۔ (سیر کہسار)

ہَنس بُول کر بسر کرنا :- خوش دلی کے ساتھ زندگی بسر کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل :- اب اس جگہ ہنسی خوشی بسر کرنا بولتے ہیں۔

ہَنس بُول کے گزارنا :- خوش دلی کے ساتھ گزارنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

رات ہنس بول کر گزارتے تھے
صبح سب اپنے گھر سدھارتے تھے — شوق

گزر جائے ہنس بول کے کوئی دم
کہ نزدیک آئے ہیں رخصت کے دن — داغ

ہنس بُول لینا :- ہنسی خوشی سے بات چیت کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

گل و بلبل کی صورت عقدۂ دل کھول لیتے ہیں
جوانانِ چمن سے دو گھڑی ہنس بول لیتے ہیں — شادؔ

ہنس پڑنا :- دفعتہً ہنسنے لگنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

گلوری پان کی کھا کے جو آپ ہنس پڑتے
شگفتہ گل کی طرح غنچۂ دہاں ہوتا — آتش

ہنس دینا :- دفعتہً ہنسنے لگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہنس دیا تونے تو گویا تیرے دانتوں سے صنم
عقدۂ مشکل دہانِ تنگ کا حل ہوگیا — ناسخ

ہَنستا پھُول بکَستی کلی :- نازک اور خوش مزاج آدمی جو اکثر مسکراتا اور ہنستا رہتا ہے۔ وہ شخص جسے ذرا بھی خلافِ طبع بات گوارہ نہ ہو۔ تنک مزاج۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

قولِ فیصل :- ہنستی کلی بکستا پھول بھی استعمال کیا ہے جیسے عصر کا وقت ہوا، بچوں کو چھٹی ملی گھر میں آئے۔ اماں جان اور سب بڑے بوڑھوں کو سلام کیا۔ اماں جان دیکھتے ہی خوش ہو گئیں۔ کہنے لگیں آئے تو ہنستی کلی بکستا پھول اندر کا تارا گھر کا اجالا۔ (چتر بہیلی)

ہَنستا چُغَل :- دوستی کے پردے میں دشمنی کرنے والا۔ اردو، دہلی کی زبان۔

سراپا پُر فریب و پُر دغل ہے
کہ چرخِ پیر یہ ہنستا چغل ہے — نکہت

قولِ فیصل :- ہنستا چھل بھی بولتے تھے۔ جو اب کوئی نہیں بولتا۔

ہَنستے بُولتے :- ہنسی خوشی۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

تمنا ہے یہی دل میں کہ ہنستے بولتے میرے
زبانِ تیغِ قاتل ہو دہانِ زخمِ خنداں میں — رشک

محلِ صرف :- حضور ہم لوگ ہنستے بولتے ڈانڈے اور ٹٹوؤں کی سواری پر پیلیا پہاڑ دیکھنے جاتے تھے۔ (سیر کہسار)

ہَنستی پیشانی :- کنایہ ہے انسان کی خنداں پیشانی سے۔ اردو، قریب بہ متروک۔

وہ پیشانی تری ہنستی مجھے اب یاد آتی ہے
نہ کیوں منھ دیکھ کر رویا کروں میں صبحِ خنداں کا — برق

عجب ہنستی ہنستی ہے پیشانی ان کی
نمایاں ہیں چہرے سے آثارِ الفت — قدر

ہنستے سٹا کر کھانستے چور آن دونوں کا آیا اور :- حاکم کی تمسخرانہ ہنسی، چور کی کھانسی موجبِ ہلاکت اور انتہائے خرابی ہے۔ ہندی، کہاوت، (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَنستے کھیلتے :- ہنسی خوشی۔ اردو، متروک۔

حسرت ہے ہنستے کھیلتے مٹی میں دب گئے
سر پر ہمارے قہقہہ دیوار ڈھائے عیش — بحر

محلِ صرف :- سیمیں تن غنچہ دہن لڑکے تمکن ہنستے کھیلتے بولتے چالتے ہوا کھاتے جاتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ہَنستے ہَنستے پیٹ میں بَل پڑ جانا :- ہنسی کے مارے

بیتاب ہو جانا۔ اتنی ہنسی آئے کہ پیٹ دکھنے لگے۔ اردو،
صرف، عورتوں کی زبان۔
محل صرف:۔ مس یہ پستہ قد آدمی کون ہے
آزاد۔ ابھی ایک مسخرہ ہے۔
مس۔ خوب باتیں کرتا ہے۔ ہنستے ہنستے اس وقت
پیٹ میں بل پڑ گئے۔ (فسانۂ آزاد)

ہنستے ہنستے لوٹ جانا:۔ فرط خندہ سے بیتاب
ہو کر غلطاں ہو جانا۔ حد سے زیادہ ہنسنا۔ اردو، عورتوں
کی زبان۔
محل صرف:۔ مس ونیشیا اور لفٹنٹ اپیلٹن اور میاں
آزاد اور جہاز کے مسافر ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ گئے۔
(فسانۂ آزاد)

گل ہنستے ہنستے لوٹ گئے میری قبر پر
یوں رو دی شمع دیکھ کے میرے مزار کو — وزیر

ہنستے ہی گھر بستے ہیں:۔ ہنسی ہنسی میں کام بن
جاتے ہیں۔ باتوں باتوں میں مطلب نکل آیا کرتا ہے۔ اس
مقام پر بولتے ہیں کہ کوئی کسی پر از راہ طنز خندہ زنی
کر رہا ہو۔ اردو مثل، دہلی کی زبان۔

سینہ و دل پر مرے زخم جگر ہنستے ہیں
ہنستے دو چارہ گرو ہنستے ہی گھر بستے ہیں — ذوق

ہنس خلق:۔ خوش خلق۔ ملنسار۔ اردو صرف،
عورات دہلی کی زبان۔
محل صرف:۔ لڑکی صورت والی شکل والی تھوڑی دست قلم
ہنس خلق۔ (چتر ہتھیلی)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں خوش خلق بولتے ہیں۔

ہنسراج:۔ ایک قسم کی گھاس۔ جو پانی کے کنارے یا
برفانی پہاڑوں پر کثرت سے ہوتی ہے۔ پرسیاؤشاں،
اردو، عطاروں کی اصطلاح
قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے "فارسی
میں اسے پرسیاؤشاں یا پرسیاؤش کہتے ہیں جس کی نسبت
مشہور ہے کہ سیاؤش پسر کیکاؤس کے خون سے جسے
افراسیاب نے ناحق قتل کیا تھا پیدا ہوئی ہے۔ مزاجاً
معتدل۔ اطبا عام طور سے نسخوں میں ہنسراج کی جگہ
پرسیاؤشاں لکھتے ہیں۔ ہنسراج قلیل الاستعمال ہے۔

ہنسراج:۔ ایک قسم کی آبی بط۔ قاز۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہنسراج:۔ ایک قسم کا خوشبودار چاول۔ اردو، مذکر، رائج۔
محل صرف:۔ اگر تمہارے یہاں مہمان آ رہے ہیں
تو چاولوں میں اگر اچھی قسم کا ہنسراج مل جائے تو پلاؤ عمدہ
پکے گا۔

ہنس کھیل کے:۔ آسانی کے ساتھ، بغیر زیادہ محنت
اور مشقت کے۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان
محل صرف:۔ میرے دونوں لڑکوں کے اسکول میں داخلے
کا زمانہ آگیا ہے چونکہ تم دن میں پڑھاتے ہو اس لیے
اگر تم چاہو تو ہنس کھیل کے اس کام کو انجام دے سکتے ہو۔

ہنس کے بات کرنا:۔ خوش ہو کے بات کرنا۔ دلجوئی
کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عیادت کے لیے آتے ہی ہنس کر بات کر لینا
مریض درد فرقت کی دوا وہ بھی ہے اور یہ بھی — محشر لکھنوی

ہنسلی:۔ (بالفتح نون غنہ) وہ ہڈی جو گردن کے
نیچے اور سینے کے اوپر ہوتی ہے۔ اردو، مونث، رائج۔

خمیدہ ہوں بسان حلقۂ زنجیر وحشت میں
وہ لاغر ہوں کہ ہنسلی کم نہیں ہے طوق آہن سے — صبا

ہنسلی:۔ ایک قسم کا زیور جو گلے میں پہنا جاتا ہے۔ اردو،
مونث، رائج۔

ایذا میں اتنی عمر میں کیا کیا گذر گئیں
غربت میں ہنسلیاں بھی گلوں سے اتر گئیں — تعشق

ہنسلی اتر جانا:۔ شیر خوار بچے کے گلے میں ہڈی کا اپنی جگہ
سے کھسک کر تلے اوپر ہو جانا۔ اردو، عوام اور عورتوں
کی زبان۔

ہنسلی جانا:۔ ہنسلی اتر جانا۔ اردو، عوام اور عورتوں
کی زبان۔
محل صرف:۔ جانا کہ شاید ہنسلی جاتی رہی وہ بھی ملوائی
دونا چلایا سمجھے کہ پیٹ میں درد ہے۔ (توبۃ النصوح)

ہنس مکھ:۔ خندہ پیشانی۔ شگفتہ رو۔ اردو،
صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف:۔ ہنس مکھ بھی ضرور ہو۔ روتے کو ہنسا دے
مگر یہ نہیں کہ چھٹی جوتی کی طرح موقع بے موقع محل بے محل
دانت کھول دے۔ (فسانۂ آزاد)

ہنسنا:۔ (نون اول غنہ) خندہ کرنا، کھلکھلانا۔ اردو
مصدر، فصیح، رائج۔

ہنسنا:۔ مذاق کرنا، دل لگی کرنا، چھیڑ خانی کرنا۔ کسی کو
بنانا۔ خندہ زنی کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جو روئے حال پر اپنے وہ کیا کسی کو ہنسے
وہ دل دکھائے کسی کا جو دردمند نہ ہو — آتش

ہنسنا:۔ ہنسی اڑانا۔ فضیحت کرنا۔ تضحیک کرنا۔ اردو
مصدر، قریب بہ متروک۔

آئینہ دیکھئے ہنسئے نہ مجھے
آپ کی بھی یہی صورت ہوگی — امیر

قول فیصل:۔ اب ہنسئے نہ مجھے کی جگہ مجھ پر نہ ہنسئے بولتے ہیں۔

ہنسنا بولنا:۔ ظرافت سے دل بہلانا۔ دل لگی کرنا۔ مذاق
کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تبسم خندۂ گل ہے دہن سے پھول جھڑتے ہیں
ہنسو بولو جہاں تم بیٹھ کر دم بھر وہ گلشن ہو — امیر

ہنسنا بولنا:۔ آسانی سے باتوں باتوں میں مطلب نکال
لینا۔ اردو، متروک۔

ع۔ تم نے جیتا حسن کا میدان ہنستے بولتے — شوق قدوائی

ہنسنا ہنسانا :- تفریح کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

کام گر ہنسنے ہنسانے سے نہیں
زعفرانی کیوں مری رنگت ہوئی — شعور

ہنسنے کی جگہ :- خندہ کرنے کا محل۔ اردو، فصیح، رائج۔

کیسی ہنسنے کی جگہ ہوتی ہے رو دیتا ہوں میں
ہجر میں گل کو بھی گویا میں نے شبنم کر دیا — ناسخ

ہنسوانا :- دوسرے کی تضحیک کرنا۔ کسی کا مذاق اڑانا، بے وقوف بنانا، مضحکہ اڑانا۔ اردو، رائج۔

خود ہنستے ہو اغیار سے ہنسواتے ہو مجھ کو
یہ زور ہنسی ہے کہ رلا جاتے ہو مجھ کو — ناسخ

ہنسوڑ :- (نون غنہ) ظریف، خوش طبع، وہ جس کا شیوہ مزاج خوش طبعی ہو۔ اردو، صفت، عورتوں کی زبان، قریب بہ متروک۔

جو تھے چالاک وچست وشوخ بڑے
یہ بھی چاروں ہنسوڑ واں تھے کھڑے — عالم

محل صَرف :- تم بڑی ہنسوڑ ہو بہن اور اس طرح سے چکمے دیتی کہ آدمی دھوکے میں آجاتا۔ (دبیر کہسار)

ہنس ہنس کھائے پھوہڑ کا مال :- کسی کو بیوقوف بنا کے اس کا مال کھانا۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

محل صَرف :- تم جب بھی آتی ہو میرے بھائی سے باتیں بگھار کے روپے لے لیتی ہو اور وہ غریب بہت سیدھے ہیں تمہاری وہی مثل ہے کہ ہنس ہنس کھائے پھوہڑ کا مال۔

ہنس ہنس کے :- ہنسی کے ساتھ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- باتیں کرنا، کہنا کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔

ہے اشتیاق خواہر پیغمبر نامدار
کہتی ہے ایک ایک سے ہنس ہنس کے بار بار — تعشق

ہنسی :- (نون غنہ) خندہ، قہقہہ۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

یادِ غم دل سے کبھی جاتی نہیں
اب تو بھولے سے ہنسی آتی نہیں — تعشق

ہنسی :- خندہ زنی، کسی کی وضع یا حال پر ہنسنا۔ اردو، رائج۔

جو کچھ سوجھتی ہے نئی سوجھتی ہے
میں روتا ہوں ان کو ہنسی سوجھتی ہے — امیر

محل صَرف :- بڑھیا سے اور مجھ سے کبھی کی شناسائی نہ تھی جو ہنسی مذاق ہوتا لیکن تھی بڑھیا بڑی خرانٹ۔ میری ہنسی سے ذرا بھی منغض نہ ہوئی صورت دیکھتی رہی (بزم اکبری، مصنفہ موہن لال فہم)

ہنسی :- (کنایتہً) کھیل، آسان کام۔ اردو، قلیل الاستعمال

تھمتے تھمتے تھمیں گے آنسو
رونا ہے کچھ ہنسی نہیں ہے — میر تقی میر

ہنسی اڑانا :- تضحیک کرنا، کسی پر ہنسنا، مضحکہ اڑانا۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

محل صَرف :- لوگوں نے ان کی وضع کی خوب ہنسی اڑائی۔

ہنسی اڑنا :- لازم۔ ذلت ہونا۔ مضحکہ ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اے اشک ڈوب کر تری تاثیر دیکھ لی
الٹی ہنسی اڑی مری چشم پُرآب کی — داغ

ہنسی پھر اڑنے لگی عشق کے فسانے کی
نقاب اٹھاؤ بدل دو فضا زمانے کی — جگر

ہنسیا لگنا :- گیہوں کے کھیت کے تیار ہو جانے پر پہلی مرتبہ ہولی کے بعد تھوڑے سے حصے کو بطور رسم ہنسیا سے کاٹنا۔ اردو صرف، عوام اور دیہاتیوں کی زبان۔

محل صَرف :- پرانا گیہوں لاکے جمع کر لو ورنہ ہنسیا لگنے پر نیا گیہوں بازار میں آجائے گا جو تمہارے لیے مضر ہوگا۔

ہنسی آنا :- مسکراہٹ آنا۔ زیر لب تبسم آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یادِ غم دل سے کبھی جاتی نہیں
اب تو بھولے سے ہنسی آتی نہیں — تعشق

محل صَرف :- ممن بھئی واللہ ہنسی آتی ہے۔ آپ بادل سے اوپر چڑھ گیے۔ (دبیر کہسار)

ہنسی ٹھٹھا :- معمولی بات، ہنسی مذاق، دل لگی، کھیل تماشا۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صَرف :- ہونہہ۔ کیا ہنسی ٹھٹھا ہے گرفتار کر لینا۔ (فسانۂ آزاد)

ہنسی ٹھٹھا ضلع جگت میں طاق
چل رہی ہے زباں تڑاق پڑاق — شوق

ہنسی چھوٹنا :- ہنسی آنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

محل صَرف :- تم بھی عجب بیہودہ انسان ہو وقت بے وقت جب بھی تمہیں ہنسی چھوٹتی ہے تو روکے نہیں رکتی۔

ہنسی خوشی :- خوشی سے۔ رضامندی کے ساتھ۔ اردو، فصیح، رائج۔

بیٹا وہ سمجھ کے جی سے اس کو
گھر لائی ہنسی خوشی سے اس کو — (گلزار نسیم)

قول فیصل :- شعر میں 'سے' کے ساتھ اس کا استعمال ہے جو اب متروک ہے۔

ہنسی خوشی :- خوش خوش خیریت کے ساتھ۔ بخیریت تمام۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جا کر گلی میں اس کی پھر آئے ہنسی خوشی
طاقت کا اپنی ہم نے کیا امتحان آج — مصحفی

محل صَرف :- جب وہ رات آئی تو سویرے سویرے، ہنسی خوشی، بن سنور پھول پہن، عطر لگا، چھپر کھٹ میں گئی اور پاؤں پھیلا کر لیٹ رہی۔

(دربار اکبری)

ہنسی خوشی سے :۔ رضامندی سے۔ اُردو، قلیل الاستعمال۔

پردیسیوں سے جو کی ہے نسبت
اب کیجے ہنسی خوشی سے رخصت (گلزار نسیم)

ہنسی خوشی کا سودا :۔ رضامندی کا معاملہ۔ اردو، صَرف، فصیح، رائج۔

برہم نہ ہوس کے دل کی قیمت
سودا ہے یہاں ہنسی خوشی کا جلیلؔ

ہنسی خوشی میں رکھنا :۔ خوش رکھنا، اردو صَرف، دہلی کی زبان۔

محلِ صَرف :۔ اس وقت ہنسی تو آئی۔ خدا تم کو ہمیشہ ہنسی خوشی میں رکھے۔ (زینت عروس)

ہنسی دبی دبی نکلنا :۔ کھل کے ہنسی نہ آنا۔ اردو صَرف، دہلی کی زبان۔

یہ بات بات میں کیا نازکی نکلتی ہے
دبی دبی ترے لب سے ہنسی نکلتی ہے داغؔ

ہنسی دل لگی :۔ مذاق، مزاج کی بات، ٹھٹھول۔ اُردو، صَرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صَرف :۔ یہ تو ہنسی دل لگی کی باتیں نہیں اب میں تم سے لڑوں گی یا تم مجھے قائل کر دو گی یا میں تمھیں قائل کر دوں گی۔ (زینت عروس)

ہنسی سوجھنا :۔ بے موقع ہنسنا۔ اردو صَرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

جو کچھ سوجھتی ہے نئی سوجھتی ہے
میں روتا ہوں ان کو ہنسی سوجھتی ہے امیرؔ

ہنسی سے کہنا :۔ مزاحاً کوئی بات کہنا۔ اردو صَرف، رائج۔

کہتے ہیں وہ ہنسی سے ناسخ کو
شاعری کا تجھے شعور نہیں ناسخؔ

ہنسی سے لوٹنا :۔ بے انتہا ہنسنا۔ اردو صَرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کھلے ہی جاتے ہیں غنچے رہے بزمِ نشاط
لوٹے ہی جاتے ہیں گل بل بے ہنسی کی شدت ذوقؔ

ہنسی ضبط کرنا :۔ ہنسی کو روک لینا۔ اردو صَرف، قلیل الاستعمال۔

ذکر کچھ چاک جگر سینہ کا سن سن اپنے
کر کے ہیں ضبط ہنسی دیکھوں ہوں ناخن اپنے ذوقؔ

ہنسی کرنا :۔ ا۔ مذاق کرنا۔ دل لگی کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہنسی کرنا :۔ ۲۔ رسوائی کرنا۔ بدنامی کرنا۔ تضحیک کرنا۔ اردو صَرف، دہلی کی زبان۔

ہماری میت پہ تم جو آنا تو چار آنسو بہا کے جانا
ذرا رہے پاس آبرو بھی کہیں ہماری ہنسی نہ کرنا داغؔ

ہنسی کروانا :۔ ذلت کروانا، بدنامی کروانا، اردو، عورتوں کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ زیادہ چار میں ہنسی نہ کروانا بولتی ہیں جیسے۔ تم اپنی لڑکی کا تمام جہیز تیار کر لو رخصت کے وقت چار میں ہنسی نہ کروانا۔

ہنسی کھیل :۔ ذرا سی بات آسان کام۔ اردو عورتوں کی زبان۔

کچھ ہنسی کھیل نہیں جوشش گریہ کا ضبط
یہ میرا دل ہے یہ میرا ہی کلیجا بادل محسنؔ

قولِ فیصل :۔ زیادہ بطرز استفہام یا نفی بولتے ہیں۔

کیا گزر کوئے محبت میں ہنسی ہے کھیل ہے
پاؤں رکھا جس نے گم ایدھر پھر اس کا سر گیا نیرؔ

ہنسی کی بات :۔ مزاح کی بات، خوش مذاقی کی بات۔ وہ بات جس پر لوگ ہنسیں۔ اردو فصیح، رائج۔

وہ میری تمنا کو اڑا دیتا ہے اے شوق
روؤں بھی تو ہو جاتی ہے ایک بات ہنسی کی شوقؔ

ہنسی کے مارے پیٹ پھٹا جاتا ہے :۔ بہت ہنسی آتی ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں اس محل پر مارے ہنسی کے پیٹ میں بل پڑے جاتے ہیں بولتی ہیں۔

ہنسی کے مارے دم الٹ گیا :۔ بے اختیار ہنسی آنا۔

ع۔ ہنسی کے مارے مرا دم الٹ گیا ہوتا۔ انشاؔ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

ہنسی کے مارے لوٹن کبوتر ہو جانا :۔ بہت ہنسی آنا۔ اتنی ہنسی آنا کہ آدمی بے اختیار لوٹنے لگے۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل :۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہنسی ماننا :۔ کھیل سمجھنا۔

وہ ہنسی مانیں اگر سر پھوڑنے کو لے جنوں راسخؔ
قہقہہ دیوار لار کھیں پرستانوں سے ہم (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں ماننا کی جگہ جاننا یا سمجھنا ہے۔

ہنسی مذاق :۔ ۱۔ آسان کام، سہل کام۔ امر آسان۔ اردو عوام کی زبان۔

محلِ صَرف :۔ امریکہ جانا بھی کیا کوئی ہنسی مذاق ہے بیس ہزار روپے خرچ ہوتے ہیں۔

ہنسی مذاق :۔ ۲۔ ہنسنا بولنا، بذلہ سنجی، ٹھٹھول۔ تفریح۔ دل لگی۔ اردو عوام کی زبان۔

محلِ صَرف :۔ دو چار بیباک مدعیان تہذیب نے طوائفوں کو بلا کر بڑے شوق سے قریب بٹھایا۔ ذرا جونک ہنسی مذاق ڈھول دھپا ہونے لگا۔ (فسانۂ آزاد)

ہونا کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔ جیسے بڑھیا سے اور مجھ سے کبھی کی شناسائی نہ تھی جو ہنسی مذاق ہوتا لیکن سخت بڑی بڑھیا تھی آخر آنٹ۔ میری ہنسی سے ذرا بھی منغض نہ ہوئی۔ (بزم اکبری۔ مصنفہ موہن لال فہم)

ہنسی میں :۔ دل لگی میں۔ ظرافت میں۔ مزاحاً (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس محل پر ہنسی سے بولتے ہیں۔ جیسے
ع۔ گر ہنسی سے آپ کہہ دیں ہم نہانے آئے ہیں۔ رشیدؔ لکھنوی

ہنسی میں اُڑا دینا:۔ کسی بات کو دل لگی یا مذاق میں عمداً ٹال دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گریباں چاک ہیں اب تک سنا تھا میر اک نالہ
ہنسی میں گل اڑا دیتے ہیں بلبل تیرے شیوہ کو — ناسخ

قولِ فیصل:۔ ہنسی میں اڑانا بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے قرن۔ آپ کو دل لگی سوجھتی ہے۔ یہ ہنسی میں اڑاتے ہیں اور یہاں جان پر بنی جاتی ہے۔ (سیر کہسار)

ہنسی میں پھنسی:۔ مذاق مذاق میں ناچاقی پیدا ہو جانا۔ دل لگی دل لگی میں شکر رنجی ہو جانا۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ میں یہ نہیں سمجھتی تھی کہ دولہا بھائی میرے مذاق سے اک دم سے ایسا ناراض ہوں گے کہ ہنسی میں پھنسی ہو جائے گی اور وہ اٹھ کر چلے جائیں گے۔

ہنسی میں پھول جھڑنا:۔ کسی کا ہنسنا اچھا معلوم ہونا۔ ہنسی ناگوار نہ ہونا۔

ہنسے چراغ تو ایسی ہنسی میں پھول جھڑیں — ذوقؔ
جہاں سے رنگ گل آفتاب ہو تغیر (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ چراغ کا ہنسا اور چراغ کے ہنسنے سے پھولوں کا جھڑنا یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ ہنسی میں پھول جھڑنا کوئی خاص صرف نہیں۔

ہنسی میں ٹالنا:۔ مذاق کے پیرائے میں بات سن کر سماعت نہ کرنا۔ یا کسی ناگوار حرکت سے متاثر نہ ہونا۔ اردو، صرف، رائج۔

دے کسی قدر ذلت ہم ہنسی میں ٹالیں گے
یار ے آشنا نکلا اُن کا پاسباں اپنا — غالبؔ

ہنسی میں لینا:۔ مسخرہ اڑانا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

ہنسی میں اہل چمن کو بہت نہ لے اے گل
بسور دیں کہیں غنچے نہ مسکرانے میں — صبا

ہنسی ہنسی میں:۔[1] دل لگی میں۔ مذاق میں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قاتل سے مل کے آخر اس کے اثر نے مارا
مجھ کو ہنسی ہنسی میں زخم جگر نے مارا — جاوید لکھنوی

محلِ صرف:۔ شاید بدگمانی ہو کہ آج ہنسی ہنسی میں ایسا کیا کل کو سچ مچ یہ باتیں ہونے لگیں گی۔ (سیر کہسار)

ہنسی ہنسی میں:۔[2] بلا وجہ۔ بے سبب۔ یوں ہی۔ باتوں باتوں میں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اچھے یہ قہقہے نہیں غیروں کے حال پر
دیکھو ہنسی ہنسی میں کہیں ہو نہ جائے رنج — صبا

ہنسی ہنسی میں رو دینا:۔ مذاق مذاق میں بگڑ جانا۔ اردو صرف، رائج۔

کبھی فرماتی تھی پے تسکیں
رو نہ دینا ہنسی ہنسی میں کہیں — تعلق

ہنسی ہنسی میں ہنسوا ہونا:۔ مذاق مذاق میں مصیبت پیش آنا۔ اردو صرف، متروک۔

محلِ صرف:۔ پریت کی طرح آن کے لپٹا ہنسی ہنسی میں ہنسوا ہو گیا۔ (فسانۂ آزاد)

ہنسی ہونا:۔ ذلت ہونا۔ رسوائی ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

خوب بہت اشک بہانے کی بُری ہوتی ہے
دیکھ اے چشم تر اب کیسی ہنسی ہوتی ہے — امیرؔ

قولِ فیصل:۔ بصورت نفی بھی بولتے ہیں جیسے مگر اس لیے کہ خاص و عام میں اس بیچارے کی ہنسی نہ ہو۔۔۔۔۔ اس لیے حکم دیا کہ آداب ظل الٰہی کے ساتھ دربار سے وابستہ ہو۔ (دربار اکبری)

ہَنَک:۔ (بفتحتین) وزن، اثر، بات۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ خدا نے ان کو منشر کر دیا جس سے جو کہدیں وہ ٹال نہیں سکتا ان کی حکومت میں اب بہت ہنک ہے۔

ہُنکار:۔ (بروزن پکار، ہوں کرنا سے بنا لیا ہے) ہاں کی آواز۔ مونث، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ ہنکار بروزن پکار لکھا ہے لیکن شاعر نے ہنکار بروزن زنگار استعمال کیا ہے۔

نالۂ شب آوے قفس سے تو گل اب اُس پہ نہ جا
یہی ہنکار رسے ہے مرغ گرفتار کے بیچ — میرؔ

بہرحال اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُنکار:۔[2] پشتی۔ حمایت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ہُنکارا:۔ (نون غنہ) کسی بات کے اقرار و اقبال کا کلمہ جیسے کہانی سننے والے ہوں ہاں کیا کرتے ہیں۔ اردو مذکر، دہلی کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں اس جگہ ہنکاری بولتے ہیں۔ جو قلیل الاستعمال ہے۔ ہنکاری بھی زبانوں پر ہے۔

ہُنکارا بھرنا:۔ ہامی بھرنا، ہاں کرنا، ہوں ہوں کرنا، منہ سے ہوں کی آواز نکالنا۔ کہانی سنتے وقت ہوں ہوں کہتے جانا۔ (لغات النساء)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں ہنکاری بھرنا مستعمل ہے جو زیادہ تر کہانی سنتے وقت ہوں ہوں کی شکل میں کہتے جاتے ہیں۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

ہُنکارا بھرنا۔ ہُنکاری بھرنا:۔

وعدۂ وصل پہ مجھ سے تو نہیں کی ہر بار — صفدر
غیر کے نام سے کیا جلد ہنکاری بھر لی (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُنکارنا:۔[1] ہنکارا بھرنا، ہوں کرنا (۲) سنکارنا، بہکانا، اشارہ کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ہُنکانا:۔ (نون غنہ) پاس سے دور کرنا انسان یا حیوان کو۔ اردو مصدر، رائج۔

قول فیصل :۔ بغیر نون غنہ بھی زبانوں پر ہے۔

ہنکوا :۔ (بالفتح و نون غنہ) شکاری ایک جگہ بیٹھ جاتا ہے۔ اور لوگ شور و غل کر کے یا ڈھول بجا کے شکاری جانوروں کو ہنکا کے اس مقام پر لاتے ہیں جہاں شکاری بیٹھا ہو۔ (ہونا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے اس کا صرف شیر کے شکار کیلئے ہے اور ہکوا لکھتے اور بولتے ہیں۔

ہنگ :۔ بھاری بھرکم پن، سنگینی، تمکین، وقار (۲) قصد، ارادہ، آہنگ (۳) زور، قوت، بل، قدرت، (۴) زیرک، دانا، صاحب ہوش، عاقل، باخرد، دانائی، ہوشیاری (۵) لشکر، سپاہ۔ فارسی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں بھی نہیں بولتے۔

ہنگا تنگی :۔ (بضم اول و نون غنہ ہر دو) غیر مستقل باتیں کرنا۔ کبھی کسی قسم کی باتیں کرنا کبھی کسی قسم کی۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ تمہارے بھائی بھی عجیب صاحبزادے ہیں کہ جن کی بات میں کوئی استقلال نہیں ہے سوائے ہنگا تنگی کرنے کے انھیں کچھ نہیں آتا۔

ہنگام :۔ (نون غنہ) وقت۔ زمانہ۔ موقع۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

ہنگام عزا و وقت ماتم آیا
پھر جوش پہ دریائے غم و ہم آیا
سر پیٹو اڑاؤ خاک غم میں شہ کے
لو شیعو مبارک ہو محرم آیا — ادیب

قول فیصل :۔ ان معنوں کے علاوہ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں (۱) رات، موسم، فصل، (۲) ہنگامہ، گڑبڑ، مجمع، ہجوم، انبوہ، بھیڑ، معرکہ (ہنگام تعمیم اوقات کے واسطے آتا ہے اور ہنگامہ تخصیص حالات کے لیے)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ کے ان دونوں لکھے ہوئے معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہنگامہ :۔ (نون غنہ) مجمع۔ بھیڑ۔ ہجوم۔ فارسی مذکر، قریب بہ متروک۔

ع فرشتے آئے تھے ہنگامہ کرنے تربت میں — شرف

ہنگامہ :۔ شور۔ غل۔ ہلچل۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

اب بلبلیں چمن میں کہاں آگئی خزاں
تھی دھوم چار دن تو وہ ہنگامہ ہوگیا — امیر

ہے قدسیوں میں چرخ پہ ہنگامۂ عظیم
ہیں غم سے انبیائے گزشتہ کے دل دو نیم — تعشق

ہنگامہ :۔ ہنگام۔ وقت۔ ساعت۔ فارسی ترکیب فصیح رائج۔

ہنگامۂ فراق تنِ جاں قریب ہے
دن وصل کے گئے شب ہجراں قریب ہے — تعشق

ہنگامہ :۔ بازی گر دل و قصہ خوانوں وغیرہ کا معرکہ، میدان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہنگامہ :۔ زور شور، ریل پیل، افراط۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہنگامہ اٹھنا :۔ شور غل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بیٹھے ہیں صبر کر کے مے خوار میکدوں میں
محشر میں اٹھ رہے ہیں ہنگامہ ہائے واعظ — امیر

ہنگامہ آرا :۔ صف آرا۔ جنگ برپا کرنے والا۔ فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہنگامہ آرائی :۔ فتنہ برپا کرنا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

اللہ اللہ! کیا ہوا انجام کار آرزو
توبہ توبہ کس قدر ہنگامہ آرائی ہوئی — حفیظ جالندھری

ہنگامہ آشکار ہونا :۔ ہلچل ہونا۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف :۔ پھر وہی غلغلہ گیر و دار پھر ویسا ہی ہنگامہ آشکار تھا۔ (طلسم ہوشربا)

ہنگامہ برپا کرنا :۔ فساد برپا کرنا، شور غل کرنا۔ اردو صرف، رائج۔

ہنگامہ برپا ہونا :۔ لازم۔ شور غل ہونا۔ جھگڑا فساد ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

روز و شب ہنگامہ برپا ہے میانِ کوئے دوست
ہڈیوں پر میری لڑتے ہیں سگانِ کوئے دوست — آتش

بعد میرے قتل کے ہنگامہ برپا ہوگیا
باہر انبوہِ خلائق اور قاتل گھر میں ہے — داغ

ہنگامہ بلند ہونا :۔ شور و غوغا ہونا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ ناگاہ نشاط لشکر پر آگرا۔ پھر ویسا ہی ہنگامہ بگیرید و بکشید کا بلند ہوا۔ (طلسم ہوشربا)

ہنگامہ پرداز :۔ فساد کرنے والا۔ جھگڑا کرنے والا۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہنگامہ پردازی کرنا :۔ شورش کرنا، بلوہ کرنا، دنگا کرنا، فساد کرنا، لڑائی کرنا، جھگڑا کرنا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہنگامہ فرو ہونا :۔ شور مٹنا، فتنہ کا دب جانا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ اصل روپیہ بعد فرو ہونے اس ہنگامہ کے ان کو واپس دیا جائے گا۔ (طلسم ہوشربا)

ہنگامہ کم ہونا :۔ جوش کم ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

کچھ ایسے ہی نصیب کی خوبی تھی بعد مرگ
ہنگامۂ محبت اغیار کم ہوا — مومن

ہنگامہ گرم رہنا :۔ فتنہ و فساد و شور و غوغا ہوتا رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہنگامہ حسن و عشق کا یوں ہی رہے گا گرم
فتنے نہ باز آئیں گے شر و فساد سے — آتش

ہنگامہ گرم کرنا :۔ شور غل کرنا، فتنہ و فساد برپا کرنا۔ اردو

صرف، قلیل الاستعمال۔

آتش گل ہوئی بہ روشن واں۔ یاں بھڑکا ہمارے دل کا جنوں
موسم گل نے کیا ہنگامہ گرم ہے اب کے سال کیا
(ذوق)

ہنگامہ گرم ہونا:۔ حادثات کا کثرت سے واقع ہونا۔ خوب زور و شور ہونا، افراتفری ہونا، شور و غوغا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

گرم ہوگا حشر میں ہنگامہ دعویٰ عبث
کاش کے مجھ کو نہ لے جائیں گے قاتل کے پاس — میر

ہنگامہ حسن و عشق کا ہے گرم آج کل
دیوانہ پری ہے جو انساں ہے ان دنوں — آتش

ہنگامہ مچنا:۔ شور و غل ہونا۔ غیر معمولی آوازیں بلند ہونا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ عبداللہ بیگ گلی کا دروازہ بند کر دو محلے کے لڑکوں نے بڑا ہنگامہ مچا رکھا ہے ہماری نیند خراب ہو رہی ہے۔

ہنگامۂ محشر:۔ قیامت کے روز کا ہجوم، قیامت کے روز کا شور غل۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یا الٰہی یہ کہا میں نے ہنگامۂ محشر نے
لو اٹھو کہیں حضرت کیا دیر لگائی ہے — ذوق

محل صرف:۔ حیرت کا لشکر تباہ ہو رہا ہنگامہ محشر بپا تھا۔
(طلسم ہوشربا)

ہنگامہ ہونا:۔ جھگڑا ہونا، فساد ہونا۔ فتنہ و فساد و شور ہونا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

دیر و حرم سے تو تنگ یوں گرم ناز نکلا
ہنگامہ ہو رہا ہے اب شیخ و برہمن میں — میر

ہنگامہ ہونا:۔ زور و شور ہونا، شور و غل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تم سب پہ قطع ذلتوں کا جامہ ہو گیا
بل میں نبارز کا وہ ہنگامہ ہو گیا — تعشق

ہنگامی:۔ چند روز کا، خاص وقت تک کا، وقتی۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ تنہا استعمال نہیں ہے۔ ہنگامی جلسہ، ہنگامی حالات وغیرہ کی ترکیب سے بولتے ہیں جو کچھ عرصے سے رائج ہے۔

ہنگامی جلسہ:۔ وہ جلسہ جو وقتی ضرورت کے ماتحت منعقد کیا جائے۔ فارسی الفاظ رائج۔

محل صرف:۔ چیف منسٹر صاحب نے حالات خراب دیکھ کے ہنگامی جلسہ طلب کر لیا تاکہ شہر کا انتظام درست ہونے کی کوئی ترکیب نکالی جائے۔

قول فیصل:۔ یہ جدید صرف ہے جو کچھ عرصے سے رائج ہے۔

ہُنود:۔ (بضم اول) یہ لفظ ہندو کی جمع ہے بعض لوگ ہنود کے ساتھ اہل کا لفظ بڑھا کر اہل ہنود کہتے ہیں جو سراسر غلط ہے عربی، مذکر، (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل ہنود کا استعمال اگر غلط مان بھی لیا جائے تو یہ لفظ اپنی ترکیب فارسی (اہل ہنود) کے ساتھ اس قدر رائج ہے کہ اس ترکیب کو اردو ماننا پڑے گا۔

ہَنُوز:۔ (بفتح اول وضم دوم و واؤ مجہول) اب تک۔ ابھی تک اس وقت تک۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہنوز حلق سے مصرعہ نہ تا زباں پہونچے
کہ شور مدح و ثنا تا بہ آسماں پہونچے — مرزا اوج

ہنوز زندگی تلخ کا مزہ نہ ملا
کمال صبر ملا صبر آزما نہ ملا — یگانہ

قول فیصل:۔ عوام اس کو تا کے اضافے کے ساتھ تا ہنوز بولتے ہیں جو غلط ہے۔ فارسی میں واو معروف کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔

ہَنوز دلّی دوُر:۔ ابھی مطلب پورا ہونے میں بہت دیر ہے۔ فارسی، مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یوں مناؤ تو آپ کو نہ حضور
وصل ابھی ہے ہنوز دلّی دور — قلق

"کہتے ہیں کہ ایک قاصد صبا رفتار جہانگیر بادشاہ نے لاہور سے دہلی نور جہاں بیگم کے پاس روانہ کیا تھا یہ ایسا تیز رو تھا کہ بہت ہی کم ایسے شخص دنیا میں پیدا ہوئے ہیں۔ اس نے کہا جہاں پناہ ایک دن میں لاہور سے دہلی پہونچ جاؤں گا۔ اور دوسرے دن جواب لیکر قدم بوسی حاصل کروں گا۔ یہ کہہ کر روانہ ہوا۔ جب دہلی کے قریب پہونچا تو ایک بڑھیا سے پوچھا کہ دلی یہاں سے کتنی دور ہے۔ اس نے جواب دیا کہ نوج دلی دور ہو یہ سمجھا کہ ہنوز دلی دور کہتی ہے یہ فقرہ سن کر قاصد کی روح پرواز کر گئی۔ بادشاہ نے جب یہ حال سُنا بہت افسوس کیا۔ یہ فقرہ مشہور ہو گیا۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ مختلف مورخین ہنوز دلی دوراست کے متعلق اس طرح لکھتے ہیں کہ سلطان غیاث الدین تغلق اور نظام الدین اولیاء کے بیچ کشیدگی رہتی تھی اس کا سبب یہ تھا کہ نظام الدین اولیاء صوفی منش انسان تھے اور موسیقی سے دلچسپی رکھتے تھے شیخ نظام الدین اولیاء جب موسیقی سے لطف اندوز ہوتے تھے اور انھیں حال آتا تھا تو کثیر تعداد میں لوگ اس امر میں ساتھ دیتے تھے سلطان اور کثیر علماء شیخ کے ان کاموں کو اسلام مذہب کے اصولوں کے خلاف سمجھتے تھے شیخ کے ان افعال پر غور کرنے کے لیے سلطان نے علماء کا ایک اجتماع بلایا جس میں ملک کے مشہور و معروف مسلمان علماء نے شرکت کی انتہائی بحث و مباحثے کے بعد یہ طے ہوا کہ جب اسلام موسیقی سننے کی اجازت نہیں دیتا ہے لیکن نظام الدین اولیاء جیسے بزرگ و مقتدر عالم پر یہ قانون نافذ نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان صوفیوں کے کام میں بہر صورت خدا کی عبادت مقصود ہوتی ہے اس لیے وہ چھوٹ کے مستحق ہیں۔ لیکن سلطان اور شیخ کے بیچ نظریاتی اختلافات ختم نہیں ہوئے۔ اس وقت شہزادہ جونا خان (جو بعد میں محمد بن تغلق کے نام سے دلی کا بادشاہ ہوا) شیخ کا شاگرد

بن گیا اس سے اس بات کا شک پیدا ہوتا ہے کہ دونوں نے مل کر سلطان کو تخت سے ہٹانے کی سازش کی ہو۔ سلطان ناصر الدین بنگال کی بغاوت کو فرد کر کے دہلی واپس آرہا تھا تب اسے اس بات کی خبریں ملیں کہ دلی کے کچھ نجومیوں نے یہ پیشین گوئی کی ہے کہ سلطان زندہ دلّی واپس نہیں آسکے گا سلطان نے جونا خاں کو یہ خط میں لکھا کہ ایسے نجومیوں کو دہلی سے نکال دے، اپنی صحت ٹھیک رکھے، اور شاہی خزانے کا پیسہ غلط خرچ نہ کرے سلطان نے شہزادے کو خبردار کیا کہ اگر اس نے اپنے طور طریقے ٹھیک نہیں رکھے تو جانشینی سے محروم کر دیا جائے گا اور دلی پہونچنے پر شہزادے اور شیخ نظام الدین کو سخت سزا دی جائے گی ساتھ ہی سلطان نے نظام الدین کو خط لکھا کہ وہ موسیقی کی آواز کو بالکل نہیں پسند کرتا ہے اس خط کو پانے پر نظام الدین اولیا، فوراً بول اٹھے کہ "ہنوز دلّی دور است"

ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ سلطان نے یہ حکم بھیجا کہ دارالسلطنت سے تین چار میل دور افغان پور میں ایک محل تعمیر کیا جائے جس میں سلطان رات میں قیام کرے گا۔ اور دوسرے دن اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ دلّی میں داخل ہوگا اس حکم کے ملتے ہی شہزادہ جونا خاں نے احمد ایاز کو جو میر عمارت تھا حکم دیا کہ ایک محل تعمیر کیا جائے۔ افغان پور میں جو تغلق آباد سے تین چار میل دور تھا سلطان کو کھانا کھلانے کے لیے ایک شامیانہ بنوایا گیا جب کھانا ختم ہوگیا تو سب ہی اہم لوگ شامیانے سے باہر نکل آئے لیکن سلطان اور اس کا چھوٹا بیٹا محمود خاں شامیانے میں رہ گئے اُس وقت شہزادہ جونا خاں نے سلطان سے کہا کہ وہ ہاتھی جو بنگال سے لائے گئے ہیں نمائش کے لیے پیش کیے جائیں ہاتھی گذر رہے تھے تو یکایک شامیانہ گر پڑا اور سلطان اور اس کے بیٹے محمود خاں کی موت واقع ہوگئی۔ اس طرح سلطان غیاث الدین تغلق دلی نہیں پہونچ سکا اور شیخ نظام الدین اولیا، کی پیشین گوئی "ہنوز دلی دور است" صحیح ثابت ہوئی۔

نظام الدین احمد۔ ملّا عبدالقادر بدایونی۔ ابوالفضل۔ وولزلے ہگ، ڈاکٹر ایشوری پرشاد اور اس دور کے اہم ترین مورخین اور ابن بطوطہ بھی شہزادہ جونا خاں کو سلطان کی موت کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں جب کہ ڈاکٹر مہدی حسن نے اپنی تحقیق میں جونا خاں کو بے گناہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

زیادہ است کے اضافے کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

ہنوز روزِ اوّل :- ابھی تک کچھ ترقی نہیں کی ہے۔ ابھی ابتدا ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صَرف :- محمد عسکری نے کئی بار دل میں ٹھان لی کہ ہزار کام چھوڑ کر نینی تال کا سفر ضرور کریں گے مگر ہنوز روزِ اوّل
(سیر کہسار)

ہَنُومان :- (بالفتح اول وضم دوم) اہلِ ہنود کے دیوتا کا نام ہندی، مذکر، رائج۔

ہَنُومان :-[2] بندر، لنگور۔ ہندی، مذکر، رائج۔

ہِنہنانا :- (بکسر ہر دو ہا) گھوڑے کا جوش میں آواز نکالنا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دو دن سے بے زباں پہ جو تھا آب و دانہ بند
دریا کو ہنہنا کے لگا دیکھنے سمند — انیس

ہِنہناہَٹ :- گھوڑے کی آواز۔ اردو، مونث، عوام کی زبان۔

ہَن ہَن کے :- کس کس کے، دھر دھر کے، ٹھونس ٹھونس کے۔ اردو، عورتوں کی زبان

محلِ صَرف :- کم بخت کو پلاؤ زردہ جو ملا تو دسترخوان پر ٹوٹ پڑا اور ایسا ہن ہن کے کھایا کہ دست آنے لگے۔

ہَنی مُون :- شادی کے بعد کسی دوسرے مقام پر بیوی کے ساتھ جا کے کچھ روز تک سیر و تفریح کرنا۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل :- اس کا صَرف منانا کے ساتھ ہے۔ انگریزی میں اس کے معنی میٹھی چاندنی کے ہیں۔

گو انگریز چلے گئے لیکن اُنکی نائبی میں ہندوستان کے وہ دولت مند جن کے پاس فالتو اور حد سے زیادہ پیسہ ہے وہ اب بھی انگریزوں کی تقلید میں شادی کے چند دن کے بعد ہنی مون مناتے ہیں۔

ہُو :-[1] (واوِ مجہول) پکارنے یا بلانے کی آواز، سنسکرت، مونث، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- یہ خالص دیہات کی زبان ہے۔

ہو :-[2] بعض جنگلی جانوروں کی آواز۔ ہندی، مونث، (نور اللغات)

قولِ فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہو :-[3] پرواہ نہیں کی جگہ، ہوا کرے۔ اردو، فصیح، رائج۔

اس چمن میں گو برنگ سبزۂ بیگانہ ہوں
گل ہے رنگیں ہو مَیں اپنے رنگ کا دیوانہ ہوں — داغ

ہو :-[4] (تو کے ساتھ) اگر موجود ہو۔ اگر اختیار ہو کی جگہ۔ (نور اللغات)

فقرہ :- ہو تو ایک قلم دے دو۔

قولِ فیصل :- اسی محل پر اگر ہو تو، بھی بولتے ہیں۔

ہُوَ :-[1] ضمیر مذکر۔ غائب۔ عربی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- یہ خالص عربی ہے اور بضم اول وفتح دوم (ھُوَ) مستعمل ہے۔

ہُو :-[2] (بالضم و واوِ معروف) خدائے تعالیٰ کا اسم ذات ہے اشارہ ہے خدائے تعالیٰ کی ذات مطلق سے۔ عربی، حال قال والوں کی اصطلاح۔

قولِ فیصل :- زیادہ تر زبانوں پر اللہ ھو ہے۔

ہَو :- (بفتح اول وسکون دوم) غل، ہنگامہ، وہ آہ جو حالت شوق اور مستی اور ولولہ میں منھ سے نکلے۔ فارسی مونث، متروک۔

ستانے کو ے کی لو بہت ہے۔
دلوانے کو ایک ہو بہت ہے — امیر

ہُو :- (کنایتہً) خوف۔ ڈر۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- تنہا نہیں بولتے، ہو کا مقام، ہو کا مکان، ہو مارنا وغیرہ کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

دیکھو تو خاک اڑتی ہے بستی میں چار سُو
کوچے ہیں مثلِ گورِ غریباں مقامِ ہُو — تعشق

ہَو :- (بالفتح) ہاں، جی۔ اردو، دکن کی زبان۔

محلِ صَرف :- "میں نے جو تم سے سامان منگوایا تھا لے آئے" "ہو سرکا لے آیا"۔

ہَوّا :- (بفتح اول و تشدید دوم) بچوں کے ڈرانے کی فرضی صورت۔ اردو، مذکر، رائج۔

ایک دن ایک کوّا آبیٹھا
بے گماں جیسے ہوّا آبیٹھا — میر

قولِ فیصل :- صاحب لغات النساء نے لکھا ہے "اصل میں یہ لفظ ہُو بمعنی آوازِ شغال سے بصورتِ تصغیر یا مبالغہ ہوّا بنایا گیا ہے۔ کیوں کہ زبانِ سنسکرت میں اس لفظ کے ایک معنی یہ بھی ہوتے ہیں چوں کہ بچے گیدڑ کی آواز سے رات کو ڈرا کرتے ہیں۔ اس وجہ سے اس کا بھی ماخذ قرار دیا گیا اور اس کے معنی یہ ہوئے۔ بکثرت ہُو ہُو کرنے والا۔ یا قابلِ دہشت ہو کی آواز نکالنے والا اوّل اوّل ہو سے ہاؤ بنا پھر ہَوّا ہو گیا۔ جو لوگ اسے حائے حطی سے لکھ کر اس کا ماخذ حوّا بمعنی حضرت آدمؑ کی بیوی ٹھہراتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں اوّل تو وہ اسم مؤنث ہے اور یہ اسم مذکر دوسرے اس کے لغوی معنی سے کوئی مناسبت ہے نہ اصطلاحی سے تیسرے جس عربی زبان کا وہ لفظ ہے وہاں اس معنی میں کبھی پیشتر اور نہ حال میں مستعمل ہوا۔ غرض نہ نقلاً جائز ہے نہ اصلاً۔ لکھنؤ کی عورتیں خطرناک اور بھیانک کے معنی میں عام طور سے بولتی ہیں جیسے تم ان سے جا کے خود بات کرو کوئی وہ ہوّا تو نہیں ہیں جو تمھیں کھا جائیں۔ لکھنؤ کی عورتیں بچوں کے لیے نہیں بولتیں۔

ڈرتے ہو جو تم دیکھ کے ایسا تو نہیں ہوں
آدم ہوں میں اے جاں کوئی ہوّا تو نہیں ہوں — شاد لکھنوی

ہَوا :- ۱۔ آکسیجن۔ وہ لطیف شے جس کے ذریعے آدمی سانس لیتا ہے وہ فضا جو آسمان و زمین کے درمیان ہے فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :- اردو انسائیکلو پیڈیا مطبوعہ لاہور اس کی تفصیل اس طرح لکھتے ہیں کہ زندہ رہنے کے لیے اہم اور اوّلین شے تمام جان داروں کی زندگی کا دار و مدار ہوا پر ہے۔ سانس لیتے وقت ہم گندی ہوا یعنی کاربن ڈائی آکسائڈ باہر نکالتے ہیں اور تازہ ہوا یعنی آکسیجن اندر داخل کرتے ہیں۔ آکسیجن خون کو صاف کرتی ہے۔ جلنے اور زنگ لگنے میں مدد دیتی ہے۔

ہوا چند ایک گیسوں کا آمیزہ ہے جس میں ۹، فیصد نائٹروجن، ۲۰ فیصد آکسیجن اور باقی کاربن ڈائی آکسائڈ، آبی بخارات اور خاکی ذرات شامل ہیں۔ نائٹروجن جلتی ہوئی اشیا کو بجھاتی ہے۔ کاربن ڈائی آکسائڈ زہریلی ہوتی ہے۔ مختلف حالات کے تحت ان اجزائے تناسب میں ردّ و بدل ہوتا رہتا ہے ان اجزا میں آکسیجن ہماری زندگی کے لیے نہایت ضروری ہے جو ہمیں پودوں اور درختوں سے ملتی ہے۔ ہم آکسیجن حاصل کر کے کاربن ڈائی آکسائڈ باہر نکالتے ہیں جو پودوں کی نشو و نما کے لیے ضروری ہے۔

ہَوا کی چند ایک خصوصیات یہ ہیں۔ (۱) جگہ گھیرتی ہے۔ (۲) وزن رکھتی ہے (۳) اس میں دباؤ ہوتا ہے (۴) دبانے سے دب جاتی ہے (۵) ہر جگہ ہوتی ہے (۶) گرمی سے پھیلتی اور سردی سے سکڑتی ہے۔

چوں کہ روئے زمین پر حرارت کی تقسیم ایک جیسی نہیں اس لیے ہوا کا دباؤ ہر جگہ مختلف ہوتا ہے ہوا کے دباؤ کا ناپنے کے لیے ایک سائنسداں ٹوری سیلی نے ایک آلہ بار (Barometer) ایجاد کیا ہے کرۂ ہوائی بار زمین کے اردگرد تقریباً دو سو میل تک بلندی پر پھیلا ہوا ہے زمین کے قریب ہوا کثیف ہوتی ہے لیکن جوں جوں اوپر جائیں ہوا لطیف ہوتی جاتی ہے جہاں سانس لینا دشوار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ بلندی پر اڑنے والے جہاز دل میں پرواز کرنے والے اور خلائی سفر کرنے والے آکسیجن کا مناسب ذخیرہ ساتھ لے کر جاتے ہیں۔

ہَوا گرم ہو کر جب پھیلتی ہے تو ہلکی ہو جاتی ہے جس سے اس کا دباؤ کم ہو جاتا ہے گرم علاقوں میں ہوا کے کم دباؤ کی یہی وجہ ہے۔ خطِ استوا ہوا کے کم دباؤ کا علاقہ ہے۔ سرد علاقوں میں ہوا کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے بلندی اور بخارات بھی ہوا کے دباؤ پر اثر انداز ہوتے ہیں چوں کہ یہ اسباب ہر جگہ پر مختلف ہوتے ہیں اس لیے ہوا کا دباؤ کسی ایک جگہ بھی یکساں نہیں نہیں ہوتا اسی دباؤ سے موسمی کیفیات بدلتی رہتی ہیں۔ ہَوا کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ کبھی ساکن نہیں ہوتی اگر ایک جگہ گرمی سے ہَوا ہلکی ہو کر اوپر چڑھتی ہے تو اس کی جگہ لینے کو دوسری ہوا آجاتی ہے۔ نسیم بَرّی، بحری، تجارتی ہوائیں، آندھی اور جھکّڑ ہوا کی مختلف صورتیں ہیں۔ جس طرف سے ہوا آئے اس کو اسی طرف کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

ہَوا :- آرزو۔ اشتیاق۔ نفس امّارہ کا میلان۔ فارسیوں نے بالقصر بمعنی دوستی۔ خیر خواہی (از روئے نفس استعمال کیا)، باد۔ عربی مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- آرزو و اشتیاق کے معنی میں، ہوا و ہوس کی ترکیب سے زبانوں پر اور فارسی معنی میں، ہوا خواہ اور ہوا خواہی کی ترکیب سے مستعمل و فصیح ہے۔

ہَوا :- باد، اربعہ عناصر کا ایک عنصر۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

صحرائے کربلا میں، ہوا ایک بُری چلی
فاقہ تھا تیسرا کہ گلے پر چھری چلی — انیسؔ

ہَوا :۱۳ آرزو۔ اَرمان۔ تمنا۔ شوق۔ نفس امارہ کا کسی طرف مائل ہونا۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اَب دل میں، ہَوائے بوستاں ہے
گل گشت کا شوق میری جاں ہے — اخترؔ شاہ اودھ

اُسی کی ہوا میں بڑھا اضطراب
رگِ نبضِ بسمل بنی موج آب — تسلیمؔ لکھنوی

ہَوا :۱۴ ہوا کا کرہ جو آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ (نورُاللغات)

قولِ فیصل :۔ اردو میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَوا :۱۵ جھڑپ۔ چھُو جانا۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال

سہل ہے اڑ جائے گردن مجھ نحیف وزار کی
ناتواں ہوں مجھ کو کافی ہے ہوا تلوار کی — عاشقؔ

ہَوا :۱۶ خفیف مشابہت۔ خفیف نسبت۔ تعلق۔

میخانے کی ہوا بھی بری ہے جناب شیخ
دیکھو وہ لڑکھڑائے وہ بہکے حضور پاؤں — راسخؔ

(نورُاللغات)

قولِ فیصل :۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے شعر میں بھی لفظ ہوا اپنے اصلی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

ہَوا :۱۷ سانس، نفس، دم۔ مجازاً روح۔ بھوت۔ پریت (نورُاللغات)

قولِ فیصل :۔ عام طور سے ان معنی میں زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَوا :۱۸ وبا۔ ہیضہ۔ عورتوں کی زبان۔ (نورُاللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ہَوا :۱۹ (کنایۃً)، ہلکی اور لطیف شے۔ صفت۔ (نورُاللغات)

قولِ فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَوا :۲۰ پاد۔ ریاح۔ اردو، بازاری زبان، قلیل الاستعمال۔

محل معروف :۔ اماں مُنّن تمھارا پیٹ بہت خراب ہے ایسی

سڑی ہُوا چھوڑ رہے ہو کہ دم نکلا جا رہا ہے

ہَوا :۲۱ فنا۔ نیست معدوم، نظروں سے غائب (نورُاللغات)

قولِ فیصل :۔ تنہا عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَوا :۲۲ مساوات زمانہ۔ (نورُاللغات)

قولِ فیصل :۔ اِن معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَوا :۲۳ رُخ۔ میدان۔ انداز۔ وضع۔ اردو، دہلی کی زبان۔

آئی بھی گو بہار کھلائے بھی گل ہزار
ہم جس ہوا کو دیکھتے ہیں وہ ہوا نہیں — داغؔ

فقرہ :۔ وہ ہوا دیکھ کر کام کرتا ہے۔ (نورُاللغات)

ہُوا :۲۴ (ہونا سے ماضی کا صیغہ) آمادہ ہوا۔ مستعد ہوا۔ اردو، فصیح، رائج۔

عُریانی دیکھ کر جو لپٹنے کو میں ہوا
تیوری چڑھائی آپ نے کپڑے اُتار کر — ناسخؔ

ہَوا اُڑ جانا :۔ بھرم کھُل جانا، ساکھ جاتی رہنا۔ (نورُاللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

ہَوا اُڑنا :۱ شہرت ہونا۔ اردو محاورہ۔ متروک۔

رفتہ رفتہ اڑی ہوا یہ
قمری کسی سرو کا ہوا یہ — شوقؔ قدوائی

ہَوا اُڑنا :۲ خواہش کا نا پید ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

ہوائے زر اُڑے یارب بُرا ہو حرص دنیا کا
ہوا پر کوئی آتا ہے کوئی برباد ہوتا ہے — رشکؔ

ہَوا اُکھڑ جانا :۔ عزت میں فرق آنا۔ ساکھ جاتی رہنا۔ (نورُاللغات)

قولِ فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَوا آنا :۔ ہَوا کی رسائی ہونا۔ ہوا کا گزر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اُٹھنے لگی ہے اب مرے زخم کہن میں ٹیس
آتی ہے شاید آج ہَوا کوئے یار کی — رشکؔ

بھر رہا ہے نفس سرد مرا دل شاید
ٹھنڈی ٹھنڈی ترے کوچے سے ہوا آتی ہے — تعشقؔ

ہَوا آنا :۔ (کنایۃً) اثر ہو جانا، کیفیت پیدا ہو جانا، اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

نفرت ہے ہمنشینیٔ احمق سے اس لیے
کُرسی کی اس طرف بھی نہ آئے ہوا کہیں — شعورؔ

ہَوا اَور ہو جانا :۔ انداز بدل جانا، انقلاب ہو جانا، پہلا سا انداز نہ رہنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ع رنگ اُڑ گیا گلوں کا ہوا اور ہو گئی — انیسؔ

قولِ فیصل :۔ ہوا کچھ اور ہو جانا بھی زبانوں پر ہے۔

ہر ایک کے قدم پہ ظفر جبہہ سا ہوئی
کچھ اور گلشن شہ دیں کی ہَوا ہوئی — تعشقؔ

ہَوا باندھنا :۱ اپنی ساکھ قائم کرنا۔ جھوٹی عزت قائم کرنا۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

کون کہتا ہے دمِ عشق عدو بھرتے ہیں
کہ ہَوا باندھنے کو آہ کبھو بھرتے ہیں — مومنؔ

ہَوا باندھنا :۲ رُعب جمانا۔ رنگ جمانا۔ اثر ڈالنا۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان۔

باندھی ہے جو ہَوا تم کو اُڑاتے ہو ہیں
ذرّہ ہیں پھر جہاں تاب بتاتے ہو ہیں — امیرؔ

ترے توسن کو صبا باندھتے ہیں
ہم بھی مضموں کی ہوا باندھتے ہیں — غالبؔ

ہَوا باندھنا :۳ رونق حاصل کرنا۔ زور پکڑنا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

نالۂ شب نے وہ ہَوا باندھی
ہو گیا گل چراغ بلبل کا — مومنؔ

قولِ فیصل :۔ برقرار رکھنا کے معنی میں بھی صبا نے کہا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

ع۔ باندھ لے اَے باغباں اپنی ہَوا دو چار دن۔ صباؔ

ہوا باندھنا: مص۔ غرور کرنا۔ ڈینگ مارنا۔ اردو محاورہ دہلی کی زبان۔

حضرت داغ تو شاعر ہیں ہوا باندھتے ہیں
نہ دعا کی کوئی صورت نہ اثر کی صورت — داغ

ہوا بتانا: (کنایۃً) ٹال دینا۔ اردو محاورہ، متروک

وہ بادل ہے دود جگر جس کے آگے
ہوا بادلوں کو بتاتی ہے بجلی — صبا

محل محاورہ: حسینوں پر نظر پڑی اور نیت ڈانواڈول ہوگئی طبیعت نے معصیت میں راہ پائی، نفوس قدسیہ نے ہوا بتائی۔ (فسانۂ آزاد)

ہوا بتی ہونا: بہت تیزی سے بھاگ جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل محاورہ: تم نے مٹھائی کا ڈبہ بھیجا تھا لڑکا ڈبہ رکھ کے ہوا بتی ہوگیا۔ میں پوچھتی رہی کہ یہ ڈبہ کس نے بھیجا ہے۔

ہوا بدلنا: مص۔ ہوا کا رخ بدلنا۔ ہوا کی سمت تبدیل ہونا اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

محل محاورہ: میاں کل تک پروائی چل رہی تھی آج پچھیاؤ چل رہا ہے اس کا خیال بھی نہ تھا کہ ایک دم سے ہوا بدل جائے گی۔

ہوا بدلنا: مص۔ زمانے کا رخ بدلنا۔ حالت بدلنا۔ ڈھنگ بدلنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

گل تھے جس جا پہ وہاں خار ہیں سبحان اللہ
کیا ہوا باغ کی اے بلبل شیدا بدلی — رند

ع۔ نگاہ یار کیا بدلی جہاں بدلا ہوا بدلی۔ امیر

ہوا بدلنا: مص۔ رت پھرنا۔ موسم پلٹنا۔ اردو صرف، رائج۔

کچھ تو بدلی ہے ہوا دیکھئے کیا گل پھولے
آج ہے اور ہی عالم پہ چمن کیا باعث — قدر

ہوا برخلاف ہونا: زمانہ ناموافق ہونا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

اس قدر مجھ سے زمانے کی ہوا ہے برخلاف
کیا عجب بوئے حنا ڈالے بدن میں آبلے — آتش

قول فیصل: زبانوں پر زیادہ تر ہوا خلاف ہوتا ہے۔

ہوا بگڑ جانا: ہوا میں خرابی آجانا۔ ہوا میں فساد پیدا ہونا، ہوا کا زہریلا ہو جانا۔ اردو محاورہ، متروک۔

تجھ کو لے جائیں چمن میں تو بگڑ جائے ہوا
ہم فقط خاطر مرغان چمن کرتے ہیں — رشک

ہوا بگڑ جانا: مص۔ زمانے کا ناموافق ہو جانا، زمانے کا پھر جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

صحبت گل ہے فقط بلبل ہے کیا بگڑی ہوئی
آج کل سارے چمن کی ہے ہوا بگڑی ہوئی — ظفر

ہوا بگڑ جانا: مص۔ ساکھ جاتی رہنا۔ بات میں وزن نہ رہنا اردو صرف دہلی کی زبان۔

بگڑی تھی ہوا آہ کی آخر شب وعدہ
نکلا مرے نالوں کا بھرم اور زیادہ — داغ

ہوا بندھ جانا: مص۔ اعتبار قائم ہونا۔ اردو محاورہ رائج۔

محل محاورہ: ٹھاکر نے ہمیں ایک ہاتھی اور ہزار روپیہ دیا۔ وہ ہم نے قبول نہیں کیا۔ سبحان اللہ پھر تو ہوا بندھ گئی۔ (فسانۂ آزاد)

ہوا بندھنا: ہوا کا تیزی سے نہ چلنا، موقوف ہو جانا، ہوا بند ہونا، ہوا رکنا۔ اردو قریب بہ متروک۔

چمن میں آشیاں تو باندھنے کو باندھتے سب ہیں
مزہ تب ہے کہ اے بلبل، ہوا بندھ جائے گلشن میں — جلیل

دلکش تھی عجب صدائے نغمہ
کیا بندھ گئی تھی ہوائے نغمہ — اختر شاہ اودھ

ہوا بندھنا: مص۔ ساکھ بندھنا، رعب جمنا۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ع۔ ہوا کچھ ایسی بندھی گل چراغ خانہ ہوا۔ آتش

ہوا بندھنا: مص۔ زور بندھنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

زلف سیاہ کی جو چمن میں ہوا بندھی
زنبور شہد اگلنے لگے زہر مار کا — اسیر

ہوا بندھنا: شہرت ہو جانا۔ اردو محاورہ، متروک۔

بندھ گئی ہے ترے جوبن کی ہوا دنیا میں
گل ترے آگے چراغ تہ کنعاں ہو گا — بحر

ہوا بند ہونا: ہوا نہ چلنا، ہوا رک جانا۔ اردو محاورہ فصیح، رائج۔

سب جنگ کے باجوں کی صدا بند ہوئی ہے
پتا نہیں ہلتا یہ ہوا بند ہوئی ہے — تعشق

ہوا بندی: جھوٹ کا طومار باندھنا۔ اردو، مونث، قریب بہ متروک۔

آپ کا کام ہے ہوا بندی
آپ پر ختم ہے ادا بندی — مرزا رسوا

ہوا بونڈلی ہونا: ہوا کا کوئی ایک رخ نہ ہونا بلکہ چکر کے ساتھ اوپر کی طرف بلند ہونا۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان۔

قول فیصل: عام طور سے ایسی ہوا دیوالی میں چلتی ہے۔ اسی کو ہوا بونڈل ہونا بھی کہتے ہیں۔

ہوا پروائی ہونا: ہوا کا رخ مشرق سے مغرب کی طرف ہونا۔ اردو صرف، رائج۔

ہوا بھرانا: کبوتر و فاختہ اپنے بچوں کی چونچ میں ہوا دیتے ہیں اپنی چونچ سے تاکہ بچہ دانہ کھانے لگے۔ (نور اللغات)

قول فیصل: کبوتر و فاختہ کا انڈے سے بچہ جب باہر آتا ہے تو تین دن تک صرف ہوا بھراتے ہیں اس کے بعد دانہ بھراتے ہیں اس وقت بچہ آنکھیں بھی کھول دیتا ہے۔

ہوا بھر جانا: مغرور ہو جانا۔ اترا جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: دماغ کے ساتھ اس کا صرف ہے دماغ میں ہوا بھر جانا۔

ہوا بھر جانا: مص۔ موٹا ہو جانا، پھپس ہو جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہوا بھر جانا :۔ دُھن سمانا۔ کسی چیز کو مسلسل کہنا۔ اُردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

آفت وہ پی کہاں وہ قیامت کہو کہو
طوطی چمن کا بولتا ہے وہ، ہوا بھری　　قدر

ہوا بھرنا :۔ تکبر ہونا۔ دماغ کا بہت اونچا ہونا۔ مغرور ہونا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

میدان میں ظلم و جور کی کیا ابتری ہوئی
وہ سر اُڑے کے جن میں ہوا تھی بھری ہوئی　　مولف

ہوا بھرنا :۔ موٹر یا سائیکل کے ٹیوب میں بجلی کے ذریعے یا ہاتھ کے ذریعے پمپ سے ہوا بھرنا۔ اُردو صرف، رائج۔

محلِ صَرف :۔ تم نے سائیکل کے پچھلے پہیے میں ہوا بھروائی ہے تمہیں اگلے میں بھی ہوا بھروانا ضروری ہے ورنہ ہوا کم ہونے کی وجہ سے ٹیوب کٹ جائے گا۔

ہوا بھی نہ دینا :۔ ذرا بھی نہ دکھانا، خبر تک نہ دینا، بالکل پتہ نہ دینا۔ اُردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل :۔ زیادہ تر اس جگہ چھاں بھی نہ دینا بولتے ہیں جیسے "وہ آئے انھوں نے سب باتیں کیں مگر شادی کے متعلق کہیں سے چھاں بھی نہیں دی۔"

ہوا بھی نہ لگنا :۔ مقابل نہ آنا۔ برابر نہ ہونا۔ مثل نہ ہونا۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان۔

محلِ صَرف :۔ میاں ایک بھی نہیں ہندوستان کے دس بیس ادیب بھی مل کے اگر اردو کا لغت تیار کرنا چاہیں تو تہذیب اللغات ایسے مکمل لغت کی ہوا بھی نہ لگے گی۔

ہوا بے رنگ ہونا :۔ ڈر لگنا۔ خوف زدہ ہونا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صَرف :۔ یوں تو ہر ایک سے جھگڑا کرتا ہے لیکن مجھ سالے کی یوں سرکتی ہے، ہوا بے رنگ ہوتی ہے میرے منہ نہیں لگتا۔

ہوا پچھیاؤ ہونا :۔ ہوا کا مغرب سے مشرق کی طرف چلنا۔ اُردو صرف، رائج۔

محلِ صَرف :۔ ماہ اپریل بھر تو ہوا پُروائی رہی لیکن پہلی مئی آتے ہی ہوا پچھیاؤ ہو گئی۔

ہوا پر آنا :۔ کنایہ ہے تعلّی سے۔ بڑھ چڑھ کے بات کرنا۔ اُردو محاورہ، متروک۔

وہ بلا ہیں جو ہوا پر کبھی آجاتے ہیں
کوچۂ زلف کی بھی خاک اُڑا جاتے ہیں　　برق

ہوا پر اُڑنا :۔ نیست و نابود ہو جانا۔ تباہ و برباد ہو جانا۔ خاک میں مل جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوا پر اُڑ گئی زور آوروں کی مٹی تک
نشانِ تربتِ افراسیاب کیا ہوگا　　میر عشق

ہوا پر اُڑنا :۔ مغرور ہونا۔ اترانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ بالعموم رائج نہیں۔

ہوا پر چڑھانا :۔ مغرور کر دینا۔ دماغ اونچا کر دینا۔ اردو محاورہ، متروک۔

دید صفائے رُخ نے ہوا پر چڑھا دیا
اس غیرت پری کو ہوا شہپر آئینہ　　صبا

ہوا پر چڑھنا :۔ مغرور ہونا۔ اردو محاورہ، متروک۔

زندوں کو کیوں خیال تعلی بڑھے نہیں
اک روز ابر مردہ ہوا پر چڑھے نہیں　　رشک

ہوا پر دماغ ہونا :۔ متکبر ہونا، مغرور ہونا۔ اُردو محاورہ، متروک۔

تیر مژگانِ ستمگر کا ہوا پر ہے دماغ
نخچیر مُرغانِ ہوا جتنے ہیں برباد ہیں　　رشک

ہوا پر دوڑنا :۔ کسی شئے کا زمین و آسمان کے درمیان تیز ہوا میں جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوا پہ دوڑتا ہے اس طرح سے ابر سیاہ
کہ جیسے جائے کوئی فیل مست بے زنجیر　　ذوق

ہوا پر رہنا :۔ مغرور رہنا۔ اُردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

کیسا بہار میں زرِ گل پہ دماغ تھا
کیا چار دن ہوا پہ رہے باغباں تمام　　صبا

ہوا پرست :۔ عیاش۔ بے ہودہ۔ ظاہر پرست۔ جو اپنے مطلب کا یار ہو۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اُردو میں بالعموم مستعمل نہیں۔

ہوا پر سوار ہونا :۔ جلد باز ہونا۔ نہایت جلدی کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں ہوا کے گھوڑے پر سوار ہونا بولتے ہیں۔

ہوا پر گرہ لگانا :۔ کمال چالاکی کرنا، عیاری دکھانا، ناممکن کام کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں پر کی جگہ میں ہے جو عورتوں کی زبان ہے

ہوا پر ہونا :۔ (۱) مغرور ہونا۔ غرور کرنا۔ اردو محاورہ، متروک۔

ناچیز سمجھتے ہیں غزالانِ حرم کو
ہیں آج کل اس شوخ کے نخچیر ہوا پر　　شعور

ہوا پر ہونا :۔ (۲) بہت زور پر ہونا۔ تیزی پر ہونا۔ اُردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

ہماری خاک کی مدِ نظر ہے بربادی
مزاجِ یار بہت اِن دنوں ہوا پر ہے　　برق

ہوا پر ہونا :۔ (۳) کنایہ ہے کسی کی بخت و اقبال کی مساعدت اور زمانے کے موافقت سے بھی۔ اُردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

پھرے وہ ہم سے تو منہ پھر گیا زمانے سے
رجوعِ خلقِ خدا خلق میں ہوا پر ہے　　برق

ہوا پلٹا دینا :۔ ہوا کا رُخ بدل دینا۔ اُردو محاورہ، عوام کی زبان۔

اس طرف گلشن بخشش کی، ہوا پلٹا دی
جس طرف تیری رحیمی کو گنہگار ملا　　شرف

ہوا پلٹ جانا :۔ انقلاب ہونا۔ رنگ دِگرگوں ہونا۔

اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

زمانے کی ہوا پلٹی ہے ایسی
جسے دل دو وہی ہوتا ہے دشمن رضا

قول فیصل :- اب پلٹی کی جگہ بدلی بولتے ہیں۔ جیسے

ع۔ بدل گئی ہے ہوا آج کل زمانے کی مؤلف

ہُوا پلٹ جانا :- موسم بدل جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- موسم بدل جانا کے معنی میں نہیں بولتے۔

ہوا پلٹ جانا :- ہوا کا رخ بدل جانا۔ ہوا کی سمت کا تبدیل ہونا۔ اردو صرف، رائج۔

محل صَرف :- صبح سے ۱۲ بجے تک پُروائی چلتی رہی ۱۲ بجے سے ہوا پلٹ گئی پچھیاؤ چلنے لگا اور اس کے ساتھ لُو بھی چلنے لگی۔

آج ہے آہ کی ہوا کچھ زور
دیکھیے کس طرف پلٹتی ہے دردؔ

ہُوا پلٹ جانا :- نصیب کا برگشتہ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُوا پہونچنا :- (کنایۃً) ہوا کی رسائی ہونا۔

اب وہ گل چہرہ کرو فضل خدا سے پیدا
جس کے کوچہ میں نہ اغیار کی پہونچی ہو ہوا ناظمؔ (نور اللغات)

قول فیصل :- ان معنی میں نفی کے ساتھ ہی زبانوں پر ہے شعر میں بھی اسی طرح استعمال ہوا ہے جو قلیل الاستعمال ہے اب اس محل پر ہوا نہ لگنا بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

ہُوا پھانکنا :- (کنایۃً) فاقے کرنا۔ بھوکا رہنا۔ کچھ نہ کھانا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

محل صَرف :- ان کی اماں کچھ دل میں کھاتی پیتی تھوڑی ہیں۔ ہوا پھانک کر بیٹھتی ہیں۔

ہُوا پھر جانا :- ہوا کا ایک طرف چلتے چلتے دوسری طرف چلنے لگنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اب اس محل پر ہُوا بدل جانا بولتے ہیں۔

ہُوا پھر جانا :- پہلے کی طرح ہوا کا نہ رہنا۔ (کنایۃً) ہوا بدلنا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

مزاج سیر چمن سے جو یار کا پھر جائے
گلوں کا اور ہی کچھ رنگ ہو ہوا پھر جائے جرأتؔ

قول فیصل :- اسی محل پر ہوا بدل جانا بھی بولتے ہیں۔

ہُوا پھر جانا :- (کنایۃً) بھلے دن آنا۔ اقبال یاور ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

چل بسی فصل خزاں موسم گل آ پہونچا
لے مبارک ہو ہوا بلبل گلزار پھری صباؔ

ہُوا پھلنا :- (کنایۃً) زمانے کا موافق ہونا۔ اقبال یاور ہونا۔ اردو محاورہ، متروک۔

خار کہتے ہیں اٹھا کر انگلیاں گل کی طرف
پھول جاتے ہیں وہ کیا ہی جن کو پھلتی ہے ہوا بحرؔ

ہُوا تند و تیز ہونا :- ہوا کا بہت تیز ہونا۔ جھکّڑ کی ہوا ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- حضرت امیرؔ نے ہوا تُند چلنا بھی نظم کیا ہے جو فصیح ہے۔

عشقِ کامل ہو تو نالے لے دلِ سوزاں کہاں
جب ہوائے تند چلتی ہے دھواں رہتا نہیں امیرؔ

ہُوا ٹھنڈی ہونا :- ہوا کا سرد ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ع۔ ٹھنڈی ہوا ہے سیر لب جوئے یار ہے۔ ناسخؔ

قول فیصل :- بتکرار بھی نظم کیا ہے جو فصیح ہے۔

بھر رہا ہے نفس سرد مرا دل شاید
ٹھنڈی ٹھنڈی ترے کوچے سے ہوا آتی ہے تعشقؔ

ہُوا جو ہُوا :- جانے دو، خیال نہ کرو۔ پروا نہیں، اردو مقولہ، رائج۔

جو کچھ کیا تمھاری لگاوٹ نے یہ کیا
اب تو پھنسے ہوا جو ہوا خیر کیا گلہ امیرؔ

قول فیصل :- اس جگہ ہوا سو ہوا بھی بولتے تھے جو اب متروک ہے۔

ہُوا چکرانا :- ہوا کا چکر کھانا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

وہ ہوں گردش زدہ میں چھو لیا جب میرے دامن کو
تو چکراتی ہوئی پہروں بگولے میں ہوا بیٹھی داغؔ

ہُوا چلنا :- ہوا کا لہرانا۔ ہوا کا جنبش میں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یوں چلے راہ شوق میں جیسے ہوا چلے
ہم بیٹھ بیٹھ کے جو چلے بھی تو کیا چلے داغؔ

ہوا چلنا :- (کنایۃً) کسی امر کا رواج پانا۔ کسی رسم کا عام ہونا۔ اردو محاورہ، متروک۔

اس باغ میں چلی ہے ہوا اتہام کی
چوری لگی گلوں کی جو پتہ اٹھا لیا بحرؔ

پردے کی رسم اٹھانے کو چہرے سے ہٹ گئیں
ایسی ہوا چلی کہ نقابیں الٹ گئیں مؤلف

ہوا چوبائی چلنا :- ہوا کا چاروں طرف چلنا۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان۔

زر کو بھی انتشار ہے ذرات کی طرح
چوبائی چل رہی ہے جہاں میں ہوائے عیش بحرؔ

ہوا چوبائی ہونا :- ہوا کا کبھی پورب کبھی پچھم کبھی اتر کبھی دکھن چلنا۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان۔

ہوں وہ آوارہ کہ جس کے باعث سرگشتگی
جو مرے گھر میں ہوا آئی وہ چوبائی ہوئی شادؔ

ہُوا چھوڑنا :- گوز چھوڑنا۔ ریاح چھوڑنا۔ پادنا۔ اردو محاورہ، بازاری زبان۔

محل صَرف :- تمھارا پیٹ کبھی ٹھیک نہیں رہتا جب بھی بیٹھتے ہو ایسی ہوا چھوڑتے ہو کہ انسان کو تے ہو جائے۔

ہوا حَبس ہونا :- ہوا بند ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- یہ خالی حبس ہونا ہے نہ کہ ہوا حبس ہونا۔

ہُوا خانے دار ہونا :- ہوا کا کہیں کم اور کہیں زیادہ ہونا۔

اُردو صرف۔ کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف :۔ تمھارا پون تاوے کا بڑھانا بیکار ہے ہوا خانے وار ہے اس وقت پینچ لڑانا بیکار ہے۔

ہَوَا خراب ہونا :۔ سکون باقی نہ رہنا۔ انتشار پیدا ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میں نے سنا ہے کہ تم بمبئی جانے کا ارادہ رکھتے ہو اپنا ارادہ ملتوی کر دو آج کل وہاں کی ہوا خراب ہو رہی ہے۔ چاروں طرف کشت و خون کا بازار گرم ہے۔

قول فیصل :۔ اس جگہ ہوا کی جگہ فضا بھی بول دیتے ہیں۔

ہَوَا خلاف ہونا :۔ (کنایۃً) زمانے کا ناموافق ہونا۔ حالات کا ناسازگار ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ایسی خلاف ہم سے ہوئی ہے ہوائے دہر
کافور کھائیے تو ہوں پیدا حرارتیں — آتش

قول فیصل :۔ ہونا کی جگہ چلنا بھی ہے۔

ع۔ اگر خلاف کبھی چل گئی ہوا سے لڑے۔ — مؤلف

ہَوَا خَواہ :۔ بہی خواہ، خیر خواہ، دوست، طرفدار، ہمدرد، فدائی۔ محب۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

حوریں تھیں جان و دل سے ہوا خواہِ فاطمہؑ
روتی تھیں منھ کو پیٹ کے ہمراہِ فاطمہؑ — تعشق

گئے نالہ و آہ سب ہم نفس
دم سرد بھی اک ہوا خواہ ہے — درد

قول فیصل :۔ اس کی جمع واو نون کے ساتھ استعمال ہوتی ہے۔

ہے کلامِ سست کی رونق ہوا خواہوں کا غل
خواب گو اچھا نہ ہو تعبیر اچھی چاہیے — میر عشق

ہَوَا خَواہی :۔ بہی خواہی، خیر خواہی۔ وفاداری۔ دوستی۔ خیر اندیشی۔ فارسی ترکیب، مونث، قلیل الاستعمال۔

خاک میری کوئے جاناں سے اڑاتا ہے ستم
یہ ہوا خواہی تری باد صبا اچھی نہیں — جلیل

محل صرف :۔ کسی کے ہاتھ میں گرگری جواہر کی کوئی پنکھیا پھولوں کی لیے، ہوا خواہی ظاہر کرتی۔ (طلسم ہوشربا)

ہَوَا خوری :۔ (خُوری) (بضم اوّل و واو مجہول) آبادی سے باہر جا کر سیر و تفریح کرنا۔ صبح کے وقت کھلی فضا میں گل گشت کرنا۔ اردو، مونث، رائج۔

محل صرف :۔ جب نواب ہوا خوری سے واپس آتے تھے تو گانا سنتے تھے۔ (قدیم ہنر و ہنرمندانِ اودھ)

قول فیصل :۔ آج سے بیس سال قبل نواب صاحبان شیش محل مع مصاحبین شیش محل کے پھاٹک سے صبح کو باہر تشریف لاتے تھے اور تالاب کے چاروں طرف گشت فرماتے تھے کبھی کبھی کمپنی باغ تک بھی تشریف لے جاتے تھے۔ یہ صرف اس لیے تھا کہ تازی ہوا ملے اور صحت برقرار رہے۔ اب بھی بعض لوگ علی الصباح گھر سے نکل جاتے ہیں اور ہوا خوری کے بعد گھر واپس آ جاتے ہیں۔ یہ ہوا خوردن کا ترجمہ ہے جو اُردو میں رائج ہے۔

ہَوَا دار (۱) :۔ طرفدار۔ جاں نثار۔ خیر خواہ، فارسی صفت، متروک۔

ہواداروں کی مٹی کو نہ یوں برباد ہونا تھا
بگولے بن کے رستے میں نثارِ یار ہونا تھا — بحر

باغ فردوس کا ہے رشک وہ کوچہ لیکن
آدمی ایک نہیں اس کے ہواداروں میں — میر

قول فیصل :۔ فارسی میں بمعنی ہوا خواہ ہے۔

ہَوَا دار (۲) :۔ کشادہ کھلا ہوا، ایسا مکان جس کے ایسے درجے ہوں کہ جس میں چاروں طرف سے ہوا کا گذر ہو۔ اردو صفت، رائج۔

جان تک میں نہ رہے گی جو یہی آہیں ہیں
شمع ایوان ہوا دار میں روشن کب تک — بحر

ہوا دار (۳) :۔ امیروں کی ایک قسم کی سواری کا نام جس کو کہار اٹھاتے تھے۔ تامدان۔ ایک قسم کی بے چھت کی فینس۔ اُردو صفت، مذکر، متروک

نکلی جو ہوادار پہ وہ برق تجلّی
کیوں کر نہ ہو عالم کو گماں تخت پری کا — ناسخ

اُس رشکِ حور کو جو سواری کا شوق ہو
پریاں اٹھائیں اس کا ہوادار دوش پر — اسیر

محل صرف :۔ ایک دن غازی الدین حیدر ہوادار پر سوار دریا کنارے سیر کو نکلے۔ (قدیم ہنر و ہنرمندانِ اودھ)

ہَوَا داری :۔ خواہش۔ خیر خواہی۔ دوست داری۔ فارسی، مونث۔ متروک۔

میرا یہ حال ہے دنیا کی ہواداری میں
جس طرح ذرہ بگولے میں پریشان رہے — بحر

ہَوَا دیکھنا :۔ وقت حالات اور زمانے کی فضا دیکھنا۔ زمانے کا نشیب و فراز دیکھنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

دل لگاتا تھا زمانے کی ہوا کو دیکھ کر
آشنا کو دیکھ کر نا آشنا کو دیکھ کر — داغ

ہوا دینا (۱) :۔ پنکھے یا دامن وغیرہ سے ہوا پہونچانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

کرتا اٹھا کے سینے کو دینے لگی ہوا
زینبؑ سے کی یہ عرض کہ پڑھیے کوئی دعا — تعشق

ہوا دینا (۲) :۔ ہوا میں رکھنا۔

(فقرہ) کپڑوں کو ہوا دیتے رہو نہیں تو کیڑا لگ جائے گا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس محل پر دھوپ دینا بولتے ہیں۔

ہوا دینا (۳) :۔ آگ کو ہوا سے سلگانا، آگ کو بھڑکانا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

باغباں نے آگ دی جب آشیانے کو مرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے — ثاقب لکھنوی

ہوا دینا (۴) :۔ (کنایۃً) ابھارنا، اشتعال دینا۔ فساد کرانا۔ اُردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان

محل صرف :۔ بجائے اس کے کہ تم سمجھاؤ جھگڑے کو ختم

کراؤ، تم تو اور ہوا دینے لگے کہ لڑائی بڑھ جائے۔

ہوا دینا: کبوتروں کو اڑانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہوا راس آنا:۔ ہوا کا موافق ہونا۔ اردو محاورہ فصیح رائج۔

چار ہی دن میں ہوا سوکھ کے کانٹا سے تیس
راس آئی نہ ہوا تجھ کو بیابانوں کی — جلیل

باغ عالم کی ہوا آتش نہ راس آئی مجھے
دوست جس گل کا رہا وہ مرا دشمن رہا — آتش

ہوا زاد:۔ جن۔ اور پریاں وغیرہ۔ اردو اسم مذکر رائج۔

ع وہ انسان ہے یا ہوا زاد ہے — لاعلم

ہوا زدگی:۔ زکام، زکام کی بیماری۔ اردو (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ہوا سا:۔ ذرا سا۔ خفیف سا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

ہوا سا:۔ ہوا کے مانند ہلکا۔ نہایت سبک۔ لطیف۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

ہوا سرکنا:۔ ڈرنا۔ بہت زیادہ خوف زدہ ہو جانا، گھبرانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ بہت اپنے ہاتھ پیروں پر اکڑ رہا تھا میں جو چاقو کھول کر دوڑا تو سالے کی ہوا سرک گئی تو کٹ دم بھاگتا چلا گیا۔

ہوا سر میں بھرنا:۔ مغرور ہونا، اترانا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

ہوا سر میں ہونا:۔ دھن ہونا، سودا ہونا۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

جب سر میں تھی ہوائے چمن کچھ نہ پوچھئے
ہم بھی جہاں سحر ہوئی پہونچے صبا کے ساتھ — جلیل

ہوا سمانا:۔ دھن سمانا۔ خیال پیدا ہونا۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

گل کی جو خبر سنائی اس کو
گلشن کی ہوا سمائی اس کو — (گلزار نسیم)

چلا جو تن کے صدا یہ آئی کہ جھک منہ توڑ کے ڈھنگ ہو کر
جو سرکشی کی ہوا سمائی اڑے گا سرکش پتنگ ہو کر — شاد

ہوا سمجھنا:۔ خطرناک سمجھنا۔ بھیانک جاننا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ ہماری سے پہلے اس کی بدمزاجی اس درجے کی تھی کہ گھر والے اس کو ہوا سمجھتے تھے۔ (توبۃ النصوح)

ہوا سنکنا:۔ ہوا کا آہستہ آہستہ چلنا۔

(فقرہ) برسات کی فصل آئی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں سنکنے لگیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے "ہوا سنکنا ہوا کا تیز ہونا ہے نہ کہ آہستہ آہستہ چلنا"۔ مؤلف کے نزدیک گرمی ہوئی ہوا کا کسی قدر تیز ہو جانا ہے۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

ہوا سے آگے جانا:۔ (کنایۃً) نہایت تیز جانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

اس دل ربا کے کوچے میں آگے ہوا سے جائے
اتنی تو جان اب بھی تن ناتواں میں ہے — آتش

ہوا سے اڑ جانا:۔ (کنایۃً) نہایت لاغر اور ناتواں ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

لاغر ایسا ہوں کہ میں اکثر ہوا سے اڑ گیا
میرے پیکر میں ہے عالم کاغذ تصویر کا — ناسخ

قول فیصل:۔ اسی محل پر عورتیں پھونک مارے اڑ جانا بولتی ہیں۔

ہوا سے باتیں کرنا:۔ نہایت تیزی دکھانا۔ نہایت پھرتیلا ہونا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

باتیں ہوا سے کرتا ہے اللہ ری شوخیاں
سایہ کسی پری کا ہے اس خوش جمال پر — رضا

ہوا سے باتیں کرنا:۔ کمال عیار اور چالاک ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

ہوا سے کرتے ہو باتیں یہ بات ہی کیا ہے
پیام جاتے ہیں کس کس کے یے کہاں کے لیے — رضا

ہوا سے باتیں کرنا:۔ غرور کرنا۔ (کنایۃً) بہت اونچا ہونا

(فقرہ) یہ مکان ہوا سے باتیں کرتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس محل پر آسمان سے باتیں کرنا زبانوں پر ہے۔

ہوا سے باتیں کرنا:۔ بہت تیز چلنا۔ فراٹے بھرنا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ مرزا ہمایوں فر پر سوار ہوئے اور گوچیں نے گھوڑیوں کو کڑکڑایا تو ہوا سے باتیں کرنے لگیں۔ (فسانۂ آزاد)

ہوا سے بچ کر نکلنا:۔ کمال نفرت کرنا، کسی سے دور بھاگنا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

ہوا سے پرہیز ہونا:۔ کنایہ ہے نفرت اور بیزاری سے۔ اردو، فصیح، رائج۔

الغرض ہے چمن عشق عجب آفت خیز
مدتوں ہم کو رہا اس کی ہوا سے پرہیز — ناظم

ہوا سے لڑنا:۔ کنایہ ہے کسی کے کمال بدمزاج اور غصہ ور ہونے سے، خواہ مخواہ کسی کے سر ہونا۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

شعلہ بھڑکے نہ کیوں کر محفل میں
شمع تجھ بن ہوا سے لڑتی ہے — ذوق

آہ کرنے پہ کیوں بگڑتے ہو
تم تو صاحب ہوا سے لڑتے ہو — امیر

ہوا فر فر چلنا:۔ ہوا کا تیزی سے چلنا، اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

ہوا فر فر چلی آتی ہے جنت کے گلستاں کی
ہماری قبر میں حوروں نے کیا روزن بنایا ہے — شرف

قول فیصل:۔ فرانے کی ہوا چلنا بھی عورتیں بولتی ہیں۔

ہوا کا سُبک اشیا کو بلندی پر لے جاکر کہیں سے کہیں کر دینا کے معنی میں صاحب نور اللغات نے غالب کا شعر دیا ہے

مگر غبار ہوئے پر ہوا اڑا لے جائے — غالب
وگرنہ تاب و تواں بال و پر میں خاک نہیں (نور اللغات)

اور ہوا اُڑا لے جانا محاورہ قائم کیا ہے درحقیقت یہ محاورہ ہوا کا اُڑا لے جانا ہے۔

ہوا کا تھپیڑا یا ہوا کا جھکڑ:۔ ہوا کا زور دار جھونکا۔ اردو، عوام کی زبان۔

صبا آہ دل سے مگر ہمسری کی
تھپیڑے ہوا کے جو کھاتی ہے بجلی — صبا

ہوا کا تیر ہونا:۔ ہوا کا نہایت ناگوار ہونا۔

برسات ہجر یار میں سامان قتل ہے — عاشق
شمشیر برق ہے تو ہوا مثل تیر ہے (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے "شعر میں ہوا کا تیر ہونا نہیں بلکہ مثل تیر ہونا نظم ہے۔ یہ کوئی محاورہ نہیں"۔ مولف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

ہوا کا جھونکا:۔ ہوا کی زور سے جنبش جو دفعۃً محسوس ہو اردو، فصیح، رائج۔

نور و بود بشر کیا محیط عالم میں
ہوا کا جب کوئی جھونکا چلا حباب نہ تھا — انیس

ہوا کا رُخ بتانا:۔ ٹالنا، چلتا کرنا، رخصت کرنا، منھ نہ لگانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہوا کا رُخ بتانا:۔ کسی چیز کو اٹھا کر پھینک دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم رائج نہیں۔

ہوا کا رُخ پھرنا:۔ ہوا کا ایک طرف سے دوسری طرف کو ہو جانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ہوا کا رُخ پھرنا:۔ (کنایۃً) زمانے کا رنگ بدلنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم رائج نہیں۔

ہوا کا رُخ دیکھنا:۔ زمانے کے موافق کام کرنا۔ زمانے کی رفتار دیکھنا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

ع۔ ہم چلتے ہیں رُخ دیکھ کے دنیا کی ہوا کے۔ — لااعلم

ہوا کا کارخانہ:۔ ناپائدار کارخانہ۔ اردو، متروک۔

لازم ہے اعتبار زمانہ میں اے شعور
دنیا میں کارخانے ہیں جتنے ہوا کے ہیں — شعور

ہوا کچھ اور ہونا:۔ رنگ بدل جانا۔ انقلاب آ جانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ع۔ کچھ اور گلشن شہ دیں کی ہوا ہوئی۔ — تعشق

ہوا کا گزر نہ ہونا:۔ کسی کا گزر نہ ہونا۔ پرندے کا پر نہ مارنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

گرمی میں بند ہوئے گا پانی امامؑ پر
ہوگا نہ کل ہوا کا گزر اس مقام پر — انیس

قول فیصل:۔ بھی کے ساتھ بھی اس کا استعمال زبانوں پر ہے۔

ہوا کرنا:۔ پنکھے سے ہوا دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہوا کرے:۔ کچھ پروا نہیں، بلا سے۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ اس کو اپنی دولت پر بہت ناز ہے اور مجھ کو دبانا چاہتا ہے اگر دولت مند ہے تو ہوا کرے مجھے کوئی پروا نہیں میرا خدا ہے۔

ہوا کو خبر نہ ہونا:۔ کسی کا آگاہ نہ ہونا۔ کسی کے کانوں کان خبر نہ ہونا۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

محل صرف:۔ حضور اس معاملے کی ہوا کو بھی خبر نہیں۔ (طلسم ہوشربا)

ہوا کو گرہ دینا۔ ہوا کو گرہ میں باندھنا:۔ ناممکن بات حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔ نہایت مشکل کام کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہوا کھا آنا:۔ سیر و تفریح کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ حضور جو شخص ایک دفعہ پہاڑ کی ہوا کھا آیا پھر وہ پہاڑ کے نام پر لوٹ جائے گا۔ (سیر کہسار)

ع۔ کھائی بُری ہوا تو پڑے گا بُرا اثر۔ — مؤلف

ہوا کھانا:۔ سیر و تفریح کے واسطے باغوں اور سبزہ زاروں میں جانا کھلے ہوئے میدان میں سیر کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ادھر آئیں جو ہوا کھانے کو خوبان فرنگ
کوہ غم میرے لیے کوہ سپاٹو ہو جائے — شعور

قول فیصل:۔ اس کا متعدی بھی استعمال کیا ہے جو قلیل الاستعمال ہے

ابھی آمادہ عسرت نہیں یہ محو خودداری
ہوا دل کو کھلاؤں ذرا گور غریباں کی — عزیز

ہوا کھانا:۔ زندہ رہنا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

نہ کھائی برس دن بھی یاں کی ہوا
بہت کم زمانے میں اصغرؑ رہے — انیس

قول فیصل:۔ قیام کرنا۔ اور رہنے کے معنوں میں بھی داغ نے کہا ہے جو فصیح ہے۔

اسی گلشن کی کھائی ہے ہوا تا زندگی میں نے
جو مر جاؤں تو میرے پھول کرنا گلعذاروں پر — داغ

ہوا کھاؤ:۔ ایک کلمہ ہے جس وقت کوئی کسی سے متنفر اور بیزار ہوتا ہے تو یہ کلمہ زبان پر لاتا ہے۔ دور ہو دفان ہو۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

دیکھو دیکھو بہت نہ اتراؤ
ٹھنڈے ٹھنڈے چلو ہوا کھاؤ — شوق

قول فیصل:۔ ہوا کھانا بھی زبانوں پر تھا۔

چل ہوا کھا یاں سے تو ہو جائے گی ورنہ سموم
باغ دل ہم بلبلِ جنتوں کا ہے گلچیں اے صبا — جرأت

غائب شخص کے لیے بھی استعمال کیا ہے جو اب متروک ہے۔

صبا سے میں جو لگ چل کر گیا واں
کہا کھائے ہوا آنے نہ پائے — میر

ہوا کھلانا:- (کنایتہ) سبز باغ دکھانا، سیر کرانا۔

ہوا کھلائی تھی دنیا کی میری میت کو — شرف
اٹھانے والے جو کاندھا بدل بدل کے چلے (نور اللغات)

قول فیصل:- اس کے معنی سیر کرانا ہی ہوتے ہیں سبز باغ دکھانا نہیں۔

ہوا کھونا:- ساکھ ختم کرنا، وقعت مٹانا۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

غیر کی مدح کروں شہ کا ثنا خواں ہو کر
مجرئی اپنی ہوا کھوؤں سلیمانؑ ہو کر — انیس

ہوا کی چال:- بہت تیز چال۔ اردو، رائج۔

تھم تھم کے چلئے تیزیٔ رفتار ہے بری
کوئی ہوا کی چال سے ہو پامال کیا — داغ

ہوا کے رخ جانا:- ۱ جس طرف کی ہوا ہو اس طرف جانا ۲ تیز رفتاری سے جانا، ہوا ہونا، ہوا پر اڑنا، صفائی سے پہاڑ بھرنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- معنی ۱ میں مستعمل معنی ۲ میں نہیں بولتے۔

ہوا کی رفتار:- ہوا کی چال، ہوا کے چلنے کا اندازہ۔ اردو، رائج۔

قول فیصل:- صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے

"تجربہ حال سے دریافت ہوا ہے کہ ہوا کی رفتار کم سے کم فی گھنٹہ ایک میل اور زیادہ سے زیادہ سو میل ہے۔ جب فی گھنٹہ ایک میل چلتی ہے تو ہم معلوم نہیں کر سکتے جب فی گھنٹہ سو میل چلتی ہے تو مکانات اور اشجار وغیرہ جو کچھ بیچ میں آتا ہے اکھاڑتی چلی جاتی ہے۔ معتدل ملکوں میں ہوا کی رفتار کبھی ساٹھ میل فی گھنٹہ سے زیادہ نہیں ہوتی جب ایک گھنٹے میں دس میل چلتی ہے تو نسیم کہلاتی ہے جب تیس میل چلتی ہے تو جھکڑ جب پچاس میل چلے تو آندھی اور جب اسی میل فی گھنٹہ کی نوبت پہنچتی ہے تو اسے طوفان سے تعبیر کرتے ہیں۔"

ہوا کی روٹی:- نہایت باریک روغنی روٹی۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:- اب یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہوا کے ساتھ لڑنا:- اس کے لیے مستعمل ہے جو خواہ مخواہ لڑے اور الجھے۔

ایک آ کھینچتا تھا کس کے الجھ پڑے — جلیل
کیا جانتا تھا میں کہ لڑیں گے ہوا کے ساتھ (نور اللغات)

قول فیصل:- عام طور سے ہوا سے لڑنا بولتے ہیں جو فصیح ہے

حیدرؑ نے دی صدا کہ نہ ظالم ہوا سے لڑ
مشکل کا ہو جو سامنا مشکل کشا سے لڑ — مؤلف

ہوا کی طرح چلنا:- تیز چلنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اب مستعمل نہیں۔

ہوا کی طرح چلنا:- ۲ سبک چلنا، اردو محاورہ، متروک۔

ہوا کی طرح سے چلتا ہے خنجر قاتل
لہو کو چاٹ کے ہوتا ہے تیز دم کیسا — شرف

ہوا کے گھوڑے پر آنا:- بہت تیز آنا۔ تیزی سے چلنا۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

اڑایا باغ میں اس رشک گل نے توسن ناز
ہوا کے گھوڑے پر آئی بہار گلشن میں — رشک

قول فیصل:- اب اس محل پر ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کے آنا بولتے ہیں۔

بات اڑا دیتی ہے میری سن کر
ہے صبا بھی ہوا کے گھوڑے پر — قلق

ہوا کے گھوڑے پر چلنا:- تیزی سے چلنا۔ اردو محاورہ، رائج۔

ہمارے درد جگر میں ذرا نہیں طاقت
یہ ابر تر ہے کہ گھوڑے پہ جو ہوا کے چلے — داغ

ہوا کے گھوڑے پر سوار آنا:- تعجیل میں آنا۔ بہت تیزی سے آنا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

کبھی جو دھوپ کی گرمی سے بند پیچ اٹھے
ہوا کے گھوڑے پہ ابر کرم سوار آیا — داغ

ہوا کے گھوڑے پر سوار ہونا:- (کنایتہ) نہایت جلدی کرنا۔ بہت تعجیل میں ہونا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان

چلے آتے ہی ایسے بیقرار آئے تو کیا آئے
کہ گھوڑے پر ہوا کے تم سوار آئے تو کیا آئے — داغ

محل حرف:- الغرض ایسے طیش میں آئے کہ چل ہی کھڑے ہوئے ماموں نے لاکھ سمجھایا مگر یہ ہوا کے گھوڑے پر سوار تھے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:- صاحب نور اللغات نے مغرور ہونا بھی معنی لکھے ہیں مگر اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہوا کے گھوڑے پر ہونا:- جلدی میں ہونا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

بات اڑا دیتی ہے مری سن کر
ہے صبا بھی ہوا کے گھوڑے پر — قلق

ہوا گرم ہونا:- ۱ ہوا میں حرارت اور گرمی ہونا۔ لوں کی سی کیفیت ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

آ کے ہولئے گرم پڑی منھ پہ ایک بار
میں چونک اٹھا جو غش سے تو دیکھا یہ حال زار — تعشق

ہوا گرم ہونا:- ۲ (کنایتہ) گرم بازاری ہونا۔ اردو محاورہ، متروک۔

آج کل گرم ہوا ہے ترے رخساروں کی
پھول گلزار کے جل جائیں گے کوڑا ہو کر — بحر

ہوا گرنا:- ہوا کی تیزی کم ہو جانا۔ جس میں کنکوا نہ اڑ سکے۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

بجلی ہے شاہباز نظر کس کا ساتھ دے
گر جائے دو قدم جو ہوا اس کا ساتھ دے — نفیس
کالے علم گرا گئی لہرا کے آ گری

ٹکڑے ہوئے سیاہ پھرے ہُوا گری — میر عشق

ہُوا گیر :- ہوا میں اڑنے والا۔ فارسی ترکیب، متروک۔

گر باز معانی کا مرے ہووے ہوا گیر
پیدا کریں احرار ہوا کم عصا فیر
رسالہ عبرت الغافلین

ہُوَالشّافی :- وہی (خدائے تعالیٰ) شفا دینے والا ہے
عربی، رائج۔

حق نما ہو ترا دل صافی
دل کے نسخے میں لکھ ہُوالشّافی — قدر

قول فیصل :- طبیب نسخوں کی ابتدا میں لکھتے ہیں

ہُوَالغفور :- وہی (خدا) بخشنے والا ہے۔ عربی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سوال مجھ سے نکیرین جب کریں گے قدر
ہُوالغفور سُنیں گے جواب کے بدلے — قدر

ہَوا لگنا :- ہوا کا جسم سے چھو جانا، ہوا محسوس ہونا،
اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

لاغر ایسا ہوں ہوا تیر کی مجھ کو نہ لگی
قد آدم کا وہ سفاک نشانہ چوکا — رشک

ہَوا لگنا :- مغرور ہو جانا، اترانا، دماغ چل جانا، پَر پرزے
نکلنا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

ہر دم ہے عندلیب کو اب عزم نا لگی
فصل بہار آتی ہے اس کو ہوا لگی — وحدت

ہَوا لگنا :- کنایہ ہے کسی کا یا کسی چیز کا کچھ اثر کسی چیز
میں آجانے سے۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

میں ہوں چکر میں لگی جس دن سے دُنیا کی ہوا
حال میرا ہے بعینہٖ آسیا کے باد کا — ذوق

ہَوا لگنا :- کسی صحبت کا اثر ہونا، کسی شے سے متاثر
ہونا۔ اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

ع۔ اے عندلیب تجھ کو لگی کب ہوائے عشق — داغ

ہَوا لگنا :- خواہش ہونا۔ دھن ہونا۔ اُردو محاورہ، متروک

صدقے ہو کر کہا خوش آئے
جس گُل کی ہوا لگی تھی لائے (گلزار نسیم)

ہَوا لگنا :- خفیف اثر پہونچنا، خواب میں بھی نہ دیکھنا۔
اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صَرف :- ان کو ان باتوں کی ہوا بھی نہ لگی وہ کیا جانیں
اچھی صحبت کیسی ہوتی ہے۔

قول فیصل :- بیشتر نفی کے ساتھ مستعمل ہے۔

ہَوا لینا :- ہوا کھانا۔ اُردو محاورہ، متروک۔

آہ کھینچوں جو سر شام تو پہونچے شاید
بیٹھ کر چھت پہ وہ اس وقت ہوا لیتے ہیں — شوق قدوائی

قول فیصل :- اب اس محل پر ہوا کھانا بولتے ہیں۔

ہَوا مخالف ہونا :- زمانے کی رفتار کا ناموافق ہونا،
اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ہوائے دہر ہم مستوں سے ان روزوں مخالف ہے
خدا حافظ ہے ساقی کشتی صہبائے گلگوں کا — صبا

ہَوا مُوافق ہونا :- رفتار زمانہ کا سازگار ہونا۔
اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

منہ کے مارے یار سے میرے مخالف دور ہیں
آج کل مجھ سے موافق ہے ہوا برسات کی — رشک

ہَوائیں اُڑنا :- تعلّی کی لینا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :- زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں جو قلیل الاستعمال ہے

ہَوائیں آجانا :- اترانا، ڈینگ کی لینا۔

طرز دلداری و آئین ادب بھول گئے — ناظم رامپوری
آگئے ایسے ہوائیں کہ وہ سب بھول گئے (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَوائیں بھرنا :- بیکار ہو جانا، ہوا بھرنے سے پھول جانا،
اردو محاورہ، متروک،

ع۔ ہیں آج کل ہوائیں کبوتر بھرے ہوئے — صبا

ہَوائیں بھرنا :- (کنایۃً) مغرور ہونا۔ اُردو محاورہ،
دہلی کی زبان۔

بڑا پتنگ اُڑاتے ہیں وہ مجھے ڈر ہے
ہوائیں بھر کے نہ اڑ جائیں وہ پتنگ کے ساتھ — داغ

ہَوائیں پھرنا :- ہوا میں گشت کرنا، ہوا میں اِدھر
اُدھر جانا۔ اُردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

برباد جائے گا جو یہاں سر اٹھائے گا
کہتے ہیں یہ پتنگ ہوائیں پھرے ہوئے — شاد

ہَوائیں قلعہ تعمیر کرنا :- ایسے منصوبے باندھنا جو ناقابل
عمل ہوں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :- زیادہ تر عورتیں ہوائیں قلعے بنانا بولتی ہیں۔

ہَوائیں گرہ دینا۔ ہوائیں گرہ لگانا :- ناممکن
اور مشکل کام کرنا۔ کار دشوار کا ارادہ کرنا۔ اُردو محاورہ،
فصیح، رائج۔

قول فیصل :- اسی محل پر ہوائیں گرہ لگانا بھی بولتے ہیں۔

نظر سے پہلے ارادہ سے آگے جاتے ہیں
وہ باد پا کہ ہوا میں گرہ لگاتے ہیں — اوج

ہَوائیں ہونا :- مغرور ہونا، خیال باطل میں مبتلا ہونا۔
اُردو محاورہ، عوام کی زبان۔

نشیمن کے ہیں تنکے کس ہوا میں
نہ ہم ہوں گے نہ یہ ہوں گے خزاں تک — ریاض خیرآبادی

ہَوا ناموافق ہونا :- ہوا ناسازگار ہونا۔ زمانے کی
رفتار کا کسی کے خلاف ہونا، اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ناموافق ہے بہت کوچۂ جاناں کی ہوا
گل خندہ میں گیا نکہت برباد آیا — بحر

قول فیصل :- ہوا کی جگہ اب ہوا ناموافق ہونا بھی بولتے ہیں

ہَوا نکلنا :- غرور جاتا رہنا، گھمنڈ باقی نہ رہنا۔ اردو
محاورہ، بازاری زبان۔

محل صَرف :- باپ کی دولت پر بہت اکڑتا تھا جا...

میں دولت اڑا دی سالے کی سب ہوا چوتڑوں کے ذریعے نکل گئی۔

ہَوا نکلنا :۔ ۱۰ دم نکلنا، پھونک نکلنا، سانس نکلنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ہَوا نکلنا :۔ ۱۱ گوز نکلنا۔ ریاح نکلنا، اردو محاورہ، بازاری زبان۔

محلِ صَرف :۔ سالارات کو میرے پاس لیٹا جب بھی ہوا نکلی پوری کوٹھری سنڈاس ہوگئی۔

ہَوا نکلنا :۔ ۱۲ کسی دروازے یا کھڑکی یا روزن سے ہوا کا برآمد ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ع ۔ کہ زخم روزنِ در سے ہوا نکلتی ہے ۔ غالب

ہَوا نہ چھُو جانا :۔ کنایہ ہے خفیف اثر نہ ہونے سے اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

چھو نہ جائے مری آہوں کی ہوا
پھول کی طرح سے کمھلائیے گا ۔ صبا

ہَوا نہ دینا :۔ خبر نہ کرنا، پتا نہ دینا۔ اردو محاورہ قریب بہ متروک

رکھوں چھپا کے یوں دل و داغِ جگر کو میں
آئے تو دوں ہوا بھی نہ بادِ سحر کو میں ۔ جلیل

ہَوا نہ رہنا :۔ رونق نہ رہنا، بہار نہ رہنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَوا نہ لگنا :۔ کنایہ ہے خفیف اثر نہ ہونے سے۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ابر کی ہوا بھی نہ لگی بوالہوسوں کو
اس تیغ کی روز آنچ میں آب چلے ہم ۔ شاد

ہُوا نہ ہو :۔ اب تک نہیں ہوا۔ اور نہ آئندہ ہو۔ نہیں ہوگا۔ اردو محاورہ، متروک۔

حسن و وفا کا ساتھ تو اے دل ہوا نہ ہو
معشوق نام اسی کا ہے جس میں وفا نہ ہو ۔ امیر

قولِ فیصل :۔ ہوا نہ ہو کی جگہ کہیں ہو نہ گیا ہو کے معنی میں بولتے ہیں۔

ہُوا نہ ہُوا :۔ موجود ہوا یا نہ موجود ہوا۔ زندہ رہا یا مرگیا اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

آج ہی آ جو تجھ کو آنا ہے
کل خدا جانے میں ہوا نہ ہوا ۔ جلیل

ہَوا نہیں آسکتی :۔ (کنایۃً) کسی کی پہونچ نہیں۔ کسی کا گذر نہیں۔ کسی کی رسائی نہیں۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

یہ شیشے اٹھ نہیں سکتے ہزار تم چاہو
ہوا تو آ نہیں سکتی ادھر کو تم کیا ہو ۔ اوج

قولِ فیصل :۔ تک کے اضافے کے ساتھ بھی بولتے ہیں جیسے تم تو کیا ہو بڑے بڑوں تک کی ہوا نہیں آسکتی۔

ہَوا و ہَوَس :۔ حرص اور لالچ۔ دنیا طلبی۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صَرف :۔ نواب صاحب آپ کے بھائی صاحبان بیرسٹر ہیں ایک پیسہ بھی آپ کو دینا نہیں چاہتے۔ ہاں بھائی ہوا و ہوس کے بندے ایسے ہی ہوتے ہیں خیر خدا مالک ہے۔

قولِ فیصل :۔ صاحب نور اللغات نے شہوت پرستی اور عیاشی کے معنی بھی لکھے ہیں لیکن ان معنوں میں نہیں بولتے۔

ہَوا ہو :۔ چل دو۔ دیر نہ کرو۔ جلدی جاؤ۔ اردو، متروک

کہیں کہ تجھ سے سوا ہم حقیر ہیں چل دور
یہاں نہ کوڑی ملے گی ہَوا ہو جا محتاج ۔ جان صاحب

راضی ہوں خدا کی جو رضا ہو
ہوتی ہے سحر چلو ہَوا ہو ۔ نسیم

ہَوا ہَوائی ہونا :۔ بہت تیزی سے چلا جانا۔ بغیر قیام کیے چلا جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صَرف :۔ سلطانہ باجی بھی بالکل بجلی کی بنی ہوئی ہیں ابھی آئی تھیں ابھی ہوا ہوائی ہو گئیں دو منٹ بھی نہیں ٹھہریں

قولِ فیصل :۔ مہین اور باریک کے معنی میں بھی عورتیں بول دیتی ہیں جیسے باجی نے آج ہَوا ہَوائی روٹیاں پکائی ہیں اتنی مہین پکائی ہیں کہ اس پار سے اُس پار دیکھ لو۔

ہَوا ہونا :۔ ۱ تیز رفتار ہونا کا فور ہونا۔ ہوا کے مانند تیز رفتار ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

دوڑا میں دیکھنے جو سواری کو یار کی
آنکھوں میں خاک ڈال کے گھوڑا ہوا ہوا ۔ بحر

آہ کرتا ہوں تو سب لوگ خفا ہوتے ہیں
اے نسیم سحری ہم تو ہوا ہوتے ہیں ۔ اختر شاہ اودھ

ہَوا ہونا :۔ ۲ ہوا کا بدل جانا۔ ایک حالت سے دوسری حالت پہ ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہر ایک کے قدم پہ ظفر جبہہ سا ہوئی
کچھ اور گلشن ستم دیں کی ہَوا ہوئی ۔ تعشق

ہَوا ہونا :۔ ۳ دھار کا تیز ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

محلِ صَرف :۔ تم نے سبحان پہلوان سے چھری پہ دھار رکھوائی دھار ہوا ہوگئی چھری بہت تیز چلنے لگی۔

ہَوا ہونا :۔ ۴ غائب ہونا۔ اک دم نظروں سے چھپ جانا۔ اردو محاورہ، متروک۔

دیکھا تو وہ گل ہوا ہوا ہے
کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہے ۔ (گلزار نسیم)

ہَوا ہونا :۔ ۵ (کنایۃً) فنا ہونا۔ نابود ہونا۔ اردو محاورہ، متروک۔

ورد سر نغمۂ بلبل سے سوا ہوتا ہے
دم مرا بادِ بہاری سے ہوا ہوتا ہے ۔ رشک

ہَوا ہونا :۔ ۶ بھاگ جانا، رفوچکر ہو جانا۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کیسا ہوا ہوا میرے رونے کو دیکھ کر
دامانِ ابر دیدۂ تر سے نکل گیا ۔ صبا

ہَواؤ :۔ (بالکسر) ہمت، جرأت، حوصلہ، اردو مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صَرف :- باجی میں لاکھ چاہتی ہوں کہ دولہا بھائی سے کہہ دُے جائداد کا۔ بٹوارا کرا لوں لیکن کیا کروں ہواؤ نہیں پڑتا تم موقع پا کے اپنے طور سے کہہ دینا۔

ہِواؤ :- شرم، حجاب۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

محل صَرف :- انھیں نے بیٹھ بیٹھ کر اور آ آ کر مجھ سے بات بھی کرائی اور ہواؤ بھی توڑ دیا۔

ہِواؤ پڑنا :- ہمت پڑنا، حوصلہ ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صَرف :- مجھے تعجب ہے کہ باجی کا ہواؤ کیوں کر پڑا کہ وہ نانی اماں سے الجھ پڑیں اور روپئے مانگ لیے۔

ہِواؤ توڑنا :- شرم مٹانا، حجاب دور کرنا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

ہِواؤ ٹوٹنا :- حجاب جانا، شرم مٹنا۔ اُردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

ہِواؤ کھلنا :- جرأت ہونا، حوصلہ بڑھنا۔ اُردو محاورہ عورتوں کی زبان۔

محل صَرف :- کل کی بات ہے کہ مجھ سے بات نہیں کرتی تھیں آج اتنا ہواؤ کھل گیا کہ میرے منھ پر آ رہی ہیں۔

ہَوائی :- پریشان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَوائی :- ایک قسم کی ربڑ کی بنی ہوئی چپل۔ اردو، مونث، رائج

قول فیصل :- پندرہ بیس برس سے اس چپل کا رواج ہے۔

ہَوائی :- ایک قسم کی آتشبازی۔ اُردو، مونث، رائج۔

دم بدم ٹوٹ کے ہیں اس سے ستارے جھڑتے
اے پری مہتاب بنی گویا ہوائی آنگیا — جانصاحب

قول فیصل :- اس کا صرف داغنے کے ساتھ اب قریب بہ متروک ہے اور چھوڑنا کے ساتھ ہے۔

داغ کر آپ کسی روز ہوائی دیکھیں
میری آہ دل پُر داغ کی تصویر کھینچے — عاشق

لب پہ آتی ہے شبِ ہجر میں جو آہ اسیر
چرخ پہ جاتی ہے سیدھی وہ ہوائی کی طرح — اسیر

ہَوائی :- پستے اور بادام کے پتلے پتلے ورق۔ اُردو، مونث، رائج۔

رنگ غنچہ کا اڑا گل کی تعلّی چھوٹی
منھ پہ پستے کے ہوائی پہ ہوائی چھوٹی — محسن

قول فیصل :- پستے اور بادام کی مہین مہین ہوائیاں کاٹ کے شربت میں ڈالتے ہیں اور برفی پر چپکا دیتے ہیں۔ اس کا صرف زیادہ تر جمع کے ساتھ ہے۔ جیسے تھوڑے باداموں کی اور تھوڑے پستوں کی ہوائیاں کاٹ لو۔

ہَوائی :- ایک قسم کا تیر، جس میں بارود بھر کے اور آگ لگا کر ہوا میں پھینکتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَوائی :- آسمانی۔ ہوا سے نسبت رکھنے والا۔ بالائی فضا۔ (جدید لغات اردو)

قول فیصل :- اب عام طور سے ان معنی میں زبانوں پر نہیں ہے۔

ہَوائی اُڑنا :- منھ فق ہونا۔ چہرے کا رنگ متغیر ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اس کا صرف جمع ہی کے ساتھ منھ پر ہوائیاں اڑنا ہے۔

ہَوائیاں اُڑنا :- چہرے کا رنگ فق ہونا، منھ سفید پڑ جانا۔ اُردو محاورہ، عورتوں کی زبان

محل صَرف :- تمھارے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی ہیں۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل :- عورتیں عام طور سے منھ پر ہوائیاں اڑنا بولتی ہیں۔

ہَوائیاں چھوٹنا :- چہرے کا رنگ فق ہونا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان

جو شب کو بام پہ آیا وہ طفل آتش باز
چھٹی ہیں ماہ کے منھ پر ہوائیاں کیا کیا — لا اعلم

قول فیصل :- عورتیں عام طور سے منھ پر ہوائیاں چھوٹنا بولتی ہیں۔

ہَوائی آنکھ :- کنایہ ہے۔ ڈھیٹ اور گستاخ ہونے سے۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ہَوائی تیر :- وہ تیر جو ہوا کے رُخ چلا جائے اور جس کا کوئی نشانہ نہ ہو۔ اُردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

رخ اس کے گھر کی جانب کر کے میں تو آہ کرتا ہوں
اسے میں کیا کروں گر یہ ہوائی تیر ہو جائے
— شوق قدوائی

ہَوائی جَہاز :- طیارہ۔ وہ جہاز جو ہوا پر اڑے۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل :- اردو انسائیکلوپیڈیا مطبوعہ لاہور لکھتے ہیں کہ ہوائی جہاز (Aeroplane) فضا میں پرواز کرنے والی کل جو وزن میں اتنی مساوی الحجم ہوا سے بھاری ہوتی ہے ہوائی جہاز نہ صرف عام مسافروں اور سامان کی باربرداری اور نقل و حمل کے لیے بلکہ جنگی مقاصد کے لیے نہایت اہم ہے۔ یہ ہوا سے ہلکا نہیں ہوتا لیکن اس میں سامنے کی جانب لگے ہوئے قوی ہیکل پنکھوں کے ذریعہ ہوا کو ہٹانے کا انتظام کیا گیا ہے جس سے جہاز آسانی سے پرواز جاری رکھ سکتا ہے۔ اس کی نچلی سطح پر ہوا کا جو دباؤ ہوتا ہے وہ اسے اوپر ابھارے رکھتا ہے یہ دباؤ دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے ایک حصہ اسے ہوا کے رُخ کے ساتھ ساتھ آگے لے جانے میں مدد دیتا ہے اور دوسرا حصہ اسے اوپر کی طرف عمودی طور پر اٹھائے رکھتا ہے۔ ہوائی جہاز کے پنکھوں سے ہوا پیچھے کو دھکیلی جاتی ہے تو ردِّ عمل کے طور پر ہوائی جہاز آگے کو بڑھتا جاتا ہے۔ ہوائی جہاز بڑی تیز رفتار سواری ہے اب نہایت ہلکے اور تیز رفتار جیٹ طیارے عام فضائی سروس کمپنیاں استعمال کر رہی ہیں۔

بیسویں صدی کے آغاز میں بہت سے لوگ فضا میں ہوا سے بھاری مشینوں کو اڑانے کے تجربے کر رہے تھے لیکن سب سے

پہلے عملی طور پر کامیابی ولبر (Wilbur Wright) اور آرویل (Orville Wright) نامی دو بھائیوں کو ۱۹۰۳ء میں حاصل ہوئی انھوں نے کٹی ہاک (امریکا) میں پہلی ہوائی پرواز کا آغاز کیا ان کے بنائے ہوئے جہاز نے بارہ سیکنڈ میں ایک سو بیس فٹ کا فاصلہ طے کیا جب کہ تیز ہوا چل رہی تھی۔ ۱۹۰۹ء میں بلیرائٹ نے رود بار انگلستان کو مانو پلین (Mono plane) میں عبور کیا۔ جنگ عظیم ۱۸-۱۹۱۴ء کے دوران میں صنعت ہوائی سازی کو بہت فروغ حاصل ہوا۔

۱۴، ۱۵ جون ۱۹۱۹ء کو کیپٹن جان ایلکاک اور لفٹننٹ آرتھر ڈن براون نے دکرومی (Vickers Vimy) طیارے میں بحرالکاہل کو عبور کیا۔ اس طیارے میں ۳۵۰ ہارس پاور کے آر آر انجن نصب تھے۔ اسی سال ۲۵ راگست کو ایئر کرافٹ ٹرانسپورٹ اینڈ ٹریول لمیٹڈ نامی فضائی کمپنی نے لندن اور پیرس کے درمیان دنیا کے پہلے سول ایر روٹ (شہری فضائی راستہ) کا افتتاح کیا۔ ۲۰، ۲۱ رمئی ۱۹۲۷ء کو کیپٹن چارلس لنڈ برگ نے نیویارک سے پیرس تک پرٹ آف سینٹ لوئس نامی طیارہ میں تنہا پرواز کر کے بحرالکاہل کو عبور کیا۔

دوسری جنگ عظیم (۴۵-۱۹۳۹ء) کے دوران ہوائی جہاز جنگی مہم کا لازمی جزو بن گئے۔ امریکی جہاز سپر فورٹرس نے ۶ راگست ۱۹۴۵ء کو ہیروشیما (جاپان) پر دنیا کا پہلا ایٹم بم پھینکا اس جہاز کا وزن ساٹھ ٹن (مع سازوسامان) تھا اور اس میں ۲۰ ہزار پونڈ وزنی بم رکھے جا سکتے تھے اس میں اٹھارہ سلنڈر والے ۲۲۰۰ ہارس پاور کے چار انجن نصب تھے اور یہ ۴۱۰۰ میل دور تک حملہ آور ہو سکتا تھا۔ جنگ عظیم دوم کے دوران جیٹ طیارے کی تیاری کے بعد طیارہ سازی کی صنعت میں انقلاب برپا ہوا۔ اور اب آواز کی رفتار سے بھی تیز پرواز کرنے والے طیارے ایجاد ہو چکے ہیں۔

ہَوائی چُھٹنا:- رنگ فق ہونا۔ بے حواس ہونا۔ چہرہ متغیر ہو جانا۔ اُردو محاورہ۔ قلیل الاستعمال۔

سانس سب کی دھوئیں سے گھٹنے لگی
رُخ مہ پر ہوائی چھٹنے لگی — تلق

دیکھے انسان جھلک اس کی چکا چوند میں آئے
چھلکے مہتاب سے چہرہ پہ ہوائی چھٹ جائے — امانت

قول فیصل:- اب عام طور سے عورتیں ہوائیاں چھٹنا یا چھوٹنا بولتی ہیں۔

ہَوائی چُھوڑنا:- (متعدی) ایک قسم کی آتش بازی چھوڑنا۔ اُردو صرف، رائج۔

ساتھ غیروں کے ہوائی چھوڑتے ہیں بل بے وہ
ہم بھی جل کے داغ دیں گے نالہ کا چھٹکا کبھی — شعور

ہَوائی خبر:- بازاری گپ، افواہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- عام طور سے مستعمل نہیں۔

ہَوائی دیدہ:- شوخ چشم، بے مروت، بے دید (کنایۃً) ڈھیٹ۔ گستاخ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

پھوٹ جائے یہ کہیں تیرا ہوائی دیدہ
آفتابے کو مرے ہاتھ سے لے ری باندی — رنگین

محل صرف:- دگانا اپنی بہن سے پوچھو۔ یہ کیا بات ہے۔ سچ ہے یا جھوٹ۔
نازو۔ دگانا تمھارا ہوائی دیدہ ہے۔ (سیر کہسار)

ہَوائی قلعے بنانا:- ایسے منصوبے باندھنا ایسی تدبیریں سوچنا جو ناقابل عمل ہوں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:- بہت کمی کے ساتھ عورتیں بولتی ہیں۔

ہَوائیں اُڑانا:- کبوتروں کی ٹکڑی کا اڑ کر واپس آنا۔ کبوتروں کو ٹکھی دے کے اور ٹھاٹھر پر روک کے اُڑانا۔ اردو صرف، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف:- کبوتروں کو دانہ دیتے تھے۔ ایک دو ہوائیں اڑاتے تھے۔ (امراؤ جان ادا)

ہَوائی ہونا:- اڑ جانا رنگ کا۔ اردو محاورہ، متروک۔

ع- ہیبت سے ہوائی ہوئی مہتاب کی رنگت — بحر

ہَوائے تُند:- بہت تیز ہوا۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج

بجھا دے لے ہوائے تند مرقد کے چراغوں کو
سیہ بختی میں یہ اک بدنما دھبا لگاتے ہیں — آسی الدنی

ہَوائے گرم:- گرم ہوا۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج

آکے ہوائے گرم پڑی منھ پہ ایک بار
میں چونک اٹھا جو غش سے تو دیکھا جمال یار — تعشق

ہو آنا:- جا کر واپس آنا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:- جب تم وہاں ہو آؤ گے تو پیسے دیں گے۔

ہُو بَہُو:- من وعن، بالکل ویسا ہی۔ بعینہٖ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

تڑپ رہی ہے جو ابر سیاہ میں بجلی
فراق میں یہی نقشہ تھا ہو بہو میرا — مظفر مظفر پوری

ہو بیٹھنا:- ۱ ہو جانا، بن جانا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

(فقرہ) چار کتابیں پڑھ کر فاضل ہو بیٹھے۔
لکھنؤ میں اس جگہ بن بیٹھنا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- بن بیٹھنا عورتوں کی زبان ہے۔

ہُو بیٹھنا:- ۲ رُخ بدل دینا۔ منھ پھیر لینا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان

محل صرف:- جب دلی سے چلے تو ساری گاڑی کا کرایہ بھی پاس نہ تھا۔ ناچار ایک شخص کے ساتھ شریک ہو گئے اور دلی کو خدا حافظ کہا۔ وہ تھوڑی دور آگے چل کر اس شخص نے کچھ بات کی یہ اس کی طرف سے منھ پھیر کر ہو بیٹھے۔ (آب حیات)

قول فیصل:- کمی کے ساتھ لکھنؤ کی عورتیں بھی بول دیتی ہیں۔

ہو بیٹھنا:- ۳ کپڑوں سے ہو جانا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ہو بیٹھنا:- ۴ کسی شخص کے ساتھ نکاح کر لینا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

ہُو پَڑنا:- (کنایۃً) الجھ پڑنا۔ دفعتہً تکرار ہو جانا۔ اُردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

ع- انھیں باتوں پہ مجھ سے ہو پڑی ہے — داغ

ہُوت :۔ ۱؎ (بضم اوّل وواو مجہول) مقدور۔ پونجی۔ فراغبالی ثروت۔ حیثیت۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُوت :۔ ۲؎ (بضم اوّل وواو مجہول) موجودگی۔ ہوتے ہوئے اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

محلِ صَرف :۔ بچی اماں جس وقت تک خالو ابا زندہ ہیں ان کی ہوت میں آپ کی جائداد کوئی لے نہیں سکتا۔

قولِ فیصل :۔ اس محل پر ہوتے ہوئے بھی بولتی ہیں۔

ہُوت :۔ ۳؎ پکارنے کا کلمہ۔ جب کسی برابر والے یا اپنے سے چھوٹے کو پکارتے ہیں تو یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔ اردو، بازاری زبان۔

قولِ فیصل :۔ ہُوت کی جگہ ہُو بھی زبانوں پر ہے۔

ہُوتا :۔ یہ امکان میں نہیں تھا۔ نہیں ہوسکتا تھا کی جگہ۔ اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہاتھ رکھے میں اٹھا زخم گلو پر دمِ حشر
مجھ سے ہوتا کہ میں جلاد کو رسوا کرتا — امیر

ہُوتا چلا آیا ہے :۔ زمانۂ قدیم سے ایسا ہوا ہے۔ ایسا ہوتا آیا ہے۔ اردو، عوام کی زبان۔

ہوتا چلا آیا ہے زمانہ تہ و بالا
اعلیٰ کو بگاڑا کبھی ادنیٰ کو بگاڑا — رشک

قولِ فیصل :۔ اسی محل پر ہوتا آیا ہے بھی بول دیتے ہیں۔ تانیث کے ساتھ ہوتی آئی ہے بھی بولتے ہیں

ع۔ ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو بُرا کہتے ہیں۔ — غالب

ہُوتا رہے گا :۔ تو ہی ایسا ہوگا۔ تجھ پر وبال پڑے گا۔ اردو، متروک۔

تو یوں گالیاں غیر کو شوق سے دے
ہمیں کچھ کہے گا تو ہوتا رہے گا — میر

ہُوتا سُوتا :۔ موا جیتا، رشتے ناتے کا، زندہ و مردہ یگانہ و بیگانہ، دلی خنگر، حمایتی، عزیز و اقارب، خویش و اقربا، خویش و

یگانہ ــــــــ اس کے بعد مؤلف لغات النساء نے لکھا ہے اس جگہ لفظ سوتا تابع مہمل ہے مگر بعض موقعوں سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ سوتا سے مراد 'مردہ' اور 'ہوتا' سے مراد زندہ ہے۔ اس کے بعد مؤلف موصوف نے مثال دی ہے "اپنے ہوتے جیتوں، ہوتے سوتوں کو گالیاں دو میرے منھ نہ لگو۔"

قولِ فیصل :۔ عام طور سے اس کا استعمال جمع کے ساتھ ہے جیسے تم اپنے ہوتے سوتوں کی خبر لو جیسا کروگی ویسا پاؤگی۔

ہُوت جُوت والا :۔ صاحب ثروت۔ صاحب مقدور۔ بیگمات کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں کہ یہ دہلی کی زبان ہے البتہ لفظ بیگمات سے دہلی کی طرف ذہن جاتا ہے۔

مؤلف لغات النساء نے بھی ہُوت جُوت والا کے یہی معنی لکھے ہیں اور مندرجہ ذیل دو مثالیں بھی پیش کی ہیں۔

۱؎ مہرافروز اگلے وقتوں کے ایک بڑے گھرانے کی ہوت جوت والی، دل کی نرم ہاتھ کی فیاض، کھُلٹ، سادہ دل، ہنس مکھ، خلق ملنسار بیوی تھی۔ اللہ رکھو ہوت جوت والی اور پھر ایسی محتاج۔" لیکن لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ہُوت کی جُوت ہے :۔ ساری رونق روپے کی ہے۔ اردو، مثل، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُوت والا :۔ دولت مند۔ مالدار۔ غنی۔ مونث کے لیے ہوت والی۔ صفت۔ مذکر۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ یہ دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُوتی آئی ہے :۔ رسم قدیم ہے۔ پہلے سے ایسا ہوتا رہا ہے یہ پرانا دستور ہے۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

کی وفا ہم سے تو غیر اس کو جفا کہتے ہیں
ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو بُرا کہتے ہیں — غالب

قولِ فیصل :۔ تذکیر کے لیے ہوتا آیا ہے کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

ہُوتے :۔ موجودگی میں۔ زندگی میں۔ سامنے۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

ہمارے دل کے ہوتے طورِ سینا کو جلانا تھا
تری برقِ تجلی نے کسے پھونکا کہاں پھونکا — داغ

ہُوتے سَاتے :۔ ایک کلمہ ہے کہ کسی چیز کے موجود ہونے پر اس کا اطلاق کرتے ہیں۔ اردو، عورتوں کی زبان، متروک۔

صورت سے ہم آئینہ کی ظاہر فخر نہیں کرتے
ہوتے ساتے روٹی پانی اس نے منھ سے لگائی خاک — نیر

محلِ صَرف :۔ ایسی مہ پارہ کے ہوتے ساتے پھر کبھی ایسی ویسی پر نظر ڈالوں کیا مجال۔ (فسانۂ آزاد)

ہُوتے سُوتے :۔ خویش و اقارب جو زندہ ہوں یا مر گئے ہوں اردو، عورتوں کی زبان۔

ہوتے سوتوں سے اپنے کیجیے پیار
چل چخے، ہو تجھے خدا کی مار — شوق

محلِ صَرف :۔ اس نے کہا کتوں پاس تو آپ جاتی تیرے ہوتے سوتے جاتے۔ (طلسم ہوشربا)

ہُوتے ہُواتے ہیں :۔ ہوا کرتے ہیں۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

محلِ صَرف :۔ غرض مدتوں سے غیر مذہب کے لوگ عیسائی ہوتے ہواتے نہیں۔ (ابن الوقت)

ہُوتے ہُوتے :۔ رفتہ رفتہ۔ آہستہ آہستہ۔ اردو صرف، رائج۔

ہُوتے ہُوتے رَہ جانا :۔ لڑائی ہوتے ہوتے رہ جانا۔ اس میں لڑائی محذوف ہے۔ اردو محاورہ، رائج۔

ع۔ ایک بوسے پر لڑائی ہوتے ہوتے رہ گئی۔ — لا اعلم

ہُوتے ہُوئے :۔ موجودگی میں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیرا وعدہ رزق پہونچانے کا ہے پہونچائے گا
میں ترے ہوتے ہوئے کیوں غیر کا در دیکھتا — شوکت بگرامی

ہُوتے ہی :۔ پیدا ہوتے ہی۔ اردو، عورتوں کی زبان

دے نہ دشمن کو خدا اولاد بیٹا بدنصیب
ہوتے ہی مر جائے ہو تجھ سا جو پیدا بدنصیب — جان صاحب

ہوتے ہی نہ موا جو کفن بھوڑا لگتا :۔ ایسے شخص کی نسبت

بولتے ہیں جس سے سخت نفرت ہو۔ یعنی ایسا شخص پیدا ہی نہ ہوتا تو بہتر تھا کہ زیادہ کفن بھی نہ دینا پڑتا۔ (مقولہ) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہوتے ہی ہوتے ہوگا:۔ آہستہ آہستہ ہوگا۔ بتدریج ہوگا۔ رفتہ رفتہ ہوگا۔ اُردو صرف، رائج۔

محل صرف:۔ تم بیکار ہتھیلی پر سرسوں جمار ہے ہو کام ہوتے ہی ہوتے ہوگا جلد بازی سے کیا فائدہ۔

ہوٹل:۔ (بضم اوّل وواو مجہول و فتح سوم) کھانے یا چائے یا کافی وغیرہ کی دکان۔ اُردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ حضرت نے وحشت میں آنکر ہوٹل کی ایک میز کا کپڑا اوڑھ لیا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ ہوٹل میں چائے کھانے پینے اور ٹھہرنے کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی مسافر خانے کے لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔

ہوٹل بازی:۔ ہوٹل میں کھانا کھانا۔ گھر میں کھانا کھانے کا عکس۔ اُردو صرف، رائج۔

محل صرف:۔ انھیں کچھ ایسی ہوٹل بازی کی عادت پڑ گئی ہے کہ اب انھیں گھر کا کھانا پسند نہیں آتا۔

ہوٹنگ:۔ (بضم اوّل وواو معروف و کسر سوم) شرمندگی، خجالت۔ رسوائی۔ ذلت۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

محل صرف:۔ کل کے مشاعرے میں کوئی مزہ نہیں آیا۔ سوائے شاعروں کی ہوٹنگ کرنے کے کسی نے بھی کلام نہیں سُنا۔

قول فیصل:۔ اس کا صرف کرنا، اور ہونا کے ساتھ ہے۔

ہو جانا:۔[۱] آکر چلا جانا۔ مل جانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال

اے قیامت نہ آئیو جب تک
وہ مری گور پر نہ ہو جائے مومنؔ

ہو جانا:۔[۲] لڑائی ہو جانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال

محل صرف:۔ اُدھر بت جانا بڑی زبردست ہو گئی ہے ممکن ہے کہ تھوڑی دیر میں کرفیو بھی لگ جائے۔

قول فیصل:۔ زیادہ تر لڑائی کے ساتھ بولتے ہیں۔

ہو جانا:۔[۳] لاحق ہو جانا۔ کسی منزل پر پہونچ جانا۔ اُردو صرف، رائج۔

محل صرف:۔ تم اپنے لڑکے کو پڑھوائے جاؤ خدا نے چاہا تو کچھ دنوں میں کچھ ہو جائے گا۔

ہو جانا:۔[۴] بن جانا۔

آگر شب فراق مری موت ہو گئی داغؔ
روز وصال جاکے گیا وقت ہو گیا (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہو جانا:۔[۵] ختم ہو جانا۔ تمام ہو جانا۔ کسی کام یا کسی چیز کا۔ اُردو صرف، رائج۔

محل صرف:۔ آج مہینہ ہو گیا۔ تنخواہ کب ملے گی۔

قول فیصل:۔ تنہا نہیں بولتے جلسہ ہو گیا، مہینہ ہو گیا۔ کام ہو گیا، وغیرہ کی صورتوں سے بولتے ہیں۔

ہو جانا:۔[۶] بھوت پریت کا اثر ہو جانا (کچھ کے ساتھ)

(فقرہ) اسے تو کل سے کچھ ہو گیا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہو جانا:۔[۷] جھڑ جانا۔ (کنایتہً) اِنزال ہو جانا۔ اُردو۔ بازاری زبان۔

نوچ کر داؤں میں ایسے سے کبھی
ٹانگ لیتے ہی نگوڑا ہو گیا جانصاحب

ہو جانا:۔[۸] صرف میں آجانا۔ خرچ ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صرف اور خرچ کے ساتھ ہے تنہا ہو جانا نہیں بولتے۔

ہو جانا:۔[۹] طلوع ہونا نئے چاند کا۔

فقرہ:۔ آج چاند ہو گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ تنہا نہیں بولتے چاند ہو گیا یا بقول عورتوں کے اوپر دالا ہو گیا بولتے ہیں۔

ہو جانا:۔[۱۰] مرجانا۔ اُردو، دہلی کی زبان

ع۔ بولے وہ ہاتھ مار کے زانو پہ ہو گیا۔ داغؔ

ہو جانا:۔[۱۱] اگر رجانا۔ باقی نہ رہنا۔ اُردو صرف، رائج۔

خود فروشی شوق سے کر سرفروشوں کے حضور
عہد اب تیرا ہے یوسف کا زمانہ ہو گیا ناسخؔ

ہو جانا:۔[۱۲] اولادت ہونا۔ پیدائش ہونا۔ لڑکے یا لڑکی کا پیدا ہو جانا۔ اُردو صرف، رائج۔

ہو جیو:۔ خدا کرے کہ ہو جائے۔ اُردو، متروک۔

جب گھر میں جاکے ہو جیو بیٹی سے ہمکنار
دے دیجیو اُسے یہ غریبوں کی یادگار میر عشقؔ

ہو چکنا:۔[۱] ختم ہو جانا، تمام ہو جانا۔ اُردو صرف، رائج۔

ہے ہمارے بعد بھی ان کا عتاب
مر کے یہ سمجھے تھے ہم بس ہو چکا داغؔ

برپا بھی ہوئی ہو بھی چکی یار قیامت
وعدے کے وفا کرنے کا ہنگام نہ آیا جلالؔ

ہو چکنا:۔[۲] خرچ ہو جانا۔ صرف ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہو چکنا:۔[۳] مرجانا، دم نکل جانا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان

کل جو اک داغ حزیں مشہور تھا
آج وہ بیمار غم بس ہو چکا داغؔ

محل صرف:۔ ماما نے البتہ یونانی سب طرح کی دوائیں ٹھکوسیں مگر اس کی عمر ہو چکی تھی۔ (توبۃ النصوح)

ہو چکنا:۔[۴] خاتمہ ہو جانا، باقی نہ رہنا۔ اُردو صرف، قریب بہ متروک۔

قرآن اٹھاتے ہیں طمع زر کے واسطے
دین دار گر یہی ہیں تو اسلام ہو چکا رندؔ

ہو چلنا:۔ ہونے لگنا۔ اُردو صرف، رائج۔

کھول دے اب دست و پائے برہمن کی دھجیاں
غش سے اس کو ہو چلا ہے کچھ افاقہ اے صنم غافلؔ

ہوحق:۔ نعرۂ مستانہ جو وجد حال یا سرور کی حالت میں کریں عربی الفاظ، اُردو صرف، رائج۔

محل صرف:- کسی اہل دل کو حال آیا۔ کوئی آنکھوں میں آنسو بھرلایا ہوحق کا نعرہ بلند ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دیوانوں کی ہوحق میں یہ تاثیر ہے دیکھو
جنگل میں بگولوں نے کیا صوفیوں کا رقص — بحر

قول فیصل:- ہو۔ خدا۔ حق۔ اس کے وجود کا قائل ہونا۔

ہُوحق:- شور وغوغا۔ اردو، رائج۔

مدۃ العمر ہے اک چشم زدن کا وقفہ
کرلیں ہوحق یہ خرابات نشیں تھوڑی سی — آتش

شرابیوں کو بھلا عرزید سے مطلب
ہماری بزم میں ہوحق سے قیل وقال نہیں — صبا

قول فیصل:- حال قال والوں کی بزم سے لیا گیا ہے۔ چوں کہ بزم میں عرس کے موقع پر جب سجادہ نشین بیٹھتے ہیں اور قوال گانا شروع کرتا ہے اور بہت زور میں گانے لگتا ہے اور ساز بجنے لگتے ہیں جو سجادہ نشین کے دونوں جانب بزرگ بیٹھتے ہیں جن کی بہت بڑی داڑھیاں اور ہرے ہرے کرتے شلواریں یا پاجامے پہنے ہوئے زلفیں بڑھی ہوئی ان کو جوش آنے لگتا ہے ایک طرف والے کہتے ہیں اللہ ہو اور دوسری طرف والے ہجوم کے کہتے ہیں حق ہے انتہائی جوش میں دونوں اٹھ کے لپٹ جاتے ہیں اور ہوحق کی آوازیں بہت تیزی سے بلند ہونے لگتی ہیں اسی کو حال آنا بھی کہتے ہیں۔

ہُوحق کرنا:- وجد وحال کی حالت میں نعرۂ مستانہ بلند کرنا اردو صرف، عوام کی زبان۔

شیخ ہوحق کر رہا ہے رات دن مستوں کے ساتھ
آج کل ہے میکدہ اللہ کے گھر کا جواب — داغ

ہُوحق ہوجانا:- فنا ہوجانا۔ نیست ونابود ہوجانا۔ بالکل ویران ہوجانا۔ نام ونشان باقی نہ رہنا۔ مٹ جانا۔ خدا کے سوا کچھ باقی نہ رہنا۔ فنافی اللہ ہوجانا۔

لوح وقلم وعرش بریں ثابت ومطلق — نظیر
سب ٹھاٹھ یہ اک آن میں ہوجائے گا ہوحق (لقاء النساء و نور اللغات)

قول فیصل:- یہی معنی صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی تحریر کیے ہیں۔ بہرحال اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُوحق ہونا:- شور وغل ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

اب کہاں وہ اینڈ ناستوں کا وہ ہوحق کہاں
ساقیا موقوف جب سے مے کا پینا ہوگیا — رند

ہودؑ:- ایک پیغمبر کا نام جو قوم عاد کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے تھے۔ عربی، رائج۔

قول فیصل:- ابن بابویہ و قطب راوندی نے لکھا ہے کہ جناب ہود علیہ السلام بن عبداللہ بن رباح بن جلوس بن عاد بن آدم بن سام بن نوح علیہ السلام ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ جناب ہودؑ کا نام عابر تھا آپ پسر شالخ پسر ارفخشد پسر سام پسر نوح علیہ السلام ہیں۔ ابن بابویہ نے لکھا ہے کہ جناب ہودؑ کو ہود اس لیے کہتے تھے کہ آپ نے اپنی تمام قوم میں سے اس امر کی ہدایت پائی جس سے وہ لوگ گمراہ تھے۔ اور بسند معتبر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام منقول ہے کہ جب حضرت نوحؑ کی وفات کا وقت آیا تو آپ نے اپنے دوستوں اور اطاعت گزاروں کو طلب فرمایا اور ان سے کہا کہ "تم لوگ آگاہ ہو کہ میرے بعد غیبت کا زمانہ آئے گا اور اس غیبت کے دور میں پیشوایان باطل اور شاہان ظالم وجابر غالب آجائیں گے۔ پھر حق سبحانہ تعالیٰ قائم آل نوحؑ کے سبب جس کا نام ہودؑ ہے، تم سے اس ظلم وجور کو دفع کرے گا۔ ہودؑ سے ہیبت نیکو اور پسندیدہ اخلاق اور وقار حلم ظاہر ہوں گے، وہ صورت وسیرت واخلاق میں میرا شبیہ ہوگا۔ جب وہ ظاہر ہوگا اس وقت خدا تمھارے دشمنوں کو ہلاک کرے گا۔"

یہ لوگ ہمیشہ حضرت ہودؑ کے انتظار میں رہے یہاں تک کہ مدت دراز منقضی ہوگئی اور اکثر لوگوں پر قساوت غالب آئی اور خدا نے جناب ہودؑ کو اس وقت ظاہر کیا جب کہ ان کے ظہور کی ناامیدی ہوگئی تھی اور ان کی بلا بھی سخت وشدید ہوئی تھی پھر خدا نے ان کے دشمنوں کو باد عقیم سے ہلاک کیا جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

ابن بابویہ اور قطب راوندی نے وہب سے روایت کی ہے کہ جب جناب ہودؑ کی عمر چالیس برس کی ہوئی تو حق تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی کہ اپنی قوم کی طرف جاکر میری عبادت اور یگانہ پرستی کی ان لوگوں کو دعوت دو اور ان کی ہدایت کرو۔ اگر وہ لوگ تمھارا کہنا قبول کرلیں گے تو ہم ان کی قوت میں اضافہ اور اموال میں افزائش کریں گے۔

ایک دن وہ سب ایک جگہ جمع تھے ناگاہ جناب ہودؑ ان کے پاس آئے اور فرمایا اے میری قوم والو اس خدائے بزرگ و برتر کی عبادت کرو جس نے تم سب کو پیدا کیا ہے۔ اس کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں۔ ان لوگوں نے کہا "اے ہودؑ تم ہمارے نزدیک ثقہ، معتمد اور امین تھے۔ جناب ہودؑ نے کہا "میں تمھاری طرف خدا کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ تم لوگ بتوں کی پرستش چھوڑو۔ جب ان لوگوں نے جناب ہودؑ کا یہ کلام سنا تو سب کے سب غضبناک ہوکر آپ کی طرف جھپٹے اور آپ کا گلا گھونٹنے لگے جب وہ ہلاکت کے قریب پہونچ گئے تو چھوڑ دیا۔ جناب ہودؑ ایک شبانہ روز بے ہوش پڑے رہے جب ہوش آیا تو عرض کی پالنے والے تونے جو حکم دیا تھا میں اس کو بجا لایا مگر تونے دیکھا کہ اس قوم نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا" اس وقت جبرئیلؑ امین نازل ہوئے اور کہا "حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ہودؑ آزردہ ورنجیدہ نہ ہو اور اپنی قوم کی دعوت وہدایت میں سستی نہ کرو۔ خدا تم سے وعدہ کرتا ہے کہ تمھارا خوف تمھاری قوم والوں پر ایسا غالب کردے گا کہ پھر وہ تمھاری ایذارسانی پر قادر نہ ہوسکیں گے۔

جناب ہودؑ پھر اپنی قوم کے پاس گئے اور ان لوگوں سے کہا "تم نے زمین پر بہت جبر وسرکشی کی اور بے انتہا فتنہ وفساد برپا کیا" ان لوگوں نے کہا "اے ہودؑ یہ کلام ترک کرو ورنہ اس بار تمھیں اتنی سخت ایذا دیں گے کہ تم اس سے پہلی والی اذیتوں کو بھول جاؤ گے"۔ جناب ہودؑ نے کہا کہ تم لوگ اپنی ان حرکتوں سے باز آجاؤ اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع

کرکے توبہ و استغفار کرو۔ جناب ہودؑ کے اس کلام سے ان لوگوں کے دلوں پر ایک ہیبت طاری ہوگئی اور ان کو یقین ہوگیا کہ ہم لوگ حضرت ہودؑ کے مارنے اور آزار پہونچانے پر اب قادر نہ ہوسکیں گے مگر پھر بھی حضرت کے آزار پہونچانے کے لیے جمع ہوئے۔ اس وقت جناب ہود نے ایسا نعرہ مارا کہ اس کی دہشت سے وہ سب کے سب منھ کے بل زمین پر گر پڑے۔ پھر جناب ہودؑ نے کہا "اے میری قوم کے لوگو! تم بھی قوم نوحؑ کی طرح طویل مدت تک اپنے کفر پر اڑے رہے اور اب تم لوگ اس بات کے سزاوار ہو کہ میں تم پر اسی طرح نفرین کروں جس صورت سے جناب نوحؑ نے اپنی قوم پر نفرین کی تھی۔ ان لوگوں نے کہا اے ہودؑ! قوم نوح کے معبود ضعیف و ناتواں تھے لیکن ہمارے معبود نہایت قوی اور تنومند ہیں اور ہمارے قد و قامت کو تم دیکھ ہی رہے ہو کہ کس قدر طویل و عریض ہیں۔"

ان لوگوں کے قد ایک سو بیس گز لمبے اور ساٹھ گز چوڑے تھے۔ ان میں کبھی کبھی کوئی ایسا قوی تن اور زور آور بھی ہوتا تھا جو اپنے ہاتھوں سے چھوٹے پہاڑ کو زمین سے اکھاڑ لیتا تھا۔

جناب ہودؑ سات سو ساٹھ سال تک اسی طرح ان لوگوں کو دعوت حق دینے میں مصروف و سرگرم رہے۔ جب خداوند تعالےٰ کو ان کی ہلاکت منظور ہوئی تو بیابان احقاف کے ریگ و سنگ ان کے گرد جمع کرکے ٹیلے بنا دیے۔ ہودؑ نے اپنی قوم سے کہا مجھے خوف ہے کہ یہ ٹیلے تمھارے لیے کہیں عذاب الٰہی نہ بن جائیں ان لوگوں نے جناب ہود کی تکذیب کرنا شروع کردی جس سے جناب ہود بہت غمگین و آزردہ خاطر رہنے لگے۔ ایک دن ان ریگ و سنگ کے ٹیلوں نے ہودؑ کو ندا دی کہ اے ہودؑ! ہم آپ کو خوش خبری دیتے ہیں کہ عاد یعنی تمھاری قوم ہمارے سبب زلزلہ دیکھے گی۔" یہ ندا سن کے ہودؑ نے اپنی قوم کو پکڑ لیا اور کہا تم سب ایمان لاؤ اور خدائے واحد و یکتا کی پرستش کرو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یہ ٹیلے تم پر عذاب خدا بن کے ٹوٹ پڑیں گے۔ لیکن اس ناہنجار قوم نے جناب ہودؑ کی ایک نہ سنی اور ان ٹیلوں کو وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ پھینکنے لگے۔ مگر وہ لوگ جب ان ٹیلوں کو اٹھا کے پھینکتے تھے تو وہ ٹیلے اور زیادہ ہوجاتے تھے پھر جناب ہودؑ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی بار الہا! تو خوب واقف ہے کہ میں نے ان لوگوں کو لاکھ لاکھ سمجھایا لیکن ان لوگوں میں کفر کی زیادتی ہی ہوتی گئی۔ وحی ہوئی کہ اے ہودؑ! میں ان کے اوپر پانی برسانا موقوف کیے دیتا ہوں۔ جناب ہودؑ کی یہ صدا پہاڑوں میں گونجی تمام وحوش طیور اور جانوران صحرا نے اس صدا کو سنا اور ہر جنس کے جانوروں نے جناب ہودؑ کے پاس آکر گریہ کیا اور عرض کی اے ہودؑ! کیا ہم بھی ان ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک کردیے جائیں گے۔ ہودؑ نے دعا کی۔ وحی ہوئی کہ اے ہودؑ! کہ ہم گناہگاروں کی وجہ سے بے گناہوں کو ہلاک نہیں کرتے۔

الغرض جب وہ قوم کسی صورت سے راہ راست پر نہ آئی تو سات برس تک ان کے لیے پانی نہیں برسا وہ لوگ قحط کے عذاب میں مبتلا ہوگئے۔ جناب ہودؑ خود بھی زراعت کرتے تھے اور خود ہی اپنی کھیتی کے لیے آب کشی کی محنت کرتے تھے۔ قحط کی تکلیف جب حد سے بڑھ گئی تو ایک گروہ جناب ہودؑ کو ڈھونڈھتا ہوا آپ کے دروازے پر آیا آواز دی تو ایک بڑھیا جس کے بال سفید تھے گھر سے نکلی۔ پوچھا تم لوگ کون ہو؟ ان لوگوں نے کہا ہم فلاں ملک سے آئے ہیں ہمارا ملک قحط و خشک سالی کے عذاب میں مبتلا ہے۔ جناب ہودؑ اگر ہمارے حق میں دعا کریں تو شاید خداوند عالم ہمارے حال زار پر رحم فرمائے۔ بڑھیا نے کہا اگر ہودؑ کی دعا مستجاب ہوتی تو اپنے واسطے دعا کرتے۔ خود ان کی زراعت بھی پانی نہ برسنے کی وجہ سے سوکھ گئی ہے۔ ان لوگوں نے پوچھا۔ ہودؑ اس وقت کہاں ملیں گے؟ کہا فلاں مقام پر ہیں۔ وہ سب اُن حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی پیغمبر خدا ہمارے شہر خشک سالی کے سبب تباہ و برباد ہوتے جارہے ہیں۔ آپ دعا کریں کہ خداوند عالم ہمارے لیے پانی برسائے۔ ہودؑ نے نماز پڑھ کے دعا کی اور ان لوگوں سے کہا اب تم لوگ اپنے اپنے شہروں کی طرف واپس جاؤ خدا نے تمھارے شہروں میں پانی برسایا اور تمھاری نعمت بھی فراوان ہوئی۔ چلتے وقت ان لوگوں نے عرض کیا اے پیغمبر خدا! ہم نے آپ کے یہاں ایک عجیب چیز دیکھی۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ "وہ کیا؟" انھوں نے کہا "ہم نے آپ کے گھر میں سفید بالوں والی ایک بوڑھی یک چشم عورت دیکھی۔ اس نے آپ کی نسبت ایسا ایسا کہا" آپ نے فرمایا "وہ میری زوجہ ہے۔ میں اپنے پلنے والے سے اس کی درازیٔ عمر کی دعا کرتا ہوں۔" ان لوگوں نے پوچھا "آپ اس کے حق میں یہ دعا کیوں کرتے ہیں؟" فرمایا اس لئے کہ خدا نے کسی مومن کو نہیں پیدا کیا مگر یہ کہ اس کا کوئی آزار پہونچانے والا دشمن نہ ہو۔ یہ عورت میری دشمن ہے مگر میں اس پر اختیار رکھتا ہوں اور اس کا دشمن ہونا اس شخص کے دشمن ہونے سے بہتر ہے جو مجھ پر اختیار رکھتا ہو۔"

جناب ہودؑ ہمیشہ اپنی قوم میں رہتے اور ان لوگوں کو خدا پرستی کی دعوت دیتے رہتے اور بتوں کی پرستش سے روکتے رہتے ان سے کہتے کہ اگر تم بت پرستی چھوڑ کے خدا کی عبادت کرنے لگوگے تو تمھارے شہر آباد ہوں گے اور تمھارے لئے پانی برسے گا مگر جب وہ لوگ کسی صورت سے ایمان نہ لائے تو خدا نے ان کی طرف ایک ایسی ہوا بھیجی جس میں حد سے زیادہ ٹھنڈک تھی وہ ہوا سات شب اور آٹھویں روز شام تک ان پر مسلّط رہی۔ بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے بادہائے عذاب اور بادہائے رحمت کو پیدا کیا ہے اور اگر اس کو منظور ہو تو وہ باد عذاب کو باد رحمت کردے مگر باد رحمت کو باد عذاب نہیں کرتا۔ اس لیے کہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ کوئی گروہ خدا کی اطاعت کرے اور وہ اطاعت ان پر وبال ہوجائے پھر فرمایا خدا نے قوم یونسؑ کے ساتھ ایسا ہی کیا یعنی جب وہ لوگ ایمان لے آئے تو خدا نے عذاب مقرر کرنے کے بعد ان پر رحمت نازل فرمائی جب کہ عذاب نے ان کو ہر طرف سے گھیر لیا تھا۔ وہ بادِ عقیم جو خدا نے قوم عاد کی طرف بھیجی تھی وہ باد عذاب تھی جو کسی

رحم کو حاملہ نہیں کرتی اور کسی گیاہ کو زمین سے نہیں اگنے دیتی اس کا مقام ساتویں زمین کے نیچے ہے وہ ہوا کبھی وہاں سے باہر نہیں نکلی مگر جس وقت قوم عاد پر عذاب نازل کرنا قدرت کو منظور ہوا تو اس ہوا کے خزینہ داروں کو حکم دیا کہ انگوٹھی کے حلقے کے برابر اس ہوا کو نکلنے دیں۔ مگر ہوا نے نافرمانی کی اور قوم عاد پر غضبناک ہونے کے سبب بقدر دماغ گاؤ نکل آئی۔ اس کے نگہبانوں نے خدا سے فریاد کی اور عرض کی خداوندا! اس ہوا نے ہم سے سرکشی کی۔ ہم ڈرتے ہیں کہ اس ہوا سے وہ لوگ بھی ہلاک نہ ہو جائیں جنھوں نے تیرا گناہ نہیں کیا۔ اس وقت حق تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو بھیجا جبرئیلؑ نے اپنے پروں سے اس کو روک کر پھر اس کو اس کے مقام پر پہونچا دیا اور کہا جس قدر تجھ کو حکم ہوا ہے اسی قدر باہر آ۔ وہ ہوا واپس گئی اور صرف اتنی ہی باہر رہی جتنا حکم ہوا تھا۔ پھر اس نے قوم عاد کو مع ان کے اموال کے تباہ و برباد کر دیا۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ معتصم عباسی نے شہر بطانیہ میں ایک کنواں کھودنے کا حکم دیا۔ کنواں کھدنا شروع ہوا اور تین قدآدم تک کھودنے کے بعد بھی اس میں پانی نہ نکلا۔ کنواں کھدنا موقوف ہوا۔ جب متوکل عباسی خلیفہ ہوا تو اس نے حکم دیا کہ جب تک کہ کنویں میں پانی نہ نکلے کھودتے جاؤ۔ پھر کنواں کھدنا شروع ہوا اور ہر ایک سو قدآدم پر ایک چرخی نصب کرتے جاتے تھے یہاں تک کہ اس میں ایک پتھر ظاہر ہوا جب اس پتھر کو نیچے سے توڑ گیا تو بہت سرد ہوا اس میں سے نکلی جو لوگ کنویں کے قریب تھے سب ہلاک ہو گئے۔ متوکل کو خبر ہوئی تو وہ اور تمام علما حیران ہوئے اور اس کی حقیقت معلوم نہ کر سکے ناچار متوکل نے حضرت امام علی النقی علیہ السلام کی خدمت میں عریضہ بھیجا اور اس کی حقیقت دریافت کی۔ حضرت نے جواب میں لکھا: "یہ احقاف کے شہر ہیں جو قوم عاد کے مسکن تھے اور خدا نے باد تند و سرد سے ان کو ہلاک کیا۔ اس قوم کے پیغمبر حضرت ہودؑ تھے۔ ان لوگوں کے شہر بہت آباد اور خیر و برکت سے بھرے ہوئے تھے۔ خدا نے سات برس تک ان کے لیے پانی نہیں برسایا۔ یہ لوگ مبتلائے قحط ہوے اور ان کے شہروں سے خیر و برکت جاتی رہی۔ حضرت ہود ہمیشہ ان کو سمجھاتے رہتے تھے کہ خدا کی درگاہ میں توبہ و استغفار کرو تاکہ خدا تمھارے لیے پانی برسائے اور تمھاری سابقہ قوت سے تم کو زیادہ عطا فرمائے تم خدا سے نافرمانی نہ کرو۔ لیکن ان لوگوں نے اپنی سرکشی اور نافرمانی نہ چھوڑی بلکہ پہلے سے بھی زیادہ ان کی سرکشی میں اضافہ ہو گیا۔ اس وقت جناب ہودؑ پر وحی ہوئی کہ ان کی طرف فلاں وقت وہ ہوا د باد عقیم آئے گی جو دردناک عذاب سے بھری ہوگی۔ جب وہ وقت آیا سبھوں نے دیکھا کہ ایک ابر ان کی طرف آ رہا ہے۔ یہ دیکھ کر نہایت خوش ہوئے اور کہا اس ابر سے ہمارے شہروں میں ضرور پانی برسے گا۔ ہودؑ نے فرمایا نہیں یہ عذاب ہے جس کے لئے تم تعجیل کرتے تھے اور اس کے طلب گار تھے۔ جناب رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ ہرگز ہوا بے اندازہ و پیمانہ کے باہر نہیں نکلی مگر قوم عاد کے زمانے میں ہوا نے اپنے نگہبانوں پر زیادتی کی اور سوئی کے ناکے کے بقدر باہر نکل کے قوم عاد کو ہلاک کیا۔

قوم عاد کے تیرہ قبیلے تھے اور حضرت ہودؑ ان کے درمیان صاحب حسب و نسب و شرافت و بزرگی تھی اور مال و ثروت بھی بہت رکھتے تھے اور تمام نبی آدم میں حضرت آدمؑ سے بہت مشابہ تھے۔ ان کا رنگ گندمی، بال گھنے اور چہرہ خوبصورت تھا دنیا میں حضرت یوسفؑ کے علاوہ کوئی شخص جناب ہودؑ سے زیادہ حضرت آدمؑ کی شبیہ نہ تھا۔ جناب ہودؑ تجارت کرتے تھے۔ آپ اپنی قوم کی ہلاکت کے بعد مکہ میں سکونت پذیر ہوئے اور وہیں رحلت فرمائی۔ مفسروں اور مورخوں میں اس باب میں اختلاف ہے کہ جناب ہودؑ کی قبر کہاں ہے۔ بعضوں کا قول ہے کہ حضر موت کے کسی غار میں ہے۔ اور ارباب تاریخ نے حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ حضر موت میں سرخ ٹیلے پر واقع ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ مکے میں حجر اسمٰعیلؑ میں مدفون ہیں اور دوسری روایت معتبر میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ بعد ضربت حضرت امام حسنؑ سے فرمایا کہ مجھ کو نجف میں میرے دو بھائیوں ہودؑ و صالحؑ کی قبروں کے درمیان دفن کرنا اور دوسری روایت میں حضرت امام حسنؑ سے منقول ہے کہ وہ جناب فرماتے تھے کہ میرے پدر بزرگوار حضرت امیر المومنینؑ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ کو میرے بھائی ہودؑ کی قبر میں دفن کرنا۔ ممکن ہے پہلی حدیث میں وہ مقام بیان ہوا ہو جہاں پہلے حضرت ہودؑ دفن ہوئے ہوں اور بعد اس کے جسد آدمؑ کی طرف نجف اشرف میں لے گئے ہوں۔

بسند موثق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب ہوا چلتی ہے اور سفید و سیاہ و زرد گرد و غبار اس کے ساتھ آتا ہے یہ سب قوم عاد کے استخوانہائے بوسیدہ اور ان کی عمارتیں ہیں جو ریزہ ریزہ ہو گئی ہیں۔

(ماخوذ از ترجمہ حیات القلوب)

ہَوْدَج :- (بالفتح و فتح سوم) عماری۔ اونٹ کا کجاوہ۔ محمل عربی، مذکر، رائج۔

حاضر ہے بھائی ڈیوڑھی سے ہودج ملانے کو
اکبر کھڑے ہیں آپ کا نعلین اٹھانے کو — مرزا دبیر

ہَوْدَہ :- (ہودج سے بگڑ کر بنا ہے) ایک قسم کی عماری جو ہاتھی کی پیٹھ پر بیٹھنے کے واسطے رکھتے ہیں۔ اُردو، مذکر، رائج۔

محل عمّرف :- آزاد۔ ہاتھی مع ہودا غائب۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- ایرانی اس کو حوضہ کہتے ہیں کیوں کہ اس کی شکل حوض کے مانند ہوتی ہے۔

ہَوْدَہ ہو جانا :- انتہائی غربت کا آ جانا، پریشان حال ہو جانا۔ اُردو صرف، بازاری زبان۔

ہُور رہنا :- کہیں رہ پڑنا۔ گھر بنا لینا۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

وہ دل میں تک کے نکلتے نہیں کبھی دل سے
وہیں کے ہو رہے دم بھر جہاں قیام کیا — جلیلؔ

ہُور رہنا :- یکسوئی اختیار کر لینا، وفادار ہو جانا۔ کسی ایک کا

ساتھ دینا۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہُو رہیں ہم تو اے صنم تیرے
تو ہمارا خدا کی شان نہ ہوا — امیرؔ

ع یا کسی کو کر رکھو یا کسی کے ہو رہو — لاعلم

ہُو رہنا:۔ کسی کام کا رفتہ رفتہ ہو جانا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

رات دن گردش میں ہیں ہفت آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا — غالبؔ

ہُو رہنا:۔ کسی قابل ہو جانا۔ کچھ حاصل کر لینا۔

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُو رہنا:۔ آناً فاناً کسی محفوظ مقام پر پہنچ جانا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ آخر کو معلوم ہوا کہ وہ تھوڑے ہی سے آدمی تھے۔ گھٹا چھاتے ہی قلعے میں ہو رہے۔

(فسانۂ آزاد)

ہوسؔ:۔ اردو کے مستند مشہور صاحبِ دیوان شاعر کا نام۔

قول فیصل:۔ ہوسؔ لکھنوی کا شمار انیسویں صدی کے نصفِ اوّل کے باکمال شعرا میں ہوتا ہے۔ انھوں نے نہ صرف میرؔ، میر حسنؔ اور مصحفیؔ کی شعری روایات کو برقرار رکھا، بلکہ اپنے ذہنِ رسا اور مینا کارِ فکر کی مدد سے غزل، قصیدہ، مثنوی اور دیگر اصنافِ سخن کو وسعت و بلندی بھی عطا کی جس کی وجہ سے آیندہ کے لیے نئے تجربات اور نئے امکانات کی زمین ہموار اور زرخیز ہو گئی۔

ان کا نام مرزا محمد تقی خاں اور تخلص ہوسؔ ہے وہ افتخار الدّولہ نواب مرزا علی خاں بہادر دلاور جنگ کے بیٹے اور محمد شاہ بادشاہ کے دیوان خالصہ مؤتمن الدّولہ محمد اسحاق خاں شوستری کے پوتے تھے۔ اس طرح ہوسؔ نواب آصف الدّولہ بہادر کے حقیقی ماموں زاد بھائی ہوتے ہیں۔ سلسلۂ نسب حضرت علیؑ کے سپہ سالار مالکِ اشتر علیہ الرحمہ پر منتہی ہوتا ہے۔

مصحفیؔ نے ہوسؔ کا ذکر تذکرہ ہندی گویان (۱۲۰۹ھ - ۱۷۹۴ء) کے بجائے اپنے دوسرے تذکرے ریاض الفصحا میں کیا ہے اور ان کی عمر چالیس سال سے متجاوز بتائی ہے۔ بعض قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ صاحبِ تذکرہ نے ان کا حال آغاز تذکرہ یعنی (۱۲۲۱ھ/۱۸۰۶ء) میں لکھا ہوگا۔ اس حساب سے ہوس کی پیدائش ۱۱۸۰ھ/۱۷۶۶ء کے لگ بھگ فیض آباد میں ہونا چاہیے۔

ہوسؔ آغازِ جوانی ہی سے شعر و سخن کی طرف مائل تھے اور میر حسنؔ (متوفّٰی محرم ۱۲۰۱ھ اکتوبر ۱۷۸۶ء) سے اپنے کلام پر اصلاح لیتے تھے ۱۲۱۷ھ/۱۸۰۲ء میں وہ مصحفیؔ کے شاگرد ہوئے۔

"تذکروں میں ہوسؔ کو نہایت ذی علم لکھا گیا ہے اور ان کے اخلاق و عادات کی تعریف کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں سعادت خاں ناصرؔ نے یہ بھی بتایا ہے کہ میر حسن، عیشؔ اور مصحفیؔ انھیں کی سرکار میں ملازم تھے۔ ناصرؔ کا بیان یہ ہے:۔

"شاعرِ مسیحا نفس نواب مرزا محمد تقی خاں تخلص ہوسؔ، خلفُ الصّدق مرزا علی خاں، زیورِ فضل و کمال سے آراستہ اور پیراستہ۔ حسب اور نسب ان کا محتاج شرح و بیان کا نہیں۔ چند شاعر ہمیشہ اس سرکار میں مثل میر حسنؔ و طالب علی خاں عیشؔ و میاں مصحفیؔ نوکر رہے۔ قصّہ کوتاہ مثنوی لیلیٰ و مجنوں اور دیوان مع قصائد اس امیر نامدار کی یادگار ہے۔"

(تذکرۂ خوش معرکۂ زیبا)

ہوسؔ کو مشاعرے کرنے کا بھی شوق تھا جن میں اس زمانے کے ممتاز شعرا شریک ہوتے تھے مصحفیؔ نے ہمدمؔ کے ذکر میں ہوسؔ کے یہاں منعقد مشاعرے کی دھوم دھام کا تذکرہ کیا ہے۔ اور اس کی طرحی غزلیں شاعروں کے انتخابِ کلام میں نقل کی ہیں۔ مرزا محمد علی بیگ نامی کسی شخص نے ان غزلوں کا گلدستہ بھی ترتیب دیا تھا۔ محمد احمد احمدؔ، اصغر علی خاں اعجازؔ، ذہین شاگرد دلگیرؔ، مرزا اجو عاشقؔ، فرخ شاگرد ناسخؔ، فغاںؔ، محسنؔ، ہمدمؔ اور مصحفیؔ کے وہ اشعار جن کے قافیے گردن، چلمن وغیرہ اور ردیف "پر" ہے اس مشاعرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

ہوسؔ کے سالِ انتقال کا کہیں پتا نہیں چلتا۔ فقط ابن امین اللہ طوفاںؔ نے ہوسؔ کے ترجمے میں ان کی وفات کا ذکر صراحت کے ساتھ کیا ہے۔ ابن طوفاں کا بیان یہ ہے:۔

"میر تقی ہوسؔ بہ لکھنؤ شخصے مشاق بود۔ مضمون سوز و گداز می گفت، روزے چند است کہ ازیں دار ہوس رفت۔"

(تذکرۂ شعراء)

تذکرۂ مذکور کا سنہ تصنیف کسی کو معلوم نہیں۔ جناب قاضی عبد الودود صاحب نے اس کے بعض مندرجات سے سالِ تصنیف ۵ ذی الحجہ ۱۲۴۷ھ رجب ۱۲۵۱ھ کے درمیان قرار دیا ہے۔ راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق ہوسؔ کا انتقال ۱۲۵۱ھ/۱۸۳۵ء کے اوائل میں ہوا تھا۔ ہوسؔ کا ضخیم کلیات جمیع اصنافِ سخن پر مشتمل ہے۔ دیوان کے قلمی نسخے ہندو پاکستان کے مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ ۱۹۲۳ء میں کانپور سے مولانا حسرت موہانی نے ہوس کے کلام کا مختصر انتخاب چھاپا تھا مگر مکمل دیوان اب تک نہیں چھپ سکا ہے۔

ہوس شعرائے قدیم کی آخری یادگار تھے ان کا سلسلہ مصحفی سے لے کر دبستان میر تک پھیلا ہوا ہے۔ لکھنؤ کے نشاطیہ ماحول انشا جرأت اور رنگین کی خارجیت سے غیر شعوری طور پر متاثر ہونے کے باوجود میر تقی میر، سودا، میر سوز، میر حسن اور مصحفی کے تغزل کی شان کو جس خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ لکھنؤ میں ہوس نے نبایا ہے اُس کی مثال دوسری جگہ مشکل سے ملے گی۔ ان کے اشعار سادہ اور عام فہم ہوتے ہیں جن میں بلا کی دلکشی اور لطافت پائی جاتی ہے۔ اظہارِ جذبات، تازگی مضمون، چستی بندش، دلکش تشبیہات وکنایات اور خوبیِ زبان ومحاورہ میں ہوس کا کلام آپ اپنی مثال ہے۔

لکھنؤ میں شیعیات کے عروج کے ساتھ ساتھ صوفیانہ شاعری کا زوال ہوتا گیا اور یہ خارجیت، ابتذال اور معاملہ بندی کا شکار ہوتی گئی۔ مگر درد نے اُردو میں تصوف کی جو روایت قائم کی تھی، اُسے لکھنؤ میں مصحفی اور اُن کے بعض شاگردوں نے قائم رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ ہوس کے کلام میں تصوف کا رنگ بھی اچھا خاصا پایا جاتا ہے ؂

عدم سے ترا شوق لایا ہمیں
غرض تو نے یہ دن دکھایا ہمیں

خواہش نہ بقا کی تھی نہ خوفِ فنا ہم کو
ہستی سے ہوس صد چند اچھا تھا عدم اپنا

ہوس نے مختلف اصنافِ سخن پر طبع آزمائی کر کے اُن کو یکساں طور پر سرسبز وشاداب کیا ہے ان کے کلیات میں متعدد قصائد ہیں بیشتر قصائد بزرگانِ دین کی شان میں کہے گئے ہیں۔ مضامین کی بلندی مبالغے کا زور، شکوہِ الفاظ اور زبان کی شگفتگی ہوس کے قصائد کی عام خصوصیات ہیں ہوس اپنے زمانے کے بہترین قصیدہ گو تھے۔

مثنوی نگاری میں بھی اُنھیں کمال حاصل تھا۔ ہوس کے معاصرین میں سعادت یار خاں رنگین کے سوا اُن کے مرتبہ کا دوسرا مثنوی نگار نہیں ملتا ہوس سے دو مثنویاں یادگار ہیں:۔

۱۔ مثنوی لیلیٰ ومجنوں
۲۔ مثنوی گل وصنوبر بَری

موجودہ معلومات کے لحاظ سے لکھنؤ میں ہوس سے قبل کسی شاعر نے "لیلیٰ مجنوں" کے عنوان پر مثنوی نہیں لکھی۔ یہ مثنوی پہلی بار مطبع مصطفائی لکھنؤ سے ۱۲۶۱ھ/۱۸۴۵ء میں شایع ہوئی تھی اس کے بعد اس قدر مقبول ہوئی کہ اب تک اس کے بیسیوں اڈیشن چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔

ہوس نے قصۂ لیلیٰ ومجنوں کو نظم کرنے میں پوری توجہ اور مہارت صرف کی ہے۔ خصوصاً دلی جذبات و کیفیات کی مرقع کشی میں اپنے کمالِ فن کا مظاہرہ کیا ہے دوسری مثنوی میں شہزادہ گل وصنوبر بَری کے عشق کی داستان نظم کی ہے۔ یہ سحرالبیان کے رنگ کی مثنوی ہے۔ اسی لئے اس میں مختلف قسم کے حسین بیانات ہیں۔ شہزادی کا حسن وجمال، جذبات کی تشریح، شورش، اور فراق کا بیان، کنیزوں کے دلچسپ مشاغل، سیر دریا کی کیفیت، تہذیب کی مرقع کشی، بزم شبی، باغ اور جنگ کے مناظر کی تفصیل و جزئیات کے نظم کرنے میں ہوس نے اپنی طبیعت کا زور صرف کیا ہے اور ان بیانات کو اپنے سحر نگار قلم کے ذریعے خوب تر بنا دیا ہے۔ ہوس اُردو کے صفِ اوّل کے مثنوی نگار تھے۔ (انتخاب کلام ہوس مرتبہ سید سلیمان حسین)

نمونۂ کلام:۔

اک تبسم کو نہ فرصت لب تک آنے کی ملی
کس قدر اس گل نے پاسِ خوبیٔ دنداں کیا
واجب وممکن کا مصدر ہے وہ ذاتِ ذوالجلال
جس نے کُن کہنے میں پیدا عالمِ امکاں کیا

سمجھے نہ ہم سرائے جہاں بے ثبات ہے
نقارہ گرچہ کوچ کا ہر دم بجا کیا
ہر چند ہجر یار نے لاکھوں ستم کیے
شکوے سے میں نے لب نہ کبھی آشنا کیا

راہِ جنوں میں ہم نے جو مارا قدم ہوس
مجنوں نے پاؤں پڑ کے مجھے پیشوا کہا

تم نے ظاہر میں گلے لگنے سے انکار کیا
خواب میں ہم نے تمھیں دیر تلک پیار کیا

لالہ وگل کیسی محنت سے ہوئے تھے باغباں
ہائے کیا بادِ خزاں نے یہ ورق برہم کیا

جب گواہِ پاک دامانی نہ پایا شرم نے
چشمِ حیرت کو حریمِ پردۂ عصمت کیا

لطف کیا تھا دخل دینا اپنے گھر میں غیر کو
درد کو کس واسطے دل کا مرے محرم کہا

اِتنا تو روئیے کہ کہیں کاتبِ عمل
لو اشک نے بھگو دیا کاغذ حساب کا

ہوس ۲:۔ (بفتح اول و دوم فارسیوں نے بمعنی ازروے

نفس استعمال کیا) مالیخولیا۔ خبط۔ عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنی میں اردو میں کوئی نہیں بولتا۔

ہَوَس ۱ :۔ خواہش۔ نفس کی آرزو۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

جاتے نہیں ہیں اب تو در یار تک بھی ہم
وہ دن گئے کہ یاں ہوسِ عز و جاہ تھی — سالک

گو ہوس شاہی کی تھی شاہوں کے سامان دیکھ کر
مرگیا دل غربتِ گورِ غریباں دیکھ کر — فدا احمد دانش

ہَوَس ۲ :۔ ادھورا اور جھوٹا عشق۔ ناقص محبت۔ فارسی، مؤنث، (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے مستعمل نہیں۔

ہَوَس ۳ :۔ لالچ۔ حرص۔ فارسی، مؤنث، رائج۔

ہَوَس ۴ :۔ شہوت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَوَس ۵ :۔ حوصلہ۔ امنگ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَوَس ۶ :۔ ہر چیز کو جی چاہنا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَوَس اُڑا دینا :۔ ہوس چھوڑ دینا۔ اردو صرف۔ متروک۔

اب رہائی کی اڑا دے ہوس اے طائرِ روح
میرے صیاد کی عادت ہے گرفتار پسند — رشک

ہَوَس آنا :۔ ہوس ہونا، حرص ہونا، اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

حور کے واسطے کرتا ہوں تمنائے بہشت
آدمی ہوں ہوس رشتے نکو آتی ہے — رند

ہَوَس باقی ہونا :۔ تمنا ہونا، خواہش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ایک نظارۂ گلشن کی ہوس باقی ہے
رخصت اے کنجِ قفس پھر کبھی آتا ہوں میں
(ماخوذ از کرشن کانتا جلد دوم)

محل صرف :۔ آزاد۔ کیا خوب۔ کیا ابھی شادی کرنے کی ہوس باقی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ہَوَس بُجھانا :۔ آرزو مٹانا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

پیاسا لہو کا دیکھ کے قاتل کے ہاتھ میں
خود آبِ تیغ کی میں بجھانے ہوس گیا — جلال

ہَوَس بُجھنا :۔ کسی کی ہوس جاتی رہنا۔ امنگ پوری ہونا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

ہَوَس پکانا :۔ کسی بات کی دل ہی دل میں خواہش کرنا۔ خیال خام کے لیے مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَوَس پوری ہونا :۔ تمنا پوری ہونا، ارمان پورا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل سے رقیب کے نہ ہوئی پار میری آہ
پوری ہوئی جہاں میں اس تیر کی ہوس — لطافت

ہُوسٹل :۔ بورڈنگ۔ دار الاقامہ۔ طلباء کے رہنے کی جگہ۔ انگریزی۔ مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ راجہ صاحب محمود آباد کے ہوسٹل میں کچھ کمرے خالی ہیں درخواست دیجئے ایک کمرہ اپنے نام الاٹ کروالو۔

ہَوَس رکھنا :۔ خواہش رکھنا۔ تمنا رکھنا۔ آرزو رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے حیرت و سکوت میں برسوں سے آئینہ
رکھتا ہے کس کی طوطیٔ تقریر کی ہوس — لطافت

ہَوَس رہنا :۔ اشتیاق رہنا۔ ارمان رہنا۔ خواہش رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوتی ہیں تمنّیں مری پوری بہار میں
رہتی ہے سال بھر مجھے زنجیر کی ہوس — لطافت

ہُوسک :۔ عورتوں کا ایک مرض جس میں سب آثار حمل کے ہوتے ہیں۔ لیکن واقعی حمل نہیں ہوتا۔ ہندی۔ مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم رائج نہیں۔

ہو سکنا :۔ موقع ملنا۔ ممکن ہونا۔ امکان میں ہونا۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف :۔ تم محلے کی دعوت میں تو آؤ گے رات زیادہ نہ آئے اور ہو سکے تو ہم سے بھی مل لینا ایک ضروری بات کرنا ہے۔

ہَوَس کوش :۔ خواہش مند۔ آرزو مند۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

آنکھ بے شرم نگاہیں بے باک
دل ہوس کوش طبیعت چالاک — مرزا رسوا

ہَوَس مٹانا :۔ جماع کی کوشش کرنا۔ اردو۔ عورتوں کی زبان۔

ہو تو کچھ سکتا نہیں ان سے مٹاتے ہیں ہوس
کرتے ہیں نام دنبو عشق کا چرچا عبث — جان صاحب

ہَوَسناک :۔ خواہش مند۔ آرزو مند۔ فارسی، صفت، قریب بہ متروک۔

وہ ہوسناک سنتے ہی یہ جواب
ہو گیا بیقرار جوں سیماب — (ہشت گلزار)

ہَوَسناکی :۔ خواہش، آرزو۔ فارسی، صفت، قریب بہ متروک۔

رہی اس طرح بعد از مرگ دنیا کی ہوسناکی
شرابی کر کے توبہ جس طرح ہو جائے تریاکی — ذوق

ہَوَس نکالنا :۔ خواہش پوری کرنا۔ حوصلہ نکالنا۔ اردو صرف، متروک۔

ع نکالتا ہے مری روح کی ہوس صیاد — شرف

ہوس نکلنا :۔ (لازم) خواہش پوری ہونا۔ اردو صرف۔ متروک۔

سراپا روسیاہی گر ملے ان نامداروں کو
ہوس دل سے نہ ان کے نام کی شبِ نگیں نکلے ذوقؔ

پایا نہ لطف دشت نوردی بہار میں
نکلی کبھی نہ بستۂ زنجیر کی ہوس لطافتؔ

ہوس سو ہو :۔ چاہے جو کچھ ہو۔ گذشتہ را صلوٰۃ کی جگہ۔ اردو صرف، متروک۔

ہوس ہونا :۔ آرزو ہونا۔ خواہش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے موجِ بوئے گُل مجھے گلشن میں کھینچتی
ہوتی ہے گر بہار میں زنجیر کی ہوس لطافتؔ

سب گرمی و سردیٔ جہاں چند نفس ہے
پیری کا نہ شکوہ نہ جوانی کی ہوس ہے تعشقؔ

ہُوش :۔ (واؤ معروف) وہ شخص جو آدمیت سے خارج ہو۔ حرکات و سکنات اس کے ناشائستہ ہوں۔ جنگلی۔ اردو، صفت، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ ہم تو سنتے تھے کہ بڑے ہوش ہوتے ہیں مگر ان میں سے تو کوئی منکا تک نہیں۔

(کامنی از سرشار)

ہوش :۱۔ (واؤ مجہول) سمجھ۔ عقل، واقفیت۔ آگاہی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

وہ کہتے ہیں شبِ وعدہ میں کس کے پاس آتا
تجھے تو ہوش ہی اے خانماں خراب نہ تھا امیرؔ

ہوش :۲۔ روح۔ دل۔ جان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہوش :۳۔ حواس، قوت مدرکہ، حس، حافظہ، یاد، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع جب یہ کہا کہ ہوش الم سے بجا نہیں تعشقؔ

ہوش اُڑا دینا :۱۔ گھبرا دینا۔ حواس باختہ کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوش اڑا دیتے ہیں طاؤس و عنادل کے مبت
ایسی تانیں وہ گٹکیں نام خدا لیتے ہیں رشکؔ

ہوش اُڑا دینا :۲۔ حیرت میں ڈال دینا۔ بے خود کر دینا۔ اردو صرف، رائج۔

اس درجہ ہوش اڑا دئے جلوہ نے یار کے
اٹھا جو بزمِ یار سے وہ بے خبر اٹھا خلیلؔ

ہوش اُڑانا :۔ گھبرا دینا، حواس باختہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب آتی ہے رنگیں کو وہ لے کے تب
مرے ہوش اڑاتی ہے دائی کی بات رنگینؔ دہلوی

ہوش اُڑ جانا :۔ عقل جاتی رہنا۔ گھبرا جانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ نشواط کی یہ عیاری دیکھ کر ہوش اُڑ گئے۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل :۔ اُڑنا کے ساتھ بھی ہے۔

دیکھ پریوں کے ہوش اُڑتے ہیں
تجھ سا کوئی نہیں انساں دیکھا وزیرؔ

ہُوشا ہُوش و نُوشا نُوش :۔ شرابیوں کا مستی کے عالم میں نعرہ لگانا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ جامِ مے ارغوانی گردش میں۔ صدائے ہوشا ہوش و نوشا نوش بلند۔ مست و بدمست ہر خود پسند۔ دور شراب کا ہنگامہ دخت رز کا ایک ایک سے لڑتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

ہوش آنا :۱۔ ہوشیار ہونا۔ سنبھلنا۔ آپے میں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع ہوش آیا تو قیامت ہو گی امیرؔ

ہوش آنا :۲۔ عقل آنا، غفلت دور ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

شبِ سیاہ نہ دیکھی نہ میں نے روزِ سیاہ
کبھی نہ ہوش تمہارے فراق میں آیا ناسخؔ

ہوش آنا :۳۔ سیانا ہونا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

ان حسینوں پہ لڑکپن ہی رہے یا اللہ
ہوش آتا ہے تو آتا ہے ستانا دل کا داغؔ

ہوش آئے ہوئے جانا :۔ (کنایتہً) بدحواسی چھا جانا۔ اردو محاورہ، رائج۔

ہوش آئے ہوئے بھی جاتے ہیں
دل میں کیا کیا خیال آتے ہیں نواب مرزا شوقؔ

ہوش باختہ ہونا :۔ گھبرا جانا۔ اردو محاورہ، متروک۔

دیکھ کر اس گل کو ہو جاتے ہیں ایسے باختہ
پھر ٹھہرتے ہی نہیں ہم لاکھ ٹھہراتے ہیں ہوش شرفؔ

قول فیصل :۔ زیادہ تر حواس باختہ ہونا بولتے ہیں۔

ہوش باقی نہ رہنا :۔ حواس نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوش باقی نہ رہتا تھا تن کا
آتا تھا جب مہینہ ساون کا (فریبِ عشق)

ہوش بجا رکھنا :۔ (متعدی) حواس درست رکھنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہوش بجا رہنا :۔ ہوش قائم رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ اس محاورے میں "ہوش" عام طور سے بصیغۂ جمع مستعمل ہے۔ لیکن بعض شعرا نے بطورِ واحد بھی نظم کیا ہے۔

حملہ کیا تو ہوش کسو کا بجا نہ تھا
کچھ رن میں دور تک سر و تن کے سوا نہ تھا میر عشقؔ

ہوش بجا کرنا :۔ حواس درست کرنا۔ عقل ٹھیک کرنا۔

اُردو محاورہ، متروک۔

کسی دُمباز کو نقروں پہ چڑھا تا نہ
ہوش کراپنے، بجا کیوں دلِ مضطر بہکا　　رِند

ہوش بجا نہ رہنا:۔ ہوش باقی نہ رہنا۔ اپنے ہوش میں نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ناگہاں حشر میں اک اور ہوا حشر بپا
غم میں فرزندِ جواں کے نہ رہا ہوش بجا　　رفیع

ہوش بجا نہ ہونا:۔ حواس میں نہ ہونا۔ قابو میں نہ ہونا۔ اُردو صرف۔ فصیح، رائج۔

ع جب یہ کہا کہ ہوش الم سے بجا نہیں　　تعشق

ہوش بجا ہونا:۔ عقل ٹھکانے ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم اِدھر اُدھر کی کیا اُڑا رہے ہو صدر جمہوریہ ہند سے مِل سکو گے؟ تمہارے ہوش بجا ہیں۔

ہوش بَرجا ہونا:۔ عقل ٹھکانے ہونا۔ اردو صرف۔ متروک۔

محل صرف:۔ امیر کو اسم اعظم یاد آتے ہی۔ ہوش برجا ہوئے۔　(طلسم ہوش رُبا)

ہوش بکھرنا:۔ ہوش پراگندہ ہونا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

کبھی جھکتا ہوں شیشے پر کبھی گرتا ہوں ساغر پر
مری بے ہوشیوں سے ہوش ساقی کے بکھرتے ہیں　　داغ

ہوش پراگندہ ہونا:۔ ہوش باختہ ہونا۔ اردو صرف۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہوش پرّاں کرنا:۔ (متعدی) بدحواس کرنا۔ اردو صرف۔ متروک۔

وَلولۂ جوشِ جنوں کے گر ابھی دکھلایئے
ہوش پرّاں سر سے تیرے او فلاطوں کیجئے　　رِند

ہوش پرّاں ہونا:۔ ہوش اُڑ جانا۔ گھبرا جانا۔ اُردو صرف، متروک۔

محل صرف:۔ جیسے یہاں سے وہ سامنے والا شوالہ اور اگر چلیے تو دو مہینے میں بھی نہ پہونچے دور سے معلوم ہوتا ہے کہ قریب ہیں۔ اور قریب پہونچنے سے عقل دنگ اور ہوش پرّاں ہو جاتے ہیں۔
(سیرِ کہسار)

ہوش پکڑنا:۔ سیانا ہونا۔ ہوش میں آنا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔ متروک۔

ہوش پکڑو:۔ سنبھلو۔ تمیز سیکھو۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔ متروک۔

سُن کے ماں باپ کیا کہیں گے بتاؤ
ہوش پکڑو ذرا حواس میں آؤ　　نواب مرزا شوق

ہوش پیترا ہونا:۔ (پیترا) بفتح اول) بے حواسی چھانا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف:۔ میاں آزاد کِھل کِھلا کر ہنس پڑے کہ عجیب بزرگوار ہیں چھینک پڑی اور حواس غائب بلّی نے راستہ کاٹا اور ہوش پیترا۔　(فسانۂ آزاد)

ہوش تشریف لے جانا:۔ ہوش جاتے رہنا۔ اردو صرف، متروک۔

یار آتا ہے تو ہم دل بھر کے دیکھیں کس طرح
بیخودی چھا جاتی ہے تشریف لے جاتے ہیں ہوش　　شرف

ہوش ٹھکانے رہنا:۔ ہوش و حواس درست رہنا۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

کس نے جھانکا کہ مرے ہوش ٹھکانے نہ رہے
تھامنا مجھ کو میں ہاتھوں سے گرا جاتا ہوں　　راسخ

ہوش ٹھکانے ہونا:۔ عقل ٹھیک ہونا۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

بتلائیں گے کیا مجھ کو یہ دربار کے آئین
خود ہوش ٹھکانے نہیں خدام ادب کے　　امیر

ہوش ٹھکانے ہونا:۔ (طنزاً) بدحواس ہو جانا۔ اُردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ تم جو یہ دون کی ہانک رہے ہو تم ان کا مقابلہ کر سکو گے تمہارے ہوش ٹھکانے ہیں؟

ہوش ٹھہرنا:۔ ہوش قابو میں رہنا۔ اردو صرف۔ متروک۔

قول فیصل:۔ ہوش ٹھہرانا بھی بے جواب متروک ہے۔

ہوش جانا:۔ عقل گم ہونا۔ حواس میں نہ رہنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

مجھ سے کہا جو یار نے جاتے ہیں ہوش کس طرح
دیکھ کے میری بیخودی چلنے لگی ہوا کہ یوں　　غالب

ہوش چلنا:۔ حواس جانا۔ اردو محاورہ، متروک۔

محل صرف:۔ جو بشر ہے پانی کا جانور ہے۔ پروانوں کے ہوش جلتے ہیں۔　(انشائے سرور)

ہوش جمع ہونا:۔ ہوش ٹھکانے ہونا۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

قابو میں نہیں دو دو سر شمع کسی کے
خود جمع ہیں پر ہوش نہیں جمع کسی کے　　اوج

ہوش رُبا:۔ ہوش لے جانے والا، ہوش و حواس ختم کر دینے والا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

موسیٰ کی تو کچھ لے خبر اب تک وہ پڑے ہیں
بیہوش ترے جلوہ گہ ہوش ربا میں　　جلال

ہوش رُبائی:۔ ہوش اُڑانا۔ ہوش لے جانا۔ ہوش اُڑانے کا فعل۔ فارسی، مؤنث، قریب بہ متروک۔

یکبار دیکھتے ہی مجھے غش جو آگیا
بھولے تھے وہ بھی ہوش ربائی تمام شب　　مومن

ہوش رُخصت ہونا:۔ حواس جاتے رہنا، اردو محاورہ،

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

چُرا کر نظر ہوش رُخصت ہوا
غش آ کر شریکِ مصیبت ہوا (صبحِ خنداں)

ہوش رکھنا :۔ صاحبِ ہوش ہونا۔ اردو صرف، (نور اللغات)

قول فیصل :۔ تعلیم یافتہ طبقہ عقل و ہوش رکھنا بولتا ہے۔

ہوش رَم ہونا :۔ ہوش جاتے رہنا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

وحشت کس کو کرتے ہوش رَم تھے
سبھی آمادۂ راہِ عدم تھے (معراج المضامین)

ہوش رہنا :۔ حواس بجا رہنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ہوش جبتک مجھے رہتا ہے یہی کہتا ہوں
ساقیا اتنی پلائے کہ مجھے کر بے ہوش — ناسخ

ہوش سنبھالنا :۔ ایسا ہونا۔ اردو محاورہ، متروک۔

نہ سمجھیں گے کہاں تک عشق کی قدر
سنبھالیں گے جو وہ نامِ خدا ہوش — شعور

ہوش سنبھالنا :۔ سِنِ بلوغ کو پہونچنا۔ تمیز سیکھنا، عقل حاصل کرنا۔ سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہونا۔ ہوش میں آنا۔ اردو محاورہ۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

جس نے کچھ ہوش سنبھالا وہ جواں قتل ہوا
عہدِ پیری نہ ترے عہد میں قاتل آیا — داغ

روز رہتی ہے یونہی بے ہوشی
ہوش جس روز سے سنبھالا ہے — زند

ہوش سے باہر ہو جانا :۔ کنایہ ہے کسی کا بے خود ہو جانے اور ہوش گم کرنے سے (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس طرح اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہوش قلابازی کھانے لگے :۔ حواس جاتے رہے۔ (فرہنگِ اثر)

قول فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اب نہیں بولتے

ہوش کافور ہو جانا :۔ ہوش جاتے رہنا۔ اردو صرف، متروک

پاس وہ بت ہے شبِ وصل مگر ہوش مرے
صبح سے پہلے ہی کافور نظر آتے ہیں — نامعلوم

ہوش کھونا :۔ ہوش سے باہر ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

بیخودی میں بھی تجھی کو یہ پکار اٹھتا ہے
ہوش کھوتی ہے ترے عاشقِ بیہوش کی یاد — جلال

ہوش کی باتیں کرو :۔ عقل میں آنے والی گفتگو کرو، سمجھ میں آنے والی باتیں کرو۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تمہارا دماغ خراب ہوا ہے تم ان سے کیا مقابلہ کرو گے ہوش کی باتیں کرو عقل کے ناخن لو۔

ہوش کی بناؤ :۔ سنبھلو، سمجھو، اس محل پر بولتے ہیں جب عقل کے خلاف کوئی بات کہے یا کرے۔

کیوں ناصحوں کو فکر ہے مجھ بادہ نوش کی
صدقہ وہ دیں حواس کا بنوائیں ہوش کی — داغ
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ داغ نے بصیغۂ متعدی بنوائیں کہا ہے۔ مؤلف نور اللغات نے بصورتِ لازم ہوش بنانا لغت قائم کیا ہے جو بظاہر درست نہیں معلوم ہوتا۔ بہرحال اہلِ لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

ہوش کی خبر لو (لے) :۔ عقل کی باتیں کرو۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

ارے چل بیٹھ اپنا منھ بنوا
ہوش کی لے خبر ہواس میں آ — شوق لکھنوی

قول فیصل :۔ 'ذرا' کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہے۔

ذرا ہوش کی لے تو اپنے خبر
میں جوتی نہ ماروں ترے نام پر (لذتِ عشق)

اپنے کے اضافے کے ساتھ زبان پر زیادہ ہے۔

ہوش کی دوا کر (یا) کرو یا کیجئے :۔ ہوش میں آ، اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کہتا ہوں کیا ہے تم نے بے ہوش
فرماتے ہیں ہوش کی دوا کر — قدر بلگرامی

قول فیصل :۔ اپنے کے اضافے کے ساتھ زبانوں پر زیادہ ہے۔

جب پوچھتا ہوں ان سے دوا دردِ عشق کی
کہتے ہیں پہلے ہوش کی اپنے دوا کرو — امیر مینائی

ہوش کی اپنے کچھ دوا کیجے
مجھ سے ناحق نہ جھوجلا کیجے — شوق لکھنوی

محل صرف :۔ روز روز کی ٹھائیں ٹھائیں سے کیا فائدہ؟ اس بانکے نے مسکرا کے کہا ہوش کی دوا کیجئے، عقل کے ناخن لیجئے۔ (فسانۂ آزاد)

ہوش کی لینا :۔ سمجھ کی باتیں کرنا۔ اردو محاورہ۔ دہلی کی زبان۔

بنکار اٹھے مست محبت تو ہے وہ راز
بے ہوشیوں میں یہ کبھی لیتا ہے ہوش کی — داغ

ہوش کے ناخن لو :۔ شعور سیکھو، سمجھو، ہوش کی باتیں کرو، ہوش میں آؤ، وقوف حاصل کرو، تمیز سیکھو، حواس میں آؤ۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ چلو بی ہوش کے ناخن لو میں نے کب تمہارا نام لیا تھا؟ (لغات النساء)

ہوش گم ہونا :۔ ہوش اڑانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ملے کیا تیر ہر ہر زخم میں ہے جوڑا اے قاتل
اجل کے ہوش گم ہوتے ہیں تیرے دل فگاروں میں — داغ

ہوش گوش :۔ ہوشیاری۔ اردو مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

خدا کرے سگِ جاناں کو ہوش گوش عطا
کریں گے نے کی طرح میرے استخواں فریاد — شعور

ہُوشمند :۔ ہوش والا۔ عقلمند۔ خود مند۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو اس کی راہ ہے وہی اس ہوشمند کی
نابیں ہیں یا اٹھائے ہے باگیں سمند کی — تعشق

ہُوشمندی :۔ ہوشیاری۔ دانائی۔ عقل مندی۔ تمیز۔ شعور۔ وقوف۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہُوش میں آ (آؤ) :۔ بدحواسی کی باتیں نہ کرو، بے عقلی اور حماقت کی گفتگو نہ کرو، سوچ سمجھ کے بولو۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان۔

اے صبا کس شوخ کو دیتا ہے دل
ہوش میں آ دیکھ کر پہچان کر — صبا لکھنوی

ہوش میں آؤ سمجھ والے ہو
تم نہ بے مے پئے متوالے ہو — محسن کاکوروی

محل صرف :۔ عقل کے ناخن لو، ہوش میں آؤ۔ بادشاہ کی نہیں سنتے میں کس شمار میں ہوں (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ "کچھ" کے اضافے کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

کچھ ہوش میں اپنے آؤ صاحب — اختر
باتیں نہ بہت بناؤ صاحب (شاہ اودھ)

ہُوش میں آنا :۱۔ ہوشیار ہونا، نیند سے بیدار ہونا۔ غفلت سے چونکنا، خواب سے جاگنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سب کچھ لٹا کے ہوش میں آئے تو کیا کیا
دن میں اگر چراغ جلائے تو کیا کیا — لا اعلم

ہُوش میں آنا :۲۔ بیہوشی سے حواس میں آنا۔ بدحواسی سے حواس میں آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یاد رکھ دل سے محبت تری بذات گئی
او دشمن ہوش میں آ رات گئی بات گئی — مؤلف

ہُوش میں آنا :۳۔ نشہ کی حالت دور ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ہُوش نہ آنا :۔ خوابِ غفلت سے نہ چونکنا۔ ہوش و حواس میں نہ رہنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جتنی دولت باپ کی ملی تھی آدھی سے زیادہ اُڑا چکے ہیں ابھی تک صاحبزادے ہوش میں آئے ہیں نہ آئیں گے۔

ہُوش نہ رہنا :۔ بدحواسی طاری ہونا۔ خبر نہ رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہُوش نہ ہونا :۔ غشی سی طاری ہونا، حواس نہ ہونا، حواس درست نہ ہونا۔ اپنے پر قابو نہ ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

سب اپنے اپنے حال میں ہیں کچھ خبر نہیں
اماں کو ہوش ضعف سے دو دو پہر نہیں — تعشق

ہُوش والا :۔ ہوشیار۔ تجربہ کار۔ سیانا۔ مؤنث کے لئے ہوش والی۔ صفت۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے رائج نہیں۔

ہُوش و حواس :۔ عقل و تمیز۔ فارسی۔ مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ صاحبزادے جو تم گاؤں خریدنے کا ارادہ کر رہے ہو ہوش و حواس کی باتیں کرو زیادہ ہاتھ پاؤں نہ پھیلاؤ۔

ہُوش و حواس سے چوکس رہنا :۔ باحواس رہنا۔ باہوش رہنا۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال

محل صرف :۔ ہائے صف شکن کی کابک خالی ہو اور میں اپنے ہوش و حواس سے چوکس رہوں۔ (فسانۂ آزاد)

ہُوش و حواس کھونا :۔ حواس جاتے رہنا۔ حواس باقی نہ رہنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ہوش و حواس دیکھنے والوں کے کھو گئے
یہ جان دے کے زندۂ جاوید ہو گئے — مؤلف

ہُوش ہرن ہونا :۔ ہوش پراں ہونا۔ ہوش جاتے رہنا۔ اردو محاورہ۔ قریب بہ متروک۔

ع نکل کے جھاڑیوں سے شیروں کے تھے ہوش ہرن — اوج

قول فیصل :۔ ہوش ہوا ہونا بھی انھیں معنی میں کہا ہے مگر اب وہ متروک ہے۔

یہ وہ دریا ہے نہیں جس کا کنارا پیدا
یہ وہ صحرا ہے جہاں خضر کے ہیں ہوش ہوا — ناظم

ہُوش ہونا :۱۔ حواس ہونا، خبر ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

اہلِ دنیا حال ہم دیگر سے کیا ہوں مطلع
مجلس تصویر میں کس کو کسی کا ہوش ہے — آتش

ہُوش ہونا :۲۔ حواس درست ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم زبانوں پر نہیں۔

ہُوش ہونا :۳۔ سیانا ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُوشیار :۔ عقلمند۔ چالاک۔ ذہین، تیز، فارسی صفت فصیح، رائج۔

اے قدر راہِ عشق ہے آگے بڑھے نہ جاؤ
کھٹکا ہے ہوشیار خبردار دیکھ کر — قدر

ہُوشیار جنگ :۔ ہوش بلگرامی اردو کے ایک مستند شاعر کا نام آپ بلگرام کے ایک مشہور خاندان جو بہت شریف و نجیب تھا اس کی ایک فرد تھے۔ آپ کی ولادت قبیلۂ حاتم زئی سے تعلق رکھنے والے گھرانے کے فرد سید اقبال حسین صاحب مرحوم کے گھر ۱۸۹۴ء میں ہوئی سید ناظر الحسن نام رکھا گیا۔ ۱۹ نومبر ۱۹۵۵ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

نمونۂ کلام

سناؤں تمھیں زندگی کی کہانی
غمِ جاودانی غمِ جاودانی
نہ جانے کہاں تک یہ دنیا سُنے گی
کسی کا فسانہ کسی کی زبانی
مجھے ہوش یہ درس غم نے دیا ہے
کہ ہستی کا دھوکا ہے اک شادمانی

ہُوشیار رہنا:- خبردار رہنا، جاگتا رہنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

خواب میں تجھ سے ہمکنار رہا
عین غفلت میں ہوشیار رہا — وزیر

بے اختیار دوڑ کے چلائی ایک بار
لونائی میں تو جاتی ہوں تم گھر سے ہوشیار — تعشق

ہُوشیار کرنا:۱ آگاہ کرنا۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان۔

محل صرف: جو میرا فرض تھا میں نے آپ کو ہوشیار کر دیا اب آپ کو اختیار ہے۔

ہُوشیار کرنا ۲: جگانا، بیدار کرنا۔ ہوش میں لانا اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف: شہاب کو ایک گڈھے میں بیہوش پڑا ہوا اور برہنہ پایا۔ سامنے حیرت کے اٹھا لائے اُس نے کپڑے پہنوائے اور پانی چھڑکوا کر ہوشیار کیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

ہُوشیار ہونا:- جاگنا، ہوش میں آنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

یہ سُن کے تازہ دم ہوئے حیدرؑ کے دوستدار
مردے ہوں جس طرح قمِ عیسیٰؑ سے ہوشیار — تعشق

ہُوشیاری:۱ دانائی۔ عقلمندی۔ زیرک ہونا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

ہوشیاری:۲ خبرداری۔ چوکسی۔ فارسی، مونث، عوام کی زبان۔

محل صرف: ارے میاں مسافر کا کیا اعتبار ریل پر بڑی ہوشیاری لازم ہو۔ (فسانۂ آزاد)

ہُوشیاری:۳ دور اندیشی۔ عاقبت اندیشی۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

پختہ کاری کو زبوں کہتے ہیں
ہوشیاری کو جنوں کہتے ہیں — مرزا رسوا

ہُوشیاری:۴ عیاری۔ چالاکی۔ (نورُ اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم رائج نہیں۔

ہُوشیاری:۵ احتیاط۔ اردو قلیل الاستعمال

محل صرف:- میاں بیٹی میں سچی چینی کے برتن ہیں بہت احتیاط اور ہوشیاری سے لے جائیے گا۔

ہُوک:۱ (واؤ معروف) درد جو رہ رہ کے اُٹھے۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

دل میں جب ہوک اُٹھی بیٹھ گیا
پاؤں اٹھا بھی تو جی بیٹھ گیا — مومن

دل میں اک ہوک اٹھی آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے مجھے کیا جانیے کیا یاد آیا — صبا

قول فیصل:- اٹھنا کے ساتھ اس کا صرف عام طور سے زبانوں پر ہے۔

ہُوک:۲ اُلّو کی آواز۔ اردو، دہلی کی زبان۔

محل صرف:- ہوا کا سناٹا پانی کا شور الو کی ہوک گیدڑوں کا بولنا اور کتوں کا رونا یہ ایسی وحشت کی باتیں ہیں کہ پہلے ڈر بھی بھول گئے۔

ہَوکا:۱ (بالفتح) کسی چیز کے کھانے کی بے انتہا حرص۔ بہت زیادہ کھالینے کی ہوس۔ اردو، مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

مجھ کو اس بات کا نہیں ہوکا
بندی رکھتی ہے گاہ گاہ کا شوق — رنگین

ہَوکا:۲ مطلق حرص۔ کسی چیز کی بے انتہا خواہش۔ اُردو، مذکر، دہلی کی زبان۔

بوسۂ لب سے جو تسکین دل زار نہ ہو
ایسا ہوکا بھی کسی شخص کو زنہار نہ ہو — نکہت

ہُوکا بن:- سنسان ویران مقام۔ اُردو صرف قلیل الاستعمال۔

ہَوکا پڑنا:- بے انتہا خواہش ہونا۔ بہت زیادہ حرص ہونا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہُوک اٹھنا:- ہلکا ہلکا درد ہونا۔ اردو محاورہ فصیح، رائج۔

ہُو کا عالم:- بالکل سناٹا، بالکل تنہائی۔ اُردو صرف، فصیح، رائج

محل صرف:- چوطرفہ سناٹا۔ ہو کا عالم۔ جانور نہ آدم کتے دبکے پڑے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ہَوکا کرنا:- لالچ کرنا۔ حرص کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل، بالعموم رائج نہیں۔

ہَوکا لگنا:- حرص لگنا۔ بہت سی ہوس ہونا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں بالعموم رائج نہیں۔

ہُوکا مقام:- خوفناک وحشت بھری سنسان جگہ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مقام ہو کا ہے جس جا نگاہ مرتی ہے
حضور کے در دولت پہ خاک اڑتی ہے — میر نفیس

ہُوکا مکان:- سنسان جگہ۔ اردو قلیل الاستعمال

داخل عدم میں میں کلمہ پڑھ کے ہوگیا
دروازہ لا الٰہ کا ہُو کا مکاں ملا — اسیر

ہَوکا ہونا:- کھانے کی بے انتہا حرص ہونا۔ اُردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

ہُوکر:۱ درمیان سے، پاس سے۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:- ناظم صاحب کے امام باڑے پہونچنے کے لیے چوک سے ہو کر نکل جاؤ آسان رہے گا۔

قول فیصل:- عموماً اس محل پر ہو کے بولتے ہیں۔

ہُوکر:۲ گذرتے ہوئے۔ ہوتے ہوئے۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ فصحا "ہوتے ہوئے" بولتے ہیں۔

ہُوکر :۲ ضرور کی جگہ۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ جو ہونا ہے ہو کر رہے گا۔

قول فیصل :۔ فصحا، ہو کے رہے گا بولتے ہیں۔

ہُوکرنا :۔ ڈر کر چیخنا۔ چیخ کر بھاگنا۔

آدمیت سے جو خارج ہو نکر اس سے کلام
بے خبر دیکھ کے دیوانہ کو ہو کرتے ہیں — شعور

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں بالعموم رائج نہیں۔

ہُوکے زد :۔ وہ جس کو بہت ہوکا ہو جس کو بہت کھانے کی حرص ہو۔ دانہ گرد۔ ہواسل۔ مرُبھکا۔ اردو عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ جیسا تمھارا لڑکا ہوکے زد ہے خدا کسی دشمن کو بھی نہ دے۔ کسی محفل میں لیجانے کے لائق نہیں ہے۔

ہُوگا :۱ شک کے مقام پر بولتے ہیں۔ اردو، فصیح، رائج۔

اے مہروش تو کیوں کر پردے میں چھپ سکے گا
ابر تنک کی صورت منھ پر نقاب ہوگا — صبا

ہُوگا :۲ کسی بات کے ٹالنے کے لیے، جانے دو۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

بھائی یوسف کے زلیخا سے کہا کرتے تھے
آپ بھیا کا نہ غم کیجیے بھابھی ہوگا — ظریف

قول فیصل :۔ بالتکرار بھی زبانوں پر ہے۔

ع مسکرا کر کہا ہوگا ہوگا — لطافت

ہُوگذرنا :۔ گذشتہ زمانے میں گزرنا۔ اردو دہلی کی زبان۔

محل صرف :۔ میں نے سوچا کہ مجھ جیسے اور مجھ سے بہتر سوچ سمجھ کے لاکھوں کروروں آدمی ہوگزرے ہیں۔ (اجتہاد)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اب گذرے ہیں یا گذر چکے ہیں بولتے ہیں۔

ہُوگڑ :۔ (بفتح اول وسوم) بے وقوف، بونگڑ۔ اُردو، بازاری زبان۔

ہُول :۱ (واو معروف) کسی دھاردار آلے کا چبھونا۔ چھید کرنا۔ اردو، مؤنث۔

تیغ نگاہ یار کے آگے نہ جائیے
بچتا ہے آدمی کہیں سینے کی ہول سے — عاشق

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ مذکر بولتے ہیں۔ اور اب قلیل الاستعمال ہے۔

ہُول :۲ دھکا۔ صدمہ۔ ضرب۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَول :۱ (بالفتح) خوف، دہشت۔ ڈر۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اپنا تو جی بھی تھرتھراتا ہے
تیرے دیدے سے ہول آتا ہے — شوق

ہَول :۲ اضطراب۔ گھبراہٹ۔ اُردو، مؤنث عورتوں کی زبان۔

آج پر کیا ہے کچھ پھر آئیں گے
ہول کا ہے کی ہے سمجھ لیں گے

نواب مرزا شوق

ہُولا :۔ (واو معروف) برچھی یا بھالے وغیرہ کی نوک کا صدمہ۔ ہندی مذکر۔

ع۔ تلوار کے ہولوں سے اٹھاتا تھا ستمگر — انیس

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ برچھی اور بھالے کی خصوصیت نہیں بلکہ دیوار وغیرہ بھی ہولے دے کے گرائی جاتی ہے۔ یہ عوام کی زبان ہے۔ اور دینا اور مارنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ہُولا :۔ (واو مجہول) غلاف سمیت بھنے ہوئے سبز چنے۔ اُردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل :۔ زیادہ ترجمع کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

ہَولا :۔ گھبرایا ہوا۔ بوکھلایا ہوا۔ ہندی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں مرد کے لیے ہولا خبطا عورت کے لیے ہولی خبطی بولتی ہیں۔ تنہا نہیں بولتیں۔

ہَولا جَولی :۔ بدسلیقگی۔ ہول جول۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تمھاری لڑکی جب آتی ہو تو کوئی چیز اپنے مقام پر رہنے نہیں دیتی بڑی ہولا جولی کی طبیعت ہے۔

ہَول اٹھنا :۔ خوف پیدا ہونا۔ دہشت سے گھبراہٹ ہونا۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان

ہَولا خَبطا :۔ بدحواس۔ گھبرایا، بوکھلایا۔ کم عقل۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ وہ تو ہولا خبطہ مشہور ہی تھے۔ اکثر یہ شغل فرمایا کرتے تھے کہ کونڈے میں اجابت کی اور بعد فراغت جو سامنے پڑا اس سے کہا کھا۔

(تاریخ اودھ جلد چہارم)

ہُولا دینا :۔ کہنی سے ٹھسکا دینا۔ یا کسی لکڑی سے زور سے دھکا مارنا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ پرانے وقت کی دیوار بنی ہوئی ہے پچاسوں ہولے دے چکے لیکن ایک اینٹ بھی اپنی

جگہ سے نہیں ہلی۔

قول فیصل :۔ مارنا کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔

ہَول آنا :۔ دہشت سما جانا، ڈر لگنا۔ اُردو مذکر عورتوں کی زبان۔

ع تیرے دیدوں سے ہَول آتا ہے — شوق

قول فیصل :۔ قدیم زمانے میں مؤنث بولتے تھے جیسا کہ فسانۂ آزاد کی عبارت سے ظاہر ہے۔

جیسے :۔ بوڑھیا نے ٹوئیاں طوطے کی طرح گردن ہلا کر پوپلے منھ سے کہا۔ پیاری تمھاری باتوں سے مجھے ہَول آتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

موجودہ دور میں زبانوں پر زیادہ تر مذکر ہے۔

ہَول بیٹھ جانا :۔ دل میں خوف سما جانا۔ ہندی (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم رائج نہیں۔

ہُول پاس :۔ لوہے کے دونوں طرف سے گھومے ہوئے جو دروازے میں چوکھٹ بازو میں مضبوطی کے لیے لگائے جاتے ہیں۔ اُردو رائج۔

محل صرف :۔ چوکھٹ بازو میں دروازے کی مضبوطی کے لیے ہول پاس ضرور لگوانا۔

ہَول پڑنا :۔ خوف ہونا دہشت ہونا۔ جلدی ہونا۔ اردو مؤنث، عورتوں کی زبان۔

ہَول پڑنا :۔ اضطراب ہونا، گھبراہٹ ہونا۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

ہَول پکار :۔ شور و غوغا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم رائج نہیں۔

ہَولَٹ :۔ (بالفتح) بے وقوف، خبطی، ابلہ، بَولایا گھبرایا۔ اردو، بازاری زبان۔

ہَولا جانا :۔ ہاتھیوں کو جل بانک کے ذریعے آگے بڑھانا۔ اُردو، فیل بانوں کی اصطلاح۔

کوئی ٹلتی ہیں سرِ عاشق سے راتیں سحر کی
فیل بانوں سے بھی یہ ہاتھی نہ ہولے جائیں گے — لا اعلم

ہَول جَول :۔ (بالفتح ہر دو لفظ) گھبراہٹ، اضطراب، جلدی۔ اردو مؤنث۔ عورتوں کی زبان۔

نوج اس طرح بھی کوئی گھبرائے
نہ کوئی ہول جول اتنی مچائے — بہارِ عشق

قول فیصل :۔ ہول جول مچانا، ہول جول میں ہونا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

جب میکدے سے گھر کو چلے ہول جول میں
بھولے سے اپنا طاق پہ ایمان رہ گیا — ارشد

ہُول چلنا :۔ (واو معروف) ہولا مارنے لگنا۔ اُردو صرف، فن سپہ گری کی اصطلاح قریب بہ متروک۔

ہے خوف جان کا ایسے پھیکیت سے ہر دم
بتاتے باہرہ قاتل کہیں نہ ہُول چلے — رند

ہولِ دل :۔ باضافت دل کی دھڑکن۔ اختلاج قلب۔ خفقان۔ فارسی ترکیب۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہول دل کا مجھے کیا دیتے ہو لا کر تعویذ
اس کا خط لاؤ کہ رکھوں میں بنا کر تعویذ — ذوق

واں اُس کو ہول دل ہے تو یاں میں ہوں شرمسار — غالب

قول فیصل :۔ زیادہ تر ہول دل کا تعویذ زبانوں پر ہے

تعویذ ہول دل ہیں وہ معجز ہتھیلیاں
ہاتھ اس نے جب رکھا دل مضطر ٹھہر گیا — شاد لکھنوی

ہَول دلا :۔ بزدل۔ نامرد۔ ڈرپوک۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ اس محل پر بزدلا بولتے ہیں۔

ہَول دل :۔ گلے میں ڈالنے کی ایک چیز۔ جس سے دل کا خوف دور ہو جاتا ہے۔ اردو مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہول دل :۔ گھبراہٹ بزدلی (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہَول دینا :۔ گھبرا دینا۔ صدمہ دینا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔ متروک

اس وقت در پہ خیمہ کے زینبؑ بھی سامنے
چلّائی سخت ہَول دیا اس کلام نے — دبیر

ہُول دینا :۔ ہولا مارنا۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں ہولا دینا بولتے ہیں۔

ہَول دینا :۔ (کنایۃً) اشتعال دینا۔ کسی کو کسی کام کے لیے اشتعال دے کر آمادہ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہُولڈال :۔ (بضم اوّل و واو مجہول)، بستر بند، وہ موٹے کپڑے یا زین کا بنا ہوا جس میں مسافر اپنے اوڑھنے بچھانے کا سامان رکھ کر سفر کرتے ہیں۔ انگریزی مذکر رائج۔

محل صرف :۔ مجھے نواب معظم جاہ بہادر نے وقت رخصت تُرکی کا بنا ہوا ہُولڈال مرحمت فرمایا تھا وہ اتفاق سے گھر لانے پر کوئی چرا لے گیا۔

قول فیصل :۔ اس محل پر بستر بند عام طور سے زبانوں پر ہے۔

ہُولڈر :۔ (بضم اوّل و فتح چہارم)، وہ گول بنی ہوئی شے جس میں بلب لگاتے ہیں۔ انگریزی مذکر رائج۔

محل صرف :۔ بازار جا رہے ہو جہاں بلب خریدنا وہاں ایک ہولڈر بھی خریدتے لانا۔

ہولڈر :۔ نب لگا ہوا قلم۔ انگریزی مذکر رائج۔

محل صرف :۔ تم ڈاڈپن سے نہ لکھو بازار سے ایک ہولڈر اور جی نب خرید کے اس سے مشق کرو۔

ہَول رہنا :۔ خوف اور گھبراہٹ رہنا۔ اردو،

محاورہ، دہلی کی زبان۔

؎ رہے ہے ہَول کہ برہم نہ ہو مزاج کہیں
بجا ہے ہول دل اُن کے مزاج داں کے لیے　　ذوقؔ

نہ دیکھو دیکھو تم آئینے کو کہ مجھ کو رہتا ہے ہول ہر دم
کہیں نہ جم جائے عکس اس کا رُخِ مصفّا پہ زنگ ہو کر
داغؔ

ہُولَڑ۔ ہُولَر ؛۔ بچّہ نوزائیدہ، پیٹ کا بچہ، ننھا بچہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ؛۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ہَول زَدَہ ؛۔ خوف زدہ۔ ڈرپوک۔ دہشت کا مارا۔ گھبرایا ہوا۔ مضطرب۔ اُردو، صفت (نور اللغات)

قولِ فیصل ؛۔ عام طور سے زبانوں پر خوف زدہ ہے۔

ہَول سَمانا ؛۔ دہشت سمانا، خوف سمانا۔ ڈرنا۔ اُردو محاورہ، مذکر، عورتوں کی زبان

محل صرف ؛۔ بیگم صاحب کے دل میں کچھ ایسا ہول سمایا کہ اختلاج قلب کے صدمے سے تیسرے دن انتقال فرمایا۔

ہُول سُول ؛۔ (ہر دو لفظ واو مجہول) پورا کا پورا کُل کا کُل۔ انگریزی مذکر رائج۔

محل صرف ؛۔ بڑے بھائی نے اپنے چھوٹے بھائی کو اپنی پوری دوکان کا ہول سول مالک بنا دیا ہے خود گھر میں خاموش ہو کے بیٹھ رہے۔

ہُول سیل ؛۔ (ہول، بضم اول و واو مجہول) (سیل، بکسر اول و یائے مجہول) تھوک فروش انگریزی، رائج۔

محل صرف ؛۔ تم صابون بھٹک کر لینے کے بجائے ہول سیل میں خریدو تو سستا پڑے گا۔

ہَول کرنا ؛۔ سوراخ کرنا، شگاف کرنا (اُمراؤ صاحبؔ)

محل صرف ؛۔ پہلے برمے سے ہول کر لو پھر کیل ٹھونکنا۔

ہَول کھانا ؛۔ ڈرنا۔ دہشت زدہ ہونا۔ کسی اندیشہ کے سبب آپ ہی آپ خوف کھانا۔ اُردو صرف عورتوں کی زبان۔

آنکھیں بھی دونوں لال ہیں آنسو بہانے سے
منھ زرد ہو گیا ہے فقط ہول کھانے سے　　مرزا دبیرؔ

قولِ فیصل ؛۔ جمع کے ساتھ ہولیں کھانا بھی زبانوں پر تھا جو اب متروک ہے۔

بیٹھی ناحق کو ہولیں کھاتی ہیں
امی جان آپ کی بلاتی ہیں　　نواب مرزا شوقؔ

ہَولناک ؛۔ (بالفتح) وہ جس کے دیکھنے سے دل میں خوف و ہراس پیدا ہو۔ بھیانک۔ خوفناک۔ ڈرانا فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

وہ شام ہولناک وہ صحرائے پُرخطر
وہ قبلہ رو شہیدوں کے لاشے لہو میں تر　　تعشقؔ

ہَولُو ؛۔ (بالفتح و ضم لام واو معروف) متلون مزاج۔ خبط الحواس، بیوقوفی کی باتیں کرنے والا۔ اُردو مذکر بازاری زبان۔

محل صرف ؛۔ برسوں کے بعد خدا نے ایک لڑکا بھی دیا تو غریبی کو ایسا ہولو دیا کہ سارے گھر کی زندگی دشوار کیے ہوئے ہے۔

ہَولُو جَولُو ؛۔ گھبرایا ہوا۔ خبط الحواس، کم عقل، بیوقوف۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف ؛۔ ہمارا خیال تھا کہ تمہارا لڑکا پڑھ لکھ کے کسی قابل ہو جائے گا وہ ایسا ہولو جولو نکلا جس پر بڑا افسوس ہوتا ہے۔

قولِ فیصل ؛۔ ہولی جولی باتیں بھی عورتیں بولتی ہیں۔

ہَولوں میں ؛۔ گھبراہٹ اور اضطراب میں۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہماری تو ہولوں میں جاتی ہے جان　　لذتِ عشق

ہُولیارے ؛۔ (بضم اول و واو محذوف) ہولی کھیلنے والے خاص لوگ جو ہولی کے دن سڑکوں پر جتھا کرکے نکلتے ہیں اور ایک دوسرے پر رنگ ڈالتے ہیں اور ہولی سے تعلق رکھنے والے گانے گاتے ہیں۔ اردو عوام کی زبان۔

قولِ فیصل ؛۔ پرانے زمانے کے گانوں میں سے ایک گانا یہ بھی ہے۔
(ہولی کھیلیں بارہ امام مدینے میں دھوم مچی)
مگر عام طور سے زبانوں پر ہلیارے ہے۔

ہُولیاں ؛۔ ہولی کے گانے۔ ہولی سے تعلق رکھنے والے گانے۔ اُردو موسیقی دانوں کی اصطلاح

محل صرف ؛۔ ادنیٰ سی بات یہ ہے کہ بارہ سو دھرپد اور دھمال کی تال کی اٹھارہ سو ہولیاں معلوم تھیں۔
(قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

ہُولی ؛۔ (واو مجہول) ہندوؤں کے ایک تہوار کا نام جس میں لکڑیاں جمع کرکے ہولی کی شام کو لکڑیوں میں آگ لگاتے ہیں۔ ہندی مونث رائج۔

خاک گلزار میں پھولوں نے اُڑائی کیا کیا
ابکی ہولی جو مجھے رنگ محل میں گذری　　اسیرؔ

قولِ فیصل ؛۔ اس کا صرف کھیلنا منانا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

یہ ٹپکتا ہے رنگ بسمل سے
ہولی کھیلے گا آج قاتل سے　　داغؔ

عید کے دن وہ ذبح کرکے مجھے
گھر میں ہولی منائے بیٹھے ہیں　　داغؔ

میں ہوں روتی جانصاحب تو اُڑاتا خاک ہے
تجھ کو ہولی ہو گئی بندی کو ساون ہو گیا
جانصاحب

بسنت کے بعد ہر ترا ہے اور چھدرا ہے پر

ارنڈ کا درخت لگا کے اس کے نیچے لکڑیاں جمع کرتے ہیں۔

ہندوستان خصوصاً شمالی ہند میں بسنت کے تہوار کے ساتھ ہی ہولی کا تہوار منانے کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ ماحول میں عجیب سا سرور کن خمار پیدا ہو جاتا ہے۔ بسنت کے روز سے ہی ہولی جلنے تک لوگ ڈھول ڈھکے لیکر گلی کوچوں میں ناچ شروع کر دیتے ہیں۔

ہولی کیوں منائی جاتی ہے؟ اس کے پس منظر میں کیا داستان ہے؟ یہ بات بہت پرانی ہو چکی ہے اور ہولی کے تہوار پر مضامین میں اس کو دہرایا جاتا ہے۔ ہندو دیومالا کے مطابق زمانہ قدیم میں ہرینہ کشیپ نامی ایک راجہ تھا جو اپنے آپ کو خدا سے بھی بلند و بالا تصور کرتا تھا۔ وہ کہتا تھا میں ہی خدا ہوں جس کو چاہوں زندہ رہنے دوں جس کو چاہوں مار ڈالوں۔ اس کا حکم تھا کہ مندروں میں اس کی پوجا کی جائے۔ اس کے راج میں کسی شخص کی مجال نہیں تھی کہ وہ اس کی نافرمانی کر سکے۔ سرتابی کی سزا موت تھی۔

اس کے حکم سے سرتابی اور اس کے فرمانوں کو چیلنج کرنے والا خود اس کے گھر میں پیدا ہونے والا اس کا راج کمار پرہلاد تھا جو اپنے اساتذہ اور ملنے جلنے والے سبھی لوگوں سے کہتا تھا کہ اس کا باپ خدا نہیں ہے اس کی پوجا نہ کرنا چاہیے۔ آج دنیا اس شہزادے کو جس نے اپنے باپ کے ایک نامناسب حکم کی نافرمانی کی بھگت پرہلاد کے نام سے یاد کرتی ہے۔

اپنے بیٹے کی طرف سے اس نافرمانی سے ہرینہ کشیپ بوکھلا اٹھا۔ اس نے اپنے بیٹے کو سمجھانے کی بہت کوشش کی کہ وہ اس کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرے۔ لیکن پرہلاد پر ان باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا وہ برابر بھگوان کی پوجا کرتا اور دوسرے لوگوں سے بھی یہی کہتا کہ وہ ہرینہ کشیپ کو بھگوان نہ سمجھیں۔ ہرینہ کشیپ کو پرہلاد کی ان باتوں پر بڑا غصہ آیا۔ چنانچہ اس نے اسے ہلاک کرنے کی کئی کوششیں کیں۔ لیکن اس کی کوئی بھی کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔ اس نے پرہلاد کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لیے ہاتھی چھوڑا لیکن ہاتھی نے اسے نہیں کچلا۔ ایک بار اس نے اسے پہاڑی سے گروا دیا لیکن اس سے بھی پرہلاد کو کسی قسم کا گزند نہیں پہونچا۔

ہرینہ کشیپ کی ایک بہن ہولیکا نام کی تھی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسے ایسا ور ملا ہوا تھا کہ آگ سے جلا نہیں سکتی تھی۔ راجہ ہرینہ کشیپ نے اپنی بہن کے ساتھ مل کر سازش کی کہ وہ پرہلاد کو اپنی گود میں لے کر چتا پر بیٹھ جائے۔ چتا کو آگ لگا دی جائے گی۔ ایسے میں ہولیکا کا تو کچھ نہیں بگڑے گا لیکن پرہلاد جل کر ہلاک ہو جائے گا۔ مگر جب اس سازش کو عملی جامہ پہنایا گیا تو انہونی ہونی ہو گئی چتا کی آگ میں ہولیکا جل گئی اور پرہلاد کا بال تک بیکا نہ ہوا۔

راج کمار پرہلاد کے یوں موت کے منہ سے بچ جانے اور ہولیکا کے جل جانے پر ہرینہ کشیپ کی پرجا نے شادیانے بجائے اور ہولیکا کے جل جانے کی رات کے اگلے روز باقاعدہ جشن مسرت منایا۔ کہا جاتا ہے کہ اسی روز سے ہولی کا تہوار منایا جاتا ہے جس رات ہولیکا جل مری تھی اسی رات ہر برس ہولی جلائی جاتی ہے اور اس کے اگلے روز صبح ہی سے جشن شروع ہو جاتا ہے۔ لوگ ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں۔ ان پر رنگ پھینک کر خوب ہڑدنگ مچاتے ہیں۔ گلے مل کر ایک دوسرے کو ہولی کی بدھائی دیتے ہیں اور گلے شکوے دور کرنے کے لئے اپنی غلطیوں پر معافی تک مانگتے ہیں۔ کم عمر لوگ بزرگوں کے پاؤں چھو کر ان سے دعائیں حاصل کرتے ہیں۔

چند برس پہلے ہولی صرف سوکھے رنگوں گلال عبیر وغیرہ سے کھیلی جاتی تھی اور رنگ بھی ٹیسو کے پھولوں کا ڈالا جاتا تھا لیکن اب ہولی میں دوسرے رنگ بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ زیادہ سنجیدہ مزاج لوگ اپنے ملنے والوں کے گلے مل کر ٹیکا لگانے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ مگر نوجوان نسل ان پابندیوں سے آزاد ہے۔ بچے تو غباروں میں رنگ دار یا سادہ پانی بھر کر راہ چلتے لوگوں پر پھینکتے ہیں۔ ایک دوسرے پر رنگ پھینکنے کے لیے لوہے پیتل یا پلاسٹک کی پچکاریوں سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ یار دوست جمع ہو کر اپنے دوستوں اور ملنے والوں کے گھروں پر جاتے ہیں جہاں پکوانوں اور جل پان سے ان کی تواضع کی جاتی ہے۔ بازاروں اور گلی کوچوں میں رنگ ڈالنے والے "برا نہ مانو ہولی ہے" کے نعرے لگاتے ہوئے خوش دلی کے ساتھ آنے جانے والوں کو رنگ سے شرابور کر دیتے ہیں۔

ہولی کے اس تہوار کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ اس کے ساتھ ہی بہار کا موسم شروع ہو جاتا ہے۔ صبح سے ہی ہلکی ٹھنڈی ہوائیں چلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ خزاں رسیدہ درختوں پر نئے نئے پتے آتے ہیں۔ باغوں میں پھول کھلتے ہیں۔ فضا میں ایک مستی پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ یہ تہوار پھاگن کے

مہینے میں آتا ہے اس نسبت سے ہولی کے روز رنگ کھیلنے کو پھاگ کھیلنا بھی کہا جاتا ہے۔

بغیر رنگ کی ہولی :۔ ملک کے سبھی حصوں میں ہولی کا تہوار صرف رنگ سے ہی نہیں منایا جاتا۔ ہم نے ہریانہ کی عورتوں کو اپنے دیوروں اور ان کے دوستوں وغیرہ کو ساڑیوں کے موٹے رسّے بٹ کر ان سے پیٹتے دیکھا ہے۔ وہاں رنگ سے ہولی نہیں کھیلی جاتی۔ لیکن یہ عورتیں اپنے باپ بھائی شوہر کو ساڑیوں کے ان رسّوں سے نہیں پیٹتیں۔ بعض حالات میں عورتیں اپنے دیوروں وغیرہ کو چوٹ پہونچانے کے لئے ساڑیوں کے ان رسوں میں ترازو کے بانٹ یا پتھر بھی باندھ لیتی ہیں اضلاع رہتک سرسا اور گوڑگاؤں میں ہولی کے تہوار سے ایک پکھواڑہ پہلے ہی ہلچل شروع ہو جاتی ہے عورتیں روزمرہ زرق برق لباس زیب تن کر کے ایک جگہ جمع ہو کر کیرتن وغیرہ کرتی ہیں۔ پاؤں میں آلتا اور ہاتھوں میں مہندی رچاتی ہیں اور پھر ڈھولک کی تھاپ پر مل کر لوک گیت گاتی ہیں اور ناچ کرتی ہیں۔ ہولی کے چند دن پہلے کسی مرکزی مقام یا مقامات پر لکڑی کا ڈنڈا گاڑ دیا جاتا ہے جس کے ارد گرد لکڑیاں جمع کی جاتی ہیں اور درختوں کی ٹہنیاں کاٹ کر رکھ دی جاتی ہیں جو ہولی کے دن تک سوکھ جاتی ہیں پھر ہولی کی پہلی رات کو پنڈتوں کے بتائے ہوئے مہورت کے وقت اس مقام پر ہولی جلائی جاتی ہے جسے جلا کر لوگ خوب ناچتے ہیں اور ایک دوسرے پر گلال وغیرہ پھینکتے ہیں۔ ہولی جلانے سے پہلے لکڑیوں کا یہ ڈھیر جسے ہولی کی چتا بھی کہا جاتا ہے اس کے ارد گرد ہولی (رنگا سوتی دھاگا جسے متبرک مانا جاتا ہے) باندھی جاتی ہے۔ یہ چتا جتنی بلند ہوتی ہے جوش و خروش ظاہر کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات تو یہ چتا ۱۰ فٹ سے بھی بلند ہوتی ہے۔ دیہات میں عورتیں گوبر کے گولے وغیرہ بنا کر ان کے مختلف شکلوں کے ہار گوندھتی ہیں۔ ہر عورت اتنے ہار بناتی ہے جتنے کہ اس کے بھائی ہوتے ہیں لیکن جن کے بھائی نہیں ہوتے وہ بھگوان کے نام پر ہار بناتی ہیں۔

شگون :۔ جب چتا کو آگ دی جاتی ہے اور چتا جلنے لگتی ہے تو بعض کسان عورتیں ان میں گیہوں کے خوشے اس خیال سے بھونتی ہیں کہ ان کے کھیتوں میں بھرپور فصل ہو۔ کچھ عورتیں چتا میں گھیا اور سیتا پھل جیسی سبزیاں بھی پھینکتی ہیں اور ان کے بعد ان کے بیجوں کی بوائی کرتی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ایسا کرنے سے ان سبزیوں کی بھرپور فصل ہوگی۔ اس عرصے میں مرد لوگ ناچتے اور بانسریاں بجاتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ چتا کے درمیان جو ڈنڈا گاڑا جاتا ہے آگ لگاتے ہی اسے اٹھا لیا جاتا ہے۔ یہ ڈنڈا [illegible] پرہلاد کی علامت مانا جاتا ہے اور بعد میں اسے گاڑی کے جوئے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اگر ڈنڈا کسی جگہ سے نہ جلے تو اسے اچھا شگون مانا جاتا ہے لیکن اگر ڈنڈا زیادہ گہرا گڑا ہوا اور وہ نہ نکالا جا سکے تو گاؤں والوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ اب کی نسل اچھی نہیں ہوگی۔ ہولی جلنے کی اگلی صبح کو عورتیں چتا پر جاتی ہیں اور آگ کو بجھاتی ہیں اور اپنے گاؤں اور اپنے اپنے کنبوں کی سکھ شانتی کے لئے دعائیں مانگتی ہیں۔ وہ اس خیال سے چتا کی کچھ راکھ اپنے ہمراہ اپنے گھروں میں لے آتی ہیں۔

اگلے روز گاؤں کی بیٹیاں گاؤں کے کسی پاک میں یا مندر کے قریب رنگین پانی کے ایک ٹب کے ارد گرد جمع ہوتی ہیں۔ ایسا کرنے کے لیے بیٹیوں کو پیسے ملتے ہیں۔ اس کے بعد گاؤں کی نئی نویلی بہویں ہاتھوں میں ساڑیوں سے بٹے رسّے لے کر وہاں آتی ہیں۔ یہاں گاؤں کے لوگوں کو چیلنج کیا جاتا ہے کہ وہ عورتوں کو ٹب میں گرا کر دکھائیں۔ یہ کام مشکل ہی سے گاؤں کا کوئی جی دار نوجوان کر پاتا ہے۔ ورنہ عام لوگ ہریانہ کی ان مٹیاروں کے سامنے ٹک نہیں پاتے اور ان بہوؤں کی مار سے بھی شاید ہی کوئی بچ پاتا ہوگا۔ بہویں اخیر (بالآخر) مار مار کر کھیتوں میں کھدیڑ دیتی ہیں۔

برج کی ہولی :۔ کچھ ایسی ہی ہولی کرشن جی کی جنم بھومی میں کھیلی جاتی ہے۔ جہاں ہولی کے تہوار سے ایک مہینہ پہلے ہی ہولی شروع ہو جاتی ہے جمنا کنارے پر واقع تمام مندروں کو خوب سجایا جاتا ہے جس میں [illegible] ہوتی ہیں اور خوب بھنگ گھوٹی جاتی ہیں۔ ہولی کے روز مندروں کی تمام مورتیوں کا ایک جلوس نکالا جاتا ہے۔ جلوس میں ڈھول تاشے بجتے ہیں بانسری کی تانیں سنائی دیتی ہیں۔ مورتیوں کے آگے سونے اور چاندی کے برتنوں میں عبیر اور گلال رکھا جاتا ہے۔ کرشن جی کو پسندیدہ رنگ کیسری گرم پانی میں حل کر کے رکھا جاتا ہے اور دیوتاؤں کی مورتیوں کو ڈھک دیا جاتا ہے باہر ڈھول نگیرے بجتے ہیں اور لوگ رسیا گاتے ہیں بعد میں پردہ اٹھا دیا جاتا ہے اور اس کے بعد لوگ کھل کر ہولی کھیلتے ہیں۔ اور پھاگ اڑاتے ہیں اس روز مکانوں کی دیواروں پر بھی رنگ گرائے جاتے ہیں اور یہ رنگ پھر ساون کی بارش ہی میں دھلتے ہیں۔

راجستھان میں ہولی منانے کے انداز نرالے ہیں۔ باڑمیر کے بعض دیہاتوں میں کیچڑ اور مٹی ڈال کر ہولی کھیلتے ہیں۔ ہولی کے دن گدھے کی سواری کو نیک فال سمجھا جاتا ہے۔ مدھیہ پردیش کے لوگ جلوس نکال کر ایک دوسرے پر رنگ پھینکتے ہیں۔ منڈیل کھنڈ کے قبائلی علاقے میں لوگ ہولی کے روز مہوا شراب پیتے ہیں اور گلال اڑاتے ہیں۔ وہاں رات بھر لوگ ناچتے ہیں۔

گجرات کا پرشاد:۔ گجرات میں ہولی جلانے سے پہلے عورتیں گھڑوں میں پانی گیہوں، مونگ باجرہ اور موٹھ وغیرہ ڈال کر انھیں ہولی کی گرم راکھ میں دبا کر ان کی حفاظت کے لئے رات بھر پہرہ دیتی ہیں۔ گھڑوں میں رکھا ہوا اناج اور دالیں خوب بھن جاتی ہیں تو انھیں پرشاد کے طور پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ ریاست بھر میں لوگ رنگ وغیرہ سے ہولی کھیلتے ہیں اور پوریاں اور پاپڑ تیار کرتے ہیں۔ پنجاب کے شہروں میں رنگ سے ہولی کھیلی جاتی ہے اور بازاروں میں ناچ ہوتے ہیں ہولی کے اگلے روز ہولہ محلہ کا تہوار مناتے ہیں۔ یوپی بہار اور مہاراشٹر میں ہولی جلائی جاتی ہے اور اس میں بعض اوقات لوگ لکڑیاں چرا کر ڈالتے ہیں۔ اس کے اگلے روز بچوں کو بلا کر انھیں جل پان کروایا جاتا ہے اور انھیں چینی کے کھلونوں کی مالائیں پیش کی جاتی ہیں اور لوگ بازاروں میں گھوم گھوم کر ہولی کھیلتے ہیں اور ناچتے ہیں۔

مدراس ترپونڈرم اور بنگلور وغیرہ جنوبی ہند کے مقامات پر ہولی نہیں کھیلی جاتی لیکن جن مقامات پر شمالی ہند کے لوگ کافی تعداد میں آباد ہیں وہاں وہ ہولی کھیلتے ہیں۔ دلی میں البتہ ہولی نہایت جوش و خروش سے منائی جاتی ہے اور اس تہوار کو اتنے جوش سے مناتے ہیں جتنے جوش و خروش سے دیوالی مناتے ہیں۔

آصف الدولہ کی نوابی کے دور میں لکھنؤ میں ہولی کا تہوار بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا تھا جس میں آصف الدولہ اور ان کے درباری بھی دل کھول کر حصہ لیتے تھے اور جس سے متاثر ہو کر میر نے کہا ہے

جشن نوروز ہند ہولی ہے
راگ رنگ اور بولی ٹھولی ہے
جشنِ نوروزی اہل ہند سب
ہے یہی تب محو عشرت ہیں گے اب

قتیل نے لکھا ہے کہ ہولی کے دن لکھنؤ میں تمام دن رنگ گلال وعبیر اڑتا تھا (ہفت تماشا ص۹۳) اس کی تفصیلات دیتے ہوئے میر نے لکھا ہے کہ زن و مرد زعفرانی لباس زیب تن کر کے صبح سے ہی ہولی کھیلتے تھے۔ مختلف برتن رنگوں سے لبالب بھر لیے جاتے تھے اور خاص طور سے زعفرانی رنگ کا استعمال زیادہ کیا جاتا تھا۔ عبیر میں گلوں کی پتیاں ملا کر خوان کے خوان مہیا کیے جاتے تھے ساتھ میں مختلف رنگوں کے گلال بھی ہوتے تھے اور ان سب چیزوں سے جم کر ہولی کھیلی جاتی تھی۔ کچھ لوگ گلال کے قمقمے ایک دوسرے کو مارتے تھے۔ اس رنگ افشانی سے چاروں طرف پھواریں اڑتی نظر آتی تھی جسے دیکھ کر لگتا تھا کہ جیسے کوئی رنگین بادل جم کر برس رہا ہو اور جب گلال اور عبیر فضاؤں میں بکھرتا تھا تو ایسا لگتا تھا کہ فرش تا چرخ رنگین چادر تن گئی ہو۔

آصف الدولہ کے علاوہ اودھ کے امرا و عمائدین شہر بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ گومتی سے لے کر جلال آباد تک یعنی موجودہ لکھنؤ کے عیش باغ ریلوے اسٹیشن تک جس طرف نظر اٹھتی تھی چراغاں ہی چراغاں نظر آتا تھا۔

ہندوستان کی عظمت کا سب سے بڑا ثبوت یہی ہے کہ یہاں کے باشندے بلا لحاظ مذہب و ملت بعض تہوار مشترکہ طور پر مناتے ہیں خواہ وہ بسنت ہو یا ہولی، بیساکھی ہو یا دیوالی۔ ہولی پر کسانوں کی لہلہاتی فصلیں اپنی جھولی میں کتنی امنگوں اور ترنگوں کو لیے ہوئے ہوتی ہے جنھیں دیکھ کر وہ بے اختیار جھوم اٹھتے ہیں۔ یہاں تک کہ ویران اور سنسان میدانوں پر بھی ہولی کی من موہ لینے والی رنگت چاروں طرف چھائی نظر آتی ہے۔ ایسے پھلے پھولے اور دلکش ماحول میں مردہ سے مردہ دل بھی قدرتی طور پر صرف کھلکھلا ہی نہیں اٹھتا بلکہ ناچ اٹھتا ہے۔ قدرت کی بخشش بغیر مذہب و ملت ہر ہندوستانی کا رنگ نکھارنے میں جادو کا اثر رکھتی ہے۔

ان گنت اردو شاعروں نے ہولی کی تعریف میں طبع آزمائیاں کی ہیں قدیم و جدید شعرا کے کلام میں اس موضوع پر نظمیں اور متفرق اشعار بکثرت ملتے ہیں۔ میر تقی میر نے اپنی ایک مثنوی میں نواب آصف الدولہ کے ہولی کھیلنے کا بیان یوں قلم بند کیا ہے ؎

ہولی کھیلا آصف الدولہ وزیر
رنگ صحبت سے عجب ہیں خورد و پیر
رنگ افشانی سے پڑتی ہے پھوار
رنگ باراں تھا مگر ابر بہار
قمقمے جو مارتے بھر بھر گلال
جس کے لگتا آن کر پھر منہ ہے لال

برگ گل مل داں اڑاتے تھے عبیر
تھی ہوا میں گرد تا چرخ اثیر

نظیر اکبرآبادی کی نظمیں ہندوستانی تہذیب و تمدن کی منھ بولتی تصویریں ہیں" ہولی کی بہاریں" ان کی ایک نہایت عمدہ اور جامع نظم ہے جس کے چند اشعار یہ ہیں۔

جب پھاگن رنگ جھمکتے ہوں
تب دیکھ بہاریں ہولی کی
اور ان کے شور کھڑکتے ہوں
تب دیکھ بہاریں ہولی کی
پریوں کے رنگ دمکتے ہوں
تب دیکھ بہاریں ہولی کی
محبوب نشے میں چھکتے ہوں
تب دیکھ بہاریں ہولی کی
(ضمیمۂ قومی آواز)

ہولی :۔ ایک قسم کے گیت جو ہولی کے موسم میں گاتے ہیں۔ اردو مونث، رائج۔

ہولی :۔ لکڑیوں کا ڈھیر جس کو ہولی کے روز جلاتے ہیں۔ ہندی، اہل ہنود کی زبان۔

ہولی دیوالی کرنا :۔ دولت اور ساز و سامان کو بری طرح تباہ و برباد کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ باپ کے بعد جتنی دولت اور جتنا سامان صاحبزادے کو ملا تھا سال بھر میں سب دوستوں کے پیچھے ہولی دیوالی کر دیا۔

ہولی کا بھڑوا :۔ وہ جس پر ہولی کے زمانے میں رنگ وغیرہ ڈال کر مسخرہ بنائیں۔ اردو، اہل ہنود کی زبان۔

ہولے :۔ (بالفتح) سہج سے۔ آہستہ۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ دہلی کی زبان ہے عام طور سے تکرار کے ساتھ ہولے ہولے زبانوں پر ہے۔

ہولیاں گانا :۔ ہولی کے گیت گانا۔ اردو صرف، اہل ہنود کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

میکشو اب کی تو رنگ ایسا جمانا چاہیے
واعظ آئیں جھٹیوں پہ ہولیاں گاتے ہوئے صبا

قول فیصل :۔ بصورت واحد ہولی گانا زیادہ ہے۔

ہولی جلانا :۔ ہولی کی رات کو ہندوؤں کا لکڑی کے کندے آگ میں جلانا۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف :۔ بہت پرانا قاعدہ چلا آرہا ہے کہ رات میں ہولی جلتی ہے اور صبح رنگ کھیلا جاتا ہے۔

ہولے دینا :۔ (واو معروف) لکڑی یا کسی چیز سے کسی چیز پر زور سے مارنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

بیٹھ جاتا تھا تھک کے میں جس جا
ہولے دے کے اٹھایا جاتا تھا عروج الفت

ہولے سے :۔ آہستہ سے ہلکے سے۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

ہولی ملن :۔ ہولی کا وہ دوسرا دن جس میں ایک دوسرے کے گلے ملتے ہیں۔ یا کسی خاص جگہ پہ جلسہ کرتے ہیں اور سب لوگ ایک دوسرے کے گلے ملتے ہیں اور خاص طور سے ناشتے پانی کا انتظام ہوتا ہے۔ اردو و رائج۔

قول فیصل :۔ ہولی تو عام طور سے زبانوں پر تھا اور ہے لیکن ملن کا لفظ انگریزوں کے جانے کے بعد اور کانگریس ہونے کے بعد عام طور سے بولا جانے لگا۔

ہولینا :۔ ساتھ ہو جانا۔ اردو صرف غیر فصیح رائج۔

شب وصال کے ہمراہ ہولیے ہوتے امیر

ہولینا :۔ ذرا دیر کے لیے کہیں چلا جانا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ جب اپنی بہن کے یہاں آتے ہو تو تھوڑی دیر کے لیے ہمارے یہاں بھی ہولیا کرو۔

قول فیصل :۔ اسی محل پر ہو جایا کرو بھی بول دیتی ہیں۔

ہولے ہولے :۔ آہستہ آہستہ۔ اردو صرف، دہلی کی عورتوں کی زبان۔

چلو ہولے ہولے دھمک سے نگھنو
گئی سب مسک میری چولی کہاروں رنگین

ہوم :۔ (بضم اول و واو مجہول) ہون۔ آگ کی پوجا ہندوؤں کی ایک رسم کا نام جس میں آگ جلا کر منتر پڑھتے ہوئے آگ میں گھی ڈالتے جاتے ہیں۔ سنسکرت۔ مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ ساحر سیاہ فام اسباب ساحری تخت پر رکھے گلے میں ایک لوح بہت بڑی پہنے منقل آتشیں پر ہوم جلاتا بڑے تزک سے قریب دیوانگاں آیا۔ (طلسم ہوشربا)

ہوم :۔ گھر۔ مکان۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

ہو مارنا :۔ سناٹا ہونا، تنہائی ہونا، ویرانی ہونا، اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ جس مکان میں بہت سے آدمی رہتے تھے اب جو دو برس کے بعد میں نے آکے دیکھا تو مکان خالی ہے اور ہو مار رہا ہے۔

ہوم ڈپارٹمنٹ :۔ وہ محکمہ جس کے متعلق پولیس اور جوڈیشیل وغیرہ کا کام ہوتا ہے۔ انگریزی، رائج۔

ہوم رول :۔ گھر کی حکومت، حکومت خود اختیاری۔ انگریزی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ہوم سکریٹری :۔ پولیس کے ہوم محکمے کا سکریٹری۔ انگریزی، رائج۔

ہُوم گارڈ :- گھر کا محافظ، پولیس کا وہ محافظ دستہ جو ضرورت پڑنے پر پولیس کی مدد کرتا ہو۔ انگریزی رائج۔

محلِ صرف :- خالی گھوما کرتے ہو تھوڑی سی ٹریننگ کر کے ہوم گارڈ میں کیوں نہیں بھرتی ہو جاتے۔

ہُوم منسٹر :- وزیرِ داخلہ، پولیس اور جوڈیشل وغیرہ کا وزیر۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف :- کیا تم سمجھتے ہو کہ تمھارا کام ایسا پیچیدہ ہے کہ وہ کچھ کر نہیں سکتے ارے بھائی پورے یوپی کے ہوم منسٹر ہیں چٹکی بجاتے میں کام ہو جائے گا۔

ہُومیو پیتھک :- علاج۔ بالمثل۔ گرم کا گرمی اور سرد کا سردی سے علاج۔ انگریزی مذکر رائج۔

قولِ فیصل :- جناب کانشی رام سائکلو پیڈیا آف ہومیو پیتھک میڈیسن یعنی مخزن المفردات ہومیوپیتھی میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہومیوپیتھی لفظ کے لغوی معنی علاج بالمثل کے ہیں مگر عام طور سے مختلف مصنفین نے اس کی مختلف تعریفیں کی ہیں اگر ان سب کو یکجا کیا جائے تو ہومیوپیتھی کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے ہومیوپیتھی ایک ایسا آرٹ یا فن ہے جس کے ذریعے مریض کا علاج مریض کی اندرونی و بیرونی علامات کے مطابق طریقہ بالمثل سے کیا جاتا ہے۔

بادی النظر میں یہ تعریف بالکل ٹھیک معلوم ہوتی ہے مگر غور سے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے بالکل مہمل اور نامکمل ہے اس لیے ہومیوپیتھی نہ صرف ایک فن ہے بلکہ ایک سائنس بھی ہے جس قدر اس میں بنیادی اصول اور گہرا فلسفہ ہے جو دوسرے کسی طریقہ علاج میں نہیں ہے اس کی (ہومیوپیتھی) ماہیت کو سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کے ہر ایک پہلو پر فرداً فرداً غور کیا جائے۔ تاکہ اس کی اصلیت بخوبی سمجھ میں آجائے اور علاج کرنے میں زیادہ آسانی ہو۔ بغیر اس کو سمجھے ہوئے علاج میں کامیاب ہونا نہ صرف مشکل ترین ہے بلکہ ناممکن ہے۔

ہومیوپیتھی اور اس کے اصول سمجھنے کے لیے سب سے بہتر طریقہ آرگنن کا مطالعہ ہے۔ اور میں آرگنن کی بنا پر اس کی وضاحت کرنے کی کوشش کروں گا اور امید کرتا ہوں کہ ناظرین اس کو خوب غور سے پڑھیں گے کیوں کہ یہی اصول اور فلسفہ ہی ہومیوپیتھک سائنس یا آرٹ کی بنیاد ہے۔

آج سے پچاس سال قبل اس فن کی اہم ترین کتاب کا اردو ترجمہ لکھنؤ کے ڈاکٹر پیارے لال سرداہو نے کیا تھا جو عام طور سے ہومیوپیتھک کالجوں میں پڑھایا جاتا تھا اور وہ اپنی افادیت کے اعتبار سے بہت مستند سمجھا جاتا تھا۔

ہُوں :- اگر بس میں ہو۔ اگر قابو میں ہو۔ اگر موجود ہو۔ اگر اختیار میں ہو گی جگہ۔ اردو، فصیح رائج۔

ہوں تو چین و طلب و ملکِ عالم دے ڈالوں
بوسہ گیسو و رخسار و دہن کے بدلے — رشک

ہُوں :- (واو معروف) ایک کلمہ ہے جو ناگواری ظاہر کرنے کے لیے بولتے ہیں۔ اردو، عوام کی زبان۔

محلِ صرف :- ہوں کیا ہنسی ٹھٹھا ہے گرفتار کر لیا۔ (فسانۂ آزاد)

ہُوں :- (واو معروف) اپنی رضامندی ظاہر کرنا۔ ہاں۔ ایک کلمہ ہے کہ کسی امر کے اقرار و اقبال کے واسطے زبان پر لاتے ہیں۔ اردو مونث رائج۔

قولِ فیصل :- زیادہ تر نکاح پڑھنے والا جب دلھن سے پوچھتا ہے کہ میں فلاں کے ساتھ تمھارا نکاح پڑھوں تو شرم کی وجہ سے بہت خفیف آواز سے کہتی ہے۔ ہُوں۔

وقتِ نکاح سنتے ہیں رنگیں یہ رسم ہے
ہوں کیجیے خوشی سے مگر ہاں نہ کیجیے — رنگین لکھنوی

ہُوں :- کسی بات میں رد کرنے اور ٹوکنے کے محل پر۔ اردو رائج۔

محلِ صرف :- ارے تو کیا کر رہا ہے تیرے پاؤں کیچڑ میں بھرے ہیں ہوں مسجد میں نہ جانا۔

قولِ فیصل :- یہ زمانہ حال کے متکلم کی ضمیر بھی ہے

ہونا :- پیش آنا۔ بننا۔ اردو مصدر، رائج۔

محلِ صرف :- اس وقت جیسی ہوگی دیکھا جائے گا۔ پہلے سے کسی بات کی فکر کی ضرورت نہیں ہے۔

ہونا :- حاصل ہونا۔ بہم پہونچنا۔ ملنا۔ اردو مصدر، رائج۔

ہونے کو تو کیا ان سے ملاقات نہ ہوگی
جس بات کی خواہش ہے وہی بات نہ ہوگی — داغ

ہونا :- نتیجہ ظاہر ہونا۔ اردو مصدر، رائج۔

محلِ صرف :- کئی برس سے آپ مقدمہ لڑ رہے تھے بنا ہے کیا ہوا۔

ہونا :- ٹھہرنا۔ نسبت قرار پانا۔ اردو مصدر رائج۔

محلِ صرف :- میرا لڑکا کوئی پانچ برس کا تھا جب ہی سے میرے بھائی کی لڑکی کے ساتھ منگنی ہوگئی تھی۔

ہونا :- گزرنا۔ اردو مصدر عوام کی زبان۔

محلِ صرف :- تمہیں لکھنؤ گئے ہوئے سال بھر ہوگیا مگر ایک خط نہ لکھا۔

ہونا :- ساتھ چلنا، ہمراہ ہونا۔ اردو مصدر فصیح رائج۔

جس وقت چلے سبطِ نبیؐ خیمے سے باہر
ہمراہ ہوئے حضرتِ عباسؑ دلاور مؤلف

ہُونا ۷:ـ موقع پر موجود ہونا، حاضر ہونا۔ اردو مصدر، رائج۔

محلِ صرف:ـ جس وقت جلسے میں تمھارے خلاف تقریریں ہو رہی تھیں اگر تم ہوتے تو ضرور بگڑ کر چلے آتے۔

ہونا ۸:ـ آنا۔ اردو مصدر، رائج۔

جو تمھاری طرح تم سے کوئی جھوٹے وعدے کرتا
تمھیں منصفی سے کہہ دو تمھیں اعتبار ہوتا غالب

قولِ فیصل:ـ ایک معنی شریک ہونا بھی ہیں جیسے تمھارا برات میں شریک ہونا بہت ضروری ہے۔

ہونا ۹:ـ پکنا۔ تیار ہونا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:ـ باجی دیر سے چاول دم کھا رہے ہیں دیکھ لو اگر ہو گئے ہوں تو اتار لو۔

ہونا ۱۰:ـ بجنا۔ بجایا جانا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

ہزاروں تیرِ ستم جڑ گئے کمانوں میں
دُہل سواروں میں قرنا ہوئی پیادوں میں اوج

ہونا ۱۱:ـ بجنا کی جگہ۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ع لشکر میں غل ہوا شہ ابرار آ گئے مؤلف

ہونا ۱۲:ـ پورا ہونا کی جگہ۔ اردو مصدر، رائج۔

محلِ صرف:ـ اس میں میری خطا نہیں کہ لڑکا بگڑ گیا جو مقدر میں ہونا تھا وہ ہوا۔

ہونا ۱۳:ـ تکرار ہونا۔ حجت ہونا، مقابلہ ہونا۔ اردو مصدر، رائج۔

کہیے جو چاہیے مسجد میں جناب واعظ
آپ سے ہم سے تو میخانے میں حضرت ہو گی امیر

ہونا ۱۴:ـ پیدا ہونا۔ ولادت ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جو پاک ہیں وہ پاک جگہ ہوتے ہیں پیدا
اللہ کے گھر میں ہوا داماد نبیؐ کا رشک

ہونا ۱۵:ـ شک ہونا۔ شبہ ہونا۔ خیال گزرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:ـ پہلے میرا خیال نہ تھا مگر اس کی باتوں سے مجھے یقین ہو گیا کہ روپے کی تھیلی یہی اٹھا کے لے گیا ہے۔

ہونا ۱۶:ـ موجود ہونا، زندہ ہونا، پاس ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع دو بیٹے تو ہیں پاس ہوئے یا نہ ہوئے ہم انیس

ہونا ۱۷:ـ جماع وغیرہ کے وقت انزال ہونا۔ جھڑ جانا۔ اردو مصدر، بازاری زبان۔

ع ٹانگ لیتے ہی نگوڑا ہو گیا جانصاحب

ہونا ۱۸:ـ شمار ہونا، داخل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

شیخ صاحب کی بیاں کیا ہو گا بی مذہبی
جام و ساغر دیکھ کے کہتا ہے خزاؤں میں ہوں شاد لکھنوی

ہونا نہ ہونا:ـ عدم وجود۔ موجودگی غیر موجودگی۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:ـ چھوٹی خالہ کے ہوش و ہواس نے ساتھ چھوڑ دیا ہے ان کا گھر میں ہونا نہ ہونا سب برابر ہے۔ چور آ کے پورے گھر کا بھی سامان لے جائے انھیں خبر نہ ہو گی۔

ہُونا ہُوانا:ـ کسی فعل کا سرزد ہونا۔

فقرہ:ـ خدا نے جادو اور شعبدہ سب کی قلعی کھول دی اور کہہ دیا کہ بے حکم خدا کچھ ہوتا ہواتا نہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:ـ پورا صرف اس طرح ہے ہونا ہوانا کچھ نہیں ہے۔ جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

ہُونٹ:ـ منھ کے اوپر اور نیچے کا حصہ جو دانتوں سے متصل ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:ـ قدیم زمانے میں آخر میں ہائے ہوز کے اضافے کے ساتھ لکھتے تھے، لیکن اب موجودہ زمانے میں بغیر ہائے ہوز کے لکھتے ہیں۔

شیریں کیا ہے جان سے جس کو ازل کے دن
اس قند سے خدا نے بنائے تمھارے ہونٹھ ناسخ

اور اس کی جمع ہونٹوں ہے۔

شاہد ہیں تین شب و روز سے تھے تشنہ دہاں
اتنی مہلت جو ملی پھیر لی ہونٹوں پہ زبان تعشق

ہونٹ بَندھنا:ـ کسی چیز کا اتنا میٹھا ہونا کہ ہونٹ چپکیں۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل:ـ عام طور سے زبانوں پر لبیں بندھنا ہے

ہونٹ پَپڑیا جانا:ـ ہونٹوں پہ گرمی اور خشکی کی وجہ سے پپڑیاں جم جانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محلِ صرف:ـ بچہ دن بھر کی دھوپ میں کھیلا ہے اس کے ہونٹ پپڑیا گئے ہیں اسے تھوڑا ٹھنڈا پانی پلا دو۔

ہونٹ پھٹنا:ـ انتہائی سردی کی وجہ سے ہونٹوں کا پپڑیا کے جا بجا سے شکستہ ہو جانا۔ اردو صرف رائج۔

محلِ صرف:ـ جاڑے کی وجہ سے تمھارے ہونٹ پھٹ رہے ہیں بازار سے منگا کے ویسلین لگا لو۔

ہونٹ تک نہ ہلانا:ـ خفیف اشارہ بھی نہ کرنا۔ منھ سے بات نہ نکالنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:ـ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہونٹ تک نہ ہلنا:ـ (لازم) بات نہ ہو سکنا۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

آزردہ ہونٹ تک نہ ہلے اس کے روبرو آزردہ

ہُونٹ چاٹنا: ۱۔ میٹھی یا مزیدار چیز کھانے کے بعد ہونٹوں پر زبان پھیرنا۔ اردو صرف، رائج۔

ہُونٹ چاٹنا: ۲۔ (کنایۃً) کسی مزیدار چیز کا ذائقہ یاد کرنا۔ اردو مصدر، رائج۔

کرتا ہوں جو وصفِ لبِ اعجاز بیاں کو
ہونٹوں کو زباں چاٹتی ہے ہونٹ زباں کو — انیسؔ

ہُونٹ چَبا کے رَہ جانا: ۔ دانت بھینچ کے رہ جانا۔ غصّے میں اپنے ہونٹوں کو دانتوں میں دبانا۔ اُردو صرف، رائج۔

تو نے منھ پھیرا سوال بوسہ پر مجھ سے جو یار
ہونٹ کیا کیا اپنے دانتوں سے چبا کر رہ گیا — آتشؔ

ہونٹ چَبانا: ۔ ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹنا۔ غیظ و غضب ظاہر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چبانے لگے ہونٹ وہ بوسہ دے کر
یہ جھوٹے کو اچھی سزا مل رہی ہے — داغؔ

لب نازک سے جو ہو اس کے دوچار اے دل بر
رشک سے ہونٹ چبایا کرے تو آٹھ پہر — رشکؔ

(امانت)

(حسرت) حسرتِ بوسہ ہونٹوں کو چباتا ہوں میں
زہر بنتی ہو مٹھائی مرے دندان کے تلے — آتشؔ

شعورؔ نے ہونٹ چابنا کہا ہی جو اب متروک ہے۔

(غصہ) اشک گلبرگ میں ہو جائیں گے یہ نیلوفر
ہونٹ غصہ میں نہ چبا تو دمِ گفتار بہت — شعورؔ

ہُونٹ چٹوانا: ۔ ہونٹ چاٹنا کا متعدی۔ اردو صرف رائج۔

ہونٹ چٹوائے ہیں کیا کیا مجھے ان ہونٹوں نے
زہر کھاتا تری شکر کا نہ خواہاں ہوتا — بحرؔ

ہونٹ چوسنا: ۔ مساس کا ایک طریقہ۔ اُردو صرف رائج۔

لب لعلیں کو ترے وصل کی شب ہم نے چوسا ہے
نہ ہوں گے تشنگی سے ہونٹ اپنے خشک محشر تک — آتشؔ

قول فیصل:۔ بطور نفی بھی مستعمل ہے۔

قہر ہے لعلِ مِسی زیب سے تیرے کہنا
رنگ یاقوت ہے یاں گردے ہونٹھ چوس — آتشؔ

ہُونٹ چُومنا: ۔ ہونٹ کا بوسہ لینا۔ اُردو صرف، رائج۔

لوگوں میں ہونٹ چوم لیے میں نے کیا کیا
غصّے سے کیوں نہ دانت تلے وہ دبائے ہونٹ — ناسخؔ

ہُونٹ خشک ہونا: ۔ ندامت یا غلبۂ تشنگی سے ہونٹ سوکھنا۔ اردو صرف، رائج۔

ہونٹ کیا خشک ندامت سے ہوئے ناسخؔ کے
اس گُلِ تر نے جو کل شکوہ کیا بُوسے کا — ناسخؔ

ہُونٹ دانت تلے دبانا: ۔ شدید غصّے کی حالت میں ہونا۔ اردو صرف، رائج۔

لوگوں میں ہونٹ چوم لیے ہم نے کیا کیا
غصّے سے کیوں نہ دانت تلے وہ دبائے ہونٹ — ناسخؔ

ہونٹ سِلانا: ۔ منھ بند کرانا۔ اُردو صرف، رائج۔

ایسا خفا ہوا مرے نالوں سے اے جنوں
ظالم نے جائے چاک گریباں سلائے ہونٹ — ناسخؔ

ہونٹ سُوکھ جانا: ۔ ہونٹ خشک ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا حال ہوگا دھوپ میں اندوہ و یاس سے
اب ہونٹ اور سوکھ گئے ہوں گے پیاس سے — تعشقؔ

ہُونٹ سی دینا: ۔ (کنایۃً) منھ بند کر دینا۔ خاموش کر دینا۔ اُردو صرف، رائج۔

اپنے جینے کی دعا بھی تو نہیں کی جاتی
سی دے ہونٹ خموشی نے شکایت کیسی — داغؔ

ہُونٹ سی لینا: ۔ ہونٹ سینا۔ (کنایتہً) خاموش ہو جانا۔ اردو صرف، رائج۔

کیا دخل زبان تک ہلاؤں
ہونٹ اپنے کہو تو آپ سی لوں — عاشقؔ

ارے کوئی یہ ہونٹ کیوں کر سیئے
ڈھنڈورا نہ پیٹو خدا کے لیے — شوقؔ قدوائی

ہونٹ سے ہونٹ جدا نہ ہونا: ۔ منھ سے بات نہ نکلنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پیغام وصل کتنے زبانی رسول کی
پر ہونٹ سے نہ ہونٹ ہمارا جدا ہوا — انجمؔ

ہونٹ سے ہونٹ مِلانا: ۔ مباشرت کی حالت میں لب بہ لب ہونا۔ ہونٹ چوسنا۔ اردو صرف، رائج۔

جان بلب رسیدہ ہوئے جسم پھر گئی
جس دم ہمارے ہونٹ سے اس نے ملائے ہونٹ — ناسخؔ

ہونٹ کاٹنا: ۱۔ ہونٹ چبانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

ہونٹ کاٹے جو نظر آئیں وہ لب مرجاں سے
دانتوں آجائے پسینہ گہرِ دنداں سے — امیرؔ

ہونٹ کاٹنا: ۲۔ غلبۂ شہوت میں معشوق کے ہونٹ کو دانتوں سے بزور دبانا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

میں جاں بلب ہوا جو کہا اس نے وصل میں
کیا کاٹتا ہے سنگ دلی سے پرائے ہونٹ — ناسخؔ

ہونٹ کانپنا: ۔ غصّے کے محل پر۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

محل صرف:۔ حیرت کا چہرہ لال ہوا۔ غصّے سے عجب حال ہوا۔ ہونٹ کانپے منھ سے بات نہ نکلی تھی۔ (طلسم ہوشربا)

ہونٹ مُلنا: ۔ زباں درازی کی سزا دینا۔ اردو صرف متروک۔

یہ یاد رہے خوب ترے ہونٹ ملوں گا
گر اب کی کسی بات پہ اے یار نہیں کی — رنگین

ہونٹ ملوں تو دودھ نکل پڑے :۔ یعنی ابھی دودھ پیتے بچے ہو، ذرا زور کروں تو پیا ہوا دودھ نکل پڑے۔ اردو، دہلی کی زبان۔

ہونٹ نیلے ہونا :۔ زیادہ سردی یا چوٹ لگنے یا زہر کے اثر سے ہونٹ نیلے ہو جانا۔ اردو صرف، رائج۔

سوسنوں کے ہونٹ نیلے ہو گئے
سرد آکڑے کھاکے جاڑا رات بھر — قدر

ہونٹوں پر پپڑیاں جمنا :۔ گرمی یا تیز حدت کی وجہ سے ہونٹوں کا پپڑیا جانا۔ اردو صرف، رائج۔

قول فیصل :۔ جمنا کی جگہ بندھنا بھی تھا جو اب متروک ہے۔ جیسے "ہرکارے رواں دواں خدمت سلطان عالی شان میں آکر پہونچے اور اس قدر تعجیل تمام آئے تھے کہ پپڑیاں ہونٹوں پر بندھی تھیں" (طلسم ہوشربا)

ہونٹوں پر جان آنا :۔ دم نکلنے کے قریب ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

لگا دے مرے منھ سے ساغر شباب
کہ ہونٹوں پہ جان آئی ہے اب مری — ابن صاحب سعید لکھنوی

ہونٹوں پر چھٹی کا دودھ آجانا :۔ (کنایۃً) مصیبت میں پڑنا۔ اردو صرف، متروک۔

بھبل پھیلا ہے یہ آفت ڈھائے جائیگا حضور
دودھ ہونٹوں پر چھٹی کا آہی جائیگا حضور — شوق قدوائی

ہونٹوں پر دم ہونا :۔ لبوں پر جان ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہونٹوں پہ دم ہے لیکن دل میں یہی ہے حسرت
دو حرف اس کے منھ سے سن لیتے ہم کسی سے — امیر

قول فیصل :۔ زیادہ تر لبوں پر دم ہونا زبانوں پر ہے۔

ہونٹوں پر زبان پھیرنا :۔ ذائقہ لینے کے محل پر۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

ع ہونٹوں پہ ذوالفقار زباں پھیرنے لگی — اوج

قول فیصل :۔ انتہائی تشنگی کے محل پر بھی بولتے ہیں۔

شاہ دیں تین شب و روز سے تھے تشنہ دہاں
اتنی مہلت جو ملی پھیرلی ہونٹوں پہ زباں — تعشق

ہونٹوں پہ ہنسی کا کھیلنا :۔ ہونٹوں پر ہنسی ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ان ہونٹوں پہ کھیلنا ہنسی کا
کھلنا وہ کھلا گیا کلی کا — امیر

ہونٹوں پہ ہنسی ہونا :۔ لبوں پر ہنسی ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

کچھ رنج ہے دنیا میں تو کچھ مجھ کو خوشی ہے
آنکھوں میں جو آنسو ہیں تو ہونٹوں پہ ہنسی ہے — امیر

ہونٹوں سے ٹوٹنا :۔ انتہائی خستہ ہونا۔ چکنائی کی وجہ سے انتہا سے زیادہ نرم ہونا۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف :۔ تم اپنے سرکار کے لئے یہ پپڑی لے جاؤ جو میں نے رات کو بنائی ہے نوش فرماکے بہت خوش ہوں گے اتنی خستہ ہے کہ ہونٹوں سے ٹوٹ رہی ہے

ہونٹوں سے دودھ کی بو نہیں گئی ۔

ہونٹوں سے ابھی دودھ کی بو آتی ہے :۔ ابھی تک شیر خوار بچہ ہو۔ ابھی دودھ پیتے بچے اور نادان ہو۔

منھ پہ اس گل کے کلی کس لئے تو آتی ہے — شوق قدوائی
تیرے ہونٹوں سے ابھی دودھ کی بو آتی ہے (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے اس محل پر منھ سے دودھ کی بو آنا زبانوں پر ہے۔

ہونٹوں سے لگانا :۔ لب آشنا کرنا، چھولینا۔ اردو صرف، رائج۔

اپنے ہونٹوں سے جو اکبار لگا لیتا وہ — ناسخ

ہونٹوں کا دودھ نہیں سوکھا :۔ بچوں کی سی باتیں کرنے والے کی نسبت بولتی ہیں۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

دودھ تک جس کے نہیں ہونٹوں کا سوکھا یوسف
قدر کیا کرتا زلیخا کی یہ نادان عزیز — جان صاحب

ہونٹوں کا ہلنا :۔ آہستہ بات کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کیا طبع میں جودت ہے جھٹ دل کی اڑا جانا
ہونٹوں کا یہاں ہلنا واں بات کا پا جانا — ذوق

قول فیصل :۔ اس محل پر فصحا لب ہلنا استعمال کرتے ہیں

حلق سے تیغ ملی وعدہ وفا کرنے لگے
لب ہلے بخشش امت کی دعا کرنے لگے — مؤلف

ہونٹوں کی مسی پوچھو :۔ بات کرنے کا سلیقہ سیکھو۔ سلیقہ سے بات کرو۔ زنانے نہ بنو۔ یہ محاورہ دہلی کے بانکوں سے متعلق ہے جو حریف نوجوان سے مقابلہ کرتے وقت کہتے ہیں۔ دہلی کی زبان (نور اللغات)

ہونٹوں میں بات دینا :۔ شرم کی وجہ سے ہچکچانا، بات کرنے میں شرمانا۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک

کیا قصد جب کچھ کہوں ان کو جل کر
دبی بات ہونٹوں میں منھ سے نکل کر — امیر

ہونٹوں میں ہنسنا :۔ ہنسی آنا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

ہے مرے قتل سے قاتل کی خوشی کو ہی خوشی
موجیں کرتی ہوئی ہونٹوں میں ہنسی آتی ہے — داغ

ہونٹوں میں کہنا :۔ آہستہ سے بات کہنا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

کچھ غیر سے ہونٹوں میں کہے ہے یہ جو پوچھو
تو دو دو ہیں مکرتا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا — مومن

ہونٹوں میں مسکرانا:۔ اس طرح مسکرانا کہ دانت نہ کھلیں اور ہونٹ ہی ہلکر رہ جائیں۔

مگر ہنسی تری گلشن میں یاد آتی ہے — شاد
کلی کلی جواب ہونٹوں میں مسکراتی ہے (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ بالعموم نہیں بولتے۔

ہونٹوں نکلی کوٹھوں پہونچی:۔ کسی بات کا چپکے سے کہنے کے باوجود بہت جلد شہرت پانا۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ تم نے باجی سے چھپا کے بات کہی تھی اب وہ چار میں پھیل گئی تمھیں نہیں معلوم تھا کہ ہونٹوں نکلی کوٹھوں پہونچی۔

ہونٹوں ہونٹوں میں:۔ ہونٹوں کے اشارے سے۔ اردو محاورہ، متروک

پھر کہوں گا پھر کہوں گا بوسۂ لب کے لیے
ہونٹوں ہونٹوں میں نہ دو عرض مکرر کا جواب — ناسخ

ہونٹ ہلانا:۔ ہونٹ کو حرکت دینا۔ کنایۃً بولنا۔ بات کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

نالہ کجا دہن ہے ہمارا دہانِ زخم
ممکن نہیں کہ ہونٹ ہلائیں کسی طرح — قدر

بزم میں ذکر مرا لب پہ وہ لائے تو سہی
وہیں معلوم کروں ہونٹھ ہلائے تو سہی — ذوق

ہونٹ ہلنا:۔ (لازم) کچھ بات ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

گزرتے ہیں تجھے اظہار مدعا کے گماں
مرا جو ہونٹ بھی اے بدگمان ہلتا ہے — ظفر

ہونس:۔ (واؤ معروف و نون غنہ) نظر بد۔ رشک۔ حسد۔ بدخواہی۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

یہ کس کی ہونس وصل کو ایک بار کھا گئی
بیماری فراق مجھے یار کھا گئی — ظفر

گھورا مجھے جن آنکھوں سے دیدے وہ ہوں پٹم
کل جھبیوں نے ہونس کے بیمار کر دیا — جان صاحب

ہونسا سو مونسا:۔ جس نے حسد کیا اس نے اپنا ہی نقصان کیا، حاسد آپ ہی نقصان اٹھاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہونس سے ریس بھلی:۔ حسد سے رشک اچھا، عداوت سے رشک بہتر ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہونس کا کھاجانا:۔ نظر بد کا اثر ہوجانا، ٹوک لگ جانا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

یہ کس کی ہونس وصل کو اک بار کھا گئی
بیماری فراق مجھے یار کھا گئی — ظفر

ہونس لگانا:۔ نظر کا لگانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم رائج نہیں۔

ہونس لگ جانا:۔ نظر لگ جانا۔ ٹوک لگ جانا۔

محل صرف:۔ بچہ کو ہونس لگ گئی (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہونسنا:۔ (۱) نظر لگانا، ٹوکنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

کیسے گدھے ہو بچوں کا کھانا ہو ہونستے
راتب تو مین ٹٹو کا جاتے ہو تھوڑا آپ — جان صاحب

محل صرف:۔ اس مہینے کی پندرہ ہوئیں کو میرے منھ میں خاک ہونستی نہیں ہوں۔ تیرہواں برس بھر کے چودھواں شروع ہوا ہے۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل:۔ اس کی تکمیل صورت ہونس دینا بھی عورتوں کی زبان ہے جیسے "مُردی تمھارے بچے کو غور سے دیکھ رہی تھی اس نے ہونس دیا کہنے لگی بڑا موٹا بچہ ہے۔"

ہونسنا:۔ (۲) کسی کے مال و جاہ یا کثرت اولاد پر حسد کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ خاص طور سے ان معنی پر زبانوں پر نہیں۔

ہونسنا:۔ (۳) برائی چاہنا۔ جلنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

یہ کس کی نظر تھیں لگی آہ
ہونسا تھا یہ کس نے تم کو آہ — (اختر شاہ اودھ)

ہوں سے توں نہ کرنا:۔ ضبط کرنا۔ سکوت اختیار کرنا۔ خاموش رہنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، متروک۔

محل صرف:۔ ملکہ نے کہا میں سچ کہوں کیا جگرا ہے جو ہوں سے توں نہیں کرتیں۔ (طلسم ہوشربا)

ہوں سے چوں نہ کرنا:۔ کچھ نہ کہنا۔ خاموش رہنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ یہ میری قسمت کہ میں نے ہوں سے چوں نہیں کی۔ کمبخت نے مجھ کو ہزاروں باتیں سنائیں۔

ہونق:۔ (بفتح اول و دوم) وحشی، جانگلو، بیوقوف۔ اردو عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ ہم سمجھتے تھے کہ بی۔اے کرنے کے بعد لڑکے میں کچھ صلاحیت آجائے گی لیکن کسی سے بھی سیدھے منھ بات نہیں کرتا بالکل ہونق معلوم ہوتا ہے۔

قول فیصل:۔ عوام مذاق سے ایک دوسرے کو ہونق کا ٹھپا کہہ دیتے ہیں۔

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ عوج بن عوق سے عوج بن عنق ہوا پھر کثرت استعمال سے عوام الناس نے ہونق بنا لیا چوں کہ عوج ایک طویل القامت شخص تھا جو حضرت آدمؑ سے حضرت موسیٰؑ تک رہا بس کل "کوہِ یل" احمق کے خیال سے بیوقوف پر اطلاق ہونے لگا جس سے عوج بن عنق

بے وقوف کے لئے مستعمل ہے اس طرح ہونق۔ بعض
لوگوں کا خیال ہے کہ ہبنق سے جو ایک بے وقوف
کا نام تھا ہونق کر لیا۔

ہونق پن :۔ وحشت ۔ اردو صرف عوام کی زبان۔
محل صرف :۔ تمھارے چہرے سے تو بالکل ہونق پن
برس رہا ہے۔

ہؤں کرنا :۱ رضامندی ظاہر کرنا۔ اردو صرف رائج۔

ہؤں کرنا :۲ ٹوکنا۔ روکنا۔ اردو مصدر، رائج۔

ہؤں کرنا :۳ نکاح کے لیے مولوی یا قاضی کا دلہن
سے یہ دریافت کرتے وقت کہ تمھارا عقد فلاں ابن فلاں
کے ساتھ اتنے اتنے مہر پڑھا جائے تمھیں منظور ہے۔
دلہن کا بہت خفیف آواز منھ بند کر کے ناک کے
ذریعے نکالنا۔ اردو صرف، رائج۔
محل صرف :۔ یہ وہی ثریا بیگم شوخ ہیں جو نواب
سنجر سطوت صاحب کے ہمراہ ہاتھی پر سوار ہو کر جنگل
میں شیر کے شکار کے لئے گئی تھیں۔ اور آج حضرت
مجتہد العصر والزمان کے سامنے ہؤں کرنے سے
انکار ہے۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل :۔ ہؤں کہنا بھی مستعمل ہے جیسے دلہن کی
ماں نے کہا بیبیو ذرا غل نہ مچاؤ تاکہ قبلہ و کعبہ لڑکی
کی آواز سن لیں جب سب خاموش ہو گئیں تو پھر
بہ نہایت آہستہ سے دولہن نے ہؤں کہا۔ (فسانۂ آزاد)

ہون کرنا :۔ ہندوؤں کی ایک رسم۔ اہل ہنود کی زبان۔
محل صرف :۔ اناج، دھات وغیرہ میں تلتے
تھے، برہمن بیٹھ کر ہون کرتے تھے۔ (دربار اکبری)

ہونکنا :۱ (بالفتح و نون غنہ) ہانپنا۔ سانس پھولنا۔
(نور اللغات)
قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہونکنا :۲ شیر کا گرمی وغیرہ کی وجہ سے تیز تیز
سانسیں لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ ہونکنا شیروں کا وہ اطفال کا ڈرنا
وہ رات کا وقت اور غضب شورش قرنا — اوج

ع جنگل کے شیر ہونک رہے تھے کچھار میں — انیس

ہوں گے پوت تو پوجیں گے بھوت :۔ اولاد
کی امید پر بھوت پریت کی پرستش بھی منظور ہے یعنی
کچھ نفع ہو تو خدمت بھی کریں ورنہ کیا ضرورت ایسی گوں کو
سب کچھ کرتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہونہار :۱ (بضم اول و سکون حرف سوم) ہونے
والا۔ شدنی۔ وہ بات جس کا ہونا ضروری ہو، ہندی
صفت۔ (نور اللغات)
قول فیصل :۔ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ہونہار :۲ وہ شخص جس میں صاحب اقبال ہونے
کے آثار پائے جائیں۔ وہ جس میں لیاقت و قابلیت
کے آثار پائے جائیں۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ اگرچہ لوازمات شاعری جو ایک
ہونہار سخنور کے لئے چاہئیں سب ان کی طبیعت
میں جمع تھے۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

دل مرحوم کی اٹھان کی شان
ہائے اس ہونہار کی باتیں — میر

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات :۔ ہونہار
شئے کے آثار پہلے ہی اچھے نظر آنے لگتے ہیں۔ اردو
مثل، عوام کی زبان۔
محل صرف :۔ انھوں نے بھتیجے کی دل داری کا
ذرا نہ خیال کیا کہا کہ اچھا دونوں کشتی لڑو جو پچھاڑے
اسی کا نقارہ ..... ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات
ہوتے ہیں۔ وہ نونہال اقبال منہ جھٹ لڑنے کو
آگے بڑھا لپٹ کر گتھم گتھا ہو گئے۔ (دربار اکبری)

ہونہ ہو :۔ یقیناً، ضرور، اردو صرف، رائج۔
محل صرف :۔ ہمسائی کا لڑکا کئی مرتبہ آج آیا
صندوقچے سے میرے روپے غائب ہو گئے ہونہ ہو
وہی لے گیا۔

ہوں ہاں کرنا :۱ جواب دینا۔ اردو صرف،
عورتوں کی زبان۔
محل صرف :۔ کچھ منھ سے ہوں ہاں تو کرو چپکی
بیٹھی ہو پوری داستان سن کے۔

ہوں ہاں کرنا :۲ بچہ کا پہلے پہل بولنے لگنا۔
(نور اللغات)
قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں اسی محل پر غوں غاں
کرنا بولتی ہیں۔

ہوں ہاں کرنا :۳ اقرار کرنا۔ اردو صرف،
عوام کی زبان۔

جان دینے پر کہیں آمادہ بیٹھے ہیں ہم آج
حضرت دل چپ ہیں کیا یہ بھی تو کچھ ہوں ہاں کریں — جلال

ہؤں ہؤں :۱ (بضم ہر دو ہا) یہ وہ کلمہ ہے جس سے
اقرار و انکار دونوں باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اردو
صرف، عورتوں کی زبان۔

ہؤں ہؤں :۲ کسی بات کو روکنے کا کلمہ۔ اردو،
عوام کی زبان۔

بیٹھا ہے ایک چین سے اک پیٹتا ہے در
کوٹا لئے ٹہلتے ہیں دو اک ادھر ادھر
دو اک ہنگا سے بیٹھے سے ڈٹے بھد بھد
بولا یا ایک آدھ تو آیا کہ الحذر
القصہ روز شکل یہ پچھلے پہر سے تھی
کھٹ کھٹ ادھر سے ہوتی تھی ہوں ہوں ادھر سے تھی — ظرافت

ہوں ہوں کرنا :۔ ہاں ہاں کرنا۔ منھ سے ہوں
ہوں کی آواز نکلنا۔ اردو صرف، رائج۔

ہوُں ہوُں کرنا :- روکنا۔ ٹوکنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہُونی :- ہونے والی پیش آنے والی۔ شدنی۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

ادھر میں ہوں اُدھر محشر میں تو ہو
جو ہُونی ہُو خدا کے روبرو ہو — حضور نظام

قول فیصل :- قدیم زمانے میں تذکیر کے محل پر اساتذہ ہونا نظم کرتے تھے اور تانیث کے محل پر ہونی کہتے تھے۔ کچھ عرصے اس کو لازم نہیں قرار دیتے احتیاط اسی میں ہے کہ متقدمین کی پیروی کی جائے۔ جیسے مشقت اٹھانی پڑی اور بوجھ اٹھانا پڑا۔ باغ حیدر آبادی شاگرد داغ کا شعر ہے۔

جو ہونی تھی وہ ہوگئی ہوگئی
جو ہونا تھا وہ ہوگیا ہوگیا — باغ شاگرد داغ دہلی

ہونی نہیں :- کلمہ ضد ممکن نہیں کیا مقدور۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

محل صرف :- اسے یہی ضد چڑھی ہے کہ ہونی نہیں
جو میں سادہ انگرکھا پہنوں۔ (دگھڑ سہیلی)

ہونی ہُو سُو ہُو :- ہر چہ بادا باد، جو کچھ ہو سو ہو، کچھ ہی ہو۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

انشا جو ہونی ہووے سو ہو دل کہے ہے یوں
تا چند ضبط آج تو اس دل رُبا کو چھیڑ — انشا

ہونے جانا :- عنقریب ہونا۔ کسی کام میں تھوڑی دیر کی کسر ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :- آپ حضرات یہاں کہاں جمع ہیں مسجد آصفی میں جلسہ ہونے جا رہا ہے وہاں تشریف لے چلیے۔

قول فیصل :- تانیث کے لیے ہونے جا رہی ہے جیسے۔ غفرانمآب کے امام باڑے میں مجلس ہونے جا رہی ہے آپ سب حضرات زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں۔

یہ صرف پندرہ یا بیس برس پہلے سے زبان زد خلائق ہوا ہے۔ اور جب یہ صرف زبانوں پر آیا ہے تو بزرگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ یہ کیا کہہ رہے ہو کہ مجلس ہونے جا رہی ہے بلکہ یہ کہو کہ ہونے والی ہے۔ فصحاء اب بھی استعمال نہیں کرتے۔

ہونے دو :- [1] ہو جانے دو۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اب تو شادی ٹھہر ہی گئی ہے ہونے دو بعد میں دیکھا جائے گا۔

ہونے دو :- [2] منع نہ کرو۔ لڑائی جاری رہنے دو۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

لڑکے تقدیر سے شب بھر مری قسمت بولی
اور یوں ہی کوئی دو چار پہر ہونے دو — جلال

ہونے کا نہیں :- نہیں ہوسکتا کی جگہ۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

سخت جان آپ کا یوں ذبح نہیں ہونے کا
تیغ فولاد کی پتھر کی کلائی ہوتی — جلیل

ہونے کے دن :- حیض کا زمانہ۔ ایام کے دن۔ عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں عورتیں اس محل پر دنوں سے ہونا بولتی ہیں۔

ہونے لگنا :- [1] ہونے کا آغاز ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا تمھیں عشاق سے ہونے لگی شرمندگی
آنکھ قاتل ہے تو ہو کیا لب جلا سکتے نہیں — جلیل

ہونے لگنا :- [2] لڑائی ہونے لگنا۔ تکرار ہونے لگنا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

وہ نگہ زاہد کی دل سے آشنا ہونے لگے
سیر تو جب ہے کہ دونوں میں ذرا ہونے لگے — داغ

ہونے والا :- پیش آنے والا۔ ممکن، اردو، صفت، رائج۔

محل صرف :- جو ہونے والا ہے وہ ہو کے رہے گا۔ تم کیوں گھبراتے ہو۔

قول فیصل :- تانیث کے محل پر ہونے والی کہتے ہیں۔

تیری یاری دشمن جاں ہوگئی
ہونے والی کا گلہ کیوں کر کریں — راسخ

ہونے والی بات :- شدنی بات۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

ایک دن یہ بھی ہونے والی بات
ان کے ہمسائے میں تھی ایک برات (بہار عشق)

ہُووِے :- ہوئے۔ باشد۔ اردو، متروک۔

قول فیصل :- ہووے کا استعمال کثرت سے تھا لیکن محتاط اساتذہ نے آج سے سو برس پہلے ہووے کا استعمال ترک کرکے ہوئے بولنے لگے۔ آج تک جو محتاط ہیں وہ ہوئے بولتے ہیں۔

ہُوہا :- کبوتروں کے اڑانے کی آواز۔ اردو، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

قول فیصل :- کبوتر باز کبوتروں کو اڑانے میں قُو بھی کہتے ہیں اور اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے۔

ہُو ہُوا چکنا :- ہو چکنا کی جگہ۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

محل صرف :- اٹھاؤ چولھے کی طرح بیٹھنا اور گفتگو اور رخصت سب کچھ دو ہی منٹ میں ہو ہوا چکا۔ (ابن الوقت)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں بھی کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

ہُو ہُوا کر :- ہو کر کی جگہ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- غرض دنیا سازی کی باتیں ہو ہوا کر

شادزمانی بیگم اور سلطانہ بیگم چلی گئیں۔ (بنات النعش)

ہُو ہُو جانا:۔ تنہائی ہو جانا۔ سناٹا ہو جانا۔ ویرانہ ہو جانا۔ اردو صرف، متروک۔

یہ صحرا کا ارادہ کس لئے ہو شہر سے
تیرے وحشی نے جدھر چھوڑ دیا ہُو ہو گیا — شعور

ہُووے گا:۔ ہوگا۔ اردو صرف، متروک۔

آغوش لحد میں جب کہ سونا ہوگا
جز خاک نہ تکیہ نہ بچھونا ہوگا
تنہائی میں آہ کون ہووے گا انیسؔ
ہم ہوئیں گے اور قبر کا کونا ہوگا — انیسؔ

قول فیصل:۔ خود حضرت انیسؔ کے عہد میں مستند اساتذہ اور محتاط مرثیہ گویوں نے ہووے گا کی جگہ ہمیشہ ہوگا نظم کیا ہے اور ہووے گا کو اپنے متروکات میں شامل کیا اسی طرح جائیں گے کی جگہ اُس عہد میں جاویں گے بولتے تھے اس کو بھی متروکات میں شامل کیا اور ہمیشہ جاویں گے کی جگہ جائیں گے استعمال کیا۔

ہُویدا:۔ (بضم اول و فتح دوم) ظاہر۔ عیاں۔ نمودار۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

اپنی صنعت میں کمالات ہویدا کرکے
حق نے خود ناز کیا ہے انہیں پیدا کرکے — مؤلف

پھر اک سبیل زیارت کی اس نے پیدا کی
نبی کی شکل میں شان علیؑ ہویدا کی — اوجؔ

ہَیَ:۔ (ہے اور یا کے ساتھ) حیرت۔ دھوم۔ ہائے ہائے۔ تہلکہ۔ دھاک۔ شور و غوغا۔ ہنگامہ۔ (محل تعجب پر اس کا استعمال ہوتا ہے جس کی اصل ہائے ہے۔

(لغات النسا)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہی:۔ ایک کلمہ ہے کہ آخر کلمات میں آکر انحصار کے معنی کا فائدہ دیتا ہے۔ فقط۔ صرف۔ محض۔ اردو، رائج۔

دکھا کے جنبش لب ہی تمام کر ہم کو
نہ دے جو بوسہ تو منہ سے کہیں جواب تو دے — غالبؔ

ہی:۔[۲] بالکل۔ ذرا کچھ بھی۔ اردو، رائج۔

ناصح بتائیں کیا ہمیں چپ لگ گئی ہے کیوں
جن کا جواب ہی نہیں یہ وہ سوال ہے — جلالؔ

ہی:۔[۳] ضرور۔ لامحالہ۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

دولت وصل سے ہوئے ہی گی ایک روز فتوح
کونسی شب کو مراد دردِ جہل کاف نہیں — آتشؔ

قول فیصل:۔ خصوصیت ظاہر کرنے کے محل پر بھی بولتے ہیں۔

پاؤں صحرا میں ٹکا کب ترے صحرائی کا
دل میں لالے کا رہا داغ ہی تنہائی کا — امیرؔ

ہی:۔[۴] فوراً۔ اسی وقت۔ اردو، فصیح، رائج۔

تنہا میں دکھاؤں اسے ہاتھوں کی صفائی
یہ کہتے ہی رہوار کی باگ اس نے اٹھائی — انیسؔ

ہی:۔[۵] ذریعہ۔ وجہ۔ سبب۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رہے طلب میں ادب ہی سے سرفرازی ہے
مزہ کلیم سے پوچھو برہنہ پائی کا — امیرؔ

قول فیصل:۔ نثر میں ہی فاعل علامت اور مفعول اور علامت مفعول اور مجرور اور جار کے بیچ میں آتا ہے جیسے زید ہی نے کہا تھا عمرو ہی کو مارا تھا۔

رگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکے تو پھر لہو کیا ہے — غالبؔ

لیکن جب ضمیر میں فاعل واقع ہو تو علامت فاعل پہلے آتی ہے اور ہی پیچھے جیسے میں نے ہی دیا تھا میں نے ہی لیا تھا۔ ضمائر اس اِدر اُس اور تجھ اور مجھ کے ساتھ ہی واقع ہو تو ہی کی (ہا) حذف ہو جاتی ہے جیسے اس نے کہا تھا اسی کو لکھا تھا مجھی سے دلوایا تھا۔ ہم کے ساتھ ہی آئے تو وہ (ہا) حذف ہوجاتی ہے اور اس کے آخر میں نون غنہ زیادہ کیا جاتا ہے۔

اک یہاں جینے سے بیزار ہمیں ہیں یارب
یا اسی طرح سے سب عمر بسر کرتے ہیں — غالبؔ

تم کے ساتھ ہی واقع ہو تو ہی کی (ہا) کو ہائے مخلوط التلفظ سے بدل کر آخر میں نون غنہ زیادہ کرتے ہیں۔

یہ کہہ سکتے ہو ہم دل میں نہیں ہیں پھر یہ فرماؤ
کہ جب دل میں تمہیں تم ہو تو آنکھوں سے نہاں کیوں ہو — نامعلوم

بعض نون زیادہ نہیں کرتے اور تمھی کہتے ہیں۔ ہمارے زمانے کے بعض اہل زبان ہم اور تم کے ساتھ ہی آئے تو اس میں کچھ تغیر نہیں کرتے اور ہم ہی تم ہی کہتے ہیں نظم میں بھی بعض اوقات ہم ہی اور تم ہی اپنی اصلیت پر قائم رہتے ہیں۔

پیشے میں عیب نہیں رکھیئے نہ فرہاد کو نام
ہم ہی آشفتہ سروں میں وہ جواں میر بھی تھا — غالبؔ

یہ اور وہ کے ساتھ ہی آئے تو ایک (ہا) حذف ہو جاتی ہے اور کبھی نظم میں بھی قائم رہتی ہے۔

وہ یہی آس تھی جس کا تھا سہارا اس کو
یہ وہ ہی آس تھی جس کا تھا اشارا اس کو — (اشرف)

یوں گزر سکتی تھیں یہ باتیں کب اس کے دل میں
ڈالتے یہ ہی مضامین تھے اس کے دل میں — مومنؔ

نہیں اس کے خوان سے کوئی تلخ کام
وہی اشتہا بخشتے وہ ہی طعام — مومنؔ

اب۔ جب۔ تب۔ کب۔ سب۔ کے ساتھ ہی آئے تو (ہا) ہائے مخلوط ہو کر بولی جاتی ہے جیسے۔ ابھی۔ جبھی تبھی۔ کبھی۔ سبھی۔ دو منفی جملوں میں ہی اس طرح استعمال کرتے ہیں۔ نہ حامد ہی آیا نہ محمود۔ ایسے موقع پر ہی تاکید کے لئے آتا ہے ناواقف لوگ دوسرے جملے میں حرف نفی کے ساتھ ہی بھی زیادہ کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں نہ حامد آیا نہ ہی محمود یہ غلط ہے بعض پہلے جملے ہی

میں حرف نفی اور ہی اکٹھا کر دیتے ہیں اور یوں بولتے ہیں نہ ہی حامد آیا اور نہ محمود یہ بھی غلط ہے۔

مستند اساتذہ لکھنؤ نے جبیں زمیں کا قافیہ ہیں اور تعین کیا ہے اور اب تک اُسی پر تمام شعراء عمل پیرا ہیں۔

ہیا :۔ (بکسر اوّل) دل۔ جگر۔ ہوش۔ حواس۔ ہندی مذکر، ہندوؤں کی زبان۔

فقرہ :۔ کوئی آنکھوں کا اندھا کوئی ہیا کا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہیا :۔ حوصلہ۔ جرأت۔

فقرہ :۔ شاباش تیرا ہیا تو نے مردوں جیسا کام کیا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہیّا :۔ (بفتح اول و تشدید دوم) ہائے ہتیا۔ ہر وقت کی تو تو میں میں۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ قریب بہ متروک۔

ہیّا پیٹنا :۔ ہر وقت کی ہائے ہائے کرنا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہیاؤ :۔ (بکسر اول) حوصلہ ہمت۔ جرأت۔ ہندی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس محل پر ہواؤ بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

ہیبت :۔ (بفتح اول و فتح سوم) دہشت۔ رعب۔ ڈر، خوف۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

ہیبت ہے غضب نعرۂ شاہ شہدا کی
میداں میں صدا گونجتی ہے شیر خدا کی — تعشق

قول فیصل :۔ ٹپکنا، چھانا اور سمانا اس کے صرف ہیں لیکن ٹپکنا کے ساتھ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

تاروں سے ہجر یار میں ہیبت ٹپکتی تھی
ہے کوڑیالا سانپ مقرر تمام رات — قدر

محل صرف :۔ ہیبت سلطانی اس پر ایسی چھا رہی تھی کہ نہ ہلتا تھا نہ جلتا تھا۔

آواز مہیب ایک آئی
ہیبت سی دلوں میں اک سمائی — اختر شاہ اودھ

ہیبت :۔ (بے) گھبراہٹ۔ جلدی۔ عورتوں کی زبان۔ (پڑنا۔ مچنا۔ وغیرہ کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہیبت چھانا :۔ خوف چھانا، دہشت غالب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ہنوز رونے نا پاں تک لب بھی نہ جانے پائے تھے کہ تیز رو گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز سن کر مس دینیشیا کے دل پر ایک قسم کی ہیبت چھائی۔ (فسانۂ آزاد)

ہیبت زدہ :۔ ڈرا ہوا۔ خوف زدہ۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :۔ اس محل پر خوف زدہ زیادہ بولتے ہیں

ہیبت ناک :۔ ڈراؤنا۔ مہیب، خوفناک۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ایسا نعرۂ ہیبت ناک تھا کہ دل ساحروں کے تھرا گئے۔ (طلسم ہوشربا)

ہے تو یوں :۔ اصل بات اس طرح ہے۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ہے تو یوں زنداں پہ مہماں کی تواضع ختم ہے
حلقہ حلقہ پاؤں پڑتا ہے مری زنجیر کا — داغ

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ ہی کے اضافے کے ساتھ ہے تو یوں ہی بولتے ہیں۔

ہے تو یہ :۔ اصل بات یہ ہے۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

چھیڑ اس برق وش سے کرتا ہے
ہے تو یہ ایک ہی عزیز ہے دل — داغ

ہَیٹ :۔ (بالفتح) انگریزی ٹوپی۔ انگریزی مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ بادشاہ زیادہ تر انگریزی لباس کوٹ، پتلون نکٹائی وغیرہ زیب تن کرتے تھے اور ہیٹ یعنی چھجہ دار انگریزی ٹوپی بھی استعمال کرتے تھے دربار میں بجائے مسند کے تخت پر کرسی کے اوپر نشست کرتے تھے۔ (بیگمات اودھ)

ہیٹا :۔ (بالکسر یائے مجہول) کم رتبہ، گھٹیا۔ ناقص، بدقسمت، اردو صفت مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

نہ ہوگا کوئی مجھ سا دوسرا ہیٹا مقدر کا
نہ شفقت باپ کی دیکھی نہ چین آغوش مادر کا — رند

قول فیصل :۔ عورت کے لئے ہیٹی زبانوں پر ہے۔

ہیٹا پن :۔ کم رتبہ ہونا۔ ہیٹا ہونا۔ بدقسمت ہونا۔ اردو مذکر، عورتوں کی زبان۔

ہیٹا رہنا :۔ کم رتبہ رہنا، گھٹیا رہنا، ناکام رہنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

شرط تھی دیکھیں وفا کرتا ہے کون
اس میں ہیٹے تم رہے یا ہم رہے — داغ

ہیٹر :۔ (بکسر اول و یائے معروف) بجلی کے چولھے کا نام۔ انگریزی مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ بازار جا رہے ہو جہاں دو بلب خریدنا وہاں ہیٹر بھی ضرور خرید لینا۔

ہیٹی :۔ ہیٹا کی تانیث اردو صفت۔ عورتوں کی زبان

ہیٹی :۔ (بے) ذلت۔ سبکی۔ بدنامی۔ اردو، مؤنث، قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ چوں کہ وزیر دلہن کے سگے ماموں تھے اس لیے وہ چاہتے تھے کہ کسی بات میں ہیٹی نہ ہونے پائے اور صرف یہی وجہ اس شادی میں دھوم دھام کی تھی۔ (بیگمات اودھ)

ہیجا :۔ جنگ۔ جدال۔ رزم۔ لڑائی۔ عربی مؤنث،

فصیح، رائج۔

جب تک مدد اپنی دم ہیجا نہیں ہوتی
ہاتھوں میں صفائی کبھی پیدا نہیں ہوتی — تعشق

ہیجڑا ا:۔ (بکسر اول ویائے معروف بسکون سوم) وہ شخص جس کے خصیے اور عضو تناسل کاٹ ڈالے گئے ہوں۔ خواجہ سرا۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے "اصل میں ہیز تھا۔ اس میں رائے متقلہ جو ہندی میں علامت تصغیر بالتحقیر ہے لگا کر ہیجڑا کرلیا جس طرح قصاب کو تحقیراً قصابڑا، نائی کو ناوڑا اسی طرح ہیز کو ہیزڑا کرلیا۔ چوں کہ جیم تازی اور زائے معجمہ کا باہم بدل ہے اور اہل ہند زائے معجمہ کے بجائے جیم تازی ہی بولتے ہیں پس اس وجہ سے ہیزڑا کا ہیجڑا ہوگیا۔

یہ مخنث بنانے کا قاعدہ ابتدا میں ملک خطا و ختن سے شروع ہوا اور وہیں اول میں ایسے شخصوں کا اعزازی نام خواجہ، خوجہ، خواجہ سرا قرار پایا۔ ایک زمانہ ایسا گزرا کہ ملک خطا و ختن میں خواجہ سراؤں کا خوب دور دورہ رہا جس کی وجہ سے مورخوں کو ان کا حال لکھنے کی ضرورت پیش آئی۔ ساڑھے چار ہزار برس کے قریب عرصہ گزرا کہ ملک ختا میں زانی اور باغی کی یہ سزا تھی کہ اس کو ہیجڑا بنا کر دربانی کی ذلیل خدمت پر مقرر کردیا کرتے تھے اور یہی لوگ محلوں میں آنے جانے پاتے تھے۔ رفتہ رفتہ ان لوگوں نے یہ رسوخ بڑھایا کہ بیگمات اور بادشاہوں کے مزاج میں دخیل ہوگئے۔ یہاں تک کہ وزارت کے عہدے تک پہنچ گئے۔ جب امرائے یہ کیفیت دیکھی تو بخرید اپنے بچوں کو خوجہ بنا کر بادشاہ اور اس کے محلوں کے سپرد کرنے لگے اور یہ ایک بے عیب رسم مانی جانے لگی۔ ہمارے ہندوستان میں محمد شاہ رنگیلے کے وقت سے اس فرقہ نے رونق پکڑی کیوں کہ بادشاہ مذکور نے محلوں میں آنے جانے کے واسطے قلماقنوں ترکنوں جسولینوں یعنی یساولینوں وغیرہ کے بجائے ایسے ہی لوگوں کو مقرر فرما کر ناظر اور خواجہ کے لقب سے ملقب کیا جیسے ناظر محبوب علی خاں وزیر بادشاہ، ناظر بسنت علی خاں وزیر شاہ عالم، ناظر بلال علی خاں ناظر محفوظ علی خاں وغیرہ وغیرہ اب تک نام رکھے جاتے تھے۔ اسی عہد میں جب کثرت سے یہ لوگ ہوگئے اور دیکھا کہ محمد شاہ کو راگ رنگ سے بہت شوق ہے تو ان لوگوں نے ناچنا گانا اختیار کیا اور اپنا ایک علٰحدہ ہی فرقہ مقرر کرکے میر بھوجی ایک خنثے کو جسے میر بھڑی کہنے لگے اپنا پیر قرار دیا۔ وہ گرو بنے یہ چیلے کہلائے۔ اور آگے کو گرو اور چیلے کا یہ سلسلہ چلا اور ان سب کا سردار بادشاہ کہلایا۔ جس کی گدی یعنی تخت گاہ پہاڑ گنج واقع دہلی ہے لاوارث ہیجڑے کا مال یعنی جس کا کوئی گرو یا چیلا زندہ نہ ہو بادشاہ کے سپرد کیا جاتا اور ہر قسم کی آمدنی میں سے بادشاہ کو بطور خراج کچھ دیا جاتا ہے۔ شہر میں جہاں کہیں بیٹا ہوتا ہے وہاں اس علاقہ یعنی برت کے ہیجڑے جا کر ناچتے ہیں اور ان بدھائی لاتے ہیں۔ ہولی۔ دیوالی۔ دسہرہ میں مگر زیادہ تر صرف دیوالی میں یہ لوگ ڈھولک بجا کر ناچتے پھلے گاتے اور مانگتے پھرتے ہیں۔ میر بھڑی کی کڑھائی ان کے ہاں ایک مشہور نیاز ہے جس کی کیفیت اس نام میں لکھی گئی ہے۔ ہیجڑے کا مردہ کسی نے نہیں دیکھا۔ بلکہ مثل مشہور ہے کہ کنجری کی برات اور ہیجڑے کا مردہ کسی نے نہیں دیکھا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ مذہب اسلام میں ان کے مردے کی نماز جائز نہیں۔ پس یہ لوگ اپنا مردہ شہر والوں یا قلیوں کے سپرد کرکے دھوکے سے نماز پڑھوا لیتے اور انھیں سے دفن کرا دیتے ہیں بعدہٗ قبر پر جاکر روتے پیٹتے اور خوب ماتم کرتے ہیں۔

ہیجڑا ۲:۔ نامرد۔ زنانہ۔ زنخا۔ بودا۔ اردو، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

جورو کو مارا جاکے موئے ہیجڑے نے آج
نامرد میرے ترکھے سے مردانہ ہوگیا — جان صاحب

ہیجڑے کے گھر بیٹا ہوا:۔ ناممکن بات کا واقع ہونا۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ ہیجڑے کے گھر لڑکا ہوا بھی بولتے ہیں۔

ہیجان:۔ (بفتح اول) جوش۔ اُبال۔ فارسی، مذکر، رائج۔

قول فیصل:۔ عربی میں بفتحتین ہیجان ہے۔ فارسی اور اردو میں بسکون دوم مستعمل ہے۔ مادے کا ہیجان عام طور سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

ہیجان ۲:۔ تیزی۔ شدت۔ زور۔ غلبہ۔ تلاطم۔ فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تھا جو ہیجان تو پانی پہ نہیں ٹھہری تھی
صرف رائے پہ شہ دیں کے نہیں ٹھہری تھی — مولف

تیرے گیسو میں نے دیکھے جوش سودا ہوگیا
روئے آتشناک سے ہیجان صفرا ہوگیا — ناسخ

قول فیصل:۔ ہیجانی صورت۔ ہیجانی حالات کی ترکیبوں سے بھی زبانوں پر ہے جیسے حکومت نے شہر میں ہیجانی صورت کے پیش نظر ایک ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر رکھی ہے۔

ہیچ:۔ نکما۔ ناکارہ۔ حقیر۔ فارسی، فصیح، رائج۔

نہ ہوگا عشق کی دنیا میں ہیچ مجھ سا بھی
کہ لاکھ بار مرا اور کہیں مزار نہیں — شوق قدوائی

ہیچ ۲:۔ کمتر۔ بیکار، فارسی، رائج۔

ہیچ اُس کی شان غفاری ہوئی جاتی ہے بحر
ہے بڑی تقصیر اگر کرتے نہیں تقصیر ہم — بحر

ہیچ آفت نہ رسد گوشۂ تنہائی را:۔ جو سب سے الگ ہوگیا وہ رنج و غم سے بچ گیا۔ فارسی مقولہ،

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ ہم تو کہتے ہیں کہیں بھی روز روز جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے جہاں تک ہو سکے ہر ایک سے کنارہ کشی اختیار کئے رہے ہیں تو فارسی والوں کا مقولہ بہت پسند ہے "ہیچ آفت نہ رسد گوشۂ تنہائی را"

ہیچ سمجھنا :۔ ناچیز سمجھنا، کمتر سمجھنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ یاد رکھو کہ جتنے اولیا اللہ اور خدا کے خاص بندے تھے انھوں نے دنیا کو ہمیشہ ہیچ سمجھا مال دنیا پر کبھی نظر نہیں کی۔

ہیچکارہ :۔ نالائق۔ بے فائدہ۔ ناکارہ۔ فارسی صفت۔ متروک۔

یہاں وسیلۂ روزی فقط ہے یا خدا
کہ ہیچکارہ ہیں کوئی ہنر نہیں آتا — بحر

محل صرف :۔ یہ جو اس ہیچ کارہ کی قدر دانی اور عزت فرمائی ہے۔ (انشائے سرور)

ہیچ کس :۔ ناکارہ۔ ناقص آدمی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ کوئی بھی نہیں بولتا۔

ہیچمداں :۔ نادان۔ بے علم۔ حقیر۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہیچمداں :۔ متکلم عاجزی سے اپنی نسبت یہ لفظ استعمال کرتا ہے۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قاصر ہو جہاں مدرکۂ عقل نکتہ بین
کیا ذہن رسائی کرے اس ہیچمداں کا — رند

قول فیصل :۔ انھیں معنی میں قدماء ہیچمیرز (بالکسر میم و فتح یاء) بھی بولتے اور لکھتے تھے مگر اب یہ لفظ متروک ہو چکا ہے نہ لکھتے ہیں نہ بولتے ہیں۔ پہلے کے لوگ مضمون ختم کرنے کے بعد جب اپنے دستخط کرتے تھے تو دستخطوں سے پہلے ہیچمداں لکھ دیا کرتے تھے۔ منبروں پر بھی مرثیہ خوان اپنے کو ہیچمداں کہہ کے سامعین کو مخاطب کرتے تھے۔

ہیچمدانی :۔ نادانی۔ بے علمی۔ کچھ نہ جاننا۔ فارسی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دہن اس کا جو نہ معلوم ہوا
کھل گئی ہیچمدانی میری — غالب

محل صرف :۔ یہ تو اپنی ہیچمدانی کا ایک نمونہ بیان ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ہیچ نظر آنا :۔ حقیر نظر آنا۔ بے حقیقت معلوم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوا ایک دن اس قدر پر ملال
کہ آیا نظر ہیچ سب ملک و مال — (صبح خنداں)

ہیچ و پوچ :۔ (کنایتہً) لغو۔ بیہودہ۔ فضول۔ بے وقعت۔ فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال،

گردش جو ہو تو رفعت زر، ہیچ و پوچ ہے
پھرتا ہے آسمان بایں کر و فر تباہ — رشک

قول فیصل :۔ حضرت تعشق نے بغیر واؤ نظم کیا ہے بہر حال دونوں طرح صحیح ہے۔

ہے ورنہ ہیچ پوچ تعشق ترا کلام
بیشک یہ ہے فقط اثر ماتم امام — تعشق

ہیچ ہے :۔ بے وقعت ہے۔ کم قیمت ہے۔ کچھ نہیں ہے اردو صرف، فصیح، رائج۔

زاہد خشک کا ہے زہد دکھانے کے لئے
بوریا ہیچ ہے خالی جو ریا سے نہ ہوا — لطافت

ہیڈ :۔ سر۔ انگریزی مذکر، رائج۔

ہیڈ ۲ :۔ سرگروہ۔ سردار۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

ہیڈ ۳ :۔ اعلیٰ۔ بڑا۔ انگریزی، رائج۔

ہیڈ آفس :۔ صدر دفتر۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ مقامی ڈاک خانے سے خط و کتابت کرنا بیکار اب جب تک کے ہیڈ آفس دہلی نہیں لکھو گے اس وقت تک تمھاری وی۔پی۔ وصول نہیں ہو گی۔

ہیڈروسیل :۔ (بفتح اول یائے مجہول وضم چہارم واو مجہول و کسر ششم و یائے معروف) ایک مرض کا نام جس میں بد گوشت یا پانی اترنے سے فوطے (انثیین) بڑے ہو جاتے ہیں۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ جب سے ان کو ہیڈروسیل کا مرض ہوا ہے بیچارے بہت پریشان ہیں شاید اب کی جاڑے میں آپریشن کروائیں۔

قول فیصل :۔ عوام ایسے لوگوں کو بڑ خصیہ بھی کہتے ہیں

ہیڈ کانسٹبل :۔ کانسٹبلوں کا افسر۔ انگریزی مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ سنا ہے کہ سید علی کانسٹبل سے ترقی پاکے ہیڈ کانسٹبل ہو گئے ہیں۔

ہیڈ کلرک :۔ کلرکوں کا افسر۔ انگریزی، مذکر، رائج

محل صرف :۔ تم اگر چاہتے ہو کہ ہمارا کام ہو جائے تو ہیڈ کلرک امجد علی صاحب سے مل لو وہ تمھارا کام منٹوں میں کروا دیں گے۔

ہیڈ کوارٹر :۔ صدر مقام۔ انگریزی مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ شہر کے حالات خراب ہونے کے اندیشے میں ضلع حکام نے ہیڈ کوارٹر سے مزید پولیس طلب کی ہے۔

ہیڈ ماسٹر :۔ صدر مدرس۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ انشاء اللہ تمھارا لڑکا تم سے اب تو ہیڈ ماسٹر ہو گیا ہے اب تو اس کی شادی کہیں کرو یا زندگی بھر کنوارا بیٹھا رہے گا۔؟

ہمیر :۔ (بالکسر و یائے معروف) جوہر۔ ست، مغز۔ اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ع۔ کچھ آج سوجھتا نہیں تلچھٹ کہ ہیر ہے — نشتر

ہیر ۴:- مغز درخت کا جو بکل کے نیچے ہوتا ہے۔
(نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہیر ۵:- رانجھا کی معشوقہ کا نام جس کا افسانہ مشہور ہے اردو، عوام کی زبان۔

ع بحر کا قصہ بھی افسانہ ہے رانجھا ہیر کا — بحر

قول فیصل :- ہیر رانجھا زبانوں پر زیادہ ہے۔

ہیرا ۱:- (بکسر اوّل و یائے معروف) الماس ایک قیمتی پتھر۔ اردو، مذکر، رائج،

ع حسن کا لعل ہوں ہیرا کھلا کے ماروں گا — ذاتر لکھنوی

ہیرا ۲:- (کنایتہً) بے مثل عمدہ۔ نفیس۔ بہتر سے بہتر۔ اردو، رائج۔

محل صرف :- خاندان بھر میں تمھارا لڑکا سب میں ہیرا ہے اس کی شادی کہیں جلدی کر دو۔

ہیرا پھیری :- (بکسر اوّل و یائے مجہول ہر دو) لپ جھپ، بری حرکت، کسی کا مال اِدھر سے اُدھر کرنا، خراب عادت۔ اردو، مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- میں نے مانا کہ تم نے چوری سے توبہ کر لی لیکن تمھاری ہیرا پھیری کی عادت نہیں گئی وہی مثل ہے کہ چور چوری سے جاتا ہے ہیرا پھیری سے نہیں جاتا۔

ہیرا تراشنا :- ہیرے کو مرضی کے مطابق اوزار سے کاٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

انگشتری وہ سونے کی پہنے ہیں بے نگیں
ہیرا کوئی تراشک کا اے چشم تر تراش — اسیر

ہیرا کھانا :- ریزۂ الماس کھانا خودکشی کی نیت سے (کنایتہً) رشک سے جان دینا۔ اردو محاورہ، رائج۔

جوہری کھاتے ہیں ہیرا جن کا عالم دیکھ کر
کس زمرد کے نگیں ہیں وہ عذار سبز رنگ — بحر

محل صرف :- لعل یمن اس گلزار کی سرخی گلہائے خوش رنگ دیکھ کر رشک سے ہیرا کھاتا ہے۔ (طلسم ہوشربا)

ہیرا من :- طوطا۔ اردو مذکر، رائج۔

رکھو زمیں پر لگا یہ کرنے صدا
لو خریدارو ہیرا من طوطا — (بہشت گلزار)

قول فیصل :- عام طور سے بیچنے والے ہیرا من طوطے کے بچے کہتے تھے۔

ہَیرا ہُونسی :- (بفتح اوّل، ضمہ ضدا۔ صف۔ اردو۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- باجی میں سمجھ گئی آپ نے میری ہیرا ہونسی میں مکان کے دام بڑھائے ہیں۔ یہ آپ نے اچھا نہیں کیا ہے۔

ہیرا ہینگ :- عمدہ قسم کی ہینگ۔ ہندی مونث۔
(نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہیر پھیر ۱:- (ہر دو یائے مجہول) ہیرا پھیری۔ اردو مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :- زیادہ تر اس محل پر ہیرا پھیری بولتے ہیں

ہیر پھیر ۲:- گردش۔ دورہ۔ چکر انقلاب اُردو ترکی۔

جو گردشیں ہمیں دکھلائیں اس کی آنکھوں نے
یہ ہیر پھیر نہ لیل و نہار میں دیکھا — بحر

ہیر پھیر ۳:- راہ کا خم و پیچ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کے عوام "پھیر کا راستہ" بولتے ہیں

ہیر پھیر ۴:- خریدنا اور واپس کرنا، کوئی چیز لینا اور واپس کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- بالعموم رائج نہیں۔

ہیر پھیر ۵:- کمی کوتاہی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہیر پھیر ۶:- اَدل بدل۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- بالعموم رائج نہیں۔

ہیر پھیر ۷:- اینچ پیچ۔ دھوکا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- بالعموم رائج نہیں۔

ہیر پھیر کی باتیں :- دھوکے کی باتیں۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- جو کچھ کہنا ہو سیدھے انداز میں کہو مجھے ہیر پھیر کی باتوں سے سخت نفرت ہے۔

ہیر پھیر کے تولنا :- پلڑے بدل کر تولنا، جتنی دفعہ ایک طرف کے پلڑے میں تولنا اتنی ہی مرتبہ دوسری طرف کے پلڑے میں تولنا تاکہ پاسنگ نہ رہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہیرو ۱:- (یائے معروف، بہادر۔ سورما۔ انگریزی، رائج۔

ہیرو ۲:- وہ شخص جو کسی قصے یا داستان کی جان ہو۔ فلم کا اہم رول ادا کرنے والا۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :- تم برابر سینما دیکھتے ہو تمھیں اتنا بھی نہیں معلوم کہ میرے محبوب کا ہیرو راجندر کمار ہے۔

قول فیصل :- اس کی تانیث ہیروئن ہے جیسے اب اس ڈرامے کی ہیروئن صرف سلطان بہو پردۂ دنیا پر رہ گئیں۔ (بیگمات اودھ)

ہیروئن :- ایک نشہ آور بیش قیمت۔ نشے کا نام۔ انگریزی۔ رائج۔

محل صرف :- نئی دہلی۔ ۱۰ اکتوبر۔ پولیس نے وسطی دہلی کے مہمان خانوں پر چھاپہ مار کر آسٹریا کے باشندے کے قبضے سے ۲۲ ہزار ۶ سو روپے مالیت کی ہیروئن برآمد کی۔ قومی آواز ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۳ء

قول فیصل :- اس کا استعمال اور خرید و فروخت قانوناً جرم ہے۔

ہیرے پھیرے :- (یائے مجہول) بار بار آنا جانا۔

اُردو۔ عورتوں کی زبان۔

ان کی گلی کے ہیرے پھیرے توبہ توبہ توبہ
شام کی فکریں صبح سویرے توبہ توبہ توبہ شاہ لکھنوی

قول فیصل:۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ بھی ہے۔

ہیرے کی پرکھ جوہری جانے:۔ اہل ہنر کو قدر دان ہی پہچانتا ہے۔ اردو مثل عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہیرے کی کنی:۔ ریزۂ الماس، چھوٹے سے چھوٹا ہیرا۔ اردو صرف مونث، رائج۔

مہماں اگر رقیب کا ہوں میں تو ہے یقیں
ہیرے کی دے کنی وہ پکا کر برنج ہیں اسیر

ہیرے کی کنی کھانا:۔ ریزۂ الماس کھانا، اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

صاف دنداں نہ دکھا بزم میں تو ہنس ہنس کر
کوئی کھا جائے جو ہیرے کی کنی خوب نہیں ذوق

ہیز:۔ (بکسر اول ویائے معروف) ہیجڑا۔ زنخا۔ نامرد۔ فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ تم لاکھ کوشش کرو مگر وہ لڑکا شادی نہیں کرے گا کیونکہ دوسروں سے معلوم ہوا ہے کہ یہ تو ہیز ہے۔ اگر شادی کرو گے تو تمہیں جہیز واپس کرنا پڑے گا۔

ہیز:۔ بزدل، بودا۔ ڈرپوک۔ اردو غیر فصیح رائج۔

جو مرد ہیں وہی لیتے ہیں نوک کی اے شاد
جو ہیز ہیں وہ نہیں آن بان رکھتے ہیں شاد

ہیزدہ:۔ (بکسر اول ویائے مجہول) اٹھارہ۔ ۱۸۔ عدد فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ تعلیم یافتہ طبقہ اسی کو پیچیدہ لکھتا اور پڑھتا ہے۔

ہیزم:۔ (بضم حرف سوم صحیح) جلانے کی لکڑی۔ سوکھی لکڑی۔ ایندھن۔ فارسی مونث۔

اے طعن فلک نوشتہ برسم
دلے زلف صبا بریدہ از دم
اے دربر توسن فلک شوخ
زاں گونہ کہ پیش شعلہ ہیزم عرفی

مولوی معنوی کے شعر میں جو ہیزم قافیے میں لازم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ روی کی تحریک کی صورت میں اختلاف حرکت ماقبل جائز ہے۔

آدمی را آدمیت لازم است
عود را گر بو نہ باشد ہیزم است (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ہندوستان بالخصوص لکھنؤ اور دہلی والے ہیزم بفتح حرف سوم بولتے ہیں جیسا کہ ذوق دہلوی اور صبا لکھنوی کے شعر سے ظاہر ہے روی کے متحرک ہونے کے بعد ماقبل روی کا اختلاف جیسا کہ مندرجہ بالا مولوی معنوی کے شعر میں ہے اس مسئلے میں ہندوستان والوں نے ایرانیوں کی تقلید نہیں کی ہے۔

آتش و آب میں یہ ربط ترے دل سے ہے
دیوے ہیزم کو جلا کر کوئی پانی میں ڈال ذوق دہلوی

دود دل عشق کی خامی سے عیاں ہوتا ہے
ہیزم تر کو جلاؤ تو دھواں ہوتا ہے صبا لکھنوی

ہیزم تر:۔ باضافت گیلی لکڑی۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

دود دل عشق کی خامی سے عیاں ہوتا ہے
ہیزم تر کو جلاؤ تو دھواں ہوتا ہے صبا

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر گیلی لکڑی ہے۔

ہیست نیست:۔ (بکسر اول ویائے مجہول) خبر نہ ہونا۔ پتہ نہ چلنا۔ یہ نہ معلوم ہونا کہ فلاں شے ہے یا نہیں۔ اُردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ وثیقے میں درخواست دیئے ایک سال ہو گیا اس کا کوئی ہیست نیست نہیں خدا معلوم درخواست کا کیا حشر ہوا۔

قول فیصل:۔ اس کی اصل ہست و نیست تھی جس کے معنی ہے کہ نہیں ہیں۔ کثرت استعمال سے عورتیں ہیست نیست بولنے لگیں۔

ہیزم فروش:۔ لکڑیاں بیچنے والا ٹھیکی کا مالک۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہَیضہ:۔ (بالفتح) ایک متعدی بیماری کا نام جس میں قے اور دست کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ عربی مذکر رائج۔

محل صرف:۔ ہیضہ نے لکھوکھا آدمی چٹ کئے مگر حضور بے حیائی کی بلا دور ہیضے کے باپ کو چٹ کر جائیں۔ (فسانۂ آزاد)

ہَیضہ آنا:۔ ہیضے کی بیماری ہونا۔ اردو صرف متروک۔

محل صرف:۔ تجھ کو آج ہی ہیضہ آئے میرے قدر برابر بجلی کڑکتی تجھ پر گرے۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل:۔ اب عورتیں اس محل پر ہیضہ ہو بولتی ہیں۔

ہیضہ پھیلنا:۔ ہیضہ کی بیماری پھیلنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ آج کل بڑی احتیاط کی ضرورت ہے پورے شہر میں ہیضہ پھیلا ہوا ہے ہزاروں آدمی اب تک مر چکے ہیں۔

ہیضہ کرنا:۔ ہیضے کی بیماری میں مبتلا ہونا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

محل صرف:۔ منشی صاحب اتنا کہہ چکے تھے کہ ایک اسٹیشن آیا اتر کے ہیضہ کیا۔ ڈاکٹر نے لاڈ ینیم کے تین قطرے پلائے... مگر دیکھتے ہی دیکھتے دو ہچکیاں لے کر چل بسے۔ (فسانۂ آزاد)

ہیضہ ہونا:۔ ہیضے کی بیماری ہونا۔ دست وقے

میں مبتلا ہونا۔ اردو صرف، رائج۔

قول فیصل :۔ ہوکا ہونا کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے جیسے انھیں تو شعر سنانے کا ہیضہ ہے جس کو دیکھا شعر سنانے لگے۔

بے ظالم :۔ ہائے ظالم۔ ہائے کمبخت ہائے افسوس ایک کلمہ ہے کہ حسرت و افسوس اور رنج و ملال کے مقام پر اس کو لاتے ہیں۔ اردو صرف، متروک۔

پھر سکی میرے گلے پر نہ چھری بے ظالم
ورنہ گردوں سے ہوئے کار نمایاں کیا کیا — آتش

بے غضب :۔ غضب ہوا ستم ہوا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تم بھول کر بھی یاد نہیں کرتے بے غضب
ہم تو تمھاری یاد میں سب کچھ بھلا چکے — ذوق

ہیک :۔ (بکسر اول و یائے معروف) ایک سخت قسم کی خراب بو جو سونگھنے اور کھانے میں ناگوار ہوتی ہے۔ اردو، مؤنث، رائج۔

محل صرف :۔ ابھی مصالح کو دو ہاتھ اور بھونو ابھی ہلدی کی ہیک باقی ہے تمھیں اب تک تلیا پکانا نہیں آیا۔

قول فیصل :۔ عورتیں کبھی کبھی ہیک دار بھی بول دیتی ہیں۔

ہیکا ڈھیکی :۔ ضدم ضدا، دیکھا دیکھی۔ اردو مؤنث عورتوں کی زبان۔

ہیکڑ :۔ زبردست۔ خودسر۔ شیخی مارنے والا، اردو صفت، عوام کی زبان۔

ہیکڑ باز :۔ خودسر، سرکش، اردو، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہیکڑ خاں :۔ اکڑو۔ دون کی ہانکنے والا۔ اکڑ دکھانے والا۔ اردو، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ اپنے ہوش میں رہیے آپ اپنے روپے کیا وصول کر سکتے ہیں۔ بڑے ہیکڑ خاں ہیں تو لیکے دکھلا دیجئے گا۔

ہیکڑی :۔ (یائے مجہول) زبردستی۔ سرکشی۔ اردو، مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

دل اڑا لیتا ہے ایسی دل لگی اچھی نہیں
ہم کہے دیتے ہیں اتنی ہیکڑی اچھی نہیں — صفدر

محل صرف :۔ اس پر تیری یہ ہیکڑی تھی کہ گویا ہم تیرے قرض دار ہیں — (توبۃ النصوح)

ہیکڑی جتانا :۔ دھمکی دینا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

بل پہ اس کے اکڑتے ہیں دشمن
ہر گھڑی ہیکڑی جتاتے ہیں — رضا

قول فیصل :۔ ہیکڑی دکھانا بھی عوام اور عورتوں کی زبان پر ہے جیسے ہم سے تو زیادہ ہیکڑی دکھایئے گا نہیں ورنہ ایک ہی ہاتھ میں آپ کی طبیعت ٹھیک ہو جائے گی۔

ہیکڑی کرنا :۔ زبردستی کرنا۔ زور دکھانا۔ اینٹھنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہیکڑی کی لینا :۔ دون کی لینا، اکڑ دکھانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ بڑے بڑے مہاجن ساہو کار جھک کر سلام کرنے لگے۔ جس نے ہیکڑی کی لی۔ اس کو نیچا دکھایا۔ (فسانۂ آزاد)

ہیکڑی نکلنا :۔ شیخی نکلنا۔ اکڑ جاتی رہنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ اری آ: ہم دیکھا بھی ان کا زبردستی پنا دکھائے دیتے ہیں۔ دیکھو ساری ہیکڑی نکلی جاتی ہے۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل :۔ اس کا متعدی ہیکڑی نکالنا بھی زبانوں پر ہے جیسے کہیں سالا مل جائے دو ہی ہاتھوں میں ساری ہیکڑی نکال دوں گا۔

ہیکل :۔ (بالفتح و فتح سوم) وہ بت جو کسی سیارہ کے نام پر بنایا جائے۔ عربی مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اردو میں بالعموم رائج نہیں ہے۔

ہیکل :۔ بڑا جثہ والا۔ جیسے قوی ہیکل (نور اللغات)

قول فیصل :۔ تنہا نہیں قوی ہیکل زبانوں پر ہے۔

ہیکل :۔ (بفتح اول) گھوڑے کی گردن کا ایک خاص زیور۔ اردو مؤنث، رائج۔

میداں میں دوڑ کے دم پیکار آ گئے
ہیکل سے کھیلتے ہوئے رہوار آ گئے — ادب

قول فیصل :۔ عام طور سے اس قسم کا زیور یا مہاجنوں کے گھوڑوں کے گلے میں ہوتا یا دُلدُل کے گلے میں ہوتا ہے۔ جو شیعوں کی خاص اصطلاح ہے یہ دُلدُل امام حسینؑ کی طرف منسوب ہوتا ہے گویا اُن کی سواری کے گھوڑے کی نقل ہے۔ جہاں تمام زیورات گنگا جمنی ہوتے ہیں وہاں ہیکل بھی بڑی شاندار بنی ہوئی دُلدُل کے گلے میں پڑی ہوتی ہے۔ اس کی اردو جمع ہیکلوں ہے۔

ٹکڑے ہیں ہیکلوں کے نئی ابتری ہوئی
سب کی اندھیریاں ہیں لہو میں بھری ہوئی — تعشق

ہیکل :۔ بتخانہ۔ عربی، متروک۔

یا بنائی کوئی صورت کہ جسے دیکھے ہو
ہیکل روم سے بتخانۂ چیں تک حیرت — ذوق

ہیکل :۔ ایک قسم کا گلے کا زیور۔ اردو، رائج۔

یا کڑکتی ہے یہ ارجن کی کماں رہ رہ کر
یا چمکتی ہے کنھیا کے گلے کی ہیکل — (نظم طباطبائی)

خیر سے اتنے بڑے ہو کے اسے کیوں پہنوں
اب بنا دو مرے لائق مجھے بھاری ہیکل — رنگین

ہیکل :۔ روپے یا اشرفی کا ہار جو عورتیں گلے میں پہنتی ہیں۔ اردو، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہوا ہے آج مجنوں عشق میں لیلیٰ کے دیوانہ
یہ زنجیر اس کی گردن میں مری طفلی کی ہیکل ہے — آتش

قول فیصل :۔ قدیم زمانے میں گلے کی ہنسلی کو ہیکل کہتے تھے اسی اعتبار سے زبانوں پر قوی ہیکل بھی ہے یعنی جوڑے سینے والا بڑے ہاتھ پاؤں والا۔ موجودہ دور میں تنہا ہنسلی کو ہیکل نہیں کہتے۔

ہیگا :۔ ہے کی جگہ۔ اردو متروک۔

ہم نقر کا ہیگا دریا تمام
دہم نور کا بحر ہے لا کلام — نور نامہ ۱۸۰۹ء

قول فیصل :۔ اس کی تانیث ہیگی بھی کہا ہے جو اَب متروک ہے۔

غزل ہیگی سند یہ کچھ ہیں حصر
جو سمجھے ہیں ہمارے بعض ہم عصر — (معراج المضامین)

ہیل :۱ (بکسر اول و یائے معروف) سفید الائچی۔ چھوٹی الائچی۔ فارسی مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :۔ اطبا نسخوں میں لکھتے ہیں۔ چھوٹی الائچی کو ہیل خورد اور بڑی الائچی کو ہیل کلاں کہتے ہیں۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے "مزاجاً تیسرے درجے میں گرم و خشک۔ یہ لفظ مقام ہیلی کی وجہ سے ہیل یعنی الائچی مشہور ہو گیا۔ کیوں کہ اس کی پیداوار زیادہ تر وہیں ہے اور عجب نہیں جو سب سے پیشتر الائچی وہیں سے دستیاب ہوئی ہو۔ چنانچہ عجائب الاسفار یعنی سفرنامہ ابن بطوطہ میں بھی اس مقام کا ذکر موجود ہے اور ہم اسی کے نوٹ سے عبارت ذیل نقل کرتے ہیں۔

ہیلی اب اس نام کا کوئی قصبہ نہیں ہے لیکن کنانور سے ۱۶ میل شمال کی طرف ایک پہاڑ کا کونا سمندر میں نکلا ہوا ہے اس کو کوہ ایلی کہتے ہیں۔ ابو الفدا نے لکھا ہے کہ ہیلی ایک پہاڑ ہے جو سمندر میں نکلا ہوا ہے اور اس کو راس ہیلی کہتے ہیں۔ رشید الدین لکھتا ہے کہ منگلور اور قندرینہ کے بیچ میں ہیلی کا ملک ہے۔ تحفۃ المجاہدین نے جو مالابار کے مسلمانوں کی تاریخ ہے اس شہر کو کو ہیلی ماراوی لکھا ہے۔ مخزن میں لکھا ہے کہ چھوٹی الائچی کو ہیلی واقع مالابار میں پیدا ہوتی ہے۔ فارسی میں الائچی کو ہیل کہتے ہیں اور سنسکرت میں ایل ممکن ہے یا تو الائچی کا نام اس شہر سے مشتق ہو یا اس شہر کا الائچی سے۔ ہنٹر صاحب لکھتے ہیں کہ ہیلی زمانہ حال کے گاؤں بابن گاڑی کے قریب واقع ہے" ابن بطوطہ نے اس کو ایک بڑا شہر لکھا ہے۔ ہماری رائے میں ہیل سے ایل ہوا۔ ایل سے ایلا۔ اس کے بعد چی کلمہ نسبت مثل نشانچی خزانچی وغیرہ لگا کر فارسی کے کینڈے پہ الائچی بنا لیا جیسے آج کل مڈ بچی زٹالچی وغیرہ میں لفظ چی لگا دیا ہے جو ترکی میں نسبت کا کلمہ ہے۔

ہیل :۲ جوتے یا چپل کی ایڑی۔ اردو، مؤنث، رائج۔

محل صرف :۔ ماشاء اللہ تمھاری بیوی کو پانچواں مہینہ ہے اور اس کے بعد بازار سے یہ ہائی ہیل کی چپل اٹھا کے لائے ہو کچھ عقل سے بھی کام لیا کرو۔

ہیلا :۔ دھکا۔ پانی کا۔ ہندی مذکر۔ (مارنا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم رائج نہیں۔

ہیلتھ :۔ (بکسر اول و یائے مجہول و سکون سوم) صحت۔ تندرستی۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

محل صرف :۔ تم نے جو اپنی بیوی کی بیماری کے لئے ہیلتھ آفیسر کو درخواست دی تھی ڈیڑھ سو روپیہ منظور ہوا ہے آج ہی کل میں منی آرڈر آنے والا ہے۔

ہیلتھ آفیسر :۔ محکمۂ حفظان صحت کا افسر انگریزی، رائج۔

محل صرف :۔ تم نے تمام کاغذات تو مکمل کر لیے ہیں لیکن ابھی ہیلتھ آفیسر کا سارٹیفکٹ باقی ہے وہ بھی لے لو۔

ہیل میل :۔ (ہر دو یائے مجہول) ربط ضبط میل جول۔ تعلقات۔ اردو، مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ آپ اپنے کاموں میں رہتی ہیں آپ کے لڑکے کا ہیل میل محلے کے بدمعاش لڑکوں سے ہو گیا ہے پولیس کی نظروں پر اگر چڑھ گیا تو آپ پریشانی میں پڑ جائیں گی۔

ہیلی کاپٹر :۔ ایک قسم کا چھوٹا جہاز جس کے پر پنکھے کی طرح اوپر کی طرف ہوتے ہیں۔ انگریزی مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ آج کے قومی آواز میں خبر ہے صدر جمہوریہ ہند گیانی ذیل سنگھ بذریعہ طیارہ لکھنؤ پہونچ رہے ہیں اور اس کے تھوڑی دیر کے بعد ہیلی کاپٹر کے ذریعے کانپور کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

قول فیصل :۔ دنیا کا ہر پرند جانور سامنے کے رُخ پر اُڑ کے بلند ہوتا ہے لیکن دنیا کی بہت چھوٹی مخلوق جس کو مماکھی یعنی شہد کی مکھی قدرت نے اس کے پروں میں اور اس کے جسم میں ایسا توازن قائم کیا ہے کہ یہ بجائے سیدھے اڑنے کے جہاں پر ہوتی ہے وہاں سے بغیر سامنے اڑے ہوئے سیدھی بلندی کی طرف چلی جاتی ہے۔

یہی توازن اہل یورپ نے ہیلی کاپٹر میں بھی قائم رکھا ہے ہیلی کاپٹر میں یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ اپنے مقام سے سیدھا بلندی کی طرف چلا جاتا ہے اور یہ تھوڑے عرصے قبل کی ایجاد ہے چالیس سال قبل اس کا وجود دنیا میں نہیں تھا۔

ہیمیا :۔ (یائے اوّل معروف) علم طلسم کا نام۔ فارسی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہیں :۔ ہے کی جمع۔ کلمہ تفہیم۔ اردو، رائج۔

قول فیصل :۔ تعظیماً واحد کے لئے بھی بول دیتے ہیں۔

جیسے سرکار محل میں تشریف رکھتے ہیں۔

ہَیں :- حیرت اور تعجب کے محل پر۔ اردو فصیح رائج۔

خون میں ڈوبی لگا ہیں کیسی
ہیں مری جان پہ آ ہیں کیسی — محسن

ہیں مری جان کیوں تو روتی ہے
لے میں قربان کیوں تو روتی ہے — قلق

ہَیں :- گھبراہٹ اور اضطراب ظاہر کرنے کے لئے ہائیں کی جگہ۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

گھبرائیں کہ ہیں کدھر گیا گُل
جھنجھلائی کہ کون دے گیا جُل — گلزارِ نسیم

ہَینڈ بِل :- چھوٹا اشتہار، چھوٹا رقعہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :- بڑے اشتہار کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف ہینڈ بل چھپوالو اور تقسیم کروا دو۔ مجمع خوب آئے گا

ہَینڈ بیگ :- ہاتھ کا تھیلا۔ وہ تھیلا جس میں ہتھے لگے ہوں۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :- مجھے انتہائی افسوس ہے کہ جو دس برس سے میرا ساتھ دے رہا تھا وہ ہینڈ بیگ ریل پر رہ گیا جس میں میرے ضروری کاغذات بھی تھے۔

ہَینڈ پریکٹس (Hand practice) :- جلق لگانا۔ مُشت زنی، مُٹھی لگانا۔ انگریزی، رائج۔

محل صرف :- دولہا صاحب کا لڑکا ہر یا لے ہینڈ پریکٹس کا بہت عادی تھا جوانی میں دق کے مرض میں مبتلا ہو کے مر گیا۔

قول فیصل :- اردو میں سڑکا اور زُٹخ کہتے ہیں۔ اور عربی میں جَلق اور اِستمنا بالید کہتے ہیں۔

ہَینڈ پَمپ :- وہ نل جس کو ہاتھ سے چلا کے پانی نکالیں۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :- نل کے پانی کا کوئی اعتبار نہیں رہتا کبھی آتا ہے اور کبھی غائب ہو جاتا ہے لہٰذا تم ہینڈ پمپ لگوالو تو اس مصیبت سے تمھیں نجات مل جائے۔

ہَینڈِل :- (بفتح اوّل وکسرِ چہارم) سائیکل یا کشتی کا وہ حصہ جس کو چلانے والا بہت مضبوطی سے پکڑتا ہے اور جس سے موڑنے میں آسانی ہوتی ہے اُسی کے برابر بریک بھی لگا ہوتا ہے۔ انگریزی، رائج۔

محل صرف :- میں تم کو ہدایت کرتا ہوں کہ جب تم سائیکل پر جایا کرو تو ہینڈل کو بہت مضبوطی سے پکڑے رہا کرو ورنہ کسی سے ٹکر ہو جانے کا اندیشہ ہے

ہِینگ :- (بکسرِ اوّل ویائے معروف ونون غنہ) ایک درخت کا گوند جو انتہائی بدبودار ہوتا ہے۔ اردو مؤنث، رائج۔

محل صرف :- قدیم زمانے میں لوگ ماش کی دال میں ہینگ کا بگھار دیتے تھے اب یہ رواج کم ہو گیا۔

ہینگا :- (بیائے معروف) لڑکے کا فرضی نام جو عورتیں رات کو اس خیال سے لیتی ہیں کہ کہیں اُلّو اس کا اصلی نام نہ سُن لے۔ عورتوں کا اعتقاد ہے کہ رات کو بچہ کا نام لیں اور اُلّو سن لے تو وہ اس نام کو یاد کر لیتا ہے اور ایک تنکا لے کر دریا پر جاتا ہے اور لڑکے کا نام لے لے کے بار بار پانی میں غوطہ دیتا ہے جس سے لڑکا تنکا سا ہو کر مر جاتا ہے۔ چونکہ ہینگ کی خوشبو پر جادو اثر نہیں کرتا اس وجہ سے یہ نام تجویز کیا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں بالعموم رائج نہیں۔

ہَینگر :- کپڑے لٹکانے کا کمان کی شکل کا لوہے یا لکڑی کا بنا ہوا۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :- شیروانی کو بجائے الگنی پر ڈالنے کے ہینگر پر لٹکا دو۔

ہِینگ لگا کر رکھو :- (طنزاً) ہوا نہ لگنے دو۔ بچا کر رکھو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

ہِینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ چڑھے چوکھا :- کچھ خرچ نہ کرنا پڑے اور کام اچھا بن جائے۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- ہینگ لگے نہ پھٹکری رنگ چڑھے چوکھا مگر معلوم ہی نہ تھا کہ لینے کے دینے پڑیں گے۔ (دبیر کبھار)

قول فیصل :- یوں بھی بول دیتی ہیں ہینگ لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے۔ یا رنگ چڑھے۔

ہِینگو :- بلی۔ گربہ۔ بنّی۔ کیوں کہ رات کو زچہ کے چلّے کے اندر اس کا نام لینا منحوس خیال کرتی ہیں۔ اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے۔ عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ہینگ ہگنا :- پیچش کے مرض میں مبتلا ہونا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہینگ ہگنا :-[۲] سخت بیمار پڑنا۔ بیمار پڑا رہنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہینگ ہگنا :-[۳] نہایت کمزور و ناتواں ہونا (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ہینگ ہگوانا :- سخت پریشان کرنا۔ نہایت عاجز کرنا۔ ناک میں دم کرنا۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- ہمارے بہت منھ چڑھتا تھا سالے پر چار جھوٹے مقدمے دائر کر کے ہینگ ہگوا دی اب معافی مانگ رہا ہے۔

ہَیں ہَیں :- تنبیہہ۔ مخالفت اور باز رکھنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

ہیں ہیں میاں اپنے ہوش میں ہو
کچھ خبط ہوا ہے دشمنوں کو — اختر (شاہ اودھ)

قول فیصل :- ہائیں ہائیں عام طور سے زبانوں پر ہے

بے نہ ہوائے :۔ بالکل موجود نہیں۔ کچھ نہیں۔
اردو۔ عورتوں کی زبان۔
محل صرف :۔ بی پڑوسن بہت اونچی اڑ رہی ہیں
اور کہہ رہی ہیں کہ میں اپنی لڑکی کو یہ جہیز میں دوں گی
اور وہ دوں گی کچھ بے نہ ہوائے گھر میں خاک اڑ رہی ہے۔
ہیّوپ :۔ دبفتح اول و تشدید دوم مفتوح، مزدوروں
اور بوجھ اٹھانے والوں کا بوجھ اٹھاتے وقت آواز
نکالنا۔ اردو مزدوروں اور حمالوں کی خاص اصطلاح۔
قول فیصل :۔ تنہا نہیں بولتے جب ٹھیلے وغیرہ پر کافی
وزنی چیزیں ہوتی ہیں تو ٹھیلا کھینچتے وقت کہتے ہیں کہ
لگائے زور ہیّوپ۔ ہاں جوان ہیّوپ۔
ہیولا :۔ دبفتح اول و واو معروف، ہر چیز کا مادہ ہر چیز
کی اصل اور ماہیت۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
قول فیصل :۔ بعض کی رائے میں ہیئتِ اولیٰ کا
مخفف ہے۔
ہیولا :۔ ڈول۔ ڈھانچہ۔ خاکہ عربی قلیل الاستعمال

اسی روز سے مجھ کو شیدا بنایا
کہ جس دن تمہارا ہیولا بنایا — نوازش

یہ مشت خاک بھی کس کس طرح کا رنگ لاتی ہے
تماشا ہے نہیں رہتا ہیولا ایک صورت پر — صبا

ہیولا :۔ لونڈا مضغہ۔ بے ڈول جسم (کنایتہً)
بدقوارہ۔ بدشکل۔ وہ جو آدمیت سے خارج ہو۔ اردو،
صرف۔ عورتوں کی زبان۔

صاف صورت سے تیری پیدا ہے
آدمی کاہے کو ہیولا ہے — نواب مرزا شوق

کام کی صورت کیا ہے بھلا وہ چلے ہے میر اگر
دیکھنے والے کہتے ہیں کوئی ہیولا جاتا ہے — میر

ہیولا :۔ جلدی کرنے والا۔ متلون مزاج۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم رائج نہیں۔
ہیولا مزاج :۔ وہ شخص جو کسی بات پر قائم نہ رہے۔
اردو صرف، متروک۔

خرابیاں ہیں ہیولا مزاج ہونے میں
وہ شکل ہو کہ جو نوع دگر نہیں ہوتی — صبا

ہیہات :۔ افسوس۔ صد ہزار افسوس۔ انتہائی
غم اور حسرت کے محل پر۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تڑپے ہے دل کہ ناقوں سے سادات گر پڑے
سر اپنے پیٹتے ہوئے ہیہات گر پڑے — اوج

لکھ کے حال اپنا انہیں ہیہات اپنے ہاتھ سے
کھوئی ہم نے آپ ہی بات اپنے ہاتھ سے — بہادر شاہ ظفر

بے ہوائے کچھ بھی نہیں :۔ بالکل نادار ہے
بالکل مفلس ہے۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔
محل صرف :۔ امیر نواب عجیب طرح کا لڑکا ہے شان
بہت دکھاتا ہے بے ہوائے کچھ بھی نہیں۔
ہی ہی :۔ ہنسی کی آواز۔ اردو مونث، رائج۔
ہی ہی ٹھی ٹھی :۔ بے ہودہ ہنسی۔ اردو رائج۔
ہے ہے :۔ کلمہ تاسف انتہائی افسوس کے محل پر۔
اردو، عورتوں کی زبان۔

فردوس کے میوے جسے آتے ہوئے دیکھوں
ہے ہے میں اسے برچھیاں کھاتے ہوئے دیکھوں — تعشق

ہے ہے کر کے پیٹنا :۔ نوحہ کر کے پیٹنا، سینہ زنی
کرنا، بیٹھ بیٹھ کے رونا، ماتم کرنا، برا چاہنا، برا
چیتنا، کسی کا مرنا چاہنا کسی کے مرنے کی آرزو کرنا۔
اردو، بیگمات قلعہ کی زبان۔
محل صرف :۔ اچھی ہمارا حلوا کھائے انہیں کو ہے ہے
کر کے پیٹے جو اس وقت نہ آئے (سگھڑ سہیلی)
بے تمہیں ہماری جان کی قسم ہیں کو ہے ہے کر کے
بیٹھو، ہمارا ہی حلوا کھاؤ جو نہیں نہ بتاؤ (لغات النساء)

ہے ہے کرنا :۔ رونا پیٹنا، نوحہ کرنا۔ انتہائی
افسوس کرنا، اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔
ہے ہے کرے :۔ ہم کو روئے۔ ہمارے غم میں
سر پیٹے۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

ہم کو گاڑے جو اپنے دل کو کڑھائے
ہم کو ہے ہے کرے جو گھر کو جائے — فریب عشق

ہیئت :۔ شکل صورت، حالت۔ اردو مونث،
عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف :۔ مہینہ بھر کے بعد تمہارے بہنوئی
کان پور سے عجب ہیئت سے تشریف لائے۔ ایک
سڑی ہوئی چپل پہنے ہوئے میلی اچکن داڑھی بڑھی ہوئی
ہیئت :۔ وہ علم جس کے ذریعے سے اشکال فلکی
اور مسافت کرہ ارض معلوم کریں۔ عربی تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
محل صرف :۔ شاہان گزشتہ اور امرائے سلف علوم کے
ذیل میں علم اخلاق، تاریخ دانی ہیئت نجوم، رمل شاعری
انشا پردازی، خوشنویسی، مصوری وغیرہ فنون کے
اجزائے کامل سمجھ کر بڑی کوشش سے حاصل کرتے تھے (دربار اکبری)
قول فیصل :۔ عام طور سے علم ہیئت کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔
ہیئت کذائی :۔ عجیب شکل و صورت، عجیب وضع قطع۔
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صرف :۔ معائنہ ڈاکٹری، مطب ڈاکٹر اور خود
ڈاکٹر صاحب کی ہیئت کذائی۔ انجن کی بھاپ میں میلے
کپڑوں کا تر کیا جانا اور پانچ روز کی قرنطینہ ان واقعات
کو شاعرانہ خوبیوں سے ادا کیا ہے۔
(دیوانجی ظریف لکھنوی)
قول فیصل :۔ عام طور سے طنزاً اس کا استعمال ہوتا ہے۔

ی:- اردو کا پینتیسواں فارسی کا بتیسواں عربی کا اٹھائیسواں اور ہندی کا چھبیسواں حرف۔ اور اس کو یائے مثنات۔ یائے تحتانیہ بھی کہتے ہیں۔ عربی مونث، رائج۔

نشۂ مے کی دھن میں ساقی کو
جب لکھا حرف میم سے ہے نبی (حریر)

اسم اعظم کب نظر آیا مرے جفّار کو
جب الف کیساتھ کاف آیا تو یا آئی نظر (سالک)

قول فیصل:- ابجد میں اس کے دس عدد فرض کیے گئے ہیں یہ حرف دو قسم کا ہوتا ہے ایک معروف دوسرا مجہول (الف) معروف جس سے پہلے زیر ہو اور خوب ظاہر پڑھا جائے جیسے امیر فقیر۔ اس کا استعمال معانی ذیل میں ہوتا ہے۔ ۱۔ نسبت جب بعد الف اور واؤ کے واقع ہو تو ہمزہ مکسور زائدہ ی سے قبل لاتے ہیں۔ جیسے طلائی۔ کہربائی اور کبھی الف کو جو آخر میں حذف کرتے ہیں اور اس صورت میں ہمزہ زائد میں لاتے ہیں جیسے بخارا سے بخاری۔ اگر یائے نسبت بعد ہائے مختفی کے ہو تو کبھی اس ۃ کو تلفظ میں ہمزہ مکسورہ سے بدل دیتے ہیں اور ی کو کتابت میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔ اور علامت ہمزہ کی ۃ پر لکھ دیتے ہیں جیسے جامۂ۔ پستۂ بشکل بقیۂ اور کبھی ے کو برقرار رکھتے ہیں جیسے سرمئی۔ کبھی اس لفظ میں جس کے آخر میں الف یا ۃ یا یائے تحتانی ہو اور یائے نسبت اضافہ کرنا چاہیں تو اس الف ۃ ی کو واؤ سے بدل دیتے ہیں جیسے موسیٰ سے موسوی عیسیٰ سے عیسوی دنیا سے دنیوی گنجہ سے گنجوی دہلی سے دہلوی اور کبھی ہائے آخر کو حالت نسبت میں حذف کر دیتے ہیں جیسے مکّہ سے مکّی بنگالہ سے بنگالی کبھی ہائے آخر کلمہ کو کاف فارسی سے بدل دیتے ہیں جیسے خانہ سے خانگی اور کبھی الف و نون زائد قبل یائے نسبت سے لاتے ہیں جیسے ربانی۔ حقانی۔ نفسانی۔ ظلمانی۔ جسمانی۔ نورانی۔ کسی لفظ کا تیسرا حرف یائے تحتانی ہو تو کبھی یائے نسبت اضافہ کرنے کی حالت میں اسی ی کو گرا دیتے ہیں جیسے مدینہ سے مدنی قریش سے قرشی۔ حنیفہ سے حنفی۔

یا:- حروف تہجی کا آخری حرف۔ یائے تحتانی۔ عربی مونث، رائج۔

اسم اعظم کب نظر آیا مرے جفّار کو
جب الف کیساتھ کاف آیا تو یا آئی نظر (سالک دہلوی)

یا:- حرف عطف و تردید کے موقع پر اور۔ خواہ، چاہو۔ فارسی، فصیح، رائج۔

پہلے گالی وہاں سے پیچھے بات
اب سنے اس کو کوئی یا نہ سنے (داغ)

یا:- برائے استفسار یا استفہام۔ فارسی فصیح، رائج۔

جنوں میں گھر تو لٹتا ہے زکی کا
مگر حضرت گئے صحرا کو یا ہیں (زکی)

قول فیصل:- یائے مصدری جو بعد اسماء کے آتی ہے جیسے پاکی۔ رسوائی۔ دانائی۔

یائے لیاقت اور وہ آخر میں مصدر کے آتی ہے جیسے خوردنی۔ کشتنی۔ نقتنی۔

یائے متکلم یہ آخر میں اسماء و القاب کے آتی ہے جیسے الٰہی۔ استادی۔ قبلہ گاہی۔

یائے فاعل بعد اسماء کے آتی ہے اور کرنے والے کے معنی دیتی ہے۔ جیسے کسبی۔ کسب کرنیوالا۔ فریبی۔ فریب دینے والا۔

یائے مفعول جیسے مہری۔ سندی۔ مجہول جس سے پہلے زیر ہو۔ اور خوب ظاہر نہ پڑھی جائے جیسے۔ بیر شیر۔ یائے معروف ہندی الفاظ میں معانی ذیل میں مستعمل ہے۔ کبھی الفاظ کے آخر میں فائدہ معنی مصدری کا کر دیتی ہے جیسے چڑائی۔ ملبائی۔ اور کبھی فاعلیت کے معنے کا فائدہ دیتی ہے جیسے دھانی۔ بسنتی۔ اور کبھی اسماء افعال کے آخر میں آکر تانیث کی علامت ہوتی ہے جیسے گونگی۔ گھوڑی۔ دیکھی۔ کہی۔ سنی۔

یا:- اے۔ عربی، رائج۔

ع یارب بچا یو کہ جلا چاہتے ہیں ہم (تعشق)

قول فیصل :۔ فارسی میں اس کے محل پر بفتح الف اَے بولتے ہیں۔ جیسے :۔

اَے کریمے کہ از خزانۂ غیب
گبر و ترسا وظیفہ خور داری — سعدی

اردو میں بکسر اول اِے بولتے ہیں۔

جیسے :۔ اِے مرے اللہ میری زندگی دشوار ہے — لائم

یہ اپنے منادیٰ مضاف کو فتح دے دیتا ہے۔ جیسے یا غریبَ الغربا یا معینَ الضعفا، وغیرہ اور ایسا مضاف کہ جس کے آخر میں حرف واؤ ہو الف سے بدل دیتا ہے جیسے ابوتراب سے یا اباتراب اور ابوعبداللہ سے یا اباعبداللہ وغیرہ۔ یہ مخصوص عربی الفاظ کے لیے ہے۔

اکثر دو خبروں کے جمع ہونے کو روکنے اور دو میں سے ایک کو خاص کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے فلاں نیک ہے یا بد۔ یہ لو۔ یا یہ۔ یہ کبھی اس غرض سے آتا ہے کہ دو کے علاوہ تیسرا وہاں نہیں۔ جیسے میں ہوں یا خدا۔

شک کے مقام پر بھی آتا ہے۔

اس گلی میں صبا کو بھیجا ہے
یا تو آتی ہے یا نہیں آتی — داغ

کبھی تو اضافہ کر کے بھی بولا جاتا ہے۔

یا تو پاس دوستی تجھ کو ہے بیباک ہو
یا مجھی کو موت آجائے تو قصّہ پاک ہو — لائم

کبھی یہ لفظ حذف بھی کر دیتے ہیں۔

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو
اب آگے چاہے تم مانو نہ مانو — لائم

یا :۔ اسماء کے آخر میں آکر کبھی تانیث اور کبھی تصغیر کا فائدہ دیتا ہے۔ اردو۔ رائج۔

قول فیصل :۔ جیسے انگیا۔ ڈبیا۔ جانگھیا۔

یا :۔ نسبت یا صفت یا فاعلیت کا فائدہ دیتا ہے۔ اردو رائج۔

قول فیصل :۔ بڑھیا، گھٹیا، تیلیا، چھالیا، فربیا۔

یا اُستاد :۔ اے استاد مدد۔ جب کوئی اہل ہنر یا صاحب فن کوئی کام شروع کرتا ہے تو برکت کے واسطے تیمناً و تبرکاً زبان سے یا استاد کہتا ہے تاکہ کوئی کسر نہ رہ جائے اور کام بخوبی انجام پائے۔ نیز پہلوانوں اور کشتی گیروں پٹہ بازوں کا بھی یہ دستور ہے کہ پہلے یہ کلمہ زبان پر لے آتے ہیں۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

میرے سنگ مزار پر فرہاد
رکھ کے تیشہ کہے ہے یا استاد — سوداؔ

یا اِس سرے یا اُس سرے :۔ وارا نیارا ہو جائے۔ نفع ہو خواہ نقصان۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ انھوں نے مجھ پہ فوجداری کا مقدمہ چلایا میں نے ان پر چلا دیا جب ادھکلی میں سر دیا تو دھمکیوں کا ڈر۔ بس اب اِس سرے یا اُس سرے۔

قول فیصل :۔ کبھی اس طرح بھی بول دیتے ہیں جیسے اِس سرے یا اُس سرے۔

یا اللہ :۔ ۱؎ اے خدا، خدایا۔ عربی، حرف ندا، رائج۔

یا اللہ :۔ ۲؎ کسی کی تعظیم دینے کا کلمہ، کلمۂ تعظیم عربی رائج۔

در درویش ہوں مری تعظیم
لوگ کرتے ہیں کہہ کے یا اللہ — دردؔ

یا اللہ :۔ ۳؎ پیش نماز جب رکوع میں ہوتا ہے اور کوئی نمازی دیر میں آتا ہے تو جماعت میں شامل ہونے کے لئے یہ کلمہ زبان پر لاتا ہے تو پیش نماز رکوع کو طول دیتا ہے اور دیر میں آنے والا نمازی تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں شامل ہو جاتا ہے۔ عربی، شیعوں کی اصطلاح۔

یا اللہ :۔ ۴؎ حیرت اور تعجب ظاہر کرنے کے لیے بھی اس کا استعمال ہے۔ عربی قلیل الاستعمال۔

ع آدمی ایسے بھی آفاق میں ہیں یا اللہ — ناظم

یا الٰہی :۔ اے خدا۔ دعا مانگنے کے واسطے مستعمل ہے۔ عربی، فصیح، رائج۔

درد عاشق کو سمجھتا ہی نہیں ہے بیدرد
یا الٰہی کہیں ہو جائے یہ درماں مجھ سا — مصحفی

یا الٰہی نہ کبھی دل سے مرے غم نکلے
جب کھلے داغ جگر ماہ محرّم نکلے — تعشق

قول فیصل :۔ یا الٰہی کا استعمال بطور طنز بھی ہے۔

جیسے :۔ نازک بدن۔ میاں جانے والے، ادمیاں جانے والے اے ذری ادھر تو دیکھو یا الٰہی ہوا کے گھوڑے پر سوار ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

حیرت اور تعجب کے محل پر بھی اردو داں طبقہ بولتا ہے۔ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں جیسے یا الٰہی یہ انقلاب آگیا کہ میں جو چھالیٹین پانچ آنے گز خریدتی تھی وہ اب چھ روپے گز ہے۔

یا امام یا حسینؑ :۔ جس وقت تعزیہ لے کر چلتے ہیں تو یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں جس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اے ہمارے امام لے ہمارے حسینؑ یہ تیرے نام کی یادگار ہے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ صرف یا حسینؑ کہتے ہیں اہل دہلی اور دیہات کے رہنے والے یا امام یا حسینؑ کہتے ہیں۔

یاب :۔ یافتن کا امر۔ اسماء کے آخر میں آکر فاعل کے معنی دیتا ہے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

دنیا کرے نہ صرف جوانوں کا انتخاب
بوڑھے بھی کامیاب تھے بچے بھی کامیاب — مؤلف

قول فیصل :۔ دستیاب اور فیضیاب وغیرہ وغیرہ کے ساتھ اس کا استعمال ہوتا ہے۔

یا بار خدا :۔ اے خدائے بزرگ۔ دیکھو بار خدا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ بار خدا۔ یا بار خدایا بولتے ہیں۔

یابس :۔ بکسر سوم، خشک۔ خشکی پیدا کرنے والا۔ رطب کی ضد

عربی اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر رطب و یابس کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔ حکماء کی زبانوں پر اس کا استعمال زیادہ ہے قرآن مجید میں بھی رَطبٍ وَّلایابِسٍ کی ترکیب آیا ہے۔ جس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا کا ہر خشک و تر قرآن مجید میں موجود ہے۔ یعنی یہ قرآن ایک مکمل کتاب ہے جس میں کمی و بیشی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

یا بَسے گوجر یا رہے اُوجڑ:۔ یعنی یا تو اس میں گوجر کی قوم جو چوری چکاری کرتی اور متبذل ہے آباد ہوگی یا ویران رہے گا۔ اُردو کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں یہ مثل قلعہ تغلق آباد پر کہی گئی تھی۔ وجہ یہ ہے کہ سلطان غیاث الدین تغلق حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہٗ العزیز سے دِلی عناد و عداوت رکھتا تھا جن دنوں حضرت کی باؤلی تیار ہو رہی تھی انھیں دنوں اس کا قلعہ بن رہا تھا۔ بس بادشاہ نے تمام راج مزدوروں کو اپنے یہاں لگا لیا اور حکم دیا کہ کوئی دوسری جگہ کام نہ کرنے پائے۔ جب سلطان جی نے یہ کیفیت دیکھی تو راتوں کو باؤلی بنوانی شروع کی اور تیل کے بجائے اُسی کا پانی جلایا اس پر بھی وہ مانع نہ آیا تو آپ نے اس کے قلعہ کی نسبت یہ بد دعا کی کہ یا بسے گوجر یا رہے اوجڑ۔ چنانچہ آج تک وہاں گوجر ہی کی قوم زیادہ تر آباد ہے۔ جب سے یہ مثل مشہور ہوگئی اور ایسے موقع پر بولنے لگے کہ ہم اپنے سوا کسی کو نہیں بسنے دیں گے یعنی یا تو ہمیں رہے ورنہ دوسرے کو بھی رہنا نصیب نہیں ہوگا۔

یابِندَہ:۔ وصول کرنے والا۔ پانے والا۔ حاصل کرنے والا۔ فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صَرف:۔ یہ تمھاری محنت کا نتیجہ ہے کہ تمھیں بے فصل کی چیز مل گئی۔ حقیقت یہ ہے جویندہ یابندہ۔

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر جویندہ یابندہ کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

یابُو:۔ (بفتح اول ضم سوم و واو معروف) چھوٹے قد کا گھوڑا۔ ٹٹو۔ فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

پستہ قد غیر نظر آیا تو بولا وہ شوخ
دیکھئے دیکھئے وہ سامنے یابو آیا
تسلیم

محلِ صَرف:۔ بیس قدم آگے نہ گئے ہوں گے کے سامنے سے کئی یابو کرنگ سرنگ اور نقرہ خنگ گذرے۔ (فسانۂ آزاد)

یا بہ ایں شُور اشُوری یا بہ ایں بے نمکی:۔ یا تو اتنا اخلاص تھا یا اب اتنی بے اعتنائی ہے۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

یا بھینسا بھینسوں میں یا قصائی کے کھونٹے میں:۔ یا کامیاب ہوئے یا جان گئی۔ یہ کام کرنا ضرور ہے چاہے معاملہ ادھر ہو یا اُدھر۔ مثل۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یا بے حمیتی تیرا سہارا:۔ بے حیائی اختیار کرنا (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل:۔ کسی زمانے میں بولتے ہوں گے۔ موجودہ دور میں اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

یا تو ہنسا موتی چگے یا لنگن ہی کر جائے:۔ یعنی شریف آدمی اگر کھائے گا تو عزت ہی کی روٹی کھائے گا ورنہ بھوکا ہی پڑا رہے گا۔ اُردو کہاوت (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

یا جائے ہزاری یا جائے بزاری:۔ میلے تماشے یا تو امیر آدمی جائے کہ میلے کی سیر کرے۔ یا فقیر جائے کہ سیر کرنے کے علاوہ کچھ مانگ بھی لائے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

یاجُوج ماجُوج:۔ یافث بن نوح کے دو بیٹے ان کی قوم و اولاد جو طوفان نوح کے بعد کوہ اَلطائی کے شمال میں رہ پڑی تھی۔ اصل میں اس وحشی برفانی خونخوار قوم کا نام ہے جو سائبَریا میں رہتی اور انگریزی میں اسکومو کہلاتی ہے اس کی مفصل اور تازہ تحقیقات لفظ ماجوج اور کچھ لفظ سکندر میں درج ہوئی ہے۔ سُریانی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں "مذہبی کتابوں اور ایشیائی تاریخوں میں ان کا قد ایک سو بیس گز لکھا ہے اور کان اتنے بڑے بڑے بیان کیے ہیں کہ ایک کان کو اوڑھتے اور دوسرے کو بچھاتے ہیں۔ مگر تاریخ جہاں میں جو اس کی تصویر دی ہے اس میں گھوڑے کے سے کھڑے ہوئے کان ہیں۔ چنانچہ اس کے مصنف اور تاریخ مِراۃ آفتاب نما و مِراۃ الخیال وغیرہ سے نقل کی ہے کہ یاجوج ماجوج انبانِ منتشع ایک ایسی قوم ہے کہ اس کا چہرہ حیوانات کا سا اور تمام بدن مثل آدم و اولاد آدم مگر جسم پر بال بہت ہوتے ہیں۔ یہ قوم اس کثرت سے ہے کہ اس کا اندازہ و شمار بباعث افراط نہایت دشوار ہے۔ جب یہ قوم زمانہ قدیم میں اپنی قیام گاہ سے نکل کر آبادی و معمورۂ انسانی میں آتی تھی تو خلق اللہ کو بڑی تکلیف پہنچاتی تھی۔ چنانچہ ان کے بچوں کو کھا جاتی اور ان کو مار ڈالتی تھی۔ آخر کار سکندر ذوالقرنین اکبر نے رفع تکلیف کی نظر سے ایک مستحکم دیوار مس و آہن لگا کر بصلاح و صوابدید عقلاء ان دونوں پہاڑوں کے درمیان جس کے دوسری طرف یہ قوم آباد ہے بہت چوڑی اونچی اور لمبی بنوادی۔ اس روز سے آج تک وہ قوم پھر آبادی انسان میں نہ آسکی۔ سنتے ہیں کہ اس دیوار کے توڑنے میں یہ قوم تمام وقت مصروف و مشغول رہتی ہے مگر قدرت کاملہ الٰہی پوری نہیں ٹوٹتی۔ جس قدر دن بھر میں ٹوٹتی ہے رات کو

پھر بن جاتی ہے۔ سد سکندری اسی دیوار کا نام ہے اس قوم کی عمر اتنی بڑی لکھی ہے کہ ایک آدمی پانچ پانچ چھ چھ پشت تک برابر زندہ رہتا ہے۔ قصص الانبیاء میں لکھا ہے کہ حد مشرق میں دو بلند پہاڑ ہیں۔ جن میں زاہد اور حکیم لوگ کثرت سے رہا کرتے تھے ان کے اور یاجوج ماجوج کے درمیان وہی دو پہاڑ آڑ تھے لیکن گھاٹی کھلی ہوئی تھی جس میں سے یہ قوم آکر ان کو ستایا کرتی تھی۔ سکندر نے وہاں جا کر ایک دیوار بنوادی۔ ان کا قد وقامت ایک گز کا اور بعض کے نزدیک بالشت بھر کا لکھا ہے۔ باقی وہی باتیں ہیں جو ہم اوپر لکھ آئے ہیں (واللہ اعلم بالصواب) اس دیوار کی نسبت ہم نے لفظ سکندر میں لکھا تھا کہ شاید دیوار چین سے مراد ہے اور کچھ بیان لفظ سکندر میں بھی اس کے بعد کی تحقیقات کے موافق درج کیا تھا۔ لیکن اب جناب مولوی سر سید احمد خاں بہادر کی تازہ تحقیقات نے ہمارے اس شاید کے لکھنے کو صحیح و درست ثابت کر دیا۔ وہ ازالۃ الغین عن قصۃ ذی القرنین میں فرماتے ہیں کہ "اس میں کچھ شبہ نہیں جس سد کا ذکر قرآن مجید میں ہے وہ وہی دیوار ہے جو چین اور تاتار یا سِتھیا کی سرحد پر بنائی گئی تھی اور جس کو چی وانگٹی فغفور چین نے درمیان ۲۴۰ء و ۲۳۵ء قبل مسیح میں بنایا تھا۔ یہ دیوار ہُونگ ہُو دریا کے غربی موڑ سے جو ایک پہاڑ کے قریب ۳۷ درجہ ۱۵ دقیقہ عرض بلد اور ۱۰۷ درجہ طول بلد پر واقع ہے بننی شروع ہوئی۔ اور پھر اس دریا کے دوسرے موڑ کو قریباً ۳۹ درجہ عرض بلد اور ۱۰۱ درجے طول بلد پر کاٹ کر اور خنجان پہاڑوں کے جنوبی سلسلے کے نیچے ہو کر خلیج لیوتونگ کے کنارے پر ٹھیک چالیس درجہ عرض بلد اور ۱۲۰ درجہ طول بلد پر ختم ہوئی۔ اس دیوار کا طول بارہ سو میل سے ۱۵ سو میل کا بیان ہوا ہے۔ سر سید نے دلائل معقول اور تاریخی معلومات سے بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ قرآن شریف میں ذی القرنین چی وانگٹی ہی کی طرف اشارہ ہے اور سکندر کا نام جو مورخان اسلام نے تجویز کیا ہے یہ صرف ان کی اس وقت کی تاریخی معلومات کا قصور ہے جب انھوں نے دیکھا کہ سکندر سب سے بڑا بادشاہ ہوا ہے تو اُسی کو ذی القرنین حسب ضرورت چند وجوہات نکال کر مان لیا۔ چنانچہ ہم اس آیت یَسْئَلُوْنَکَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْن کی تفسیر وغیرہ میں سے اس ذکر کو اقتباس کر کے لکھتے ہیں۔

"اس میں شک نہیں کہ یہ دونوں لفظ عجمی زبان کے ہیں۔ توریت کتاب پیدائش باب دہم آیت دوم میں یافث کے ایک بیٹے کا نام آیا ہے۔ ماغوغ عبری زبان میں غین کا تلفظ گاف کی آواز سے ہوتا ہے۔ پس ماغوغ بولا جاتا ہے ماگوگ۔ عربی میں گاف کو جیم سے بدل لیتے ہیں اس لئے ماگوگ کا ماجوج ہو گیا۔ بائبل کا عربی ترجمہ جو پوپ کے حکم سے ہوا ۱۶۷۹ء میں چھپا اس میں بھی ماغوغ کو ماجوج عربی میں لکھا ہے۔ یورپ کی زبانوں میں واؤ کا تلفظ ایسی آواز سے ہوتا ہے جو آواز مابین آواز حرف الف اور حرف واؤ یا واؤ منقلب بہ الف ہو اس وجہ سے جب توریت کا ترجمہ یونانی زبان میں ہوا تو ماغوغ کا تلفظ ماگوگ یا میگاگ لکھا گیا اور میگاگ کی نسل یعنی اس قوم کا جو میگاگ سے نکلی گوگ یا گاگ نام ہوا اور پھر اس ملک پر بھی جہاں وہ آباد تھے گاگ کا استعمال ہونے لگا۔ مگر استعمال میں یہ دونوں لفظ ساتھ ساتھ بولے جاتے تھے۔ جیسے گاگ میگاگ اور ایک دوسرے لفظ پر بھی اطلاق ہوتا تھا عربی زبان میں بجائے گاگ میگاگ کے یاجوج ماجوج کا استعمال ہوا ہے پس یہ دونوں لفظ عجمیہ ہیں اور بطور علم کے مستعمل ہوتے ہیں۔ اور اس لئے عربی زبان میں غیر منصرف مستعمل ہوتے ہیں۔ کتاب حزقیل نبی باب ۳۸ درس نو میں گوگ کا لفظ قوم پر اور ماگوگ کا لفظ ملک پر بولا گیا ہے۔

بعض مسلمان مورخوں نے لکھا ہے کہ یاجوج ماجوج نہایت قَلِیْلُ الْجُثّہ اور صَغِیْرُ الْقَامَۃ ہیں۔ یعنی صرف بالشت بھر کا ان کا قد ہے۔ گویا بالشتیے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ نہایت قوی الجثہ اور طویل القامۃ ہیں ان کے ناخن اور دانت ڈاڑھ درندہ جانوروں کے مانند ہیں وہ آدمیوں کو مار کر ان کا کچا گوشت کھا جاتے ہیں۔ اور کھیتی پکنے کے موسم میں نکل کر تمام کھیتوں کو چٹ کر جاتے تھے۔ یہ بھی بیان ہوا ہے کہ ان کے کان اتنے بڑے ہیں کہ ایک کو بچھا کر اور ایک کو اوڑھ کر سو رہتے ہیں۔ مگر یہ سب کہانیاں جھوٹ در محض بے اصل ہیں۔ وہ لوگ تاتاری ترک ہیں۔ ہمارے علماء نے بھی لکھا ہے اور تفسیر کبیر میں اس قول کو نقل کیا ہے۔ قیل انما من الترک یہ قوم اب تک موجود ہے اور تمام ملک تاتار اور چینی تاتار میں آباد ہے۔ مگر جب میں نے یہ بیان کیا ہے کہ یاجوج ماجوج گاگ میگاگ سے معرب ہو گیا ہے اور ان معنی سے ایک کو قوم اور ایک کو ملک کا نام بتایا ہے تو یاجوج ماجوج کو دو شخص سمجھنا جیسے کہ مورخوں اور مفسروں نے سمجھا ہے صحیح نہیں ہوگا۔ بلکہ ان سے وہ مطلب سمجھا جائے گا جو گوگ اور ماگوگ سے سمجھا جاتا ہے۔ جو ملک کہ اب بھی تبت کے شمال میں واقع ہے۔ اور جو قدیم زمانے میں سِتھیا اور تاتار کہلاتا تھا۔ اور حال کے نقشوں میں چینی ترکستان کے نام سے لکھا جاتا ہے اس قوم کے رہنے کی جگہ تھی اور تاتاری انھیں کی نسل سے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے تاتاریوں کو دیکھا ہوگا۔ وہ مثل عام انسانوں کے ہیں ان میں کوئی بھی عجیب بات نہیں البتہ کھوسے ہوتے ہیں۔"

جناب نجم الحسن کراروی صاحب اپنی کتاب چودہ ستارے میں لکھتے ہیں۔

کہ قیامت صغریٰ یعنی ظہور آل محمد اور قیامت کبریٰ کے درمیان دجال کے بعد یاجوج اور ماجوج کا خروج ہوگا

یہ سد سکندری سے نکل کر سارے عالم میں پھیل جائیں گے اور دنیا کے امن وامان کو تباہ و برباد کر دینے میں پوری سعی کریں گے۔ یاجوج ماجوج حضرت نوحؑ کے بیٹے یافث کی اولاد ہیں۔ یہ دونوں چار سو قبیلوں اور امتوں کے سردار اور سربرآوردہ ہیں۔ ان کی کثرت کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ مخلوقات میں ملائکہ کے بعد انھیں کثرت دی گئی ہے۔ ان میں کوئی ایسا نہیں جس کے ایک ہزار اولاد نہ ہو یعنی یہ اس وقت تک مرتے ہی نہیں جب تک ایک ہزار بہادر پیدا نہ کر لیں۔

یہ تین قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو تاڑ سے زیادہ لمبے ہیں۔ دوسرے وہ جو لمبے اور چوڑے برابر ہیں جن کی مثال بہت بڑے ہاتھی سے دی جا سکتی ہے۔ تیسرے وہ جو اپنا ایک کان بچھاتے اور دوسرا اوڑھتے ہیں۔ ان کے سامنے لوہا، پتھر، پہاڑ تو وہ کوئی چیز ہی نہیں ہے یہ حضرت نوحؑ کے زمانے میں دنیا کے اخیر میں اس جگہ پیدا ہوئے ہیں جہاں سے پہلے پہل سورج نے طلوع کیا تھا زمانۂ فطرت سے پہلے یہ لوگ اپنی جگہ سے نکل پڑتے تھے اور اپنے قریب کی ساری دنیا کو کھا پی جاتے تھے یعنی ہاتھی۔ گھوڑا۔ اونٹ۔ انسان۔ جانور کھیتی باڑی غرضکہ جو کچھ سامنے آتا تھا سب کو ہضم کر جاتے تھے۔ وہاں کے لوگ ان سے سخت تنگ اور عاجز تھے۔ یہاں تک کہ زمانہ فطرت میں حضرت عیسیٰؑ کے بعد ذوالقرنین اس منزل تک پہونچے تو انھیں وہاں کا سارا واقعہ معلوم ہوا اور وہاں کی مخلوق نے ان سے درخواست کی کہ ہمیں اس بلائے بے درماں یاجوج ماجوج سے بچائیے۔ چنانچہ انھوں نے دو پہاڑوں کے اس درمیانی راستے کو جہاں سے وہ آیا کرتے تھے بحکم خدا لوہے کی دیوار سے جو دو سو گز اونچی اور پچاس یا ساٹھ گز چوڑی تھی بند کر دیا اسی دیوار کو "سدِ سکندری" کہتے ہیں۔ کیوں کہ ذوالقرنین کا اصل نام سکندر اعظم تھا۔ سدِ سکندری لگ جانے کے بعد ان کی خوراک سانپ قرار دی گئی جو آسمان سے برستے ہیں۔ یہ تا بظہورِ امام مہدی علیہ السلام اسی میں محصور رہیں گے۔ ان کا اصول اور طریقہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی زبانوں سے سدِ سکندری کو ساری رات چاٹ کر کاٹتے ہیں۔ جب صبح ہوتی ہے اور دھوپ لگتی ہے تو ہٹ جاتے ہیں۔ پھر دوسری رات کٹی ہوئی دیوار پر ہو جاتی ہے۔ اور وہ پھر اُسے کاٹنے میں لگ جاتے ہیں حکم خدا سے یہ لوگ امام مہدی علیہ السلام کے زمانے میں خروج کریں گے۔ دیوار کٹ جائے گی اور یہ نکل پڑیں گے۔ اس وقت کا عالم یہ ہوگا کہ یہ لوگ اپنی ساری تعداد سمیت ساری دنیا میں پھیل کر نظام عالم کو درہم برہم کرنا شروع کر دیں گے۔ لاکھوں جانیں ضائع ہوں گی۔ اور دنیا کی کوئی چیز ایسی باقی نہ رہے گی جو کھائی اور پی جا سکے اور یہ اس پر تصرف نہ کریں۔ یہ بلا کے جنگجو ہوں گے۔ دنیا کو مار کر کھا جائیں گے۔ اور اپنے تیر آسمان کی طرف پھینک کر آسمانی مخلوق کو مارنے کا حوصلہ کریں گے اور جب اُدھر سے بحکم خدا تیر خون آلود آئے گا تو یہ بہت خوش ہوں گے اور آپس میں کہیں گے کہ ہمارا اقتدار زمین سے بلند ہو کر آسمان پر پہونچ گیا ہے اسی دوران میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی برکت اور حضرت عیسیٰؑ کی دعا کی وجہ سے خداوند عالم ایک بیماری بھیج دے گا جس کو عربی میں "نغف" کہتے ہیں۔ یہ بیماری ناک سے شروع ہو کر طاعون کی طرح ایک ہی شب میں ان سب کا کام تمام کر دے گی پھر ان کے مردار کو کھانے کے لئے عنقا نامی طائر پیدا ہوگا جو زمین کو ان کی گندگی سے صاف کرے گا اور انسان ان کے تیر وکمان اور قابل سوختنی آلاتِ حرب کو سات سال تک جلائیں گے۔

(چودہ ستارے، نجم الحسن کراروی)

یا چنے چباؤ یا شہنائی بجاؤ:۔ دو کام مختلف نوعیت کے ایک وقت میں نہیں ہو سکتے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ کبھی یوں بھی عوام اور عورتیں بول دیتی ہیں۔ جیسے۔ یا شہنائی بجاؤ یا چنے چباؤ۔

یا خدا:۔ اے اللہ۔ فارسی، مذکر، رائج۔

ع۔ یا خدا ہر فیصلہ تیرا مجھے منظور ہے — لا اعلم

یا خدا تو دے۔ نہ میں دوں:۔ جو شخص نہایت حاسد اور بخیل ہوتا ہے۔ اس کی نسبت بولتے ہیں یعنی یہ شخص ایسا حاسد ہے کہ نہ تو خود ہی کچھ دیتا ہے اور نہ خدا ہی کا دینا گوارا کرتا ہے۔ اردو مقولہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔ عورتیں انتہائی بخیل کے لئے بولتی ہیں۔ یا خدا اس بندے کو تو دے نہ میں دوں۔

یاد:۔ حافظے کی قوت۔ فارسی مونث۔ فصیح، رائج۔

یادِ غم دل سے کبھی جاتی نہیں
اب تو بھولے سے ہنسی آتی نہیں — تعشق

یاد:۔[۲] یادداشت میں۔ عمر بھر میں۔ فارسی، عورتوں کی زبان۔

ع۔ خوبرو دیکھا نہ ہم نے کوئی اپنی یاد میں — رشک

قول فیصل:۔ ان معنی میں اس کو اردو بھی کہا جا سکتا ہے۔

یاد:۔[۳] نام رٹنا۔ تسبیح۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ ممکن ہے کہ حضرات اہل سنت ان معنی میں بولتے ہوں۔

یاد:۔[۴] خیال۔ تصور۔ دھیان۔ ایسی کوئی بات جس سے یاد تازہ ہو جائے۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

ہچکیاں آئیں تو رونا تھم گیا
اچھے وقت اس نے ہماری یاد کی — سالک

یاد اتنی تمھیں دلاتے جائیں
پان کل کے لئے لگاتے جائیں — زہرِ عشق

قول فیصل :۔ عام طور سے خیال یہ ہے کہ جب کسی کو ہچکیاں آنے لگتی ہیں تو وہ یہ سمجھتا ہے کہ میرا چاہنے والا مجھے یاد کر رہا ہے عام طور سے عورتوں کا یہ عقیدہ ہے۔

یاد :۵ از بر۔ حفظ۔ کسی چیز کا قوت حافظہ میں محفوظ ہو جانا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ مولوی صاحب آپ نے جتنا پڑھایا تھا میں نے ایک گھنٹے کے اندر سب یاد کر لیا مجھے چھٹی دیدیجئے۔

یاد :۶ گنجفہ کھیلنے والے اپنے دوست آشنا کے نام کا ورق رکھتے ہیں اور اس کو سب پتوں کے تقسیم ہونے کے بعد دیکھتے ہیں۔

مجھ سے نفرت کس قدر ہے اس بت بے مہر کو
گنجفہ میں بھی نہ رکھا نہ میری یاد کا — داغ

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ خاص اصطلاح گنجفہ کھیلنے والوں کی ہے۔

یاد اللہ :۱ بغیر اضافت آزاد فقیروں کا سلام، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ خاص صوفیان کرام کی اصطلاح ہے۔

یاد اللہ :۲ خدا کی عبادت۔ یاد خدا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بغیر اضافت ان معنی میں زبانوں پر نہیں ہے۔ اضافت کے ساتھ ان معنی میں بولتے ہیں مگر کوئی خاص صرف زبان کا نہیں ہے۔

یاد اللہ :۳ (بغیر اضافت) جان پہچان۔ تعلقات۔ شناسائی۔ صاحب سلامت۔ اردو صرف، مؤنث، عوام کی زبان۔

کیا کہیں زاہد بتوں سے کب کی رسم و راہ ہے
ہم سے اور ان سے بہت رندوں کی یاد اللہ ہے — شوق قدوائی

محل صرف :۔ تو یہ کہئے قیامت ڈھائی ہے۔ اچھا یہاں کسی سے یاد اللہ بھی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

یاد اللہ ہونا :۔ دوستی ہونا۔ جان پہچان ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

ہم کو کیا ہاں راہ پر ہے یا کوئی گمراہ ہے
اپنی سب سے راہ ہے اور سب سے یاد اللہ ہے — ذوق

یاد ایام :۔ (باضافت) گزشتہ زمانے کی یاد۔ گزرے ہوئے اچھے دنوں کی یاد۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یاد ایام کہ ہم رتبۂ رضواں ہم تھے
باغبان چمن محفل جاناں ہم تھے — تعشق

قول فیصل :۔ اسی محل پر یاد ایا میکہ بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

یاد ایا میکہ میلان مزاج یار تھا
یاس میں امید تھی انکار میں اقرار تھا — رشک

یاد آجانا :۔ گزری ہوئی بات کا ذہن میں آجانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ مطرب کی ناخن بازی اور اس خوش گلو کی نازک آوازیں یاد آگئیں۔ (فسانۂ آزاد)

یاد آنا :۔ خیال آنا۔ ذہن میں آنا۔ بھولی ہوئی چیز یاد آنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

فصل گل آنے نہیں پائی کہ تو یاد آگیا
اے جنوں دیوانہ ہوں میں اپنے دل کی بات کا — ناسخ

یاد آرہا ہے مجھ کو گزرا ہوا زمانہ
وہ بلبلوں کے نغمے وہ گل کا مسکرانا — اقبال

یاد آوری :۔ بھولی ہوئی چیز یاد کرنا۔ خط بھیجنا۔ مزاج پرسی کرنا، فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ بہت عرصے کے بعد آپ کی خیریت کا خط ملا۔ آپ کی یاد آوری کا بہت بہت شکریہ۔

یاد بدنا :۔ فراموش کی نسبت شرط بدنا۔ اردو صرف، متروک۔

یاد اس سے بدی ہم نے بنت کئی بو سے
ہارے بھی تو کیا بار مزے دار نکالی — جرأت

یاد پڑنا :۔ خیال میں آنا۔ ذہن میں آنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

دیکھ کر کوہ چشمۂ شیریں
محنتیں کوہ کن کی یاد پڑیں — عالم

قول فیصل :۔ زیادہ تر عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔ جیسے۔ بہن مجھ کو بھی یاد پڑتا ہے کہ تم نے عید کے دن اپنے بھتیجے کو دس روپے دیئے تھے۔

یاد تازہ ہونا :۔ بھولی ہوئی چیز کا اک دم سے یاد آجانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آج ہم روئے بہت دیکھ کے تصویر شباب
یاد تازہ ہوئی بھولے ہوئے افسانوں کی — رشید

یاد خدا :۔ (باضافت) خدا کی عبادت۔ خدا کی حمد و ثنا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

نہیں ہوتے ہیں فراموش صنم
خاک ہم یاد خدا کرتے ہیں — ناسخ

قول فیصل :۔ کرنا کے ساتھ بھی صرف ہے۔

عشق بتاں کروں کہ میں یاد خدا کروں
دو دن کی زندگی میں بتاؤ میں کیا کروں — بزم اکبری

مصنفہ موہن لال فہم

یادداشت :۱ یاد رکھنے کا نشان۔ یاد۔ فارسی، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل :۔ کمی کے ساتھ پرانے زمانے کے لوگ بولتے تھے۔

یادداشت :۲ روزنامچہ۔ نوٹ بک۔ لکھی ہوئی باتیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

یادداشت :۳ قوت حافظہ، یاد رکھنے کی قوت، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع۔ اے منیر اچھی ہے تیری یادداشت — منیر لکھنوی

محل صرف:۔ ضعیفی کا زمانہ ہے دماغ کمزور ہو چکا ہے ہماری یادداشت میں بہت فرق آگیا ہے اب ہم سے اس قسم کے سوالات نہ کرو۔

یاد دِلانا:۔ آگاہ کرنا۔ بھولی ہوئی بات کو یاد کرانا۔ جتانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

پڑھنا اس طفل کا دلاتا ہے یاد
پھوٹنا شاخ گل سے کونپل کا — ناسخ

قول فیصل:۔ ایسے محل پر بھی بولتے ہیں جب کسی کو دیکھ کے یاد تازہ ہو جائے اور یہ بھی فصیح ہے۔

یاد اتنی تمھیں دلائے جائیں
پان کل کے لئے لگاتے جائیں — زہر عشق

یاد دِہانی:۔ کسی بھولی ہوئی بات کو یاد دلانا۔ رسمی طور سے دوبارہ یاد دلانا۔ اس خیال سے کہ سہو نہ ہو گیا ہو۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایک مہینہ قبل آپ سے وعدہ لے چکا تھا آج بطور یاد دہانی پھر حاضر ہوا ہوں کہ اب کی جمعہ کو آپ چار بجے ضرور تشریف لائیں۔ اور چائے میرے ساتھ پئیں۔

یاد رب کی خیر سب کی:۔ صدائے فقیر۔ یعنی خدا کا نام لیتے اور سب کا بھلا مناتے ہیں کچھ ہے تو ایسے لوگوں کو بھی دلواؤ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یاد رکھنا:۔۱ خیال رکھنا۔ دھیان رکھنا۔ ذہن میں رکھنا۔ بھول نہ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جنوں ہوگا اے قدر عشق پری میں
یہ اس دم کا کہنا مرا یاد رکھنا — قدر بلگرامی

محل صرف:۔ معروف شعراء کے ناموں کے علاوہ غیر معروف شعراء کے اس قدر نام دیکھے جاتے ہیں کہ ان کا یاد رکھنا دشوار ہے۔ (کاشف الحقائق)

یاد رکھنا:۔۲ بھولوں گا، بدلہ لوں گا، گت بناؤں گا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

یہ کہتے ہوئے پاس آتے ہیں میرے
غضب ہے جو تم نے چھوا یاد رکھنا — قدر بلگرامی

یاد رہنا:۔۱ دھیان رہنا۔ خیال رہنا۔ بھول نہ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع۔ بے پئے جاتے ہیں ساقی یہ ذرا یاد رہے — رشید

یاد رہنا:۔۲ کسی بات کے آگاہ کرنے کے محل پر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ بھلانا ستم ایجاد بھلا یاد رہے
نہ کیا ہم کو ذرا یاد بھلا یاد رہے — نصیر

یادش بخیر:۔ کسی غائب دوست یا عزیز کا ذکر کرنے کے محل پر بولتے ہیں فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

انصار بادشاہ دو عالم ہیں یادگار
یادش بخیر حضرت عباس نامدار — تعشق

قول فیصل:۔ یہ خاص فارسی مقولہ ہے جس کو اردو تعلیم یافتہ طبقہ اکثر و بیشتر استعمال کرتا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس کی ہمیں یاد آئی ہے یا ہم جس کا تذکرہ کر رہے ہیں وہ خدا کرے بالکل خیریت سے ہو۔

یاد فراموش:۔ ایک قسم کی بازی و شرط جو ہم عمر لڑکوں میں کچھ دن کے واسطے بدی جاتی ہے جس کا دستور یہ ہے کہ آپس میں عہد و پیمان کر لیتے ہیں کہ اگر ہم تم کو کوئی چیز اس وقت کا عہد بھلا کر دے دیں اور ساتھ ہی فراموش بھی کہہ دیں تو اس کے عوض فلاں چیز دینی ہوگی اور جو تم نے کہہ دیا یاد ہے تو تم جیتو گے۔ اردو، مونث، عوام اور بچوں کی زبان۔

یاد آتی ہے ہم کو وہ تری یاد فراموش
سب تو نے کیا اے ستم ایجاد فراموش — رشک

اس تری یاد فراموش نے بے ہوش کیا
غیر سے یاد بدی ہم کو فراموش کیا — جرأت

قول فیصل:۔ عام طور سے عوام اس طرح کی شرط بدتے ہیں اور ہاتھ پر ہاتھ مار کے صرف فراموش دو ہزار کہتے ہیں اور دوسرا جواب میں یاد ہے کہہ دیتا ہے تو جو فراموش بدی جاتی ہے وہ مکمل نہیں ہوئی۔

کب پڑ سکتا ہے یاد فراموش بد کے شوخ
خطرے کے نام بر سے لگا کہنے یاد ہے — شعور

اس کا صرف بدنا کے ساتھ ہے۔

تو نے جو بدی مجھ سے میاں یاد فراموش
ہوتی ہی نہیں دل سے تری یاد فراموش — حقیقت

کبھی بھولے سے بھی اب یاد نہیں آتے ہیں ہم
کیا رقیبوں سے بدی یاد فراموش کہیں — مینا

یاد فراموش ہونا:۔ بھول جانا۔ ذہن سے اتر جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یاد گلشن کی نہ بلبل کو فراموش ہوئی
شمع دل خانۂ صیاد میں خاموش ہوئی — مؤلف

یاد فرمانا:۔ کسی بڑی ہستی کا چھوٹی ہستی کو بلانا۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

رشک بھولا ہوا ہے لطف حیات
یاد فرمائیے کبھی اس کو — رشک

یاد کر کے رونا:۔ ہر وقت یاد کر کے گریہ کرنا۔ غم میں آنسو بہانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بہت ظہیر کو ہم یاد کر کے روئے ہیں
ہمیں جو ذکر حریفان بادہ خوار آیا — سید ظہیر الدین ظہیر

یاد کرنا:۔ بار بار نام لینا۔ گھڑی گھڑی تذکرہ کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

یوں کہہ کے گیا دل تو مجھے یاد کیا کر
بیٹھا ہوا غم میں مرے فریاد کیا کر — مصحفی

تذکرے سے مرے دل شاد کرے گی دنیا
جب نہ ہوں گا تو مجھے یاد کرے گی دنیا — مؤلف

یادکرنا :- خیال میں لانا۔ بھولی ہوئی بات کو حافظہ میں لانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

طوق منت کے گلے میں تھے وہ دن یاد کرو
تم پہ اس عہد میں بھی چاک گریباں ہم تھے — تعشق

یادکرنا :- ازبر کرنا۔ حفظ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- تم نے جو کچھ پڑھا ہے آج دن میں اُسے یاد کر کے مجھے سناؤ ورنہ سخت سزا دوں گا۔

یادکرنا :- کسی بڑے کا اپنے سے چھوٹے مرتبے والے کو طلب کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قتل گہہ میں جو ہمیں یاد کیا قاتل نے
سر بکف ایسے چلے ہم کہ کفن بھول گئے — ناسخ

یادکرنا :- کسی کی محبت اور وفاداری کو خیال میں لانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب اور پہ اس طرح کی بیداد کرو گے
جانباز کو تم اپنے بہت یاد کرو گے — برق

یادکرنا :- پچھتانا۔ گلہ اور شکوہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تمھاری بے وفائی ہم نہ بھولے ہیں نہ بھولیں گے
دیا ایسا سبق تم نے کہ اب تک یاد کرتے ہیں — جلیل

یادکروگے :- یاد رکھو گے۔ یاد آئے گی۔ کبھی نہ بھولو گے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب اور پہ اس طرح کی بیداد کرو گے
جانباز کو تم اپنے بہت یاد کرو گے — برق

یادکروگے :- پچھتاؤ گے۔ ہاتھ ملو گے۔ کفِ افسوس ملو گے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بھولے رہو گے عمر بھر اس غم میں چین کو
بیٹھو گے جب تو یاد کرو گے حسینؓ کو — تعشق

ہو کے آباد جو برباد کرو گے ہم کو
یاد رکھو کہ بہت یاد کرو گے ہم کو — ناظم

یادکرے :- کبھی نہ بھولے۔ پچھتائے۔ ہاتھ ملے۔ افسوس کرے۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

ایسا بناؤں ٹھیک کہ یہ یاد ہی کرے
اب کی کسی طرح سے مرے قابو میں آئے دل — داغ

خود بخود مجھ سے لگاوٹ ستم ایجاد کرے
اس قدر دل سے بھلاؤں کہ بہت یاد کرے — امانت

یادگار :- وہ چیز جو کسی کی نشانی کے طور پر رکھیں۔ اس لئے کہ جب اسے دیکھیں تو وہ شخص یاد آجائے۔ فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

تا سحر وہ بھی نہ چھوڑی تو نے اے بادِ صبا
یادگار رونقِ محفل تھی پروانے کی خاک — آسی سکندرپوری

قول فیصل :- شے کے لئے بھی اس کا استعمال ہے۔

یادگار شہ دیں ہے یہ سپر اور تلوار
اس کو خیمے میں چھپاؤ کہ نہ دیکھیں کفار — تعشق

یادگار :- نشانی۔ آثار۔ علامت، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

ہے یہ داغ دل تمھاری یادگار
نیل بوسے کا ہماری یادگار — مسرور

یادگاریں قائم اب تک ہیں انھیں اسلاف کی
دور ہیں نظروں میں عزت کیوں نہ ہو اخلاف کی — صفی لکھنوی

قول فیصل :- پرانی عمارتیں۔ یا وہ چیز جن سے مرنے والے کی یاد آتی رہے اُن کے لئے بھی بولتے ہیں۔ جیسے لکھنؤ میں قیصر باغ یا آصف الدولہ کا امام باڑہ جن سے نواب آصف الدولہ بہادر مرحوم اور جنت مکان واجد علی شاہ بہادر مرحوم کی یاد آتی ہے۔ اور یہ ان کی یادگار کہی جاتی ہیں۔

یادگار :- (مجازاً) بیٹا۔ پسر۔ فرزند۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اس میں کوئی کلام نہیں کہ حضرت مودب رحمۃ اللہ جناب ادب مرحوم اور حضرت عشق مرحوم کے صحیح معنی میں یادگار تھے۔

یادگار :- ایسی چیز کہ جس کو دیکھ کے کسی کی یاد تازہ ہو۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

ہے یہ داغِ دل تمھاری یادگار
نیل بوسہ کا ہماری یادگار — مسرور

قول فیصل :- حضرت داغ نے عمارت کے لئے بھی اس کا صرف کیا ہے۔

جنت کے بدلے دل میں ترے گھر بنائیں گے
یہ یادگار ہم سر محشر بنائیں گے — داغ

یادگار بنانا :- کوئی ایسی شے یا کوئی عمارت تعمیر کرنا کہ جس سے بنانے والے کی یاد تازہ رہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جنت کے بدلے دل میں ترے گھر بنائیں گے
یہ یادگار ہم سر محشر بنائیں گے — داغ

یادگارِ زمانہ :- (باضافت) وہ چیز جس کو زمانہ یاد رکھے۔ منتخب اور بہترین چیز۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

مری تو گور پہ جام و سبُو کی ہو تصویر
کہ یادگار زمانہ رہے نشاں کے لئے — ذوق

محل صرف :- ۱۸۴۵ء کے آخری حصے میں یہ شادی بھی یادگارِ زمانہ ہوئی جس میں مصنف عماد السعادت کے نزدیک چھیالیس لاکھ روپیہ صرف ہوئے اور بہو کو سسرال سے بہو بیگم خطاب عطا ہوا۔ (بیگمات اودھ)

یادگاری :- یاد۔ اردو مؤنث، متروک۔

ہے بتوں کی یادگاری بھی خدا کی یاد بھی
سے تصور اب ہمارا دھیان پورا ہو گیا — رشک

یادگُدگُدانا :- بار بار کسی کی یاد آنا۔ نور اللغات

قول فیصل :- لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی لکھا ہے۔

یادگی ہونا :- ہر وقت کسی کا ذکر ہونا۔ گھڑی گھڑی تذکرہ ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ناقوس بتکدے میں تو کعبے میں ہے اذان
ہے یاد میرے دوست کی گھر گھر لگی ہوئی — داغ

یادِ ماضی :۔ (باضافت) گزرے ہوئے زمانے کی یاد۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یادِ ماضی عذاب ہے یارب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا — لاعلم

یاد میں :۔ یادداشت میں۔ حافظے میں۔ زندگی میں نہ دیکھنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

عشق کے کوچے نے وہ ہم کو دکھایا ہے بہشت
حضرت آدم نے جو دیکھا نہ اپنی یاد میں — لاعلم

یاد میں ڈوبنا :۔ یاد میں محو ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یاد میں رہنا :۔ کسی کو اکثر یاد کرنا کی جگہ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

یاد میں ہونا :۔ اس موقع پر کہتے ہیں جہاں یہ کہنا ہو کہ آپ کو بلایا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس محل پر یاد کرنا یا یاد فرمانا بولتے ہیں جیسے مولانا صاحب آپ کو جناب راجہ صاحب نے یاد فرمایا ہے۔

یادُوست :۔ ایران کے قلندروں اور فقرا کی صدا ہے۔ ہندوستان میں بھی آزاد فقیر یادوست کہہ کر صدا لگاتے ہیں۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب یہ صدا کوئی نہیں لگاتا۔

یاد ہو کہ نہ یاد ہو :۔ یہ نہیں معلوم کہ تمھیں یاد ہے یا تمھارے ذہن سے اتر گیا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوئے اتفاق سے گر بہم تو وفا جتانے کو دم بہ دم
گلۂ ملامت اقربا، تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو — مومن

یاد ہونا :۔ (۱) حفظ ہونا، ازبر ہونا۔ ذہن نشین ہونا۔ دھیان میں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ناسخ بڑا غبی ہے خدا جانے کس طرح
مدت میں ایک نام ترا یاد ہو گیا — ناسخ

قول فیصل :۔ ذہن نشین ہونا کے معنی میں اس طرح بولتے ہیں جیسے۔ ہم نے جو تمھیں سبق پڑھایا تھا یہ بتاؤ کہ یاد ہو گیا بھولو گے تو نہیں۔

یاد ہونا :۔ (۲) بلایا جانا۔ طلبی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ان کے آنے سے اجل پیشتر آئی افسوس
کیا برے وقت ہوئی یاد ہماری یارب — داغ

یاد ہے :۔ (۱) بخوبی معلوم ہے۔ خوب جانتے ہیں۔ بھولے نہیں ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ خدا نے آج ان کو دولت مند کر دیا ہے ہم کو وہ بھی زمانہ یاد ہے جب وہ روٹیوں کے محتاج تھے۔

قول فیصل :۔ سوالیہ صورت سے بھی استعمال کرتے ہیں۔ جیسے برسوں ہوئے ہم نے تمھاری ضمانت کی تھی اور قید سے بچایا تھا یاد ہے؟

یاد ہے :۔ (۲) فراموش کا جواب جو یاد فراموش میں دیا جاتا ہے۔ اردو، عوام کی زبان۔

کب چوکتا ہے یاد فراموش بد کے شوخ
خط لے کے نامہ بر سے لگا کہنے یاد ہے — شعور

یار :۔ (۱) مددگار۔ حامی۔ فارسی، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

جان تنہا بدن کو چھوڑ گئی
کون دنیا میں ہے کسی کا یار — مجروح

قول فیصل :۔ لکھنؤ کے عوام بطور زائد بھی بول دیتے ہیں جیسے اماں یار تم سے منگائے تھے چقندر لے آئے ترئی۔ یا جیسے کوئی گدگدائے تو کہتے ہیں کہ اماں یار یہ کیا کر رہے ہو ہمیں گدگدی بری معلوم ہوتی ہے۔

یار :۔ (۲) دوست۔ ساتھی۔

ع کل ہی دشمن ہے جو کہ یار ہے آج۔ مجروح (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ ان معنی میں عام طور سے یار دوست زبانوں پر ہے۔ جو عوام کی زبان ہے۔

یار :۔ (۳) معشوق۔ محبوب۔ فارسی۔ مذکر، قریب بہ متروک۔

غم کے کھانے سے کسی دن غضب آ جائے گا
جان جائے گی تری یار کہاں پائے گا — امانت

زلف کھولے جو یار آتا ہے
گھر کے ابر بہار آتا ہے — تعشق

یار :۔ (۴) آشنا، دھگڑا۔ اردو، بازاری زبان۔

یار سے بگڑی گئی چھیڑ لوں میں نند
دو ہی میلے میں جھمیلا ہو گیا — نازنین

یار :۔ (۵) بجائے خود، اپنا آپ، میں، ہم جیسے اس نے بہتیرا سر مارا مگر یار نے بھی ایک نہ سنی۔

ناک میں دم ہے ترے ہاتھ سے کم بخت ظہیر
یار آ جائے کہیں موت بلا سے مجھ کو — ظہیر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

یار :۔ (۶) خدائے تعالیٰ کی طرف اشارہ، فارسی، متروک۔

دوری شہیدی اپنی سمجھ کا قصور تھا
ہے شہ رگ گلو سے بھی یاں یار عنقریب — شہیدی

یارا :۔ جرأت۔ جسارت۔ قدرت۔ طاقت، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

نہ اب ہے صبر کا یارا نہ ضبط کی ہے تاب
عطش سے آگ لگی ہے جگر میں دل ہے کباب — اوج

کیا دل کا کہیں حال کہ یارا نہ رہا
جو مال ہمارا تھا ہمارا نہ رہا
اردو تھی زباں اس پہ بٹھائے پہرے
اب بات بھی کرنے کا ہمارا نہ رہا — مؤلف

یارا دینا :۔ قوت دینا۔ ساتھ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لیکن زباں نے وقت پہ یارا اگر دیا
اتنا کہوں گی آپ نے یہ حال کر دیا — تعشق

یاران :- بہت سے دوست، بہت سے احباب۔ یار کی جمع فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خط وطن کو لیے جاتا ہے تو لیجا قاصد
یہ مرا حال نہ یاران وطن سے کہنا — امیر مینائی

قول فیصل :- یاران صادق کی ترکیب کے ساتھ بھی کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے۔ ان یاران صادق و دوستان موافق یاران بادہ نوش و بذلہ سنجان عشرت کوش میں دن بھر تو وہ چہل پہل قہقہے اور چہچہے رہے۔ (فسانۂ آزاد)

یاران تیز گام نے منزل کو پالیں
ہم محو نالۂ جرس کارواں رہے — حالی

یاران تیز گام :- دوستان تیز قدم۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یاران تیز گام نے منزل کو پالیا
ہم محو نالۂ جرس کارواں رہے — حالی

یاراں چوری نہ پیراں دغا بازی :- دوستوں سے کوئی بات نہیں چھپانا چاہیے۔ اور نہ پیروں سے دغا کرنا زیبا ہے۔ متکلم اپنی صداقت کی تائید میں کہتا ہے۔ اردو مثل، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- اور کیا چانڈو پییں، بھنگ اڑائیں، افیون گھولیں، تاڑی منگائیں، دس پانچ ہم سن بیٹھے۔ خوش گپی ہونے لگی۔ یاران چوری نہ پیراں دغا بازی۔ (فسانۂ آزاد)

یاران رفتہ :- یاران عدم، وہ لوگ جو دنیا سے جا چکے ہیں۔ مُردے۔ فارسی ترکیب مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ع۔ یاران رفتہ ہم سے منھ ایسا چھپا گئے — مصحفی

قول فیصل :- یاران رفتگاں کی ترکیب سے بھی تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے

یاران سرپل :- بے تکلف دوست۔ فارسی ترکیب، متروک۔

محل صرف :- یہ یاران سرپل کی بیٹھک ہے یہاں زہاد اور صوفیان صافی کا کیا کام۔ (فسانۂ آزاد)

یاران طریقت :- ہم سفر دوست۔ وہ لوگ جو قافلے کے ہمراہ ہوں۔ فارسی ترکیب مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

راہ میں پڑ گیا ڈیرا در ہے کعبہ ابھی دور
آؤ یاران طریقت یہیں منزل ہو جائے — عبدالباری آسی

قول فیصل :- طنزاً بھی اس کا استعمال ہے۔ جیسے میاں وہ لوگ جو ہر وقت تمھارے ساتھ رہتے تھے دولت ختم ہو جانے پر وہ یاران طریقت کیا ہوئے۔

یارانہ :- دوستی۔ اتحاد، تعلقات۔ فارسی مذکر۔ عوام کی زبان۔

بے خلش ہم نے بسر کی زیست گلشن میں جلیل
ربط گلشن سے تو یارانہ رہا صیاد سے — جلیل

آگاہ نہیں قصہ منصور سے لے دل
دشمن ہوں زن و مرد وہ یارانہ ہے اس کا — نسیم دہلوی

قول فیصل :- بازاری لوگ عورت اور مرد کے ناجائز تعلقات کو دیکھتے ہوئے بولتے ہیں کہ فلاں اور فلاں کے ساتھ یارانہ ہے۔

یارانہ ہونا :- دوستی ہونا، پیار اخلاص ہونا، ربط ضبط ہونا، دوستانہ ہونا۔ اردو مصرف، عوام کی زبان۔

وحشیوں کو کیا ہی مجھ وحشی سے یارانہ ہوا
شیر کا پنجہ برائے موئے سرشانہ ہوا — ناسخ

یارا ہونا :- ہمت ہونا۔ قدرت ہونا۔ گنجائش ہونا۔ اردو مصرف۔ فصیح، رائج۔

علاج درد دل ممکن ہے لیکن
زباں کو بھی جو یارائے بیاں ہو — مجروح

یہ خوشی کیا ہے کہ ہے ذکر ہمارا ہونا
ہوتے ہم اور نہیں بات کا یارا ہونا — ناظم رامپوری

یارب :- اے خدا۔ اے میرے پالنے والے۔ عربی فصیح، رائج۔

یارب چمن نظم کو گلزار ارم کر
گمنام کو اعجاز بیانوں میں رقم کر — انیس

یار باز :- فاحشہ، چھنال، قحبہ، بازاری عورت، فارسی صفت، بازاری زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

یار بازی :- بدکاری، زناکاری، بدچلنی، اردو، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

یار باش :- وہ شخص جس کے دوست بہت زیادہ ہوں۔ کثیر الاحباب۔ وہ کہ جس کا حلقہ احباب وسیع ہو۔ فارسی صفت، عوام کی زبان۔

ہر وقت جمع رہتے تھے یاران خوش خصال
بے رنج و یار باش و پری شکل و بے مثال — شرف

یار باش :- عیاش۔ تماش بین۔

کیوں کہ نہیں یہ ظلم و جور کیوں کہ ملاپ کا ہو طور — جرأت
غیرت عشق ہم کو ہے آپ ہیں یار باش سے — (نوراللغات)

قول فیصل :- اس کا صرف عورت کے ساتھ مخصوص ہے مگر وہ بھی اب کمی کے ساتھ ہے۔

یار بننا :- دوست بننا۔ گہرا دوست ہونا۔ اردو مصرف، عوام کی زبان۔

وہ جو یوں دل کے خریدار بنے بیٹھے ہیں
اپنے مطلب کے لئے یار بنے بیٹھے ہیں — ظہیر

یار بننا :- اخلاص میں آنا۔ لاڈ میں آنا۔ پیار میں آنا

جیسے اب ایسے یار بنے کہ لگے گستاخی کرنے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

یار بننا :- موافق ہونا، ہمدم ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

سے گی یار سے تکرار کیوں کر
بنے گا دشمن جاں یار کیوں کر   آغا

یار بنانا :- دوست بنانا۔ یارانہ گانٹھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- ان معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

یار بنانا :- اپنے مطلب کا کرلینا۔ ڈھب پر لانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اس کا صرف صرف اس عورت کے لئے ہے جو بازاری اور پیشہ ور ہو۔

یار جانی :- وہ محبوب جس کو جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہوں۔ وہ معشوق جس سے انتہا سے زیادہ محبت ہو۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

سوئے دریا خندہ زن وہ یار جانی پھر گیا
موتیوں کی آبرو پہ آج پانی پھر گیا   تعشق

قول فیصل :- بعض حضرات کا خیال ہے کہ تعشق کو "یار جانی" نہ کہنا چاہیے تھا اس لیے کہ یہ بازاری صرف ہے ایسا نہیں ہے آج سے سو برس پہلے اس کا صرف عام تھا اب کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے چنانچہ فسانۂ آزاد میں بھی اس کا صرف موجود ہے۔ جیسے
الغرض ساری خدائی کی بندہ درگاہ نے خاک چھانی ہے اور تو یار جانی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

یار چہ :- یار۔ آشنا۔ اردو قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- تم تو کانپور چلی گئی تھیں۔ تمہارا یارچہ گلی کے چکر لگا رہا تھا اور ہر ایک سے پوچھ رہا تھا کہ کہاں گئی ہے اور کب آئے گی۔

قول فیصل :- یارچہ کی اردو جمع یارچے اور یارچوں ہے۔ اور زیادہ تر گڑھے والی سرا کی کسبیاں بولتی تھیں۔ جیسے۔
کیوں یارچے آج تو چہرہ بہت ہی بشاش معلوم ہوتا ہے کیا کچھ مل گیا۔ بزم اکبری۔ مصنفہ موہن لال نجم

یار درخانہ و من گرد جہاں می گردم :- اس جگہ مستعمل ہے جب چیز پاس موجود ہو اور ادھر ادھر ڈھونڈھتے پھریں۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

یار درخانہ ما گرد جہاں می گردیم
جان ہے گرم تلاش اور ہے جاناں دل میں   جلیل

یار زندہ صحبت باقی :- اب نہیں تو پھر سہی زندگی ہے تو پھر ملاقات ہوگی۔ فارسی مثل، عوام کی زبان۔

محل صرف :- حقہ پی کر شہزادہ بلند ارادہ نے کہا کہ سیری تو نہیں ہوتی مگر اب تخفیف تصدیع۔ یار زندہ صحبت باقی۔ (فسانۂ آزاد)

یار شاطر :- (بااضافت) بہت تیز اور چالاک دوست چلتا ہوا دوست۔ فارسی ترکیب مذکر قلیل الاستعمال۔

یار عزیز :- (بااضافت) پیارا دوست، چہیتا دوست، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

جان غش ہے مرض عشق پڑا ہے یار عزیز
تندرستی سے زیادہ ہے یہ بیمار عزیز   شرف

یار غار :- (بااضافت) گہرا دوست۔ وہ دوست جس سے گہرے تعلقات ہوں۔ فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

لحد میں جاتے ہیں ہمراہ دیکھئے اعمال
نصیب ایسے کہیں یار غار ہوتے ہیں   ظریف

اے شاد مر گئے تو کسی نے دیا نہ ساتھ
جو حد کا یار غار ہوا گور تک گیا   شاد

قول فیصل :- صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ جب رسول خدا صلعم مکہ سے کفار کے ستانے پر ہجرت کے ارادے سے نکلے تو حضرت ابوبکر ان کے ساتھ تھے رستہ میں غار کے اندر تین دن تک چھپے رہے حضرت ابوبکر آپ کی خدمت میں حاضر رہے اور دل و جان سے خدمت میں مشغول رہے اور تکلیفیں سہا کئے اس وجہ سے یار غار یعنی سچا دوست مستعمل ہوگیا۔

مؤلف کے نزدیک یہ خاص حضرات اہلسنت کی اصطلاح ہے۔ اس مسئلے یا واقعے میں شیعوں اور سنیوں کی کتابوں میں بہت اختلاف ہے جو دیکھا جا سکتا ہے

یار فروشی :- خوشامد، مجازاً تعریف بیجا، سراہنا، فارسی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

یار کرنا :- دوست بنانا۔ یار بنانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- صرف عورت کے لئے بول دیتے ہیں جو فاحشہ ہو اور کسی مرد سے ناجائز طریقے سے تعلقات پیدا کرلے۔

نکل جاؤں گی میں بھی یار کرکے دیکھنا اک دن
رہو گھر سوت کے اچھا نہ جانا چھوڑو تم واں کا   راحت

یار کی یاری سے کام اس کے فعلوں سے کیا کام دوستی سے غرض ہے اس کے افعال سے کیا مطلب۔ یہ مثل دوست کے عیبوں پر خیال نہ کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ اردو مثل، عوام کی زبان۔

دلبروں سے دل کو مجھ کو دل کی دل داری سے کام
یار کے فعلوں سے کیا ہے یار کی یاری سے کام   (نکہت)

قول فیصل :- یہ عوام کی زبان ہے اور مختلف طریقوں سے اس کو بولتے ہیں۔ جیسے یار کی یاری سے غرض اس کے افعال سے کیا کام۔ یار کی یاری سے مطلب اس کے فعلوں سے کیا غرض۔ وغیرہ وغیرہ۔

یار لوگ :۔ دوست احباب۔ ساتھی۔ دوست آشنا، عیار دوست۔ اردو صرف عوام کی زبان۔
محل صرف :۔ آپ ایسے نیک دل تو ہر ایک کی بھلائی چاہتے ہیں لیکن یار لوگ آپ کی دشمنی اور آپ کی کاٹ پر لگے رہتے ہیں۔

یار لوگ ۲ :۔ بجائے ہم اور میں۔ ڈینگ کے موقع پر۔ اردو، عوام کی زبان۔ متروک۔

کبھی سو ٹکڑے اگر کاسۂ سر کے ہوتے
یار لوگ اس پہ بھی اس ڈر سے نہ سر کے ہوتے — معروف

یار مار :۔ دوست بنا کر دغا دینے والا، یار سے بے وفائی کرنے والا، دوست کش، محسن کش، (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

یار مار بنیا پہچان مار چور :۔ بنیا دوست سے بھی نہیں چوکتا اور چور صرف مالدار کو پہچان کر لوٹتا ہے یعنی بنیا چور سے بھی زیادہ مکار اور دغاباز ہوتا ہے اردو مثل، (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

یار ماری کرنا :۔ دوست بنا کر مارنا۔ اردو صرف۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ بالعموم رائج نہیں۔

یارو :۔ دوستو، لوگو۔ اردو مذکر فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ یارو اخلاق سیکھو۔ آدمی بنو۔ آدمیت کا سبق لو۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل :۔ یہ یار کی جمع ہے۔ اور بصورت خطاب اور اردو میں حرف نون کو حذف کر دیتے ہیں۔ ایسے محل پر یاروں کا نون کے ساتھ استعمال صحیح نہیں۔ یار و آشنا کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے۔

ع۔ غیرت ہے یار و آشنا کے آگے — انیس

یارِ وفادار :۔ وہ دوست جو کبھی بے وفائی نہ کرے ہمیشہ وفا ہی کرتا رہے۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ کسی کا دلی دوست اخباروں میں بڑے شوق سے دیکھتا ہوگا کہ فلاں رجمنٹ کہاں ہے ہمارا یار وفادار تو بخیریت ہے۔ (فسانۂ آزاد)

یاروں ۱ :۔ وہ لوگ جن سے عورت سے ناجائز تعلقات ہوں۔ اردو صرف بازاری عورتوں اور مردوں کی زبان۔
محل صرف :۔ تم کو تو اچھی طرح معلوم ہے کہ جب سے وہ جوان ہوئی اس چھنال کی زندگی یاروں میں گزری۔
قول فیصل :۔ یہ یار کی جمع ہے۔

یاروں ۲ :۔ کبھی بے تکلفی کی گفتگو میں یہ لفظ ضمیر متکلم کے بجائے بھی مستعمل ہوتا ہے۔ ہم، میں وغیرہ۔ اردو، دہلی کی زبان۔

کیا مدِ نظر تم کو ہے یاروں سے تو کہیے
گر منہ سے نہیں کہتے اشاروں سے تو کہیے — ذوق

یاروں کا ۱ :۔ دوستوں کا، احباب کا، دوستوں سے منسوب۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔
قول فیصل :۔ تانیث کے لیے یاروں کی بولتے ہیں۔

سختی کھینچی کوہ کن نے تیس نے رنج و تعب
کیا گئی برباد ان یاروں کی محنت ہائے ہائے — میر

یاروں کا ۲ :۔ ہمارا، اپنا۔ اردو، دہلی کی زبان۔

طرز ٹیڑھی ہے سخن کی ترے کس سے ہوا دا
ظفر انداز ہے یاروں کا تو سیدھا سیدھا — ظفر

قول فیصل :۔ تانیث کے لیے یاروں کی ہے وہ بھی دہلی کی زبان ہے۔

جس پہ یاروں کی چال چلتی ہے
کہیں واعظ کی دال گلتی ہے — سید احمد دہلوی

محل کے اعتبار سے یاروں کے بھی بولتے ہیں۔
ع۔ کیا یار جو یاروں کے کبھی کام نہ آیا — نثار

یاروں کا یار :۔ دکھ درد میں شریک۔ دوستوں کا شریک حال۔ اردو۔ قریب بہ متروک۔

محتسب گرچہ دل آزار ہے میخواروں کا
دیکھیے اک جام تو ہے یار ابھی یاروں کا — ذوق دہلوی

مرد فرشتہ خو ہیں خوفِ فشار کیسا
منکر نکیر کے تو یاروں کے یار ہیں ہم — شاد لکھنوی

یار ہونا :۔ مددگار ہونا۔ دوست ہونا (نور اللغات)
قول فیصل تنہا نہیں بولتے یار دوست ہی ملا کے زبانوں پر ہے۔

یاری ۱ :۔ مدد۔ فارسی مؤنث، قلیل الاستعمال۔

کرے وقت مصیبت میں جو سارے شہر کی یاری
اسی کے واسطے زیبا ہے دعویٰ شہر یاری کا — اسیر

قول فیصل :۔ زیادہ تر ایسے محل پر یاوری کا استعمال زبانوں پر ہے۔

یاری ۲ :۔ دوستی۔ آشنائی۔ محبت۔ اخلاص۔ اتحاد۔ فارسی مؤنث قلیل الاستعمال۔

عمر گزری ہے ہمیں گریہ و زاری کرتے
کاش ہم اس بت کافر سے نہ یاری کرتے — مصحفی

قول فیصل :۔ عوام اور عورتیں یاری آشنائی کی ترکیب کے ساتھ آشنائی کرنا کے معنی میں بولتی ہیں۔

یاری ۳ :۔ حصہ جو یار سے اس کے کھانے کی چیز میں سے مانگا جائے۔ اردو، اطفال کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

یاری آوے :۔ جو چیز کھا رہے ہوں اس میں سے حصہ ملے، ہمارا حصہ دو، ہم کو بھی دوستانہ کا حق دو، اردو محاورہ، اطفال کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

یاری بدنا :۔ باہم اس بات کا عہد پیمان کرنا کہ جو چیز تم کھاؤ ہمیں بھی دینا ۲ دوستانہ کرنا، دوستی کا عہد

بیان کرنا جیسے "آؤ جی یاری بدتے ہو، ہاں کوئیں میں مچی ہماری تمہاری یاری پچی۔ اردو، اطفال کی زبان دہلی کا صرف۔ (فرہنگ آصفیہ)

یاری جوڑنا:۔ دوستانہ کرنا۔ ہمدم و ہمراز بننا۔ اردو فعل متعدی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

یاری چھوٹنا:۔ دوستی منقطع ہو جانا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ عوام کی زبان پر اب بہت کمی کے ساتھ ہے۔

یاری دینا:۔ مدد دینا۔ دستگیری کرنا۔ سہارا دینا۔ اُردو صرف قلیل الاستعمال۔

گر ہاتھ نہیں سر مری چھاتی سے لگاؤ
یاری جو زباں دے تو کچھ احوال سُناؤ — انیس

قول فیصل:۔ شعرا متقدمین کثرت سے استعمال کرتے تھے۔

یاری دینا:۔[۲] جو چیز کھا رہے ہوں اس میں سے کچھ حصہ دینا، کھانے کی چیز میں سے حصہ بانٹ دینا، اردو، اطفال کی زبان دہلی کا صرف۔ (فرہنگ آصفیہ)

یاری کُٹ کرنا:۔ دوستانہ القط کرنا۔ دوستی چھوڑنا مکتب کے لڑکوں میں اس کا بہت رواج ہے۔ اردو صرف، فعل متعدی۔ اطفال کی زبان، دہلی کا صرف۔

ابھی یاری کی اور ابھی کُٹ کی
ہٹ تری چاہ پر پڑے پٹکی — لاعلم

لی چٹکے سے میں نے جبکہ اس کے چٹکی
بولا کہ پڑے جان پہ تری پٹکی
پھر دانت تلے کھٹک کے ناخن یہ کہا
چل آج سے میں نے تجھ سے یاری کُٹ کی — میر سوز

فرہنگ آصفیہ

یاری کُٹ ہونا:۔ دوستی القط ہونا، دوستی قطع ہونا ترک ملاقات ہونا۔ اردو فعل لازم (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

یاری کرنا:۔ مدد کرنا۔ سہارا دینا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

فرماتے تھے گھوڑے سے بصد گریہ وزاری
کی بھوک میں اور پیاس میں تونے مری یاری — انیس

پس دیوار گلشن ہم پڑے ہیں ناتوانی سے
ابھی طاقت کرے یاری تو اڑ کر فرسے دیر ہیں — ذوق

یاری کھُٹ کرنا:۔ بچوں کا باہم ایک دوسرے سے دوستی قطع کرنا (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب کوئی نہیں بولتا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے کھُٹ کے بجائے کُٹ لکھا ہے۔

یارے نہ مددگارے:۔ نہ کوئی سہارا دینے والا نہ کوئی مدد دینے والا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ میں شادی کا اتنا بڑا انتظام نہیں کر سکتی تنہا ہوں نہ کوئی یارے نہ مددگارے۔

یازدہ:۔ گیارہ، دس اور ایک کا مجموعی عدد[۱۱] ۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یازدہم:۔ (بفتح دال وضم ہائے ہوز) یازدہ سے نسبت رکھنے والا، گیارہ واں یا گیارہویں۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ عہد نواب سعادت علی خاں میں اس خاندان کا پھر ستارہ چمکا اور بوجہ اعتماد و قرابت خدمت آبداری نواب مہدی علی خاں پسر یازدہم مولد الدولہ کو تفویض ہوئی۔ (بیگمات اودھ)

یاس یگانہ چنگیزی:۔ عظیم آباد کے ایک شاعر کا نام جن کا تخلص یاس تھا اس کے بعد یگانہ ہو گیا۔ میرے والد مرحوم سید عسکری میرزا صاحب مودب نے اپنے چچا جناب رشید صاحب سے ۲۳ سال اصلاح لی۔ اپنے چچا حضرت رشید کی خدمت میں رکاب گنج میں حاضر ہوتے رہتے تھے۔ میرے والد مرحوم سے رشید صاحب نے فرمایا کہ مودب ایک شخص جن کا تخلص یاس ہے وہ مجھ سے برابر غزلوں پر اصلاح لینے آتے ہیں اور تاکید یہ ہے کہ کسی سے بھی مجھ کو اپنا شاگرد نہ بتایئے گا۔ اور یہ نہ کہئے گا کہ مجھ سے اصلاح لینے آتے ہیں یہ سلسلہ عرصے تک جاری رہا اور یہ حیدرآباد پہونچ گئے اور وہاں یاس یگانہ کے نام سے شہرت ہو گئی اور ان کی ملازمت کا سلسلہ اعلیٰ حضرت نظام دکن کے یہاں کسی محکمے میں ہو گیا یہ ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد چونکہ نواب شہید یار جنگ بہادر سے بہت تعلقات تھے انھیں کے یہاں قیام کیا نواب شہید یار جنگ کو چوبیسوں گھنٹے شاعری کے علاوہ اور کوئی کام نہ تھا۔ نواب شہید یار جنگ حضور نظام کے خاص ملازمین میں سے تھے اور روزانہ کنگ کوٹھی میں حاضری دیتے تھے۔ ان کا شمار بڑی ہستیوں میں تھا۔ نواب شہید یار جنگ بہادر پیارے صاحب رشید کے شاگرد تھے۔ نواب شہید یار جنگ جہاں کہیں بھی تشریف لے جاتے تھے اپنے کلام کی تین چار کتابیں ساتھ رہتی تھیں اور جہاں کوئی بھی سننے والا مل جاتا تھا کلام سُنانا شروع کر دیتے تھے چوں کہ مجھ سے بہت خلوص تھا۔ میں حیدرآباد گیا تو تراب یار جنگ کا مہمان ہوا میں نے شہید یار جنگ کو فون کیا کہ میں لکھنؤ سے آگیا ہوں۔ اور تراب یار جنگ کا مہمان ہوں۔ بہت خوش ہوئے اور کہا کہ کل چار بجے یہاں آجاؤ رات کا کھانا بھی ہمارے ساتھ کھانا ہوگا۔ میں تراب یار جنگ سے کہہ دوں گا چنانچہ دوسرے دن نواب شہید یار جنگ نے موٹر بھیجا اور میں وہاں پہونچ گیا وہاں لکھنؤ کے مولانا اجلال صاحب مرحوم اور حسن میاں مرحوم سرکار ناصر الملت کے بھانجے اور ہاشم حسین صاحب موجود تھے خاطر مدارات

شروع ہوگئی اور نواب شہید یار جنگ بہت خوش ہوئے کو آج کلام سُنانے کا موقع ملا۔

یاس یگانہ صاحب کسی سے میل نہیں کھاتے تھے یہ کچھ فاصلہ پر بہت گہرے رنگ کی چائے اپنے لئے بنا رہے تھے ہم لوگوں میں کچھ جناب محمد مصطفیٰؐ کے متعلق گفتگو ہونے لگی۔ یہ گفتگو سننے کے بعد یاس یگانہ اپنی جگہ سے اٹھے اور داہنے ہاتھ سے بیچ کی اُنگلی سیدھی کر کے مجھ سے کہنے لگے کہ آپ کے رسولؐ خدا معاذ اللہ......... ایسے تھے۔ میں اس جملے کا اعادہ بھی اچھا نہیں سمجھتا میرے جسم پر ایک کرنٹ پڑا اور میں نے کھڑے ہو کر یاس یگانہ صاحب سے کہا کہ اب آیندہ ایسے نازیبا جملے نہ استعمال کیجئے گا اور یہ واپس چلے گئے۔ نواب شہید یار جنگ نے کہا کہ تم ان کی بات کا اعتبار نہ کرو ان کے دماغ کا کوئی ٹھیک نہیں ہے یاس یگانہ حضرت عزیز لکھنوی کے جو ایک مُستند استاد تھے۔ خاص دشمنوں میں سے تھے۔ حضرت عزیز مرحوم کے ایک شعر پر اور وہ شعر یہ ہے۔

میں یہ سمجھا تھا کہ خلوت میں وہ تنہا ہوں گے
اب جو پردہ کو اٹھایا تو قیامت دیکھی

اس شعر کی خاص ہجو کی ہے اور ایک کتاب خرافات عزیز کے نام سے لکھی ہے۔

یوں تو یہ ایک شیعہ قوم کی فرد تھے آخر عمر میں عقائد خراب ہو گئے تھے انھوں نے مولوی عبدالماجد صاحب دریاآبادی کو ایک خط لکھا اس زمانہ میں لکھنؤ کے محلہ ٹاپے والی گلی میں رہتے تھے۔ مولانا نے اپنے اخبار صدق جدید میں اس کی چند خاص خاص چیزیں شائع کردیں اور یہ لکھا کہ اگر میں مکمل خط شائع کردوں تو شیعہ قوم میں ایک انقلاب پیدا ہو جائے جب یہ مضمون ٹاپے والی گلی اور حسن پوریہ کے نوجوانوں نے پڑھا تو ان کے جسم کے ایک ایک روئیں سے شعلے نکلنے لگے اور علی الصباح اُن کے مکان کو گھیر لیا اپنے گھر میں کوٹھے کی چھت پر چڑھ کے پیچھے کھیت میں کود کے بھاگے شیعہ نوجوانوں نے انھیں دوڑ کے پکڑ لیا اور ان کو ایک خاص سواری پر بٹھا کر سیاہی پوت کر جلوس کی شکل میں نکالا۔ لوگ اُن کے خلاف نعرے لگا رہے تھے وہ جلوس میرے مکان نیا محل کی طرف سے نو بجے گزرا کیا حشر ہوا اس سے اہل لکھنؤ بخوبی واقف ہیں اور آخر میں ان کا عقیدہ اس حد کا خراب ہوگیا کہ اُن کے لیے یہ یقین ہوگیا کہ یہ شیعہ قوم کی فرد نہیں ہیں اُن کا انتقال ہوا تو اُن کی لاش چار حمالوں پر وکٹوریا اسٹریٹ سے صندوق میں جا رہی تھی۔ اتفاق سے میں بھی اس سڑک پر تھا میں نے پوچھا یہ کس کا انتقال ہوگیا تو لوگوں نے کہا کہ یاس یگانہ چنگیزی۔ صرف تین آدمی جنازہ میں شریک تھے۔ پاٹے نالے پر غسل ہوا اور منشی فضل حسین کی کربلا میں شیعوں کی طرح سپرد زمین کر دیئے گئے۔

یہ ماننا پڑے گا کہ ایک مکمل شاعر تھے اور اپنے عہد کے غزل گوئیوں میں ایک نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔ اگر کلام کا انتخاب کیا جائے تو بہت سے ایسے اشعار ملیں گے جو واقعتاً اپنا جواب نہیں رکھتے۔

تذکرہ شعرا اتر پردیش میں عرفان عباسی صاحب اُن کے حالات کے تحت اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ پہلے مرزا واجد حسین عظیم آبادی تھے پھر مرزا یاس عظیم آبادی ہوئے اس وقت کا مقطع ہے ؎

پیالہ خالی اٹھا کر لگا لیا منھ سے
کہ یاس کچھ تو نکل جائے حوصلہ دل کا

پھر ۱۹۰۵ء میں بغرض علاج لکھنؤ آئے اور لکھنؤ کی ادبی و شاعری کی فضا سے بہتوں کی طرح متاثر ہو کر یہیں رہ گئے ۱۹۱۳ء میں حکیم مرزا محمد شفیع کی صاحبزادی سے لکھنؤ ہی میں شادی ہوگئی اور وہ "مرزا یاس یگانہ لکھنوی" ہوگئے کہتے ہیں ؎

جان سے بڑھ کر سمجھتے ہیں مجھے یاس اہل دل
آبروئے لکھنؤ خاک عظیم آباد ہوں

اور رفتہ رفتہ "یگانہ چنگیزی" ہوگئے یگانہ شاد عظیم آبادی کے شاگرد تھے۔

یگانہ ۱۸۸۳ء یا ۱۸۸۴ء میں محلہ مغل پورہ پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ فارسی و عربی کی تعلیم مکتب میں حاصل کی۔ ۱۹۰۳ء میں محمڈن اینگلو عربک اسکول سے انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد میٹیا برج کلکتہ میں شاہی خاندان کے شہزادوں کو کچھ دن پڑھایا پھر وہاں سے چلے آئے ملک کے مختلف صوبوں اور شہروں میں ملازمتیں کرتے رہے۔

ان کی اَنَانیت بیگانہ روی، اپنی انفرادیت کے تحفظ کے لیے دوسروں سے اُلجھنے کی روش، اکثر رسالہ "خرافات عزیز" (عزیز لکھنوی کے کلام پر تنقید) غالب اور اقبال کے خلاف اس کا محاذ، اصغر گونڈوی کو ہی نہ ماننا۔ آتش کو غالب سے بڑا شاعر قرار دینا۔ مولانا عبدالماجد دریاآبادی کا اسے جنونی اور فرعون بے سروساماں قرار دینا پھر لکھنؤ میں اس کے چہرے پر سیاہی پوت کر اور جوتوں کا ہار گلے میں ڈال کر سڑکوں پر گشت کرایا جانا سب کچھ آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔

بار بار خیال آتا ہے اگر شعرا کی گروہ بندی کی بدولت اس کی ذہنی برانگیختگی کو شروع میں ہی بڑھاوا نہ ملتا، اس کے خلاف محاذ قائم کر کے بار بار اس کی تذلیل نہ کی گئی ہوتی اس سے اس کا تحفظ ذات کا عمل جنون کی حد تک نہ پہونچا ہوتا۔ اگر مذہب کے بارے میں اس کی رائے نے شدت اختیار کر کے اس کا ذہنی توازن نہ

بگاڑ دیا ہوتا وہ معاشی بد حالیوں میں مبتلا نہ رہا ہوتا تو کیسا اور کس پائے کا شاعر ہوتا۔!!!

خرافات عزیز۔ غالب شکن۔ آیات وجدانی ترانہ اور گنجینہ وغیرہ تصانیف ان کی یادگار ہیں۔

نمونہ کلام

غزل کے چند شعر

ہر شام ہوئی صبح کو اک خواب فراموش
دنیا یہی دنیا ہے تو کیا یاد رہے گی

مزار یار پہ کرتے ہیں شکر کے سجدے
دعائے خیر تو کیا اہل لکھنؤ کرتے

تنگ محفل مرا زندہ مرا مردہ بھاری
کون اٹھاتا ہے مجھے کون بٹھاتا ہے مجھے

نئی زمیں، نیا آسماں، نئی دنیا
عجیب شے یہ طلسم خیال ہوتا ہے

شمع کیا شمع کا اجالا کیا
دن چڑھے سامنا کرے کوئی

تماشہ گاہ حیرت میں کہاں کا تو کہاں کا میں
بس اتنا تھا کہ آئینے سے آئینہ مقابل تھا

ای فریب سے مارا کہ کل ہے کتنی دور
اس آج کل میں عبث دن گنوائے ہیں کیا کیا

چند رباعیات

کعبہ کی طرف دور سے سجدہ کر لوں
یا دیر کا آخری نظارہ کر لوں
کچھ دیر کی مہمان ہے جاتی دنیا
اک اور گنہ کر لوں کہ توبہ کر لوں

حیران ہے کیوں راز بقا مجھ سے پوچھ
میں زندہ جاوید ہوں آ مجھ سے پوچھ
مرتے ہیں کہیں دلوں میں بسنے والے
جینا ہے تو موت کی دوا مجھ سے پوچھ

یاس:۔ ناامیدی۔ مایوسی۔ عربی مونث فصیح رائج۔

بجھ گیا دل بجھ گیا اے یاس کیا کوسوں تجھے
ہائے تونے گل چراغ زیب محفل کر دیا۔
منیر لکھنوی

جان و دل پر لشکر آرائی تھی جوش یاس کی
مفت اس بلوے میں شب خون تمنا ہو گیا مومن

قول فیصل:۔ ہونا کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔

ہیں تیرے ملنے کی کب آس تھی
کہ جینے سے اپنے ہیں یاس تھی میر حسن

یاس و حسرت کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے کمال محبت کے ساتھ سینے سے لگایا اور پیار کر کے رونے لگی اور زر نقد اپنے نوکروں میں تقسیم کیا اور یاس و حسرت کی باتیں کرنے لگی۔ (بیگمات اودھ)

یاس آجانا:۔ مایوس ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یاس چھانا:۔ مایوسی چھانا۔ انتہائی ناامیدی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آئی جو عید چھا گئی ہم بیکسوں پہ یاس۔
تھی دور ہر خوشی تو الم تھا ہمارے پاس مؤلف

یا سر رہے یا سر وہی:۔ مصیبت کے وقت جان پر بنے تو بنے عزت رہ جائے۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ نادان دوستوں کی ہماہمی رنگ لائے گی یا سر رہے یا سر وہی کشتی ڈگمگا رہی ہے۔ (اودھ پنچ)

یاس کلی:۔ کامل مایوسی۔ پوری طرح کی ناامیدی۔ فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اے صنم مجھ کو یاس کلی تھی
بارے یاں تک تجھے خدا لایا رند

یاس کلی میں لگاؤ نہیں رہتا صاحب
کبھی اقرار رہے اور کبھی انکار رہے مجروح

یا سکھ نیند سوؤ یا مالا جپو:۔ آرام کرو یا تکلیف اٹھاؤ دو کاموں میں سے ایک ہی ہو سکتا ہے۔ اردو کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

یاسمن:۔ چنبیلی کا پھول اور اس کا درخت۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

بتوں کی وہ صباحت اللہ اللہ
رخ سادہ بہار یاسمن ہے زکی

قول فیصل:۔ چنبیلی دو طرح کی ہوتی ہے ایک زرد جس میں زیادہ خوشبو نہیں ہوتی ایک سفید جس میں نہایت خوشبو ہوتی ہے۔

یاسمون:۔ چنبیلی۔ فارسی، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

یاسمین:۔ (یائے معروف) یاسمن، چنبیلی۔ فارسی مونث، قریب بہ متروک۔

ان عذاروں کی صباحت جو یہ پائی ہوتی
یاسمیں باغ میں پھولے نہ سمائی ہوتی تسلیم

یا سوئے راجہ کا پوت یا سوئے جوگی کا اَدھوت

مطلب یہ کہ بے فکری کے ساتھ یا تو راجہ کا لڑکا سوتا ہے یا فقیر کا۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل:۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یاس ہونا:۔ مایوسی ہونا، ناامیدی ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہم کو اپنا دشمن سخت سمجھو۔ یہ سن کر اس کو یاس ہوئی۔ (فسانۂ آزاد)

یاسین:۔ (عربی املا۔ یٰس) قرآن مجید کے ایک مشہور سورے کا نام جس کی ابتدا اسی لفظ سے ہوتی ہے۔ عربی، مونث، رائج۔

ع:۔ پڑھی یٰسین سرہانے بے کسی نے ذوق

شب فراق میں یاسین ہوگئی مجھ کو
فسانہ گو جو تری کہہ کے داستاں اٹھا — شرف لکھنوی

قول فیصل:- یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا۔ اس میں تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔ یہ سورہ قرآن مجید کے بائیسویں پارے سے شروع ہوتا ہے اور تیئسویں پارے میں تمام ہوتا ہے۔ یاسین کے لغوی معنی ہیں یا سید یا سید البشر یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

معقل بن یسار اور ام درداسے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تم اپنے مُردوں پر یٰسین پڑھو۔ خداوند عالم انھیں موت کی سکرات شدت اور سختی سے نجات دے گا اور نزع آسان کرے گا۔ اسی وجہ سے یہ سورہ حالت نزع میں مرنے والے کو سنایا جاتا ہے اور اس کی مشکل اس کی برکت سے آسان ہو جاتی ہے۔

دوسری حدیث میں آنحضرتؐ نے فرمایا یا علیؑ! سورہ یٰسین پڑھو۔ بتحقیق کہ سورہ یٰسین کی تلاوت میں خدا نے دس برکتیں رکھی ہیں۔ اس کو پڑھنے سے ۱۔ بھوکا سیر ہوتا ہے۔ ۲۔ پیاسا سیراب ہوتا ہے۔ ۳۔ برہنہ کو لباس حاصل ہوتا ہے۔ ۴۔ بے شادی شدہ کی شادی ہوتی ہے۔ ۵۔ خوف کا مارا پناہ پاتا ہے۔ ۶۔ بیمار کو صحت حاصل ہوتی ہے۔ ۷۔ قیدی آزاد ہوتا ہے ۸۔ مسافر کو سفر میں مدد ملتی ہے۔ ۹۔ میّت پر پڑھنے سے اس پر سختیوں میں کمی ہوتی ہے۔ ۱۰۔ کسی کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو تو اس کے پڑھنے سے مل جاتی ہے۔

محیط المحیط، تفسیر نیشاپوری، جلالین، جمل حاشیہ جلالین وغیرہ کتب مستند عربی میں لکھا ہے کہ یہ لفظ عربی کے اوزان مقررہ میں سے نہیں ہے بلکہ بمنزلہ ہابیل و قابیل ہے۔ بعض محقق اسے غیر منصرف اور بعض مبنی خیال کرتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ لفظ یا انیسین یعنی اے انسان ہے۔ تفسیر ابن عباس میں لکھا ہے کہ یٰسین لغت سریانی بمعنی یا انسان ہے۔ بعض نے اس کو مقطعات میں داخل کیا ہے جس کے معنی اور اشارہ خدا، رسول اور ائمہ طاہرینؑ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

یاسین پڑھنا:- احتضار کے وقت مرنے والے کے سرہانے سورہ یٰسین کی تلاوت کرنا کہ نزع کی مشکل آسان ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیرے بیمار کی حالت یہ سنی جاتی ہے
نزع کا وقت ہے یٰسین پڑھی جاتی ہے — تعلیم

یاسین پڑھ رہے تھے ابھی شاہ دو جہاں
پھرنے لگیں حسینؑ کی جانب کو پتلیاں — مؤلف

یاسین دم کرنا:- سورہ یٰسین پڑھ کے کسی پر پھونک ڈالنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دم نکالیں گے نئی ترکیب سے
کرتے ہیں یٰسین دم شمشیر پر — ناسخ

یاسین سُنانا:- مرنے والے کے سرہانے سورہ یٰسین پڑھنا کہ نزع کی تکلیف میں آسانی ہو، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دم ہے یا حسرت دل ہے کہ نکلتا ہی نہیں
مجھ کو سو بار وہ یٰسین سنانے آئے — ظہیر

یاسین سُننا:- کسی سے سورہ یٰسین پڑھوا کے سننا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل میں آتا ہے کہ یٰسین سنو عیسیٰؑ سے
دل بیمار کی مشکل کہیں آساں ہوئے — آتش

یاسین کا وقت آنا:- نزع کا وقت آنا، دم واپسیں ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کھُلا قرآن تو وہ سمجھے مرے شکووں کا دفتر ہے
اٹھے شرما کے بالیں سے جب آیا وقت یٰسیں کا — نسیم دہلوی

یا علیؑ:- خیر و برکت کے لیے مولا مشکل کشا کا نام لینا عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جب زیب زیں ہوا پسر مرتضیٰ علیؑ
لی ہاتھ میں عنان فرس کہہ کے یا علیؑ — اوج

قول فیصل:- سخت سے سخت مصیبت کے وقت بصورت ندا کہتے ہیں۔

کانپا تمام جسم کہ رُوح رواں چلی
ہچکی پسر نے لی تو کہا شہ نے یا علیؑ — تعشق

یا علیؑ:- ۲ شیخی مارنے والے بھی یہ کلمہ کہتے ہیں۔

آگے باتوں میں کرامات نہ تم کرتے تھے
یا علیؑ کہہ کے کبھی بات نہ تم کرتے تھے — امیر (نور اللغات)

قول فیصل:- اب یہ صرف قریب بہ متروک ہے۔

یا علیؑ:- ۳ ٹھوکر کھانے کے وقت خود گرنے کے وقت یا دوسرے کو گرتے دیکھ کے بے تحاشہ مولا مشکل کشا کو پکارنا۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

محل صرف:- ایک افیمی کے پاؤں لڑکھڑائے سیڑھیوں سے لڑھکتے ہوئے دھم سے نیچے یا علیؑ ایک ٹھُول نے کہا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:- یہ ایک ایسا عام طریقہ ہے کہ اس میں مذہب و ملت کی قید نہیں مسلمانوں کے علاوہ ہندؤں کو بھی ایسے محل پر یا علیؑ کہتے سُنا ہے۔

بڑے سے بڑا بوجھ اٹھانے کے محل پر بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔

یا علیؑ کہہ کے جرا کے زور لگا دے اے قوم
شیعہ کا بیج ابھی کھل جائے ترا نام چلے — صفی لکھنوی

عام طور سے شیعہ عورتیں اپنی سخت سے سخت مصیبت میں انتہائی خلوص کے ساتھ امیرالمومنین یعنی حضرت علیؑ کو پکارتی ہیں اور عزاخانے میں عام طور سے وہ نوحہ جس کا تعلق حضرت علیؑ سے ہے شروع کرتی ہیں۔

۴۔ یا علی تھہرا امداد آؤ — مشہور

عورتیں حیرت اور تعجب کے محل پر بول دیتی ہیں۔ جیسے
یا علیؑ آج تو تمھارے تیور نہیں مل رہے ہیں اس سے
پہلے تو تم ایسی باتیں نہیں کرتے تھے۔

یا علیؑ حیدر :۔ پرانے زمانے میں رئیسوں کے مکانوں
پر پہرے داروں کی آواز۔ عربی فارسی الفاظ اردو۔
قریب بہ متروک۔

ع۔ کراکثر پاسباں کہتے ہیں شب کو یا علیؑ حیدر۔ ناسخ

قول فیصل :۔ قدیم زمانے میں رئیسوں کے مکانوں پر
پہرے دار مقرر تھے ان کا کام یہ تھا کہ وہ دس بجے
رات کے بعد سے صبح چار بجے تک تھوڑی تھوڑی دیر کے
بعد یہ آواز لگاتے تھے یا علیؑ حیدر اور اسی کے ساتھ
(جاگتے رہو) بھی کہتے تھے۔

اب ڈیوڑھیاں بھی ختم ہو گئیں اور اس پہرہ
چوکی کا بھی رواج نہیں ہے۔

یا علیؑ مدد :۔ کلمۂ دعا۔ جو نصرت اور مدد کے واسطے
مشکل پیش آنے کے وقت مشکل کشا علیؑ کو پکارتے
ہیں۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہٹ کر ادھر جری نے کہا یا علیؑ مدد
غصہ سے کانپنے لگا سرہنگ بے خرد   اوج

قول فیصل :۔ اسی محل پر یا علیؑ مدد دے بھی بولتے
ہیں یعنی اے مشکل کشا علیؑ میری مدد کیجیے۔

یا غفور :۔ اے گناہوں کے بخشنے والے۔ اے
مغفرت فرمانے والے خدا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

تھا رات میکدے میں عجب میکشوں کا حال
ساقی کبھی زباں پہ کبھی یا غفور تھا   جلیل

یافت :۔ (بر وزن کاشت) آمدنی، منفعت، انکم۔
فارسی، مونث، قلیل الاستعمال۔

ہے وکالت ترقیوں پہ بہت
کیجیے اس سال کتنی یافت ہوئی   صفیر

قول فیصل :۔ قدیم زمانے میں اس لفظ کا استعمال
کثرت سے تھا۔

یافت :۔ رشوت، گھوس، وہ آمدنی جو ناجائز طریقے
سے ہو۔ فارسی، مونث، قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ سرکاری ملازمتوں میں تنخواہ کے علاوہ بھی
یافت کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ کچھ ہی لوگ ہیں جو خدا سے
ڈرتے ہیں وہ بچے رہتے ہیں۔

یافت :۔ دستوری، کمیشن، بندھیج۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ کمیشن ہی بولتے ہیں۔

یافتگی :۔ پانا، حاصل ہونا۔ فارسی ترکیب قریب
بہ متروک۔

محل صرف :۔ اس ملک کی تعلیم یافتگی اہل یورپ
کی تحریر کے رو سے تمام ایشیائی ملکوں کی تعلیم یافتگی
پر غلبہ رکھتی ہے۔   (کاشف الحقائق)

قول فیصل :۔ جس ترکیب سے صاحب کاشف الحقائق نے
تحریر فرمایا ہے اب عام طور پر اس طرح نہیں ہے۔

یافتنی :۔ قابل وصول رقم۔ پانے کے لائق رقم۔
فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :۔ قدیم زمانے میں محاسب لوگ جب حساب
لکھتے تھے تو مجموعی رقم اگر کسی کے ذمے چار سو روپے
باقی نکلتے تھے اور مبلغ دو سو روپے وصول ہو جاتے
تھے تو باقی کے خانے میں لکھ دیتے تھے کہ رقم یافتنی
مبلغ دو سو روپے ہیں۔ یعنی وہ رقم جو اب وصول ہونے
کے قابل ہے اور باقی رہ گئی ہے عام طور سے رقم یافتنی
لکھتے تھے۔ اب اس کا رواج قریب قریب ختم ہو گیا ہے اور
اسی محل پر یافتنی کی جگہ وصول طلب لکھ دیتے ہیں۔ اس کا
رواج ابھی کچھ باقی ہے۔ لیکن تنہا نہیں رقم وصول طلب
لکھتے ہیں۔

یافتہ :۔ پایا ہوا۔ حاصل کیا ہوا۔ فارسی اسم مفعول،
قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ اہل ایران کو شاعری کی طرف بہت بڑا میلان
ہے کم ہی کوئی ایسا تعلیم یافتہ ایرانی ہوگا جو کچھ نہ کچھ کہہ نہ
لیتا ہوگا۔   (کاشف الحقائق)

قول فیصل :۔ تنہا اس کا استعمال نہیں ہے تعلیم یافتہ اور
تربیت یافتہ کی ترکیب کے ساتھ عام طور سے زبانوں پر ہے۔

یافث :۔ (بکسر سوم) جناب نوح علیہ السلام کے فرزند
کا نام۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یا قسمت :۔ رضا و تسلیم کے مقام پر کہتے ہیں یعنی جو
کرے سو مولےٰ مرضی مولےٰ از ہمہ اولیٰ۔ عربی الفاظ۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے انھیں معنی میں
یا نصیب بھی لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

یا قسمت :۔ توکل بخدا، ہر چہ بادا باد، تن بہ تقدیر،
جو ہونا ہوگا وہ ہوگا۔ عربی ترکیب، قریب بہ متروک۔

عازم ہوا شب کو آتے ہی تخت
یا قسمت یا نصیب یا بخت   (گلزار نسیم)

قول فیصل :۔ انھیں معنی میں یا نصیب یا بخت بھی بولتے تھے
جیسا کہ شعر بالا سے ظاہر ہے۔

یا قسمت :۔ قسمت آزمائی کی جگہ بھی یہ لفظ زبان پر آتا ہے
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اس معنی میں یا نصیب بھی بولتے تھے۔

پوری مراد دل ہو کہ پھوٹے مرا نصیب
چلتا ہوں اب تو کوچۂ قاتل کو یا نصیب   امیر

اب یہ صرف متروک ہے۔

یا قسمت :۔ جس وقت تقدیر کی شکایت کرتے ہیں
تو اس وقت بھی مخاطب بنا کر یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں جس
سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اے تقدیر تجھے ہمارے ساتھ
یہی سلوک کرنا تھا۔   (فرہنگ آصفیہ)

ہماری آہ تیرا دل نہ برمائے تو یا قسمت
وگرنہ دیکھ آئینے کو پتھر ہوگئے پانی سوداؔ

قول فیصل:۔ انھیں معنیٰ میں یا نصیب بھی بولتے تھے۔

مجھ کو سوکھے گھاٹ ساقی نے اتارا یا نصیب
کشتیِ مے کوترے آتے ہی لنگر ہو گیا بحرؔ

اب یہ صرف متروک ہے۔

انھیں معنیٰ میں یا مقدر بھی استعمال کرتے تھے۔

ہجر میں جینا مرن ہے وصل میں مرنا کٹھن
ہوگیا ہیں سب یہ دو بھر یا مقدر یا نصیب راسخؔ

یہ صرف بھی اب متروک ہے۔

یا قسمت یا نصیب ملا کے بھی زبانوں پر تھا جیسے سوچے کہ اگر اللہ رکھی کا ذکر چھیڑا اور وہ بگڑ گئے تو بڑی کرکری ہوگی اور اگر نہ جاؤں تو یہ موقوف کردیں گی جائے ماندن نہ پائے رفتن یا قسمت یا نصیب کہہ کر چلے۔ (فسانۂ آزاد)

یا قسمت۔ یا بخت۔ یا نصیب۔ یا مقدر:۔ حسرت اور افسوس کے موقع پر بخت یا نصیب کو پکارتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے مقدر کی خرابی کے محل پر عورتیں وائے نصیب۔ وائے قسمت۔ وائے مقدر بول دیتی ہیں۔

یاقوت:۔ ایک قسم کا قیمتی سرخ پتھر۔ جو جواہرات کی قسم سے ہے۔ عربی مذکر فصیح رائج۔

ظفر اس کے لب رنگیں سے ہم تو کام رکھتے ہیں
کہاں کا لعل رمانی ہے یاقوت یمن کس کا ظفرؔ

نور کے حلقے پہ لایا رنگ یاقوت شفق
یہ نگینہ تھا اسی انگشتری کے واسطے عزیز لکھنوی

قول فیصل:۔ یہ مختلف قسم کا ہوتا ہے اور یہ نیلا۔ زرد اور سفید رنگ کا بھی ہوتا ہے مگر عام طور سے یاقوت سرخ ہی زبانوں پر ہے۔

صاحب قاموس نے اسے یاکند کا معرب رقم فرمایا ہے فارسی میں بہرمان اور بہرام کہتے ہیں۔ مجمع الفنون والے نے سیاہ رنگ کا بھی لکھا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ جزیرۂ سراندیپ اور حدود زنگبار میں کثرت سے پایا جاتا ہے سختی میں ہیرے سے دوسرے درجے پر ہے۔ ہیرے کے سوا کوئی چیز اس میں چھید نہیں کرسکتی۔ سفید یاقوت بدرے مشابہ ہوتا ہے اور صرف وزن سے پہچانا جاتا ہے یاقوت آگ میں متغیر نہیں ہوتا اگرچہ سفید معلوم دینے لگتا ہے مگر جب باہر نکالتے ہیں تو پھر اصلی رنگ پر آجاتا ہے۔ غلبہ تشنگی کو دباتا۔ دل کو تقویت بخشتا اور خون کو صاف کرتا ہے۔

چوں کہ یاقوت کا ذکر خالی از لطف نہیں اس وجہ سے ابن بطوطہ نیز ان کے سفر نامے کے لائق اور قابل مترجم صاحب نے جو کچھ اس کی کیفیت لکھی ہے وہ بھی بطور خلاصہ درج کی جاتی ہے۔

ابن بطوطہ نے سیلون کے دارالخلافہ کو کنکار لکھا ہے جس سے اس کی مراد گم پولا ہے جس کا دوسرا نام گنگاسری پورا یا گنگالی تھا اور اس وقت کے راجہ کا نام کنار درج کیا ہے مگر دراصل اس کا نام بھون کا بھائی یا توقہ تھا اور یہ راجہ تامول لوگوں کے خوف سے گم پولا میں جا بسا تھا۔

وہ لکھتا ہے کہ کنکار سیلون کے سب سے بڑے راجہ کا دارالخلافہ ہے۔ یہ پہاڑ ایک گھاٹی میں دو پہاڑوں کے درمیان ایک دریا کے کنارے جسے دریائے یاقوت کہتے ہیں واقع ہے کیوں کہ اس دریا سے یاقوت نکلتا ہے اسی شہر کے راجہ کو کنار کہتے ہیں۔ اس کے ہاں ایک سفید ہاتھی ہے۔ یہ راجہ اس پر تہوار کے دن سوار ہوتا ہے اور اس کے سر پر بڑے یاقوتوں کا مصنع باندھتا ہے جس کی لڑیاں بہر سے مشابہ ہوتی ہیں۔ وہ یاقوت جسے بہرمان کہتے ہیں اسی شہر میں پایا جاتا ہے۔ بعض یاقوت تو دریا سے نکلتے ہیں اور بعض کانوں سے کھود کر نکالے جاتے ہیں۔ جزیرۂ سیلون میں یاقوت سب جگہ نکلتا ہے۔ جو لوگ یاقوت نکالتے ہیں وہ زمین کا ایک قطعہ خرید لیتے ہیں اور اسی میں ہر طریقے سے تلاش کرتے ہیں یاقوت کا پتھر سفید شاخدار ہوتا اور اس کے اندر یاقوت رہتا ہے۔ اس پتھر کو سنگ تراشوں کے پاس لے جاتے ہیں وہ اسے تراشتے اور یاقوت اس کے جگر کے اندر سے نکال لیتے ہیں۔ گویا یاقوت اس کا جگر ہوتا ہے۔ بعض یاقوت سرخ بعض زرد بعض نیلا ہوتا ہے جسے نیلم بھی کہتے ہیں۔ یہاں دستور ہے کہ جو یاقوت مالیت میں سو فنم یعنی چھ طلائی دینار سے زیادہ ہو وہ راجہ کا ہوتا ہے اور راجہ اس کی قیمت دے کر خرید لیتا ہے اور اس سے کم قیمت کا مالک یاقوت اپنے پاس رکھتا ہے۔ سیلون کی عورتیں رنگ برنگ کے یاقوتی ہار گلے میں ڈالے رہتی ہیں۔ یہاں تک کہ ہاتھوں میں اس کی چوڑیاں اور پاؤں میں اسی کی پازیبیں پہنتی ہیں۔ راجہ کی لونڈی باندیاں حرمین چیریاں کی جالی (شبکہ) بنا کر سر پر رکھتی ہیں۔ سفید ہاتھی کے سر پر سات یاقوت مرغی کے انڈے سے بھی بڑے بڑے ہیں۔ راجہ ایری شکروتی کے پاس میں نے ایک یاقوت کی پیالی ہاتھ کی ہتھیلی کے برابر دیکھی جس میں روغن عود رکھا ہوا تھا۔ جب میں نے تعجب کیا تو اس نے فرمایا کہ ہمارے پاس اس سے بھی بڑے بڑے یاقوت ہیں۔

یاقوت کی نسبت جو فاضل مترجم اور کامل محقق نے اپنا خاص نوٹ دیا ہے وہ سب اس جگہ درج کردینے کے قابل ہے تاکہ مختلف محققوں کی رائے کا اندازہ ہو جائے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ یاقوت ایک معدنی نہایت قیمتی اور کئی رنگ کا پتھر یعنی جواہر ہوتا ہے۔ سرخ کو لعل اور چینی زرد و سفید کو پکھراج اور نیلے کو نیلم کہتے ہیں۔ اس میں جس کا

رنگ انار کے دانے کی مانند۔ چمک آگ کی سی بے داغ بے چرم ہو وہ سب سے اعلیٰ اور بہتر سمجھا جاتا ہے۔ سیلون، بدخشان برہما اور ملک برازیل واقع امریکا میں سب سے بہتر ہوتا ہے۔ الماس کے سوا اور تمام جواہرات سے یاقوت زیادہ سخت ہے۔ صاحب مخزن نے لکھا ہے کہ یاقوت گندگ اور خالص پارے کی آمیزش اور سردی کے اثر سے وجود پاتا ہے۔ ابوالفضل نے آئین اکبری میں ایک تولہ چار ماشہ گیارہ رتی یاقوت کی قیمت پچاس ہزار روپے قرار دی ہے۔ پہلے سیلون میں راجہ کے ملازموں اور خاص ٹھیکیداروں کے سوا دوسرے شخص کو جواہرات تلاش کرنے کی اجازت نہ تھی۔ ہماری سرکار ابد پائدار کے زمانے میں کسی کی روک نہیں۔ جواہرات کی تلاش کا کام اکثر سنگھالی کرتے ہیں وہ دریاؤں کی تہہ میں جاڑے کے موسم میں اس کی تلاش شروع کرتے ہیں۔ اس کی تجارت زیادہ تر مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ چنانچہ رتن پورہ کے میلے میں وہ ہی تمام جواہرات خرید لیتے اور بعد ازاں جلا کر کے بیچتے اور فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ یاقوت کے حق میں یہ جزیرہ بہت مشہور ہے۔ حتیٰ کہ نویں صدی میں عربی مصنفوں اور محققوں نے اس کا نام ہی جزیرہ یاقوت رکھ دیا تھا۔ مارکو پولو نے لکھا ہے کہ قوبلا قاآن نے ایک بڑے یاقوت کی تعریف سن کر اپنا ایک سفیر سیلون میں بھیجا اور راجہ سے وہ یاقوت سب سے بڑا قیمتی زیادہ قیمت پر لینا چاہا بلکہ یہاں تک اجازت دی کہ اسے منہ مانگی قیمت دی جائے اور یہ یاقوت لے لیا جائے لیکن راجہ ہی اس یاقوت کے دینے پر راضی نہ ہوا۔ جو سفیر سرخرو ہو کر جاتا۔ مارکو پولو اس یاقوت کی موٹائی بازو کے برابر اور لمبائی پونے دو انچ لکھتا ہے اور کہتا ہے کہ دنیا کے پردے پر کوئی یاقوت اتنا بڑا اب تک نہیں سنا گیا جا کہ دیکھنے میں آیا ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

یاقوت ۲:۔ ایک قسم کا پلاؤ جس کے چاول سرخ ہوتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

یاقوت احمر :۔ بہت سرخ پتھر والا یاقوت۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف :۔ سرخ قندیل پر یاقوت احمر ہیرا کھائے چراغاں کی قطار پر مہتاب پروانہ ہو جائے۔ (فسانۂ آزاد)

یاقوت جگری :۔ یاقوت جس کا رنگ جگر کا سا ہو۔ سرخ سیاہی مائل رنگ یاقوت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یاقوت رقم :۔ دنیا کا بے نظیر خوشنویس۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

روشن نازیہ عہد وش تھے یوں جیسے کبھی
لام الف لکھتا ہے اسلام کا یاقوت رقم	ذوق

قول فیصل :۔ ہندوستان میں خط نسخ جن باکمالوں کی جانب منسوب کیا جاتا ہے ان میں سب سے پہلے شخص یاقوت مستعصمی کے لقب سے مشہور ہیں جو یاقوت اول کہلاتے ہیں۔ ہمیں اس نام کا کوئی باکمال کاتب مستعصم باللہ کے عہد میں نہیں نظر آتا۔ کیا عجب کہ اس سے مراد عماد کاتب جو الملقب بہ فخر الکتاب، المتوفی ۵۹۷ھ ہو جس کی کتاب "خریدہ" مشہور ہے۔ اور جو پہلے ارض شام میں سلطان اتابک نور الدین زنگی کا اور اس کے بعد مصر میں سلطان صلاح الدین ایوبی فاتح بیت المقدس کا کاتب تھا۔ اس لیے کہ نسخ کا سب سے بڑا آخری خوشنویس وہی مانا جاتا ہے اس کے بعد سلطان اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں محمد عارف نام، خط نسخ کے ایک بڑے باکمال پیدا ہوئے جن کو یاقوت رقم ثانی کا خطاب دیا گیا۔ عموماً کہا جاتا ہے کہ انھوں نے خط نسخ کی نئی شان ایجاد کی اور بہ مقابل سابق کے اسے زیادہ خوبصورت بنا دیا یہاں تک کہ نسخ کے اساتذۂ لکھنؤ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے کمال کا ساری دنیائے اسلام نے اعتراف کر لیا۔ اس کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ یاقوت رقم ثانی کو ہندوستان میں چاہے جیسی فوقیت حاصل ہو گئی ہو۔ بجز ان ممالک میں جہاں کا قومی خط۔ خط نسخ اور قومی مادری زبان، زبان عرب ہے۔ لوگ یاقوت رقم کا نام بھی نہیں جانتے اور نہ ان کی شان کے پیرو ہیں۔
(گذشتہ لکھنؤ صفحہ ۱۰۳" از عبدالحلیم شرر)

یاقوت رمانی :۔ ایک عمدہ قسم کا نہایت سرخ رنگ کا یاقوت جو قندھاری انار کے دانے سے مشابہ ہو۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :۔ کسی کے ساتھ بہت سرخ رنگ والے یاقوت کو تشبیہ دیتے ہوئے یاقوت رنگ کہتے ہیں۔ جیسے یاقوت رنگ نہایت شوخ و شنگ کنیز مردارید۔ (طلسم ہوشربا)

یاقوت لب :۔ محبوب کے لبوں کی صفت میں بولتے ہیں۔ محبوب بہ سرخ لب۔ فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

یاقوتی ۱:۔ یاقوت سے نسبت رکھنے والا۔ فارسی رائج۔

یاقوتی ۲:۔ ایک قسم کی نہایت مقوی معجون جس کا جزو اعظم یاقوت ہوتا ہے۔ فارسی مونث اطبا کی اصطلاح۔

بوسہ اس لب کا ہے قوت بخش روح ناتواں
ایسی یاقوتی میسر ہو تو کھانا چاہیئے	آتش

یا کسی کو کر رکھے یا کسی کا ہو رہے :۔ یا تو خود کسی کو اپنا بنا لے یا آپ اس کا مطیع و فرماں بردار ہو جائے۔ اردو مقولہ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تمھارے صاحبزادے کا بھی عجب مزاج ہے ان سے کسی سے نہیں بنتی میں نے کہا کہ میاں یوں زندگی نہیں گزارتے سب سے مل کر چلنا چاہیئے یا کسی کو کر رکھے یا کسی کا ہو رہے۔

یاکھائے گھوڑا یاکھائے روڑا:۔ گھوڑے اور عمارت میں بڑا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل:۔ اب یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

یال:۔ گردن گلا۔ فارسی مونث۔ (نوراللغات)

قول فیصل:۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یال۲:۔ گھوڑے کی گردن اور گدی کے بڑے بڑے بال۔ ایال۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

یال اس کی جو بکھری نظر آتی تھی ہوا میں
گویا کہ پری بال سکھاتی تھی ہوا میں — مونس

جھک کر فرس کی یال پکڑ لی سوار نے
سینہ زمیں پہ ٹیک دیا راہوار نے — تعشق

قول فیصل:۔ اردو میں عوام اس جگہ ایال بولتے ہیں جو اردو ہے۔

یا لڑے سوُر یا لڑے اَن بھول:۔ یا بہادر آدمی لڑتا ہے یا بے وقوف۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یا مرے اللہ:۔ حیرت اور تعجب کے مقام پر۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

بادہ کشی سے ایسی توبہ
یا مرے اللہ میری توبہ — داغ

یا موجود:۔ فقیروں کی صدا۔ عربی الفاظ۔ مذکر، متروک۔

اثر کے کاسہ سے عرش سے ہوا موجود
فقیر مست نے جس دم کہا کہ یا موجود — سحر

یاں:۔ یہاں کا مخفف اس جگہ۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہوا یاں سے ظاہر کمال رسولؐ
کہ بہتر ہوئی سب سے آل رسولؐ — میر حسن

یاں چھپ سے ہاتھ اس کی کلائی پہ چل گیا
دست نجس میں گرز نہ ٹھہرا نکل گیا — تعشق

؎ واں تیرے گھر بسنت ہے یاں میرے گھر بسنت — مومن

قول فیصل:۔ صاحب نوراللغات نے لکھا ہے کہ "اب فصحائے لکھنؤ نے یاں ترک کر دیا ہے لیکن فصحائے دہلی جائز رکھتے ہیں۔"

ایسا نہیں ہے فصحائے لکھنؤ نظماً اور نثراً اور عام بول چال میں پہلے بھی استعمال کرتے تھے اور اب بھی استعمال کرتے ہیں۔ اس لفظ کے مقابل کے لیے "واں" بولتے تھے اور بولتے ہیں اتنا ضرور ہے کہ نسبت پہلے کے "یاں اور واں" کا استعمال کسی قدر کم ہے۔

یا وحشت:۔ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی شخص بے تکی باتیں یا بے تکا فعل کرے۔

فقرہ:۔ تم کیا کہتے کہتے کیا کہنے لگے یا وحشت۔ (نوراللغات)

قول فیصل:۔ یہ صرف عوام کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔ اس محل پر یا وحشت تیرا سہارا بول دیتے تھے۔ اب شاید ہی کوئی بول دیتا ہو۔ اور سہارا کی جگہ آسرا بھی کہتے تھے۔

یاوَر:۔ آپ کا نام نامی نواب سید یاور حسین خاں عرف کلو نواب، یاور تخلص، ابن نواب سید مہدی نواب نصرتی ابن نواب سید فرزند علی خاں ابن سید مہدی علی خاں مہدی (تلمیذ حضرت راسخ عظیم آبادی) ابن میر عبداللہ رضوی مورث اعلیٰ خاندان نوابین گزری پٹنہ۔

اس خانوادہ کے مورث اعلیٰ اصلاً نیشا پور (ایران) سے دہلی اور دہلی سے کڑا مانکپور (ضلع الٰہ آباد) ہوتے ہوئے ۱۷۸۶ء میں پٹنہ عظیم آباد آکر آباد ہوئے۔ میر عبداللہ موصوف کی تیسری پشت سے نوابی چلی جبکہ سرکار برطانیہ سے اس خاندان کے تین چار افراد کو یکے بعد دیگرے خطاب نواب عطا ہوا۔

نواب یاور حسین خاں یاور ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۸۸۳ء میں یہیں پیدا ہوئے اور ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۶ء میں بعالم جوانی انتقال فرما گئے۔ آپ نہایت خلیق، حسین، شجاع اور جامہ زیب تھے۔ نظر بد سے محفوظ رہنے کے خیال سے بزرگوں نے عرف نام کلو نواب رکھ دیا تھا۔ آپ کو سب سے زیادہ شوق شکار کا تھا۔ اس فن میں ملکہ حاصل تھا۔ صوبۂ بہار و بنگال کے بڑے بڑے شکاری آپ کا لوہا مانتے تھے اور آپ کے سچے اور پکے نشانے کے معترف و مداح تھے۔

لوگوں پر آپ کے حسن اخلاق کا سکہ جما ہوا تھا اور آپ کی سخاوت مشہور و معروف تھی۔ عوام الناس میں آپ کی شجاعت اور خلق اللہ کی خدمت کے چرچے تھے۔ شاید اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ آپ کے انتقال کی خبر معلوم ہوتے ہی آپ ہی آپ شہر کی ایک ایک چھوٹی بڑی دوکانیں بند ہو گئیں اور خلائق سوگ میں ڈوبی ہوئی تشایعت جنازہ کے لیے ٹوٹ پڑی۔ بازار میں ہو کا عالم ہو گیا اور شہر سونا اور ویران۔ بلا امتیاز مذہب و قوم بے شمار آدمی شریک جنازہ تھے۔ کئی گھنٹوں تک شاہراہ میں کسی سواری کے گزرنے کی گنجائش نہ تھی۔ یوں تو ہر شخص رنجیدہ ملول تھا اور کتنے تو پھوٹ پھوٹ کے رو رہے تھے مگر خاص طور پر شریف برقع پوش بیواؤں اور یتیم بچوں کا ہجوم سر و سینہ پیٹتا ہوا ساتھ تھا۔ ان بیوؤں اور بیواؤں کو گھر بیٹھے پوشیدہ طور پر نواب صاحب مرحوم ماہانہ وظیفے دیا کرتے تھے تاکہ وہ باعزت گزر بسر کریں۔ عوام الناس میں آپ کی مقبولیت کا زندہ ثبوت یہ ہے کہ ۶۵ سال بعد آج بھی پٹنہ کے بڑے بوڑھے انھیں یاد کر کے آبدیدہ ہو جاتے ہیں۔

خلق اللہ کی خدمت کے بعد اگر شوق تھا تو شکار اور مرغ بازی کا اور پھر یوں ہی منھ کا مزہ بدلنے کے لیے کچھ شعر و سخن کا۔ جناب یاور، کوئی صاحب دیوان یا چوٹی کے شاعر تو نہ تھے لیکن بہرحال منے صاحب کی لکھنوی مرحوم (نبیرۂ خدائے سخن حضرت انیس)، کے شاگرد

تھے۔ کلام کی خوبی کا اندازہ درج ذیل چند اشعار سے لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت ذکی ۱۸۸۱ء سے ۱۹۱۶ء تک مسلسل پٹنہ میں قیام فرما رہے تھے۔ نمونۂ نواب صاحب مرحوم کی مختلف غزلوں کے پانچ متفرق اشعار پیش کئے جاتے ہیں ؎

۱۔ دل تڑپ جاتا ہے یوں پھوٹ کے رویا نہ کرو
آبلو تم کو سرِ خارِ مغیلاں کی قسم

۲۔ دل پہ اک بیداد بھی ہے محنت برباد بھی
کتنی بے تاثیر ہے یاور تری فریاد بھی

۳۔ آہ وفغاں میں ہائے کٹی ساری زندگی
بلبل غریب کو قفس و آشیانہ کیا؟

۴۔ صد شکر کہ باقی زیست کے دن کاٹیں گے بڑے آرام سے ہم
الزام محبت لے کے بچے دنیا کے ہر اک الزام سے ہم

۵۔ صنم خدا نہ سہی بت سہی بہ فرضِ محال
نہ پوجو اس کو مگر کچھ تو احترام کرو

ان کے فرزند سید غضنفر نواب دانش عظیم آبادی دو حیثیتوں سے متعارف ہیں۔ آپ درجنوں سماجی اور قومی اداروں کے ملک بھر میں مختلف ممتاز عہدوں پر فائز ہوئے بہار شیعہ کانفرنس اور انجمن ترقی اردو بہار کے صدر رہ چکے ہیں۔ انجمن وظیفۂ سادات و مومنین جیسے بے مثل ادارہ کے جنرل سکریٹری تھے اور اب اس کی مجلس انتظامیہ کے دوامی ممبر ہوتے ہوئے اس کے رکن رکین سمجھے جاتے ہیں۔

دانش صاحب کو بھی ذوقِ شعر گوئی فطرتاً اور وراثتاً ملا ہے۔ کلام کے چار مجموعے اب تک شائع ہو چکے ہیں۔ ۱۹۴۰ء میں "عقدِ پرویں" ۱۹۵۴ء میں "پرواز" ۱۹۷۵ء "سازِ آواز" اور ۱۹۷۹ء میں مثنوی "اشکِ غم" دنیائے ادب سے خراجِ تحسین حاصل کر چکے۔ آپ کا دیوان بھی (ردیف وار) تیار ہے۔ دیکھئے کب منظرِ عام پر آتا ہے؟

بہار اردو اکیڈمی نے آپ کی ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے دو مرتبہ آپ کو گراں قدر نقد انعامات سے نوازا ہے۔"

یاوَر:۔ (بفتحِ واو) مددگار۔ حمایتی۔ دوست۔ جاں نثار۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

یاد کس کو ہے ذکی اس کے حریمِ ناز میں
بخت یاور ہو اگر پابوسِ درباں کیجئے — ذکی

قولِ فیصل:۔ یاور و انصار کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔ اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

زینب نے عرض کی کہ شہ آسماں مقام
اٹھے تمام یاور و انصارِ نیک نام — مؤلف

زمانے کی سختی سے گھبرائیں کیوں
خدا اپنا یاور ہے ہر حال میں — منیر

یاوری:۔ مدد۔ دستگیری۔ سہارا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ابھی تو میں کچھ نہیں کہتا اگر مقدر نے یاوری کی اور میرا روپیہ مجھ کو مل گیا تو پانچواں حصہ یتیم خانے کو ضرور دوں گا۔

قولِ فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی یہ بھی لکھے کہ "باطنی امداد جو خدا کی طرف سے ہو" یہ عام طور سے زبانوں نہیں ہے۔

یاوَہ:۔ (بفتحِ واو) بیہودہ۔ لغو۔ نامعقول۔ بے معنی۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ تنہا زبانوں پر نہیں ہے یاوہ گو اور یاوہ گوئی کی ترکیب کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقہ عام طور سے بولتا ہے۔

یاوہ سرا:۔ بیہودہ بکنے والا۔ نامعقول۔ فارسی۔ صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ یاوہ سرا کوئی نہیں بولتا یاوہ گو اور یاوہ گوئی کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

یاوہ گفتار:۔ بیہودہ باتیں کرنے والا۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل:۔ یاوہ بمعنی بیہودہ و ہذیان و فحش و دشنام۔ گفتار گفتن کا حاصل مصدر۔

یاوہ گو:۔ نامعقول۔ بیہودہ بکنے والا۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یاوہ گوئی:۔ بیہودہ گوئی۔ بکواس۔ دون کی ہانکنا۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ پیغمبر اکرم نے اس کی یاوہ گوئی کی بنا پر اُسے مدینے سے نکل جانے کا حکم دیا چنانچہ وہ اسلام سے منحرف ہو کر مکہ میں آ گیا۔ (سیرت امیر المومنین)

یاہُو ۱:۔ خدائے تعالیٰ کا اسم ذات۔ اے خدائے تعالیٰ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ خدائے تعالیٰ کا اسم ذات نہیں ہے بلکہ یا حرفِ ندا ہے اور ہُو ضمیر غائب ہے جو خدا کی طرف راجع ہوتی ہے۔ فقرا، صوفیانِ کرام اور مجذوب یاہُو کہہ کے خدا مراد لیتے تھے اور مسلسل کہہ کے دم بھرا کرتے تھے یہ ایک قسم کی خدا کی یاد ہوتی تھی۔

یاہُو ۲:۔ ایک قسم کا سفید رنگ کبوتر جس کے منھ سے یاہو کی آواز نکلتی ہے۔ عربی مذکر، قریب بہ متروک۔

حق ہو جو بات کرے ذکر اسی کا قاصد
نامہ بر میرا کبوتر ہو تو یاہو ہو جائے — مغفور

فاختہ ہی نہیں کچھ دیتی ہے کوکو کی صدا
ہے کبوتر کی بھی آواز میں یاہو کی صدا — ناظم

قولِ فیصل:۔ اس قسم کے کبوتر ضرور ہوتے تھے اور اب بھی کسی کے ساتھ ہیں اور انھیں کی ایک قسم غفور یا بھی ہے جب دم بھرتا ہے تو گویا غفور کی آواز اس کے گلے سے آتی ہے۔ لیکن یاہو سفید کبوتر کا نام نہیں ہوتا سفید کبوتر

کے گلے سے یا ہو کی صدا تو ضرور آتی ہے لیکن غفوریا ایک کبوتر کی قسم ہے اور اس کا نام بھی ہے۔ جیسے تم تو نخاس برابر جاتے رہتے ہو اگر غفوریے کا کوئی جوڑا آجائے تو ضرور میرے لیے خرید لینا۔ اس محل پر یا ہو نہیں بولیں گے۔ اس کبوتر کا کوئی خاص رنگ نہیں ہے۔ سفید بھی ہوتا ہے اور کالا بھی۔

یائے تحتانی :۔ زمانہ شیخ ناسخ و خواجہ آتش تک الفاظ عربی و فارسی کے آخر کی یائے تحتانی کو بغیر الف وصل گرا دینا جائز تھا۔ مونث۔

قمری ہے ترے گھر کے گرد اُسے سرو
دوسرا طوق حلقہ ہے در کا ناسخ

خونریزی جس قدر ہو کہ اس سے عجب نہیں
آتش فراق یار پدر ہے یزید کا آتش

قمری اور خونریزی کی ی گر گئی لیکن اب اکثر فصحا اس یائے معروف کے سقوط سے احتراز کرتے ہیں۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اکثر و بیشتر اساتذۂ لکھنؤ اور دہلی نے فارسی یا عربی لفظ کے آخر کی یا گرائی ہے اور اس کو جائز سمجھتے تھے۔ اس میں غزل گو اور مرثیہ گو دونوں کا نظریہ ایک رہا بلکہ یا کے علاوہ فارسی اور عربی کے واؤ کو بھی گرایا ہے جیسے

ع۔ بانو کہتی تھیں مقتل میں رو کر

اور تنہا کے الف کو بھی گرایا۔ بے سوائے خاندان حضرت عشق و تعشق کے کہ اس خاندان نے ان اصلی حروف کو یعنی واؤ الف اور یا کے گرنے کو مطلقاً ناجائز سمجھا حضرت انیس ہوں یا حضرت دبیر ان کا کلام ان حروف کے گرائے جانے سے بھرا پڑا ہے۔ جیسے حضرت انیس کہتے ہیں کہ

تنہائی میں آہ کون ہوئے گا انیس

تنہائی کی یا کو گرا دیا ان حضرات نے خود جائز سمجھتے ہوئے ان حروف کو گرایا ہے اور اس مسئلے میں فارسی والوں کی تقلید نہیں کی۔ حضرت عشق کا پورا کلام ان چیزوں سے پاک و صاف ہے۔ صرف پیارے صاحب رشید نے حضرت عشق کے انتقال کے بعد جو مرثیہ کہا ہے اس میں ایک جگہ سقائی کی یا کو نانا انیس کی تقلید کرتے ہوئے گرایا ہے جیسے۔ ع پانی کا ہو جو قصد تو سقائی کیجیو۔

اس احتیاط کا سلسلہ اور حروف اصلی کا نہ گرانا خاندان عشق و تعشق میں رشید حمید اور جناب ادیب اور ان کے فرزند جناب مودب تک باقی رہا اور اس کی پابندی مؤلف لغت نے بھی عمر بھر کی۔

اور اسی یا کو عوام اور بچے چھوٹی یا بھی کہتے ہیں۔

صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "عربی و فارسی کے آخر کی یائے تحتانی کو بغیر الف وصل گرا دینا جائز تھا" جس کو انھوں نے الف لکھا ہے وہ در اصل الف نہیں ہمزہ ہے کیوں کہ جو یا کے گرنے کو بچائے گا وہ متحرک ضرور ہوگا اور الف کبھی متحرک نہیں ہوتا اور ہمزہ ہمیشہ متحرک ہوتا ہے اصلی کا الف ہمزہ ہے اور تنہا کا الف الف ہے۔

یائے مجہول :۔ جو کھینچ کر اور اعلان کے ساتھ نہ پڑھی جائے۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ میاں تمھیں مثال دے کر سمجھائے دیتا ہوں کریز گریز اور پرہیز ان سب کی یا یائے مجہول ہے اور اس کے ماقبل ہمیشہ کسرہ یعنی زیر ہی ہوتا ہے۔

یائے معروف :۔ وہ ی جو واضح طور سے اور اعلان کے ساتھ پڑھی جائے۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ میں کئی بار آپ کو بتا چکا ہوں کہ یائے معروف کیا ہے میاں تیر۔ نقیر اور حقیر وغیرہم کی یا یائے معروف کہلاتی ہے اور ہمیشہ اس کے ماقبل کسرہ ہی ہوتا ہے۔

یائے معکوس :۔ بڑی۔ یے۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے یائے معکوس زبانوں پر نہیں ہے بلکہ بڑی یا زبانوں پر ہے۔ جیسے اکیلے دو کیلے کی یا۔ اور میرے اور تیرے کی یا۔

یائے نسبتی :۔ وہ یا جو کسی چیز کی طرف نسبت کا سبب ہو۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میں تمھیں کتنی مرتبہ سمجھا چکا ہوں کہ لکھنوی کی یا ملیح آبادی کی یا وغیرہ وغیرہ یہ یائے نسبتی کہلاتی ہے۔ آیندہ یاد رکھنا۔

یُبس :۔ (بالضم) سوکھا پن۔ خشکی۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہے شکایت قبض کی کھانا مجھے بھاتا نہیں
لاکھ نسخہ پی چکی ہوں یُبس پر جاتا نہیں جان صاحب

محل صرف :۔ کھانسی نے گھیرا۔ صحت نے منھ پھیرا، خرابی نے صورت دکھائی یُبس ایسا ہوا کہ کئی دن نیند نہ آئی۔

(انشائے سرور)

یُبوسَت :۔ (بضم اول و فتح چہارم) خشکی، سوکھا پن، رطوبت کی ضد۔ عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خشکی سے ان دنوں ہے یہ حالت دماغ کی
بڑھتی ہے روز روز یبوست دماغ کی سعید

جب آہ میں رگیں اشک نکلے قبول
یُبوست گئی تو رطوبت ہوئی قبول

یَتامیٰ :۔ بہت سے یتیم۔ عربی، جمع، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :۔ یتیم کی جمع ایتام بھی ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

یَتیم :۔ وہ نابالغ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو۔ عربی صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

ع۔ بٹھلا دیا یتیم کو بالائے فرشِ خاک۔ تعشق

قول فیصل :۔ صاحب نور اللغات نے یہ معنی بھی لکھے ہیں
" وہ کمسن بچہ جس کے ماں باپ دونوں مرگئے ہوں"۔
درانحالیکہ صرف باپ مرے تو یتیم کہتے ہیں اور صرف ماں مرے
تو یسیر کہتے ہیں ہاں اگر ماں باپ دونوں مرجائیں تو باپ
کے اعتبار سے یتیم ہی کہیں گے۔ اس کی عربی جمع ایتام
اور فارسی جمع یتیمان ہے۔

کیا یہی انصاف ہے دنیا ہو سرگرم نشاط
اور یتیمان ستم کش کو بھلائے صبح عید عزیز لکھنوی

اور اگر کسی نابالغ لڑکی کا باپ مرجائے تو تعلیم یافتہ طبقہ یتیمہ
کہے گا اور عام طور سے اس کو بھی یتیم کہہ دیتے ہیں۔

یتیم :۔ نہایت قیمتی جواہر۔ بڑا موتی۔ جو بے نظیر ہو۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ تنہا نہیں بولتے یہ دُر کی صفت ہے عام طور
سے بضم اول و تشدید راز بانوں پر ہے۔ جس کے معنی وہ
موتی جو بے نظیر ہو اور جس کی مثال مشکل ہو۔

نبیؐ کون یعنی رسول کریم
نبوت کے دریا کا درِ یتیم میر حسن

یتیم الطرفین :۔ وہ کمسن بچہ جس کے ماں باپ دونوں
مرگئے ہوں۔ عربی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔
اس طرح زبانوں پر ہے۔ جیسے یہ بچہ بڑا بھولا ہے بدقسمتی
سے باپ بھی مرگیا اور ماں بھی مرگئی یہ یتیم بھی ہے اور یسیر
بھی ہے۔

یتیم خانہ :۔ وہ عمارت یا وہ جگہ جس میں یتیم بچے
رکھے جاتے ہیں۔ فارسی۔ مذکر۔ رائج۔

محل صرف :۔ تم نے بچے کا عقیقہ کیا ہے مناسب سمجھو تو
بکرے کی کھال یتیم خانے بھجوا کے رسید منگوالو۔

قول فیصل :۔ مسلمانوں میں شیعہ اپنے یتیم خانے کو یتیم خانہ
کہتے ہیں اور اہل سنت حضرات زیادہ تر یتیم خانے کو
دار الیتامیٰ کہتے ہیں۔ اس ادارے کی کمیٹی کی شکل ہوتی ہے
کمیٹی اپنی قوم کے یتیموں کو رکھ لیتی ہے اور تمام قوم والے
چندہ بھیجتے ہیں سکریٹری صاحب ملازمین کی تنخواہیں اور بچوں
کے کھانے اور کپڑے کا انتظام کرتے ہیں۔ اور بچوں کی تعلیم و
تربیت کا انتظام کرتے ہیں۔ بچہ جب اٹھارہ سال کا ہوجاتا
ہے تو اس کا نام خارج کردیتے ہیں اور اگر بیرون شہر کا ہو
تو اُسے وطن بھجوادیتے ہیں۔

یتیمی :۔ بے پدری۔ بے باپ کا ہونا۔ فارسی۔ مؤنث۔
فصیح۔ رائج۔

محل صرف :۔ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ بچے کی یتیمی پر
رحم نہیں کھاتے اور اس کا پیسہ جو یقیناً ان کے لئے حرام ہے
صرف میں لاتے ہیں۔

یثرب :۔ (بفتح اول و کسر سوم) مدینہ منورہ۔ عربی۔
مذکر۔ رائج۔

یثرب سے کربلا کے مسافر قریب ہیں
لٹ کے پھرے وطن کو عجب بے نصیب ہیں تعشق

قول فیصل :۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ "قدیم نام
مدینہ منورہ تھا اب طیبہ زیادہ استعمال میں ہے"۔ ایسا
نہیں ہے۔ اہلسنت حضرات زیادہ تر مدینہ طیبہ کہتے ہیں
لیکن شیعہ حضرات عام طور سے مدینہ منورہ ہی بولتے ہیں۔

یحییٰؑ :۔ حضرت زکریا کے فرزند کا نام۔ عربی مذکر رائج۔

قول فیصل :۔ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے "جس وقت
کو زکریا نے مریم کے پاس نعمت آسمانی دیکھی اپنے پروردگار
سے دعا کی پس کہا خداوندا مجھے اپنی جانب سے علاوہ
اپنی نعمتہائے خاص کے ایک ذریت اور نسل طیب و پاکیزہ
عطا کر۔ بدرستیکہ تو دعا کا سننے والا ہے اور اس کا قبول
کرنے والا ہے۔" پس فرشتوں نے ان کو ندا دی در
حالیکہ وہ کھڑے تھے اور محراب میں نماز پڑھ رہے
تھے۔ بدرستیکہ خدا تم کو یحییٰؑ کی بشارت دیتا ہے جو کلمہ
خدا کا تصدیق کرنے والا ہوگا اور سید و بزرگ ہوگا
علم و عبادت و اخلاق پسندیدہ میں اور اپنے نفس کو شہوات
سے باز رکھنے والا ہوگا" زکریا نے کہا کیونکر میرے
یہاں فرزند ہوگا حالاں کہ پیری مجھ کو لاحق ہوئی ہے اور
زوجہ عاقر ہے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ایسا ہی ہے خدا جو
چاہتا ہے کرتا ہے کہا خدایا زمان تولد فرزند کی کوئی
علامت میرے لئے مقرر کر۔ خدا نے فرمایا تمہاری علامت
یہ ہے کہ تین دن لوگوں سے کلام نہ کرسکو گے۔ مگر اشارے
سے اور ان تینوں دنوں میں صبح و شام اپنے پروردگار
کا بہت ذکر کرو اور تسبیح کرو۔ جناب زکریا نے یہی کیا
خدا نے ان کو فرزند یحییٰ عطا کیا اور یحییٰ کو بڑے کمال بہونچا کر
ان پر وحی نازل فرمائی کہ اے یحییٰ کتاب یعنی توریت
کو بقوت روحانی تو جو ہم نے تم کو عطا کی ہے اور اس پر
عمل کر۔ اور ہم نے ان کو حکم و پیغمبری عطا کی جب کہ وہ
طفل تھے منقول ہے کہ اطفال حضرت یحییٰ کو لہو و لعب
کے لئے بلاتے تھے اور وہ ان کو جواب دیتے تھے کہ
میں لہو و لعب کے لئے مخلوق نہیں ہوا ہوں۔

حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام
سے منقول ہے کہ جس طرح حضرت یحییٰ سے پہلے کوئی شخص
ان کے نام سے موسوم نہ ہوا اسی طرح حضرت امام حسینؑ کے
نام سے بھی آنحضرت کے پیشتر کوئی موسوم نہ ہوا تھا۔

حضرت یحییٰ اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی مدت
حمل صرف چھ مہینے ہے۔ آپ کی ماں کا نام کلثوم تھا۔

حضرت رسول خدا سے منقول ہے کہ حضرت یحییٰ کا زہد
اس قدر تھا کہ ایک روز بیت المقدس میں آئے وہاں
عابدوں رہبانوں اور احباروں کو دیکھا کہ بالوں کا بنا ہوا
پیراہن پہنے ہیں۔ اور کلاہ پشمی سر پر رکھے ہیں اور اپنی
گردنیں زنجیروں سے ستون مسجد میں باندھے ہوئے
ہیں۔ جب اس گروہ کو دیکھا اپنی ماں کے پاس آئے اور

کہا اے مادر مہربان میرے لیے بھی ایک بالوں کا پیراہن اور ایک کلاہ پشمی تیار کرو کہ بیت المقدس میں جا کر عابدوں اور رہبانوں کے ساتھ خدا کی عبادت کروں۔ ان کی ماں نے کہا تامل کرو کہ تمھارے باپ پیغمبر خدا آئیں اور ان سے مشورہ کرلوں۔ جب حضرت زکریاؑ آئے یحییٰؑ نے جو کہا تھا وہ بیان کیا۔ زکریاؑ نے فرمایا اے فرزند کس لئے یہ ارادہ کرتے ہو تم ابھی طفل خرد سال ہو۔ یحییٰؑ نے کہا اے پدر بزرگوار کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جو مجھ سے خرد سال تھے انھوں نے مرگ کا مزہ چکھا ہے فرمایا ہاں اور ان کی ماں سے کہا جو یحییٰؑ کہتے ہیں اس کے مطابق عمل کرو۔ پیراہن وکلاہ تیار ہوا۔ یحییٰؑ اس کو پہن کر بیت المقدس میں گئے اور عبادت خدا میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ بالوں کے پیراہن نے آپ کے بدن کو مجروح کر دیا۔ ایک روز اپنے بدن کو دیکھا کہ نہایت لاغر ہو گیا ہے پس رونے لگے۔ خطاب الٰہی پہونچا اے یحییٰؑ! کیا تم اس لئے گریہ کرتے ہو کہ تمھارا بدن لاغر ہو گیا ہے۔ اپنے عزت وجلال کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر ایک نظر جہنم کی طرف کروگے تو بے شک بعوض پلاس کے پیراہن آہن پہنوگے یحییٰؑ نے رونا شروع کیا یہاں تک کہ کثرت گریہ کے سبب ان کا چہرہ اس قدر مجروح ہوا کہ دانت ان کے ظاہر ہو گئے۔ جب یہ خبر ان کی ماں کو معلوم ہوئی زکریاؑ کو ساتھ لے کر ان کے پاس آئیں۔ عباد بنی اسرائیل بھی ان کے گرد جمع ہوئے اور ان سے کہا کہ تمھارا چہرہ ایسا مجروح و کاہیدہ کیوں ہو گیا ہے۔ جواب دیا مجھ کو اس کی خبر نہیں۔ زکریاؑ نے فرمایا اے فرزند کیوں اس طرح گریہ کرتے ہو۔ جواب دیا اے پدر تم نے مجھ کو حکم دیا اور بیان کیا کہ بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک عقبہ ہے اس پر سے گزر نہیں کرتے مگر وہی لوگ جو خوف الٰہی سے بہت گریہ کرتے ہیں۔ فرمایا ہاں میں نے ایسا ہی کہا تھا۔

تم خدا کی بندگی میں کوشش کرو اس لئے کہ تم کو دوسرے امر پر مامور کیا ہے۔ بعد اس کے ان کی ماں نے ان سے کہا اے فرزند اجازت دیتے ہو کہ دو ٹکڑے نمدے کے بنا دوں اور تم ان کو دونوں طرف اپنے منھ پر رکھو تاکہ تمھارے دانت بھی پوشیدہ ہوں اور آب چشم کو بھی جذب کرے کہا آپ کو اختیار ہے۔ ان کی ماں نے دو ٹکڑے نمدے کے ان کے منھ پر رکھے تھوڑی دیر میں آنسوؤں میں وہ نمدے کے ٹکڑے اس قدر تر ہو گئے کہ جب ان کو نچوڑا پانی انگلیوں سے ٹپکنے لگا۔

جس وقت حضرت زکریا چاہتے تھے کہ بنی اسرائیل کو وعظ و نصیحت کریں داہنے بائیں نظر کرتے تھے اگر یحییٰؑ موجود ہوتے بہشت و دوزخ نام نہ لیتے ایک روز یحییٰؑ حاضر نہ تھے اور زکریاؑ نے وعظ شروع کیا۔ یحییٰؑ اپنا سر اور منھ عبا میں چھپا کر لوگوں میں آکر بیٹھ گئے۔ حضرت زکریاؑ نے ان کو نہ دیکھا اور فرمایا کہ میرے حبیب جبرئیل نے مجھ کو خبر دی ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جہنم میں ایک پہاڑ ہے جس کو سکران کہتے ہیں اس پہاڑ کے دامن میں ایک جنگل ہے جس کو غضبان کہتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ غضب الٰہی سے افروختہ ہوا ہے۔ اس جنگل میں ایک کنواں ہے جس کا عمق سو برس کا ہے۔ اس کنویں میں کئی تابوت آتش ہیں ان تابوتوں میں صندوق ولباس اور طوق زنجیر آتش بھری ہیں۔ جب یحییٰؑ نے یہ سنا اپنا سر اٹھایا اور فریاد کی واغفلتاہ ہم کس قدر سکران سے غافل ہیں۔ یہ کہہ کر اٹھے اور بے تابانہ بیابان کی طرف چلے۔ حضرت زکریاؑ مجلس سے اٹھ کر مادر یحییٰ پاس آئے اور کہا اپنے فرزند کو تلاش کرو میں ڈرتا ہوں کہ پھر تم اس کو نہ دیکھوگی مگر بعد اس کی مرگ کے۔ مادر یحییٰؑ ان کی تلاش میں بیرون شہر گئیں۔ ایک جماعت کا بنی اسرائیل کی طرف گزر ہوا۔ ان لوگوں نے پوچھا اے مادر یحییٰؑ کہاں جاتی ہو؟ کہا یحییٰؑ کو ڈھونڈھنے جاتی ہوں۔ آتش جہنم کا نام

سن کر بیابان کی طرف چلے گئے ہیں۔ یہ کہہ کر وہاں سے روانہ ہوئیں یہاں تک کہ ایک چوبان کے پاس پہنچیں اس سے پوچھا تو نے کسی جوان کو اس صفت و حالت میں دیکھا ہے۔ کہا کیا تم یحییٰؑ کو ڈھونڈھتی ہو۔ جواب دیا ہاں۔ جواب دیا میں نے ابھی ان کو ایک عقبہ میں دیکھا ہے۔ ان کے پاؤں آنسوؤں میں غرق تھے۔ اور آسمان کی طرف سر اٹھائے کہتے تھے اے مولا میرے تیرے عزت وجلال کی قسم ہے کہ آب سرد نہ پیوں گا جب تک اپنی منزلت و مقام کو تیری درگاہ میں نہ دیکھوں۔ جب مادر یحییٰؑ وہاں گئیں اور ان کو اس حال میں دیکھا۔ نزدیک جا کر ان کا سر اپنے سینے سے لگایا اور خدا کی قسم دے کر کہا گھر چلو۔ حضرت یحییٰؑ اپنی ماں کے ہمراہ گھر آئے۔ ماں نے ان سے کہا اے فرزند میں یہ چاہتی ہوں کہ بالوں کا پیراہن اتار کر پیراہن ریشم پہنو اس لئے کہ وہ کچھ نرم ہوتا ہے۔ یحییٰؑ نے قبول کیا اور پیراہن ریشم پہنا۔ ماں نے ان کے لیے غذائے عدس تیار کی۔ اس کو کھا کر سو رہے جب وقت نماز ہوا خواب میں ان کو ندا پہنچی اے یحییٰؑ کیا تم میرے گھر سے بہتر اپنے لئے گھر تلاش کرتے ہو یا میرے ہمسایہ سے بہتر اپنے لئے ہمسایہ چاہتے ہو۔ جب یہ ندا ان کے کان میں پہونچی خواب سے بیدار ہوئے اور کہا بار الٰہا میری لغزش سے درگذر کر تیرے عزت وجلال کی قسم کھاتا ہوں کہ بیت المقدس کے سایے کے سوا پھر کوئی سایہ طلب نہ کروں گا۔ بعد اس کے اپنی ماں سے کہا اے مادر پیراہن بالوں کا لاؤ۔ ماں نے پیراہن مو ان کو دیا مگر ان سے لپٹیں اور چاہا کہ جانے نہ دیں۔ زکریاؑ نے ان سے کہا مادر یحییٰؑ اس کو چھوڑ دو۔ اس کے دل سے پردہ اٹھا لیا گیا ہے اور وہ دنیا کے عیش سے منتفع نہ ہوگا۔ حضرت یحییٰؑ اٹھے اور پیراہن مو اور کلاہ پشم پہن کر بیت المقدس گئے اور وہاں رہبانوں و عابدوں کے ساتھ عبادت میں مصروف رہے تا اینکہ شہید ہوئے۔

حضرت یحییٰؑ کے زمانے میں ایک بادشاہ تھا جس کی بہت سی عورتیں تھیں۔ ایک زن زناکار سے جو دوسرے بادشاہ کی زوجہ تھی اس نے اس سے نکاح کیا تھا جب وہ بڑھیا ہوئی۔ بادشاہ سے کہا میری دختر جو دوسرے بادشاہ کے نطفے سے ہے۔ اس سے نکاح کر۔ بادشاہ نے کہا میں حضرت یحییٰؑ سے دریافت کرتا ہوں۔ اگر اجازت دیں گے نکاح کر دوں گا۔ بعد اس کے حضرت یحییٰؑ سے پوچھا مگر آپ نے اجازت نہ دی اور اس عورت نے اپنی دختر کو آراستہ کیا اور جبکہ بادشاہ مست تھا اس کو بادشاہ کے سامنے لے گئی اور اس کو سکھایا کہ حضرت یحییٰؑ کے قتل کی خواہش کرے۔ بادشاہ نے اس سبب سے حضرت یحییٰؑ کو شہید کیا۔ جب یحییٰؑ کا سر طشت میں کاٹا گیا ایک قطرہ خون بطہر کا زمین پر گرا اور جوش میں آیا۔ ہمیشہ وہ خون جوش کرتا رہا۔ یہاں تک کہ خدا نے بخت نصر کو ان پر مسلط کیا۔ اس وقت ایک بڑھیا اس کے پاس آئی اور وہ خون اس کو دکھا کر کہا یہ یحییٰؑ کا خون ہے جس روز سے کہ وہ شہید ہوئے ہیں آج تک جوش کرتا ہے۔ بخت نصر کے دل میں آیا کہ اس قدر بنی اسرائیل کو بالائے خون یحییٰ قتل کرے کہ اس کا جوش کرنا موقوف ہو۔ اس نے ایک سال میں ستر ہزار بنی اسرائیل کو بالائے خون یحییٰ قتل کیا اس وقت اس کا جوش کرنا موقوف ہوا۔ (حیات القلوب)

یحییٰ:۔ ابو علی بن خالد بن برمک ہارون رشید کے وزیر کا نام۔ عربی۔ رائج۔

قول فیصل:۔ صاحب گلدستہ دانش لکھتے ہیں کہ یحییٰ ابو علی بن خالد بن برمک وزیر ہارون رشید برمک ان کا دادا مجوسیوں میں سے ان کے معبد کا خادم اور ان لوگوں میں بہت معظم سمجھا جاتا تھا اس کا مسلمان ہونا معلوم نہیں ہوا مگر خالد مسلمان ہوئے یحییٰ ان کے بیٹے بڑے دانشمند و صاحب ہمت و تقویٰ و عالم و شاعر و مدبر تھے مہدی بن ابی جعفر منصور نے ہارون رشید اپنے بیٹے کو ان کے سپرد کیا جب ہارون خلیفہ ہوئے تو ان کا حق تربیت بہت سمجھتے تھے ان کو اپنا وزیر بلکہ تمام امور سلطنت کا متکفل کر دیا۔ اور کمال تعظیم سے ان کو اپنا باپ کہتے تھے۔ لیکن جب برامکہ پر ایک سبب سے غضب ہوا تو یحییٰ کو قید کر دیا یہاں تک کہ اسی قید میں ۳ محرم سنہ ۱۹۰ھ کو دفعتاً بغیر کسی مرض ظاہری کے ستر یا چوہتر برس کی عمر میں انتقال کیا۔ اور فرات کے کنارے مدفون ہوئے۔ ان کے کپڑوں میں ایک کاغذ ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا اس مضمون کا نکلا۔

"خصم نے پیش قدمی کی اور مدعا علیہ پیچھے ہے اور حاکم وہ عالم و عادل ہے کہ ہرگز ظلم نہیں کرتا اور شاہد و گواہ کی احتیاج نہیں رکھتا۔ ہارون رشید کو یہ مکتوب دیا گیا دن بھر روتا رہا اور مدت تک اس کا ملال اس کے چہرے سے ظاہر تھا۔ یحییٰ کو جود و سخاوت کی حکایتیں ابن خلکان وغیرہ نے بہت لکھے ہیں۔ اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ یحییٰ حضرت سفیان ثوری یا سفیان بن عیینہ کو ہزار درہم ماہوار نذر کیا کرتے تھے اور حضرت سفیان ان کے لیے سجدہ نماز میں اس مضمون کی عربی دعا کرتے تھے کہ یا خدا یحییٰ نے میرے دنیا کے کام میں بڑی پوری خبر گیری کی ہے تو اس کی آخرت میں پوری خبر گیری کرنا جب یحییٰ کا انتقال ہوا تو خواب میں بعضے صلحا نے یحییٰ سے پوچھا کہ کیا گزرا۔ یحییٰ نے کہا کہ سفیان کی دعا سے خدا نے میری مغفرت کر دی۔

یخ:۔ (بالفتح) ایک قسم کی برف۔ فارسی مونث۔

اس سرد مہر کے لب و دنداں سے ہے یقیں
سردی نے یخ جمائی ہے آب حیات میں — عاشق

(کنایتہ) صفت۔ نہایت سرد۔

(فقرہ) ہاتھ پاؤں یخ ہو گئے۔ برف اور یخ کا فرق برف مثل غبار کے گرتی ہے۔ اور یخ پگھلے ہوئے موم کی طرح قطرہ قطرہ ٹپکتی ہے۔ اور سفید پتھر کی طرح جم جاتی ہے (نور اللغات)

قول فیصل:۔ تنہا یخ بول کے برف نہیں مراد لیتے۔ ملازم سے یہ نہیں کہتے کہ ہم کھانا کھانے جا رہے ہیں دوڑ کے ایک آنے کی یخ لے آؤ۔ یخ کی جگہ برف ہی کہیں گے صاحب نور اللغات نے برف اور یخ میں فرق لکھا ہے برف صرف اس منجمد پانی کو کہتے ہیں جو مثل سفید پتھر کے جم جاتی ہے۔ یخ کوئی نہیں کہتا بلکہ یوں کہیے سوائے انتہائے زیادہ سرد پانی کے کہ اس کو یخ کہہ دیتے ہیں عام طور سے یخ زبانوں پر نہیں ہے آسمان سے جو اولے گرتے ہیں اس کو برف باری کہتے ہیں۔ یخ باری کوئی نہیں کہتا۔

یخنی:۔ (بفتح اول) گوشت اور گدیوں کا اتنا ابالا ہوا پانی کہ گوشت اور گدیوں کا تمام ہیر پانی میں آجائے۔ فارسی مونث۔

محل صرف:۔ لطیفہ۔ ایک اعرابی سے دریافت کیا کہ گرم شوربے کو تم کیا کہتے ہو اس نے کہا یخنی کہتے ہیں لوگوں نے کہا سرد شوربے کا کیا نام ہے اعرابی نے جواب دیا کہ سرد ہونے نہیں دیتے۔ (ترجمہ مطلع العلوم)

قول فیصل:۔ اس کا صرف ٹوٹنا کے ساتھ بھی ہے جیسے گدیاں لا کے پانی ڈال کے ہلکی آنچ پر چڑھا دو اتنی دیر پکاؤ کہ یخنی ٹوٹ جائے اور کل ہیر پانی میں آجائے اور اس کے بعد چھان کے پی لو تو جوڑوں کے لیے بہت مفید ہے۔

یخنی پلاؤ:۔ گوشت کے ابالے ہوئے پانی میں پکے ہوئے چاول۔ فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یخنی پلاؤ اردو ہے۔

ید:۔ ہاتھ۔ کف دست۔ عربی، مذکر۔

بمجبوری لکھا الید کی صورت لفظ اللہ کو — محسن

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ عربی ترکیب کے ساتھ ید اور اس کی عربی جمع اَید یہ عام طور سے مستعمل ہے لیکن اردو زبان میں تنہا اس کا استعمال نہیں ہوتا جیسے۔ تم میرا ید پکڑ لو تو میں چبوترے پر آجاؤں۔ ید کی جگہ ہاتھ ہی زبانوں پر ہے۔

یَدُ اللہ :۔ خدا کا ہاتھ۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یَدُ اللّٰہ :۔ (کنایتہً) جناب امیر یعنی حضرت علی علیہ السلام۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

جنابِ حیدرِ کرار ساقیٔ کوثر
امام رونقِ محراب زینتِ منبر
خدیو حور و ملک بادشاہ جن و بشر
جہاں پناہ یدُاللہ قاتلِ عنتر — میر عشق
بڑے بڑے صنموں کے بگاڑنے والے
کھڑے کھڑے درِ خیبر اکھاڑنے والے

قولِ فیصل :۔ خدا جسم و جسمانیات سے بری ہے مجازاً کلام پاک میں بھی یداللہ کا استعمال ملتا ہے۔ جیسے یَدُ اللہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ ۔ امیرالمومنین علیہ السلام کے جہاں اور خطابات تھے وہاں آپ کا خطاب لسانُ اللہ، عینُ اللہ، اُذنُ اللہ، رجلُ اللہ منجملہ اور خطابات کے آپ کا خطاب یداللہ بھی تھا۔

یَدُ اللّٰہی :۔ اللہ کے ہاتھ یعنی حضرت علی علیہ السلام سے منسوب۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

اسلام کے دامن میں بس اس کے سوا کیا ہے
اک ضربِ یدُاللّٰہی اک سجدۂ شبیری — اقبال

قولِ فیصل :۔ بروزن مفاعلن بھی مستعمل ہے۔

ع زورِ یدُاللّٰہی سے بھری ہیں کلائیاں — انیس

یدِ بیضا :۔ چمکدار اور روشن ہتھیلی۔ حضرت موسیٰ کا وہ ہاتھ جو فرعون کے دربار میں انگارہ اٹھا لینے سے ہتھیلی جل گئی تھی اور ایک قسم کا چھالا پڑ گیا تھا قدرت نے اس ہاتھ کو اور چھالے کو ان کا معجزہ قرار دیدیا تھا اور اس میں ایسی روشنی دیدی تھی جو آفتاب کی طرح چمکتا تھا۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

ع دن تھا کلیم اور یدِ بیضا تھا آفتاب — دبیر

قولِ فیصل :۔ نور اللغات نے ید بمعنی بھی لغت قائم کیا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یدِ طولیٰ :۔ (مجازاً) انتہائی مہارت زبردست ملکہ فارسی ترکیب مذکر فصیح، رائج۔

کہتے ہیں زلفِ مسلسل کی لکھو تو تعریف
دیکھیں اس فن میں ہے تم کو یدِ طولیٰ کیسا — امیر

محل صرف :۔ غلام محمد خاں استادِ زمانہ تھے، شبیہ کشی میں اتنے کامل کہ نقل کو اصل کر دکھاتے تھے۔ ناخن نویسی میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ (قدیم ہنر و ہنرمندانِ اودھ)

قولِ فیصل :۔ اس کا صرف حاصل ہونے کے ساتھ زبانوں پر زیادہ ہے جیسے۔ فن خوش نویسی میں میر عشق مرحوم کو یدِ طولیٰ حاصل تھا ان کے قطعات کا جواب نہیں۔ حقیقی معنی وہ ہاتھ کہ جو طولانی اور بڑا ہاتھ ہو لیکن مجازاً مہارت اور مشق کے معنی ہی میں استعمال ہوتا ہے۔

یدِ قدرت :۔ (کنایتہً) قدرت پروردگارِ عالم۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

دکھائی ہیں یدِ قدرت نے صنعتیں کیا کیا
بنائیں اس نے ہیں حکمت سے مورتیں کیا کیا — اوج

یَراق :۔ (بفتح اول) لڑائی کا سامان۔ ہتھیار، اسلحہ، ترکی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اٹھا صبح بستر سے وہ چست و چاق
سجے جسم پر اپنے سارے یراق — منشی

قولِ فیصل :۔ ساز و یراق کی ترکیب سے عام طور سے زبانوں پر ہے۔

یَرغا :۔ ایک قسم کا گھوڑے کا رنگ۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

صاحب فرہنگ آصفیہ نے یرغہ (در آخر ہائے ہوز) لکھا ہے۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ یرغا گھوڑے کا رنگ نہیں بلکہ اس کی اکڑی اکڑی چال ہے۔ مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔ مگر یہ خاص سلوتریوں کی اصطلاح ہے۔

یَرغمال :۔ (بالفتح و سکون سوم) کفیل۔ بادشاہوں کی آپس میں صلح اور صفائی ہو جاتی ہے تو زبردست بادشاہ دوسرے کے قریبی رشتہ داروں میں سے کسی کو بطور ضمانت اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔ تاکہ وہ بادشاہ اس کے سبب سے دغا نہ کرے۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

یَرغمالی :۔ دوسرے ملک کے لوگوں کو اپنے ملک میں قیدی بنا لینا۔ فارسی، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل :۔ اس کی اردو جمع یرغمالیوں بھی ہے۔ جیسے ایران کی شرط یہ کہ جب تک امریکا ہمارا تمام سونا اور دولت واپس نہیں کرے گا اس وقت تک امریکا کے یرغمالیوں کو رہا نہیں کریں گے۔

پہلے اس لفظ کا استعمال کم تھا بلکہ نہیں تھا اب کچھ عرصے سے کثرت سے اس کا استعمال ہو گیا ہے۔

یَرَقان :۔ (بفتح اول و دوم) ایک مرض کا نام جس میں تمام اعضا بالخصوص آنکھیں زرد یا زردی مائل ہو جاتی ہیں۔ عربی مذکر اطبا کی اصطلاح۔

مجبور ہوں کروں یرَقاں کا علاج کیا
نرگس سے کب ہو زردیٔ رخسار کا علاج — مصحفی

قولِ فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر یرقان بفتح اول ہے جو فارسی ہے۔

خاک پا تو نے نہ اس عیسیٰ نفس کی چھڑکی
باغباں نرگس گلزار کا یرقاں نہ گیا — آتش

فارسی کی مثال جو بفتح اول نظم کیا ہے۔

چہ خلوت خلوتے کز رنگ خستہ
اثر بر مہرۂ یرقاں شکستہ — زلالی

عوام اور جاہل طبقہ کمی کے ساتھ بکسر اول ویائے معروف پیلیا بھی کہتا ہے۔ اور جس کو یہ مرض ہوتا ہے اس کو یرقانی کہتے ہیں جیسے چند و بازوں تک کو زعفرانی بنایا ہے۔ لباس

درکنار جسم تک زعفرانی ہیں۔ بیمار دعا مانگنے آئے تو وہ بھی یرقانی ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

یرمُغاں:۔ (بالفتح وضم سوم) ارمغان۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یزداں:۔ پروردگار عالم کا ایک نام۔ اسم باری تعالیٰ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کروں پہلے توحید یزداں رقم
جھکا جس کے سجدے کو اول قلم — میر حسن

دل میں حسرت تھی یہی چہرہ یزداں دیکھوں
چاہتے تھے کہ کھلے آنکھ تو قرآں دیکھوں — مؤلف

قول فیصل:۔ قدیم زمانے میں آتش پرست ایرانی دو خدا مانتے تھے ایک فاعل خیر جسے یزداں کہتے تھے اور ایک فاعل شر جسے اہرمن کہتے تھے۔

یزداں پرست:۔ آتش پرست۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے صرف خدائے واحد کے ماننے والے کے معنی میں کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے اس جگہ خدا پرست زیادہ بولتے ہیں۔

یزدانی:۔ آتش پرستوں کے زاہد اور عابد لوگ۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یزدجرد:۔ (بالفتح اول وکسر سوم وضم چہارم) عجم کے بادشاہ کا نام۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال

قول فیصل:۔ دوسری خلافت کے دور میں جب ایران فتح ہوا ہے مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا ہے تو سب کے ساتھ جہاں اور عورتیں گرفتار ہو کے آئی تھیں یزدجرد کی صاحبزادی یعنی شہزادی جناب شہربانو بھی آئی تھیں۔ چوں کہ بحکم خداو رسولؐ شہزادیاں کنیز نہیں بنائی جا سکتیں اس لئے آپ مستثنیٰ تھیں آپ کا عقد حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسینؑ کے ساتھ کر دیا چنانچہ حضرت عشقؔ مرحوم کا ایک مرثیہ ہے۔ جس میں عقد جناب شہربانو کا تذکرہ ہے اس کے مطلع کے دو مصرعے یہ ہیں۔

تھا یزدجرد ملک عجم کا جو بادشاہ
بیٹی تھی اس کی ماہ لقا عاشق الٰہ — میر عشق

یزید:۔ (بالفتح اول وکسر دوم یائے معروف) معاویہ کے بیٹے کا نام جس نے بڑی کوشش کر کے یزید ایسے ظالم و جابر کو خلیفۂ خدا اور رسولؐ بنایا تھا۔ عربی، رائج۔

یزید وہ جو تکبر کا باعث ایجاد
عدوئے رحم و کرم عاشق جفا و فساد
خدائے ظلم و تعدی رسولؐ بغض و عناد
تمام حکم پیمبرؐ کی قید سے آزاد
یہ ہے محال کہ رحمت کا باغ لگ جائے
جو بخش دے تو خدائی میں داغ لگ جائے — مؤلف

قول فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے اس کی تشریح اس طرح کی ہے۔ معاویہ کے بیٹے کا نام جس نے خلافت کی آڑ میں امام حسینؑ کو میدان کربلا میں شہید کرا دیا تھا۔ کنایتہً سنگ دل۔

امیر مینائی نے ظالم و جابر اور سنگ دل کے معنی میں کہا ہے۔

کیسا ہے سخت قلب رقیب سیاہ رو
نطفہ یہ شمر کا ہے کہ بچہ یزید کا — امیر مینائی

صاحب ذبیح عظیم نوق بلگرامی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ایسے تیرہ و تاریک زمانہ میں ہم کو یزید جیسے شخص کے سچے اور صحیح حالات کا ملنا البتہ دشوار ہے مگر جوئندہ یابندہ کسی کی کوشش بے کار نہیں جاتی۔ محنت شرط ہے۔ نمونے کے طور پر کچھ چیزیں پیش کرتے ہیں کہ مرزا حیرت یا ان کے جیسے دوسرے ہوا خواہان یزید کہاں تک اُس کے عیبوں کو چھپائیں گے اور اس کے دھبوں کو چھڑائیں گے۔

بآب زمزم و کوثر سفید نتواں کرد
گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ

زمانۂ موجودہ کی اصطلاح میں تو کوثر (معاذ اللہ) ایک چھوٹا سا خیالی چشمہ ہے اور زمزم ایک معمولی کنواں اس سے یزید کی تقدیری سیہ کاریوں کی کیا شست و شو ہو سکتی ہے۔ اسی خیال کے مطابق میری دانست میں اٹلانٹک اوشن سے لیکر سوتھ انٹارکٹک اوشن کے تمام پانی کو بھی اس کے سیاہ داغ چھڑانے کی کوششوں میں صرف کر دیں تب بھی وہ آلائش نہ چھوٹے اور وہ سیاہی نہ جائے اتنے پردے ڈالنے کے بعد بھی اور اتنی موضوعات کی کثرت پر بھی یزید کی معاشرت کے سچے اور صحیح حالات ہم ان کے سامنے پیش کیے دیتے ہیں جن کو دیکھ کر انھیں ضرور حیرت ہو گی کہ باوجود پردہ ڈالنے کے اسلام کے بدنصیبوں کی فہرست میں جیسی پردہ دری، رسوائی ذلت اس بخت ازلی کی ہوئی ویسی کسی اور کی نہیں ہوئی۔ پھر اس کا حال اہل اسلام کو نہ معلوم ہونا کیسے صحیح مانا جا سکتا ہے مگر ہاں چوں کہ بمقابلہ دوسرے لوگوں کے اس کے حالات کم پائے جاتے ہیں جس کی کافی وجہ کتاب میں دکھائی جا چکی ہے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ تعصب طرفداری اور حرص دنیاوی نے اس کے ڈفنس (حفاظت) میں بہت بڑا حصہ لے کر اس کے حالات کو مشتہر ہونے دیا۔ مگر مرزا حیرت کا یہ وہم کہ شیعہ علما نے چند بے جوڑ باتیں اس کی نسبت مشہور کر دی ہیں جس پر تمام دنیا نے اتفاق کر لیا ہے۔ ایک عجیب بودی دلیل ہے۔ مگر اس کا کیا جواب ہو گا کہ جب ایک امر پر حسب قاعدہ اجماع اور تواتر گو وہ ضعیف سہی بھی۔ سواد اعظم کے ہر ممبر نے اتفاق کر لیا ہے پھر اس کے صحیح اور معتبر ہونے میں کسی مسلمان کو جب تک کہ وہ اپنے خارج عن الاسلام ہونے کا دعویٰ نہ کرے کیسے شبہہ ہو سکتا ہے؟

مرزا صاحب کے جواب میں ہم سے بہتر ہمارے معتبر معصر

حضرت محمد حسن صاحب سجادہ نشین پھلواری کی تحریر ہے جس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

واقعی مرزا صاحب سچ فرماتے ہیں۔ ہم سنیوں کو یزید کی اصلی حالات کی کیا خبر اُس کے اصلی حالات سے شغل تہجد گزاری، پرہیزگاری، خدا ترسی، عبادت، اصلاح، تقویٰ اور درویشی، بزرگی اور عرفان وغیرہ سے تو جناب مرزا صاحب ہی خوب واقف ہوں گے جو تمام کتب معتبرہ تواریخ و سیر وغیرہ میں موجود ہیں۔ ہم تو یہی جانتے ہیں کہ آپ کی معاشرت ایسی پاکیزہ تھی اور اُن کے حالات شریفہ ایسے اچھے تھے کہ حج وغیرہ کے لیے اپنے بزرگوار کے وقت میں جب وہ مکہ و مدینہ میں آئے تو وہاں بھی شراب و کباب سے باز نہ آئے۔ پس ہم سنیوں کو جہاں تک معلوم ہے اور جہاں تک تواریخ و سیر و دیگر کتب سے پتہ ملتا ہے وہ مردود انتہا درجہ کا منہمک فی المعاصی تھا اور یہی وجہ تھی کہ عبداللہ ابن زبیر، عبداللہ بن عباس عبداللہ بن عمر اور ابو عبداللہ حسین سبط رسول الثقلین علیہما السلام (کبار اہل حل و عقد) نے قطع نظر اس کے خلافت کے مستحق ہونے کے، اُسے خلافت کے لائق نہ جانا اور اس کی بیعت نہ کی۔ اور یہی سبب ہوا کہ اہل مدینہ نے بیعت نہ کی اور اس پر خروج کیا ہے۔ یزید کے حالات کا مشتے نمونہ از خروارے۔ جس کے علامہ ذہبی جیسے محقق اور معتمد گواہ ہیں۔ اور تاریخی واقعات شاہد ہیں۔ اب مجھے اس سے بحث نہیں کہ آپ (یعنی مرزا صاحب) یزید کو کیسا سمجھتے ہیں۔ اگر واقعی یہ تاریخ و سیر غلط ہیں اور ذہبی، واقدی اور حجر، سیوطی، دُمیری، ابن کثیر، ابن خلکان اور دیگر تمام محققین و علمائے اہل سنت یزید پر بہتان کرتے ہیں جو اُسے ایسا بتاتے ہیں بلکہ ان حالات پر پردہ پڑا ہوا ہے اور یزید در حقیقت بہت ہی پارسا، برگزیدہ، خدا رسیدہ، متقی اور بزرگ تھا تو بہتر ہے خدا آپ کا (یعنی جناب مرزا صاحب کا) حشر و حساب یزید ابن معاویہ کے ساتھ کرے اور ہم لوگوں کا حشر سبط رسول علیہما السلام سید الشہداء سید شباب اہل الجنۃ جناب امام حسین علیہ السلام کے ساتھ۔ ع

جس کا جی چاہے ہو یزید کے ساتھ
ہم ہیں اور دامن امام حسینؑ

یزید کے ساتھ حشر ہو:۔ خدا تمھارا بہت بُرا نتیجہ کرے۔ جہنم واصل ہو۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ بیگم۔ اللہ سمجھے ان نگوڑوں سے۔
مغلانی:۔ ان پر علیؑ کی تیغ ٹوٹے۔
مہری:۔ جنازہ نکلے موذی کاٹوں کا۔
عباسی:۔ یزید کے ساتھ حشر ہو۔
(فسانۂ آزاد جلد سوم)

یزیدی:۔ یزید کا پیرو۔ یزید کا ماننے والا۔ عربی، رائج۔

گھیرے تھے سب دلیر کو خیمے کی راہ میں
تھا اُقتلو کا شور یزیدی سپاہ میں
(یعقوب علی خاں نصرت)

قول فیصل:۔ عام طور سے یزیدیت بھی زبان پر ہے۔

یسار:۔ (بفتح اول) دست چپ، بایاں ہاتھ۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دست یسار کٹ کے گرا جی ہوا نڈھال
مجبوریوں میں گھر گیا بڑھتا ہوا جلال مؤلف

قول فیصل:۔ دست یسار یا یمین و یسار کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے جب جانب کے ساتھ استعمال کریں گے تو طرف کے معنی لیں گے مثلاً جانب یسار یعنی بائیں جانب۔ اسی طرح اگر یمین کے ساتھ استعمال کریں گے یعنی جانب یمین تو داہنی طرف مراد لیں گے۔ عربی زبان میں یمین بول کے داہنا ہاتھ مراد لیں گے اور یسار بول کے بایاں ہاتھ مراد لیتے ہیں۔

یساول:۔ (بضم واو) نقیب۔ چوبدار۔ ترکی مذکر، متروک

محل صرف:۔ بگولے اس دہشت کے مارے کے لیے یساول اور چوبدار تھے۔ نقیب آ آ کے للکارتے تھے۔
(طلسم ہوشربا جلد چہارم صفحہ ۵۴۲)

یُسر:۔ (بضم اول) تونگری۔ مالداری، اقبال مندی، آسانی، کشادگی۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

یُسراں کا تھا فراغ عبادت کے واسطے
کی سلطنت فلاح رعیت کے واسطے نذیر احمد خاں

یسع:۔ جناب عیسیٰ کے آسمان پر جانے کے بعد حضرت یسع جو ان کے چچا زاد بھائی تھے پیغمبر مقرر ہوئے۔ حضرت یسع اخوب کے فرزند تھے اور انھیں کو ابن العجوز بھی کہتے ہیں۔

حضرت یسع پانی پر چلتے اور اندھوں اور کوڑھیوں کا علاج کرتے تھے۔

یسیر:۔ (۱) سہل آسان۔ عربی صفت (نور اللغات)
قول فیصل:۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

یسیر:۔ (۲) تھوڑا۔ قلیل۔ چھوٹا۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یسیر:۔ (۳) وہ نابالغ بچہ جس کی ماں کا انتقال ہو گیا ہو۔ اردو، قلیل الاستعمال۔
قول فیصل:۔ یتیم و یسیر کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے:۔ یہ بچہ قابل رحم زیادہ ہے اس لیے کہ یتیم و یسیر دونوں ہے۔ واو عاطفہ کے ساتھ اس کا استعمال صحیح نہیں۔

یَشب:۔ (بفتح اول) جواہرات کی قسم میں سے ایک قیمتی پتھر کا نام جو سبزی مائل ہوتا ہے۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔
قول فیصل:۔ عام طور سے بفتحتین زبانوں پر ہے جو صحیح نہیں۔

بچھایا گیا تھا زمیں پر یشب عزیز
نگیں کلکلایا اس پر ما در عجب (قران السعدین)

یشب معرب ہے یشم کا (بفتح اول و سکون دوم)

یعسوب:۔ (بفتح اول و ضم دوم و واو معروف) شہد کی مکھیوں

کا سردار، شہد کی مکھیوں کا بادشاہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ یہ عام مکھیوں سے جسامت سے کسی قدر بڑا ہوتا ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ جب مکھیاں چھتہ لگاتی ہیں اور پھولوں کا رس لاتی ہیں تاکہ چھتے میں شہد تیار ہو تو یعسوب چھتے کے منھ پر بیٹھا رہتا ہے جو مکھی اصول کے خلاف زہریلے پھول یا خراب پھول کا رس لاتی ہے اس کی جانچ کرتا ہے اگر غلط لائی ہے تو اُسی وقت اس کا سر کاٹ کے الگ کر دیتا ہے چنانچہ چھتے کے نیچے سر کٹی ہوئی مکھیاں بکثرت پائی جاتی ہیں۔

یعسوب الدین :۔ دین کا سردار۔ کنایتہً حضرت امیرالمومنین علیہ السلام۔ عربی، مذکر، شیعوں کی خاص اصطلاح۔

قولِ فیصل :۔ عام طور سے شیعہ جب اذان دیتے ہیں تو دیگر القاب کے ساتھ یعسوب الدین بھی شامل کر دیتے ہیں۔ لغاتِ کشوری میں لکھا ہے کہ آپ کو یعسوب المومنین بھی کہتے ہیں۔

اس کہنے کا خلاصہ یہ ہے حضرت علی علیہ السلام کی ذات دین اور اسلام میں وہ کام کرتی تھی جو یعسوب شہد کی مکھیوں کا بادشاہ، یعنی آپ منافقین اور مشرکین کا خاتمہ کر دیتے تھے تاکہ دین اسلام خالص اور پاک رہے۔

یعقوبؑ :۔ حضرت یوسفؑ کے پدر بزرگوار کا نام۔ ایک جلیل القدر پیغمبر کا نام جن کے بارہ فرزند تھے اور سب سے زیادہ حسین اور محبوب بیٹے کا نام یوسفؑ تھا۔ عربی، مذکر، راجح۔

قولِ فیصل :۔ حضرت اسحاقؑ کے دو بیٹے جناب یعقوبؑ اور عیص جڑواں پیدا ہوئے۔ اس کے بعد حضرت یعقوبؑ سال تک زندہ رہے۔ آپ نے انتقال کے قریب حضرت یعقوبؑ کو اپنا ولی عہد اور خلیفہ مقرر کیا۔ آپ کو بھی خدا نے نبوت کے درجہ پر مشرف کیا۔ آپ کو اسرائیل بھی کہتے ہیں اور قرآن مجید میں جہاں جہاں بنو اسرائیل کا ذکر آیا ہے وہاں حضرت یعقوبؑ ہی کی اولاد در اولاد مراد ہیں۔ یہودی بھی آپ کی اولاد ہیں۔ آپ کے ۱۲ بیٹے تھے آپ اپنے سعید فرزند حضرت یوسفؑ سے بہت محبت رکھتے تھے اس وجہ سے آپ کے فرزند حضرت سے حسد کرنے لگے۔

بسندِ صحیح ابوحمزہ ثمالی سے منقول ہے کہ میں نے روزِ جمعہ مدینے کی مسجد میں نمازِ صبح حضرت امام زین العابدینؑ کے ہمراہ ادا کی۔ جب حضرت نماز سے فارغ ہو کر دولت سرا میں تشریف لائے۔ میں بھی حضرت کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے ایک کنیز کو جس کا نام سکینہ تھا طلب کر کے اس سے ارشاد فرمایا جو سائل دروازے پر آئے اس کو ضرور کھانا دینا اس لیے کہ آج جمعہ کا روز ہے۔ میں نے عرض کی جتنے سائل آئیں ضروری نہیں کہ وہ سب مستحق ہوں۔ فرمایا اے ثابت! میں ڈرتا ہوں مبادا سوال کرنے والوں میں کوئی مستحق بھی ہو اور ہم اس کا سوال رد کر دیں اور اس کو کھانا نہ دیں اس وجہ سے وہ بلا ہم پر نازل ہو جو آلِ یعقوبؑ پر نازل ہوئی تھی اس لیے تمام سائلوں کو کھانا دینا ضروری ہے۔ حضرت یعقوبؑ ہر روز ایک گوسفند ذبح کر کے تھوڑا سائلوں کو بطریقِ صدقہ دیتے تھے اور تھوڑا خود ان کے عیال تناول کرتے تھے۔ ایک بار شبِ جمعہ افطار کے وقت ایک سائل جو مومن و روزہ دار اور غریب و مسافر تھا اور خدا کی درگاہ میں اس کی منزلت عظیم تھی یعقوب کے دروازے پر آیا اور آواز دی کہ سائل غریب و گرسنہ کو وہ کھانا عطا کرو جو تمہارے کھانے سے بچ رہا ہو۔ اس نے کئی بار یہی سوال کیا اور سب نے اس کی آواز بھی سنی مگر اس کے حق کو نہ پہچانا اور اس کے کلام کا یقین نہ کیا جب رات ہو گئی اور وہ ناامید ہوا اس وقت کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بعد اس کے رونے لگا اور اپنی گرسنگی کی شکایت خدا سے کر کے سو رہا۔ جب دوسرا دن ہوا اس نے پھر روزہ رکھ کر گرسنگی پر صبر کیا اور حمدِ خدا میں مصروف رہا۔ یعقوبؑ اور آلِ یعقوبؑ شب کو سیر ہو کے سوئے اور صبح کو ان کے پاس رات کا کھانا باقی تھا۔ حق تعالیٰ نے صبح کو یعقوبؑ پر وحی نازل فرمائی بتحقیق تم نے میرے بندے کو ذلیل کیا اور میرے غضب کو اپنی طرف کھینچا اور میری عقوبت کے سزاوار ہوئے اب میری بلا و عقوبت تم پر اور تمہارے فرزندوں پر نازل ہو گی۔ اے یعقوبؑ محبوب و گرامی ترین انبیاؑ میرے نزدیک وہ ہے جو میرے بندگانِ مسکین و بیچارہ پر رحم کرے اور ان کو اپنا شریک قرار دے اور ان کی آب و طعام سے کفالت کرے.... اے یعقوب تم نے میرے بندے ذمیال پر رحم نہ کیا جو میری عبادت میں سعی کرنے والا اور حلال دنیا سے قلیل پر قانع ہے۔ جب وہ شب گزشتہ وقتِ افطار تمہارے پاس آیا اور سوال کیا مگر کسی نے اس کو کھانا نہ دیا اس نے مجھ سے اپنے حال کی شکایت کی اور گرسنہ سو رہا۔ اور دوسرے دن بھی روزہ رکھ کر میری حمد و ثنا میں مصروف رہا۔ مگر اے یعقوب تم اور تمہاری اولاد سیر ہو کر رات کو سوئے اور صبح کو رات کا کھانا تمہارے پاس باقی تھا۔ اے یعقوبؑ کیا تم نہیں جانتے کہ میری عقوبت و بلا میرے دوستوں پر بہ نسبت میرے دشمنوں کے بہت جلد نازل ہوتی ہے... اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ تم پر اپنی بلا نازل کروں گا اور تم کو اور تمہارے فرزندوں کو اپنی مصیبت کے تیروں کا نشانہ بناؤں گا۔ پس بلا پر آمادہ ہو جاؤ اور میری قضا پر راضی رہو اور مصیبتوں پر صبر کرو۔

ابوحمزہ ثمالی نے عرض کی آپ پر فدا ہوں یوسفؑ نے وہ خواب کب دیکھا تھا۔ فرمایا اسی شب جب کہ یعقوبؑ و آلِ یعقوبؑ سیر ہو کے سوئے اور ذمیال گرسنہ سو رہا۔ یوسفؑ نے جب وہ خواب دیکھا۔ صبح کو اپنے پدر بزرگوار یعقوبؑ سے بیان کیا اور کہا اے پدر میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آفتاب و ماہتاب اور گیارہ ستاروں نے مجھے سجدہ کیا۔ یعقوب نے جب یہ خواب سنا اور وحی بھی ان پر نازل ہو چکی تھی کہ بلا کے لیے آمادہ و مستعد رہو۔ اس لیے یوسفؑ سے کہا یہ خواب اپنے بھائیوں سے نہ بیان کرنا مجھ کو خوف ہے کہ وہ تمہاری ہلاکت کی تدبیر نہ کریں۔ یوسفؑ نے اس نصیحت پر عمل نہ کیا اور وہ

خواب اپنے بھائیوں سے بیان کیا۔ حضرتؑ نے فرمایا جو بلا کہ یعقوبؑ وآل یعقوبؑ پر پہلے نازل ہوئی وہ حسد برادران یوسفؑ تھا جو اس خواب کے سننے کے سبب یوسفؑ کی نسبت دقوع میں آیا۔ حضرت یعقوبؑ یوسفؑ کے لیے غمگین ہوئے اور ڈرے کہ جو وحی بلا پر مُستعِد رہنے کے لیے نازل ہوئی ہے مبادا یوسفؑ کے حق میں ہو۔ یعقوبؑ کو یوسفؑ کی محبت اور فرزندوں سے زیادہ تھی۔ یہ امر ان بھائیوں پر شاق گزرا اور باہم مشورہ کیا کہ یوسفؑ کو قتل کر دیا کسی دُور دراز مقام پر چھوڑ دو تاکہ ان کی شفقت ہمارے لیے مخصوص ہو جائے بعد اس کے توبہ کرو اور صالحوں میں داخل ہو۔

اس مشورہ کے بعد یعقوبؑ کے پاس آئے اور کہا اے پدر آپ ہم کو یوسفؑ پر امین کیوں نہیں قرار دیتے اور اس کو ہمارے ساتھ کیوں نہیں بھیجتے حالاں کہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں۔ کل اس کو ہمارے ساتھ بھیجئے تاکہ میوے کھائے اور کھیلے ہم اس کی حفاظت کریں گے۔ یعقوب نے کہا یہ امر مجھ کو اندوہ ناک کرتا ہے کہ تم اس کو میرے سامنے سے لے جاؤ میں اس کی مفارقت کی طاقت نہیں رکھتا اور ڈرتا ہوں کہ تم اس سے غافل ہو جاؤ اور بھیڑیا اس کو کھا جائے۔ بہر حال یعقوبؑ نے یوسفؑ کو ان کے سپرد کر دیا۔ وہ لوگ یوسفؑ کو لے کے بہ تعجیل روانہ ہوئے۔ جب یوسفؑ کو بہت دور لے گئے پہلے قتل کا ارادہ کیا لیکن بڑے بھائی کے کہنے سے کنوئیں میں ڈال دیا۔ ان کو یقین تھا کہ یوسفؑ اس کنوئیں میں غرق ہو جائیں گے۔ شام تک وہ لوگ وہیں رہے اور عشا کے وقت اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے واپس ہوئے اور کہا کہ ہم لوگ متفرق ہو گئے تھے یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا۔ یعقوب اِنّاللّٰہ کہہ کر بہت روئے۔ اور وہ وحی یاد آئی جو مُستعِد بلا رہنے کے لئے ان پر نازل ہوئی تھی پس صبر کیا اور بلا پر راضی ہوئے پھر ان سے کہا تمھارے نفوس نے کسی امر کو تمھارے لئے زینت دی ہے اور حق تعالیٰ یوسفؑ کا گوشت ہرگز لقمۂ گرگ قرار نہ دے گا جب تک ہم یوسفؑ کے خواب راست کی تعبیر نہ دیکھیں گے۔

جب صبح ہوئی یوسفؑ کے بھائیوں نے باہم مشورہ کیا اور کہا اس کنوئیں کی طرف چلیں اور دیکھیں یوسفؑ کا کیا حال ہے زندہ ہے یا ہلاک ہو گیا۔ جب اس کنوئیں پر پہونچے دیکھا کہ چند مسافر وہاں جمع ہیں اس کی وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں نے ایک آدمی کو بھیجا تھا کہ کنوئیں سے پانی لائے۔ جب اس نے اپنا ڈول کنوئیں میں ڈالا حضرت یوسفؑ اس ڈول سے لپٹ گئے۔ پھر جب اس نے ڈول اوپر کھینچا دیکھا کہ ایک طفل حسین وجمیل ڈول میں لپٹا ہوا ہے۔ اپنے اصحاب سے کہا تم کو بشارت ہو کہ یہ طفل کنوئیں سے نکلا ہے جب حضرت یوسفؑ کنوئیں سے نکلے اس وقت ان کے بھائی بھی وہاں پہونچے اور کہا یہ ہمارا غلام ہے کل اس کنوئیں میں گرا تھا۔ آج ہم اس کے نکالنے کے لئے آئے ہیں پھر یوسفؑ کو ان سے چھین کر ایک گوشے میں لے گئے اور کہا کہ ہماری غلامی کا اقرار کرنا کہ ان قافلے والوں کے ہاتھ تجھ کو فروخت کریں اور اگر ایسا نہ کرے گا ہم تجھے قتل کریں گے یوسفؑ نے کہا تم جو چاہو کرو مگر مجھے قتل نہ کرو۔ اس وقت یوسفؑ کو قافلے والوں کے پاس لے گئے اور کہا تم میں سے کوئی شخص اس غلام کو خریدتا ہے؟ ان میں سے ایک شخص نے بیس درہم کے عوض حضرت یوسفؑ کو خرید لیا۔

جس نے یوسفؑ کو خریدا تھا وہ ان کو مصر لے گیا اور بادشاہ مصر کے ہاتھ فروخت کیا۔ عزیز مصر نے اپنی زوجہ سے کہا کہ یوسفؑ کو عزیز و محترم رکھ شاید ہمارے کاموں میں کوئی نفع ہم کو پہنچائے۔ یا ہم اس کو اپنا فرزند قرار دیں۔ راوی نے عرض کی جب یوسفؑ کو کنوئیں میں گرایا تھا ان کی عمر کیا تھی؟ فرمایا نو برس کی عمر تھی اور بعض نسخوں میں سات سال ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ پھر راوی نے عرض کی یعقوبؑ کے شہر سے مصر تک کتنا فاصلہ تھا؟ فرمایا بارہ روز کی راہ تھی۔ پھر فرمایا حضرت یوسفؑ حسن وجمال میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے جب ان کا سن قریب بلوغ پہونچا زوجہ بادشاہ ان پر عاشق ہوئی اور سعی و کوشش کرتی تھی کہ یوسفؑ کو اپنے ساتھ زنا کرنے پر راضی کر لے۔ یوسفؑ نے کہا مَعَاذَ اللّٰہ ہم اس خاندان سے ہیں جو زنا نہیں کرتے۔

زوجۂ بادشاہ نے ایک روز گھر کے دروازے بند کر کے یوسفؑ سے کہا تو کچھ خوف نہ کر یہ کہہ کر ان پر گر پڑی۔ یوسفؑ اپنے کو اس سے چھڑا کر دروازے کی طرف دوڑے زلیخا بھی ان کے پیچھے دوڑی دران کا دامن پیچھے سے کھینچا وہ پیراہن چاک ہو گیا۔ یوسفؑ اپنا دامن اس سے چھڑا کر با پیراہن دریدہ باہر نکلے۔ اس وقت بادشاہ بھی وہاں پہنچا اور ان دونوں کو اس حال میں دیکھا۔ زلیخا نے اپنی تہمت دَفع کرنے کے لئے یوسفؑ کو گناہ گار قرار دیا اور بادشاہ سے کہا جو تیری زوجہ سے بُرے کام کا ارادہ کرے اس کے سوا اس کی سزا کیا ہے کہ اس کو زندان میں بھیج دیں یا عذاب دردناک اس پر نازل کریں۔ بادشاہ نے چاہا کہ یوسفؑ کو سزا دے۔ یوسفؑ نے کہا میں خدائے یعقوب کی قسم کھاتا ہوں کہ تیری زوجہ کی نسبت میں نے کسی برے کام کا ارادہ نہیں کیا۔ بلکہ وہ خود مجھ سے لپٹ گئی اور کار بد کی خواہش کی۔ مگر میں اس سے بھاگا۔ اے بادشاہ اس طفل سے جو یہاں حاضر ہے دریافت کر کہ ہم دونوں سے کس نے دوسرے کی طرف ارادہ کیا تھا۔ حق تعالیٰ نے اس طفل کو گویا کیا اس نے کہا اے بادشاہ یوسفؑ کے پیراہن کو دیکھ اگر وہ آگے سے چاک ہوا ہے پس یوسفؑ نے اس کا ارادہ کیا تھا اور اگر پیچھے سے چاک ہوا ہے پس اس نے یوسفؑ کا ارادہ کیا تھا بادشاہ نے جب یہ کلام عجیب خلاف عادت اس طفل سے سُنا بہت ڈرا اور یوسفؑ کے پیراہن کی طرف نظر کی دیکھا پیچھے سے چاک ہے اس وقت اپنی زوجہ سے کہا یہ بھی تیرے مکروں

میں داخل ہے یہ تیرے مکرِ عظیم ہیں۔ پھر یوسفؑ سے کہا اس امر سے درگزر کرو۔ اور یہ حال مخفی رکھو تاکہ تمہاری بانی کوئی شخص یہ حال نہ سنے۔

اگرچہ یوسفؑ نے یہ حال مخفی رکھا۔ مگر تمام شہر میں مشہور ہوگیا۔ یہاں تک کہ شہر کی بعض عورتوں نے کہا عزیز مصر کی زوجہ اپنے جوان سے عشق بازی کرتی ہے۔ اور اس کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتی ہے۔ زلیخا نے جب یہ خبر سنی۔ ان عورتوں کو بلا کر ایک جلسہ آراستہ کیا اور کھانے پینے کی عمدہ عمدہ چیزیں ان کے لئے جمع کیں۔ پھر ہر ایک عورت کے ہاتھ میں ایک ترنج اور ایک چھری دے کے یوسفؑ کو اس جلسے میں طلب کیا۔ ان عورتوں نے حضرت یوسفؑ کے حسن و جمال کو دیکھا تو بیہوش ہوگئیں اور ترنج کے عوض چھری سے اپنے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے۔

یوسف زلیخا اور ان عورتوں کا حال جب شہر میں مشہور ہوا۔ بادشاہ نے حضرت یوسفؑ کو زندان میں بھیجنے کا ارادہ کیا اور بخوفِ رسوائی زندان میں بھیج دیا۔

علی بن ابراہیم نے جابر انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ گیارہ ستارے جن کو حضرت یوسفؑ نے خواب میں دیکھا تھا وہ یہ ہیں۔ (۱) طارق (۲) حُوبان (۳) زیاک (۴) ذوالکَفَین (۵) وَثان (۶) قَابِس (۷) عَمُودان (۸) فیلق (۹) مصبح (۱۰) صرح (۱۱) فروع۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت یوسفؑ نے جو یہ خواب دیکھا تھا کہ آفتاب و ماہ اور گیارہ ستاروں نے ان کو سجدہ کیا تو اس کی تعبیر یہ تھی کہ وہ مصر کے بادشاہ ہوں گے اور ان کی ماں باپ اور بھائی سب ان کے پاس جائیں گے۔ پس آفتاب یوسفؑ کی ماں ہیں جن کا نام راحیل تھا اور ماہ حضرت یعقوبؑ اور گیارہ ستارے یوسفؑ کے گیارہ بھائی ہیں۔ ان سبھوں نے حضرت یوسفؑ کے پاس آکر خدا کا سجدۂ شکر ادا کیا اس لئے کہ یوسفؑ کو پھر زندہ دیکھا اور سجدہ خاص خدا کے واسطے تھا اور یوسفؑ کے واسطے نہ تھا۔ اور بسند معتبر آنحضرت سے منقول ہے کہ یوسفؑ کے گیارہ بھائی تھے اور بنیامین اور حضرت یوسفؑ ایک ماں کے بطن سے تھے۔

حضرت یوسفؑ کے ہمراہ زندان میں دو جوان غلامان بادشاہ سے بھی داخل ہوئے۔ ان میں ایک نان پز اور دوسرا ساقی تھا۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ بادشاہ نے ان دونوں کو حضرت یوسفؑ کی حفاظت کے لئے مقرر کیا تھا۔ جب وہ زندان میں گئے حضرت یوسفؑ سے پوچھا تم کوئی صنعت اور کام جانتے ہو۔ فرمایا میں خواب کی تعبیر جانتا ہوں۔ ایک نے ان میں سے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ شراب بنانے کے لئے انگور نچوڑ رہا ہوں یوسفؑ نے فرمایا تو زندان سے نکل کر بادشاہ کا ساقی ہوگا اور بادشاہ کی درگاہ میں تیرا رتبہ بلند ہوگا۔ پھر دوسرے نے جو نان پز تھا کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک کاسے میں کئی روٹیاں ہیں اور میں نے وہ کاسا اپنے سر پر رکھا ہے اور مُرغانِ ہَوا اس کو کھا رہے ہیں اس نے یہ خواب نہیں دیکھا تھا بلکہ محض دُروغ بیان کیا تھا۔ یوسفؑ نے کہا بادشاہ تجھے سولی پر کھینچے گا اور مُرغانِ ہَوا تیرے سر کا مغز کھائیں گے۔ یہ سن کر اس نے انکار کیا کہ میں نے کوئی خواب نہیں دیکھا ہے۔ یوسفؑ نے کہا میں نے جو تم سے بیان کیا ضرور واقع ہوگا۔

جس شخص نے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ شراب بنانے کے لئے انگور نچوڑ رہا ہے جب بادشاہ نے اس کو رہا کر کے اپنے پاس بلایا اس وقت یوسفؑ نے اس سے کہا جب تو بادشاہ کے پاس پہونچے میرا ذکر اس سے کرنا مگر شیطان نے بادشاہ سے یوسفؑ کا ذکر کرنا اس کے دل سے بھلا دیا اور اس کے بعد کئی برس تک حضرت یوسفؑ زندان میں رہے۔

علی ابن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ عزیز مصر نے ایک خواب دیکھا اور اپنے وزیروں سے کہا میں نے سات گاؤ فربہ کو دیکھا ہے جن کو سات گاؤ لاغر کھا رہے ہیں اور سات خوشۂ سبز کو جن پر سات خوشۂ خشک لپٹے ہیں اور ان پر غالب آئے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر بیان کرو۔ وہ لوگ اس خواب کی تعبیر نہ دے سکے اور اسے خواب پریشاں بتایا۔ پس اس شخص کو جس کے خواب کی تعبیر یوسفؑ نے دی تھی اس کو جناب یوسفؑ یاد آئے۔ اس نے بادشاہ سے کہا میں تم کو اس کی خبر دیتا ہوں مگر مجھ کو زندان میں بھیجو تاکہ یوسفؑ سے اس خواب کی تعبیر پوچھوں۔ وہ شخص جب یوسفؑ کے پاس آیا تو مندرجہ بالا خواب کی تعبیر دریافت کی۔ حضرت یوسفؑ نے فرمایا تم کو لازم ہے کہ سات برس یک سلسل نہایت اہتمام سے زراعت کرو اور اس مدت میں جو غلہ پیدا ہو اس کو خوشوں میں رہنے دو اور علیحدہ نہ کرو تاکہ ان کو کیڑا نہ کھائے اور ضائع نہ ہو جائیں مگر تھوڑا سا غلہ اس میں سے لے کر اسے کھایا کرو اس کے بعد دوسرے سات برس آئیں گے جن میں قحط شدید ظاہر ہوگا اور سالہائے قحط میں وہ غلہ کھایا جاوے گا جو کہ ان سات برس میں تم نے ذخیرہ کیا ہوگا۔ پس اس کے بعد وہ سال آئے گا جس میں خلائق کے لئے بکثرت پانی برسے گا میوہ اور حاصل زراعت فراواں ہوگا۔

پس وہ شخص بادشاہ کی طرف پلٹا اور حضرت یوسفؑ نے جو کچھ فرمایا تھا بادشاہ سے بیان کیا۔ بادشاہ نے کہا یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ۔ جب بادشاہ کا چوبدار یوسفؑ کے پاس آیا یوسفؑ نے کہا بادشاہ کے پاس جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا کیا حال تھا جن کو زلیخا نے بلایا تھا اور جب ان عورتوں نے مجھے دیکھا تھا اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے بدرستیکہ میرا پروردگار ان کے مکروں کا جاننے والا ہے۔ بادشاہ سے کہہ کہ ان عورتوں کو طلب کرے اور میرا اور زلیخا کا حال ان سے دریافت کرے

وہ آگاہ ہیں کہ میں اس لئے زندان میں آیا کہ زلیخا اور ان عورتوں نے جس امر کی خواہش مجھ سے کی تھی میں نے وہ امر قبول نہیں کیا۔

اس وقت عزیز نے ان عورتوں کو بلا کے ان سے پوچھا کہ تمھارے اور یوسفؑ کے درمیان کیا حال گزرا جبکہ تم اس کو اپنی طرف مائل کرتی تھیں۔ کہا ہم خدا کی تنزیہہ کرتے ہیں اور ہم یوسفؑ کے کسی امر بد سے آگاہ نہیں۔ پس زلیخا نے کہا اس وقت حق ظاہر ہو گیا میں اس کو اپنی طرف طلب کرتی تھی اور وہ راست کہنے والوں سے تھا۔ یوسفؑ نے کہا میری غرض یہ تھی کہ عزیز آگاہ ہو جائے کہ میں نے اس کی غیبت میں اس کے ساتھ خیانت نہیں کی۔ بدرستیکہ خیانت کرنے والوں کی خدا ہدایت نہیں کرتا اور میں اپنے نفس کو بدی سے بری نہیں جانتا نفس بدی کا بہت حکم دینے والا ہے مگر جب کہ میرا پروردگار رحم کرے۔ بیشک میرا پروردگار بخشنے والا اور مہربان ہے۔ عزیز نے یوسفؑ کو دیکھا تو اس نے ان میں عقل و دانائی کے آثار مشاہدہ کئے پس اس نے کہا تم ہمارے نزدیک صاحب منزلت اور مقرب و امین ہو۔ جو حاجت رکھتے ہو طلب کرو۔ کہا مجھ کو خزانوں اور زمین مصر کے دیناروں پر امین مقرر کرو کہ ان کا حاصل زراعت میرے قبضے میں رہے۔ میں اس امر کا جاننے والا ہوں کہ اس کو کس طرح صرف کروں۔ عزیز مصر نے ملک مصر کی تمام حاصل زراعت کو یوسفؑ کے سپرد کر دیا۔

بعد اس کے یوسف نے حکم دیا کہ پتھر اور گچ سے کھتے تیار کریں۔ اور جب مصر کی زراعت تیار ہوئی اور کاٹی گئی اس میں ہر شخص کو اس کے کھانے کے موافق دیکر باقی کو صاف نہ کیا اور اس طرح خوشوں میں رہنے دیا پھر اس کو کھتوں میں جمع رکھا۔ جب سات برس اس طرح گزرے اور قحط و خشک سالی کے سال آئے ان خوشوں کو نکال کر جس قیمت پر چاہا فروخت کیا۔

حضرت یوسفؑ اور اس مقام کے درمیان جہاں حضرت یعقوبؑ رہتے تھے اٹھارہ دن کی راہ تھی۔ لوگ اطراف عالم سے مصر میں آتے تھے تاکہ یوسفؑ سے غلہ خریدیں۔ حضرت یعقوبؑ اور ان کے فرزند ایک جنگل میں مقیم تھے جہاں مُقل یعنی گوگل بہت ہوتا تھا۔ پس یوسفؑ کے بھائیوں نے تھوڑا مقل اپنے ہمراہ لیا اور مصر کی طرف روانہ ہوئے تاکہ وہاں سے آذوقہ لائیں۔ حضرت یوسفؑ خود غلہ فروخت کرتے تھے اور کسی دوسرے سے مطمئن نہ رہتے تھے۔ جب یوسفؑ کے بھائی ان کے پاس آئے یوسفؑ نے ان کو پہچانا مگر وہ یوسفؑ کو نہ پہچان سکے۔ حضرت یوسفؑ نے جو کچھ ان کو مطلوب تھا اور وزن و پیمانہ میں بھی ان کے ساتھ احسان کیا۔ پھر ان سے پوچھا تم کون ہو؟ کہا ہم فرزندان یعقوبؑ بن اسحٰقؑ بن ابراہیمؑ خلیل اللہ ہیں۔ پوچھا تمھارے پدر بزرگوار کا کیا حال ہے اور وہ خود تمھارے ہمراہ کیوں نہیں آئے۔ کہا وہ مرد پیر وضعیف ہیں۔ پھر پوچھا تمھارا اور کوئی برادر بھی ہے؟ کہا ایک بھائی ہمارا اور ہے جو دوسری ماں کے بطن سے ہے۔ یوسفؑ نے کہا پھر جب میرے پاس آؤ اس بھائی کو بھی ہمراہ لاؤ۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں وزن و پیمانہ پورا دیتا ہوں اور جو میرے پاس آتا ہے اس کے ساتھ رعایت کرتا ہوں؟ اور اگر اس بھائی کو ہمراہ نہ لاؤ گے کوئی وزن و پیمانہ تمھارے لئے میرے پاس نہ ہوگا اور تم کو اپنے سامنے نہ بلاؤں گا۔ کہا جس حیلے سے ممکن ہوگا پدر بزرگوار کو راضی کریں گے اور اس بارے میں کوئی تقصیر ہم سے واقع نہ ہوگی۔ پھر یوسفؑ نے چپکے سے ان کی وہ رقم جو غلہ کے عوض لی تھی چپکے سے ان کے غلے میں رکھوا دی کہ یہ لوگ جب یہ دیکھیں گے تو پھر آئیں گے۔

جب یوسفؑ کے بھائی اپنے پدر بزرگوار کے پاس آئے کہا اے پدر عزیز مصر نے کہا ہے کہ اگر تم اپنے بھائی کو اپنے ہمراہ نہ لاؤ گے وزن و پیمانہ سے بے بہرہ رہو گے۔ پس ہمارے بھائی کو ہمارے ہمراہ بھیجئے تاکہ اس سے غلہ لیں۔ بدرستیکہ ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یعقوبؑ نے کہا آیا میں اس پر تم کو امین مقرر کروں جیسا کہ اس کے بھائی یوسفؑ پر تم کو امین مقرر کیا تھا۔ پس خدا بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔ اور تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

یوسفؑ کے بھائیوں نے جب اپنا بار کھولا تو وہ سرمایہ بھی ان کو ملا جو غلہ خریدنے کے لیے لے گئے تھے۔ تو اس وقت کہا اے پدر کوئی احسان اس سے زیادہ نہیں ہوتا جو عزیز مصر نے ہمارے ساتھ کیا ہے۔ یہ ہماری متاع ہم کو واپس کر دی اور غلے کی قیمت ہم سے نہیں لی ہے اگر ہمارے بھائی کو ہمارے ہمراہ بھیجئے گا اپنے اہل و عیال کے لیے آذوقہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور اس کے سبب ایک بار شتر آذوقہ زیادہ لائیں گے یہ آذوقہ جو ہم لائے ہیں تھوڑا ہے اور ہماری زندگی بسر کرنے کے لیے کافی نہیں۔ یعقوبؑ نے کہا میں اس کو تمھارے ہمراہ اس وقت تک نہ بھیجوں گا جب تک خدا کا درمیان دے کر عہد نہ کرو گے اور خدا کی قسم نہ کھاؤ گے کہ پھر اس کو ضرور میرے پاس پھیر لاؤ گے۔ جب انھوں نے قسم کھائی تو بنیامین کو ان کے ساتھ کیا۔

جب یعقوبؑ کے فرزند یعقوبؑ کی خدمت سے روانہ ہوئے بنیامین ان کے ساتھ کوئی چیز نہ کھاتا اور ان سے ہم نشینی و گفتگو نہ کرتا تھا۔ جب یوسفؑ کی خدمت میں پہنچ کر سلام کیا اور یوسفؑ کی نظر اپنے بھائی بنیامین پر پڑی تو بہت خوش ہوئے اور جب دیکھا کہ وہ سب بھائیوں سے

علیحدہ بیٹھا ہے تو اس وقت اس سے پوچھا تو ان کا بھائی ہے؟ کہا ہاں۔ پھر پوچھا ان کے پاس کیوں نہیں بیٹھتا؟ کہا میرا ایک بھائی میری ماں کے بطن سے تھا یہ لوگ اس کو اپنے ساتھ لے گئے مگر اس کو پھیر کر نہ لائے کہتے ہیں اس کو بھیڑیا کھا گیا اس لئے میں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک زندہ رہوں گا کسی کام کے لئے ان کے پاس نہ بیٹھوں گا یوسفؑ نے پوچھا تو نے کسی عورت کے ساتھ نکاح بھی کیا ہے۔ کہا ہاں۔ پوچھا کوئی فرزند بھی ہوا ہے؟ کہا ہاں تین فرزند ہیں پوچھا ان کا نام کیا رکھا ہے کہا ایک کا نام گرگ دوسرے کا پیرہن تیسرے کا خون۔ پوچھا ایسے نام کیوں پسند کیے۔ کہا اس لئے کہ اپنے بھائی کو کبھی فراموش نہ کروں۔ یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا باہر جاؤ اور بنیامین کو اپنے پاس رکھ لیا۔ جب وہ سب باہر گئے۔ بنیامین کو اپنے قریب بلا کر کہا میں تیرا بھائی یوسفؑ ہوں اور اس کام کے سبب جو ان سب نے کیا غمگین نہ ہو۔ پھر اس سے کہا میں چاہتا ہوں کہ تجھے اپنے پاس رکھوں۔ بنیامین نے کہا میرے بھائی مجھ کو نہ چھوڑیں گے۔ اس لئے کہ پدر بزرگوار نے خدا کو درمیان دے کر ان سے عہد و پیمان لیا ہے تاکہ مجھ کو ان کے پاس پھیر لے جائیں۔ یوسفؑ نے کہا میں اس کے لیے حیلہ و تدبیر کروں گا مگر جو حال تو دیکھے اسے ظاہر نہ کر اور اپنے کو اس سے اطلاع نہ دے۔

جب حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو غلہ دیا اور ان کے ساتھ بہت احسان کیا اس وقت اپنے ایک نوکر کو حکم دیا کہ یہ پیمانہ بنیامین کے بار میں رکھ دے وہ پیمانہ طلائی تھا اور اس سے غلہ ناپتے تھے۔ اس نے حضرت یوسف کے حکم کے مطابق وہ پیمانہ بنیامین کے بار میں رکھ دیا اور اس کے بھائیوں کو اس امر کی اطلاع نہ تھی۔ جب وہ اپنا اسباب و متاع بار کر چکے اور وہاں سے روانہ ہونا چاہا یوسفؑ نے ان کو روکا اور منادی کو حکم دیا کہ درمیان ان کے ندا کرے کہ اے اہل قافلہ تم دُزد ہو۔ برادران یوسفؑ آئے اور پوچھا کیا چیز گُم ہوگئی ہے؟ ملازمان یوسفؑ نے کہا بادشاہ کا پیمانہ گم ہوگیا ہے جو کوئی وہ پیمانہ ہم کو دے گا وہ ایک بار شتر غلہ پائے گا۔ اور ہم ضامن ہیں کہ وہ غلہ اس کو دلا دیں گے۔ یوسفؑ کے بھائیوں نے کہا خدا کی قسم تم خود جانتے ہو کہ ہم زمین پر فساد کرنے نہیں آئے ہیں اور ہم میں کوئی دُزد نہیں ہے۔ یوسفؑ نے اس کی سزا کیا ہے جس کے پاس وہ پیمانہ نکلے اگر تم دُروغ گو قرار پاؤ۔ کہا اس کی سزا یہی ہے کہ اس کو اپنی غلامی میں رکھ لو اور ہم ستمگاروں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔ اس وقت یوسفؑ نے رفع تہمت کے لیے کہا کہ بنیامین کے بار سے پہلے بھائیوں کے بار میں تلاش کریں۔ جب بنیامین کے بار تک پہونچے اور وہ پیمانہ اس کے بار سے نکلا بنیامین کو گرفتار کر کے قید میں رکھا۔ یوسفؑ کے بھائیوں نے کہا اگر بنیامین نے دُزدی کی ہے اس کے بھائی یوسف نے بھی چوری کی ہوگی۔ یوسفؑ نے اس کلام سے تغافل کر کے کچھ جواب نہ دیا بلکہ اپنے دل میں کہا تم خود بدکردار ہو یعنی یوسفؑ کو اپنے باپ سے چرا لیا۔ پس جب وہ لوگ اپنے بھائی سے ناامید ہوئے اپنے باپ کی طرف مُراجعت کرنا چاہی اس وقت ان کے برادر بزرگ یہوٗدا نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ تمھارے باپ نے اس فرزند کے مقدمے میں تم سے پیمان خدا لیا ہے اور پیشتر یوسفؑ کے بارے میں بھی تم نے تقصیر کی تھی۔ پس تم اپنے باپ کی طرف پھر جاؤ لیکن میں ان کی طرف نہ جاؤں گا۔ اور مصر کی سرزمین سے باہر نہ نکلوں گا جب تک کہ میرے پدر بزرگوار مجھے رخصت دیں یا خدا میرے لئے حکم کرے کہ اپنا بھائی ان سے لوں اور وہ سب حکم کرنے والوں سے بہتر ہے۔ یوسفؑ کے تمام بھائی مصر کی طرف پھر گئے اور یہودا مصر میں رہ گیا۔

یوسفؑ کے بھائی جب حضرت یعقوبؑ کے پاس پہونچے اور بنیامین کا قصہ بیان کیا فرمایا تمھارے نفوس نے کسی امر کو تمھارے لئے زینت دی ہے اور وہ تمھارے کسی عمل کے سبب قید ہوا ہے۔ ورنہ عزیز کو کیا معلوم تھا کہ چور کو چوری کے سبب اپنا غلام قرار دینا چاہئے۔ پس میں صبر جمیل کرتا ہوں شاید کہ حق تعالیٰ میرے لئے سب کو پھیر لائے بدرستیکہ وہ دانا و حکیم ہے۔

علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ عزیز مصر نے یعقوبؑ کو لکھا کہ میں نے تمھارے ایک پسر یوسفؑ کو تھوڑی قیمت پر خرید کے اپنا غلام بنایا۔ اور تمھارے دوسرے فرزند بنیامین کے پاس اپنے پیمانے کو پا کر اس کو بھی اپنا غلام مقرر کیا ہے۔ حضرت یعقوبؑ پر اس نامہ سے زیادہ کبھی کوئی چیز ناگوار و دشوار نہیں گزری تھی۔ قاصد سے فرمایا اپنی قیام گاہ میں قیام کرو جب تک میں اس کا جواب لکھوں۔ پھر اس خط کا یہ جواب لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ ایک نامہ ہے یعقوبؑ اسرائیل خدا ابن اسحٰق بن ابراہیم خلیل خدا کا۔ اما بعد وہ حال مجھ کو معلوم ہوا جو تو نے اپنے نامے میں لکھا تھا کہ میرے فرزند کو خرید کے اپنا غلام بنایا ہے۔ واضح ہو کہ فرزندان آدمؑ پر بلا موکل ہے۔ بدرستیکہ میں ایک فرزند رکھتا تھا کوئی شخص دنیا میں اس سے زیادہ مجھے محبوب نہ تھا اس کے بھائی اس کو اپنے ہمراہ لے گئے تھے جب میرے پاس واپس آئے کہا اس کو بھیڑیا کھا گیا۔ اس اندوہ نے میری پُشت خمیدہ کر دی اور کثرت گریہ سے اس کے غم میں میں نابینا ہوگیا اس کا اور ایک بھائی جو اس کی ماں کے بطن سے تھا اور میں اس سے مونس رکھتا تھا وہ بھی اپنے بھائیوں کے ہمراہ تیرے پاس آیا کہ غلہ لائے مگر اس کے بھائیوں نے پھر آ کے بیان کیا کہ اس نے تیرا پیمانہ چُرایا تو نے اس کو قید کیا ہے۔ مگر ہم وہ اہل بیت ہیں جن کو گناہان کبیرہ اور دُزدی سزاوار نہیں۔ اب میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور خدائے ابراہیمؑ و اسحٰقؑ کی تجھے قسم دیتا ہوں کہ مجھ پر احسان کر اور بارگاہ خدا میں تقرب حاصل کرنے کے لئے اس کو میرے پاس بھیج دے" جب حضرت یوسفؑ نے نامہ پڑھا

اپنا چہرہ اس سے ملا اور اس کو بوسہ دے کر، بہت روئے پھر اپنے بھائیوں سے مخاطب ہوئے آیا تم جانتے ہو کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا جبکہ تم جاہل و ناداں تھے۔ ان سبھوں نے کہا تم یوسف ہو؟ فرمایا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ بدرستیکہ خدا نے ہم پر احسان و انعام کیا ہے۔ یوسف کے بھائیوں نے کہا خدا نے صورت و سیرت میں تم کو ہم پر اختیار دیا ہے جو کچھ ہم نے تمہارے ساتھ کیا ہم اس میں خطاکار تھے۔ یوسفؑ نے فرمایا آج کے روز تم پر کوئی سرزنش نہیں ہے خدا تم کو بخش دے گا وہ ارحم الراحمین ہے۔ میرے اس پیراہن کو لے جاؤ اور میرے باپ کے منھ پر ڈالو کہ وہ بینا ہو جائیں اور تم اپنے پدر اور تمام عورتوں کو میرے پاس لاؤ۔

جب یوسفؑ کے بھائیوں نے وہ پیراہن لا کر یعقوبؑ کے منھ پر ڈالا اور ان کی آنکھیں روشن ہو گئیں اس وقت یعقوبؑ نے ان سے فرمایا کہ میں نے نہیں کہا تھا کہ خدا کی طرف سے میں ان چیزوں کو جانتا ہوں جن کو تم نہیں جانتے۔ پھر اپنے فرزندوں کی درخواست پر خدا سے ان کے معافی کے طالب ہوئے۔

جب حضرت یعقوبؑ اپنے فرزندوں اور اہلبیت کے ہمراہ مصر میں داخل ہوئے۔ یوسفؑ تخت سلطنت پر بیٹھے اور تاج شاہی اپنے سر پر رکھا اس لئے کہ پدر بزرگوار ان کو اس حال میں مشاہدہ کریں۔ جب یعقوب مجلس یوسف میں پہنچے حضرت یعقوبؑ اور یوسفؑ کے بھائیوں نے سجدہ کیا۔ اس وقت یوسفؑ نے کہا اے پدر یہ اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پیشتر دیکھا تھا۔

بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب زلیخا پریشان و محتاج ہوئی بعض لوگوں نے اس سے کہا کہ یوسف پاس جا کہ اب وہ عزیز مصر ہیں وہ تیری اعانت کریں گے۔ بعضوں نے کہا ہم ڈرتے ہیں کہ مبادا تو ان کے پاس جائے اور ان آزاروں کے عوض جو تو نے ان کو پہونچائے تجھے کوئی آسیب تجھ کو پہونچائیں۔ زلیخا نے کہا جو خدا سے ڈرتا ہے میں اس سے نہیں ڈرتی۔ جب یوسف کی خدمت میں گئی ان کو تخت بادشاہی پر دیکھ کر کہا اس خدا کو حمد و سپاس سزاوار ہے جس نے اپنی اطاعت کے سبب غلاموں کو بادشاہ اور بادشاہوں کو اپنی معصیت کے سبب غلام بنایا۔ یوسف نے پوچھا وہ ارادہ جو تو نے میری نسبت کیا تھا اس کا کیا سبب تھا؟ کہا تمہارا حسن و جمال جس کا مثل و مانند نہیں۔ یوسفؑ نے کہا تیرا کیا حال ہوتا اگر تو اس پیغمبر کو دیکھتی جو زمانۂ آخر میں مبعوث ہوگا اور اس کا اسم شریف محمدؐ ہے۔ وہ مجھ سے زیادہ خوش رو، خوش خو اور سخی ہوگا۔ زلیخا نے کہا اے یوسفؑ تم نے سچ کہا۔ پوچھا تجھے کیوں کر معلوم ہوا کہ میں نے سچ کہا۔ اس نے جواب دیا اس لئے کہ جب وہ نام مبارک تمہاری زبان پر جاری ہوا ان کی دوستی خود بخود میرے دل میں پیدا ہوئی۔ حق تعالیٰ نے حضرت یوسف پر وحی نازل فرمائی کہ زلیخا سچ کہتی ہے اور اب میں زلیخا کو دوست رکھتا ہوں کہ وہ میرے حبیب محمدؐ کو دوست رکھتی ہے۔ پھر زلیخا جوان ہو گئی۔ خدا نے حضرت یوسفؑ کو حکم دیا کہ زلیخا کے ساتھ نکاح کریں۔

یَعنی :- (بیائے معروف) کسی بات کی وضاحت کرنے کے لئے، اپنا مطلب ظاہر کرنے کے محل پر۔ عربی، فصیح، رائج۔

یعنی اٹھیے کہ بحر پر جوش
گوہر کے لیے ہے کھولے آغوش — محسن

یعنی ہے :- کیوں کہ۔ اس لیے کہ۔ عربی، فصیح، رائج۔

غرق گریۂ خونی ریا نہ کر مومن
لباس یعنی پہنتے نہیں مسلمان سرخ — مومن

یعنی سب اپنے ہاتھ میں سامان ادج ہیں
جب تیغ کی علم تو علم دار فوج ہیں — تعشق

یعنی چہ :- کیوں۔ کس وجہ سے۔ فارسی۔

فقرہ :- آپ کا اس طرح بے مطلب چلا آنا یعنی چہ (نور اللغات)

قول فیصل :- بہت کمی کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

یَغما :- (بفتح اول) تاخت و تاراج۔ غارت و لوٹ۔ وہ مال غنیمت جو مسلمانوں کو فتح کے بعد حاصل ہو۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

دیا تھا مال جس کو وہ نہ پایا
سمجھ کر مال یغما سب نے کھایا — معراج المضامین

کہیں کس سے ہم اپنی حالت آہ
اس کی یغما سے ہو گئے ہیں تباہ — فتنا (قران السعدین)

یَقظَہ :- (بفتح اول) جاگنے کی حالت۔ بیداری۔ نوم کی ضد۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

یَقین :- وہ اعتبار یا اعتماد جو کسی حیثیت سے بھی زائل نہ ہو۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

یوں عمر گذاری تری فرقت میں کہ ہردم
جینے کا گماں تھا مجھے مرنے کا یقیں تھا — سالک

قول فیصل :- یقین کے تین درجے ہیں علم الیقین۔ یعنی کسی بات کا ثقات کے اقوال یا بطریق تواتر کہ جس میں بالکل شک و شبہہ نہ ہو سچ جاننا۔ عین الیقین۔ یعنی کسی چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کے اس کی ماہیت یا حقیقت پر یقین کرنا۔ حق الیقین۔ یعنی کسی چیز کی ماہیت و کیفیت کو تمام حواس سے کماینبغی معلوم کرنا یہ سب سے اعلیٰ درجے کا یقین ہے۔

صاحب گلدستۂ دانش لکھتے ہیں کہ یقین بر وزن امیر اہل دانش کی اصطلاح میں یقین اُس اعتقاد جازم مطابق واقع کو کہتے ہیں کہ جو کسی کے زائل کرنے سے زائل نہ ہو اس کے تین مرتبے ہیں۔

(۱) علم الیقین۔ (۲) عین الیقین۔ (۳) حق الیقین۔

علم الیقین وہ علم یقینی کہ ثقات کے اقوال و تواتر اخبار و دلائل و علامات سے حاصل ہو اور اپنی آنکھ کے دیکھنے سے جو یقین حاصل ہو وہ عین الیقین ہے۔ اور جو یقین کہ معلوم کی کیفیت و ماہیت اپنے ادراکات حواس و جمیع طرق علم سے

بخوبی دریافت کرنے کے بعد حاصل ہو وہ حق الیقین ہے یہ مرتبہ یقین کے مراتب میں اعلیٰ ہے۔

یَقِین :۔ کسی بات کا پورا اعتماد اور مکمل بھروسہ ہونا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بے یقیں باہم گلے ملنے کو اٹھیں دستِ شوق
ہو اگر تصویر بھی یک جا ہماری آپ کی — تعشق

محل صرف :۔ مجھے پورا پورا یقین ہے کہ جس کام کے لیے تم جا رہے ہو تمھارے ہاتھ سے انجام پاجائے گا۔

یَقِیناً :۔ ضرور۔ بیشک۔ از روئے یقین۔ عربی، فصیح، رائج۔

یاس میں جس کی ہو اُمید شدید
ہے یقیناً وہی خدائے وحید — مثنوی سبیل نجات

محل صرف :۔ اردو شاعری کا وزن یقیناً اہل یورپ کے نزدیک ترقی کر جاتا اور اس ترقی سے زبان اردو کا شمار اعلیٰ درجے کی زبانوں کے ساتھ کیا جاتا۔ (کاشف الحقائق)

یقین آنا :۔ اعتبار ہونا۔ مکمل بھروسہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دلالوں کی قسمت کا یقین آتا ہے کس کو
پاتے ہیں ترے دُر کے خریدار عجب روپ — آتش

قول فیصل :۔ یقین نہ آنا کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔

دکھاؤ جلوہ جو دعویٰ ہے خود سرائی کا
مجھے یقیں نہیں آتا سُنی سنائی کا — امیر

یَقِین جاننا :۔ اعتبار کرنا، سچ جاننا۔ باور کرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صَرف :۔ وہ بلاوجہ مجھ پر شک کر رہے ہیں تم یقین جانو سب اپنی بکتے رہے میں منھ سے بھی نہ بولی۔

یقین جانو :۔ سچ سمجھو۔ اس کو جھوٹ نہ سمجھو۔ یقین کرلو۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

ع اس کو یقین جانو گر ہو خدا کے بندے۔ ذوق

یقینِ کامل :۔ پورا پورا اعتماد۔ پورا پورا بھروسہ۔ مکمل یقین۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میں نے جو ملازم کو سو کا نوٹ دیدیا وہ بہت بڑا دیانتدار ہے مجھے یقینِ کامل ہے وہ لے کے بھاگے گا نہیں۔

یقین کرنا :۔ اعتبار کرنا۔ سچ جاننا۔ کسی بات کو بالکل صحیح سمجھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میں نے آپ سے کبھی کوئی جھوٹ بات کہی نہیں آج آپ کو میری بات کا یقین کرنا ہوگا۔

یقین کے بندے ہوگے تو سچ مانوگے :۔ (کنایتہً) اگر تم کو سچ بات کی شناخت ہوگی تو ہماری بات میں شبہہ نہ کروگے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یقین لانا :۔ باور کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

چھوڑ کر عشق صنم زاہد نہ ہو مفتون حور
کب یقین لاتا ہے دانا دور کی افواہ کا — آتش

یقین مانو :۔ سچ جانو۔ درست سمجھو۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صَرف :۔ تم میری ہر بات کو جھوٹ سمجھتے ہو۔ تم یقین مانو کہ میں جو کچھ کہہ رہی ہوں یہی ہو کے رہے گا۔

یقین نہ کرنا :۔ سچ نہ جاننا۔ شبہہ کرنا۔ اعتبار نہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صَرف :۔ آپ تو جھوٹ بولا ہی کرتے ہیں ہم آپ کی کسی بات کا یقین نہیں کرسکتے آپ چاہے ہم سے ناراض ہوجائیں۔

یقینِ وَاثِق :۔ (باضافت) مکمل یقین۔ مستحکم تیقن۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ یقینِ واثق ہوا کہ عمرو جناتوں کی نوج لایا ہے۔ (طلسم ہوشربا)

یَقِین ہُونا :۔ مکمل تیقن ہونا۔ کسی بات کا پورا بھروسہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یقیں ہے سرو لب جو بھی پانی پانی ہو
جو تیرے پاؤں پہ سر رکھ کے اشکبار ہوں میں — گویا

یَقِینِی :۔ جس میں شک وشبہہ نہ ہو۔ بے شبہہ، پورا پورا یقین۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اگر بدبختی سے یہ غنچہ بن کھلے مرجھا نہ جاتا تو حسب دستور خاندانی شاہی اودھ اُس کی ماں کا محل کے درجے تک ترقی کرنا یقینی تھا۔ (بیگمات اودھ)

یَک :۔ (بالفتح) ایک۔ اکیلا۔ واحد۔ فارسی، فصیح، رائج۔

یک انار صد بیمار :۔ چیز تھوڑی ہو اور خواہشمند کثرت سے ہوں۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ایک دل اور خواستگار ہزار
کیا کروں ایک انار صد بیمار — مجروح

تعلیم یافتہ طبقہ واو عطف کے ساتھ یک انار وصد بیمار بھی بولتا ہے۔

قول فیصل :۔ عوام اور عورتوں کی زبان پر اس طرح ہے۔ "ایک انار اور سو بیمار"۔

یک انگور وصَد زنبور :۔ چیز ایک چاہنے والے ہزار، ایک انگور اور سو بھڑیں۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

یکایک :۔ ایکا ایکی۔ ناگہاں۔ دفعتہً، یکبارگی۔ فارسی، فصیح، رائج۔

بڑی سختی سے میری جان نکلی ہے کئی دن میں
یکایک لاش کیوں کر کوچۂ قاتل سے نکلے گی — داغ

یکایک اب کی اٹھائے جو دیدۂ مشتاق
وہ بولیں سامنے دیکھو وہ آرہا ہے بُراق — مؤلف

یکبار :- ایک دفعہ - ایک مرتبہ - ایک بار - فارسی فصیح، رائج۔

دیکھا لحد تنگ کو خم ہو کے جو یکبار
ارشاد کیا فاعتبروا یا اولی الابصار — تعشق

قول فیصل :- اس محل پر ایک بار بھی شعرا نے استعمال کیا ہے۔

نیزہ چھٹنے نہ ہاتھ سے نامرد ہوشیار
رکھ کر سناں سناں پہ نکال دی جو یکبار — تعشق

یکبار ۲ :- (دفعتہً)، ناگہاں - یکبارگی - فارسی فصیح رائج۔

ع - یکبار خبر آنے کی شیریں نے جو پائی — انیس

یکبارگی :- دفعتہً - یکایک - یک بیک - فارسی - قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- جب مسلمان صبح ہی صبح وادی حنین میں پہنچے اور تنگ ڈھلواں راستوں سے ہوتے ہوئے آگے بڑھے تو دشمن نے کمین گاہوں سے نکل کر یکبارگی تیروں اور پتھروں کی بارش شروع کردی۔ (سیر امیر المومنین)

یکبارگی ۲ :- کل کا کل - سب کا سب - یکمشت - فارسی قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- میں قسطیں کر کے نہیں لوں گی آپ یکبارگی کل پیسہ دیدیجیے۔

یک بام و دو ہوا :- اس محل پر مستعمل ہے جب کسی ایک قاعدے یا دستور پر عمل نہ کریں - فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان - قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- امیر المومنین ابھی اس "یک بام و دو ہوا" پر حیرت زدہ تھے کہ ابن عباس حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ مغیرہ کس مقصد سے آپ کے ہاں آیا تھا - فرمایا کہ وہ مجھے مشورہ دینے کے لیے۔ (سیر امیر المومنین)

یک بیک :- ناگہاں - (دفعتہً)، فارسی، فصیح، رائج۔

ع - زبان حکم سے دو حرف یک بیک نکلے — اوج

یک بینی و دو گوش :- بالکل کچھ نہ ہونا - انتہائی سادگی - فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- خدا دینے پہ آتا ہے تو چھپر پھاڑ کے دیتا ہے وہی محمد امین جو ۱۲۹۱ھ میں یک بینی و دو گوش تلاش روزگار میں طول طویل سفر برداشت کر کے ایران سے ہندوستان آئے تھے ۱۳۰۱ھ میں خدا کے فضل و کرم سے فلک اودھ پر بدر کامل کی طرح جگمگا رہے تھے۔ (بیگمات اودھ)

قول فیصل :- تعلیم یافتہ طبقہ واو عاطفہ کے ساتھ یک بینی و دو گوش بھی بولتا ہے۔

یک پشتہ :- ایک طرف چھپا ہوا کاغذ - صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یک پیری و صد عیب :- ایک ضعیفی اور سیکڑوں بیماریاں فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع - مشہور ہے دنیا میں کہ یک پیری و صد عیب — انیس

یکتا ۱ :- (کنایۃً)، پروردگار عالم - فارسی صفت فصیح رائج۔

قول فیصل :- واحد و یکتا کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

یکتا ۲ :- اکیلا، بے نظیر - بے مثل - فارسی، فصیح، رائج۔

مٹی ہوا چمن گل یکتا نکل گیا
گویا تمام گھر کا کلیجہ نکل گیا — تعشق

محل صرف :- جلسے والیاں نادر زمانہ شہرۂ آفاق گائیں پری چہرہ، موسیقی میں یکتا - دلبری میں طاق۔ (فسانۂ عبرت)

لفظ یکتا جہاں خداوند عالم کی صفت ہے وہاں ان عام بندوں کے لیے بھی بولا جاتا ہے جو کسی فن یا کسی کام میں منفرد ہوں اور ان کا جواب نہ ہو۔

یکتارا ۲ :- ایک تار کا ستار - مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر اک تارا ہے - جیسے میاں سارنگی اور ستار میں چوں کہ تار ہوتے ہیں اگر ایک تار ہوگا تو ایک تارا کہیں گے اور اگر دو تار ہوں گے تو دو تارا کہیں گے۔

یکتارا ۱ :- ایک قسم کی باریک ململ (نور اللغات)

قول فیصل :- اب کوئی نہیں بولتا۔

یکتاش :- فربہ اور تندرست پہلوان، سپاہی، بہادر، سورما - ترکی - مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

ع - یکتاش و خیلتاش سے بھی توش میں فزوں — زمین

یکتائی :- منفرد ہونا - لاجواب ہونا - بے نظیر ہونا - فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

نبوت ختم حضرت پر امامت ختم ہے تجھ پر
زمانے پر ہوئی ثابت اسی سے تیری یکتائی — مہر اپوری

محل صرف :- اصل خلقت کے اعتبار سے ان میں کوئی تفاوت نہیں لہٰذا خلقت آفرینش کی یہ یک رنگی اس کے صانع کی وحدت و یکتائی کی دلیل ہے۔ (ترجمہ نہج البلاغہ)

یکتائے دہر :- منفرد زمانہ - دنیا میں ایک - فارسی ترکیب - فصیح، رائج۔

یکتائے روزگار :- دنیا بھر میں ایک - لاجواب - وہ کہ جس کا زمانے میں مثل نہ ہو - فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

جرأت میں دبدبے ہیں یکتائے روزگار
کیا جانیں کتنے دیکھے ہیں میدان کارزار — تعشق

یکتائے روزگار ہے یہ چال ڈھال میں
انداز سارے سحر کے ہیں اس کی چال میں (یعقوب علی خاں نصرت)

یکتائے زمانہ :- سارے عالم میں منفرد ہونا - بے نظیر ہونا - فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہ بزرگوار بڑے مقدس اور عالم یگانہ یکتائے زمانہ مشہور دیار و امصار ہیں ان کی زیارت مغتنمات سے ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ یکتائے جہاں کی بھی ترکیب زبانوں پر ہے

عہ یکتائے جہاں حضرت عباس سا صفدر انیس

یکتائے عصر :۔ بے مثل۔ لاجواب۔ فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

یک تہی :۔ وہ کپڑا جو دُہرا نہ ہوا اکہرا ہو۔ فارسی مؤنث۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یک تار :۔ ایک سیر۔ سولہ چھٹانک۔ اسی تولہ۔ فارسی متروک۔

قول فیصل :۔ آج سے سو برس پہلے بلکہ اس سے بھی قبل سیاق وسباق لکھنے والے یعنی محاسب پرانی ریاستوں میں اور انگریزی دفاتر میں جب حسابات لکھے جاتے تھے تو خرچ کے خانے میں اگر کسی شے کا وزن ایک سیر لکھنا ہوتا تھا تو یک تار لکھا کرتے تھے۔ اب بھی پرانے لوگ جو حساب لکھتے ہیں تو سیر کی جگہ تار کبھی کبھی استعمال کرتے ہیں جب سے انگریز گئے اور ہندوستان آزاد ہوا اور کانگریس کی حکومت ہوئی تو سیر کلو سے بدل گیا کلو ایک ہزار گرام یعنی تقریباً سترہ چھٹانک کا ہو گیا۔

یکجا :۔ ایک جگہ۔ ایک مقام پر۔ فارسی۔ فصیح، رائج۔

دو روز جو یکجا ہیں تو کچھ بات نہیں ہے
دنیا کی ملاقات ملاقات نہیں ہے تعشق

قول فیصل :۔ ایک جا بھی مستعمل ہے جو اردو ہے اور فصیح ہے یکجا کرنا بھی زبانوں پر ہے۔

ایک جا رہتے نہیں عاشق بدنام کہیں
دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں لاعلم

جیسے۔ میں نے اپنے آپ کو کچھ ایسی پیچیدگیوں میں اُلجھا ہوا پایا جن سے رہا ہونے کا خیال میرے ذہن میں نہ آتا تھا انھیں زلفوں نے نازنین کے گورے گورے رخساروں کو چھوکے رات اور دن کو یکجا کر دینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی۔ (بزم اکبری مصنفہ موہن لال نہم)

یکجان :۔ ایک دل۔ ایک اور بالکل ایک۔ فارسی صفت۔ قلیل الاستعمال۔

یکجان :۔ خوب ملا ہوا۔ اردو۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ کوئی نہیں بولتا۔

یک جان دو قالب :۔ باوفا دوست گہری دوستی، باہم انسانی محبت۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

بہت ہمدرد و یک جان دو قالب ہم نے دیکھے ہیں
نہیں ہے کوئی دنیا میں کسی کا ہم زمانیں گے
داغ

قول فیصل :۔ جان کی جگہ روح بھی بول دیتے ہیں اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ اور ایک جان یا ایک روح دو قالب بھی بول دیتے ہیں جو اردو ہے۔

یکجائی :۔ باہمی تعلقات، نشست و برخاست، ایک جگہ بیٹھنا۔ اُردو مونث، فصیح، رائج۔

یاد آیا وہ زمانہ کہ بہار آئی تھی
ہم تھے گلزار تھا اور پھولوں سے یکجائی تھی مؤلف

وہاں تو دوش نازک کو چھوا دست تمنا نے
یہاں ہوتی نہیں ہم سے گوارا تم کو یکجائی عزیز لکھنوی

یک جدی :۔ ایک دادا کی اولاد۔ فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ اُن کو کل اختیارات حاصل رہیں گے بارہ لاکھ روپیہ بطور گذارہ ملے گا اور اُن کی یک جدی قرابت داروں کو بسر اوقات کے لیے وثیقہ علٰحدہ سے ملے گا۔ (بیگمات اودھ)

یک جہت :۔ متفق۔ ہمزباں۔ فارسی صفت (نوراللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یک جہتی :۔ اتحاد۔ دوستی۔ میل ملاپ فارسی، مونث۔ دہلی کی زبان۔

تم کو لیلیٰ سے ہے جو یک جہتی
اپنا مجنوں سے بھائی چارا ہے داغ

قول فیصل :۔ موجودہ دور میں قومی یک جہتی وغیرہ کی ترکیبیں زبانوں پر ہے۔ جس کے معنی میل ملاپ بھائی چارگی کے ہیں۔ ان معنیٰ میں یہ جدید صرف ہے۔ حکومت نے ایک الگ محکمہ قومی یک جہتی کے نام سے بنایا ہے جس کا مقصد ہندوستان کی تمام قوموں میں اتحاد و اتفاق برقرار رہے۔

یک چشم :۔ ایک آنکھ کا۔ فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یک چشم :۔ (کنایۃً) منافق۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ ان معنیٰ میں کوئی نہیں بولتا۔

یک چشمی :۔ نیک و بد کو ایک نظر سے دیکھنا۔ فارسی مونث۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ ان معنیٰ میں نہیں بولتے اس جگہ ایک نظر سے دیکھنا بولتے ہیں۔

یک چشمی :۔ وہ تصویر جو ایک رُخ کی ہو۔ صفت۔

کشیدہ ہے مجھ سے جو آئینہ رو شعور
دو چشمی بھی یک چشمی تصویر ہے (نوراللغات)

قول فیصل :۔ ان معنیٰ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ بلکہ اس محل پر ایک رُخی اور دو رُخی تصویر بولتے ہیں۔

یک چوبہ :۔ وہ خیمہ جو ایک چوب کا ہو۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر ایک چوبہ ہے۔ جو اُردو ہے۔

یک دانہ :۔ ایک قسم کا موتیوں کا ہار۔ وہ موتی جو بے مثل و بے مانند ہو۔ فارسی، مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ ان معنیٰ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یک دانہ :۔ وہ موتی جو نہایت سڈول اور موزوں ہو۔

وہ موتی جو بے مثل و بے نظیر ہو۔ فارسی قلیل الاستعمال

قول فیصل :۔ عام طور سے گوہر یک دانہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

یک دَرگیر محکم گیر :۔ ایک ہی جگہ استقلال سے کام کرنا چاہیے۔ استقلال کے ساتھ ایک ہی منزل پر رہنا چاہیے فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :۔ عام طور سے یک در بگیر و محکم بگیر بولتے ہیں۔

یک دَست :۔ یکساں۔ بالکل، اک دم سے۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فوج مژگاں وہ بلا دے صف آرا تو کرے
دست بیداد سے یکدست دو عالم غارت — ذوقؔ

طاقت گئی یکدست دلیروں کے قدم کی
ہر دم کا ارادہ ہے کہ لے راہ عدم کی — انیسؔ

یک دَست :۔ خلعت کے واسطے مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

یک دَست :۔ وہ کہ جس کا ایک ہاتھ نہ ہو۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ جو بیچارے یکدست یک روپیہ لے جاتے تھے کل ان کا انتقال ہو گیا۔

یک دستی :۔ کشتی کے ایک داؤں کا نام۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے صرف دستی بولتے ہیں جو پہلوانوں اور کشتی گیروں کی اصطلاح ہے جیسے محمد حسین یہ چاہتا تھا کہ میں بغلی بیٹھ کر پکڑ لاؤں کلو نے دستی کی اور اکھیڑ مار کر گرا دیا اور جیت کر لیا۔

یکدِگر :۔ جب دو شخص باہم ایک کام میں متفق ہوں یا بہت سے شخص اس طرح پر ہوں کہ ہر واحد ہر واحد سے سروکار رکھتا ہو۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تلواروں کے جوہر ہونے لگے وار یکدگر
پھرنے لگے اشاروں پہ گھوڑے ادھر ادھر — تعشقؔ

محل صرف :۔ میر صاحب نے ایک کاغذ منگوایا اور اس میں یہ عبارت لکھی کہ ہم سادات زمینداران و باشندگان قصبہ سید آباد بعہد مستحکم اقرار کرتے ہیں کہ نظر بمصالح عقلی و شرعی ہم لوگوں نے باتفاق یکدگر قرار دیا کہ آئندہ سے ہم لوگ غمی میں کھانا تقسیم کرنے کی رسم کو موقوف کرتے ہیں۔ (موتیوں کا ہار)

یک دِل :۔ ہم خیال، ہمدم۔ ہمراز۔ ہم زبان۔ متفق۔ گہرا دوست۔ فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہنر سے بھی خدا ہم کو حاصل ہو نہیں سکتے
سبب یہ ہے کہ ہم آپس میں یکدل ہو نہیں سکتے — اکبرؔ

یک دِلی :۔ متفق ہونا۔ باہم انتہائی خلوص ہونا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

کیا ایک دلی ہے ہم نے جو کہہ بھیجا اے نظیرؔ
تم بن ہمارے دل کو ستاتی ہے چاندنی
(نظیرؔ اکبر آبادی)

یک رُخی :۔ ایک طرفہ۔ یک طرفہ۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس محل پر عام طور سے اک رخی بولتے ہیں

یک رُخی :۔ دو طرف سے ایک ہی شکل کا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یک رَنگ :۔ سچا دوست۔ بے ریا دوست۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ تنہا نہیں بلکہ دوست کے ساتھ مستعمل ہے۔

یک رَنگی :۔ ایک طرح کا۔ ایک طریقہ۔ ایک حالت۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اصل خلقت کے اعتبار سے ان میں کوئی تفاوت نہیں لہٰذا خلقت آفرینش کی یہ یک رنگی اس کے صانع کی وحدت و یکتائی کی دلیل ہے۔ (ترجمہ نہج البلاغہ)

یک رُو :۔ سچا دوست۔ جو حاضر و غائب نیک کہے۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

یک رُوئی :۔ یک جہتی۔ بے ریا ہونا۔ فارسی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یک زَبان :۔ بات کا پکا۔ متفق۔ ثابت قدم۔ فارسی، صفت، (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یوں بولتے ہیں کہ جیسے فلاں کی زبان ایک ہے یا جناب آپ میری بات کا یقین کریں جو کہہ رہا ہوں اس سے منحرف نہیں ہوں گا میری زبان ایک ہے۔

یک زَباں :۔ بہ اخفائے نون، بالاتفاق۔ سب کا ایک ہی بات کہنا، فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ میں نے جو رزولیوشن پیش کیا تو یک زباں ہو کے پورے مجمع نے تائید کی۔

یک سالہ :۔ ایک سال کا۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل :۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "اس میں ہا کا اظہار جائز نہیں"

صفت کی حالت میں بغیر اظہار ہا نہیں بولتے عوام ایک برسا دو برساتی برسا بولتے ہیں۔

یکساں :۔ ایک طرح پر۔ برابر۔ ایک سا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میر حسن ہمارے ہندوستان کے شیکسپیر ہیں جو خارجی اور داخلی شاعریوں پر یکساں قدرت رکھتے ہیں۔ (کاشف الحقائق)

ع صدا یکساں نہیں رہتا زمانہ — میر حسنؔ

قول فیصل:۔ اسی یکساں کی جگہ عورتیں عام طور سے ایک سار بولتی ہیں جیسے۔ باجی تمہارا لڑکا بڑا بے غیرت ہے یوں یکساں منہ سیے جا رہی ہوں لیکن کبھی دروازہ بند کرتا ہے اور کبھی کھولتا۔

یکساں آواز:۔ بندھی ہوئی آواز (نور اللغات)

قول فیصل:۔ نہ یکساں آواز ہی زبانوں پر ہے اور نہ بندھی ہوئی آواز کوئی بولتا ہے۔ یہ بالکل بنائے ہوئے محاورات ہیں۔

یکساں ہونا:۔ برابر ہونا۔ ایک ساں ہونا۔ ایک حیثیت کا ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

دیر و کعبہ یکساں ہے عاشقوں کو اے مومن
ہوئیے ہیں ہیں کہ ہم جی لگا جہاں اپنا — مومن

قول فیصل:۔ نہ ہونا کے ساتھ بھی زبانوں پر ہے جیسے ہر موقع یکساں نہیں ہے اور ہر ساتھ برابر نہیں ہے۔ (موتیوں کا ہار)

یکسر:۔ پوری طرح۔ تمام۔ بالکل۔ پورا کا پورا۔ فارسی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہزار شکر کہ مقتل میں وقت خوف خطر
کیا حضور کے ارشاد پر عمل یکسر — اوج

یکسر ہزار سودا:۔ جب کوئی آدمی بہت سے کاموں میں پھنسا ہوا ہوتا ہے تو وہ اپنی کم فرصتی جتانے کو یہ مثل زبان پر لاتا ہے۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر ایک سر ہزار سودا ہے۔ ایک سر کی جگہ یکسر کوئی نہیں بولتا۔ زیادہ تر عورتیں سر کی جگہ بالکسر سِر بولتی ہیں۔

یکسو:۔ ایک طرف۔ ایک جانب۔ فارسی۔ صفت۔ فصیح۔ رائج۔

محل صرف:۔ جب تک حالات یکسو نہیں ہو جاتے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے میں نے فی الحال یہ مناسب سمجھا ہے کہ ان سے جنگ نہ کی جائے۔ (سیرت امیر المومنین)

قول فیصل:۔ عوام اور عورتیں اک سو بولتی ہیں۔

یکسو کرنا:۔ کسی ایک حد پر پہونچانا۔ کسی بات کو طے کر دینا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر اک سو کرنا ہے جو عورتوں کی زبان ہے۔

یکسو ہونا:۔ سب سے الگ ہونا۔ ایک طرف ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

ع جو یکسو ہے سب سے وہی چار سو ہے۔ ناسخ

یکسوئی:۔ مستقل مزاجی۔ قیام۔ استقلال۔ فارسی۔ مونث۔ فصیح۔ رائج۔

مزاج اہل زمانہ میں ہے وہ یک سوئی
مریض کے بھی مرض میں نہ جمع ہوں اضداد — داغ

قول فیصل:۔ عوام اور عورتیں اسی محل پر اک سوئی بھی بولتی ہیں۔

یکشنبہ:۔ اتوار کا دن۔ فارسی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

محل صرف:۔ روز یکشنبہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کا اور روز دوشنبہ حسنین علیہما السلام کا اور روز سہ شنبہ تین اماموں کا ہے۔ (تحفۃ العوام)

یک طرفہ:۔ ایک طرف کا۔ جن میں دوسری طرف کا لحاظ نہ کیا جائے۔ فارسی۔ صفت۔ فصیح۔ رائج۔

محل صرف:۔ ان واقعات کو دیکھنے کے بعد اس یکطرفہ جنگ کو جہاد سے تعبیر کرنا اسلامی جہاد کے مفہوم کو بدل دینے کے مترادف ہے۔ (سیرت امیر المومنین)

قول فیصل:۔ اسی محل پر عوام اک طرفہ بھی بولتے ہیں لفظ فیصلہ کے لیے اس کا صرف زیادہ ہے۔ اک طرفہ ڈگری بھی عام طور سے زبانوں پر ہے۔

یک فنی:۔ (کنایتہً) بے نظیر۔ فن کا کامل۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب یہ قلیل الاستعمال ہے۔

یک قلم:۔ بالکل۔ یک تخت۔ فوراً۔ ضرور۔ فارسی۔ صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

آدمی کیا جانور بھی یک قلم ہوتے ہیں محو
خط کبوتر لے گیا گردان پورا ہو گیا — رشک

نہیں ہے اعتبار ان کا وہ یہ کہہ کر مکر جاتے
نوشتے ان کی باتوں کے ظفر تم یک قلم لے لو
(بہادر شاہ ظفر)

یک قلم پھولنا پھلنا:۔ از اول تا آخر۔ کل کے کل۔ تمام۔ اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ جواہر کے درخت لگے تھے یک قلم پھولے پھلے تھے۔ (طلسم ہوشربا)

یک گونہ:۔ ایک طرح کی۔ ایک قسم کی۔ فارسی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو
یک گونہ بے خودی مجھے دن رات چاہیئے — غالب

یک تخت:۔ قطعاً۔ بالکل۔ سادا۔ سب۔ کل کا کل۔ فارسی۔ فصیح۔ رائج۔

محل صرف:۔ اسی طرح زیاد، ابن حنظلہ تمیمی نے بھی کچھ ایسا ہی مشورہ دیا مگر حضرت نے ان مشوروں کو قابل اعتنا نہ سمجھا اور ان مشیروں کی رائے کے خلاف اپنی اصابت رائے پر بھروسا کرتے ہوئے انہیں یک تخت معزول کرنے کا فیصلہ بحال رکھا۔ (سیرت امیر المومنین)

یک لقمۂ صباحی بہتر ز مرغ و ماہی:۔ صبح کے ناشتے کے وقت کا ایک نوالہ اپنی قوت میں مچھلی اور مرغ سے بہتر ہے۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ صبح صبح خالی جائے نہ پیا کرو معدے میں

اور خشکی پیدا کرے گی چائے کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور کھا لیا کرو۔ کیا یہ فارسی مقولہ تمھارے پیش نظر نہیں ہے
یک لقمہ صباحی بہتر ز مرغ و ماہی۔

یکم :۔ ہر مہینے کی پہلی تاریخ۔ فارسی مؤنث، رائج۔

محلِ صرف :۔ تمھیں یہ نہیں معلوم کہ چاند ہو گیا آج یکم ماہ محرم ہے اور تم سرخ کپڑے پہنے ہوئے ہو۔

قولِ فیصل :۔ یکم ماہ، رجب یکم ماہ شعبان وغیرہ وغیرہ کی ترکیب سے بہر حال اضافت صحیح ہے کیوں کہ یہ سب عربی مہینے ہیں۔ لیکن یکم اپریل یکم مئی یکم جون یا یکم ماہ اپریل وغیرہ کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے۔ گو اضافت صحیح نہیں ہے لیکن عام طور سے زبانوں پر ہے۔

یکم ۲۔ پہلا نمبر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ ان معنیٰ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یک مُشت :۔ ایک مرتبہ میں۔ اکٹھا۔ ایک بار، ایک دفعہ، کُل کا کُل۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ کلکتہ میں بھی شاہ معزول کے انتقال پر نکاحی بیویوں کے علاوہ متاعی بیویوں کی تعداد پورے ڈھائی سو تھی جن کو آٹھ درجوں میں تقسیم کر کے ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار سے لے کر پندرہ روپے ماہوار تک گزارے دیے گئے تھے۔ اور بعض کو یک مشت رقم دے کر بھی رخصت کر دیا گیا تھا۔ (بیگمات اودھ)

قولِ فیصل :۔ عوام اور عورتوں کی زبان پر ایک مُشت ہے

اک سلسلہ ہوس کا ہے انساں کی زندگی
اس ایک مشت خاک کو غم دو جہاں کا ہے — چکبست

یکَ مَن علم و دَہ مَن عقل می باید :۔ ایک حصّہ علم کے لیے دس حصّہ عقل کی ضرورت ہے۔ تھوڑے علم کے لیے زیادہ عقل کی ضرورت ہے۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ دورانِ گفتگو میں پڑھا لکھا طبقہ صرف "یک من علم و دہ من عقل" بھی بول دیتا ہے۔

یکَ مَنزِ لَہ :۔ وہ مکان جس کی ایک ہی منزل ہو۔ ایک منزلہ مکان۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر ایک منزلہ ہے۔ اور تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی یک منزلہ بھی بول دیتا ہے۔

یکَ نالہ :۔ ایک نالہ۔ ایک فریاد۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

شورشِ کر ہم نواؤں کا ابلتا ہے یہ دل
رخصت یک نالہ اے صیاد جاتی ہے بہار — سودا

یکَ نظرے خوش گزرے :۔ تھوڑی ہی دیر کی ملاقات کی گھڑیاں اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :۔ یہ راز محبت ہے۔ منازل پُر خار دصحرا ہائے راہ ناہموار کو کس مصیبت سے طے کیا صرف اس اُمید پر کہ "یک نظرے خوش گزرے" اور دو چار باتیں کریں گے اپنی شبہائے فراق کا حال کہیں گے۔ (طلسم ہوش رُبا)

یکے بَعد دِیگَرے :۔ ایک کے بعد دوسرا۔ پے در پے، مسلسل، فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محلِ صرف :۔ تین ہی دن بعد یکے بعد دیگرے دونوں چل بسے۔ (فسانۂ آزاد)

یک نَفَس :۔ ایک دم۔ تھوڑی دیر۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ تھوڑی دیر کے معنیٰ میں ایک نفس یا اک نفس بھی بولتے ہیں جو اردو ہے۔ جیسے

ع اک نفس خلق میں آرام نہ پایا ہم نے — لا اعلم

یک نَہ شُد دُو شُد :۔ ایک بلا تو تھی ہی دوسری اور آگئی۔ ایک امر عجیب کے بعد دوسرے امر عجیب کا ظاہر ہونا۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بولی ہے یک نہ شد دو شد کیا خوب
دوسرا اور ہے کوئی محبوب — تعلق

محلِ صرف :۔ اس خط اور دایہ (خاکی شادی کے خاکے کو پڑھ کر میاں خواجہ بدیع الزماں نے اپنا سر پیٹ۔ کئی بار اشعار پڑھے اور بہت جھلائے ..... تھوڑی دیر کے بعد ہر مزجی کے ایک آدمی نے دوسرا رقعہ دیا۔ سمجھے مس روز کا محبت نامہ ہے لیا۔ چوما۔ سر پر رکھا پھر بوسے لیے۔ کھولا تو یہ قطعہ خواجہ کی نظرِ فیض اثر سے گذرا۔

جگت آشنا خواجۂ نامدار
چلے بیاہ کرنے کو نوانے کے خط
سرِ راہ پھبتیں سرِ پاک پر
نقط دو سو سولہ پڑیں بے نقط

اب اور بھی جھلائے مارے غصّے کے منہ تمتمانے لگا ایں! یک نہ شد دو شد اچھا سمجھا جائے گا اور دو سو سولہ کا کون سا حساب ہے؟ پڑیں تو ضرور مگر دو سو سولہ کس جھکوے کے سر پر پڑیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں ایک نہ شد دو شد بھی بول دیتی ہیں۔ دہلی میں بھی بولتے ہیں۔

زخم جگر دکھایا کہ رحم اس کو آئے گا
قاتل نمک چھڑکنے لگا ایک نہ شد دو شد — حسن

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس کی وجہ تسمیہ اس طرح مشہور ہے کہ کوئی شخص اس بات کا عامل تھا کہ مُردے کو اپنے افسوں اور منتر کے وسیلے سے جگا کر اس کے گھر کا تمام حال پوچھ کر اس کے گھر والوں کو بتا دیا کرتا تھا یعنی جو بات اُن کے خاندان والوں کو اُن سے دریافت کرنی ہوا کرتی تھی یہ ہمزاد کے وسیلے سے پوچھ دیا کرتا تھا جب یہ شخص مرنے لگا تو اس نے اپنے ایک شاگرد کو یہ عمل بتا دیا۔ اس نے بطور آزمائش قبرستان میں جا کر ایک مردے کو جگایا مگر پھر قبر میں داخل کرنے کا منتر بھول گیا تب ناچار ہو کر

اُس نے اپنے استاد کو جاکر جگایا کہ وہ اس کا اتار ابتائیں تو یہ بلا پیچھے سے چھوٹے مگر استاد بھی اس عالم میں کچھ نہ بتا سکا۔ پہلے تو ایک ہی مردہ ساتھ تھا اب دو دو ہو گئے اس وقت اس نے یہ کلمہ کہا کہ یک نہ شد دو شد یعنی ایک بلا تو ٹلی ہی نہ تھی کہ دوسری اور گلے پڑی۔ بعض لوگ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ایک ساحرہ بڑھیا تھی اس پر معاش تھی کہ وہ قبرستان میں جاکر تین معاش پڑھ کر جس قبر پر پھونک دیتی فوراً مردہ کفن لیکر حاضر ہو جاتا۔ یہ کفن تو لے لیتی اور پھر دوسرا منتر پڑھ کر اس پر وہ ماش مارتی تو وہ سیدھا قبر میں چلا جاتا۔ یہ جادوگرنی بازار میں لاکر کفن کا کپڑا بیچ ڈالتی اور اس طرح اپنا کام چلایا کرتی۔ اس کی یہ کیفیت دیکھ کر ایک آدمی کو لالچ آیا اس نے مدت تک اس کی خدمت کی۔ مگر اس نے ہمیشہ لیت و لعل میں رکھا۔ لیکن مرتے وقت وہ عمل بتا دیا ہنوز مُردے کے قبر میں داخل ہونے کا منتر نہ بتایا تھا کہ اس کی جان نکل گئی۔ یہ شخص آزمایش کے طور پر قبرستان گیا اور وہاں جاکر اُسی طرح تین معاش قبر پر پڑھ کر پھونکے مردہ جھٹ کفن لیکر حاضر ہوا مگر یہ اُسے دوسرے منتر کے معلوم نہ ہونے کے سبب قبر میں داخل نہ کر سکا مُردہ اس کے پیچھے ہو لیا۔ یہ اور بھی گھبرایا اور اس نے مجبور ہو کر اس ساحرہ کو قبر سے جگایا لیکن وہ بھی ایسی صورت میں کچھ نہ بتا سکی بلکہ اس کے ساتھ ہو لی اس وقت اِس نے کہا واہ یک نہ شد دو شد کیا تدبیر کی اور کیا نتیجہ ہوا۔

یک ہفتہ :۔ (کنایۃً) چند روزہ۔ تھوڑے دن۔ قلیل مدت۔ فارسی مذکر فصیح، رائج۔

اس ہستی یک ہفتہ کے دن سیر میں گزرے
منگل نہیں دنیا میں بنارس کے مقابل رشک

یکے راہگیر و دیگرے را دعویٰ مکن :۔ اس محل پر بولتے ہیں کہ جب یہ کہنا مقصود ہوتا ہے کہ جو مل رہا ہے غنیمت سمجھ کے لیلو اور جو باقی رہ جائے اس کو بعد میں حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

یکے نقصانِ مایہ و دیگرے شماتتِ ہمسایہ :۔ اس محل پر بولتے ہیں کہ جب اپنا نقصان ہو جائے اور دوسرے انگشت نمائی کریں یعنی طنز کریں۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :۔ قبلہ یہ تو بڑا کڑا سوال ہے۔ یکے نقصان مایہ و دیگرے شماتت ہمسایہ سچ تو یہ ہے کہ عمر بھر اس ناچ رنگ ہی کے پھندے میں پھنسے رہے۔

(فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ اس طرح بھی بول دیتے ہیں جیسے کہ ایک تو نقصان مایہ اور دوسرے شماتت ہمسایہ۔

یکّہ :۔ (بفتح اول و تشدید دوم) اکیلا۔ تنہا۔ فارسی صفت قلیل الاستعمال۔

وہ دس ہزار تھے تعداد میں یہ بیس ہزار
حضور یکّہ و تنہا شریر تیس ہزار — اوج
نہ وہ رفیق ہیں ڈیوڑھی پہ اب نہ وہ خدّام
کھڑے ہیں یکّہ و تنہا قریب در کے امام

(سرزار لکھنوی)

قولِ فیصل :۔ عام طور سے فصحا اور عوام ترکیب کے ساتھ ہی بولتے ہیں جیسا کہ حضرت اوج اور سرزار لکھنوی کے شعر میں ہے۔

یکّہ :۲۔ لاثانی۔ یکتا۔ بے نظیر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یکّہ :۳۔ اکا۔ مذکر۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ عوام عام طور سے نہیں بولتے۔ قدیم زمانے میں محاسب لوگ جب خرچ کی مدیں قائم کرتے تھے تو لکھتے تھے کہ کرایہ یکہ آمد و رفت ۱۲ مگر وہ نہ عوام اور نہ خواص عام طور سے اکّے کو اکا ہی بولتے تھے اور یہ ایک قسم کی دو پہیوں کی گاڑی ہوتی ہے جس میں دو بم لگے ہوتے ہیں اور بموں کے بیچ میں گھوڑا ہوتا ہے۔ عام طور سے اس گاڑی میں تین سواریاں بیٹھتی ہیں اور ایک ہانکنے والا۔

یکّہ تاز :۔ پورا ماہر۔ صرف اپنے بل بوتے پر بھروسہ کرنے والا۔ بہادر وہ شہسوار جس کے مقابلے پر کوئی گھوڑا نہ دوڑا سکے۔ فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع۔ پسپا تھے یکّہ تاز، وہ تازی جدھر گئے — انیسؔ

ع۔ اکثر ہیں یکّہ تاز جوانانِ روم و شام — انیسؔ

یگانگت :۔ قرابت، قربت، غیریت کی ضد۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ غلط ہے۔ صحیح یگانگی ہے۔

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ اردو میں یگانگی سے بنا لیا ہے بمعنی یک جہتی میرے نزدیک یگانیت کو اس پر ترجیح ہے۔

مؤلف کو یگانیت سے اتفاق نہیں ہے کیوں کہ یہ غلط ہے اس محل پر یگانگی ہی صحیح ہے۔

یگانگی :۔ وحدت۔ انفرادیت، یکتائی۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ حضرتؐ نے فرمایا میں تم کو اس امر کی دعوت و ہدایت کرتا ہوں کہ خدا کی یگانگی کی گواہی دو۔

(ترجمہ حیات القلوب جلد دوم)

یگانہ :۔ رشتہ دار۔ اپنا، غیر کی ضد، قرابت دار، فارسی فصیح، رائج۔

ہم سے بیگانہ ہر یگانہ ہوا
آشنا لیکن آشنا نہ ہوا — جلالؔ

قولِ فیصل :۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ یہ اصل میں یک گانہ تھا۔

یگانہ :- واحد۔ اکیلا۔ فرد۔ صفت پروردگار۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بے مثل و یگانہ، دل عالم کا نگہباں
مطبوع طباع سببِ آیۂ قرآں

(واجد علی شاہ اخترؔ)

یگانہ :- بے نظیر، بے مثل۔ لاجواب۔ لاثانی۔ یکتا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

وہ نازنیں یہ نزاکت میں کچھ یگانہ ہوا
جو پہنچی پھولوں کی بدّھی تو دوشانہ ہوا — آتشؔ

رباعی

عالم کے یگانوں میں یگانہ ہیں حسینؑ
بڑھتا ہوا ایماں کا خزانہ ہیں حسینؑ
کہتی ہے پکار کے یہ تسبیح نجات
اخترؔ کی رحمت کا بہانہ ہیں حسینؑ — مؤلف

یگانۂ روزگار :- دنیا میں اپنے فن میں ایک یکتا، کمال میں لاثانی۔ فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

محل صَرف :- یہ ماننا پڑے گا کہ حضرت تعشق مرحوم بحیثیت غزل گو اور مرثیہ گو تغزل کے بادشاہ اور یگانۂ روزگار تھے۔

یگانہ و بیگانہ :- اپنا اور غیر۔ قربت رکھنے والا اور جس سے کوئی تعلق نہ ہو۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صَرف :- مرزا محمد عباس صاحب مرحوم بہت بڑے سخی تھے یگانہ و بیگانہ کی قید نہیں تھی سب کو برابر سے خیال کرتے تھے۔

قول فیصل :- اپنا اور بیگانہ کی ترکیب سے بھی استعمال کیا گیا ہے۔

نہ ہم تم نہ اپنا نہ بیگانہ ہوگا
بیاں حشر تک سب کا افسانہ ہوگا — میر عشقؔ

یَل :- پہلوان۔ بہادر۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صف باندھے ہوئے ترک کے اور روم کے یل تھے
سب دشت میں تیروں کے شجر تیغ کے پھل تھے

انیسؔ

قول فیصل :- اس کی فارسی جمع یلان بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

کرتے تھے نعرۂ یلاں سے ظہور
معنی یوم ینفخ فی الصّور

(مثنوی نسخۂ محبت جناب ضمیر)

یَل شَل :- خوب موٹا فربہ اندام۔ صفت (نور اللغات)

قول فیصل :- اُردو زبان میں داخل نہیں۔

یلدا :- (بالفتح) وہ اندھیری رات جو سب سے بڑی ہوتی ہے جسے اہل فارس منحوس سمجھتے ہیں۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :- تنہا نہیں بولتے شب یلدا کی ترکیب سے عام طور سے زبانوں پر ہے۔

ع۔ کہکشاں جوں شب یلدا میں نمایاں بہ فلک — سوداؔ

یلغار :- (بفتح اول) دھاوا، چڑھائی۔ دشمن پر حملہ۔ فوج کشی۔ اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

مرنے کو بیمار خود تیار ہے
فوج غم کی کس لئے یلغار ہے — اثرؔ

محل صَرف :- اکبر نے یلغاریں تو بہت کیں مگر عجیب وہ یلغار تھی جب کہ احمد آباد گجرات میں خان اعظم اس کا کوکہ گھر گیا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل :- ترکی زبان میں اس کا املا ایلغار (بفتح اول و دوم و سکون سوم و فتح چہارم) تھا اردو میں عام طور سے یلغار بولنے لگے۔ قدیم زمانے میں دونوں الف غیر ملفوظ تھے اور انھیں معنی میں یلغر بولا جاتا تھا۔

فوج کفار کا ہر سو سے وہ یلغر وہ غریو
گھیر نے فخر سلیماں کو چلے سیکڑوں دیو — آرزو لکھنوی

اب یہ قریب بہ متروک ہے۔

یلمعی :- (بالفتح و فتح سوم و کسر چہارم و تشدید پنجم) ذہین اور طباع آدمی۔ اردو فارسی میں بغیر تشدید ہے عربی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اردو زبان میں یہ لفظ داخل نہیں۔

یَم :- (بفتح اول و تشدید میم)، بڑا دریا۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

رگ غلط دعوئ نشتر وحشت سے کھلی
یم خون موجزن آنکھوں سے دم چند رہا — رشکؔ

قول فیصل :- فارسی اور اردو میں بغیر تشدید یم زبانوں پر ہے۔

یمان۔ یمانی :- (بغیر تشدید) یمن کی طرف منسوب ہے یمنی۔ یمن کا باشندہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر یمنی ہے باشندے کے لیے کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے اور عقیق کے ساتھ عام طور سے زبانوں پر ہے۔

یُمن :- (بضم اول) اقبال مندی، برکت، عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اڑ گیا طائر بہار چمن
دیکھئے یُمن آشیاں میرا — آتشؔ

یمن اس عقد نے بخشا ہے جہاں کو ایسا
جو گرہ آج لگائی سو ہے لگتی محکم — ذوقؔ

قول فیصل :- یمن و برکت کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔ اور یمن قدم کی ترکیب سے بھی استعمال ہوا ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے

اثر اکسیر کا یُمن قدم سے تیرے پایا ہے
جدائی خاک رہ مل کر بناتے ہیں بدن بگڑا — آتشؔ

یَمَن :- (بفتح اول و دوم) عرب کے ایک مشہور ملک کا نام۔

عربی، مذکر، رائج۔

یہ بلبلیں نے بدخشان و یمن دکھلا دیا
مُشک بو زلف نے تاتار و ختن دکھلا دیا   آتش

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ عرب کے ایک مشہور ملک کا نام جو کعبے سے جانب یمین یعنی دست راست واقع ہے۔ اور جس کی وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے۔ کیوں کہ اہل عرب نے کعبے کو ایک شخص قرار دیا ہے۔ اور جس کا منھ مشرق کی جانب ہے اور اس کی پیٹھ مغرب کی طرف اس شہر کا عقیق اور لعل بہت مشہور ہے نیز وہاں کی چادریں اور کپڑا بھی نامی ہے۔ سہیل ستارہ اسی جگہ نکلتا ہے۔

یمنی:۔ ملک یمن سے نسبت رکھنے والا اور یمن میں پیدا ہو۔ عربی صفت، رائج۔

قول فیصل:۔ یمن کے باشندے کے لیے عام طور سے زبانوں پر ہے اور عقیق اور لعل کے لیے بھی بولتے ہیں۔

یمنی ۲:۔ ایک قسم کا نیلے رنگ کا کبوتر۔ اُردو مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

یمین:۔ (بالفتح ویائے معروف) سیدھا ہاتھ۔ داہنا ہاتھ۔ دست راست۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

دست یمیں جو کٹ کے گرا جی ہوا نڈھال
مایوسیوں میں گھر گیا بڑھتا ہوا جلال   مؤلف

یمین ۲:۔ قسم۔ سوگند۔ حلف۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اردو میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یمین الدولہ:۔ قدیم زمانے میں بادشاہ معزز اور مقرب ہستیوں کو یہ خطاب دیا کرتے تھے۔ عربی ترکیب، رائج۔

محل استعمال:۔ نواب شجاع الدولہ کے صرف ایک بیٹے نصیر الدولہ پیدا ہوئے جو یمین الدولہ نواب سعادت علی خاں کے مختلف البطن بھائی تھے۔ (بیگمات اودھ)

قول فیصل:۔ نظام دکن کے وزیر اعظم سر مہاراجہ کشن پرشاد المتخلص بہ شاد کا خطاب منجملہ دیگر خطابات کے یمین السلطنت بھی تھا۔ ان خطابات میں عربی ترکیب تو ضرور ہوتی تھی مگر معنی کا کوئی لحاظ نہیں کرتا تھا۔

یمین و یسار:۔ داہنی طرف اور بائیں طرف۔ دائیں جانب اور بائیں جانب۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دغا میں دست یمین و یسار ساتھ کٹے
علم کو دانتوں سے روکا جو دونوں ہاتھ کٹے   مودب

یمین و یسار ۲:۔ فوج کا دایاں اور بایاں بازو۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ خاص طور سے ان معنی میں زبانوں پر نہیں ہے۔

یُنفخ فی الصُّور:۔ وہ دن کہ جس دن صور پھونکا جائے گا۔ یعنی قیامت کا دن۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کرتے تھے نعرہ یلاں سے ظہور   (مثنوی نسخہ محبت قلمی،
معنی یوم ینفخ فی الصور   (از جناب ضمیر)

یوحی:۔ ایک قسم کا سانپ جس کی نسبت مشہور ہے ہزار برس کا ہو جائے تو ہر شکل چاہے اختیار کرلے۔ عربی مذکر رائج۔

ع۔ یوحی بنا جو سانپ کہن سال ہو گیا۔   صبا

قول فیصل:۔ بہت تجربہ کار اور بہت تیز آدمی کے لیے عوام اور عورتیں اس کا استعمال کرتی ہیں۔ جیسے۔ تم اس کے پھندے میں نہیں پھنسنا وہ بہت پرانا یوحی چلتا ہوا ہے تمھاری لُٹیا ڈبو دے گا۔

یُورپ:۔ ایک بر اعظم کا نام جو مغرب کی طرف واقع ہے انگلستان۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل استعمال:۔ اردو شاعری کا وزن یقیناً اہل یورپ کے نزدیک ترقی کر جاتا اور اس ترقی سے زبان اردو کا شمار اعلیٰ درجے کی زبانوں کے ساتھ کیا جاتا۔ (کاشف الحقائق)

قول فیصل:۔ یورپ کے رہنے والے کو یورپی اور یوروپین کہتے ہیں۔ جیسے اس کی مثال مثنوی مولائے روم ہے اس مد کی مثنویاں یورپین زبانوں میں کم ہیں۔ (کاشف الحقائق)

یُورش:۔ (بضم اول و واو ملفوظ نیز غیر ملفوظ و کسر سوم) چاروں طرف سے حملہ۔ چڑھائی۔ دھاوا۔ ترکی مونث رائج۔

گرے ہیں دانت چلتے چلتے کچھ بھی گھس گئے سارے
ہوئی ہے ہر طرف سے مجھ پر یورش ناتوانی کی
(وجاہت)

قول فیصل:۔ شرف نے مذکر نظم کیا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

(مذکر) یوں سامنا بھی کبھی یار خوب رُو سے ہوا
زمانے بھر کا یورش مجھ پر چار سو سے ہوا   شرف

اس کی اردو جمع یورشیں اور یورشوں ہے۔ جیسے ترکوں نے اس کے مغربی حصے پر یورشیں کرکے اس کی حالت بدل ڈالی۔   (کاشف الحقائق)

یُور ہائنس:۔ بادشاہ اور شہزادہ کے خطاب کرتے وقت حضور والا کی جگہ مستعمل ہے۔ انگریزی۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

یوسفؑ:۔ (بضم اول و سوم) ایک مشہور پیغمبر کا نام جو حسن و جمال میں یکتائے روزگار تھے۔ حضرت یعقوبؑ پیغمبر کے فرزند۔ ع۔ بی۔ مذکر، رائج۔

غیرت یوسفؑ ہے یہ وقت عزیز
میر اس کو رائیگاں کھوتا ہے کیا   میر

تعریف سُن کے حضرت یوسفؑ کے حسن کی
غصے میں بند کھول رہے ہیں نقاب کا   جدید

قول فیصل:۔ حضرت یعقوب کے ۱۲ بیٹے تھے جن میں سب سے چھوٹے حضرت یوسفؑ تھے۔ آپ حسن و جمال میں بھی شہرۂ آفاق تھے۔ حضرت یعقوبؑ آپ کو بہت چاہتے تھے۔

اس وجہ سے دوسرے بھائیوں نے آپ پر حسد کیا اور کسی بہانے سے باہر لے جاکر ایک کنویں میں ڈال دیا کہ جب یہ نہیں رہیں گے تو باپ ان سے محبت بھی نہیں کریں گے۔ اتفاق سے ایک قافلہ ادھر سے گزرا۔ ان کو معلوم ہوگیا کہ اس کنویں میں کوئی گرا ہے تو حضرت یوسف علیہ السلام کو نکالا ان کے بھائیوں کو خبر ہوگئی تو آکر دعویٰ کیا کہ یہ ہمارا غلام ہے جو بھاگ گیا تھا۔ اس پر اس قافلے کے لوگوں نے آپ کو بیسؔ یا چالیسؔ درہم (تقریباً پانچ یا دس روپیہ) میں خرید لیا اور اپنے ساتھ مصر لے گئے۔ وہاں جاکے آپ کو فرعون (بادشاہ) مصر کے وزیر عزیز مصر کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ اس نے آپ کو اپنے گھر میں رکھا اور چوں کہ آپ بہت ہی حسین و جمیل تھے عزیز مصر کی زوجہ راعیل (زلیخا) آپ پر بے طرح عاشق ہوگئی اور بدکاری کے لیے اپنے پاس بلایا۔ مگر آپ نے انکار کر دیا۔ اس غصے میں اس نے آپ ہی اُلٹی تہمت لگا کر اور اپنے شوہر سے شکایت کرکے آپ کو قید کرا دیا جس میں آپ سات سال پڑے رہے۔ وہاں کے دو قیدیوں نے خواب دیکھا اور حضرت یوسفؑ سے ان کی تعبیر پوچھی۔ آپ نے جو بتا دیا وہی ہوا۔ اس کے بعد بادشاہ مصر کو پتہ چلا کہ قید خانے میں ایک قیدی صحیح تعبیر بتاتا ہے۔ اُس نے آپ کو بلاکر اپنے خواب کی تعبیر دریافت کی۔ آپ کی تعبیر سے وہ خوش ہوگیا اور اپنے دربار میں جگہ دے دی۔ پھر جب عزیز مصر مرگیا تو حضرت یوسفؑ اس کی جگہ خزانے کے مہتمم ہوگئے۔ اور گویا پورے مصر پر آپ کی حکومت ہونے لگی۔ جب آپ کے بھائیوں نے آپ کو قافلے کے ہاتھ بیچ دیا تھا تو گھر واپس جاکر حضرت یعقوب سے کہا تھا کہ یوسفؑ کو بھیڑیا لے گیا ہم لوگ کچھ نہ بناسکے حضرت یعقوب کیا کرتے۔ پھر جب حضرت یوسفؑ مصر کے عزیز ہوگئے تو تمام اطراف میں سخت قحط پڑا حضرت یعقوبؑ کے باقی ۱۱ بیٹے اپنے وطن کنعان (شام) سے مصر آئے کہ کچھ غلہ لے جائیں۔ حضرت یوسفؑ نے ان کو پہچان لیا۔ بہت غلہ دلایا اور نہایت محبت سے پیش آئے۔ پھر حضرت یعقوب اور گھر والوں کو بھی مصر میں بلالیا۔ اس وقت آپ کے خواب کی تعبیر ظاہر ہوئی۔ جو آپ نے بچپن میں دیکھا تھا کہ گیارہ ستارے اور چاند سورج آپ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ آپ کی حالت اس وقت ایسی تھی کہ گویا آپ کے بھائی بلکہ کل مصر والے آپ کو سجدہ کر رہے تھے۔ حضرت یعقوبؑ مصر میں آنے کے ۱۷ برس بعد انتقال کر گئے اور حضرت یوسفؑ نے ۱۱۰ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ حضرت یعقوب نے انتقال کے وقت حضرت یوسف کو اپنا وصی مقرر کیا تھا۔ حضرت یوسف نے بھی اپنا ولیعہد و وصی خود ہی اپنے بھائی یہودا کو مقرر کیا تھا۔ تفصیلی حالات یعقوبؑ کے ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

یوسف ۲:۔ قرآن مجید کے ایک سورے کا نام ۔ سورۂ یوسف۔ عربی مؤنث، رائج۔

یوسفؑ ثانی :۔ حسن میں گویا یوسفؑ۔ حضرت یوسف کا سا حسین۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کشورِ حسن میں رتبہ ہے یہ جانی تیرا
نام مشہور ہوا یوسفِ ثانی تیرا — بحر

یوشع :۔ (بضم اوّل و واو معروف) ایک مشہور پیغمبر کا نام عربی، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل :۔ جناب موسیٰؑ و ہارونؑ کے بعد جناب یوشع بن نون بنی اسرائیل کے پیشوا اور مقتدا ہوئے۔ اور ان کے امور کی اصلاح کرتے رہے اور ان آزار پر صبر کیا جو بادشاہان جور سے ان کو پہونچتے تھے۔ یہاں تک کہ ان میں سے تین بادشاہ ہلاک ہوئے۔ اس وقت حضرت یوشع کی حکومت قوی ہوئی۔ اور امر و نہی میں استقلال ہوا۔ بعد اس کے منافقان قوم موسیٰؑ سے دو شخصوں نے صفیرا یا صفورہ دختر شعیبؑ جو زوجہ موسیٰؑ تھی فریب دیا اور اپنے ہمراہ لے جاکر ایک لاکھ لشکر کے ساتھ حضرت یوشعؑ پر خروج کیا۔

حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ زوجہ موسیٰؑ نے جب یوشع بن نون پر خروج کیا۔ زرافہ پر سوار تھی اور وہ ایک جانور ہے جو شتر گاؤ پلنگ سے مشابہ ہوتا ہے اور اس لیے اس کو شتر گاؤ پلنگ بھی کہتے ہیں۔ اوّل روز زوجہ موسیٰؑ کو غلبہ ہا اور آخر روز یوشعؑ اس پر غالب آئے۔ جو لوگ اس وقت حاضر تھے ان میں سے بعضوں نے حضرت یوشعؑ سے کہا کہ اس کو سیاست کریں۔ فرمایا چوں کہ موسیٰؑ اس کے پہلو میں سوتے تھے میں اس کے بارے میں حرمت موسیٰؑ کی رعایت کرتا ہوں اور انتقام لینا خدا پر چھوڑے دیتا ہوں۔

بعضے روایات معتبرہ میں مذکور ہے کہ جب موسیٰؑ و ہارون نے مدت تیہ میں رحلت کی حضرت یوشع بن نون بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لے کے عمالقہ سے جنگ کرنے شام کی طرف گئے اور شام کے شہروں سے جس شہر میں پہونچے اس کو فتح کیا۔ جب شہر بلقا میں پہونچے وہاں ایک بادشاہ تھا جس کو بالق کہتے تھے اس سے اور حضرت یوشعؑ سے مکرر لڑائی ہوئی مگر اس کے لشکر کا کوئی شخص قتل نہ ہوا۔ جب اس کا سبب دریافت کیا۔ ان لوگوں نے کہا۔ ان لوگوں میں ایک عورت ہے اور وہ ایسا علم رکھتی ہے جس کے سبب ان میں سے کوئی قتل نہیں ہوتا۔ یوشعؑ نے ان سے صلح کی اور وہاں سے آگے روانہ ہوکر دوسرے شہر میں پہونچے۔

وہاں کے بادشاہ نے جب دیکھا کہ حضرت یوشعؑ کے مقابلے کی طاقت اس میں نہیں ہے۔ بلعم باعور کو طلب کیا کہ وہ اسم اعظم کے ذریعے اس بادشاہ کے غالب

ہونے کے لئے دعا کرے۔ جب بلعم اپنے گدھے پر سوار ہوکر بادشاہ کی طرف چلا اس کا گدھا منھ کے بل گر پڑا۔ بلعم نے کہا تو نے یہ کیا کیا۔ وہ گدھا بقدرت خدا گویا ہوا اور کہا میں کیوں کر نہ اس طرح کروں۔ یہ جبرئیلؑ اپنے ہاتھ میں حربہ لیے ہوئے تجھ کو بادشاہ کے پاس جانے سے منع کر رہے ہیں۔ اس کلام نے اس پر کچھ اثر نہ کیا اور بادشاہ کی طرف روانہ ہوا۔ جب بادشاہ کے پاس پہونچا بادشاہ نے اس سے خواہش کی کہ اسم اعظم کے ذریعہ قوم یوشعؑ پر نفرین کرے۔ بلعم نے کہا پیغمبر خدا ان کے ہمراہ ہے میری نفرین اثر نہ کرے گی۔ مگر میں تجھے ایک ترکیب بتاتا ہوں وہ یہ ہے کہ تو خوبصورت عورتوں کو آراستہ کر کے بحیلہ خرید و فروخت ان کے لشکر میں روانہ کر کہ اہل لشکر ان کی طرف راغب ہوں اور ان کے ساتھ زنا کریں اس لیے کہ جس گروہ میں زنا کی کثرت ہوتی ہے حق تعالیٰ طاعون کو اس گروہ پر مسلط کرتا ہے۔ جب اس بادشاہ نے بلعم کی تدبیر کے موافق عمل کیا قوم یوشعؑ بکثرت زنا کی مرتکب ہوئی۔ حق تعالیٰ نے یوشعؑ پر وحی نازل فرمائی کہ بنی اسرائیل نے یہ کار بد اختیار کیا اور میرے عذاب کے مستحق ہوئے۔ اگر تم کو منظور ہو میں دشمن کو ان پر مسلط کروں۔ یا قحط سے یہ لوگ ہلاک ہو جائیں یا مرگ مفاجات ان کے لیے مقرر ہو۔ یوشعؑ نے عرض کی کہ خداوندا یہ سب فرزندان یعقوب ہیں مجھے منظور نہیں کہ دشمن ان پر مسلط ہو اور یہ بھی منظور نہیں کہ قحط سے ہلاک ہوں۔ اگر تجھے معذب کرنا ان سب کا منظور ہے مرگ مفاجات سے ان پر عذاب کر۔ خدا نے طاعون کو ان پر مسلط کیا اور ایک دن تین ساعت میں ستر ہزار بنی اسرائیل ہلاک ہوئے۔ اور روایت عامہ و خاصہ میں مذکور ہے کہ جب یوشعؑ نے ان سے جنگ کی اور قریب تھا کہ ان پر غالب ہوں ناگاہ آفتاب غروب ہو گیا۔ اس وقت حضرت یوشعؑ نے دعا کی اور حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے آفتاب کو پھیر دیا۔ جب حضرت یوشعؑ ان پر غالب آئے پھر آفتاب غروب ہو گیا۔

حضرت یوشعؑ کی عمر ایک سو چھبیس برس کی تھی اور اپنے بعد کالب بن یوحنا کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر کیا۔

یُوگ:۔ (بضم اوّل و واو مجہول)، عبادت، پرستش۔ ہندی، مذکر، رائج۔

یوگ اس کا کرو تو اچھا ہے
کہ وہی ذات اس کی زیبا ہے — حامد

قول فیصل:۔ زیادہ تر اہل ہنود ہی اس کا استعمال کرتے ہیں۔

یُوگ:۔ (بضم اوّل و واو مجہول) ورزش، کثرت۔ ہندی، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ بدر اسلام صاحب ضمیمہ قومی آواز مورخہ ۲۰ فروری ۸۳ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ

ہندستان کے مہان رشیوں میں سے ایک گھیرنڈ رشی ہوئے ہیں انھوں نے اپنی تصنیف گھیرنڈ سنتا میں کہا ہے کہ ہوس کے برابر کوئی گناہ گار بنانے والی شے نہیں، یوگ کے تکبر کی کوئی طاقت نہیں، علم سے بڑا کوئی دوست نہیں اور غرور و تکبر جیسا کوئی دشمن نہیں ہے۔

یوگ کے کل آٹھ مدارج مانے گئے ہیں جن میں سب سے زیادہ معروف یوگ آسن ہیں، یوگ آسن کے فوائد کو مختصر الفاظ میں گھیرنڈ رشی کے الفاظ میں سمجھا جا سکتا ہے کہ "یوگ سے قوی تر کوئی شے نہیں ہے" یہ ایک بے ضرر اور زندگی کے ہر مرحلہ میں کارآمد قوت ہے لیکن اس کی ابتدائی ورزشیں یوگ آسن وغیرہ جو اس مضمون میں زیر نظر آئیں گی بڑی صبر آزما ہیں یہ یوگ کے مبتدی کے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کے لیے بھی مفید ہیں۔ ان کے کرنے والے کی عمر طویل ہوتی ہے۔ یہاں میری مراد عمر کی طوالت سے یہ نہیں ہے کہ جو عمر لے کر انسان پیدا ہوا ہے اس میں کچھ اضافہ ہو جائے گا بلکہ عمر کی طوالت سے میری مراد جوانی کی زندگی سے ہے یوگ آسن کرنے والے کے جسم میں جوانی کی علامتیں تا دیر بنی رہتی ہیں اور یوگ کی ورزشوں کا کرنے والا قوت، امنگ اور صحت کا چلتا پھرتا سمندر بن جاتا ہے اس کا سڈول اور چھبیلا جسم قابل رشک ہو جاتا ہے ایسی ہی صحت میں زندہ دل رہ سکتا ہے۔

یوگ آسن جسم میں غیر مفید آلائش جسم کو بھی نہیں ٹکنے دیتے ان آلائش کے وجود اور یوگ آسنوں کے ان پر اثر کو اس طرح سمجھا جا سکتا ہے۔

جس طرح بارش کا پانی گڑھوں اور نالوں میں بھر جاتا ہے اور کسی طرف اس گڈھے سے نہ نکل پانے کے سبب کچھ وقت گزر جانے پر گدلا، گندا اور بدبودار ہو جاتا ہے اور اس میں بیماریاں پھیلانے والے جراثیم پرورش پانے لگتے ہیں ٹھیک اسی طرح جسم کے ایسے اعضاء جو آرام طلبی کی وجہ سے بے عمل اور عبث ہو جاتے ہیں وہ جسمانی گندگیوں کے لیے ایک پناہ گاہ کا کام دیتے ہیں اور جسمانی بیماریوں کی آماجگاہ بن جاتے ہیں۔

اسی طرح وہ کمرہ جو کئی روز کے بعد کھولا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ اس میں سیل ہو جائے گی، جالے لگ جائیں گے اور دھول بھری ہوئی ہوگی ٹھیک اسی طرح جسم کے وہ اعضاء جو روزمرہ کے کاموں کے کرنے کے باوجود اپنی ورزش نہیں پاتے ان اعضاء میں بے عملی کے سبب جسم کے فاسد مادے اکٹھا ہونے لگتے ہیں جو کہ ان اعضاء کے افعال کو اور دشوار بنا دیتے ہیں رفتہ رفتہ اعضا سخت ہونے لگتے ہیں اور کمزور پڑ جاتے ہیں جو پورے جسمانی نظام پر بری طرح اثر انداز ہوتے ہیں اور ان کے لیے وبال جان بن جاتے ہیں ایسی حالت سے بچنے کے لئے یوگ آسنوں کو کرنا بہت مفید ہے یوگ کی

ہر ورزش اپنے دائرہ اختیار سے متعلقہ عضلات پر کچھ نہ کچھ مفید اثر ڈالتا ہے۔ مجموعی طور پر یہ ورزشیں عضلات کو پھیلاتی، اینٹھتی، کھینچتی، سکیڑتی اور دباتی ہیں اس طرح سے جو عضلات کھنچتے پھیلتے ہیں ان کی ورزش ہو جاتی ہے اور جو اعضا، اینٹھے، سکیڑے، دبائے جاتے ہیں ان کی صحت افزا تھکان کو دور کرنے والی لطیف مالش ہوتی ہے اور پھر اس ورزشی آسن کا ایک دم مختلف جانب سے کیا جانے والا آسن کرنے سے فوائد اور ورزش کا اثر بدل جاتا ہے اور اس طرح جسم تندرست رہتا ہے۔

یوم :۔ (بالفتح) دن۔ روز۔ عربی، مذکر، رائج۔

آج ہی کیوں نہ وصل کی ٹھہرے
ساعت اچھی ہے یوم اچھا ہے — ناصر

قول فیصل :۔ اردو زبان میں تنہا یوم کا صرف کم کے ساتھ ہے اس کی جگہ روز اور دن عام طور سے زبانوں پر ہے۔ اس کی جمع ایام ہے اور یوم وفات، یوم ولادت کی ترکیب سے بھی بول دیں گے جیسے آج یوم ولادت امام حسینؑ ہے۔ شام کو دیانت الدّولہ کی کربلا میں محفل ہے۔

یوماً فیوماً :۔ روز بروز۔ دن بہ دن۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

گر یونہی یوماً فیوماً حسن روز افزوں بڑھے
دھوم پڑ جائے تری محبوب جانی چاہیے — رند

یوم الحساب :۔ حساب کا دن، وہ دن جس میں لوگوں کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا۔ روز قیامت، روز جزا، روز محشر۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

یوم السبت :۔ ہفتے کا دن، یوم شنبہ۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ یوں تو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے لیکن قرآن مجید میں یوم السبت کا صرف موجود ہے۔

یومیہ :۔ روزانہ کی محنت کی اجرت۔ دن بھر کی اجرت جو اسی دن مل جائے، فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دل سی شے لے کر وہ کہتے ہیں یہ مجھ سے اے منیر
ایک بوسہ یومیہ تیرا مقرر ہو گیا — منیر

قول فیصل :۔ ورکشاپ وغیرہ میں جن کا مہینہ بھر کے بعد حساب ہوتا ہے تو ماہانہ تنخواہ کہتے ہیں اور جن کو روز کی روز مزدوری مل جاتی ہے اس کے لیے یومیہ کہتے ہیں۔

یوں :۔ اس طریقہ سے، اس طرح سے، اس طرز سے، اس ڈھنگ سے۔ اردو، فصیح، رائج۔

یوں خاک پر گرے کہ لرزنے لگی زمیں
حلقہ بنا کے پاس کھڑے ہو گئے لعیں — مؤلف

بڑھ بڑھ کے کہتے جاتے تھے یوں اکبر جواں
دیکھوں تو رن سے بھاگ کے جاتا ہے تو کہاں — تعشق

قول فیصل :۔ دہلی میں بواو معروف لکھنؤ میں عام طور سے بواو مجہول بولتے ہیں۔

یوں ۲ :۔ اشارے کے واسطے یہ کی جگہ۔ جیسے یوں کہو کہ تم کو بات کرنا نہیں آتی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

یوں ۳ :۔ مفت، بیکار کی جگہ، بلا قیمت، اردو دہلی کی زبان۔

گر کہیے کہ یوں لیتے ہو تم دل کو تو وہ شوخ
کس ناز سے کہتا ہے کہ یوں دیتے ہو یا قرض — مومن

کہے یوں جو چاہے کوئی بیر سے
یہ نسبت علیؑ کو نہیں غیر سے — میر حسن

یوں ۴ :۔ کہنے کے لیے، برائے نام، اردو فصیح، رائج۔

جہاں میں یوں تو خدا کا ہر ایک بندہ ہے
جو کام آئے کسی کے وہ نیک بندہ ہے — میر عشق

یونان :۔ (بضم اول وواو معروف) ایک مشہور ملک کا نام جس میں بڑے سے بڑے حکیم گزرے ہیں۔ فارسی مذکر، رائج۔

دلربائی کی ہیں یاد اس بت کو کیا کیا حکمتیں
اب تو ہندستان بھی خطّہ ہے اک یونان کا — منیر

محل صرف :۔ ہومر کی ایلیڈ کا بھی طور ہے کہ قریب قریب ڈراما کی خوبیوں کو پہونچ گئی ہے اور حقیقت حال بھی یہی ہے کہ یونان میں ڈراما ایجاد اسی کتاب کی بنیاد پر ظہور میں آیا۔ (کاشف الحقائق)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ وہ ملک جسے یونان بن یافث بن نوح علیہ السلام نے آباد کیا تھا یورپ کے ایک مشہور مردم خیز ملک کا نام جس کا دارالخلافہ اے تھینز یعنی مدینۃ الحکما ہے اس شہر کی شہرت اس سبب سے ہے کہ یہاں کی شاندار قدیم عمارتیں اب تک موجود ہیں۔ یونان کے بہت بڑے بڑے حکیم جیسے سقراط، بقراط، افلاطون، ارسطو وغیرہ اسی شہر میں ہوئے۔ زمانہ سلف میں اسی ملک نے جملہ علوم و فنون میں بڑی ترقی کی تھی۔ ہومر جو بڑا نامی شاعر ہے اسی ملک کا تھا پہلے یہ ملک سلطان روم کے قبضے میں تھا مگر ۱۸۳۰ء سے خود مختار ہو گیا ہے اس کا حدود اربعہ یہ ہے کہ شمال میں ملک روم جنوب مشرق در مغرب میں بحیرۂ شام خلیج کا نتھ اس ملک کو دو حصوں میں منقسم کرتی ہے۔ چنانچہ حصہ شمالی کو یونان شمالی اور جنوبی کو جزیرۂ نما موریا کہتے ہیں اس کے علاوہ اور بہت سے جزائر یونان کی عملداری میں ہیں۔

یونانی :۔ یونان کا رہنے والا۔ یونان کا باشندہ۔ فارسی، رائج۔

یونانی :۔ ملک یونان کی زبان۔ گریک۔ فارسی مذکر قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ لازمی مضامین۔ اس کی مثال فارسی میں شاہنامہ، انگریزی میں پیراڈائز لاسٹ، یونانی میں ایلیڈ اور اوڈیسی لاطینی میں اینڈ اور سنسکرت میں رامائن اور

مہابھارت میں۔ (کاشف الحقائق)

یونانی :۔ طب یونانی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ تنہا نہیں طب یونانی کی ترکیب سے بولتے ہیں۔ یونانی دوا اور یونانی علاج بھی عام طور سے زبانوں پر ہے۔ جیسے اگر تم چاہتے ہو کہ مرض جڑ سے جاتا رہے تو تم یونانی علاج کرو ڈاکٹری علاج میں سوائے لیپا پوتی کے اور کچھ نہیں۔

قدیم زمانے میں عام طور سے حکماء حاذق کھلا ہوا نسخہ لکھتے تھے یا خود مریض کو لکھ کر دیتے تھے یا بول دیتے تھے طلباء میں کوئی شخص حکیم صاحب کی خدمت میں پیش کر دیتا تھا وہ ایک نظر ڈال کے مریض کو دیدیتے تھے اور پرہیز بتا دیتے تھے۔ عام طور سے نسخہ فارسی زبان میں ہوتا تھا۔ مثلاً۔ شدید نزلے میں یہ نسخہ ہوتا تھا جو اتفاقاً مجرب ہے۔ اور بہت جلد نزلے کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔

گل بنفشہ کشمیری۔ عناب ولایتی۔ سپستان۔ برگ گاؤزبان
۴ ماشہ ۵ دانہ ۷ دانہ ۴ ماشہ
بادیان نیم کوب۔ مویز منقہ۔ در آب جوشانیدہ صاف نمودہ
۴ ماشہ ۷ دانہ
شربت عناب انداختہ۔ صبح و شام نیم گرم بنوشند۔

تیز کھانسی کا نسخہ جو نہایت مفید ہے۔
۲ تولہ دو تولہ دو تولہ
شکر تیغال۔ صمغ عربی۔ تخم بادرنجبویہ مقشر۔ باریک سائیدہ آرد عناب آرد سپستان آرد خطمی بہ شربت عناب سرشتہ قدرے قدرے بلیسند۔

موجودہ دور میں یہ طریقہ قریب قریب ختم ہو گیا ہے۔

یونان میں علم الادویہ اور علم دوا سازی کا اصل عروج بقراط (HIPPOCRATES) کے زمانہ میں ہوا۔ بقراط کو علم الادویہ کا باوا اور اسقلابیوس کا پیر کہا جاتا ہے اس نے اپنی کتاب میں چار سو ادویات کا ذکر کیا ہے۔ تھیوفراسٹس (THEO PHRASTUS) (۲۸۷-۳۷۰ ق م) علم نباتات کا مورث اعلیٰ تسلیم کیا جاتا تھا اس نے اپنی کتاب "(پودوں کی تاریخ)" میں پانچ سو ادویات کا ذکر کیا ہے۔ دسکرودوس (DIOSCORIDES) نے مختلف ممالک کے پودوں اور جانوروں کا مطالعہ کر کے کثیر تعداد میں ان نباتیاتی معدنی اور حیاتیاتی نمونے جمع کر کے اس علم میں گرانقدر اضافہ کیا۔

پلینی (PLINY) (۲۳-۷۹ء) کی کتاب "نیچرل ہسٹری" ۳۷ جلدوں میں مشتمل ہے جس کی جلدیں ۲۰، ۲۲ صرف طبی نباتات کے لیے مخصوص ہیں۔ پلینی (Pliny) دسکرودوس (DIOSCORIDES) کا ہمعصر تھا۔ جالینوس (GALEN) نے جو سنہ ۱۳۰ء میں پرگمی (PERGAN) میں پیدا ہوا تھا۔ بہت سی نباتی ادویہ تیار کیں جو اس کے نام پر گیلی نیکلس (GALENICALES) کہلائیں اس نے علم دوا سازی پر تیس کتابیں تصنیف کیں اس نے ان میں اپنے قاری کو نصیحت کی کہ کسی دوا کے خواص کے جاننے کے لیے اسے بار بار پرکھنا چاہیے۔

ڈسکرودوس (DIOSCORIDES) کے زمانے میں ہندوستانی ادویات کا آفتاب نصف النہار پر تھا اور معالجات و سمیات میں ہندوستانی طبیبوں کا علم دوسرے ممالک کے مقابلے میں کہیں زیادہ ترقی یافتہ تھا یونانی اطباء نے ان ادویات کی صحت بخش اثرات قبول کر کے اُسے قرابادینوں کو مفید تر بنا دیا۔ اور بہت سے یونانی فلاسفر مثلاً پیراسلس (PARACELSUS) بقراط اور فیثاغورث (PYTHAGORUS) وغیرہ نے مشرقی ممالک کا مسلسل دورہ کر کے ہندو تہذیب کو پھیلانے میں معاون ثابت ہوئے۔ دسکرودوس (DIOSCORIDES) نے اپنی تحریروں میں واضح طور پر ذکر کیا ہے کہ ادویات کی کھوج میں یونانیوں نے ہندوستان اور دیگر مشرقی ممالک سے کس قدر استفادہ کیا ہے۔ دمہ میں دھتورہ کا پتا، ناج اور بدہضمی میں پھلہ، خلال کے لیے جال گوند اور ریاحی تکالیف و نزخرے کی بیماریوں میں باچا (ACORUS CALAMUS) کا استعمال قدیم ہندوستان ہی کی دین ہے۔

یونانیوں کے علاوہ رومن قوم نے بھی ہندوستانی ادویات میں بڑی دلچسپی لی۔ صدیوں قبل ہندوستان اور روم کے درمیان ہندوستانی ادویات کی تجارت بڑے پیمانے پر ہوتی تھی ایک انگریز مستشرق کیپٹل جانسٹن نے ادویات اور سرجری پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے "وسیع اور زرخیز ہندوستان نباتات کی حقیقی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ ہمیں سرجری اور ادویات کے میدان میں جو کچھ ملتا ہے وہ بہت کچھ اسی کی دین ہے اور یونانیوں اور رومن لوگوں نے قدیم ہندوستان کی قرابادین سے آزادانہ استفادہ کیا ہے

(ماخوذ از قومی آواز مورخہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۸۲ء)

یوں بھی واہ وا اور وں بھی واہ وا :۔ ہر حیثیت سے خوب ہونے کی جگہ۔ ہر طرح سے لاجواب ہونے کے محل پر۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

یوں بھی دیکھا ووں بھی دیکھ :۔ خوشی دیکھ لی اب غمی دیکھ۔ نیرنگی زمانہ کے متعلق کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس طرح سے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یوں بھی :۔ اس طرح بھی منظور ہے۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ کسی بات کی مجبوری ظاہر کرنے کے محل پر۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

یوں بھی ہوتا ہے :۔ ایسا بھی۔ اس طرح بھی۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

میرے تغیر حال پر مت جا
یوں بھی اے مہربان ہوتا ہے — میر درد

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ یوں کی جگہ ووں بولتے ہیں۔

یوں تو :۔ اس عنوان سے، اس طرح سے، اس ڈھنگ سے، اس طریق سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع۔ یوں تو نکل سکیں گے یہ دل اختیار کے — آتش

یُوں تو :- ورنہ۔ وگرنہ کی جگہ۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

غفلت کا ہوش کس کو ہے افضل مری طرح
یوں تو برائے نام ہیں میخوار اور بھی — افضل

یُوں تو :- کسی چیز کی حقیقت اور اصلیت ظاہر کرنے کے لیے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یوں تو ہر ایک دور میں مَیں سب کے ساتھ تھی
بے پردگی میں حضرت زینبؑ کے ساتھ تھی — مؤلف

یُوں تو :- دیکھنے میں، برائے نام، بادی النظر میں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خوبصورت یوں تو بہتیرے تھے لیکن پارسا
نازنیں نازک کہ نازک بدن کوئی نہ تھا — آتش

یُوں تُوں کرنا :- (کنایتہً) بدزبانی کرنا۔ (نوراللغات)
قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یُونٹ :- (بضم اول و واو معروف وکسر سوم) تعداد، اعداد۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :- تمھارے کارڈ میں کتنے لوگ ہیں اب گورنمنٹ ہر ایک مہینے میں ایک یونٹ پر فی آدمی ایک کلو شکر دیتی ہے

قول فیصل :- بجلی کے میٹر کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے اب کی جو بجلی کا بل آیا ہے اس میں دو سو یونٹ کی جگہ دو ہزار یونٹ لکھ کر آگئے ہیں اسے بجلی گھر جا کر ٹھیک کروانا ہے۔

یُوں جانا :- بیکار جانا، کسی کام کا انجام نہ پانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :- آزاد۔ الٰہی خیر۔ چلیے شنبہ یوں گیا چہار شنبہ کو فرصت ہے۔ (فسانۂ آزاد)

یونسؑ :- ایک مشہور پیغمبر کا نام۔ جو جناب ہودؑ کی اولاد اور قوم بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے تھے۔ عربی، مذکر، رائج۔

قول فیصل :- بسند حسن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے کسی قوم سے بعد ظہور آثار عذاب کے عذاب کو رد نہیں کیا مگر قوم یونسؑ سے۔ حضرت یونسؑ ان کو ہمیشہ اسلام کی دعوت دیتے تھے مگر وہ انکار کرتے تھے پس حضرت یونسؑ نے چاہا کہ ان پر نفرین کریں۔ ان میں دو شخص مومن تھے ایک عابد جس کا نام تنوخا اور دوسرا عالم جس کا نام روبیل تھا وہ عابد یونسؑ سے کہتا تھا کہ ان پر نفرین کرو اور وہ عالم کہتا تھا کہ نفرین نہ کرو۔ اس لیے کہ خدا آپ کی دعا رد نہیں کرتا۔ مگر اپنے بندوں کا ہلاک کرنا بھی اسے منظور نہیں۔ یونسؑ نے عابد کا قول قبول کیا اور ان پر نفرین کی۔ خدا نے وحی نازل فرمائی کہ میں اس قوم پر فلاں سال و فلاں ماہ و فلاں روز عذاب نازل کروں گا۔ جب اس وعدے کا وقت نزدیک آیا یونسؑ اس عابد کے ساتھ اپنی قوم سے باہر نکلے۔ مگر وہ عالم وہیں رہا۔ جب عذاب نازل ہونے کا دن آیا اس عالم نے ان سے کہا کہ خدا کی درگاہ میں توبہ و استغفار اور گریہ وزاری کرو شاید کہ تم پر رحم کرے۔ اور عذاب کو تم سے پھیر لے۔ پوچھا کس طرح توبہ و تضرع کریں۔ کہا صحرا میں جمع ہو اور اطفال کو عورتوں سے علٰحدہ رکھو۔ اور شتر و گاؤ و گوسفند کو ان کے بچوں سے جدا کر دو اور بہ گریہ وزاری بارگاہ خدا میں دعا کرو۔

وہ سب شہر کے باہر جمع ہوئے۔ جیسا کہ ان سے کہا تھا اسی طرح عمل کیا۔ اور نہایت گریہ وزاری کی۔ پس خدا نے ان پر رحم فرمایا اور عذاب کو ان سے پھیر دیا۔ باوجودیکہ عذاب ان پر نازل ہو چکا تھا۔ اور ان کے قریب پہونچ گیا تھا اس عذاب کو پہاڑوں کی طرف متفرق کر دیا۔

یونسؑ جب شہر کی طرف آئے کہ دیکھیں وہ لوگ کس طرح ہلاک ہوئے۔ ان کو دیکھا کہ اپنے کھیتوں میں زراعت کر رہے ہیں۔ ان سے پوچھا کہ قوم یونسؑ کا کیا حال ہوا؟ ان لوگوں نے حضرت یونسؑ کو نہ پہچانا اور کہا کہ یونسؑ نے ان پر نفرین کی تھی ان کی دعا مستجاب ہوئی اور عذاب ان پر نازل ہوا مگر وہ لوگ جمع ہوئے اور بہ گریہ وزاری درگاہ الٰہی میں دعا کی پس خدا نے ان پر رحم فرمایا اور عذاب کو ان سے پھیر کر پہاڑوں کی طرف متفرق کر دیا۔ اب وہ لوگ یونسؑ کی تلاش میں ہیں تاکہ ان پر ایمان لائیں۔ یونسؑ کو غیظ آیا اور غضبناک دریا کے کنارے تک گئے وہاں ایک کشتی نظر آئی جو اسباب اور آدمیوں سے بھری تھی اور چاہتے تھے کہ اس کو روانہ کریں یونسؑ نے سوال کیا کہ ان کو بھی کشتی میں داخل کریں۔ جب ان کو کشتی میں داخل کیا اور وہ کشتی درمیان دریا پہونچی۔ حق تعالیٰ نے ایک بہت بڑی مچھلی کو حکم دیا وہ آئی اور کشتی کی راہ روک دی۔ یونسؑ نے جب وہ مچھلی دیکھی بہت ڈرے اور کشتی کے عقب آئے۔ وہ مچھلی بھی عقب کشتی آئی اور اپنا منھ کھول دیا۔ جب اہل کشتی عاجز ہوئے کہا کوئی گنہگار ہم میں ہے دریافت کرنا چاہیے کہ وہ شخص کون ہے؟ بعد اس کے قرعہ ڈالا اور حضرت یونسؑ کے نام نکلا۔ پس ان کو مچھلی کے منھ میں ڈال دیا اور وہ مچھلی پانی میں چلی گئی۔ سات روز ان کو لے کر دریاؤں میں پھراتی تھی۔ تا اینکہ دریا ہائے بحور میں داخل ہوئی۔ وہاں قارون پر عذاب کر رہے تھے۔ جب قارون نے حضرت یونسؑ کی آواز سنی اس فرشتے سے جو اس پر عذاب کر رہا تھا دریافت کیا کہ یہ آواز کس کی ہے۔ فرشتے نے کہا حضرت یونسؑ کی آواز ہے جو شکم ماہی میں قید ہیں۔ قارون نے کہا مجھے اجازت دیتا ہے کہ ان سے کلام کروں۔ فرشتے نے کہا ہاں۔ قارون نے پوچھا اے یونسؑ موسیٰ کیا ہوئے۔ فرمایا رحلت کی۔ قارون یہ سن کر رویا اور کہا ہارونؑ کیا ہوئے فرمایا انھوں نے بھی رحلت کی۔ قارون بہت رویا اور بیتاب ہوا پھر پوچھا کلثوم خواہر موسیٰؑ جو میرے نامزد تھی کیا ہوئی فرمایا اس نے بھی رحلت کی۔ قارون یہ سن کر رویا اور بہت بے تاب ہوا۔ حق تعالیٰ نے اس فرشتے کو جو اس پر عذاب کرنے کے لیے موکل تھا حکم دیا کہ بقیہ ایام دنیا میں اس پر عذاب نہ کرے اس لیے کہ اس نے اپنے عزیزوں کے لیے گریہ و بے تابی کی۔

حضرت یونسؑ نو ساعت شکم ماہی میں رہے اور دوسری روایت میں امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ تین دن شکم ماہی میں رہے اور جب کہ تاریکی شکم ماہی اور تاریکی دریا اور تاریکی شب میں دعا کی اور کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ خدا نے ان کی دعا مستجاب کی اور مچھلی نے ان کو دریا کے کنارے اگل دیا۔ پھر خدا نے ان کے لیے کدو کا درخت لگایا۔ وہ کدو کو چوستے تھے جس طرح کہ پستان کو دودھ کے واسطے چوستے ہیں اور اسی کے سایے میں بسر کرتے تھے اور ان کے موئے بدن سب گر گئے تھے اور پوست نازک ہو گیا تھا۔ حضرت یونسؑ شب و روز ذکر و تسبیح خدا میں مصروف رہے تا ایں کہ ان میں قوت آئی اور ان کا جسم پھر محکم ہوا۔ اس وقت خدا نے ایک کیڑے کو حکم دیا اس نے درخت کدو کی جڑ کھائی اور وہ درخت خشک ہو گیا۔ یونسؑ پر یہ حال بہت ناگوار گزرا وہ غمگین و محزون ہوئے۔ حق تعالیٰ نے ان پر وحی نازل کی کہ اے یونسؑ تم کیوں اندوہناک ہو۔ عرض کی خداوندا تو نے کیڑے کو اس درخت پر جس سے مجھے نفع پہونچتا تھا مسلط کیا اور اس نے درخت کو خشک کر دیا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اے یونسؑ کیا تم اس درخت کے لیے اندوہناک ہوتے ہو جس کو نہ تم نے بویا نہ پانی دیا تھا نہ اس کی پرداخت کی کہ وہ کیوں خشک ہو گیا اس لیے کہ اب اس سے مستغنی ہو گئے ہو۔ مگر ایک لاکھ آدمیوں سے زیادہ کے لیے جو نینویٰ میں ہیں اندوہ ناک نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہو کہ ان پر عذاب نازل ہو۔ بدرستیکہ اہل نینویٰ ایمان لائے اور پرہیزگار ہو گئے ہیں تم ان کی طرف پھر جاؤ۔ یونسؑ نے اپنی قوم کی طرف مراجعت کی۔ جب شہر نینویٰ کے نزدیک پہونچے۔ شہر میں داخل ہونے سے شرم آئی۔ وہاں ایک چرواہا نظر آیا اس سے فرمایا۔ یہاں سے جا اور اہل نینویٰ کو ندا دے کہ یونسؑ پھر تمھاری طرف آئے ہیں۔ اس نے کہا کیوں دروغ کہتے ہو۔ یونسؑ دریا میں غرق ہو گئے ان کا پھر آنا ممکن نہیں۔ فرمایا یہ تیری گوسفند گواہی دیتی ہے کہ میں یونس ہوں۔ وہ گوسفند گویا ہوئی اور گواہی دی کہ یہی حضرت یونسؑ ہیں۔ وہ چرواہا اپنی بکریاں لے کر اپنی قوم کی طرف دوڑا۔ جب اس نے اپنی قوم میں ندا کی حضرت یونسؑ آئے ہیں۔ سب نے چاہا کہ اس کو ماریں اس نے کہا میں گواہ رکھتا ہوں کہ حضرت یونسؑ آئے ہیں۔ پوچھا گواہ تیرا کون ہے کہا یہ گوسفند گواہی دیتی ہے کہ یونسؑ آئے ہیں پس اس گوسفند نے گواہی دی کہ یہ سچ کہتا ہے۔ خدا نے پھر یونسؑ کو تمھاری طرف پلٹایا۔

اہل قوم یونسؑ کی طرف دوڑے ان کو شہر میں لا کر ان پر ایمان لائے۔ حضرت یونسؑ اپنی قوم میں رہے یہاں تک کہ دنیا سے رحلت کی۔

یونسؔ:۔ زید پور بارہ بنکی کے ایک معزز گھرانے کی فرد جن کو شاعری میں خاص ملکہ حاصل تھا۔

قول فیصل:۔ یونس زید پوری کا نکلتا قد۔ نحیف و ناتواں جسم ابھری ہڈیوں والا جھریوں میں لپٹا چہرہ چہرے پر سفید خشخشی داڑھی اور ترا شی ہوئی مونچھیں رخساروں کی ہڈیاں ابھری، بڑی ستواں ناک پچکے گال، گہرائی میں دبی دبی چمکتی آنکھیں چھوٹے ابھرے کان، چوڑا پر شکن ماتھا، بھنچے ہوئے ہونٹ ان پر متین مسکراہٹ وضع قطع سے سادگی و فطری نیکی عیاں۔ باتوں میں اعتماد اور یقین کی جھلک، ڈھیلی گلا بند لکھنوی شیروانی۔ سر پر گول چوڑی دیوار کی ایرانی ٹوپی، پیر میں بوسیدہ سا پمپ۔ یہ تھے مولانا یونس حسین صاحب۔ یونسؔ زید پوری جنھیں سب سے پہلے میں نے راجہ کنٹوارہ کی کوٹھی کنٹوارہ ضلع کھیری میں نہایت دردناک و پر اثر انداز میں ذکر شہادت کرتے دیکھا اور ہم ضلع ہونے کی نسبت سے ان پر رسائی حاصل کی چند سالوں کے بعد جب لکھنؤ آگیا تو اُن کے رفیق ماسٹر معشوق علی صاحب کے مکان پر اکثر زیارت کے مواقع نصیب ہوتے رہے۔

۳۰ اکتوبر ۱۸۸۰ء کو بارہ بنکی ضلع کے قصبہ زید پور میں ایک معزز تعلیم یافتہ، مذہبی گھرانے کی فرد مولانا مونس صاحب (متوفی ۱۹۰۰ء) کے گھر پیدا ہوئے ان کے والد ماجد عالم اور اپنے دور کے اچھے مرثیہ گو شاعر اور مرزا دبیر کے شاگرد تھے۔ وہ مصیبؔ تخلص کرتے تھے رائج زمانہ کے مطابق تعلیم کی ابتدا مذہبی تعلیم سے ہوئی۔ مولانا ریاست حسین زید پوری سے عربی فارسی و اردو دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد انگریزی کی طرف متوجہ ہوئے اور مڈل تک پہونچے اس کے بعد باقاعدہ اسکولی تعلیم کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ خاندان اور قصبہ کے علمی و دینی ماحول کی وجہ سے حصول تعلیم کا ذوق ہمیشہ رہا اور ساری زندگی اپنی استعداد میں اضافہ کرتے رہے۔ انھوں نے عربی، فارسی و اردو زبانوں میں مہارت حاصل کرنے کے ساتھ نجی طور پر محنت کر کے ہندی میں بھی اچھی لیاقت پیدا کر لی تھی بطور پیشہ معلمی کا انتخاب کیا اور ساری زندگی تعلیم و تدریس میں گزار دی۔ تعلقدار کرو ہا ضلع اناؤ و تعلقدار زید پور کے یہاں اتالیق رہے پھر ۱۹۱۶ء میں لکھنؤ میونسپل بورڈ کے محکمہ تعلیم میں ملازمت کی اور شہر کے متعدد اسکولوں میں مدرس رہے۔ ۱۹۳۷ء میں سبکدوش ہو کر شیعہ یتیم خانہ کے اسکول میں معلم رہے اس طرح ان کی زندگی کا بیشتر حصہ لکھنؤ میں ہی گذرا۔

شعر و ادب کی فضاؤں سے معمور ماحول میں پروان چڑھے تھے۔ طبیعت بچپن سے ہی شعر و شاعری کی طرف مائل تھی۔ بارہ سال کی عمر میں باقاعدہ شعر کہنا شروع کر دیا تھا۔ مرزا جعفر اوجؔ خلف مرزا دبیرؔ سے شرف تلمذ حاصل تھا اور تاریخ گوئی کے میدان میں علی میاں کاملؔ کے شاگرد تھے یونسؔ صاحب غزل، نظم، قصیدہ، رباعی، مرثیہ، مثنوی ہر صنف شاعری میں طبع آزمائی کرتے تھے اور سب پر اُستادانہ قدرت رکھتے تھے۔ فن عروض کے ماہر تھے اور

تاریخ گوئی میں خاص ملکہ رکھتے تھے نام و نمود اور شہرت سے بے نیازی کی بدولت نہ کبھی باقاعدہ بیاض رکھی نہ دیوان ترتیب دیا اور نہ چھپنے چھپانے میں دلچسپی لی۔ چھوٹے چھوٹے پرزوں پر کلام لکھ لیتے تھے۔ اور وہ ادھر ادھر پڑے رہتے تھے۔ ان کا خاصا شعری اثاثہ بغرض خوانگی کٹوارہ کھیری جاتے ہوئے ضائع ہوگیا۔ وہ بکس جس میں مراثی و دیگر اصناف کا کلام تھا ریل میں چھوٹ گیا تھا لیکن صاحب "دبستان دبیر" کی یہ اطلاع صحیح نہیں ہے کہ یونسؔ کا سارا کلام تلف ہوچکا" ان کا کثیر شعری اثاثہ ان کے ورثا کے پاس محفوظ ہے۔ سید محمد رضا عابدی رضوی صاحب کے مطابق "جو کلام امتدادِ زمانہ سے محفوظ رہ سکا وہ بھی اچھا خاصا ہے۔ اسے یکجا کرلیا گیا ہے اور جامع سوانح حیات کے ساتھ منظر عام پر لایا جارہا ہے" جو کلام محفوظ ہے اس کی مختصر فہرست یہ ہے۔

نظم۔ پچاس (تقریباً پانچ سو اشعار)
قصیدہ۔ ڈیڑھ سو (تقریباً تین ہزار اشعار)
نوحہ۔ سوا سو (تقریباً ۱۰۰ اشعار)
مراثی۔ (تقریباً بارہ سو بند)
رُباعیات۔ ۶۰۰
قطعات۔ پچیس (۱۲۵ اشعار)
خمسہ۔ پچاس وغیرہ وغیرہ

یونسؔ صاحب نے اپنی شاعری کو اخلاقیات کی تعلیم مذہب و شریعت کی پابندی تزکیہ نفس وطاعت وعبادت کے درس کا ذریعہ بنالیا تھا۔ بیان کی صداقت زبان کی شیرینی صفائی و برجستگی، تازگی و شگفتگی حسن و بیان و معنی آفرینی اخلاقیات اور دین کا ولولہ ان کے کلام کی خصوصیات ہیں۔ انہیں مراثی میں شہادت کا بیان دردناک اور پُرتاثیر انداز میں کرنے میں ملکہ حاصل تھا۔

یونسؔ صاحب نے تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں ۱۱ اپریل ۱۹۵۶ء کو اس دنیا کو خیرباد کہا۔ تدفین کربلائے ملکہ جہاں عیش باغ لکھنؤ میں ہوئی۔

نمونہ کلام

حسن رسالت مآب ؐ

یہ سب سماں جہاں میں ہے ذات جناب کا
روشن ہے مہر نور رسالت مآب کا
مہتاب کا چراغ جلا آفتاب کا
پرتو فگن نجوم ہوئے ماہتاب کا
جلوہ کہاں کہاں نہیں حضرت کے نور کا
قربان میں یہ سب ہے تصدق حضور کا

نوحہ در حال رسالت مآبؐ

عالم سے سفر آج ہے محبوب خدا کا
غم سے عجب حال بتولِ عذرا کا
نانا سے لپٹ جاتے ہیں رہ رہ کے نواسے
سمجھا نہ وہ زہرہ دامام دوسرا کا
دم ٹوٹتا ادھر باپ کا بیٹی کی ادھر آس
سر پیٹتی ہیں ہوش نہیں ہے سرو پا کا

مرثیہ میں حسن یوسف کی تعریف

وہ حسن اور حضرت یوسف کا وہ شباب
قربان تھے نثار تھے دن رات شیخ و شاب
یکتا تھے بے نظیر تھے بے مثل تھے جناب
کوکب سحر کو، شب کو قمر، دن کو آفتاب
ہر وقت ضو فگن رخ زیبا تھا آپ کا
گم کر رہا تھا ہوش وہ جلوہ تھا آپ کا

مرثیہ کے چند بند

ہشیار اے جواں کہ جوانی ہے کوئی دم
افسانہ حسرتوں کا دراز اور رات کم
قصّوں کو چھوڑ داں کے لیے کرلے کچھ بہم
سامان سب ہیں جمع یہ موقع ہے مغتنم
غفلت میں خاص وقت یہ کھونا نہ چاہیے
یہ رات جاگنے کی ہے سونا نہ چاہیے

حاضر حواس خمسہ کی ہر وقت ہے سپاہ
پہلو میں ہے وزیر خرد مملکت پناہ
بڑھ کر ہزار ہاسے ہے تنہا یہ خیر خواہ
ہر امر نیک و بد یہ ہے اس کی سدا نگاہ
قائم کئے ہوئے یہ تری تمکنت کو ہے
ہر طرح سے سنبھالے ہوئے مملکت کو ہے

چل اس کے مشورے پہ نہ تا پہنچے کچھ ضرر
اس کی یہی صلاح ہے ہر شام و ہر سحر
راہ رضا میں نقد جوانی کو صرف کر
دولت نہ کھو تو لہو و لعب میں خدا سے ڈر
انجام کا بھی دھیان رہے انبساط میں
جاں آفریں کو بھول نہ عیش و نشاط میں

اس وقت گر کرے گا تو عصیاں سے احتراز
خوش تجھ سے ہوگا اور بھی معبود کارساز
مشکل اسی زمانہ میں ہے یاد بے نیاز
کیا کہنا نفس کی جو رہا پیروی سے باز
پیری کی بھی ہے گو کہ عبادت حساب میں
محبوب تر مگر ہے عبادت شباب میں

شہادت امام حسینؑ

نو جوں میں ہے گھر اگل کا مددگار ہے
پیاسا ہے یہ ہر سمت سے تیروں کی بوچھار ہے
رخش سے گرنے کو ہے راکب دوشِ نبیؐ
شمر لعیں ہے غضب قتل پہ تیار ہے
ہائے گزار ین سے دوشِ نبیؐ کا سوار
ہونٹوں پہ اب جان ہے، حلق پہ تلوار ہے
کانپ رہی ہے زمیں مثل دل اہل بیتؑ
آل نبیؐ کی طرح چرخ بھی خونبار ہے

غزل - چند اشعار سے

گو کسی طرح سہی چاک ہوا اے یوسفؑ
عشق کے ہاتھ سے سالم کوئی داماں نہ رہا

صبر اے میکشو ڈیڑھ اینٹ کی مسجد یہ نہیں
جب بہت کچھ سر و ساماں ہو تو میخانہ بنے

چاہیے جو حشر ہو ہم کو ہے قیامت کی خوشی
خیر پرسش تو ہوئی ہم سے گنہگاروں کی

مجمع ہے قیامت کا بس پھر بھی رہی وہ ہیں
دیکھا وہ جو سنتے تھے قاتل نہیں چھپتا ہے

رہ گئی جب داستان دردِ دل آغاز کی
رات بھی وہ سو گئے کیا بات خوابِ ناز کی

اے نامہ بر اللہ وہاں تک تجھے پہنچائے
ہم خط تجھے دیتے ہیں پتہ دے نہیں سکتے

اپنی جلوہ طور پر دیکھا کیے جلوہ فگن
دیکھنے والے کہاں تھے ایک تھا بے ہوش تھا

مسجد سے گھر کو توبہ کئے آ رہے تھے ہم
پر چل رہے تھے راہ میں ساغر ٹھہر گئے

بڑا ظالم ہے تو لیکن زمیں پر ایسے ایسے ہیں
سکھائیں تجھ کو جو طرزِ ستم اے آسماں برسوں

غرق ہوتے ہی گرے گھٹ گیا زورِ دریا
ایک قطرے کے فنا ہوتے ہی طوفاں نہ رہا

(ماخوذ از "تذکرہ شعرائے اتر پردیش - عرفان عباسی)

یوں سے یوں کرنا:۔ اِدھر سے اُدھر سے خفیف حرکت کرنا، اِدھر سے اُدھر کوئی شے اٹھا کے رکھنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ باجی کمزوری سے اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ اب کوئی کام نہیں کر سکتی اک ذرا یوں سے یوں کیا دل کی حالت خراب ہو گئی۔

یوں و وُں:۔ اِس طرح۔ اُس طرح۔ اِس محفل اُس محفل

اردو صرف قریب بہ متروک۔

کبھی ہے وصل کی حسرت کبھی ڈر دردِ فرقت کا
نہ یوں آرام ملتا ہے نہ ووں آرام ملتا ہے — شعور

یوں ہی:۔ اسی طرح اسی صورت سے۔ اسی طریقے سے۔ اردو فصیح، رائج۔

اگر یوں ہی تھا مڑ وڑی رہے گی
تو کاہے کو انگیا نگوڑی رہے گی — جان صاحب

ع۔ تشنہ لب جب کوئی لڑتا ہے یوں ہی لڑتا ہے۔ — مودت

ایذا کو درد ہو گا زمین فشار سے
دار فنا رہا جو یوں ہی انقلاب میں — ظریف

یوں ہی چاہیے:۔ اسی طرح چاہیے تھا۔ ایسا ہی کرنا چاہیے تھا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

اے رہروانِ ملکِ وفا یوں ہی چاہیے
جو کچھ کیا وہ خوب کیا یوں ہی چاہیے — تعشق

یوں ہے:۔ اس طرح ہے۔ ایسا ہے۔ اردو صرف فصیح رائج

دھوم ہے حشر کی سب کہتے ہیں یوں ہے یوں ہے
فتنہ ہے اک تری ٹھوکر کا مگر کچھ بھی نہیں — داغ

یوں ہی سا:۔ ذرا سا۔ برائے نام اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ مؤنث کے لیے یوں ہی سی بولتے ہیں۔

کچھ ہے بے جا عتاب بھی ان کا
کچھ یوں ہی سی خطا مری بھی ہے — داغ

یوں ہی سا:۔ (کنایۃً) مہمل سا۔ بیہودہ سا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

اس مشقِ سخن پر یوں ہی سا رہا گر دوں
آیا تو یہی آیا دو دل کو جدا کرنا — جلیل

یوں ہی سہی:۔ ہر طرح منظور ہے۔ اس طرح بھی منظور ہے۔ ہم یوں بھی خوش ہیں۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

ع۔ جو کہو گے تم کہیں گے ہم بھی ہاں یوں ہی سہی۔ ظفر

یونہیں:۔ اُسی طرح، بالکل ویسے ہی۔ اردو فصیح رائج۔

ہیں یونہیں آٹھ پہر ذکر شہ رتبہ شناس
جس جگہ کرتے تھے آرام شہ نیک اساس — تعشق

قولِ فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ بعض اساتذہ اس کا املا بغیر نون "یوں ہی" قرار دیا ہے ایسا نہیں ہے شاید ہی اتفاقیہ کسی نے لکھ دیا ہو عام طور سے نون کے ساتھ یونہیں لکھتے ہیں اور بغیر واؤ ملفوظ جبیں اور حسیں کا قافیہ قرار دیتے ہیں اس میں اساتذہ لکھنؤ اور دہلی کا اتفاق ہے۔ واؤ ملفوظ کے ساتھ نگیں او زروں میں کا قافیہ نہیں کرتے اسی طرح تمہیں اور ہمیں کہ جن کی اصل تم ہی اور ہم ہی تھی لیکن بالاتفاق تمام اساتذہ لکھنؤ اور دہلی نون کے ساتھ تمہیں اور ہمیں لکھنے لگے اور جبیں اور حسیں کا قافیہ قرار دیدیا۔

مؤلف کے نزدیک بھی قافیہ قرار دینا جائز ہے۔

یونہیں:۔ بے سوچے سمجھے، بغیر غور کیے۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ آپ بیکار ناراض ہو رہے ہیں میں نے جو کچھ کہا تھا یونہیں کہہ دیا تھا اس کا مقصد آپ کی توہین نہیں تھی۔

یونہیں:۔ بے فائدہ۔ ناحق۔ بیکار۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

ع اٹھو رندو چلو واعظ تو یونہیں۔ — امیر

یونیفارم:۔ (بضم اوّل و واو معروف کسر سوم و یائے معروف) وردی، وہ لباس جو کسی خاص محکمے یا بچوں کے اسکول یا فوج یا پولیس کا مخصوص ہو۔ انگریزی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محلِ صرف:۔ انگریزوں کے دور میں پولیس کی یونیفارم خاکی ہونے کے ساتھ ساتھ لال پگڑی کا ہونا ضروری تھا۔

یونین:۔ (بضم اوّل و واو معروف) تنظیم۔ انجمن۔ کمیٹی۔

انگریزی مؤنث، رائج۔

محل صرف :۔ میاں انگریزی دور میں لفظ یونین کا استعمال بہت کمی کے ساتھ تھا لیکن انگریزوں کے بعد اس کا استعمال اس لیے کثرت سے ہوگیا کہ جتنے سرکاری محکمے یا شعبے ہیں انھوں نے اپنی علیحدہ یونین بنالی ہے۔ تاکہ کسی مسئلے میں اپنے مطالبات حکومت سے منوانے میں یونین کے ذریعے آسانی ہو۔

یونیورسٹی :۔ (بضم اول وواو معروف) جامعہ۔ سب سے بڑی تعلیم گاہ۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

یہاں ۱: ہمیں، ہم کو۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

مصروف یار دوست ہوں اے منکر ونکیر
پوچھا کرو یہاں نہیں فرصت جواب کی ۔۔۔ امیرؔ

یہاں ۲: اس طرف، اس جانب۔ وہاں کا مقابل اردو فصیح، رائج۔

وہاں بڑھا شہ دیں سے جدال کو لشکر
یہاں حسینؑ نے باندھی پئے جہاد کمر ۔۔۔ مودبؔ

یہاں ۳: اس جگہ۔ اس مقام پر۔ اردو فصیح، رائج۔

کو یہاں کون ہے جو خط انھیں پہونچائے گا
خیر دو چار گھڑی دل ہی بہل جائے گا ۔۔۔ تعشقؔ

قول فیصل :۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں یہاں بروزن جہاں مستعمل ہے اور دہلی میں یاں بلکہ ایسا نہیں ہے مستند شعرائے لکھنؤ نے بھی یہاں کی جگہ یاں نظم کیا ہے۔ دہلی کی تخصیص نہیں۔

یاں جیب سے ہاتھ اس کی کلائی پہ چل گیا
دست تجسس میں گزر نہ ٹھہرا نکل گیا ۔۔۔ تعشقؔ

یہاں ۴: اس دنیا میں، اس جہان میں۔ اردو فصیح، رائج۔

وہاں ہے سبھی کچھ یہاں لطف کیا ہے
یہ دار فنا ہے وہ ملک بقا ہے ۔۔۔ میر عشقؔ

یہاں ۵: گروہ، قبیلہ، خاندان، گھرانہ۔ اردو فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ سمدھیانے والے لاکھ فرمائش کریں ان سے کہہ دینا کہ ہمارے یہاں چوتھی کے بعد چالوں کی رسم نہیں ہے۔

قول فیصل :۔ دہلی میں یہاں کی جگہ ہاں بھی بولتے تھے۔

رواج پائے نہ پائے کچھ اس سے بحث نہیں
وفا کی رسم نہیں ان کے ہاں نکلتی ہے ۔۔۔ داغؔ

لکھنؤ کے قرب وجوار کے دیہاتی اور عوام کبھی کبھی بول دیتے تھے اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

یہاں وہاں :۔ دنیا وآخرت۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

یہاں وہاں نہ کوئی آبرو بچائے گا
جہاں بچائے گا اللہ تو بچائے گا ۔۔۔ میر عشقؔ

قول فیصل :۔ اِدھر اُدھر کے معنی میں بھی وزیر نے کہا ہے جو فصیح ہے۔

کوئی بھی دیر وحرم میں نہ داد کو پہنچا
دعائیں مانگیں بہت کی یہاں وہاں فریاد ۔۔۔ وزیرؔ

یہ ۱: یہ کلمہ اشارہ قریب کے لیے ہے۔ اردو فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم وہاں سر دتا ڈھونڈھ رہی ہو دیکھو یہ سامنے رکھا ہے۔

یہ ۲: اتنا اور اس قدر، کثرت کے محل پر۔ اردو فصیح، رائج۔

ع رویا ہے یہ حسینؑ کہ آنکھیں ہیں دونوں لال ۔۔۔ انیسؔ

یہ ۳: اونچائی ظاہر کرنے کے محل پر۔ دبازت ظاہر کرنا۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

ٹیسوں کا بال بال یہ اب تھانہ ہوگیا
کنگھی جو کی تو سوجھ کے یہ تھانہ ہوگیا ۔۔۔ جان صاحبؔ

یہ ۴: اتنی۔ ایسی۔ اچھی۔ اردو فصیح، رائج۔

یہ نہ تھی ہماری قسمت جو وصال یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا ۔۔۔ غالبؔ

یہ ۵: اس بارے میں، اس بات کے متعلق۔ اردو فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ حصول مدعا سے قطع نظر میں یہ سوچ رہا ہوں کہ میں یہ دیکھوں چھ مہینے کے بعد اگر مرزا صاحب خط لکھتے ہیں تو اس امر خاص کا کیا جواب لکھتے ہیں۔ (عود ہندی)

یہ اور ہوئی :۔ یہ مزیدار ہوئی۔ اس پر طرّہ یہ ہے۔ ایک مصیبت تھی ہی کہ دوسری آگئی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوش تو گم تھا پتا صبر کا بھی دل میں نہیں
آج یہ اے نگہ ہوش ربا اور ہوئی ۔۔۔ جلالؔ

یہ آنکھ ساون وہ آنکھ بھادوں :۔ مسلسل پھوٹ پھوٹ کے رونا۔

یہ آنکھ اپنی ساون ہے وہ آنکھ بھادوں۔ آرزو لکھنوی ٹپاٹپ ہیں آنسو کہ ساون کا جھالا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ یہ عورتوں کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

یہ بات کہاں :۔ یہ موقع پھر حاصل نہ ہوگا۔ یہ وقت ہاتھ سے نکل جانے کے محل پر۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

سن لو جو ہم بیان کریں پھر کہاں یہ بات
چلتی ہوئی ہمارے دہن میں زباں ہے اب ۔۔۔ داغؔ

یہ بات وہ بات ٹکا لا میرے ہاتھ :۔ اس خود غرضی کی نسبت بولتے ہیں جو ادھر ادھر کی باتیں کر کے اپنا مطلب نکالنا چاہے۔ اِدھر اُدھر کی کہہ کے اپنے مطلب کی بات کہنا۔ اردو مثل عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ آپ جائیں بلکہ کھٹیا سمیت دفان ہوں تو میں خوش میرا خدا خوش۔ یہ بات وہ بات ٹکا لا میرے ہاتھ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ صاحب نور اللغات نے لا کی جگہ دھر لکھا ہے جواب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ عورتوں سے یوں بھی بولتے سنا گیا ہے۔ کہ صاحبزادی تمھاری وہی مثل ہے کہ یہ بات وہ بات ٹکا میرے ہاتھ۔

یہ بات ہی کیا ہے :۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ یہ بہت آسان ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آگے اس شوخ کے چپ لگ گئی ان کو لے داغ
میرے مطلب کو جو کہتے تھے یہ بات ہی کیا — داغ

یہ بات ہی کیا :- یہ بے موقع بات ہے۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- مختلف طریقوں سے بولتے ہیں یہ بات کیا۔ یا یہ کیا بات ہے۔

یہ بات ہے :- یہ خصوصیت ہے۔ یہ مخصوص ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ بات ہے بہار چمن ہی کے واسطے
آتا نہیں پلٹ کے زمانہ بہار کا — داغ

یہ باتیں ہیں :- وہی باتیں ہیں۔ فضول باتیں ہیں۔ بیکار کی باتیں ہیں۔ اُردو صرف، قریب بہ متروک۔

ہم اور بوسۂ لب جاناں یہ باتیں ہیں
ہرگز نہ پائے طالب فرش اکیجا بار — رشک

یہ بھی کسی نے نہ پوچھا تیرے منہ میں کے دانت ہیں :- جہاں کسی کی کوئی پوچھ گچھ اور خاطر تواضع نہ ہو وہاں بولتے ہیں۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

یہ بھی نہ پوچھا کہ کیا ہوا :- سخت سے سخت مصیبت میں جب کوئی پُرسان حال نہ ہو تو کہتے ہیں۔ اُردو صرف فصیح، رائج۔

عباسؑ مرگئے علی اکبرؑ جدا ہوا
ہم بے کسی پہ یہ بھی نہ پوچھا کہ کیا ہوا — میر عشق

یہ بھی کوئی بات ہے :- بیکار کی بات ہے۔ یہ مہمل بات ہے۔ بے موقع بات ہے۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

یہ بھی ہے کوئی بات کہ محشر اٹھایئے
آتا ہے تم کو بیٹھے بٹھائے خیال کیا — داغ

یہ بھی میرا وہ بھی میرا :- کوئی ناانصافی سے ہر ایک چیز پر ہاتھ مارے تو اس کی نسبت کہتے ہیں۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- کبھی کبھی عورتیں بول دیتی ہیں۔

یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا :- کوئی کام بھی نہ بن پڑا۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل :- یہ کوئی خاص محاورہ نہیں۔

یہ بیل منڈھے چڑھتی نظر نہیں آتی :- اس کام کا مکمل ہونا مشکل ہے۔ اردو مقولہ، رائج۔

پیغام انھیں دے کر کیا ریشہ دوانی ہو
یہ بیل منڈھے چڑھتی معلوم نہیں ہوتی — داغ

قول فیصل :- دہلی میں عوام و خواص سب بولتے ہیں۔ لکھنؤ میں عورتوں کی زبان پر زیادہ ہے۔

یہ پٹی نہیں پڑھی :- یعنی یہ کام کرنا نہیں چاہتے۔ ایسے فقروں میں نہیں آتے۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- یہ عورتوں کی زبان ہے۔ اور اس طرح بولتی ہیں جیسے تم بڑے ہوشیار ہو جو مجھے سکھا رہے ہو یہ پٹی کسی اور کو پڑھاؤ۔ میں ایسے دھوکے بازی میں نہیں آتی۔

یہ تو کبھی نہ ہوگا :- یہ ممکن ہی نہیں۔ یہ تو ہرگز نہ ہوگا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- دست بستہ ہو کر ہر ایک نے قدموں کو بوسہ دیا عرض پیرا ہوا کہ اے شہنشاہ یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ سرکار والا تبار کو مجمع باغیاں میں جانے دیں (طلسم ہوشربا)

یہ تو کبیر بھی کہہ گئے ہیں :- یہ بات مسلّم ہے (نوراللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یہ تو کچھ بات نہیں :- یہ تو کوئی ایسی خاص بات نہیں۔ اُردو صرف عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

یہ تو کچھ بات نہیں بات کوئی یاد نہ ہو
اس سے کہیے کہ جو ان باتوں میں استاد نہ ہو — سحر

یہ تو نہیں :- یہ امر واقعی نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ تو نہیں کہ تم سا جہاں میں حسیں نہیں
اس دل کو کیا کروں کہ بہلتا کہیں نہیں — داغ

یہ تھوڑی سی گذر جائے :- زندگی ختم ہونے کے محل پر۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

مبارک خضر کو ہو عمر جاوید
یہ تھوڑی سی گزر جائے تو اچھا — داغ

قول فیصل :- زیادہ تر ایسے محل پر دو دن کی زندگی گذر جانا اور چار دن کی زندگی گذر جانا بولتے ہیں۔

یہ ٹانگ کھولو تو لاج وہ ٹانگ کھولو تو لاج :- دو کاموں میں سے ہر ایک میں رسوائی اور پشیمانی کا خوف ہو تو بولتے ہیں۔ اور وہ صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- اس مردوے سے ناک میں دم ہے مگر کیا کروں گڑ بھری ہنسیا ہے کہ نہ اگلتے بنتا ہے نہ نگلتے اب یہ ٹانگ کھولتی ہوں تو لاج ہے اور وہ ٹانگ کھولتی ہوں تو لاج ہے۔ ماں باپ کے کیے کو بھرتی ہوں۔ (طلسم ہوشربا)

یہ جا وہ جا :- فوراً بھاگ جانے کے محل پر بولتے ہیں۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف :- مزاج اصلاح پر آمادہ شوار تھا۔ دل مثل برق بے قرار تھا۔ آخر کار باغ کی دیوار پھاند یہ جا وہ جا۔ (فسانۂ آزاد)

یہ دن :- اچھے دنوں اور برے دنوں کے لیے مستعمل ہے اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- تنہا نہیں بلکہ دکھانا کے ساتھ اس کا صرف ہے اچھے اور برے دنوں کے لیے بولتے ہیں۔ جیسے خدا نے یہ دن دکھائے کہ باجی آپ بہو بیاہ کے لائیں یا خاندان میں اب کوئی بزرگوں میں باقی نہیں رہا یہ دن دیکھنا نصیب میں لکھے تھے۔

زمانے کے معنی میں بھی عام طور سے زبانوں پر ہے جیسے

یہ دن وہ ہیں کہ مدینہ نبیؐ کا ویراں ہے
سفر میں شاہ ہیں صغریٰ وطن میں گریاں ہے — انیس

دیہ، کی جگہ دہ کے ساتھ بھی زبانوں پر ہے۔

بیٹا دعا کرو کہ وہ دن اب قریب ہوں
تم کو ہمارے پھول اٹھانا نصیب ہوں — مؤلف

اچھی بات کے لیے بھی زبانوں پر ہے جیسے خدا وہ دن بھی دکھائے گا کہ تمھارے لڑکے کے سر پر سہرا بندھے اور تم بہو بیاہ کر لاؤ۔

یہ دن دیکھنا :۔ بُرے دن دیکھنا۔ بُرا زمانہ دیکھنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھ کر ان کو یہ دن دیکھا جلیلؔ
ہائے شوقِ دید نے اندھا کیا — جلیلؔ

یہ دن سب کے واسطے ہے :۔ مرنا سب کو ضرور ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ واسطے کی جگہ (کے لیے) بھی بولتے ہیں جیسے یہ دن سب کے لیے ہے۔

یہ زمانے کا حال ہے :۔ یہ دنیا کا رنگ ہے۔ یہی زمانے کی روش ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تنگ آ کے میں نے جو کی ترک رسم و راہ وفا
ہر اک سے کہتے ہیں یہ حال ہے زمانے کا — داغ

قول فیصل :۔ اسے مختلف طریقوں سے بولتے ہیں یہی دنیا کا حال ہے یہی زمانے کی حالت ہے۔ یہی زمانے کا رنگ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ صاف صاف ہے :۔ یہ واقعی بات ہے۔ اس میں کچھ لگی لپٹی نہیں۔ اردو متروک۔

یہ صاف صاف ہے کہ تری شکل دیکھ کر
حیراں ہے جو آئینہ کردار چپ رہے — رشکؔ

یہ قسمت کی بات ہے :۔ بدقسمتی کا کنایہ

عشرت نہ ہو تو غم ہو یہ قسمت کی بات ہے — داغ
پھل عاشقی کا داغ نے پایا تو کچھ نہ پایا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ مختلف طریقوں سے بولتے ہیں۔ یہ تقدیر کی بات ہے یہ نصیب کی بات ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ قسمت ہے :۔ یہ بات قسمت پر منحصر ہے۔ اس کا تقدیر پر انحصار ہے۔ اردو فصیح، رائج۔

اُسے شرمائیں گے ذکر عدو پر
یہ قسمت ہے حجاب آئے نہ آئے — داغ

یہ کچھ :۔ اس قدر زیادہ۔ سب کچھ۔ بہت زیادہ۔ نہایت شدت کا۔ اردو، دہلی کی زبان

یک قطرہ خون ہو کے فلک سے ٹپک پڑا
قصہ یہ کچھ ہوا دل غفراں پناہ کا — میرؔ

ع گرمی کی دھوپ اور یہ کچھ پیاس کی تعب۔ — انیسؔ

یہ کچھ نہیں :۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ یہ امر قابل اعتنا نہیں۔ یہ کوئی خاص بات نہیں۔ اردو قلیل الاستعمال

خون جو میرا کیا یہ کچھ نہیں
کہتے ہیں کیوں خون کا دعویٰ کیا — جلیلؔ

یہ کس کا مؤنث ہے :۔ یہ کس کا نطفہ ہے۔ اردو مقولہ دہلی کی عورتوں کی زبان۔

یہ کون بات ہے :۔ یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ اردو دہلی کی زبان۔

عبث نباہ کے وعدے سے تم تو ڈرتے ہو
یہ کون بات ہے اک دن بگاڑ کر لینا — داغ

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں کبھی کبھی بول دیتی ہیں۔

یہ کوئی بات ہے :۔ بے موقع ہے، نازیبا ہے۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

یوں زبانوں سے رہے خالی یہ کوئی بات ہے
ہر دہان زخم جرپائے زبان خار تھا — رشکؔ

یہ کہنے کی باتیں ہیں :۔ زبانی جمع خرچ ہے۔ بیکار کی باتیں ہیں۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

اب کہتے ہیں یہ کہتے یہ کہتے جو وہ آتا
یہ کہنے کی باتیں ہیں کچھ بھی نہ کہا جاتا — میرؔ

یہ کہیے :۔ بڑی خیر ہوئی۔ یہ بھی اتفاق ہے۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

گری تھی آج تو بجلی ہمیں پر
یہ کہیے جھک پڑی وہ ہمنشیں پر — ریاضؔ

یہ کہیے :۔ بتاؤ۔ بتایئے۔ اردو، رائج۔

یہ کہیے اب وہ پردہ نشینی کہاں گئی
کیسے کھڑے ہو عاشق رشید کے سامنے — سحرؔ

یہ کہیے :۔ اب سمجھ میں آیا۔ اب معلوم ہوا۔ خوب پتہ چلا۔ اردو رائج۔

محل صرف :۔ وہ تو کہیے کہ آپ کے بھائی نے سب حال کھول دیا۔ یہ کہیے وہ کڑے کی جوڑی آپ ہی لے گئے ہیں۔

یہ کیا :۔ یہ کس قدر بے موقع بات ہے یہ کون سی بات ہے۔ یہ کوئی بات میں بات ہے، اردو فصیح، رائج۔

قناعت آپ کو ہوتی نہیں کسی شے پر
یہ کیا کہ دل کبھی لینا کبھی جگر لینا — داغ

یہ کیا سوجھی :۔ یہ دل میں کیا آیا۔ یہ بیکار کا نیا خیال کیوں پیدا ہوا۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

دل جو تڑپا تو آنکھ کیوں روئی
بیٹھے بیٹھے اسے یہ کیا سوجھی — امیر مینائی

یہ کیا ضرور :۔ لاحاصل، بے ضرورت، کوئی ضروری نہیں۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

ع برچھی لگا کے دل پہ خوشامد یہ کیا ضرور۔ — انیسؔ

یہ کیا کہا :۔ یہ کیوں کہہ دیا۔ ایسی بات کیوں کہہ دی۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

ع بچوں یہ کیا کہا کہ جگر پر چھری لگی۔ — انیسؔ

یہ کیا کیا :۔ بہت برا کیا۔ یہ ایسا کیوں کیا۔ ایسا کرنا نہیں چاہیے تھا۔ اردو فصیح، رائج۔

یہ کیا کیا کہ نیم نگہ کر کے رہ گئے
جو شعلہ اٹھایئے پورا اٹھایئے — داغ

یہ کیا گیا کہ جدا ہو گئے گلے مل کے
ابھی تو زخم بھی بھرنے نہ پائے تھے دل کے — مشہور

یہ کیا ہے :- کلمہ تعجب۔ یہ آج کیا نئی بات ہے۔ یہ آج ایسا کیوں ہے۔ اُردو فصیح، رائج۔

یہ کیا ہے آج غیروں سے بڑی تعریف ہوتی ہے
یہ کیا ہے خود بیاں ہوتا ہے اپنے جور پنہاں کا — داغ

کہا قسمت نے یہ کیا سانحہ ہے — الف لیلیٰ منظوم
دکھاؤں جو اس سے بھی سوا ہے — از نسیم دہلوی

قول فیصل :- یہ کیا ہو گیا بھی زبانوں پر ہے۔ جس کے معنی یک لخت کسی صدمے سے حالت دگرگوں ہو جانا جیسے
ع اب تک تو میں اچھا تھا یہ کیا ہو گیا مجھ کو۔ — انیس

یہ گو اور یہی میدان :- ایسے محل پر بولتے ہیں کہ جب کسی سے یہ کہنا مقصود ہو کہ آؤ اگر مقابلہ کرنا ہے تو آجاؤ۔ اردو مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تاک کے جی میں کیوں رہے ارمان
ہے یہی گوئے اور یہ میدان — غالب

یہ گھٹنا کھولیں تو لاج۔ وہ گھٹنا کھولیں تو لاج۔ (دیکھو یہ ٹانگ) عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اس محل پر لکھنؤ کی عورتیں یہ بولتی ہیں۔ یہ ٹانگ کھولو تو لاج وہ ٹانگ کھولو تو لاج۔ اور یہ ایسے محل پر بولتی ہیں کہ جب دو کاموں میں سے ہر ایک میں رسوائی اور پشیمانی کا خوف ہو۔

یہ گئی وہ گئی :- فوراً بھاگ جانے والے کے لیے مستعمل ہے۔ اور تیزی سے بھاگ جانے کے محل پر بولتے ہیں۔ اردو مقولہ، عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

روز محشر جو مری داد کی نوبت آئی
یہ گئی وہ گئی کب ہاتھ قیامت آئی — داغ

یہ لیاقت ہونا :- یہ ہمت ہونا۔ اتنی جسارت ہونا۔ اتنی جرأت ہونا۔ اس قابل ہونا۔ اُردو صرف قلیل الاستعمال

محل تصرف :- نور الدہر نے جو علم شاہ کو آتے ہوئے دیکھا پہلو سے نعرہ کیا کہ حضور مجھ سے مقابلہ کیجئے اُدھر آپ کہاں جاتے ہیں۔ علم شاہ کو جو نور الدہر نے ٹوکا مثل شعلہ جوالہ پلٹ پڑے آواز دی او چھوکرے تجھ کو بھی یہ لیاقت ہوئی آج تجھ کو بے قتل کیے نہ چھوڑوں گا۔ (طلسم ہوشربا)

یہ مسلّم ہے :- یہ طے شدہ ہے۔ اس سے انکار نہیں یہ تسلیم کیا ہوا ہے۔ اردو فصیح، رائج۔

نہ ہوئی بات میں اے حضرت واعظ تاثیر
یہ مسلّم کہ پڑھا آپ نے قرآن بہت — داغ

یہ منہ کہاں :- یہ حوصلہ نہیں۔ اتنی ہمت کہاں۔ اردو قلیل الاستعمال۔

یہ منہ کہاں جو ترے آگے عرض حال کریں
مجال ہی نہیں جنبش جو لب سوال کریں — صبا

یہ منہ اور مسالا :- ایسی خواہش آرزو جو کسی کی حیثیت سے بالا ہو۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :- یہ عورتوں کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

یہ منہ اور مسور کی دال :- جب کوئی کسی چیز کی اہلیت نہ رکھتا ہو اور اس کے حاصل کرنے کا ارادہ کرے۔ اُردو مثل، عورتوں کی زبان۔

یہ منہ اور ملیدہ :- کہاں میں اور کہاں تو۔ اس چیز کی خواہش کہ جس کے قابل نہ ہو۔ اردو مثل عورتوں کی زبان۔

محل تصرف :- خواجہ نے پکار کر ارے او بے وفا وعدہ کرتی جا اُس نے کہا جا دور موئے یہ منہ اور ملیدہ۔ (طلسم ہوشربا)

یہ منہ کھائے چولائی :- جب کوئی کسی چیز کے قابل نہ ہو تو کہتے ہیں۔ اردو مثل۔ عوام اور عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل تصرف :- نمود آدمیوں نے کہا اے منہ ہوا بدقطع گھامڑ آدمی ذات کا نائی یہ منہ کھائے چولائی (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- صاحب فرہنگ اثر نے یہ منہ اور چولائی لکھا ہے لیکن یہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

یہ نتیجہ ملا :- (کنایۃً) نیکی کے بدلے بدی کا سامنا ہونا، اچھے کام کا بُرا پھل ملنا۔ اردو قلیل الاستعمال۔

کو اس دم آئے وہ اور دے زباں یاری تو یہ کہیے
کو لو دیکھو نتیجہ یہ ملا صاحب کی یاری میں — رنگین دہلوی

قول فیصل :- نتیجے کی جگہ ثمر یا پھل زبانوں پر ہے۔

یہود :- حضرت موسیٰؑ کی امت جس پر توریت نازل ہوئی تھی۔ عربی مذکر۔ رائج۔

دیکھا یہود نے رُخ پُر نور کا جو نور
بھولا وہ دل سے قصۂ موسیٰؑ و کوہ طور — مرزا اوج

یہودا :- یہودیوں کا سردار، جو جناب عیسیٰؑ کو گرفتار کرنے آیا تھا اور حکم خدا سے اس کی صورت جناب عیسیٰؑ کی جیسی ہو گئی تھی۔ عربی مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :- مولانا فرمان علی صاحب مرحوم قرآن مجید کے حاشیے پر واقعہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بنی اسرائیل یہودی جن کی گھٹی میں شرارت تھی اور شیطنت ان کی فطرت ہو گئی تھی حضرت عیسیٰؑ کو طرح طرح کی اذیتیں پہونچا کر جب تھک گئے اور ان کی کچھ نہ چلی تو انواع و اقسام کے حیلوں سے ایک شب حضرت عیسیٰؑ کو گرفتار کر کے ایک گھر میں مقید کر دیا اور آپ اس کے پہلے حواریوں کو وصیت کر کے فارغ ہو چکے تھے کہ تم اطراف عالم میں پھیل جاؤ اُسی شب کو حضرت جبرئیل بحکم خدا آپ کو روشن دان سے آسمان پر نکال لے گئے۔ اور یہ لوگ تڑکے پھانسی دینے کے ارادے سے یہاں پہونچے اور اُن کا سردار جس کا یہودا نام تھا آپ کو گرفتار کر کے باہر لانے کے واسطے اور لوگوں کو باہر چھوڑ کے گھر میں گھسا تھا کہ اُسی کو خدا نے حضرت عیسیٰؑ

کی شکل بنا دیا وہ آپ کو گھر میں نہ پاکر اپنے یاروں سے وہاں کا ماجرا کہنے کو نکلا ہی تھا کہ لوگوں نے اُس کو بات کرنے کی بھی مہلت نہ دی اور وہ ہر چند غل مچاتا رہا کہ میں عیسٰی نہیں تمہارا دوست یہودا ہوں مگر لوگوں نے ایک نہ سنی اور سولی دے ہی دی اور پھر مُوے پر سو دُرّے اس کی لاش پر تیر بھی مارے جب یہ سب اس کی گت بن چکی تو خدا نے اُس کی اصلی صورت کر دی۔

یہُودَن :- یہودی مذہب کی عورت۔ اُردو، مؤنث، رائج۔

یہودی :- حضرت موسیٰؑ کی شریعت کا ماننے والا، اسرائیلی عربی مذکر رائج۔

محلِ صرف :- کچھ سرکار میں بمد امانت جمع کر دیے گئے۔ بہت کچھ خود لے گئے۔ کچھ مال ڈیوڑھ سالون کی سپردگی میں جو وہاں کے بہت وقیع یہودی سوداگر تھے۔ (بیگمات اودھ)

یہ وہ گڑ نہیں جسے چیونٹے کھائیں :- ہر ایک کو یہ چیز میسّر نہیں۔ یہ چیز ایسے ویسوں کے قابل نہیں اردو مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :- تم جو یہ کوشش کر رہے ہو کہ وہ تمہاری دعوت کریں وہ کنجوس آدمی ہیں ان کی وہی مثل ہے کہ یہ وہ گڑ نہیں ہے جس کو چیونٹے کھائیں۔

یہ وہ نہ ہو :- ایسا نہ ہو۔ کہیں یہ بات نہ ہو۔ اردو قلیل الاستعمال۔

لکھ پڑھ کے لو تو جان بھی دیتا ہوں میری جان
یہ وہ نہ ہو کہ دل کو لیا اور مُکر گئے — رِنْد

قولِ فیصل :- اب زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

یہ ہے :- (کنایۃً) بہت قریب ہے۔

صحبت وعظ تو تا دیر رہے گی واعظ — نامعلوم
یہ ہے میخانہ ابھی پی کے چلے آتے ہیں — (نور اللغات)

قولِ فیصل :- اب یہ قریب بہ متروک ہے۔

یہی :- خاص کر یہ۔ خصوصیت ظاہر کرنے کے لیے۔ اُردو فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- ہم ایک سال کے بعد آئے ہیں تمہیں یاد ہو گا کہ یہی گرمیوں کے دن تھے کہ تم نے ہمیں بالائی کی برف کھلائی تھی۔

یہی :- قریب کی شے کی طرف اشارہ کرنے کے لیے۔ اُردو فصیح، رائج۔

یہی :- کسی چیز کی خصوصیت ظاہر کرنے کے محل پر۔ اُردو فصیح، رائج۔

ان کو نوروزی پورا سال ہوا
تھی یہی عید جو وصال ہوا — جان صاحب

گر یہی بے خودی ہے صہبا میں
کون مشتاق سلسبیل ہوا — مومن

یہی :- ایسا۔ اور اسی طرح کا۔ اردو فصیح، رائج۔

تو نے دیکھا تھا کبھی اسلامیوں کا حال یہ
کیا عرب سے لیکے نکلے تھے یہی اسلام ہم — حالی

یہی :- صرف، محض۔ فقط۔ اردو، فصیح، رائج۔

رتبہ سخن سے نام قیامت تک ہے ذوق
اولاد سے تو ہے یہی دو پشت چار پشت — ذوق

ع۔ تھا تعلق دو عالم سے یہی مطلب و مقصود۔ انیس

یہی :- اس بات کا۔ اس چیز کا۔ اُردو فصیح، رائج۔

یہی خیال رہا ہم جو زہر کھا نہ سکے
یہی کہے گا زمانہ کہ ناز اٹھا نہ سکے — صفی لکھنوی

یہی سہی :- یوں ہی ٹھیک ہے۔ اُردو فصیح رائج۔

خوش ہو گئے عدو جو وہ ہم سے خفا ہوا
اچھا یہی سہی کہ بروں کا بھلا ہوا — جلال

یہی کچھ :- اسی طرح۔ ایسی ہی۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

یہ تو ہے ان کی مودّت سے غرض
اور یہی کچھ ہے محبت سے غرض — مرزا رسوا

یہی گو یہی میدان :- امتحان کا یہی وقت ہے آزمائش کا یہی زمانہ ہے۔ اردو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

امتحاں کا ہے یہی وقت نیا ساماں ہے
یہی میداں ہے یہی گو ہے یہی چوگاں ہے — ناظم

یہی لیل و نہار ہے :- زمانے کی یہی گردش ہے۔ زمانے کی یہی رفتار ہے۔ اُردو، فصیح، رائج۔

دیکھیئے ہوتا ہے کیا ہے جو یہی لیل و نہار
اب وہ دن کی عنایت ہے نہ وہ رات کا لطف — سحر

یہی نا :- صرف اتنی ہی بات کی جگہ۔ اردو قلیل الاستعمال

قابو کی بات میں نہیں لازم ہے انتشار
اماں یہی نا داغ ہے فدوی کا ناگوار — اوج

قولِ فیصل :- اس طرح بھی بولتے ہیں جیسے تم تو مجھ سے جلے ہوئے ہو سب کے روپیے دیدو گے یہی نا کہ تم میرے نہ دو گے نہ دو۔

یہیں :- اسی جگہ۔ اسی مقام پر۔ اُردو فصیح، رائج۔

جسم خاکی کو یہیں چھوڑیں عدم کی راہ لیں
اب وطن کو چلیئے گرد دشتِ غربت جھاڑ کر — ناسخ

محلِ صرف :- جوان۔ اسی شہر میں یہیں پیدا ہوا یہیں پڑھا یہیں رہا۔ یہیں تعلیم پائی۔ (فسانۂ آزاد)

یہیں :- اسی طرف، ادھر ہی۔ اُردو فصیح، رائج۔

یہیں :- اسی دنیا میں۔ اسی جہان میں۔ اردو فصیح، رائج۔

بزم دنیا تھی قابل جنت
خوب بنتی اگر یہیں بنتی — داغ

یہیں سے سلام کرتے ہیں :- کنایہ ہے بیزاری ظاہر کرنے سے۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

ع۔ ہم یہیں سے سلام کرتے ہیں۔ صبا

قولِ فیصل :- اب اس محل پر دور سے سلام کرنا بولتے ہیں۔

یہیں کہیں :- اسی جگہ۔ اسی مقام پر۔ اُردو فصیح، رائج۔

ع۔ : ۔ واسطے جلدی یہیں کہیں دیکھو۔ ناسخ

(تمّت بالخیر)